اس کے لئے دوزخ مقرر کیا ہے۔ جس میں ملامت سنکر اور مردود ہو کر داخل ہوگا۔ اور جو آخرت کا طالب ہے اور مومن ہو کر اس کے لئے مناسب کوشش کرتا ہے۔ سو اس کی کوشش قابل شکر گذاری ہے۔ ان کو اور اُن کو ہر کسی کو ہم تیرے رب کی بخشش سے مدد دیتے ہیں۔ اور تیرے رب کی بخشش رکی نہیں گئی۔ دیکھ ہم نے بعض کو بعض پر کیسی فضیلت دی ہے۔ اور آخرت میں تو بڑے درجے ہیں۔ اور بڑی فضیلت۔ اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھیرا۔ کہ تو ملامت سنکر اور بے یار ہو کر نہ بیٹھے۔

۴۔ ہر ایک چیز اس کی تعریف کیساتھ تسبیح کرتی ہے جن کا سمجھنا حق ہے (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۵)

اے محمدؐ۔ ہم نے قرآن میں طرح طرح سے سمجھایا ہے۔ تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ اور یہ اُن میں نفرت ہی بڑھاتا ہے تو کہہ اگر اس کیساتھ اور معبود ہوتے۔ جیسے وہ کہتے ہیں۔ تو وہ سب صاحب عرش کی طرف (منازعت کی) راہ نکالتے۔ وہ پاک اور بالاتر ہے۔ اس سے جو وہ کہتے ہیں بہت بلند ہے۔ ساتوں آسمان اور زمین۔ اور جو ان میں ہے سب اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور کوئی شے نہیں ہے۔ جو اس کی تعریف کیساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ وہ بردبار بخشنے والا ہے۔ اور جب تو قرآن پڑھتا ہے۔ تو ہم تیرے اور اُن کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ ایک پوشیدہ پردہ ڈال دیتے ہیں۔ اور اُن کے دلوں پر ایک ڈھکنا رکھتے ہیں کہ قرآن کو نہ سمجھیں۔ اور اُن کے کانوں میں گرانی ڈالتے ہیں۔ اور جب تو قرآن میں اپنے رب کا وحدانیت کیساتھ ذکر کرتا ہے۔ تو نفرت کر کے اپنی پیٹھ پھیر کر الٹے بھاگتے ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں۔ کہ وہ کس نیت سے قرآن سنتے ہیں۔ جب تیری طرف کان لگاتے۔ اور جب آپس میں مصلحت کرتے ہیں۔ جب ظالم کہتے ہیں۔ کہ تم تو ایک جادو کے مارے ہوئے کے پیرو ہو۔ دیکھ تجھ پر کیسی مثالیں بٹھاتے ہیں۔ اور گمراہ ہوئے ہیں۔ سو راہ نہیں پاتے اور کہتے ہیں کہ جب ہم ہڈیاں اور چورا ہو گئے۔ تو کیا ہم نئی پیدائش میں اٹھیں گے۔ اے محمدؐ تو کہہ تم پتھر ہو جاؤ یا لوہا بن جاؤ۔ یا کوئی اور مخلوق جو تمہیں بڑی معلوم ہو۔ پھر وہ کہیں گے۔ کہ ہمیں کون اعادہ کریگا۔ تو کہہ جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ پھر تیری طرف اپنے سر ہلائیں گے۔ اور کہیں گے۔ وہ قیامت کب ہوگی۔ تو کہہ شاید وہ نزدیک ہی ہو۔ جس دن وہ تمہیں پکارے گا۔ پھر تم اس کی تعریف کرتے ہوئے اُسے جواب دو گے۔ اور گمان کرو گے۔ کہ ہم تھوڑی دیر رہے +

۵۔ رب العالمین ایک خاص وقت پر بدکاروں کو پوری سزا دیگا صرف وہی لوگ محفوظ ہونگے۔ جو قرآن کریم کی تعلیم کو اپنا نصب العین بنادیں گے (سورہ ہود رکوع ۱۰)

اے محمدؐ۔ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ پھر اس میں اختلاف ہوا۔ اور اگر ایک لفظ نہ ہوتا۔ جو تیرے رب سے پہلے نکل چکا ہے۔ تو اُن کے درمیان ابھی فیصلہ ہو جاتا۔ اور ان لوگوں کو اس میں پکا شبہ ہے۔ اور بیشک جب وقت آیا۔ تیرا رب سب کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیگا۔ وہ اُن کے کاموں سے خبردار ہے۔ پس تو اے محمدؐ معہ اپنے تابع سلیقوں کے جیسا تجھے حکم ہوا سیدھا رہ اور سرکشی نہ کرو۔ وہ تمہارے کام دیکھتا ہے۔ اور تم ظالموں کیطرف نہ جھکو

کو تمہیں آگ نہ پکڑے۔ اور سوائے اللہ کے کوئی تمہارا دوست نہیں ہے پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے۔ اور تو دن کی دونوں طرفوں میں اور کچھ رات گئے نماز پڑھا کر کہ نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ ذکر کرنیوالوں کے لئے نصیحت ہے اور صبر کر اللہ نیکیوں کا اجر ضایع نہیں کرتا۔ اے محمدؐ تو جو امتیں تم سے پہلے ہو گذری ہیں۔ اُن میں سے ایسے صاحب شعور کیوں نہ ہوئے۔ کہ زمین میں فساد کرنے سے لوگوں کو منع کرتے۔ مگر تھوڑے ہوتے جنہیں ہم نے ان میں سے بچا لیا۔ اور ظالموں نے اسی کی پیروی کی جس میں آسودگی پائی اور وہ گنہگار تھے اور تیرا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کرے۔ اور وہاں کے لوگ نیک ہوں۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک راہ پر کر دیتا۔ اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔ مگر جس پر تیرے رب کا رحم ہوا۔ اور خدا نے انہیں اسی لئے پیدا کیا ہے۔ اور تیرے رب کی بات پوری ہوئی۔ کہ البتہ میں جنات اور آدمیوں سے دوزخ بھر دوں گا اور رسولوں کی خبروں سے ہیں وہ سب باتیں جن سے تیرے دل کو قایم کریں۔ ہم تجھے سناتے ہیں۔ اور اس میں تیرے پاس حق بات آئی ہے۔ اور مومنین کے لئے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔ اور نہ ماننے والوں سے کہدے کہ اپنی جگہ میں کام کرتے رہو۔ ہم بھی کام کرتے ہیں۔ اور راہ تکتے رہو۔ ہم بھی راہ تکتے ہیں۔ اور زمین اور آسمانوں کی پوشیدہ بات خدا کے پاس ہے۔ اور سارا کام اسی کی طرف جاتا ہے۔ اے محمدؐ تو اس کی عبادت کر۔ اور اس پر بھروسہ رکھ +

۶۔ دین کو کھیل تماشہ بنانے والوں اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنیوالوں کا انجام کار (سورۂ اعراف رکوع ۶)

اے محمدؐ۔ اہل اعراف کچھ لوگوں کو جنہیں وہ ان کے چہروں سے پہچانتے ہوں گے۔ پکار کے کہیں گے۔ کہ تمہارا مال جمع کرنا اور تکبر کرنا تمہارے کام تو نہ آیا۔ کیا بہشتی وہی اشخاص ہیں۔ جن کے بارہ میں تم نے قسم کھا کر کہا تھا۔ کہ اللہ ان پر رحم نہ کریگا۔ جاؤ جنت میں۔ تم پر کچھ خوف نہیں۔ اور نہ تم غمگین ہوگے۔ اور دوزخی اہل جنت کو پکار کر کہیں گے۔ کہ ہمارے اوپر کچھ پانی ڈالو۔ یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا اس میں سے ہمیں بھی کچھ دو۔ وہ کہیں گے۔ یہ دونوں چیزیں اللہ نے کافروں پر حرام کیں ہیں۔ جنہوں نے اپنا دین کھیل تماشہ ٹھہرایا تھا۔ اور انہیں حیات دنیا نے فریب دیا تھا۔ سو آج ہم انہیں بھلائیں گے۔ جیسے وہ اپنے اس دن کی ملاقات کو بھولے تھے۔ اور جیسے ہماری آیات سے انکار کرتے تھے۔ اور ہم نے اہل مکہ کو کتاب پہنچائی ہے جس کو ہم نے علم کیساتھ مفصل بیان کیا ہے۔ وہ مومنین کے لئے ہدایت اور رحمت ہے کیا اہل مکہ اسی انتظار میں ہیں۔ کہ قرآن کا انجام کار دیکھیں۔ جس دن اس کا انجام کار آئے گا۔ وہ جو اس سے پہلے بھول رہے تھے۔ یوں کہیں گے۔ بیشک ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس سچی بات لائے تھے۔ اب اگر وہ کوئی ہمارے شفیع ہیں۔ تو ہماری شفاعت کریں۔ یا ہم دنیا میں واپس کئے جائیں۔ کہ جو کچھ ہم کیا کرتے تھے اس کے خلاف عمل کریں۔ بیشک انہوں نے اپنی جانوں کا نقصان کیا اور جو جھوٹ باندھتے تھے۔ ان سے گم ہو گئے +

۷۔ رب العالمین آسمانوں اور زمین کا اور ہر شے کا واحد نگہبان جس کی جگہ چھپی ہوئی باتیں ہیں (سورۂ انعام رکوع)

اے محمدؐ۔ وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اس کے بیٹا کیونکر ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اس کی کوئی جورو

نہیں ہے۔ اور اس نے ہر شے کو پیدا کیا۔ اور وہ ہر شے کو پیدا کرنے والا ہے۔ سو تم اس کی عبادت (پیروی کرو) اور وہ ہر شے کا نگہبان ہے۔ آنکھیں اُسے نہیں پا سکتیں۔ اور وہ آنکھوں کو پا سکتا ہے۔ اور وہ باریک بین خبردار ہے۔ تمہارے رب سے تمہارے پاس سوجھ کی باتیں آ چکیں۔ پھر جس نے دیکھ لیا سو اپنے واسطے ہے اور جو اندھا رہا سو اپنے ضرر کو۔ اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔ اور یوں ہم پھیر پھیر کر آیتیں بیان کرتے ہیں اور یہ اس لئے کہ وہ کہیں کہ اے محمدؐ تو تو پڑھا ہوا ہے۔ اور اس لئے کہ ہم اس کو سمجھ والوں کے لئے بیان کریں۔ اے محمدؐ تو اُسی وحی پر چل۔ جو تیرے رب سے تجھے آتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور مشرکوں سے منہ پھیر لے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شریک نہ ٹھیراتے اور تجھے ہم نے اُن پر نگہبان نہیں بنایا۔ اور نہ تو اُن پر داروغہ ہے۔ اور تم مسلمان اُن کے معبودوں کو جن کو وہ خدا کے سوا پکارتے ہیں۔ بُرا نہ کہو۔ کہ وہ بے سمجھے سرکشی سے اللہ کو برا کہیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر امت کے لئے اُن کے اعمال اچھے دکھلائے ہیں۔ پھر انہیں اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ سو وہ انہیں جتائے گا۔ جو وہ کرتے تھے اور تاکید اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ اگر ان کے پاس ایک معجزہ بھی آئے تو ضرور اُس پر ایمان لائیں گے۔ اے محمدؐ تو کہہ معجزے تو خدا کے پاس ہیں۔ اور تم کو کون سمجھائے جب اُن کے پاس معجزہ آئے گا۔ تو وہ جب بھی نہ مانیں گے۔ اور ہم اُن کے دل اور اُن کی آنکھیں الٹ دیں گے جیسا کہ وہ پہلی ہی بار اس پر ایمان نہیں لائے تھے۔ اور ہم انہیں چھوڑ دیں گے۔ کہ اپنی گمراہی میں بھٹکیں۔

(۸) ہر حکمران یا تعمیر ملک اور قوم پر مامور پختہ مغز انسانوں کے لئے اللہ کے رنگ کی پیروی کو ذریعہ اتحاد اور ترقی قرار دینا لازم آتا ہے۔ جو کائنات عالم کی ہر ایک چیز کو امر ربی یا روح کی صورت میں تربیت کے سامان بہم پہنچا کر اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی قائم کر کے ہر ظاہر و باطن میں ہوا۔ حرارت مٹی اور پانی کے ساتھ ایک ہی رنگ میں جلوہ افروز ہے۔ سورۂ بقرہ رکوع ۱۶ +

اے محمدؐ۔ بیوقوف کے سوا کون ہے۔ جو ابراہیم کے مذہب سے منہ موڑے گا۔ ہم نے اس کو دنیا میں برگزیدہ کیا اور وہ بے شک آخرت کے درمیان نیکوں میں ہے۔ جب اس کو اس کے رب نے کہا۔ کہ تو مسلمان ہو جا۔ وہ بولا! میں رب العالمین کے لئے مسلمان ہوا۔ اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو۔ اور یعقوب نے یہی وصیت کی کہ اے میرے بیٹو۔ اللہ نے تمہارے لئے ایک دین چن لیا ہے۔ تم ضرور مسلمانی ہی میں مریو۔ کیا تم حاضر تھے۔ جب یعقوب کی موت آ لگی جب اس نے اپنے بیٹوں سے کہا۔ کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے۔ انہوں نے کہا ہم تیرے اللہ اور تیرے باپ دادے ابراہیم و اسماعیل و اسحاق کے اللہ کی۔ جو واحد اللہ ہے عبادت کریں گے۔ اور ہم اُسی کے مطیع ہیں۔ وہ ایک امت تھی جو گذر گئی۔ اُن کا ہوا۔ جو وہ کما گئے۔ اور تمہارا ہے جو تم کماتے ہو۔ اور تم سے اُن کے کام کی پوچھ نہ ہو گی۔ وہ کہتے ہیں یہودی یا نصاریٰ ہو تب ہدایت پاؤ گے۔ اے محمدؐ تو کہہ نہیں بلکہ ہم نے ابراہیم کی راہ پکڑی ہے۔ جو حنیف (یکطرفہ) تھا اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔ تم بولو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس پر جو ہماری طرف نازل ہوا ہے۔ اور اس پر جو ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب اور اس کے بارہ بیٹوں پر نازل ہوا۔ اور جو موسیٰ و عیسیٰ کو ملا تھا۔ اور جو کچھ تمام نبیوں کو اُن کے رب سے دیا گیا تھا۔ ہم اُن کے درمیان کسی میں بھی فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اُسی کے پیرو ہیں۔ پس اگر وہ بھی ایمان لائیں۔ تو انہوں نے ہدایت پائی۔ اور اگر منہ موڑیں تو وہی ضد پر ہیں۔ اور اُن کی طرف سے تجھے اللہ کافی ہے۔ اور وہ سنتا اور جانتا ہے

رنگ اللہ کا ہے اور کس کا رنگ اللہ سے بہتر ہے۔ اور ہم اس کی پیروی کرتے ہیں۔ تو کہہ۔ کیا تم ہم لوگوں سے خدا کی بابت جھگڑتے ہو۔ وہ ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے۔ اور ہم اُسی کے مخلص ہیں۔ کیا تم کہتے ہو۔ کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کے بارہ بیٹے یہودی تھے یا نصاریٰ۔ اے محمد تو کہہ۔ کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ۔ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے۔ جس نے اس گواہی کو جو خدا کی طرف سے اس کے پاس تھی چھپایا۔ اور خدا تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے۔ وہ ایک امت تھی جو گذر گئی۔ اُن کا ہوا جو وہ کما گئے۔ اور تمہارا ہے جو تم کماتے ہو۔ تم سے اُن کے کام کی پوچھ نہ ہوگی +

۹۔ ہر حکمران کیلئے واجب ہے۔ کہ ہر انسان کی عملی زندگی کو محاسبہ میں لیکر امن و چین کا نظام قائم کرے

(سورۂ ق رکوع ۲)

آدمی کو پیدا کیا۔ اور ہمیں معلوم ہے جو باتیں اُس کے جی میں گذرتی ہیں۔ اور ہم اس کی طرف رگِ جان سے زیادہ قریب ہیں۔ جبکہ دو لینے والے داہنے اور بائیں بیٹھے لیتے رہتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ آدمی کوئی کلمہ زبان سے نکالے اور اس کے پاس کوئی نگہبان تیار نہ ہو۔ اور موت کی بیہوشی جس کا آنا یقینی ہے آ کر رہیگی یہ وہ جس سے تو بدکتا تھا۔ اور نرسنگا پھونکا جائے گا۔ یہ عذاب کے وعدہ کا دن ہے۔ اور ہر شخص آئیگا۔ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا۔ تو اس سے غفلت میں تھا۔ اب ہم نے تجھ سے تیرا پردہ ہٹا دیا۔ کہ تم میرے پاس جھگڑا نہ کرو۔ اور میں تمہارے پاس پہلے ہی وعدۂ عذاب پہنچا چکا تھا۔ میرے پاس بات نہیں بدلتی۔ اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔ سو آج تیری نگاہ تیز ہے۔ اور اس کا ہم نشین فرشتہ بولا۔ کہ جو کچھ اعمالنامہ میرے پاس تھا حاضر ہے۔ اے دونوں فرشتو! ہر کافر سرکش کو دوزخ میں ڈال دو۔ نیکی سے روکنے والے حد سے باہر نکل جانے والے شک لانے والے کو جس نے اللہ کے ساتھ اور معبود ٹھہرایا۔ سو تم دونو سخت عذاب میں ڈالدو۔ اس کا ہمنشین کہے گا۔ کہ اے ہمارے رب میں نے اُسے سرکش نہیں بنایا۔ پر وہ خود پرلے درجہ کی گمراہی میں تھا۔ اللہ کہے گا۔ کہ تم میرے پاس جھگڑا نہ کرو۔ اور میں

۱۰۔ انسانی رہائش کے لئے ستھرے گھروں کی وضاحت

سورۂ توبہ رکوع ۹ آیت ۷۲ +

اللہ نے ایماندار مردوں اور عورتوں سے باغوں کا وعدہ کیا ہے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور عدن کے باغوں میں اچھے مکانوں کا۔ اور اللہ کی رضامندی بڑی چیز ہے۔ اور یہی بڑی مراد ملنی ہے سورۂ صف رکوع ۲ آیت ۱۲۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور تمہیں باغوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور عمدہ گھروں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہوں گے۔ یہ ہے بڑی مراد ملنی سورۂ فاطر رکوع ۴ آیات ۳۳ تا ۳۵۔ رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں گہنا پہنایا جائیگا۔ سونے کے کنگن اور موتی اور وہاں اُن کا لباس ریشمی ہوگا۔ اور کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کیا۔ بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں اتارا۔ نہ اس میں ہمیں کوئی رنج پہنچتا ہے۔ اور نہ کسی قسم کی ہمیں تھکان لاحق ہوتی ہے +

اِن سطور کی حقیقت صحیح معنوں میں سمجھنے کیلئے مختصر سے الفاظ میں قرآن کریم نے ہی وضاحت فرما رکھی ہے!

سورۂ ذاریات آیات ۲۰-۲۱۔ یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری جانوں میں بھی۔ پھر کیا تم کو سوجھ نہیں؟ عملاً ابتدائے اسلام اور دیگر تمام مسلمانوں کی عملی زندگی کا ایک ہی رنگ۔ اور ایام حج میں ہر طرف سے آنیوالے مسلمانوں کا احرام کے دنوں میں ایک ہی رنگ۔ اور حرکات و سکنات یا جدوجہد میں مشغول رہنا ‡ الخ

وعدہ شدہ وقت تک جاہل اور ان پڑھ دیہاتیوں کے ایک ہی رنگ و روپ میں زندگی گذارنے کا ثمرہ جو اتحاد باہمی حاصل کر لینے کی صورت میں عطا ہوگا۔ کیونکہ فی زمانہ ظلمت اور جہالت کے پیروؤں نے انہیں اپنی طاقتوں کے استعمال سے معطل کر رکھا ہے۔ جو شہریوں اور دولتمندوں کی اسیری کا نتیجہ ہیں۔ اب جبکہ شہری باشندوں اور دولتمندوں کی حرص و آز نے ضروریات زندگی کی بہم رسانی محنت کش طبقہ کیلئے تنگ کر دی ہے۔ تو اپنے پاؤں آپ کھڑا ہونے کی طاقت پیدا کر کے جن کا مفصل بیان تعلیم القرآن نے میں موجود ہے بلا لحاظ مذہب و ملت دیہاتیوں کا ہم آہنگ ہو جانا مشکل نہیں نظر آتا۔ جبکہ فی زمانہ ہر حکومت شہریوں اور دولتمندوں کے مظالم کو خود بھی محسوس کر رہی ہے۔ اور کوشاں ہے کہ کسطرح امن و چین کو آسان کیا جاوے۔ مگر سر دست ہر فرقہ اپنی مذہبی ذمہ داریوں سے باہر چلنا پسند کر رہا ہے۔ اور قوانین قدرت کی پیروی کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں۔ خدارا۔ آئینہ استی نامی کتاب میں تعلیم القرآن سے قوانین قدرت کی پیروی میں ہر ایک جگہ حکومت خود اختیاری اور تقدیر کی امداد کو یقینی کئے جانے کی جو جو تدابیر درج ہیں +

ان کو ابتداء سے مطالعہ میں لائیں۔ جب ایک ایک بے جان تنکا متحدہ طاقت سے آپ کے مکانوں اور بازاروں سے گرد و غبار کے انبار صاف کرتا نظر آرہا ہے۔ تو جاندار انسانوں کا ہر گاؤں کی کلفتوں کو روزانہ رفع کرنے پر متحد ہو جانا۔ ظلمت و جہالت، قتل، خونریزیاں، چوری، ڈاکہ وغیرہ وغیرہ کی آلودگیوں سے ملک کو صاف نہیں کرنے لگا۔ جو کریگا۔ اور ضرور کریگا تعلیم القرآن پر غور تو کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ذات فطرت انسانی کے سدھار کیلئے فطرت ربانی کی تشریح فرما کر کسطرح سوجھ پیدا کر رہی ہے۔ جبکو ہر شخص دیکھ رہا ہے۔ کہ جب بھی کوئی تخم عناصر اربعہ سے موافقت حاصل کر لیتا ہے۔ امر ربی (روح) کی امداد فوراً تربیت کے سامان بہم پونچانے میں مصروف ہو جاتی ہے۔ اگر ہر روئیدگی اپنی جڑوں اور شاخوں پتوں کے ذریعہ متحد رہکر تربیت حاصل کرتی ہے۔ تو صرف زمین کا دخل ہے۔ جس میں ہر روئیدگی نمو حاصل کرتی ہے۔ ہوا حرارت اور پانی کا اہتمام حکومت عالیہ فرماتی ہے۔ اگر پانی کا اہتمام روزانہ کافی میسر نہیں آتا۔ تو اسی اہتمام پر اللہ تعالےٰ کی ذات نے انسانوں کو مامور فرما کر اور اپنی فطرت کو انسانوں میں تبدیل کر کے لازم کر دیا ہے۔ کہ انہی روئیدگیوں کے ذریعہ انسان کو راحت کے سامان حاصل رہیں گے۔ بس جہاں کہیں بھی عناصر اربعہ کے اتحاد کو انسانوں نے سمجھکر اپنا اتحاد قائم کر کے نسلی تربیت کے وسائل میں یگانگت اور یکجہتی کو یقین کامل کے ساتھ جاری کیا۔ یا فطرت انسانی کو فطرت ربانی کی مانند کر دکھایا۔ کوئی جھگڑا اور فساد موجود رہ ہی نہیں سکتا جسطرح بجز انسان دیگر ہر ایک مخلوق اپنی اپنی عبادت میں مشغول اپنے لئے آپ ہی روزی کی فکر اور زندہ رہنے کی ددد

میں مصروف رہکر خودغرضیوں کے نام سے بھی واقفیت نہیں بلکہ نسل انسانی کی ضروریات میں قربان ہونا بھی دکھ محسوس نہیں کرتی۔ مگر آئین انسانی نیں جب خودغرضیاں ہی ختم نہ ہوں۔ بلکہ انسانوں کی عبادت الٰہی کی حقیقت سے بے بہرہ اور حکومت تربیت کے سامانوں کی بہم رسانی اور اخوت میں آنے سے منکر ہو امن وچین کا کیا کام اور کیا نام والسلام۔

نیازمند:۔

(نواب الدین)

شعائر اسلامی

ابتداء عہد اسلام کی دو مثالیں - کہ لکھنے اور پڑھنے کے علم کو نہ جاننے والے ہادیٔ اعظم نے متذکرہ بالا ذریات کو اپنی فہم و فراست سے کس طرح سمجھا اور پھر حوصلہ مندی کر کے جاہل اور ظالم عربوں سے جو تنظیم شروع کی اس میں مال اور جان کو سخت بندیوں میں لا کر کس طرح نظام حکومت کو اخوت - یگانگت اور یکجہتی پر لایا گیا۔

(۱) حضرت ابا بکر صدیق رضؓ خلیفہ اوّل کے عہدِ حکومت کی مثال از تاریخ حضرت محمدؐ واقدی علیہ الرحمۃ - درباب تنظیم جماعت

اے سردارانِ لشکر - ہر ایک کام بصلاح و مشورہ کرو - انصاف و عدل کو ہمیشہ ملحوظ رکھو - جور و ظلم نہ کرو - کیونکہ ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتا - جب دشمن پر فتح پاؤ - تو اُن کے چھوٹے بچوں - بیماروں - بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرو - حیوانات اور مال مویشی کا نقصان نہ کرو - زراعت کو نہ کاٹو - نہ جلاؤ - میوہ دار درختوں کا نقصان نہ کرو - دشمنوں کے سفراء کی عزت کرو - مگر اُن کی اقامت اپنے ہاں بہت کم رکھو - اور اُن کو عام سپاہیوں وغیرہ سے بات چیت اور میل ملاپ کا موقعہ نہ دو اور نہ اپنے کسی حال پر مطلع ہونے دو - سوائے سردار لشکر اور کوئی سفیر سے ملنے و گفتگو کرنے کا مجاز نہیں ہے - اور خود بھی جاسوس اور مخبروں سے کام لو - جو وعدہ اور عہد و پیمان دشمن سے کرو پورا کرو وعدہ خلافی ہرگز نہ کرو - صلح کو خوشی سے قبول کرو - اور اسکو کبھی نہ توڑو - گرجے نہ گراؤ - پادریوں - مجاوروں - راہبوں گوشہ نشینوں کو تکلیف نہ دو - سوائے فوجی اور جنگی اشخاص کے کسی سے تعرض نہ کرو - اور ایسے جنگی اشخاص سے جب تک اسلام یا جزیہ قبول نہ کریں لڑو - ہاں حکومت کا غرور نہ کرو - ماتحتوں کو نہ ستاؤ - چلنے میں دقت نہ کرو - اپنے لشکر سے جدا نہ ہو - پہرہ چوکی کا انتظام درست رکھو - اور خود خفیہ طور سے نگرانی رکھو - پہلی رات والے کا پہرہ پچھلی رات والے کے پہرہ سے زیادہ طویل ہو - مہاجر و انصار کی عزت کرو - نماز کے پابند رہو - اوّل اذان دو - اور وقت پر نماز باجماعت پڑھو - ساتھیوں کو تلاوتِ قرآن مجید کی سخت تاکید کرو - کسی کا راز افشا نہ کرو - ساتھیوں کو خیانت سے بچاؤ - اور بصورت ثبوت سزا دو - کلام مختصر کرو - اور اپنے نفس کی اصلاح کرتے رہو - کیونکہ پیشوا اور سردار کے اعمال ماتحتوں سے بہتر ہونے چاہئیں - رعیت سے رحم اور شفقت کرو - بوقتِ جنگ صبر کرو - خدا کو یاد کرو قرآن پڑھو - اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

(۲) حضرت عمر فاروق اعظم رضؓ خلیفہ دوئم کے عہدِ حکومت کی مثال از تاریخ حضرت محمدؐ واقدی علیہ الرحمۃ - درباب استعمال مساجد باہمی مشوروں و خود غرضیوں سے پرہیز اور تقسیم مال کا ضابطہ۔

حضرت عمر رضؓ ہر روز اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر عراق کے راستہ پر جایا کرتے تھے اور قریب ظہر تک بانتظار تمام چشم براہ رہتے تھے - چنانچہ ایک دن موافق عادت کے جو سوار ہوئے تو راہ میں ایک مژدہ رساں سے ملاقات ہوئی - کہ وہ زید بن عمر تھا پھر جب زید نے سواری امیر المومنین کی دیکھی تو اپنے ناقہ کو بٹھا کر پیادہ آیا - اور سلام کر کے یہ مژدہ سنایا کہ آپ کو خیر و برکت کی بشارت ہو تحقیق کہ حق تعالیٰ نے اعداء کو ہزیمت دی اور مسلمانوں کو نصرت بخشی کہ بلا دحیرہ و فادسیہ کے مالک ہو گئے

یہ خوشخبری سنکر حضرت عمرؓ وہاں سے پھرے اور نوفل یعنی زید ہمراہ رکاب تھا اور ماجرۂ جنگ قادسیہ وغیرہ بیان کرتا جاتا تھا یہاں تک کہ داخل مسجد ہوئے۔ اور لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے کہ انبوہ سے تمام مسجد بھر گئی۔ اس وقت حضرت عمرؓ منبر پر گئے اور نامۂ سعد سپہ سالار افواج متعینۂ عجم سب کو سنایا اور کہا۔ تمہارے مسلمان بھائیوں نے تم کو سلام لکھا ہے۔ اور بہ تحقیق کہ ان لوگوں نے کتاب و سنت کی اتباع کی اور طریق بدعت سے باز رہے اور شرائع ہدایت پر قائم ہوتے اور درباب ان لوگوں کے جو بعد جنگ وہاں پہنچے ہیں مشورہ طلب کیا ہے جواب اس بات کا یہ ہے۔ کہ غنیمت اس شخص کے لئے ہے جو حاضر جنگ رہا ہو۔ اور جو جنگ کے تین دن بعد ان سے لاحق ہوا۔ اس کیواسطے حق بھائی و دوستی ہے۔ یہ بیان کرکے منبر سے اتر آئے اور سعد بن وقاص کے نامہ کا جواب لکھا۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے تجھ پر سلام و تحقیق کہ میں ستائش کرتا ہوں اُس خدا کی جس کے سوائے کوئی دوسرا لائق پرستش نہیں اور میں درود بھیجتا ہوں۔ اس کے نبی علیہ السلام پر۔ تمہارا نامہ مجھے پہنچا۔ میں نے خدا کا بہت شکر ادا کیا۔ اس بات پر کہ اس نے تمہارے ہاتھوں فتح بخشی۔ اور حال یہ ہے کہ میں تمہارے لئے مبتلائے رنج و قلق رہا۔ مگر تم میرے لئے مبتلائے رنج و قلق نہ ہو اور میں تمہارے جیسے امور خیر سے کسی شر کا بھی قصد نہیں کرسکتا۔ غرض کہ جب لوگ مجتمع ہوں تو ان کے ساتھ نیکی کیجائے۔ اور جب کسی والئے ولایت کے لئے شفقت اور عطوفت کی جاوے تو بالعوض اس کے ان پر شکر و صبر واجب ہے۔ واما بعد حصۂ غنیمت مخصوص اس کے لئے ہے۔ جو شریک جنگ رہا ہو۔ اور جو لوگ بعد تین روز کے حاضر و شامل ہوئے۔ تو ان کی خاطر حق بھائی و دوستی ہے۔ اور جو کہ جنس بندگان و آزاد کردگان میں سے تمہاری حرب میں بعد تین دن کے بھی حاضر ہوئے ہوں۔ تو ان کو اپنے شریک کرلو۔ کیونکہ یہ احسان ہے۔ کہ اس احسان کے شکر میں کہ حق تعالیٰ نے تم کو فتح یاب کیا ہے۔ چنانچہ بعد اختتام نامہ سربمہر کرکے حوالہ نامہ بر ہوا۔ وہ لیکر بر سبیل استعجال گرم سیر ہوا۔ تا آنکہ پاس سعد بن وقاص کے پہونچکر نامہ پیش کیا۔ پھر جب سعد نے اس کو پڑھا۔ اور اس وقت وہ جواب اس کے دوسرا نامہ لکھا۔ اور بسم اللہ کے بعد جو امور کہ تازہ مضمون و جدید مضمون تھے۔ درج کئے۔

اما بعد یا امیر المومنین ہر آئینہ میں نے مثل قعقاع بن عمرو التمیمی کے شہسوار میدان کارزار نہیں دیکھا۔ کہ اس نے ایک ہی روز لشکر اعداء پر تیس حملے کئے۔ اور ہر حملہ میں ایک سوار قتل کرتا تھا۔ اور حارث الہندی جیسا سوار جرار نہیں دیکھا۔ کہ وہ بار بار جماعتوں پر یورش اور چالش کرکے ان کی جمعیت کو توڑ دیتا تھا۔ غرضیکہ یہ نامہ ثانی بھی روانہ کیا۔ اور اس کے ساتھ خمس بھی ارسال کیا۔ اور راوی نے کہا۔ کہ فوج فارس جب منہدم و گریزاں ہوکر مدائن میں پہونچی اور ایوان شاہی میں داخل ہوئی۔ تو سارا ماجرا اور احوال قتل رستم اور اس کے لشکر کا حضور میں کسریٰ کے بیان کیا۔ چنانچہ کسریٰ۔ اس خبر کے سننے سے نہایت مغموم و محزون ہوا۔ اور دل میں یقین ہوگیا۔ کہ آب دولت و سلطنت پارس کی منقطع و منقرض ہوگئی۔ بالآخر کسریٰ تین شبانہ روز گوشہ گیر رہا۔ گھر سے باہر برآمد نہ ہوا۔ اور چوتھے روز مر گیا۔ اس لئے کہ اس نے اپنے دل پر سخت صدمہ و قلق شدید اٹھایا۔ اور بعد اس کے اس کا بیٹا ہرمز تخت نشین ہوا۔ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی اولاد و شریک نہ تھی۔ اور راوی کہتا ہے۔ کہ جب کسریٰ بن انوشیر نے رستم کو واسطے قتال سعد بن وقاص کے . . . . . .
بطرف رزمگاہ بھیجا تھا۔ تو نصف خزانہ اپنا اس کے ساتھ کر دیا۔ کہ وہ ساٹھ کروڑ درہم تھے۔ پھر جس وقت صفیں آراستہ ہوئیں۔ تو رستم نے وہ سارا مال و خزانہ صفوف لشکر کے سامنے رکھ دیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ جو کوئی سوار کو قتل کرے گا۔ اس کو اسقدر جائزہ ملیگا۔ اور جو شخص پیدل کو قتل کرے گا۔ اسکو اتنا صلہ ملیگا۔ آخر جب

اب وہ کل مال و خزانہ مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ تو سعد نے
پچاس کروڑ درہم اور دو کروڑ دینار ارسال مدینہ کیا۔ پھر یہ سارا مال جب خدمتمیں عمرؓ کے پہونچا۔ تو آپ روئے
اور فرمانے لگے۔ اُف ہے اس شخص پر۔ جو دنیا سے قرب چاہتا ہے۔ اور اس کی طرف مائیل ہوتا ہے۔ اور
آیت قرآنی تلاوت کر آگاہ کیا۔ کہ متاعِ دنیا بس قلیل و ذلیل ہے اور نعمائے آخرت خیر و بہتر ہیں۔ واسطے پرہیزگاروں
کے۔ راوی نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اس مال کثیر و زرِ خطیر میں سے تھوڑا بہت اپنے لئے کچھ نہ لیا اور کسی ایک درہم و دینار کو ہاتھ
نہ لگایا۔ تب ام المومنین حضرت حفصہؓ نے کہا۔ اے امیر المومنین کاش اپنے نفس کو راحت و آسائیش دیتے۔ کہ اپنے
معمولی طعام سے کچھ طعام لذیذ تناول کرتے اور اپنے روزمرہ کے لباس سے کوئی پوشاک نفیس زیب بدن کرتے۔ تو
کیا خوب ہوتا۔ غصہ سے چہرہ متغیر ہوگیا۔ اور کہا۔ میں تجھ کو قسم خدا کی دیتا ہوں۔ تو مجھ سے بیان کر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا کیا بہترین چیزیں بیت المال مسلمین میں سے اپنے لئے ذخیرہ کی تھیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ آں حضرت کے پاس
کلہم دو کپڑے دو لباس تھے۔ کہ بس وہی دونوں زندگی بھر پہنتے تھے۔ اور آپ ہی دونوں کو روز جمعہ و عیدین پہنا کرتے تھے
پھر عمرؓ نے پوچھا اور کیا تم لوگ بیبیوں کے یہاں کیا کیا اور کیسا آرائش فرماتے تھے۔ حفصہؓ نے کہا۔ نانِ جوین اور ہمارے
پاس ایک ظرف سکہ تھا۔ اس کی تہ میں اگر کچھ روغن لگا رہ جاتا تھا۔ تو اس میں ہم کھانا دیتے تھے۔ اور اس کا مزہ
کھانے میں کچھ آجاتا تھا۔ تو فرماتے تھے۔ تم لوگوں نے روغن زیادہ کر دیا ہے۔ تب عمرؓ نے پوچھا۔ بھلا حضرت کا بستر
کیسا تھا۔ جو تم بیبیوں کے یہاں ان کے لئے فرش ہوتا تھا۔ حفصہؓ نے کہا۔ ہم لوگوں کے پاس ایک کمبلی تھی کہ ایام گرما
میں اس کو اپنے نیچے بچھاتے تھے اور سرما میں آدھی بچھاتے تھے۔ اور آدھی اوڑھتے تھے۔ بعد ازاں حضرت عمرؓ نے
کہا اے حفصہؓ مثل میری اور میرے دونوں صاحبوں کی گویا مثل اُن تینوں آدمیوں کی ہے۔ کہ وہ تینوں ایک ہی
راستہ پر چلے۔ چنانچہ پہلا جو کہ گیا چلا گیا۔ اس کے ساتھ زادِ راہ تھی۔ وہ تو جا پہنچا۔ پھر پیچھے اس کے دوسرا
چلا۔ اور اُسی کی راہ پر گیا۔ تو وہ بھی اُسی کے پاس پہنچ گیا۔ بعد ازاں وہ تیسرا چلا۔ پس وہ اُن دونوں کی راہ پر
لگ گیا۔ اور انہیں دونوں کے توشہ پر قناعت کی۔ تو ان کے ساتھ رہا۔ اور اگر اُن دونوں کے راستہ سے بے راہ ہوگیا۔
تو ہرگز اُن کے ساتھ نہ پہنچے گا +

۷۔ وقارِ اسلامی کہ انبیاءِ سابق کی عملی زندگی کو کسطرح شعارِ اسلامی میں داخل کیا گیا!

سورہ شوریٰ رکوع ۲۔ آیت ۱۱۔ اے محمدؐ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کی وہ باتیں مقرر کیں۔ جس کا اس نے
نوح کو حکم دیا تھا۔ اور جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے۔ اور جو ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا۔ یہ کہ دین
کو قایم رکھو۔ اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ مشرکوں پر وہ بات بھاری ہے +

حضرت نوح کی دعاء

سورہ نوح رکوع ۲ آیات ۲۷ تا ۲۹۔ اے میرے رب زمین پر کافروں کا کوئی گھر نہ چھوڑ۔ اگر تو انہیں چھوڑ دیگا
تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے۔ اور جو جنیں گے وہ بدکار ناشکر گذار ہی ہوگا۔ اے میرے رب مجھے اور میرے
ماں باپ کو بخش دے۔ اور جو میرے گھر میں مومن ہو کر آئے۔ انکو بھی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بھی

اور ظالموں کے لئے ہلاک ہونا ہی پڑتا +

اللہ تعالیٰ کی ذات کا نوحؑ کو حکم کہ صنعت سازی سے بچاؤ لازم ہے

سورۂ ہود رکوع ۴ آیات ۳۸-۳۹- نوحؑ کی طرف وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم میں سے جو لوگ ایمان لاچکے ہیں- اب اُن کے سوا اور کوئی ایمان نہ لائے گا سو تو اُس پر غم نہ کھا جو وہ کرتے ہیں اور ہماری وحی کے موافق اور ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی بنا اور ہم سے ظالموں کی نسبت نہ بول کہ وہ غرق ہونگے۔

نوٹ: - کشتی کے راز کو ابتداء عہدِ اسلام سے چونکہ مسلمانوں نے جسطرح سمجھا۔ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمانوں کا تجارتی اغراض لیکر پہنچنا گویا تعلیمات اسلامی سے مسلمانوں کو حصّہ بکرّ ناتھا جسکی بدولت جہاں کہیں بھی مسلمان پہنچے وہیں پرچم اسلامی لہرا کر دکھایا +

حضرت ابراہیمؑ کی دعا کہ قوانین قدرت کی فہمید سے نسل انسانی ترقی کر سکتی ہے

سورہ ابراہیم رکوع ۶- اے رب اِس شہر (مکہ) کو جائے امن بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا- اے رب اِن بتوں نے آدمیوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا ہے- سو جو میرے تابع ہوگا- وہی مجھ سے ہے- اور جس نے میرا کہا نہ مانا- تو تو بخشنے والا مہربان ہے- اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے حرمت والے گھر کے پاس ایسے میدان میں بسایا ہے جہاں کھیتی نہیں- اے ہمارے رب یہ میں نے اس لئے کیا تاکہ وہ نماز کو قائم رکھیں- تو ایسا کر کہ لوگوں میں سے بعض کے دل اُن کی طرف مائل ہوں- اور انہیں میووں سے روزی دے شاید وہ شکر کریں اے ہمارے رب جو ہم چھپاتے اور ہم ظاہر کرتے ہیں- تو جانتا ہے- اور زمین اور آسمان میں کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں- شکر ہے اللہ کا کہ اس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق بخشا- بیشک میرا رب دعا سنتا ہے- اے رب مجھے اور میری اولاد میں سے بعضوں کو نمازی رکھ- اور اے ہمارے رب میری دعا قبول کر- اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین کو اور سب مومنین کو جس دن حساب قائم ہو تو بخش دینا +

اللہ تعالیٰ کی ذات کا ابراہیمؑ کو حکم

سورۂ حج رکوع ۴- جب ہم نے ابراہیمؑ کیلئے خانہ کعبہ کا ٹھکانہ درست کر دیا- کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر- اور میرے گھر کو اہل طواف و قیام اور رکوع و سجود کرنے والوں کیلئے پاک کر اور لوگوں میں حج کیلئے پکار دے- کہ تیرے پاس پیدل آئیں- اور ہر لاغر شتر پر سوار ہو کر ہر ایک دور کی راہ سے چلے آئیں- کہ اپنے فائدوں کے لئے حاضر ہوں اور ایام معلومہ میں مویشی چوپایوں کی قربانی پر جو اس نے دیئے ہیں- اللہ کا نام یاد کریں- سو اس میں سے کھاؤ- اور بھوکے فقیر کو کھلاؤ- پھر چاہیے کہ اپنے بدن کے میل کچیل دور کریں- اور اپنی منتیں پوری کریں- اور پرانے گھر کے گرد اگرد پھریں- یہ تو حکم ہے- اور جو کوئی حرمات خدا کی تعظیم کرے- سو وہ اس کے لئے اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے- اور تمہارے لئے چوپائے حلال ہیں- مگر جو تمہیں پڑھ کر سنائے جائیں گے- پس تم بتوں کی ناپاکی اور جھوٹ بولنے سے بچتے رہو- اللہ کے لئے یکطرفہ ہو کر اس کے ساتھ شریک نہ کر اور جس نے اللہ کے ساتھ

شریک ٹھیرایا وہ گویا آسمان سے گر پڑا۔ پھر اُسے پرندے اُچک لیگئے۔ یا اُسے ہوا نے کسی دور جگہ میں لیجا کر پٹک دیا یہ حکم ہے۔ اور جس نے خدا کی نشانیوں کی تعظیم کی سو یہ تعظیم دلی پرہیزگاری سے ہے۔ چوپایوں میں تمہارے لئے ایک وقتِ مقررہ تک فائدے ہیں۔ پھر انہیں پرانے گھر تک جانا ہے

حضرت ابراہیم کے صحیفے!

حضرت سید عبد الکریم صاحب جیلانی مصنف کتاب انسانِ کامل فرماتے ہیں۔ کہ دھریوں نے من حیث الہویت اس (اللہ) کی عبادت کی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دہر کو گالیاں مت دو۔ اسلئے کہ اللہ تعالےٰ ہی دہر ہے۔ اور براہم مطلقاً اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ نہ بحیثیت نبی کے اور نہ بحیثیت رسول کے بلکہ اُن کا قول ہے۔ کہ موجودات کی ہر شئے اللہ کی مخلوق ہے۔ پس وہ وجود میں اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کے معترف ہیں۔ لیکن وہ مطلقاً انبیاء و رسول کا انکار کرتے ہیں پس حق کے لئے ان کی عبادت ایک قسم کی رسولوں کی عبادت ہے۔ جو قبل از بعثت وہ کیا کرتے تھے۔ اور اُن کا گمان ہے۔ کہ وہ ابراہیم کی اولاد ہیں۔ اور اُن کا قول ہے۔ کہ ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو ہمارے لئے ابراہیم خلیل نے اپنی طرف سے لکھا تھا۔ اس کتاب کے متعلق اُن کا یہ اعتقاد نہیں۔ کہ ابراہیم کے رب کی طرف سے ہے۔ اس کتاب میں حقایق کا بیان ہے۔ اور وہ پانچ جزوں پر ہے۔ چار جزوں کی قرأت تو ہر ایک کے لئے مباح ہے۔ اور پانچویں جو بہت دقیق اور گہری ہونے کی وجہ سے ان میں سے بعض کے سوا کسی کے لئے مباح نہیں۔ اور اُن میں یہ بات مشہور ہے۔ کہ جس نے پانچویں جزو کو پڑھا وہ ضروری ہے۔ کہ آخر میں مسلمان ہو جائے۔ اور دین محمدؐ میں داخل ہو جائے۔ اور یہ گروہ بلاد ہند میں پایا جاتا ہے۔ پھر بعض آدمی اُن کے لباس سے متلبس ہوتے ہیں۔ اور دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ براہمہ ہیں۔ حالانکہ وہ اُن میں سے نہیں ہیں۔ اور اُن میں بت پرستی میں مشہور ہیں۔ اور جو اُن میں سے بت کی پرستش کرتا ہے وہ اُن کے ساتھ اس گروہ میں شمار نہیں کیا جاتا۔

حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ کے احکام اور موسیٰؑ کی دعا کہ رہائش کے مکانات اور صف بندیاں قائم کرنا حکومت کی ذمہ واریوں میں ہے

سورۂ یونس رکوع ۹ آیات ۸۷ تا ۹۲۔ ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر بناؤ۔ اور اپنے گھر قبلہ رو بناؤ اور نماز پڑھو۔ اور مومنین کو بشارت دے۔ اور موسیٰ نے کہا۔ اے ہمارے رب تو نے دنیا کی زندگی میں فرعون اور اس کی قوم کو زینت دی۔ اور بہت مال دیا۔ اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ تیری راہ سے گمراہ کریں؟ اے رب اُن کے مال میٹ دے۔ اور اُن کے دل سخت کر دے۔ کہ ایمان نہ لائیں۔ جب تک دکھ کا عذاب نہ دیکھ لیں۔ فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی۔ سو تم ثابت قدم رہو۔ اور بے علموں کی راہ پر نہ چلو۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار اتارا۔ تو فرعون اور اس کا لشکر بھی شرارت اور زیادتی سے اُن کے پیچھے ہو لیا۔ تا آنکہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو بولا۔ میں ایمان لایا۔ کہ کوئی معبود نہیں۔

مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اور میں مسلمانوں میں ہوں۔ اب یوں بولا۔ اور پہلے نافرمان رہا۔ اور تو مفسدوں میں تھا۔ سو آج ہم تیری لاش کو بچائیں گے تاکہ تو اپنے پچھلوں کے لئے نشان ہو۔ اور البتہ بہت لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں ÷

حضرت عیسٰی کی ذمہ واریاں!

کہ عناصر میں زندگی پیدا کرنے والی روح ڈالنا اور معنٰی مُردہ صفت انسانوں کو زندہ کرنا اللہ تعالٰے نے بنی اسرائیلیوں کی ذمہ داریوں میں فرما رکھا ہے ÷

سورۂ آل عمران رکوع ۵ آیات ۴۳۔۴۴۔ خدا عیسٰی کو کتاب اور حکمت اور توریت سکھلائے گا اور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنائے گا۔ کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب سے ایک نشان لیکے آیا ہوں۔

۱۔ میں مٹی سے تمہارے لئے پرندہ کی صورت پیدا کر کے اس میں روح پھونکتا ہوں۔ تو وہ بحکم خدا ایک پرندہ ہو جاتا ہے۔ اور

۲۔ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا ہوں اور

۳۔ باذن خدا مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ اور

۴۔ جو کچھ تم کھاکے آؤ اور جو کچھ اپنے گھروں میں رکھ کے آؤ۔ تمہیں بتلا دیتا ہوں۔ اس میں تمہارے لئے نشان ہے۔ اگر مومن ہو۔

—— گویا ——

جہاں حضرت موسٰی کی مقبول شدہ دعائیں گمراہ قوموں کے ختم کئے جانے پر صادق آرہی ہیں۔

عیسوی قوم نے صنعت سازی میں کمال پیدا کر کے اور معنٰی دراسانوں کو کارآمد بنا کر اور مردہ قوموں کو زندگی کی راہ دکھا کر اور معاشرتی اشیار کی تقسیم میں راشننگ قایم کر کے جو کچھ کھاکر آؤ اور جو کچھ گھروں میں رکھکر آؤ ممکن کر دکھایا ہے تو حضرت ابراہیمؑ کا خشک اور بیابان علاقہ میں خدا کا گھر بنا کر دور و نزدیک والوں کو یکجہتی پہ لانا۔ اور دنیا کے ہر حصہ سے آنے والوں کا ایک ہی رنگ میں مستغرق اور مساعی رہنا قایم کیا۔ تو اسی تعلیم کی پیروی پر جمیع نسل انسانی کو ظلمت۔ جہالت۔ مفسد اور خونریزی کی بدعادتوں سے نجات دلا کر اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی کی ایک ہی روش پر ہر ہمیشہ ثوم رشتہ وگداتک کو لا کر کھڑا کرنا حضرت محمدؐ کی ذات والا صفات نے صفت رب سے تعلقات پیدا کر کے قایم کر دکھایا ہے۔ جو آئندہ ہر کشت و خون کو بند کر کے امن و چین قایم کر دکھانے میں عدیم المثال ہے جیسا کہ آئندہ اوراق میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اتحاد نسل انسانی کے لئے مال و جان کو صف بندیوں میں لا کر بشکل عناصر اربعہ اور امر ربی ربط و ضبط قایم کرنا ہی اللہ تعالٰے کی عبادت اور تقدیر کی امداد کے حصول کی دلیل ہے ÷

نیاز مند:۔ (نواب الدین)

دیباچہ

یہ ایک اصول موضوعہ ہے۔ کہ کسی کام کی ابتدا کرنے سے پہلے اس کے اغراض و مقاصد کو ایسے
عام فہم الفاظ میں واضح کیا جاوے۔ کہ جس سے اسکی حقیقت کھل جاوے۔ اس کتاب آئینۂ اتحاد کی بنیاد
ان تمام سامانوں کو صاف لفظوں میں کھولکر بیان کر دینے پر رکھی گئی ہے۔ جس سے

۱- تمام انسانی دنیا- اخوت- یگانگت اور یکجہتی قایم کر کے پُرامن زندگی گذار سکے اور
۲- ہر ایک مغایرت کے رفع کرنے کا کلی اہتمام بھی موجود ہے۔

ان ہر دو صورتوں کو اصطلاحی طور پر اگر دین خدا اور دینِ اسلام کے نام سے موسوم کیا جاوے۔ تو
تعلیم القرآن کی رو سے یہی ہر دو نام اپنی اپنی وضاحت کی رو سے درست پائے جاتے ہیں۔ دین خدا کی فہمید کیلئے
سورۂ ذاریات رکوع ۲ کی آیات ۲۰-۲۱ کہ (یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں اور تمہاری جانوں
میں بھی پھر کیا تم کو سوجھ نہیں) اور دین اسلام کی وضاحت کے لئے سورۂ بقرہ رکوع ۱۶- آیت ۱۲۴ کہ (بیوقوف
کے سوا کون ہے۔ جو ابراہیم کے مذہب سے منہ موڑے گا۔ ہم (اللہ) نے۔ اسکو برگزیدہ کیا۔ بیشک وہ آخرت
کے درمیان نیکوں میں ہے) کافی ہیں۔ اور زندگی اور موت کی تشریح جو مختصر سے مختصر الفاظ میں پنڈت دتاتریہ
کیفی مشہور شاعر نے فرما رکھی ہے۔ اس پر غایرانہ نگاہ ڈالی جاوے۔ تو دین خدا اور دین اسلام کی پوری روشنی بھی
ظاہر ہو جاتی ہے۔ (زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب اور موت کیا ہے انہی اجزا کا پریشاں ہونا) جو
کھلے لفظوں میں بشارت فرما رہے ہیں۔ کہ جب عناصر میں اتحاد باہمی قایم ہو جاوے گویا زندگی کی روانی اور ہر ایک
سامان زندگی کا موجود ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور جب مغایرت آ موجود ہو زندگی کا دور ختم ہو کر تبدیل جاتی ہے یعنی
عناصر میں ظہور ترتیب کا مادہ بند ہو جاتا ہے۔ یا ترقی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ چونکہ نسلِ انسانی خود غرضیوں میں
محو ہونے کی وجہ سے مغایرت کے دریا میں غوطہ زن ہے اس لئے زندگی کی ترتیب جمیع انسانوں کی تکمیل اور پُر منفعت
بنانے کے سامانوں کی فراہمی کی حقیقت تک پہونچنے سے محروم چلی آ رہی ہے۔ جیسا کہ سورۂ حج رکوع ۲ آیات ۱۸-۱۹
سے تصدیق ہوتی ہے۔ کہ (کیا تو نے نہ دیکھا۔ کہ جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے۔ اور سورج اور چاند اور ستارے
اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے اور آدمیوں میں سے بہت لوگ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بہت ہیں جن پر
عذاب قایم ہو گیا۔ اور جس کو اللہ ذلیل کرے اُسے کوئی عزت دینے والا نہیں ہے۔ اللہ جو چاہے سو کرے)
جس سے عیاں ہے۔ کہ جس طرح سورج۔ چاند۔ ستارے۔ پہاڑ۔ درخت اور چارپائے۔ زمین و آسمان
کی وسعت میں اپنے اپنے فرائض منصبی بجا لاتے ہوئے مخلوقِ خدا کی خدمت میں مصروف چلے آ رہے

اسی طرح نسل انسانی کا مکمل ہونا بھی لازم اور ضروری ہے۔ مگر ان میں سے خودغرض انسانوں کا مخلص محنت کش
اور بے لوث خدمت کرنے والوں کو مصیبت میں ڈالکر فساد اور خونریزیوں کا باعث رہنا انسانی ذمہ داریوں
کی عدم تکمیل کی وجہ سے ہے اور یہ ذمہ داریاں اس وقت تک مکمل نہیں ہونگی۔ جب تک نسل انسانی اپنی
عقلمندی اور عالی حوصلگی سے زمین و آسمان کی ہر ایک چیز اور طاقت سے پورا فایدہ حاصل کرنیکی قدرت
حاصل کرکے انجمن معاشرتی یا جماعت بدلیوں کو قوانین قدرت کی پیروی میں مکمل نہیں کریگی۔ کیونکہ قوانین قدرت
کی رو دانی سے اگر ہر ایک چیز مقررہ میعاد پر پہنچکر پر منفعت شگفتگی آشکارا کرتی ہے۔ تو نسل انسانی کا عقل اور
حوصلہ میں پختگی حاصل کرکے اپنی پر منفعت حیثیت قایم کرنے کے لئے عناصر یعنی معاشرتی اور امن و چین
قایم کرنے والے سامانوں کے فراہم کرنے والوں کو بھی صاف ستھرا اور تنومند رکھکر اپنے ہی جیسے انسان تصور
کرتے ہوئے یکجان رہنا یا اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی میں رکھنا ضروری رہے گا۔ گویا انسانی اتحاد کو اسی
تنظیم میں آنا ہے۔ جو بتقلید قوانین قدرت اسی روحانیت سے سرفراز ہو۔ کہ بحر و بر اور فضائے آسمانی کی
ہر ایک چیز اور طاقت پر نسل انسانی کا پورا اقتدار ہو۔ اور ہر ایک انسان ہر ایک چیز اور طاقت سے پوری طرح مستفید ہو اور کسی طرح کی باہمی خانہ جنگیاں نسل انسانی
میں موجود نہ رہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک سے زندگی کے ہر ظاہر و باطن میں عناصر کو ہم آہنگ ترتیب اور تکمیل کے سامان بہم پہنچاتے ہیں مگر جدوجہد بھی
تو اشرف المخلوق انسان کی تکمیل بھی بحیثیت ہے نائب کے وہ ذات پاک اسی طرح فرمانا چاہتی ہے۔ جس کیلئے
ہر عصر دنیا میں ہر امت کی اصلاح کے لئے برگزیدہ انسانوں کے ذریعہ ہدایات بھیجتا رہا ہے۔ اور ہر ایک مغایرت
کے رفع کرنے کے لئے حضرت محمدؐ کے ذریعہ جو آخری ہدایات بھیجی گئی ہیں۔ اور آپ کی ذات والا صفات نے خود ان پر
عامل ہو کر نسل انسانی کی راہنمائی فرمائی زیر عمل آویگی۔ اور اب وعدہ شدہ وقت کے بعد تمام انسانی دنیا اسی رنگ
میں اپنی عظمت اور رفعت کی تکمیل حاصل کرکے لہلہاتے کھیتوں اور باغوں کی پر فضا ہوا اور سایوں کے اندر بود و باش
اختیار کریگی۔ جہاں ہر ایک ضرورت بھی مہیا رہیگی۔ اور کسی قسم کا خوف و خطر بھی موجود نہ رہیگا۔ بلکہ وہ تمام آئین و
قوانین ملیامیٹ ہونگے۔ جو مغایرت کا باعث بن رہے ہیں۔ اور جن کے لئے امریکہ، مصر اور ہندوستان کے
علاوہ دنیا کے قریباً قریباً ہر حصے میں کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ اور لگاتار جدوجہد جا رہی ہے۔ جن کا اظہار بھی درج
کتاب ہذا کیا جا چکا ہے۔ اور اسی جدوجہد کو کامیاب منزل تک پہنچانے اور وعدہ شدہ وقت کا بیان جو اللہ تعالیٰ
نے بھی مقرر فرما رکھا ہے۔ اس کتاب میں کیا گیا ہے۔ تاکہ تمام انسانی دنیا سمجھ سکے کہ دین خدا کی تکمیل اور ہر ایک مغایرت
کا رفع کیا جانا جن صاف لفظوں میں اللہ تعالیٰ کی ہی طرف سے خطاب کیا گیا ہے۔ وہ پیغام بھی پورے
ہونے ضروری ہیں۔ تاکہ ان کو انسانی نصب العین قرار دیکر عملی جدوجہد اختیار کیجانی چاہیے وہ جب تک مستقل بنیاد یکجہتی کی نہیں
پر عمل پیرا نہیں ہوگی نسل انسانی کے خودساختہ آئین و قوانین انفرادی خودغرضیاں پیدا کرکے تباہی و بربادی کا موجب ہوتے رہینگے
صرف عبادت دعائیں اور تقدیر کی امداد کا حصول ہی ایسے وسایل ہیں۔ جنسے یکجہتی پیدا کردینے سے تمام
خودغرضیاں اور مغایرت پیدا کرنے والے سامان مٹائے جا سکتے ہیں۔ جن کی وضاحت از بدء تعلیم القرآن کر
دیگئی ہے۔ اور وہ بھی قادر مطلق کے ہدایات کئے ہوئے الفاظ کے اردو ترجمہ میں۔ تاکہ ہم ہندوستانیوں کو انکا سمجھنا مشکل نہ رہے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

وضاحتِ ایمانی

نظام توحید میں آنے کے وہ ذرائع جو انہوں نے مومنین اسلام مظاہراتِ عالم سے ان کو یقین کامل دلا کر یا وجود مختلف مذاہب اور فرقہ بندیوں میں تقسیم ہونے کے اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی پہ آنے کی صحیح راہنمائی کرتے ہیں۔

پہلا باب

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے ضابطہ علم کو یقین کامل کے ساتھ ذہن نشین کرنا

نفسِ مضمون آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝

عام معنی: میں نے یقین کامل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات۔ فرشتوں۔ کتابوں۔ رسولوں اور وعدہ شدہ وقت اور یہ کہ نیکی اور بدی کا فیصلہ اور موت کے بعد زندگی کا ظہور سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے ہے (سمجھ لیا ہے)۔

پہلی فصل:-

نفسِ مضمون:- امنت باللہ۔ عام ترجمہ معنی۔ میں ایمان لایا اللہ پر

حقیقت از رُوئے:- اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو سمجھنا

میں نے یقین کامل کے ساتھ اس امر کو سمجھ لیا ہے۔ کہ وہ اللہ ایک ہے۔ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ خود کسی سے جنا گیا۔ اور اس کے جوڑ کا کوئی دوسرا نہیں۔ (سورۂ اخلاص) اور یہ بھی سمجھ لیا ہے کہ اللہ ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور سب کاموں کا قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب اس کا ہے۔ ایسا کون ہے۔ کہ بغیر اس کی اجازت کے اس کے پاس شفاعت کرے۔ جو کچھ اُن کے آگے اور پیچھے ہے۔ وہ جانتا ہے۔ اور یہ لوگ اس کے علم سے کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر جتنا کہ وہ چاہے اس کی کرسی میں زمین وآسمان کی سمائی ہے اور ان دونوں کی نگہبانی اس کو نہیں تھکاتی۔ اور وہ بلند مرتبہ اور بڑا ہے (سورہ بقرہ رکوع ۳۴ آیت ۲۵۶) نیز یہ کہ وہ سب سے پہلے ہے اور سب سے پیچھے۔ اور سب سے ظاہر۔ اور سب سے چھپا ہوا۔ اور وہ ہر شے کو جانتا ہے۔ اور اسی نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا۔ پھر تخت پر مستوی ہوا۔ جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے۔ اور جو اس سے نکلتا ہے۔ اور جو آسمان سے نازل ہوتا۔ اور آسمان میں چڑھتا ہے۔ وہ سب جانتا ہے۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ دیکھتا ہے۔ (سورۂ حدید رکوع ۱ آیات ۳ و ۴)

مقصودِ حقیقی: ... ... یہی ہے کہ اس معبود برحق کی پیروی جو قوت۔ قدرت تسخیر وغیرہ۔ نہایت درجہ کے کامل صفات سے موصوف ہوتے ہوئے بھی اپنی صفتِ رب یعنی امر ربی یا روح کے پردہ میں نہایت درجہ کے عجز وتذلل کو اختیار کر کے ہر ایک چیز کی تربیت اور تکمیل میں مشغول رہ کر

ہر وقت کی لگاتار جد وجہد کے مناظر سے ہمارے لئے باعثِ ہدایت بن رہا ہے۔ ہر ایک انسان کو واجب آتی ہے تاکہ
ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل اور پر منفعت بنانے میں جس قدر رکاوٹیں ہماری سمجھ میں آ رہی ہیں۔ ان کو رفع کرنے اور ہر ایک
چیز کو جو ہمارے دائرۂ اقتدار میں ہے تربیت اور تکمیل کے سامان بہم پہنچا کر پر منفعت بنائیں۔ تاکہ ہماری ہر وقت
کی یہ عبادتیں ہمیں بھی امرِ ربی یا روح جیسی پاکیزگی سکھلا کر ہر ایک دشمنی پیدا کرنے والی رکاوٹوں کا انسداد کرنے
پر لے آئیں۔ اور اپنی تدبیروں یا دعاؤں سے تقدیر کی امداد بھی ہمارے لئے یقینی ہو جاوے۔ اور ہمیں عناصر
اور امرِ ربی کے اتحادی مناظر پر ایسا عبور حاصل ہو۔ کہ دانا اور پختہ کار انسانوں اور جاہل ان اتھک یا صنعت
سازوں اور کسانوں اور تجارتی اغراض رکھنے والوں کا ایک اخوت میں لانا سہل ہو جاوے۔

دوسری فصل :- فرشتوں کے وجود اور صفات کو سمجھنا

نفسِ مضمون۔ وملٰئکتہ

عام مروجہ معنی:۔ اور میں ایمان لایا فرشتوں پر
حقیقت افروز معنی:۔ اور میں نے فرشتوں کے وجود کو سمجھ لیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کائناتِ عالم کے نظام
پر اپنی ہی صفات کو جب ایسی تنظیم سے قائم کر رکھا ہے۔ کہ کوئی ایک فرشتہ اپنی ذمہ داریوں کے سوا کسی دوسرے
میں ہی دخیل ہوتا ہے۔ بلکہ اپنی تفویض شدہ ذمہ داری پر ہر فرشتہ ہر وقت معروف کار ہے۔ جیسا کہ:۔
سورۂ بقرہ رکوع ۴ کے بیان سے واضح ہے۔ اور اسی ہدایت میں یہ بھی واضح ہے۔ کہ کائناتِ عالم کی ہر ایک
چیز کا علم اللہ تعالیٰ نے از خود آدمؑ کو سکھلایا۔ اور فرشتوں تک کو سجدہ ریز رہنے کا حکم دیا جن میں خود غرضی کے
فرشتہ نے سرِ اطاعت خم کرنے سے انکار کیا۔ جو حضرت آدمؑ اور آپ کی جورو میں دشمنی پیدا کرنے کا باعث
تھا۔ تو یہاں اس امر کا اعتراف کہ:۔
دشمنی پیدا کرنے والے تمام سامان جو خود غرضی کے درخت کی جڑیں شاخیں اور پھل ہیں۔ جب دیگر فرشتوں
زمین آسمان۔ اور پہاڑوں پر ہر انسانی فوقیت کے حاصل ہونے پر بھی ظلمت اور جہالت کے مناظر پیش
کرتے ہوئے نسلِ انسانی کو اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے دور رکھتے ہیں۔ جو ہوا حرارت مٹی اور پانی کے
عام سے ہم آہنگی اختیار کر کے اخوت اور یگانگت کی ظاہری شہادتوں سے ہمیں نظر آ رہے ہیں۔ تو تاوقتیکہ
جملہ اشیاء کی تربیت اور تکمیل میں عناصر اربعہ کی طرح اتحاد قائم نہ کر لیں۔ امرِ ربی یا روح کی امداد ہماری
نسلی تربیت میں معاون نہیں رہ سکتی۔
مقصودِ حقیقی یہی ہے۔ کہ خواہ ہم شرقی ہیں یا غربی۔ دنیا کے شمالی حصص میں بسنے والے ہیں۔
یا سمندروں کے جزیروں میں اگر سورج چاند ستاروں اور ستاروں سے سردی اور گرمی کے تاثرات
پانی اور ہوا کو اپنی تنظیم میں لا کر خطۂ ارض کی زندگی کا باعث نظر آ رہے ہیں۔ تو خطۂ ارض کو پُر امن مسکن
بنانے کے اسی طرح نسلِ انسانی کو جماعت بندیاں قائم کر کے مشغولِ پکار رہنا چاہیے۔ تاکہ سمندروں
دریاؤں۔ خشکی کے بڑے قطعوں اور میدانوں میں سے جس جس چیز کی پیداوار سے انسانی زندگی کو

* یعنی دوسرے کی ذمہ داری میں دخیل نہیں ہوتا *

کارآمد اور پرمنفعت بنایا جاسکتا ہے۔ دشمنی کے جملہ ذرائع کو بند کر کے امن و چین کے حصول کو ممکن بنایا جاوے

تیسری فصل:- کتابوں کے وجود اور صفات کو سمجھنا!

نفسِ مضمون۔ وکُتُبِہٖ ○

عام مروجہ معنی:- اور میں ایمان لایا کتابوں پر

حقیقت افروز معنے۔ اور میں نے جسقدر چیزیں زمین و آسمان اور اُن کے درمیان قوانین قدرت کی حقیقت کا انکشاف کرتی ہوئیں اپنے مناظر سے ہمارے لئے راہنمائی کا سامان پیدا کرتی ہیں۔ اُن کو بھی سمجھ لیا ہے۔ کہ کس طرح وسائل زندگی قایم رکھنے کے لئے روئیدگیاں اپنی جڑوں کے ذریعہ مٹی اور پانی کے خمیر سے اور شاخیں فضائے آسمانی سے ہوا اور حرارت کو حاصل کر کے۔ اپنی تربیت اور تکمیل حاصل کر رہی ہیں۔ چرند اور پرند اور رینگنے والے کیڑے اپنی اپنی معاشرت خود حاصل کرنے میں بھاگتے دوڑتے اڑتے دیکھے جارہے ہیں۔ جن میں سے کوئی کسی کی مزاحمت بھی نہیں کرتا۔ خود غرض بھی نہیں۔ دشمن بھی نہیں سرمایہ داری کی دھن میں اپنی نسلوں کو تباہ و برباد کرنے پر مائل بھی نہیں۔ تو پھر:-

سورۂ حج رکوع ۲ آیات ۱۸-۱۹ کے احکام تعلیم القرآن کے مطابق جو لوگ اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر اور پرمنفعت بنانے کی ذمہ داریوں سے بالکل کنارہ کش ہو کر خود غرضیوں یا نسل انسانی میں دشمنی پیدا کرنے والے سامانوں کی ترویج میں مصروف ہیں۔ وہی لوگ اس مضمون کی حدود سے باہر اور مستحق عذاب ہیں۔ یا شیطان صفت ہیں۔ تو کائنات عالم کی ہر ایک چیز سے سبق آموز ہونا بھی ضروری ہے مقصود حقیقی یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ذات زمین کی زرخیزی کے لئے پانی کو ہوا اور حرارت کے ذریعہ صف بندیوں میں لا کر اور ہر جگہ خرچ کر کے موجودات عالم کی ہر ایک چیز کو مکمل کرنا اور کارآمد بنانا ہمارے اپنے ہی فائدوں کے لئے ہمیں خوشنمائیاں دکھاتی چلی آرہی ہے۔ تو ہر حکومت کا فرض ہے۔ کہ پانی کا حصول جس جس طرح بھی ممکن آرہا ہے۔ انسانی صف بندیوں کے ذریعہ اقتدار میں لا کر ہر انسان کو باکار رکھنے، پرمنفعت بنانے اور ملکی و قومی اقتدار کو پائدار بنانے پر قادر آنا چاہیئے۔ جس کے لئے تعلیم القرآن میں بیشمار ہدایات موجود ہیں۔ اور آگے چلکر ہر موقعہ و محل پر بیان بھی ہو رہی ہیں۔

چوتھی فصل:- رسولوں کا وجود اور اُن کے ذریعہ بھیجی ہوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایات کو سمجھنا

نفسِ مضمون:- وَرُسُلِہٖ ○

عام مروجہ معنی:- اور میں ایمان لایا رسولوں پر +

حقیقت افروز معنے:- جو کہ اللہ تعالےٰ کی ذات نے نسل انسانی کو باہمی دشمنی پیدا کرنیوالی جملہ چالوں سے بچنے اور زمین و آسمان۔ پہاڑوں اور فرشتوں تک کو قائم نظام زندگی میں آبادی رکھنے کی ہدایات پوہنچانے کے لئے ہر ملکی زبان کے ذریعہ انہی لوگوں میں سے سمجھدار انسانوں کو منتخب

فرما کر گمراہی کے سدباب کا انتظام بھی فرما رکھا ہے۔ تاکہ کسی ملک کے رہنے والوں یا کسی شخص کو مقصدِ حیات یا فرائضِ انسانی کے سمجھنے میں حجت کا کوئی موقعہ نہ رہے۔ اسواسطے ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ فرائض انسانی کی تکمیل کے لئے جو جو ہدایات اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ اور سمجھدار انسانوں نے انسانی دنیا کو پہنچائی ہیں۔ اُن کو یقین کامل کے ساتھ سمجھے اور ان پر عمل کرنے

مقصودِ حقیقی:۔ تاکہ ہر ایک مذہب کا پیرو اپنی مذہبی ذمہ داریاں فرشتوں کی صف بندیوں کیطرح اختیار کر کے ایسی روحانی طاقت پیدا کرے۔ جس سے ہر ایک انسان یکساں فیضیاب رہے۔

نیز اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی کی منزلیں ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے عناصر کیطرح اس قدر فراوانی اور وسعت پیدا کریں۔ جو اتحادی سرمایہ داریوں سے ہر مخلوق کو فیضیاب اور ہر کسی کو مطمئن رکھیں اور نہ کسی کو دولتمندی کا گھمنڈ ہو نہ بخل کا خیال۔ نہ دشمنی پیدا ہو۔ اور نہ تکبر و غرور کا شائبہ۔ بلکہ جس طرح اللہ تعالےٰ کی ذات سورج کی تپش دینے والی شعاعیں۔ چاند۔ ستاروں کی بخارات کو منجمد کرنے والی سرد لہریں اور پھر ان گرم اور سرد ہواؤں کے تاثرات سے پیدا شدہ ہوا کی ہر طرف کو تبدیل ہو ہو کر پھرنے والی رفتاریں جو پانی کو بادلوں یا بخارات کے ذریعہ دور دور تک پونچا کر خطۂ ارض کو سرسبز و شاداب کرنے پر مامور ہیں۔ اور انسانوں کے لئے راہنما ہیں۔ جسقدر بھی وہ بینیاں سمجھدار انسانوں کے ذہن کو یقین دلا سکتی ہیں۔ ان سے سبق آموز ہوں۔ اور جسقدر بھی کوشش پہلے ہو چکی ہے۔ اُن کو بھی دیکھیں۔ تاکہ ہر ایک بانی مذہب کا تقدس قائم ہو۔

رسولوں کی تعلیم اور مرتبہ

سب رسولوں کی طرف توحید کی وحی آئی

سورۃ انبیاء رکوع ۲۔ آیت ۲۵۔ اے محمدؐ جو کوئی رسول ہم نے تجھ سے پہلے بھیجا ہے اس کی طرف ہم نے یہی وحی کی ہے۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ سو مجھے پوجو۔

رسول بغیر حکم خدا کوئی نشانی نہیں لا سکتے

سورۂ رعد رکوع ۶۔ آیت ۳۸۔ اے محمدؐ تجھ سے پہلے ہم نے کتنے رسول بھیجے۔ اور اُن کو ہم نے عورتیں اور اولاد دی۔ اور کوئی رسول بغیر حکم خدا کوئی معجزہ نہیں لا سکا۔ ہر وعدہ لکھا ہوا ہے۔

رسول اس لئے بھیجے گئے کہ اُن کی اطاعت کیجائے

سورۂ نساء رکوع ۹ آیت ۶۷۔ اے محمدؐ ہم نے ہر رسول اسی مراد سے بھیجا ہے۔ کہ خدا کے حکم سے وہ مانا جائے۔ اور اگر یہ لوگ جس وقت اپنی جانوں پر ظلم کریں۔ تیرے پاس چلے آئیں۔ اور پھر اللہ سے معافی مانگیں۔ اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت چاہے۔ تو وہ خدا کو معاف کرنیوالا مہربان پائیں۔

رسولوں کا دشمن کافر ہے

سورۂ بقرہ رکوع ۱۲- آیات ۹۲- جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا جبرائیل و میکائیل (اپنی عقل اور حوصلہ) کا دشمن ہوگا- تو خدا اُن کافروں کا دشمن ہوگا-

ہر رسول کی زبان اس کی قوم کی زبان تھی

سورۂ ابراہیم رکوع ۱- آیت ۴- اے محمدؐ- ہم نے جو رسول بھیجا وہ اپنی ہی قوم کی بولی بولتا تھا- تاکہ اُن کے لئے بیان کر سکے- پھر جسے چاہے اللہ گمراہ کرے اور جسے چاہے ہدایت کرے- اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

ہر اُمت کیلئے ایک رسول!

سورۂ یونس رکوع ۵- آیت ۴۸- ہر امت کے لئے ایک رسول ہے- پھر جب اُن کا رسول آتا ہے تو انصاف کے ساتھ اُن کے درمیان فیصلہ ہوتا ہے- اور اُن پر ظلم نہیں ہوتا-

ہر ایک امت کی جدا جدا شریعت

سورۂ مائدہ رکوع ۷- آیات ۵۳-۵۴- لوگو! تم میں سے ہر کسی کو ہم نے ایک شریعت اور ایک راہ دی ہے- اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی دین پر کر دیتا- لیکن وہ تمہیں اپنے دیئے ہوئے میں آزماتا ہے- سو تم خوبیوں میں سبقت لیجاؤ- اللہ ہی کی طرف سبکو جانا ہے- سو وہ تمہاری اختلافی باتوں میں تمہیں آگاہی بخشے گا- اور اے محمدؐ تو اُن کے درمیان خدا کے نازل کئے ہوئے کی موافق حکم کر اور اُن کی خواہشوں پر نہ چل- اور اُن سے ڈرتا رہ- کہیں ایسا نہ ہو- کہ وہ کسی بات سے جو خدا نے تجھ پر نازل کی ہے تجھے بہکا دیں- پھر اگر وہ نہ مانیں- تو سمجھ لے- کہ اللہ اُن کے بعض گناہوں کے سبب کوئی مصیبت ان پر لایا چاہتا ہے اور البتہ لوگوں میں اکثر فاسق ہیں-

تمام رسولوں کا یکساں درجہ

سورۂ بقرہ رکوع ۴۰ آیات ۲۸۴-۲۸۵- جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے- سب اللہ کا ہے- اور اگر تم اپنے دل کی بات کھولو یا چھپاؤ- اس کا حساب اللہ تم سے لیگا- پھر جسے چاہے گا بخشے گا- اور جسے چاہیگا عذاب کرے گا- اور خدا ہر شے پر قادر ہے- رسول نے اور مسلمانوں نے اس بات کو مان لیا! جو کچھ اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوا ہے- سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں- ہم اُس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور مانا- اے ہمارے رب ہمکو تیری بخشش چاہئے اور تیری طرف جانا ہے سورۂ مومن رکوع ۸ آیت ۷۸- اے محمدؐ تجھ سے پہلے ہم نے کتنے رسول بھیجے- بعض اُن میں سے وہ ہیں- جن کا حال ہم نے تجھے سنا دیا ہے- اور بعض اُن میں سے وہ ہیں- جن کا حال ہم نے تجھے نہیں سنایا-

اور کسی رسول کا اختیار نہ تھا۔ کہ بغیر خدا کے حکم کے کوئی معجزہ لے آتا سو جب خدا کا حکم آیا۔ تو انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوگیا۔ اور جھوٹوں نے اس وقت نقصان اٹھایا۔

وہ ہدایات جن پر اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ رسولوں
نے انسانی دنیا کی راہنمائی فرمائی اور ہر ایک رسول کے
ذریعہ حاصل شدہ ہدایات پر عامل ہونا ہر انسان
اور مسلمان پر فرض کیا گیا ہے

پہلا دور جبکہ انسانی دنیا لکھنے کی تعلیم سے بے بہرہ تھی۔ اور صرف

خیالات و اعمال کے ذریعہ ہی پاک اور ناپاک میں تمیز روا رکھی جاتی تھی عبادت اور دعاؤں کا مفہوم

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی ذات نے آئندہ نسلوں کی راہنمائی کے واسطے جن جن ہدایات پر کاربند رہنے کی تلقین فرمائی۔ اُن کا اظہار حصہ اول منزل چہارم میں کیا گیا ہے

۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کے پاک اور ناپاک خیالات اور اعمال (از سورۂ مائدہ رکوع ۵ آیات ۲۷ تا ۳۱)

اے محمدؐ تو آدم کے دو بیٹوں کا سچا احوال اپنی قوم کو پڑھکر سنا۔ جب وہ دونوں قربانیاں لائے۔ تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوگئی۔ اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ وہ بولا کہ میں تجھے ضرور مار ڈالوں گا۔ اس نے کہا اللہ تو فقط ڈرنے والوں کی ہی قربانی قبول کیا کرتا ہے۔ اگر تو اپنا ہاتھ میری طرف مجھے مارنے کو چلائے گا۔ تو میں اپنا ہاتھ تیرے مارنے کو نہ چلاؤں گا۔ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ تو اپنا گناہ اور میرا گناہ حاصل کرکے لیجائے۔ تاکہ تو دوزخیوں میں ہو جائے۔ اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ پھر اس کے نفس نے اُسے اپنے بھائی کے مارنے پر راضی کیا۔ تب اس نے اس کو قتل کیا۔ اور زیاں کاروں میں ہوگیا۔ پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا۔ کہ میں زمین کھود رہا تھا۔ تاکہ اُسے دکھائے۔ کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیونکر چھپائے۔ تب بولا افسوس میں اُس کوے کے برابر بھی نہ ہوسکا۔ کہ اپنے بھائی کی لاش کیونکر چھپاتا۔ پس شرمندہ ہوا۔ گویا ہمدردی اور خودغرضی یا پاک اور ناپاک خیالات کی جنگ ہے جسمیں خودغرضی پشیمان نظر آرہی ہے اور مظاہرات قدرت یعنی جانوروں کے فعل سے سبق آموز نیکی حکمت سکھائی گئی ہے ÷

۳۔ حضرت نوح علیہ السلام سورہ اعراف رکوع ۸۔ سورۂ ہود رکوع ۳ و ۴۔ سورۂ یونس رکوع ۸۔ سورۂ مومنون رکوع ۲ سورۂ شعرا رکوع ۶۔ سورۂ قمر رکوع ۱۔ سورۂ نوح۔

آپ کی قوم بت پرستی اور مختلف الخیالی کی ناپاک بدعتوں میں مبتلا تھی ہر فرقہ ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنے کے لئے بضد اور متکبر تھا۔ اور اپنے بچاؤ کی سبیل کا محتاج تک نہ تھا۔ جبکہ آپ اللہ تعالےٰ کی ذات و صفات اور نشانات پر یقین کامل رکھتے تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ تمام کی تمام قوم یکجہت رہکر اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم حاصل

کرے۔ مگر قوم نے آپ کی ایک نہ سنی۔ تو آپ نے درگاہ رب العالمین میں دعا کی کہ زمین پر کافروں کا کوئی گھر نہ چھوڑ۔ اگر چھوڑے گا۔ تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے۔ اور جو جنیں گے وہ بدکار ناشکر گذار ہی ہوگا۔ اور مجھے اور میرے ماں باپ کو بخشش دے۔ اور جو میرے گھر میں مومن ہوکر آئے۔ اس کو بھی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بھی اور ظالموں کے لئے ہلاک ہونا ہی بڑھا۔ مقصود یہ تھا۔ کہ جب ایسے انسان ہی ختم ہو جائیں گے۔ جو تختۂ زمین پر باعث فساد ہو رہے ہیں۔ تو ممکن ہے۔ آئندہ کے لئے دنیا میں امن و چین قایم ہو جائے جس کو بھی رب العالمین نے پورا کر دکھایا۔ اور یہ راز منکشف فرمایا۔ کہ اگر پانی باعث حیات ہے۔ تو اس کی بہتات باعث فنا بھی ہے۔ تاکہ ہر ایسے موقعہ کے لئے جہاں پانی کی بہتات سے بچاؤ۔ یا مفاد حاصل کرنا مقصود ہو تو کشتی کا انتظام کر لیا جاوے۔ جو لکڑی کو کارآمد بنانے کی صنعت کی تعلیم بھی ہے۔

گویا پاک اور ناپاک خیالات کو مقابلہ میں لاکر ایسی حکمت سے نسل انسانی کو متوجہ کرتا ہے۔ کہ کشتی بھی ضروریات انسانی کے لئے لازمی چیز ہے۔ جو آئندہ چلکر کارآمد ہوگی اور گمراہ انسانوں کو نیست و نابود کرنے سے وہ غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ جو انسان کی فطرت کی اصلاح ہو کر ہو سکتی ہے۔

۴۔ **حضرت ہودؑ** سورۂ اعراف رکوع ۹۔ سورۂ ہود رکوع ۵۔ سورۂ شعراء رکوع ۷

یکجہتی کو چھوڑ کر مختلف الخیال ہو جانے۔ اور ایک مرکز اتحاد سے منحرف ہوکر خود ساختہ بتوں کو معبود قرار دیکر خود ساختہ قوانین کی پیروی کرنے سے جو ایک فرقہ کے دوسرے فرقہ کو مغلوب کرنے کیلئے لازم آتے **قوم عاد** جو قوم نوح کے بعد زیادہ پھیلی اور طاقتور تھی تباہ و برباد ہوئی جن کی تباہی کا باعث خود ان کی اپنی خواہش تھی جسکو قوم عاد نے اپنی ہی قوم میں بھیجے ہوئے رسول حضرت ہودؑ کے آگے پیش کیا۔ گویا جب کوئی قوم اپنی تباہی کے لئے خود ہی خواہش مند ہو جائے۔ وہ ضرور تباہ ہو کر رہتی ہے

۵۔ **حضرت صالحؑ** } سورۂ اعراف رکوع ۱۰۔ سورۂ ہود رکوع ۶۔ سورۂ شعراء رکوع ۸
سورۂ نحل رکوع ۴۔ سورۂ قمر رکوع ۲۔ سورۂ شمس آیات ۱۱ تا ۱۵

آپ قوم ثمود کی راہنمائی کے لئے اسی قوم میں مبعوث ہوئے۔ جو قوم عاد کی تباہی کے بعد جانشین ہوئی اور پھیلی۔ آپ نے اپنی قوم کو زمین اور پانی کو ذاتی ملکیت قرار دینے سے منع کیا۔ کیونکہ اس طرح قوم یکجہتی اور اخوت و یگانگت کے دائرہ سے خارج ہو جاتی ہے۔ اور ایک اونٹنی کو بطور امتحان قوم چھوڑ کر کہا۔ کہ یہ اللہ کی اونٹنی ہے۔ جو تمہارے لئے ایک دلیل اور معجزہ ہے یہ چرتی رہے۔ پانی پینے کی ایک باری اس کی ہے۔ اور تمہارے لئے ایک مقرر دن پینے کا ہے۔ اسے برائی سے ہاتھ نہ لگانا۔ ورنہ دکھ کا عذاب تمہیں پکڑے گا۔ جو باوجود آپ کی ہدایت کے یکجہتی پر مائل نہ ہوئے۔ اور اپنے باپ دادوں کی رسم کے مطابق مختلف بتوں کی پرستش پر مائل رہے۔ اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ اور صالحؑ اور اس کے گھر والوں پر شب خون مارنے کا ارادہ کیا۔ جس پر یہ قوم تباہ و برباد ہوئی۔

۶۔ **حضرت شعیبؑ** } سورۂ اعراف رکوع ۱۱ سورۂ ہود رکوع ۸۔ سورۂ شعراء رکوع ۱۰
آپ قوم مدین کی راہنمائی کے لئے اسی قوم میں مبعوث ہوئے۔ آپ نے اپنی قوم کو

لوگوں کو ڈرانے دھمکانے۔ اور زمین اور زمین کی پیداواروں کی تقسیم اور ماپ تول میں ناجائز دست وبرد کرنے سے روکا۔ اور ہدایت کی۔ کہ میں ڈرتا ہوں۔ کہ تم پر قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح یا قوم لوط جیسی مصیبت نہ آئے۔ مگر قوم نے کہا کہ اگر تو سچا ہے۔ تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دے۔ جس پر شعیبؑ اور آپ کے ساتھیوں کو اللہ تعالے نے بچا لیا۔ اور ایک چنگھاڑ نے ان کو مردہ کر دیا۔

۷۔ حضرت لوطؑ { سورۂ اعراف رکوع ۱۰۔ سورۂ ھود رکوع ۷۔ سورۂ حجر رکوع ۵ سورہ شعراء رکوع ۹،۵ +

آپ اپنی قوم لوطؑ کی راہنمائی کے لئے اسی قوم میں مبعوث ہوئے۔ اور آپ نے اپنی قوم کو فسق و فجور میں اپنی طاقتیں ضایع کرنے والوں کو روکا۔ جو عورتوں کی بجائے مردوں کے ساتھ شہوت رانی کی بدعادتیں کرتے تھے۔ کیونکہ ان بدعادتوں سے ایک لاثانی انسانی جوہر جو نسل کشی کے لئے کارآمد ہوتا ہے۔ ضایع جاتا ہے۔ مگر قوم ان بدعادتوں کو چھوڑنے پر آمادہ نہ تھی۔ بلکہ ایک موقعہ پر جب معزز مہمان آپ کے پاس آئے تو آپ ناخوش اور دل تنگ ہوئے۔ اور کہا یہ بڑا سخت دن ہے۔ اور آپ کی قوم کے لوگ آپ کے پاس دوڑے آئے۔ اور جو بُرے کام وہ پہلے کیا کرتے تھے اس فعل بد کے لئے معزز مہمانوں کا آپ سے مطالبہ کیا۔ آپ نے کہا یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں۔ وہ تمہارے لئے زیادہ پاک ہیں۔ اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی شائستہ آدمی نہیں۔ بولے تجھے معلوم ہے۔ کہ تیری بیٹیوں میں ہمارا حق نہیں۔ اور جو ہم چاہتے ہیں۔ تو جانتا ہے۔ آپ نے کہا کاش کہ تمہارے مقابلہ میں مجھے قوت ہوتی یا میں کسی محکم آسرے میں جا بیٹھتا۔ یہ گویا ان لوگوں کے امتحان کی آخری گھڑی تھی۔ جس کے بعد تیز ہوا اور کنکروں کی بارش سے یہ قوم تباہ ہوئی۔ اور حضرت لوطؑ کو اللہ تعالے نے بستی سے نکل جانے کی اطلاع دیکر اس وقت سے پہلے بچا لیا +

دوسرا دور

انوار رب العالمین سے غور اور فکر کر کے عقل کو منور اور حوصلہ، ہمت اور جرأت میں فراوانی پیدا کر کے اور قلم سے امداد حاصل کر کے پاک اور ناپاک خیالات اور اعمال میں اتحاد پیدا کر کے نیکی سعی تبلیغ کا عمل میں لانا۔ یعنی عبادت اور دعاؤں میں فراوانی پیدا کرنا

۸۔ حضرت ابراہیمؑ { سورہ بقرہ رکوع ۱۵۔۱۶۔۳۵۔ سورہ نساء رکوع ۱۸۰ + سورہ انعام رکوع ۹۔۱۰۔ سورہ توبہ رکوع ۱۴۔ سورہ ھود رکوع ۷ +

سورہ ابراھیم رکوع ۶۔ سورہ حجر رکوع ۴۔ سورہ نحل رکوع ۱۶۔ سورہ مریم رکوع ۳۔ سورہ انبیاء رکوع ۵ سورہ شعراء رکوع ۵۔ سورہ عنکبوت رکوع ۲۔۳۔۴۔ سورہ صافات رکوع ۳۔ سورہ زخرف رکوع ۳ + سورہ ذاریات رکوع ۲۔ سورہ ممتحنہ رکوع ۱۔ جن سے مغایرت پیدا کرنے والے سامانوں کا انسداد اور قانون رب العالمین کی پیروی حاصل آتی ہے۔ بحوالہ سورہ انعام رکوع ۱۰ اور سورہ اعلیٰ آپ کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا ہوئی۔ آپ نے خودساختہ بتوں کی مذمت اور نشانات زمین وآسمان سے ان کے بنانے والے اور اس نظام کے چلانے والے کی حکمت معلوم کر کے احسن ترین

تدابیر سے اپنی قوم کو دین خدا کی تلقین شروع کی۔ اور جب حاکم وقت کی طرف سے آپ کو زیر عتاب لانے کے لئے تکرار ہوا۔ تو بھی آپ نے زمین و آسمان کی نشانیوں اور قانونِ قدرت پر ہی توجہ دلائی۔ اور مردہ کے زندہ ہونیکی نسبت اللہ تعالےٰ کی ذات سے اطمینان حاصل کیا۔ اور آپ نے اپنے باپ کو خود ساختہ بتوں اور شیطان (خود غرضی) کو اللہ تعالےٰ کی صفت رحمان سے خارج قرار دیکر ان کی پرستش سے روکا تو آپ نے باپ کے اصلاح قبول نہ کرنے پر باپ سے قطع تعلق کر لیا۔ دل کو پاکیزہ اور بے عیب رکھنے کی آپ نے اپنی قوم اور باپ کو تلقین کر کے پاک اور ناپاک اعمال کی جزا و سزا اور یوم وضاحت فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رزق رساں صفت اور گذشتہ اُمتوں کے تباہی آور خیالات اور حالات اور موجودہ زمانہ کے خیالات و حالات کو غور و فکر میں لا کر ایک ہی معبود حقیقی کی عبادت کرنیکی قوم کو تلقین کی

آپ نے اپنی احسن ترین تدبیر سے بتوں کو توڑ کر کافروں پر واضح کیا۔ کہ جو بت اپنی حفاظت خود نہیں کر سکتے۔ لائق پرستش نہیں۔ جس پر کافروں نے آپ کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالکر آپ کے خدا کو امتحان میں لیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی ذات نے آپ کی حفاظت کی۔ اور آپ کو نیک بیٹا (حضرت اسماعیلؑ) عطا کیا۔ آپ معلوم غیب سے خانہ کعبہ (مرکز اتحاد اور خدا کے گھر) کی عظمت اور موقعہ معلوم کر کے اپنی بیوی اور نوزائیدہ بچے کو لے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آئے جہاں آپ کی دعا کی برکت سے پانی اور آبادی کا انتظام ہو گیا۔ یہی وہ مرکز ہے جس کی تعلیم خود غرضیوں اور بت پرستیوں سے دنیا کو پاک و صاف کر کے یکجہتی قائم کرنیکی تعلیم فرما رہی ہے آپ کی تعلیم کہ دل کی خود غرضانہ خواہشات سے پاکیزگی خدائی راہ میں ہر امتحان سے کامیاب کر دکھاتی ہے اور خواب میں بشارت کا کام دیتی ہے۔ آپ نے جب خواب میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا۔ تو بیٹے کو کہا۔ کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں۔ کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس غور کر تیری کیا رائے ہے۔ کہا اے باپ جو تجھے حکم کیا جاتا ہے۔ تو اُسے کر گذر۔ انشاء اللہ تو مجھے صابروں میں پائے گا۔ پھر جب دونوں نے حکم مانا۔ اور اسکو ماتھے کے بل گرا دیا۔ تو اللہ تعالےٰ کی ذات نے پکارا کہ اے ابراہیم تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ بیشک یہی صریح آزمائش ہے۔ اور یوں نیکوں کو بدلا ملا جاتا ہے۔ جس پر اللہ کی ذات نے ایک بڑی قربانی کیساتھ اس کا فدیہ دیا۔ اور پچھلوں میں اس کا ذکر باقی چھوڑا۔ اور اسحاقؑ کی بشارت ہوئی۔ جو نیک بختوں میں ایک نبی تھا۔ اور آپ نے تعلیم کیا۔ کہ منکرانِ خدا سے قطع تعلق ہی باعث نجات رہتا ہے۔ اور مشرکوں یا دینِ خدا کے دشمنوں سے قطعاً پرہیز رکھا جاوے۔ اجنبی مہمانوں کو سامانِ ضیافت پیش کئے جانے کی تعلیم جاری فرمائی اور خانہ کعبہ کی تعمیر سے جملہ نبی نوع انسانی کو ایک اخوت اور یکجہتی میں لانے کی دعوت دی۔ جس پر آپکو کل جہان کے لوگوں کے لئے پیشوا قرار دیا گیا۔ اور ان اغراض کی تکمیل کے لئے آل اسماعیل سے ایک نبی (حضرت محمدؐ) کے مبعوث ہونے کی آپ کو بشارت دی گئی۔ نماز کو حصول رحمت و فضل کا وسیلہ قرار دیکر جمیع نسل انسانی کو علم و عمل میں یکجہت رہنے اور ایک سایہ میں جمع رکھنے کی تعلیم کو جاری کیا چارپایوں میں سے بعض کو عیشت میں لانا اور خدا کی نشانیوں میں متوجہ رکھ کر دلی پاکیزگی کا حاصل کرنا اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی پر قربانی کا ادا کرنا لازم قرار دیا گو یا تعلیم القرآن کا تمام ترنچوڑ جس کی تکمیل حضرت محمدؐ اور آپکی اُمت کے ذمہ ہے۔

۹- حضرت اسماعیلؑ } سورۂ بقرہ رکوع ۱۵-۱۶ - سورۂ انعام رکوع ۱۰ - سورہ مریم رکوع ۴ - سورہ انبیاء رکوع ۶ - سورۂ ص رکوع ۴ - سورۂ صافات رکوع ۳ - جن سے اطاعت والدین کی تعلیم حاصل ہوتی ہے +

سورہ انعام رکوع ۱۰ میں مذکور ہے - کہ آپکو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا ہوئی - آپ کی پیدائش اور جنگل بیابانوں کو آباد کرنے کا ذکر حضرت ابراہیمؑ کے بیان میں آچکا ہے - اور یہ بھی کہ آپ کی ہی نسل سے حضرت محمد پیدا ہو کر نسل انسانی میں اتحاد - یکجہتی - اخوت اور یگانگت کی تعلیم لاکر باعث تکمیل بھی ہونگے - اور یہ کہ اللہ تعالےٰ اور والدین کی فرمانبرداری میں آپ بے مثل ہیں - بیان ہو چکا ہے - تعمیر کعبہ میں آپ نے اپنے والد ماجد کی امداد فرمائی - یوم الحج کی قربانی آپ ہی کے ایثار اور قربانی کی یاد ہے - آپ اپنے باپ کی شریعت پر کاربند رہے - اور اسی شریعت پر جمیع نسل انسانی کو پابند رہنے کا حکم دیا

۱۰- حضرت اسحاقؑ } سورۂ بقر رکوع ۱۶ - سورہ ہود رکوع ۷ - سورہ صافات رکوع ۳ +

آپ اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ اور اپنے بھائی حضرت اسماعیلؑ کی شریعت کے پابند رہے - آپ کی اولاد میں حضرت یعقوبؑ اور اس کے بارہ بیٹے اور ان کی اولاد میں نبوت اور برگزیدہ انسان مبعوث ہوئے ہیں - آپ کی پیدائش حضرت ابراہیم کی بے مثل قربانیوں اور اجنبی مہمانوں کی ضیافت کے صلہ میں اس وقت ہوئی جبکہ حضرت ابراہیمؑ اپنے بڑھاپے کی وجہ سے اولاد پیدا کرنے کی طاقت سے مایوس تھے - اور آپ کی ماں بھی بوجہ بانجھ ہونے کے اولاد کو گود میں لینے کے عطیہ سے محروم خیال کرتی تھی - گویا جو کوئی بھی اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے یا اُن کی حفاظت میں کوشاں رہے - اللہ تعالےٰ کی ذات بھی اس کی امداد نگہداشت اور پرورش کے سامان عطیۂ نیک اولاد سے فرماتی ہے۔

۱۱- حضرت یعقوبؑ } سورہ بقرہ رکوع ۱۶ - سورۂ آل عمران رکوع ۹ - سورۂ نسا رکوع ۲۳ - سورۂ انعام رکوع ۱۰ سورۂ یوسف

اللہ تعالےٰ نے (سورۂ انعام رکوع ۱۱) کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی - آپ کے باپ حضرت اسحاقؑ اور دادا حضرت ابراہیم اور آپ کے بارہ بیٹے نبیوں کی صف میں جلیل القدر نبی ہیں - اور آپ ہی سے سلسلۂ بنی اسرائیل شروع ہوتا ہے - جن میں بہت ہی بڑے بڑے جلیل القدر پیغمبر پیدا ہوئے جن کا ذکر آگے آئے گا - آپ کے سلسلہ نسب کی حفاظت اللہ تعالےٰ کی ذات نے خاص طور پر فرمائی - جس کا ذکر بھی آگے اپنے اپنے موقعہ پر آئے گا - اور اس لئے کہ خدمتِ خلق کی تعلیم آپ اپنی اولاد کو گذری ہوئی قوموں کے خیالات وحالات کی یاد دلا دلا کر فرماتے رہے - اور ہر امتحان میں ثابت قدم رہے - جس کا ذکر سورۂ یوسف کے قصہ میں مذکور ہے - کہ آپ آنے والے زمانہ کے حالات سے بھی باخبر تھے +

۱۲- حضرت یوسفؑ } اور آپ کے گیارہ بھائی + سورۂ یوسف ۱۲ +

سورۂ انعام رکوع ۱۰ میں مذکور ہے کہ ان سب کو اللہ تعالےٰ نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائی
یہ بارہ بھائی حضرت یعقوبؑ کی اولاد میں سے ہیں۔
جن میں سے حضرت یوسف اور بن یا مین ایک ماں کے بطن سے اور باقی دس ایک ماں کے بطن سے ہیں۔
جس قدر قصص انسانی دنیا کی راہنمائی کے لئے قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ ان میں ان بھائیوں کا قصہ
سب سے احسن اور صلاحیت کی تعلیم کے لئے افضل تر ہے۔ جو پاکیزگی خیالات حالات اور نظام حکومت
کے متعلق ہے۔ اور جس کی مختصر سی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا
اور اپنے باپ سے کہا۔ اے باپ میں نے گیاراں ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا۔ کہ مجھے سجدہ
کرتے ہیں (آپ کے گیاراں بھائی گویا گیاراں ستارے اور سورج اور چاند آپ کے باپ اور ماں تھے)
باپ نے کہا بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا۔ کہ وہ تیرے لئے کوئی فریب بنائیں گے۔ کیونکہ
شیطان (مادۂ خود غرضی) انسان کا صریح دشمن ہے۔ اور اس طرح تیرا رب تجھے برگزیدہ کرے گا۔
اور تجھے حدیثوں کی تعبیر سکھلائے گا۔ اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کرے گا۔ جیسے اس نے تیرے
باپ دادا ابراہیم و اسحاق پر پہلے اُسے پورا کیا۔ بیشک تیرا رب خبردار ہے۔ حکمتوں والا۔ (گویا
باپ کیطرف سے ستاروں چاند اور سورج کی تشبیہ اور اُن کا سجدہ ریز ہونا سب کے لئے دنیا میں
روشنی پہنچانے والے با برگزیدہ انسان ہونے کی دلیل قرار دیکر احتیاط کے طور پر بیٹے کو سمجھانا
تھا۔ کہ خیالات ہی ترقی کا زینہ ہوتے ہیں۔ خواہشات انسان کو ورغلانے کی باعث بنجاتی ہیں۔
ممکن ہے۔ دیگر بھائی اس خواب کو بُرا محسوس کریں۔ جن سے مخاصمت یا کینہ اُن کے دلوں میں پیدا ہو
جانے کا امکان ہے) اسواسطے فرمایا۔ کہ بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا وغیرہ وغیرہ
تاکہ خود غرضی (شیطان) کے شر سے حفاظت رہے۔ جس سے اُسی صورت میں پناہ حاصل رہتی ہے
کہ ہر ایک ایسے خیال یا فعل کو جس سے دوسرے بھائیوں پر فوقیت کا اظہار ہو۔ پردہ میں رکھنا
چاہیئے۔ کیونکہ اپنے ہی بھائیوں میں جب اظہار فوقیت باعث عناد بن جاتا ہے۔ دوسروں سے
باعث عناد ضروری ہو جاتا ہے۔ اور جب پردہ میں رکھکر عملی زندگی میں ایسی احسنت پیدا کردی
جاویگی جس پر اپنے اور بیگانے معترف ہو جاویں گے۔ کہ واقعی نیک خیالات رکھنے والوں کی
تابعداری ضرر رساں نہیں۔ تو از خود ہی نیک خیالات رکھنے والوں سے استفادہ حاصل کرنا ہر اپنے
اور بیگانے کا شیوہ بن جاوے گا۔ اور اخوت اور یگانگت اور یکجہتی کا حصول ممکن ہو جاوے گا
جس کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش جاری ہے۔ جس کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحاقؑ کی
مثال دیکر واضح کیا گیا ہے۔ کہ خیالات کی احسنت کو قبول کرکے عملی زندگی کے سدھارنے میں
جسطرح حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحاقؑ کے حالات راہنمائی کرتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ
کی ذات اپنی نعمت پورا کریگی۔ یہ خیالات حضرت یعقوبؑ کے لئے باعث طمانیت تھے۔
کہ یوسفؑ کے خواب پوری تعبیر حاصل کریں گے۔ جس پر اس خواب کی تکمیل کے لئے جن جن امتحانات

سے گذرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ان کے حل کی تعبیر بھی خود ہی سکھلائے گی۔ اور گذشتہ زمانہ کے پاک اور ناپاک
خیالات و حالات کو مدنظر رکھکر حضرت ابراہیم کی ذات نزدیک تر زمانہ تھا۔ جو حضرت یعقوبؑ کے دادا تھے۔
تو ان حالات سے سبق آموز رکر جب آپ کو دس بھائیوں نے بارادۂ قتل اندھے کنوئیں میں ڈالا۔ اور آپ کی امداد
اللہ تعالیٰ کی ذات نے ایک قافلہ بھیجکر کنوئیں سے پانی کھینچنے کی صورت میں فرمائی۔ اور پھر ان دس بھائیوں کو آپکا
کنوئیں سے زندہ نکل آنا معلوم ہوگیا۔ تو انہوں نے ایک حقیر رقم کے عوض غلام کی حیثیت سے اپنے بھائی کو
فروخت کردیا۔ جس کے بعد آپ ایک مصری کے ہاں فروخت ہوتے۔ تو مصری کی عورت نے بدکاری کے لئے آپ کو
ورغلانا چاہا۔ جس میں عورت کامیاب نہ ہوسکی۔ تو عورتوں کے طعنہ سے بچنے کے لئے اس عورت کے تدبیر پر شہر کی
عورتوں نے آپ کو بہکانا چاہا۔ تو آپ نے اپنی حفاظت یعنی فعل بد سے بچنے کے لئے قید خانہ کی زندگی کو ترجیح دی
اور جب قید خانہ کے دو قیدیوں کی خواب ہائے کی تعبیر بتاکر آپ نے قید خانہ سے مخلصی کے لئے ایک قیدی سے
جو بادشاہ کی مصاحبت میں جانے والا تھا۔ امداد حاصل کرنا چاہی اور اپنے خدا کو بھلا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی ذات نے
بھی بادشاہ کی مصاحبت میں جانے والے کی یاد سے حضرت یوسفؑ سے کئے ہوئے وعدہ کو بھلا دیا۔ جو ایک خودغرضی
تھی۔ اور راضی برضاء الٰہی رہنے کی حدود سے گویا باہر تھی۔ مگر حکمت الٰہی کے مطابق تھی۔ کیونکہ جس غرض اور موقعہ
کے لئے امر ربی حضرت یوسفؑ کی تعبیر اور تکمیل میں مصروف تھی۔ اس کا وقت ابھی باقی تھا۔ جب قید خانہ کی
زندگی میں کافی عرصہ گذر گیا۔ اور آپکو اپنی لغزش بھی معلوم ہوگئی۔ تو فوراً ہی آپکے اپنی غلطی سے توبہ کی جو قبول
ہوئی۔ تو شاہ مصر کے خواب اور ان خوابوں کی تعبیر بتانے سے درباریوں کا عاجز آنا۔ اور اس مصاحب
کا جو قید خانہ سے بادشاہ کی مصاحبت میں داخل ہوا تھا۔ اپنے ایام قید کی خواب اور حضرت یوسفؑ کی تعبیر
خواب یاد کرکے بادشاہ سے بیان کرنا۔ پھر آپ کا دربار شاہی میں طلب کیا جانا۔ اور آپ کا عورتوں والے
معاملہ کے صاف ہو جانے کے بعد قید خانہ سے مخلصی حاصل کرکے بادشاہ سے تعبیر خواب بیان کرنا۔ اور
حالات تعبیر خواب معلوم کرکے شاہ کا نظام حکومت سے زمین کی پیداوار ان کو ابتدائی سات سالوں میں جو
فراوانی بارش کے سال تھے۔ اور مابعد کے خشک سالی کے سالوں کے لئے غلہ کو محفوظ رکھکر تقسیم کرنے سے
معذوری بیان کرنا۔ اور پھر حضرت یوسفؑ کا نظام حکومت کو سنبھال کر ملک اور قوم کی حفاظت کو اپنے اہتمام
میں لینا۔ ایسے سامان ہیں۔ جو انسان کو صابر اور شاکر رہکر پختہ مغز ہونے کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہی وہ وجوہات
ہیں۔ کہ جب آپ کے بھائی ایام خشک سالی میں ملک مصر سے غلہ خریدنے آئے۔ تو آپ نے نہایت عزت
اور تکریم سے ان کی خاطر و مدارات فرمائی۔ اور واپسی پر ان سے چوری ان کا سرمایہ بھی غلہ کی تھیلیوں میں بند
کرکر واپس کر دیا۔ الا ان دس بھائیوں سے اتنی خواہش ظاہر کی۔ کہ اگر تم اپنے گیارہویں بھائی کو بھی
ہمراہ لاؤ گے۔ تو ایک بار شتر اور غلہ دیا جاوے گا۔ جو اپنے ماں جائے بھائی کو بلانے کی تدبیر تھی۔ اور
جب دوبارہ گیاراں بھائی مصر میں داخل ہوئے۔ تو اپنے ماں جائے بھائی پر اپنی حقیقت ظاہر کرکے اپنے
پاس رکھنے کی تدبیر کی۔ جس پر بھائیوں نے واپس جاکر تمام ماجرہ اپنے باپ سے بیان کیا۔ تو حضرت
یعقوبؑ نے اپنے گمشدہ بیٹے یوسفؑ کی یاد کرکے اس کے چھوٹے بھائی کے لئے بھی صابر ہونا ظاہر کیا۔

اور بیٹوں کی طرف سے منہ موڑ لیا۔ اور کہا کہ میں اللہ سے وہ باتیں جانتا ہوں۔ جو تم نہیں جانتے۔ میں اپنی بیقراری اور غم کی شکایت اللہ ہی سے کرتا ہوں۔ بیٹو جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کی تلاش کرو۔ اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو۔ اللہ کی رحمت سے صرف کافر ہی ناامید ہوتے ہیں۔ یہ گویا حضرت یعقوبؑ کا اطمینان قلب اور یقین کامل تھا۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کی ذات کو حضرت یوسفؑ کے ابتدائی خواب کو مکمل کرنا ہے۔ تو ناامید ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ جس پر بھائی تبلاش یوسف مصر میں آئے۔ اور شاہ مصر سے بولے۔ اے عزیز ہم پر اور ہمارے گھرانے پر سخت مصیبت آن پڑی ہے۔ یوسف نے کہا۔ تمہیں کچھ خبر ہے۔ کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا۔ جبکہ تم جاہل تھے۔ وہ بولے کیا سچ تو ہی یوسف ہے۔ کہا ہاں میں یوسف ہوں۔ اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ نے ہم پر بڑا فضل کیا۔ بیشک جو ڈرتا اور صبر کرتا ہے۔ تو اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ بولے۔ اللہ کی قسم خدا نے تجھے ہم پر برگزیدہ کیا۔ اور بیشک ہم خطاوار تھے۔ کہا آج تم پر کچھ الزام نہیں خدا تمہیں معاف کرے۔ اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے

اِن مکالمات میں وہ تمام تعلیم موجود ہے۔ جو ایک ولی کو قرب و محبت کے تعلقات میں لفرت پیدا کرنے کے لئے درکار ہے۔ اور

اللہ تعالےٰ کی طرف سے مرتبہ ولائیت پر مامور ہونیکی کامل دلیل ہے۔ جس کی رو سے اللہ تعالیٰ کے اپنے عبد کامل کو خلق کی طرف پھیرنا ہے۔ تاکہ اس شخص کے حالات کے مطابق اُن کے امور کی اصلاح کرے۔ اور خلق کے حال کی تدبیر کر کے جو لیا، اللہ کے منصب کو پورا کرتی ہے۔ جس کے اندر دنیاوی جاہ و جلال سے مستغنی رہکر اور کوئی خوف و ہراس دل میں نہ لاکر لغزش میں نہ آوے۔ اور

منصب امین کی تکمیل کرتی ہے۔ جس کی رو سے تمام فرائض انسانی کو مکمل طور پر ادا کرنا لازم آتا ہے اور بادشاہت کی عظمت قایم کرتی ہے۔ جس کی رو سے جس شے میں تصرف حاصل ہے حکم کے ساتھ اس کو منبط میں رکھا گیا ہے۔ اور

غوث کے مرتبہ کی حقیقت ظاہر کرتی ہے۔ جس کی رو سے نصرت اور مدد کا دیا جانا عیاں ہو رہا ہے۔ اور

قطب کے مرتبہ کی استقامت واضح کرتی ہے۔ جس پر ثابت قدمی کو قایم کیا گیا ہے۔ اور

بشیر کی عظمت اور رفعت قایم کرتی ہے۔ جو بھائیوں کے قصور کو معاف کر کے انہیں بشارت اور خوشخبری سنانے پر صادق آتی ہے۔ اور

راعی ہونے کا ثبوت بہم پونچاتی ہے۔ جس میں اعلیٰ درجہ کی حفاظت (مخلوق) کی جاتی اور سیاست دانی پائی جاتی ہے۔ اور

راعی ہونے کی فضیلت پر صادق آتی ہے۔ جو ظاہر و باطن کے عالم ہونے یا ظاہری اور باطنی بیماریوں کی محافظت کرنے کا یقین دلاتی ہے۔ اور

اعلیٰ قسم کے مدبر ہونیکو آشکارا کرتی ہے۔ جس سے عواقب امور میں پورے غور اور فکر سے کام لیا گیا ہے۔ اور مجری باتوں کو پکارنا یا سننا جو دونوں خدا کو پسند نہیں۔ اُن کی پوری تعمیل کا کیا جانا آشکارا

کرتی ہے۔ جن کا صلہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے اس طرح دیا۔ کہ حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا۔ کہ میرا یہ کرتہ لیجاؤ۔ اور اُسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دو۔ کہ بینا ہو کر چلا آئے گا۔ اور اپنا سارا گھرانہ میرے پاس لے آؤ۔ اسطرح سے جب یہ قافلہ مصر سے نکلا۔ تو حضرت یعقوبؑ نے کنعان میں بیٹھے فرمایا۔ کہ مجھے یوسف کی بو آتی ہے۔ اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ بتلاؤ۔ لوگ بولے اللہ کی قسم تو اپنی قدیمی گمراہی میں ہے۔ پھر جب بشارت دینے والا آ گیا۔ تو اس نے کرتہ منہ پر ڈالا۔ سو وہ بینا ہو گیا۔ کہا کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا۔ کہ میں خدا سے وہ کچھ جانتا ہوں۔ جو تم نہیں جانتے۔ تب حضرت یوسفؑ کے بھائی بولے۔ اے باپ ہمارے گناہوں کے لئے اللہ سے مغفرت مانگ۔ بیشک ہم خطا کار تھے۔ گویا عرصہ مدید (۱۴ سال) کے بعد جہاں یوسفؑ کے آگے اقبال جرم کیا تھا۔ اب اپنے باپ سے بھی کیا۔ اور سب کے سب جب مصر میں داخل ہوئے۔ تو آپ نے اپنے والدین کو تخت پر چڑھایا۔ اور سب اُس کے آگے سجدہ میں گر پڑے۔ تب کہا۔ اے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے۔ میرے رب نے اُسے سچ کیا۔ اور اس نے مجھ پر احسان کیا۔ جب مجھے قید خانہ سے نکالا۔ اور تمہیں جنگل سے یہاں لے آیا۔ اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں جھگڑا اٹھوا دیا تھا۔ بیشک میرا رب تدبیر کرنے والا ہے۔ جس چیز کو چاہے۔ بیشک وہی جاننے والا حکمت والا ہے۔ اے رب تو نے مجھے کچھ بادشاہی دی۔ اور حدیثوں کی تاویل سکھلائی۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ مجھے اسلام پر موت دے۔ اور نیکوں میں شامل کر۔

یہ قصہ ایک نصیحت ہے۔ اہل دنیا کے لئے۔ نتیجہ قصہ یہی ہے۔ کہ آسمانوں اور زمین میں بہتیری نشانیاں ہیں۔ جن پر یہ لوگ گذرتے ہیں۔ اور کچھ دھیان نہیں کرتے۔ یہ راہ ہے جو اللہ کی طرف بینائی پر بلاتی ہے۔ گویا زمین اور آسمان کی نشانیوں پر دھیان کرنا عقل میں فراوانی پیدا کرنا۔ اور خدا کی عظمت کو سمجھ کر مخلوقِ خدا کی خدمت پر راغب ہونا انسانی زندگی کی تکمیل کرنا ہے۔

صف بندیاں وغیرہ قائم کرنے کے متعلق یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ دس بھائیوں نے اپنی اُس غلطی کو جو یوسفؑ کے بارہ میں اُن سے سرزد ہوئی تھی۔ کسی دیگر پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔ اور اگر ظاہر کیا۔ تو حضرت یوسفؑ نے ہی تسلیم کرایا۔ اور باوجود اس قدر افتراق کے حضرت یوسفؑ نے ان کو معاف کر دیا۔ اور ان باتوں کو ترقی کا موجب قرار دیکر باہمی اتحاد کو برقرار رکھا۔ جس پر آپ کے دیگر بھائی بھی نبیوں کے مرتبہ پر فائیز ہوئے۔

۱۳۔ حضرت ذوالقرنینؑ

سورۂ کہف رکوع ۱۱۔ ۱۲۔ میں آپ کو جس قدر واقفیت اور وسعت حاصل تھی۔ ان کا ذکر جن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ درج کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو۔ کہ آنے والے زمانہ کے حالات سے ہر ایک نبی کو جو واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ وہ اس کی صفت ایمانی کے اعلیٰ سے اعلیٰ ضروریات میں داخل ہو کر ہر ایک اصلاح پر کوشاں رکھنے میں اس کیلئے راہنما بنتی ہے۔ جو پاک باطنی ہی سے حاصل آتی ہے۔

(اے محمدؐ) وہ (یہود) تجھ سے ذوالقرنین کا حال پوچھتے ہیں۔ تو کہہ۔ اب میں اس کا ذکر تمہارے سامنے

پڑھتا ہوں۔ ہم نے اُسے زمین میں قدرت دی۔ اور ہر شے کا سامان بھی اُسے دیا۔ پھر وہ ایک راہ پر چلا۔
یہاں تک کہ جب وہ سورج ڈوبنے کی جگہ پر جا پہنچا۔ تو اس نے سورج کو کیچڑ کے چشمہ میں ڈوبتا ہوا پایا۔
اور وہاں اس نے ایک قوم کو دیکھا۔ ہم نے کہا اے ذوالقرنین یا تو تو انہیں عذاب دے۔ (قتل کر) یا اُن میں
خوبی رکھ دے (انہیں دینی ہدایت کر) بولا جو کوئی ظالم ہے ہم اُسے عذاب دیں گے پھر وہ اپنے رب کیطرف
جائے گا۔ اور وہ اُسے سخت عذاب دیگا۔ اور جو کوئی ایمان لایا اور نیک کام کئے اچھا بدلا ہے۔ اور ہم اُسے
اپنے کام میں آسان بات کہیں گے (ہلکی شرع دیں گے) یہ گویا مغربی اقوام کی حالت کا آئینہ ہے) پھر وہ ایک اور
راہ پر چلا۔ یہاں تک کہ جب وہ سورج نکلنے کی جگہ جا پہنچا۔ تو اس نے اس کو ایسے لوگوں پر طلوع ہوتے پایا
جن کے لئے ہم نے سورج کے ورے کچھ پردہ بھی نہ رکھا تھا۔ یوں ہی ہے۔ اور اس کے پاس کی خبر خوب ہمارے
قابو میں آگئی ہے۔ (گویا مشرقی اقوام پر اُس میں) پھر وہ ایک اور راہ پر چلا۔ یہاں تک کہ جب دو دیواروں کے
درمیان جا پہنچا۔ تو اُن دو دیواروں سے اس طرف اس نے ایک قوم کو پایا۔ جو بات نہیں سمجھتے تھے۔ وہ بولے
اے ذوالقرنین یاجوج ماجوج زمین میں فسادی ہیں۔ پس ہم کیا تجھے اس شرط پر خراج دیں کہ تو ہمارے اور اُن کے
درمیان ایک دیوار بنا دے۔ بولا جو میرے رب نے مجھے مقدور دیا ہے وہ بہتر ہے۔ سو تم محنت میں میری مدد کرو
تاکہ میں اُن کے اور تمہارے درمیان ایک موٹی دیوار بنا دوں۔ تم لوہے کے ٹکڑے میرے پاس لاؤ۔ یہاں تک کہ
جب انھوں نے دونوں پہاڑوں کے درمیان کا میدان لوہے سے بھر کر برابر کر دیا۔ تو ذوالقرنین نے کہا تم سب
دھونکو۔ یہاں تک کہ جب وہ سب لوہا آگ کر دیا۔ تو ذوالقرنین نے کہا۔ کہ پگھلا ہوا تانبہ میرے پاس لاؤ۔ اس
کے اوپر ڈالوں۔ پھر اُن (یاجوج ماجوج) کو طاقت نہ ہوئی کہ اس پر چڑھ آئیں۔ اور اس میں سوراخ بھی نہ کر سکے
کہا کہ یہ میرے رب کی رحمت سے ہے۔ جب میرے رب کا وعدہ آئے گا۔ وہ اِس دیوار کو ڈھا دیگا۔ اور میرے
رب کا وعدہ سچا ہے۔ اور اس دن ہم بعض کو بعض میں موجیں مارتا چھوڑ دیں گے۔ اور نرسنگا پھونکا جائیگا
پھر ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے۔ اور اس دن ہم کافروں کے سامنے جہنم پیش کریں گے۔ جن کی آنکھیں ہمارے
ذکر سے پردہ میں تھیں اور وہ سن نہ سکتے تھے۔ کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے سوا میرے بندوں کو حمایتی ٹھیرائیں
ہم نے کافروں کی مہمانی کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔ تو کہہ کیا ہم تمہیں بتلائیں۔ کہ اعمال میں زیادہ
زیاں کار کون ہے؟ وہ جن کی کوشش حیات دنیا میں اکارت گئی اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں
وہی اپنے رب کی آیتوں اور اس کی ملاقات کے منکر ہیں۔ سو اُن کے اعمال اکارت ہوئے۔ سو ہم اُن کے
لئے قیامت کے دن تول قائم نہ کریں گے۔ یہ اُن کا بدلہ جہنم ہے۔ اس سبب سے کہ وہ کافر ہوئے۔ اور میری
آیتوں اور میرے رسولوں کو ٹھٹھا ٹھیرایا۔ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اُن کی مہمانی کے لئے ٹھنڈی چھاؤں
کے باغ ہیں۔ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے۔ تو کہہ اگر میرے رب کی باتوں کے
لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائیں تو میرے رب کی باتیں تمام ہونے سے پہلے سمندر خرچ ہو جائیگا
اور اگرچہ ہم ویسا ہی ایک اور سمندر سامدادمیں لائیں۔ تو کہہ میں بھی آدمی ہوں تمہاری مانند میری طرف
وحی آتی ہے۔ کہ تمہارا معبود فقط ایک معبود ہے۔ پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے۔

اس کو چاہیئے کہ عمل نیک کرے۔ اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے (شمال میں رہنے والی قوموں کی عملی زندگی کی طرف اشارہ ہے)۔

۱۴۔ **حضرت الیاسؑ** } سورہ انعام رکوع ۱۰ آپ کو کتاب اور حکمت اور نبوّت عطا ہوئی۔ آپ جلیل القدر پیغمبروں کے شمار میں ہیں۔

۱۵۔ **حضرت ایوبؑ** } سورۂ انعام رکوع ۱۰۔ آپ کو بھی کتاب اور حکمت اور نبوّت عطا ہوئی۔ سورہ انبیاء رکوع ۶ اور سورۂ ص رکوع ۴ میں آپ کی نسبت مذکور ہے۔ کہ اے محمد ہمارے بندہ ایوبؑ کو یاد کر۔ جب اس نے اپنے رب کو پکارا۔ کہ شیطان نے مجھ پر اپنا ہاتھ ڈالکر ایذا اور تکلیف میرے پیچھے لگا دی ہے۔ اپنا پاؤں زمین پر مار۔ یہ نہانے اور پینے کو ٹھنڈا چشمہ ہے۔ اور ہم نے اس کے گھر والے اُسے بخش دیئے اور اُن کے ساتھ اتنے ہی اور یہ ہماری طرف سے مہربانی ہے۔ اور عقلمند دل کے لئے یادگار ہے۔ اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے۔ پھر اس سے (اپنی عورت کو) مار اور قسم میں جھوٹا نہ ہو۔ ہم نے اس کو صابر پایا۔ اچھا بندہ تھا۔ وہ تائب تھا۔

۱۶۔ **حضرت لقمانؑ** } سورۂ لقمان میں آپ نے اپنے بیٹے کو جو ہدایات فرمائیں اور جن میں دل اور دماغ کو پاکیزہ کرنے کے لئے زمین و آسمان کی نشانیوں سے سبق دیا گیا ہے حرف بحرف درج کیجاتی ہیں۔ اے محمدؐ۔ ہم نے لقمان کو حکمت دی۔ کہ اللہ کا شکر کر اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے ہی نفع کے لئے شکر کرتا ہے۔ اور جو کوئی کفر کرتا ہے۔ تو اللہ بے پرواہ قابل تعریف ہے۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے وقت اس سے کہا۔ کہ بیٹے اللہ کو کسی کا شریک نہ ٹھیرانا بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔ اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارہ میں نصیحت کی۔ اس کی ماں نے تھک تھک کر اُسے پیٹ میں رکھا۔ اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے۔ کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر کر پھر میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور وہ دونوں تجھ سے اس بات پر اڑیں کہ جس کا تجھے علم نہیں۔ اسکو تو میرا شریک کرے۔ تو تو ان کا حکم نہ مان اور دنیا میں اُن کے ساتھ اچھی طرح رہ اور جو میری طرف رجوع ہو۔ اس کی پیروی کر پھر تم کو میری طرف آنا ہے۔ سو میں تمہیں بتاؤں گا۔ جو تم کرتے تھے۔ بیٹے اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر بھی ہو۔ پھر وہ کسی پتھر یا آسمانوں یا زمین میں ہو۔ اُسے بھی اللہ لا موجود کریگا۔ بیشک اللہ باریک بین خبردار ہے۔ بیٹے نماز قائم کر اور بھلائی کا حکم دے اور برائی سے منع کر۔ اور جو تجھ پر پڑے۔ اس پر صبر کر۔ بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔ اور لوگوں کی طرف سے اپنا رخ نہ پھیر۔ اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ بیشک اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔ اور درمیانہ چال چل اور اپنی آواز نیچی رکھ بیشک تمام آوازوں سے بُری آواز گدھوں کی آواز ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اس کو اللہ نے تمہارا مسخر کیا ہے۔ اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کی ہیں۔ اور آدمیوں میں کوئی ہے۔ کہ بغیر علم اور بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے خدا کے بارہ

میں جھگڑتا ہے۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے۔ کہ جو خدا نے نازل کیا ہے۔ اس کا اتباع کرو۔ تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اُسی پر
چلیں گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے۔ بھلا اور جو شیطان انہیں دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔ تو بھی؟
اور جس نے اپنا منہ اللہ کی طرف متوجہ کیا۔ اور وہ نیک ہے۔ تو اس نے پختہ دستاویز پکڑی ہے۔ اور ہر کام کا انجام خدا
کی ہی طرف ہے۔ اور جو کوئی کافر ہوا۔ تو اس کا کفر تجھے غمگین نہ کرے۔ انہیں ہماری طرف پھر آنا ہے۔ پھر جو وہ کرتے تھے
ہم انہیں بتائیں گے۔ بیشک جو دلوں میں ہے۔ اللہ جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا سا فایدہ دیں گے۔ پھر سخت عذاب کی طرف
ہم انہیں پکڑ بلائیں گے۔ اور جو تو اُن سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا۔ تو کہیں گے کہ اللہ نے تو کہہ سب
تعریف اللہ کے لئے ہے۔ پر ان میں بہت لوگ نہیں جانتے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کا ہے۔ بیشک
اللہ ہی بے پرواہ قابل تعریف ہے۔ اور زمین میں جتنے درخت ہیں۔ اگر سب قلم ہو جائیں۔ اور سمندر اُن کی سیاہی ہو اس
کے بعد سات سمندر اور اس کی مدد کریں تو بھی اللہ کی باتیں تمام نہ ہوں گی۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ تمہارا
پیدا کرنا اور مرے پیچھے تمہارا جلا اٹھانا ایسا ہی ہے۔ جیسے ایک تن کا۔ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔ کیا تو نے
نہیں دیکھا؟ کہ اللہ دن میں رات اور رات میں دن داخل کرتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا ہر ایک
ایک وقت معین تک چلتا ہے۔ اور یہ کہ جو تم کرتے ہو۔ اللہ کو خبر ہے۔ یہ اس لئے ہے۔ کہ اللہ جو ہے وہی حق ہے۔ اور
جنہیں وہ اس کے سوا پکارتے ہیں۔ باطل ہیں۔ اور اللہ جو ہے۔ وہی سب سے برتر بڑا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا؟
کہ سمندر میں کشتیاں خدا کے فضل سے چلتی ہیں۔ کہ وہ تمہیں کچھ اپنی قدرتیں دکھائے۔ بیشک اس میں ہر ایک
صبر کرنے والے شکر گذار کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور جبکہ اُن کو مثل سائبانوں کے موج ڈھانپتی ہے۔ تو وہ اللہ
کو خالص اُسی کی عبادت کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔ پھر جب انہیں نجات دیکر خشکی پر پہنچا دیتا ہے۔ تو کوئی ان میں
میانہ رو ہوتا ہے۔ اور ہماری آیتوں کا انکار تو صرف قول کے جھوٹے ناشکرے ہی کرتے ہیں۔ لوگو! اپنے رب سے
ڈرو۔ کہ نہ باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے گا۔ اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا۔ بیشک اللہ کا وعدہ حق ہے
سو تمہیں دنیا کی زندگی فریب نہ دے۔ اور خدا کے بارہ میں تمہیں وہ فریبی فریب نہ دے۔ بیشک اللہ ہی ہے
جسکو قیامت کا علم ہے۔ اور وہی مینہ برساتا ہے۔ اور جو رحموں میں ہے وہ جانتا ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا۔ کہ کل
وہ کیا کرے گا۔ اور کوئی نہیں جانتا۔ کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی جاننے والا خبردار ہے۔

۱۷ حضرت یونس

سورۂ انعام رکوع ۱۰ کے بیان کی رو سے آپ کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا ہوئی
آپ کے حالاتِ زندگی سورۂ نساء رکوع ۲۳، سورۂ یونس رکوع ۱۰۔ ۱۱، سورۂ
انبیاء رکوع ۶، سورۂ صافات رکوع ۵، سورۂ قلم رکوع ۲ میں مذکور ہیں۔ جن کا اختصار یہی ہے۔ کہ جب غصہ
سے لڑ کر چلا گیا۔ اور سمجھا کہ کوئی گرفت نہ ہوگی۔ اور بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگا۔ پھر کشتی والوں نے قرعہ ڈالا تو
وہ کشتی دھکیلنے والوں میں ہو گیا۔ پھر اُسے مچھلی نگل گئی۔ اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا۔ پھر اگر یہ بات نہ ہوتی
کہ وہ خدا کی تسبیح کرنے والوں میں تھا۔ تو اس دن تک کہ مردے اٹھیں۔ اس کے پیٹ میں رہتا۔ پھر تاریکیوں میں
پکارا۔ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ میں ظالموں میں تھا۔ سو ہم نے اُس کی سنی۔ اور اُسے چٹیل
میدان میں پھینک دیا۔ اور وہ بیمار تھا۔ اور ہم نے اس پر ایک بیلدار درخت اگایا۔ اور ہم نے اُسے ایک لاکھ

یا زیادہ کی طرف بھیجا۔ پھر وہ ایمان لائے۔ پھر ہم نے اہنیں ایک وقت تک بہرہ مند کیا۔

گویا قدر عافیت کسے داند۔ ہر کہ بمصیبت گرفتار آمد۔ اور جب تک تکلیفوں کی صبر اور تحمل سے برداشت کرکے اپنی اصلاح کی طرف خود ہی انسان متوجہ نہ ہو۔ دکھوں اور تکلیفوں سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جو کوئی بھی نیک ارادہ کا حامل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ذات اس کے ارادوں کی متحمل ہو کر تکمیل کر دکھاتی ہے۔

۱۸۔ **حضرت ادریسؑ** } سورہ مریم رکوع ۴۔ اور سورہ انبیاء رکوع ۶ میں مذکور ہے۔ کہ آپ صابروں میں کی صف میں ہیں۔ اور سچے نبی ہوئے۔ اور آپکو بلند مرتبہ عطا ہوا۔

۱۹۔ **حضرت الیسعؑ** } سورہ انعام رکوع ۱۰۔ سورہ ص۔ رکوع ۴ میں مذکور ہے۔ کہ آپ کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا ہوئی۔ آپ فضیلت حاصل کرنے والوں کی صف میں ہیں۔ اور نیک نبی ہوئے

۲۰۔ **حضرت ذوالکفلؑ** } سورہ انبیاء رکوع ۶۔ سورہ ص رکوع ۴ میں مذکور ہے۔ کہ آپ صابروں اور نیکوں کی صف میں سے ہیں +

۲۱۔ **حضرت داؤدؑ** } سورہ بقرہ رکوع ۳۳۔ بنی اسرائیل رکوع ۶۔ نحل رکوع ۲۔ سبا رکوع ۲۔ انبیاء رکوع ۶ نساء رکوع ۲۳۔ ص رکوع ۲۔ اور مائدہ رکوع ۱۱ میں مذکور ہے۔ کہ جب حضرت موسیٰ کی قوم کو کئی جماعتوں میں تقسیم ہو جانے کی وجہ سے اپنا ایک بادشاہ بنا کر دوسری قوموں سے مقابلہ کی ضرورت پیش آئی۔ تو آپکو گو مال میں بڑا مقدور نہیں تھا۔ علم عقل، اور حوصلہ میں فراوانی ہونے کے بادشاہ منتخب کیا گیا۔ آپ نے اپنی جماعت کے قلیل ہونے کے باوجود جالوت قوم پر کامیابی حاصل کی۔ پہاڑوں اور پرندوں کو آپ نے مسخر کیا۔ اور لوہے کو نرم کرکے کارآمد بنانے کی صنعت آپ نے ایجاد کی۔ خدا نے آپکو سلطنت اور حکمت بخشی اور زبور کتاب عطا کی +

حضرت سلیمانؑ } سورہ انبیاء رکوع ۶۔ نمل رکوع ۲۔۳۔ ص رکوع ۳۔ سبا رکوع ۲ میں مذکور ہے کہ آپ حضرت داؤدؑ کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ اپنے باپ کی سلطنت اور علم و حکمت کے وارث ہوئے۔ باپ کی طرح پرندوں کی بولی سے آگاہ تھے۔ اور ہر شے پر تصرف حاصل تھا۔ آپکے لشکر جنوں (جاہلوں) آدمیوں (عقلمندوں) اور پرندوں سے جمع کئے گئے تھے۔ ہوا آپ کے تصرف میں تھی چیونٹیوں الملک کی باتوں کو سمجھتے تھے۔ پرندوں کی حاضری لینے پر قادر تھے۔ ہدہد پرندہ نے آپ کو سورج کی پوجا کرنے والی ایک قوم کی نسبت باخبر کیا۔ جس پر ایک عورت حکمران ہے۔ اور اس کے پاس ہر ایک شے ہے۔ اور ایک تخت ہے۔ اور وہ بدراہ قوم ہے۔ اللہ کے لئے سجدہ ریز نہیں۔ آپ نے اس کی طرف خط روانہ کیا۔ جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ سے شروع کیا۔ جمیں ہدایات واضح تھیں۔ کہ تم لوگ سرکشی نہ کرو۔ اور تابعدار بنکر میرے پاس چلے آؤ۔ عورت نے اپنے درباریوں سے مشورہ کیا۔ وہ بولے۔ کہ ہم لوگ بڑے زور آور اور سخت لڑنے والے ہیں۔ اور کام تیرے اختیار میں ہے۔ سوچ سمجھ کیا حکم دیتی ہے۔ عورت نے کہا بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں۔ تو اسے خراب کرتے ہیں۔ اور عزت داروں کو بے عزت کرتے ہیں۔ اور اسی طرح یہ بھی کریں گے۔ میں کچھ ہدیہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں۔ کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں۔ جب قاصد آپ کے پاس آیا۔ تو آپ برہم ہوگئے اور فرمایا۔ کہ کیا تم مجھے مال میں مدد دینے ہو۔ اللہ کا دیا ہوا مجھے اس سے بہتر ہے۔ اس ہدیہ سے تم آپ ہی خوش رہو۔

واپس جاؤ۔ اب ہم ایسی فوجوں سے اُن پر چڑھائی کریں گے۔ جن کا مقابلہ وہ نہ کر سکیں گے۔ اور ہم انہیں اُن کی بستی سے ذلیل کر کے نکالیں گے۔ اور وہ خوار ہوں گے۔ آپ نے اپنے درباریوں کو مخاطب کیا۔ کہ کوئی تم میں ہے۔ کہ اس عورت کا تخت میرے پاس اس سے پہلے اٹھا لائے کہ وہ مسلمان ہو کر میرے پاس حاضر ہو۔ جنوں (جاہلوں) میں سے ایک طاقتور بولا۔ وہ تخت میں اس سے پہلے کہ تو اپنی جگہ سے اٹھے۔ تیرے پاس لاؤں گا۔ میں اس کے اٹھا لانے پر زور آور اور امانت دار ہوں۔ دوسرا شخص جس کو کتاب کا علم تھا۔ بولا۔ کہ میں تیرے پاس پلک مارنے سے پہلے لاؤں گا۔ (مراد یہ ہے۔ کہ جو شخص ہوا کی تسخیر کے علم سے آگاہ تھا۔ اور جو شخص کامل توجہ یا قلب یکسوئی کے علم سے ماہر تھا۔ ان دونوں نے اس عورت کے تخت کو حاضر کرنے کی نسبت جواب دیا۔ جن دونوں میں سے قلب یکسوئی کی توجہ سے لاموجود کر سکنے والا آن واحد میں لاموجود کر سکتا تھا۔) پس جب آپ نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا۔ تو کہا۔ کہ یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔ تاکہ وہ مجھے آزمائے۔ کہ میں شکر کرتا ہوں۔ یا ناشکری اور جو کوئی شکر کرتا ہے۔ وہ اپنی ہی جان کے لئے شکر کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے۔ تو میرا رب بے پرواسخی ہے۔

آپ نے کہا۔ کہ اس (عورت) کی ہدایت کے لئے تخت کی شکل بدل ڈالو۔ ہم دیکھیں۔ کہ آیا وہ راہ پر آتی ہے یا اُن میں ہوتی ہے۔ جو راہ نہیں پاتے۔ پھر اس سے کہا گیا۔ کہ تیرا تخت ایسا ہی ہے۔ تو بولی۔ گویا یہ وہی ہے اور ہمیں تو اس سے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا۔ اور ہم مسلمان ہو کر پاک ہو گئے تھے۔ آپ نے اس عورت کو اُن چیزوں سے روکا جنکو وہ خدا کے سوا پوجتی تھی۔ کیونکہ وہ کافر لوگوں میں سے تھی۔ اس سے کہا گیا۔ محل میں داخل ہو۔ سو جب اس نے محل دیکھا۔ تو گہرا پانی خیال کیا۔ اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں۔ آپ نے کہا۔ یہ تو محل ہے۔ اس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں۔ بولی اے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اب میں سلیمان کے ساتھ اللہ جہان کے رب کے واسطے مسلمان ہو گئی ہوں۔

چونکہ ہوا آپ کی تسخیر میں تھی۔ صبح و شام دونوں وقتوں کی سیر ایک ایک مہینہ کی راہ کے برابر ہوتی تھی تانبے کو گلانے کا چشمہ جاری کیا۔ جس سے جن (جاہل انسان) آپ کے تابع حکم قلعے اور تصویریں اور تالاب اور دیگیں بناتے تھے۔ غرضیکہ آپ کو ایسی سلطنت عطا ہوئی۔ جو آپ کے بعد کسی دوسرے کو اس نہ آئی ہوا اس طرح قابو میں تھی۔ کہ جہاں آپ پہنچنا چاہتے۔ اسی طرف کو آپ کے حکم سے آہستہ آہستہ چلتی اور سارے عمارتیں بنانے والے غوطہ زن اور کتنے ہی اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے شیطان (خودغرض انسان) ان متذکرہ تعمیرات میں مصروف آپ کے حکم کو بجالاتے تھے۔

گویا حکومت یا سلطنت کی مکمل تکمیل کے واسطے آخری تعلیم ہے۔ کہ ہر ایک سرکش یا کافر کو راہ راست پر لانیکی آناً فاناً تدبیر ہونی چاہیئے۔ خواہ اسکی خبر اُڑتے جانور ہی کیوں نہ لائیں۔ اور ہر کافر زور آور سے زنجیروں میں باندھکر کام لینا چاہیئے۔ تاکہ مکانات اور ہر قسم کا سامان یا تمام صنعتی ادارے حکومت کی نگرانی میں رہکر لوگوں کی ضروریات مکمل رکھیں۔ اور آرام کا باعث ہو سکیں اور جملہ امن پسند اور خودغرض یا پاک اور ناپاک اور عقل مند جاہل برضا دیا بجبر خطہ ارض کو جنت بنانے میں مصروف رہیں۔ اور ان سکی

نگرانی کے لئے ہر آن یا صبح و شام کے وقتوں میں دور دراز فاصلہ جات پر پہنچکر مستعد رہنا چاہئے۔ کیونکہ حکومت کی ذرا سی بھی غفلت سے خود غرض اور ناپاک انسانوں کا بگڑ جانا۔ گمراہ ہونا اور باعث تکلیف ہو جانا ممکن ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے اپنی موت کے وقت تک ملحوظ رکھا۔ اور شیاطین (خود غرض انسانوں) کی طرف سے ظہور پذیر ہوا۔ جو بالفاظ قرآن کریم درج ذیل ہے۔ جب ہم نے سلیمانؑ پر موت کو مقرر کیا۔ تو جنوں کو اس کی موت کی خبر کسی نے نہ دی۔ مگر گھن کے کیڑے نے کہ اس کے عصا کو کھاتا رہا۔ پس جب وہ گر پڑا۔ تو جنوں نے جانا کہ اگر وہ غیب جانتے تو ذلت کے عذاب میں نہ رہتے۔ یہ اشارہ ان خبیث سے خبیث آدمیوں کی طرف ہے جو رضا ء تو کام کرنا چاہتے نہیں۔ بجبر جسقدر بھی کام لیا جاوے اس پر لگے رہتے ہیں۔ اور ایسے آدمیوں سے کام لینا حکومت کی ہی توجہ اور تدبیر سے ہو سکتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے باقتدار اور ناسمجھ ارکان حکومت کی خود غرضیاں دنیا کی تباہی کا باعث بن رہی ہیں۔ اور واقعی جس شان کی حکومت کو آپ نے مکمل کر دکھایا۔ شاید ہی ہے۔ کہ کسی اور نے کی ہو۔ اور اب بھی جب تک پاک اور ناپاک کی تعلیم اور سلیمانی تنظیم سے ہر جاہل و عاقل کے خیالات اور حالات کی اصلاح ہم آہنگی و یکجہتی پر مرکوز نہیں ہوگی۔ امن و چین قایم ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اسی تعلیم کو رائج کرنے کے لئے ہدایات قرآنی راہنمائی فرما رہی ہیں۔ مگر جب تک وہ فرقہ قوم یا مذہبی دنیا جن پر تعلیم القرآن کو رواج عام میں لانے کی ذمہ داری اللہ تعالے کی ذات نے عاید فرما رکھی ہے صرف عربی الفاظ کو پڑھ لینے پر ہی قانع ہے۔ اور مطالعہ یا حکمت کی طرف راغب نہیں یا معانی کی گہرائی تک پہنچنے والوں کو صرف کافر کہہ دینے سے ہی اُن کا اپنی ذات کے واسطے ہی مومن بن جانا کافی رہتا ہے۔ دایرۂ ایمان کی صفت کہ رسولوں اور انبیاء کی عملی زندگی کی یقین کامل کے ساتھ پیروی کرنی واجب آتی ہے۔ ان کے مومن بن جانے پر صادق نہیں آتی۔ کیونکہ اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اُن سے مفاد حاصل کرنیکی ذہنیت اور تنظیم قایم کرنا جیسا کہ اس قصہ میں مذکور ہے۔ ہر مذہبی تعلیم کا نشا ہے جس سے غفلت برتی جا رہی ہے

۲۳۔ حضرت موسیٰ اور ہارون } سورۂ بقرہ رکوع ۶ تا ۱۱۔ سورہ قصص رکوع ۱ تا ۵۔ سورۂ طٰہٰ ۱ تا ۵۔ سورۂ نمل رکوع ۱۔ سورۂ اعراف رکوع ۱۳ تا ۲۱۔ سورہ یونس رکوع ۸ تا ۱۰۔ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۲۔ سورۂ مومنون رکوع ۳۔ سورۂ شعراء رکوع ۲ تا ۴۔ سورۂ مومن رکوع ۳ تا ۶۔ سورۂ زخرف رکوع ۵۔ سورۂ ذاریات رکوع ۲۔ سورۂ نازعات رکوع ۱۔ سورہ نساء رکوع ۲۲ سورۂ ابراهیم رکوع ۱ تا ۳۔ سورۂ مایدہ رکوع ۴۔ سورۂ ہود رکوع ۲۔ سورۂ قاف رکوع ۹ تا ۱۰۔ سورہ اعراف رکوع ۹۔

آپکی پیدائش میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت!

فرعون ملک میں بڑھ چڑھ رہا تھا۔ اور اس نے وہاں کے لوگوں کو فرقے فرقے بنا رکھا تھا۔ اُن میں سے ایک فرقہ کو ضعیف سمجھتا تھا۔ اُن کے لڑکوں کو ذبح کرتا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا۔ بیشک وہ مفسدوں میں سے تھا۔ اور ہم (اللہ تعالے کی ذات) چاہتے تھے۔ کہ جو لوگ ملک میں ضعیف سمجھے گئے تھے

ان پر احسان کریں اور انہیں امام بنائیں اور وارث ٹھیرائیں اور انہیں زمین میں قدرت دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر دں کو اسرائیلیوں کی طرف سے وہی بات دکھلائیں۔ جس سے وہ ڈرتے تھے۔

آپ کی پیدائش اور پرورش!

اور ہم نے (اللہ تعالےٰ کی ذات) موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اُسے دودھ پلا۔ پھر جب تجھے اس کی نسبت خوف ہو۔ تو اُسے دریا میں ڈال دے۔ اور تو نہ ڈر۔ اور نہ غم کر ہم اُسے پھر تیری طرف لائیں گے۔ پھر اُسے فرعون کے گھر والوں نے اٹھا لیا۔ تاکہ وہ اُن کے لئے ایک دشمن اور باعث غم ہو۔ بیشک فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر خطا کار تھے۔ اور فرعون کی عورت نے کہا۔ کہ تیرے اور میرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا۔ اُسے قتل نہ کرو۔ شاید ہمیں نفع دے۔ یا ہم اُسے بیٹا بنا ئیں۔ اور وہ نہ جانتے تھے۔ اور موسیٰ کی ماں کا دِل بیقرار ہوگیا۔ اگر ہم (اللہ تعالےٰ کی ذات) اس کے دِل کو ڈھارس نہ بندھاتے تو قریب تھا کہ وہ اس بیقراری کو ظاہر کردے۔ تاکہ وہ مومنین میں رہے۔ اور اس نے موسیٰ کی بہن سے۔ کہا کہ تو اس کے پیچھے چلی جا۔ پھر وہ اُسے دور سے دیکھتی رہی۔ اور انہیں معلوم بھی نہ ہوا اور ہم (اللہ تعالیٰ کی ذات) نے تو پہلے ہی سے سب دودھ پلانے والی عورتیں موسیٰ پر حرام کردی تھیں۔ پھر بہن نے کہا۔ کہ میں تمہیں ایک گھر والوں کو بتلاؤں کہ وہ تمہارے لئے اُسے پالیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہیں۔ پھر ہم نے موسیٰ کو اس کی والدہ کی طرف پہنچا دیا۔ تاکہ اُس کی آنکھ ٹھنڈی ہو۔ اور غم نہ کھائے۔ اور تاکہ اُسے معلوم ہو۔ کہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

آپ کی بلوغت اور تحصیل علوم و حکمت

اور جب وہ اپنی جوانی کو پہونچا اور سنبھلا تو ہم (اللہ تعالےٰ کی ذات) نے اُسے حکم دیا۔ اور یوں ہی ہم نیکوں کو جزا دیتے ہیں۔ اور شہر میں آیا۔ جب وہاں کے لوگ بیخبر تھے تو وہاں اس نے دو آدمی لڑتے پائے۔ ایک اس کے رفیقوں میں سے تھا اور ایک اس کے دشمنوں میں سے تو اس نے جو اس کی قوم کا تھا۔ اس کے مقابلہ میں جو اس کے دشمنوں میں سے تھا۔ موسیٰ سے مدد مانگی۔ تب موسیٰ نے اس کے مکا مارا اور اُسے جان سے مار ڈالا پھر کہا کہ یہ شیطانی کام ہوا۔ بیشک وہ کھلم کھلا بہکانے والا دشمن ہے۔ کہا اے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ سو مجھے بخش دے۔ پھر اسکو بخش دیا۔ بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ کہا اے رب جیسا تو نے مجھ پر فضل کیا میں بھی آئندہ مجرموں کا ہرگز مددگار نہ ہونگا۔ پھر صبح کو ڈرتے ڈرتے خبر لینے شہر میں گیا۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہے۔ کہ وہی جس نے کل اُس سے مدد چاہی تھی۔ پھر اس کو مدد کے لئے پکار رہا ہے۔ موسیٰ نے اس سے کہا۔ کچھ شک نہیں۔ کہ تو صریح گمراہ ہے۔ پھر جب اس نے اس پر جو اُن دونوں کا دشمن تھا۔ ہاتھ ڈالنا چاہا۔ تو وہ بولا کہ اے موسیٰ کیا تو مجھے قتل کیا چاہتا ہے۔ جیسے کل تو نے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ تو یہی چاہتا ہے۔ کہ ملک میں زبردستی کرتا پھرے اور تو صلح کاروں میں ہونا نہیں چاہتا۔

اور شہر کے پرلے سرے سے ایک شخص دوڑتا آیا۔ کہا اے موسیٰ اہل دربار تیرے بارہ میں مشورہ کر رہے ہیں۔ کہ تجھے قتل کریں۔ سو تو یہاں سے نکل بھاگ۔ میں تیرے خیر خواہوں میں ہوں۔ تب وہ ڈرتا اور راہ تکتا ہوا شہر سے نکلا۔ بولا اے رب ظالم لوگوں سے مجھے بچا لے۔ اور جب سمت مدین متوجہ ہوا۔ بولا اُمید ہے۔ کہ میرا رب مجھے راہ راست دکھلائے گا۔ اور جب مدین کے پانی پر آیا۔ تو اس پر لوگوں کی جماعت پائی۔ جو پانی پلا رہے تھے۔ اور اُن سے الگ دو عورتیں پائیں۔ کہ اپنی بکریاں روکے کھڑی تھیں۔ بولا تمہارا کیا حال ہے بولیں ہم نہیں پلاتیں۔ جب تک کہ چرواہے واپس نہ لیجائیں۔ اور ہمارا باپ بوڑھا بڑی عمر کا ہے۔ تب موسیٰ نے اُن کے مویشیوں کو پانی پلایا۔ پھر سایہ کیطرف لوٹ آیا۔ بولا اے رب جو بھلائی تو نے میری طرف نازل کی ہے۔ میں اس کا محتاج ہوں۔ پھر ان دو میں سے ایک عورت بشرم چلتی ہوئی۔ اس کے پاس آئی۔ کہا کہ میرا باپ تجھے بلاتا ہے۔ تاکہ تجھے اس کا بدلا دے۔ کہ تو نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا۔ پھر جب وہ اس کے پاس آیا۔ اور اس سے سارا حال بیان کیا۔ تو وہ بولا۔ کہ خوف نہ کر۔ تو نے ان ظالموں سے نجات پائی۔ اُن دو میں سے ایک بولی کہ اے باپ اِسے نوکر رکھ لے۔ البتہ بہتر نوکر جو تو رکھا چاہے وہ ہے۔ جو زور آور اور امانت دار ہو۔ کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک تیرے نکاح میں دوں۔ اِس شرط پر کہ تو آٹھ برس میرا نوکر رہے۔ اور جو تو دس برس پورے کر دے۔ تو وہ تیری طرف سے ہے۔ اور میں تجھ پر مشقت ڈالنا نہیں چاہتا۔ اگر اللہ نے چاہا تو تو مجھے نیکوں میں پائے گا۔ بولا میرے اور تیرے درمیان یہی اقرار ہوا۔ ان دونوں مدتوں میں سے جونسی مدت میں پوری کر دوں۔ تو مجھ پر کچھ زیادتی نہ ہو۔ اور جو ہم کہتے ہیں۔ خدا اس پر گواہ ہے۔

آپکی پُر عظمت فطرت اور اللہ تعالیٰ کیطرف سے جرأت اور حوصلہ میں فراوانی پیدا کرنیکی تلقین

پھر جب موسیٰ نے مدت پوری کی اور اپنے گھر والوں کو لیکر چلا تو کوہ طور کی طرف ایک آگ دیکھی۔ اپنے گھر والوں سے کہا۔ کہ تم ٹھیرو۔ میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔ شاید میں وہاں سے تمہارے پاس کچھ خبر یا آگ کا انگارہ لاؤں تاکہ تم تاپو۔ پھر جب وہاں آیا۔ تو اس مبارک قطعہ میں میدان کے دہنے کنارہ کی طرف سے یوں آواز آئی کہ اے موسیٰ میں ہوں میں ہی رب العالمین ہوں۔ اور یہ کہا کہ اپنی لاٹھی نیچے ڈال۔ پھر جب اس کو اس طرح حرکت کرتے دیکھا۔ کہ گویا وہ ایک سانپ ہے۔ تو پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ اور اپنے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ اے موسیٰ آگے آ اور نہ ڈر۔ تجھکو خطرہ نہیں ہے۔ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر بے برائی سفید نکلے گا۔ اور خوف کے سبب اپنا بازو اپنی طرف ملا۔ غرض فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف یہ تیرے رب کی طرف سے دو سندیں ہیں۔ کیونکہ وہ بدکار لوگ ہیں۔ بولا اے رب میں نے ان میں سے ایک آدمی کا خون کیا ہے۔ سو میں ڈرتا ہوں۔ کہ مجھے قتل کریں۔

اللہ تعالیٰ کیطرف سے آپ کی امداد کے لئے آپ کے بھائی ہارون کا امدادی عطیہ

اور میرا بھائی ہارون جو ہے اس کی زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے۔ سو اسے میرے ساتھ مدد کے لئے بھیجدے۔ کہ وہ میری تصدیق کرے۔ میں ڈرتا ہوں۔ کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔ فرمایا ہم تیرے بھائی سے تیرے بازو کو زور دیں گے۔ اور تم دونوں کو غلبہ بخشیں گے۔ سو وہ تم تک نہیں پہنچیں گے۔ ہماری نشانیاں لیکر جاؤ۔ تم دونوں

اور تمہارے تابعین غالب رہیں گے - یہ دو معجزے بلکہ نو معجزے ہیں - ان کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کی طرف جا کہ وہ فاسق لوگ ہیں - پھر جب اُن کے پاس ہمارے آنکھیں کھولنے والے معجزات آئے - تو بولے کہ یہ تو صریح جادو ہے - اور ظلم اور تکبر سے اُن کا انکار کیا - باوجودیکہ اُن کے دل اُن معجزات کا یقین کر چکے تھے پس دیکھ کہ مفسدوں کا انجام کیا ہوا ÷

آپ کا فرعون اور اس کی قوم کی طرف جانا اور پاک باطنی کی تعلیم سے تبلیغ کرنا اور قوم کو آزاد کرنا

فرعون اور اس کے شریفوں کی طرف ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر بھیجا - موسیٰ نے کہا - اے فرعون میں جہان کے رب کی طرف سے رسول ہوں - لائق ہے کہ اللہ کی نسبت سچ ہی بولوں - میں تمہارے رب سے نشانی لیکر تمہارے پاس آیا ہوں - پس تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیجدے - اس نے کہا - کہ اگر کوئی معجزہ لایا ہے - تو دکھلا اگر تو سچا ہے - پھر اس نے اپنا عصا ڈال دیا - تو وہ اسی وقت صریح اژدہا بن گیا - اور اپنا ہاتھ نکالا تو وہ اسیوقت ناظرین کی نظر میں سفید تھا - قوم فرعون کے شریفوں نے کہا - یہ کوئی دانا جادوگر ہے - اس کا ارادہ ہے - کہ تمہیں تمہاری زمین سے نکالدے - اب کیا صلاح ہے - کہنے لگے - کہ اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دینا چاہیئے - اور پرگنوں میں نقیب بھیجے جائیں - کہ تیرے پاس سب دانا جادوگر لے آئیں - اور فرعون کے پاس جادوگر آئے اور کہا اگر ہم غالب آئیں - تو ہمارے لئے کیا انعام ہے ؟ کہا ہاں اور تم مقرب بھی ہوگے - وہ بولے - اے موسیٰ یا تو پہلے اپنا عصا ڈال یا ہم ڈالتے ہیں - موسیٰ نے کہا تم ڈالو - جب انہوں نے ڈالا - تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا - اور انہیں ڈرا دیا - اور بڑا جادو دکھلایا - اور ہم (اللہ تعالےٰ کی ذات) نے موسیٰ کو وحی کی - کہ تو اپنا عصا ڈال پس فوراً عصا اس کا اُن کی بناوٹ کو نگلنے لگا - تب حق ثابت ہوگیا - اور جو وہ کرتے تھے باطل ہوا وہ اس جگہ مغلوب اور ذلیل ہوگئے اور جادوگر سجدہ میں ڈالے گئے - بولے کہ ہم جہان کے رب پر ایمان لائے - جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے - فرعون نے کہا - ابھی میں نے تم کو حکم بھی نہیں دیا - اور تم اس پر ایمان لائے - ضرور یہ فریب ہے - جو تم نے شہر میں باندھا ہے - کہ اس کے باشندوں کو وہاں سے نکالو - سو اب تمہیں معلوم ہوجائیگا میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹوں گا - تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا - بولے ہمیں رب کی طرف جانا ہے - اور تو ہم سے اس لئے دشمنی کرتا ہے - کہ ہم نے اپنے رب کے معجزے جب ہمیں پہنچے مان لئے - اے ہمارے رب ہمیں صبر دے - اور ہمیں مسلمان مار اور قوم فرعون کے شریف بولے - کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دیتا ہے - تا کہ زمین میں فساد کریں - اور تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دیں - اس نے کہا اب ہم اُن کے لڑکوں کو قتل کرینگے اور لڑکیوں کو جیتا رکھیں گے - اور ہم اُن پر غالب ہیں - موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا - کہ تم اللہ سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو - زمین اللہ کی ہے - وہ اپنے بندوں سے جسے چاہے وارث کرے - اور آخر اہل خوف کا بھلا ہوگا - بولے تیرے آنے سے پہلے بھی ہمیں دکھ ملا اور تیرے آنے کے بعد بھی - موسیٰ نے کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو مارے اور تمہیں زمین میں جانشیں کرے - پھر دیکھے کہ تم کیسے کام کرتے ہو - اور ہم نے فرعون کے لوگوں کو قحط سالی میں اور میوؤں کے نقصان میں گرفتار کیا - کہ شاید وہ نصیحت پکڑیں

پھر جب ان کے پاس کوئی بھلائی آتی تھی تو کہتے تھے۔ کہ یہ ہمارے لئے ہے۔ اور اگر کوئی بلائی آتی۔ تو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی شومی نبلائے تھے۔ سن لے۔ اُن کی شومی اللہ کے پاس ہے۔ مگر اکثر شخص نہیں جانتے۔ اور انہوں نے کہا۔ جو کوئی نشانی بھی تو ہمیں دکھلا دے گا۔ کہ اس سے ہم پر جادو کرے۔ ہم تجھ پر ایمان نہ لائیں گے۔ پھر ہم نے اُن پر طوفان بھیجا۔ اور ٹڈی اور چچڑیاں اور مینڈک اور لہو۔ چند جدے جدے معجزے۔ پھر انہوں نے تکبر کیا۔ اور وہ مجرم لوگ تھے۔ اور جب اُن پر عذاب آپڑا۔ بولے اے موسیٰ اپنے رب کو ہمارے لئے پکار۔ جیسا کہ اس نے تجھ سے عہد کر رکھا ہے۔ اگر تو ہم سے یہ عذاب دور کر دے۔ تو ہم تجھ پر ایمان لائیں گے۔ اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔ پھر جب ہم نے ایک مدت تک جس تک انہیں پہنچنا تھا۔ اُن سے عذاب اٹھا لیا۔ تو وہ فوراً وعدہ خلاف ہو گئے۔ تب ہم نے ان سے بدلا لیا۔ کہ انہیں دریا میں ڈبو دیا۔ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیات جھٹلائیں اور اُن سے غافل رہے تھے۔ اور اس قوم کو جو کمزور ہو رہی تھی۔ اس سرزمین کے مشارق و مغارب کا وارث کیا۔ جس میں ہم نے برکت دی ہے۔ اور بنی اسرائیل کے حق میں بسبب اس کے کہ انہوں نے صبر کیا۔ تیرے رب کا بھلائی کا وعدہ پورا ہوا۔ اور جو کچھ فرعون اور اس کے لوگوں نے بنایا تھا اور جو کچھ ٹیٹوں پر چڑھایا تھا۔ ہم نے سب کچھ برباد کر دیا۔ اور بنی اسرائیل کو ہم نے سمندر پار اتارا۔

قوم بنی اسرائیل کا فرعون کے مظالم سے نجات حاصل کرنیکے بعد بت پرستی کیطرف راغب ہونا

پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے۔ جو اپنے بتوں کے اعتکاف میں تھے۔ بولے اے موسیٰ تو ہمارے لئے بھی ایک ایسا بت مقرر کر دے۔ جیسے اُن کے بت ہیں۔ کہا تم جاہل لوگ ہو۔ یہ لوگ جس دین میں ہیں اسے تباہ ہونا ہے۔ اور ان کے اعمال باطل ہیں۔ کہا کیا میں اللہ کے سوا اور کوئی معبود تمہارے لئے ڈھونڈوں۔ اور اسی نے تمہیں تمام جہان پر فضیلت دی ہے۔ اور جب ہم نے تمہیں فرعون کے لوگوں سے بچایا کہ تمہیں سخت دکھ دیتے تھے تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے۔ اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رکھتے تھے۔ اور اس میں تمہارے لئے تمہارے رب سے بڑی آزمائش تھی۔

حضرت موسیٰ پر تورات (کتاب) کا نزول اور ربانی جلوے سے بیہوش ہو جانا

اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کیا۔ اور اُن تیس میں دس رات اور ملا کر اُن کو پورا کیا۔ پھر اس کے رب کا وعدہ چالیس رات کا پورا ہوا۔ اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کو کہہ دیا تھا۔ کہ تو میری قوم میں میرا خلیفہ رہیو۔ اور درستی رکھیو اور مفسدوں کی راہ نہ چلیو۔ اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر پہونچا تو اس کے رب نے اُس سے کلام کیا۔ موسیٰ نے کہا۔ اے رب تو اپنے تئیں مجھے دکھلا کہ میں تیری طرف نگاہ کروں۔ فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکیگا۔ بلکہ پہاڑ کی طرف دیکھ۔ اگر پہاڑ اپنی جگہ قائم رہا۔ تو تو بھی مجھے دیکھ سکیگا۔ پھر جب اس کا رب پہاڑ پر ظاہر ہوا تو پہاڑ کو پارہ پارہ کر دیا۔ اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ پھر جب ہوش میں آیا۔ تو کہا۔ تو پاک ہے۔ میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ اور میں پہلا مومن ہوں۔ فرمایا۔ اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں میں سے اپنے پیغام اور کلام کے ساتھ چن لیا۔ سو جو کچھ میں نے تجھے دیا مضبوطی سے پکڑ اور شکر گذار ہو۔ اور ہم نے موسیٰ کے لئے تختیوں میں ہر ایک

نصیحت اور ہر شئے کا مفصل بیان اور کہا اس کو بقوت تھام اور اپنی قوم کو حکم دے کہ بہتر یا
باتیں جو اس میں بتائے رہیں۔ اب میں تمہیں بدکاروں کا گھر دکھلاؤں گا۔ وہ جو زمین میں ناحق تکبر کرتے
ہیں۔ انہیں اپنی نشانیوں سے پھیر دوں گا۔ اور اگر وہ ساری نشانیاں دیکھیں۔ اور اس پر ایمان نہیں
لاتے۔ اور اسی کی راہ دیکھتے ہیں۔ تو اسے راہ نہیں ٹھیراتے۔ اور اگر گمراہی کی راہ دیکھتے ہیں۔ تو اسے راہ ٹھیراتے
ہیں یہ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ اور اُن سے غافل رہے۔ اور جنہوں نے ہماری آیات
اور آخری دن کی ملاقات کو جھٹلایا۔ اُن کے اعمال ضائع ہوئے۔ جو کرتے تھے اُسی کا بدلہ پائیں گے۔

حضرت موسیٰ کی غیر حاضری میں قوم کا گائے کی پرستش میں مصروف ہو کر گمراہ ہونا!

اور موسیٰ کی قوم نے اس کے پیچھے اپنے زیوروں سے بچھڑا بنایا۔ وہ ایک جسم تھا۔ گائے کی آواز کرتا تھا۔
انہوں نے یہ نہ دیکھا۔ کہ وہ نہ اُن سے بولتا ہے۔ اور نہ انہیں ہدایت کر سکتا ہے۔ اُسے قبول کر لیا۔ اور ظالم ہو گئے
اور جب پچتائے اور سمجھے کہ ہم گمراہ ہوئے تب بولے اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے۔ اور ہمیں نہ بخشے تو ہم
ضرور زیاں کاروں میں ہوں گے۔ اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور افسوس سے بھرا ہوا واپس آیا۔ تو بولا میرے
بعد تم نے میری کیا بری نیابت کی۔ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی اور موسیٰ نے وہ تختیاں ڈال دیں
اور اپنے بھائی کو سر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔ وہ بولا اے میرے ماں جائے بھائی ان لوگوں نے مجھے ناتواں
سمجھا اور مجھے قتل کرنے پر تھے۔ سو تو دشمنوں کو مجھ پر مت ہنسا اور مجھے ظالموں میں شامل نہ کر۔ موسیٰ نے
کہا اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تو سب سے
زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ جنہوں نے بچھڑا بنایا ان پر ان کے رب کا غضب نازل ہو گا۔ اور دنیا کی زندگی میں ذلت اور
یوں ہم جھوٹوں کو سزا دیتے ہیں۔ اور جنہوں نے بد کام کئے پھر بعد اس کے توبہ کی اور ایمان لائے
تو تیرا رب اس کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا تو اس نے تختیاں اٹھائیں
اور ان تختیوں کے مکتوب میں ہدایتی باتیں مرقوم تھیں۔ اور جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کے لئے رحمت لکھی تھی

حضرت موسیٰؑ کا اپنے بھائی کی ذات کو تبلیغ احکام الٰہی مندرجہ توراۃ کیلئے ناکافی سمجھ کر اپنی ہی قوم سے مزید ستّر آدمیوں کا انتخاب کرنا!

اور موسیٰ نے ہمارے وعدہ کے وقت پر لانے کے لئے اپنی قوم سے ستر آدمی چنے پھر جب انہیں
زلزلہ نے پکڑا تب موسیٰ نے کہا۔ اے رب اگر تو چاہتا تو انہیں اور مجھے پہلے ہی مار ڈالتا۔ کیا تو ہمارے
چند احمقوں کے کام سے اب ہمیں ہلاک کرتا ہے۔ یہ سب تیری آزمائش ہے۔ جسے تو چاہے اس سے
گمراہ کرے۔ اور جسے چاہے ہدایت کرے۔ تو ہمارا مالک ہے۔ سو ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ اور
تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔ اور ہمارے لئے اس دنیا اور آخرت میں بھلائی لکھ دے۔ ہم تیری طرف
رجوع ہوئے فرمایا۔ میرا عذاب اُسی پر آتا ہے جسے میں عذاب دیا چاہتا ہوں۔ اور میری رحمت پر

شے پر عام ہے۔ سو اب میں اپنی رحمت عامہ کو خاص اُن کے حق میں لکھ دوں گا۔ جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے۔ اور ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو اس نبی امی کے تابع ہوتے ہیں۔ جس کو وہ اپنے یہاں توراۃ اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک کام کا حکم دیتا۔ اور بدی سے منع کرتا اور ستھری چیزیں اُن کے لئے حلال ٹھیراتا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان سے اُن کے بوجھ اور طوق اتارتا ہے۔ جو اُن پر پڑے تھے۔ سو جو اس پر ایمان لائے۔ اور اس کی تعظیم و مدد کی اور اس نور کے جو اس پر اترا ہے تابع ہوئے۔ وہی نجات پائیں گے۔ تو کہہ۔ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں اس اللہ کا جس کی سلطنت آسمان و زمین کی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ سو تم اللہ پر اور اس کے رسول نبی امی پر ایمان لاؤ۔ جو اللہ پر اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے۔ اور تم اس کے تابع ہو جاؤ۔ شاید تم پر ہدایت ہو۔ اور موسیٰ کی قوم میں ایک جماعت ہے۔ جو حق کی طرف رہبری کرتے اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں +

آپکی قوم کا بارہ قبیلوں میں تقسیم ہوکر پانی کے جدا جدا چشموں پر اقامت گزین ہونے

یکجہتی چھوڑ دینے اور شہری رہائش قبول کرنے سے منکر ہونا جو تکلیفوں میں مبتلا ہونے کا باعث ہوا!

ہم نے انہیں بارہ قبیلوں میں بانٹا۔ جو بڑی بڑی جماعتیں تھیں۔ اور جب موسیٰ سے اس کی قوم نے پانی مانگا تو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی۔ کہ اپنی لاٹھی اس پتھر پر مار۔ پھر اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ اور سب نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا اور ہم نے اُن پر بادل کا سایہ کیا۔ اور ان پر من و سلوےٰ نازل کیا۔ کھاؤ ستھری چیزیں جو ہم نے تمہیں دیں۔ اور انہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا۔ مگر اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔ اور جب انہیں کہا گیا۔ کہ اس شہر میں گھسو اور اس میں جہاں سے چاہو کھاؤ۔ اور بولو گناہ گر گئے۔ اور دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو۔ ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے اور نیکوں کو زیادہ دیں گے سو جو اُن میں ظالم تھے۔ انہوں نے اس لفظ کے سوا جو انہیں بتلایا گیا تھا۔ اور ہی لفظ بدل لیا۔ تب ہم نے اُن کے ظلم کے سبب آسمان سے اُن پر عذاب بھیجا۔ گویا یکجہتی اختیار نہ کرنا ہی عذاب الیم میں گرفتار آنیکی دلیل ہے +

ہفتہ کا دن جو آپنے جماعت بندیوں کی اصلاح پر غور اور فکر کرنیکے لئے مقرر کیا تھا

سمندر کے کنارہ بسنے والی ایک جماعت کا خود غرضی کے فریب میں آکر مچھلیوں کے شکار میں صرف کرنا! جس سے اُن پر تباہی نازل ہوئی۔

اور ان سے اس بستی کا حال پوچھ جو سمندر کے کنارہ پر تھی۔ جب وہاں کے لوگ سبت کے دن زیادتی کرنے لگے تھے۔ جب اُن کا سبت کا دن ہوتا۔ مچھلیاں پانی پر تیرتی آتی تھیں۔ اور جب سبت نہ ہوتا تب نہ آتیں۔

یوں ہم نے انہیں آزمایا۔ اس لئے کہ وہ فاسق تھے۔ جب انہیں سے ایک جماعت نے کہا۔ تم کیوں ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہو۔ جنہیں اللہ ہلاک کرنا۔ یا عذاب شدید پہنچانا چاہتا ہے۔ کہا تمہارے رب کے سامنے الزام اتارنے کے لئے نصیحت کرتے ہیں۔ اور شاید کہ وہ ڈریں۔ پھر جب انہوں نے اسکو بھلا دیا۔ جو انہیں سمجھایا گیا تھا۔ تو ہم نے بدی سے منع کرنے والوں کو بچا لیا۔ اور ظالموں کو بڑے عذاب میں گرفتار کیا۔ اس لئے کہ وہ فاسق تھے۔

آپکی قوم کو توراۃ کی تعلیم سے منحرف ہونے اور گروہ گروہ ہو کر متفرق ہونیکی پاداش میں غیر قوموں کے مظالم میں گرفتار رہنے کی سزا دی گئی

پھر جب ممانعت کے کاموں میں بڑھ گئے۔ تب ہم نے ان سے کہا۔ کہ پھٹکارے ہوئے بندر بن جاؤ۔ اور یاد کر کہ جب تیرے رب نے پکار دیا۔ کہ وہ اُن یہودیوں پر قیامت کے دن تک اس شخص کو کھڑا رکھیگا جو انہیں برا عذاب پہنچاتا رہیگا۔ تیرا رب جلد سزا دیتا ہے۔ اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ہم نے یہود کو زمین میں گروہ گروہ کر کے متفرق کر دیا ہے۔ اُن میں بعض شخص نیکوکار ہیں۔ اور بعض اور طرح کے ہیں۔ اور ہم نے انہیں نعمتوں اور مشقتوں میں آزمایا ہے۔ شاید وہ پھریں۔ پھر اُن کے بعد ناخلف لوگ کتاب کے وارث ہوئے۔ کہ خسیس دنیا کی چیزیں اختیار کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ ہمیں معاف ہو جائیگا۔ اور اگر ویسا ہی اور اسباب اُن کے پاس آجائے اُسے لے لیں۔ کیا وہ عہد اُن سے نہیں لیا گیا۔ کہ اللہ کی نسبت سوائے حق کے اور کچھ نہ بولیں گے۔

جو کتاب میں ہے۔
پڑھ چکے ہیں۔ اور آخرت کا گھر ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں۔ اور جو لوگ کتاب پکڑے ہوئے ہیں۔ اور نماز یعنی صف بندیاں قایم کرتے ہیں۔ ہم نیکوں کا ثواب ضایع نہ کریں گے۔ اور جب ہم نے جڑ سے اکھاڑ کر پہاڑ ان پر اٹھایا تھا۔ جیسے کہ سائبان ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ اُن پر گر پڑے گا۔ کہ جو ہم نے تمکو دیا ہے۔ اُسے زور سے پکڑو۔ اور جو اس (توریت) میں ہے اُسے یاد کرتے رہو۔ شاید تم ڈرو۔

آپکو حکم دیا گیا کہ اپنی قوم کے گھر بناؤ۔ جو قبلہ رو ہوں اور نماز کو قایم رکھنے کی تلقین ہوئی

ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی۔ کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر بناؤ۔ اور اپنے گھر قبلہ رو بناؤ اور نماز کو قایم کرو۔ اور مومنین کو بشارت دے۔ اور موسیٰ نے کہا اے رب تو نے دنیا کی زندگی میں فرعون اور اس کی قوم کو زینت اور بہت مال دیا ہے۔ اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ تیری راہ سے لوگوں کو گمراہ کریں؟ اے رب اُن کے مال میٹ دے اور اُن کے دل سخت کر دے۔ کہ ایمان نہ لائیں۔ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھیں۔ فرمایا تم دونوں کی دعا۔ قبول ہوئی سو ثابت قدم رہو۔ اور بےعلموں کی راہ نہ چلو۔

سزا کی ذلت کو سمجھکر فرعون کا ایمان لانا

ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار اُتارا۔ تو فرعون اور اس کا لشکر بھی شرارت اور زیادتی سے اُن کے پیچھے ہو لیا تا آنکہ جب فرعون ڈوبنے لگا۔ تو بولا۔ میں ایمان لایا۔ کہ کوئی معبود نہیں۔ مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں ہوں۔ اب یوں بولا۔ اور پہلے نافرمان رہا۔ اور مفسدوں میں تھا۔

گذشتہ زمانہ کے پاک اور ناپاک خیالات کی یاد دلاکر

فرعون کی قوم میں سے بھی ایک شخص نے آپکی تبلیغ کی تائید کی

فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن شخص نے جو اپنا ایمان چھپا رہا تھا۔ یوں کہا۔ کیا تم ایک آدمی کو اس پر مارے ڈالتے ہو۔ کہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ اور تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس کھلی نشانیاں لیکر آیا ہے۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے۔ تو اس کا جھوٹ اس پر پڑے گا۔ اور جو وہ سچا ہے تو جو وعدے وہ تم کو دیتا ہے۔ ان میں سے کوئی وعدہ تم کو پہنچے گا۔ بیشک اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو حد سے باہر نکلنے والا جھوٹا ہو۔ اے میری قوم آج تمہاری سلطنت ہے۔ کہ ملک میں غالب ہو رہے ہو۔ سو اللہ کے عذاب سے کون ہماری مدد کریگا۔ اگر ہم پر آ گیا۔ فرعون نے کہا۔ کہ میں تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو مجھے سوجھا ہے۔ اور میں تمہیں وہی راہ بتا تا ہوں۔ جس میں بھلائی ہے۔ اور اس میں جو ایمان دار تھا کہا۔ کہ اے میری قوم میں تمہاری نسبت ڈرتا ہوں۔ کہ تم پر گذشتہ قوموں جیسا دن نہ آ جائے۔ قوم نوح و عاد و ثمود اور اُن کے بعد والوں کا ہوا۔ اور اللہ بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ اور اے میری قوم میں تمہاری نسبت ہانک پکار کے دن سے ڈرتا ہوں۔ جس دن پیٹھ پھیر کر بھاگو گے۔ اللہ سے تمہیں کوئی بچانے والا نہیں۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے۔ اس کے لئے کوئی ہادی نہیں۔ اور اس سے پہلے یوسف تمہارے پاس کھلی نشانیاں لیکر آیا۔ پھر تم اس سے جو وہ تمہارے پاس لایا تھا۔ ہمیشہ شک میں رہے یہاں تک کہ جب وہ مرگیا۔ تو تم نے کہا۔ کہ اس کے بعد اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا۔ اسی طرح اللہ اُسکو جو حد سے باہر نکلا ہوا شک میں گرفتار ہے۔ گمراہ کرتا ہے

آپ نے اپنی قوم کو ایک کھانا کھانے کی تلقین فرمائی۔ کیونکہ زیادہ تعداد میں

ایک دستر خوان پر کھانا کھانیکا موجود کرنا ذلت اور محتاجی کا باعث ہوتا ہی

جب قوم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک کھانے پر صبر نہ کریں گے۔ تو ہمارے لئے اپنے رب کو پکار۔ کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے۔ جو زمین سے اُگتی ہیں۔ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز۔ تو اس نے کہا

کیا تم اچھی چیز کو ادنیٰ چیز سے بدلنا چاہتے ہو۔ کسی شہر میں اتر جاؤ۔ جو مانگتے ہو تمکو ملیگا۔ اور اُن پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی۔ اور خدا کا غضب لیکر پھرے۔ یہ اس لیئے کہ وہ خدا کی نشانیوں سے کفر کرتے تھے۔ اور ناحق نبیوں کو قتل کیا کرتے تھے۔ اس لیئے کہ نافرمان تھے۔ اور حد سے نکل جاتے تھے۔

آپ نے گائے کے ذبح کرنیکی اپنی قوم کو راہنمائی فرمائی!

جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ خدا تمہیں حکم دیتا ہے۔ کہ ایک گائے ذبح کرو۔ انہوں نے کہا کیا تو ہم سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ وہ بولا اللہ کی پناہ کہ میں جاہلوں میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے لئے اپنے رب کو پکار کہ ہم سے بیان کرے۔ کہ وہ کیسی گائے ہے۔ اس نے کہا وہ (خدا) کہتا ہے گائے نہ بوڑھی ہے۔ نہ بن بیاہی۔ اس کے بیچ بیچ ہے پس جو تمہیں حکم ہوا ہے تم کرو۔ وہ بولے ہمارے لئے اپنے رب کو پکار۔ کہ ہم سے بیان کرے۔ کہ اس کا رنگ کیسا ہے۔ وہ بولا۔ (خدا) کہتا ہے کہ وہ گائے گہرے زرد رنگ کی ہے دیکھنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے لئے اپنے رب کو پکار کہ ہم سے بیان کرے۔ کہ یہ کیسی ہے۔ ہمیں گایوں میں شبہ پڑ گیا ہے۔ اور اگر چاہا اللہ نے تو ہم راہ پالیں گے۔ اس نے کہا وہ فرماتا ہے۔ کہ وہ گائے محنت والی نہیں کہ باہتی ہو۔ زمین کو۔ اور نہ کھیت میں پانی دیتی ہے۔ بدن سے پوری تندرست ہے۔ اس میں کوئی داغ نہیں وہ بولے اب تو ٹھیک بات لایا۔ پھر انہوں نے اس کو ذبح کیا۔ اور معلوم نہ ہوتے تھے۔ کہ ذبح کریں گے۔

توریت سے آپنے نیک کاموں کی وضاحت فرماکر اُن پر عامل ہونیکی تلقین فرمائی؟

جب ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا کہ وہ صرف اللہ کی بندگی کریں گے اور والدین اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں سے نیک سلوک کریں گے۔ اور لوگوں سے اچھی بات بولیں گے اور نماز قایم کریں گے۔ اور زکوٰۃ ادا کریں گے۔ پر تم پھر گئے لیکن تھوڑے آدمی تم میں سے نہ پھرے اور تم تو پھر جانے والے ہو۔ اور جب ہم نے تم سے اقرار لیا۔ کہ آپسمیں خونریزی نہ کرنا۔ اور اپنے لوگوں کو اپنے وطن سے نہ نکالنا۔ اور تم نے اقرار کیا۔ اور تم خود گواہ ہو۔ پھر تم آپسمیں ویسے ہی خونریزی کرتے ہو۔ اور اپنے میں سے ایک فرقہ کو اُن کے وطن سے نکال دیتے ہو۔ گناہ اور ظلم سے اُن پر غلبہ کرتے ہو۔ پھر اگر وہ قیدی ہو کے تمہارے پاس آتے ہیں۔ تو ان کا فدیہ دیکر انہیں چھڑاتے ہو۔ اور ان کا نکالنا ہی تم پر حرام تھا۔ پھر کیا کتاب کی بعض باتیں مانتے اور بعض باتوں کا انکار کرتے ہو۔ پس جو کوئی تم میں ایسا کرتا ہے۔ اس کی سزا سوائے اس کے کیا ہے۔ کہ دنیا میں رسوا ہوں۔ اور قیامت کے دن نہایت سخت عذاب کی طرف بھیجے جائیں اور خدا تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے دنیوی زندگی آخرت

کے بدلے میں خریدی ہے۔ اُن کا عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا۔ اور نہ اُن کو کچھ مدد پہنچے گی؛

آپ نے اپنی قوم کو عقل و فکر ہمت اور حوصلہ میں فراوانی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی اور یہ کہ بزدل قوم ہونیکے برابر ہے

جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اے قوم تم خدا کی وہ نعمت جو تم پر ہے یاد کرو اس نے تم میں نبی پیدا کئے۔ اور تمہیں بادشاہ بنایا۔ اور تمہیں وہ کچھ دیا جو جہان میں کسی کو نہ دیا تھا۔ اے قوم پاک زمین میں جو خدا نے تمہارے لئے لکھ دی ہے۔ داخل ہو جاؤ۔ اور اپنی پیٹھ کی طرف اُلٹے نہ ہٹو۔ کہ تم زیانکاروں میں ہو جاؤ۔ بولے۔ اے موسیٰ وہاں زبردست لوگ رہتے ہیں۔ اور جب تک وہ وہاں سے نہ نکلیں ہم ہرگز وہاں داخل نہ ہونگے۔ پھر اگر وہ وہاں سے نکلیں تو ہم داخل ہونگے۔ جن کو خوف تھا۔ ان میں سے دو شخصوں نے جن پر خدا نے فضل کیا تھا۔ کہا کہ تم یکبارگی اُن پر حملہ کر کے دروازے سے گھس جاؤ۔ پھر جب تم دروازے میں گھسو گے تو تم ہی غالب رہو گے۔ اور اگر مومن ہو تو خدا پر بھروسہ رکھو بولے اے موسیٰ ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہونگے۔ جب تک وہ وہاں ہیں۔ سو تو اور تیرا خدا وہاں جا کے لڑو۔ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب میں فقط اپنی جان کا اور اپنے بھائی کا مختار ہوں۔ سو تو ہم میں اور اس فاسق قوم میں جدائی کر دے۔ خدا نے فرمایا۔ تو وہ زمین ان پر چالیس برس تک حرام ہوئی۔ کہ زمین میں بھٹکتے پھریں۔ سو تو فاسق لوگوں پر افسوس نہ کر۔

ہر کام کیلئے وقت مقرر ہے جس پر آپ نے حضرت خضر سے علوم غیب پر صابر اور شاکر رہنے کی تلقین حاصل کی

جب موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا۔ کہ میں برابر چلوں گا۔ جب تک مجمع البحرین پر نہ پہنچوں۔ یا میں قرنوں تک چلا ہی جاؤں گا۔ پھر جب دونوں مجمع بحرین پر پہنچ گئے۔ تو دونوں اپنی مچھلی بھول گئے۔ پھر مچھلی نے دریا میں سرنگ بنا کر اپنی راہ نکالی۔ پھر جب دونوں آگے نکل گئے۔ تو موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا۔ کہ ہمارا صبح کا کھانا لا۔ ہم نے اس سفر میں تکلیف اٹھائی ہے۔ بولا تو نے دیکھا کہ جب ہم نے پتھر کے پاس آرام کیا تھا۔ میں مچھلی بھول گیا۔ اور اس کا ذکر کرنا مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا۔ اور اس نے عجیب طور سے دریا میں اپنی راہ نکالی۔ موسیٰ نے کہا۔ یہی وہ ہے جس کے ہم متلاشی تھے۔ پھر دونوں اپنے نقش قدم شناخت کرتے پیچھے ہٹے۔ پھر دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا۔ جس پر ہم نے اپنی طرف سے رحمت کی تھی۔ اور اپنے پاس سے ہم نے اسے علم سکھلایا تھا۔ موسیٰ نے اس سے کہا۔ کیا میں اس شرط پر تیری پیروی کروں کہ جو بھلائی تجھے سکھلائی گئی ہے۔ تو مجھے سکھلائے۔ کہا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر کی طاقت نہ رکھیگا اور تو کیونکہ اس بات پر صبر کریگا۔ جس کی سمجھ بوجھ تیرے قابو میں نہیں۔ کہا انشاءاللہ تو مجھے صابر پائے گا۔ اور میں تیرے کسی علم کی نافرمانی نہ کروں گا۔ کہا تو اگر تو میری پیروی کرتا ہے۔ تو کسی بات کا مجھ سے سوال نہ کیجیو۔ جب تک کہ میں اس کا آپ ہی تجھ سے ذکر نہ کروں۔ پھر وہ دونوں چلے

تا آنکہ ایک کشتی پر دونوں سوار ہوئے۔ خضر نے کشتی میں چھید کردیا۔ موسیٰ نے کہا۔ کیا تو نے اس لئے چھید کیا۔ کہ اہل
کشتی کو غرق کرے
تو نے انوکھا کام کیا۔ بولا کیا میں نے نہ کہا تھا۔ کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کرسکیگا۔ کہا میری بھول پر مجھ سے
مواخذہ نہ کر۔ اور میرے کام کی نسبت میرے سر پر سختی نہ ڈال۔ پھر دونوں چلے۔ تا آنکہ ایک لڑکے سے دونوں ملے
خضر نے اُسے قتل کیا۔ موسیٰ نے کہا کیا تو نے ایک پاک جان کو بغیر قصاص کے مار ڈالا۔ یہ تو تو نے ناپسند کام کیا
بولا کیا میں نے تجھ سے نہ کہا تھا۔ کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کرسکیگا۔ موسیٰ بولا اگر میں اس کے بعد تجھ سے
کوئی بات پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا۔ تو میری طرف سے معذور ہوگا۔ پھر دونوں چلے۔ اور ایک گاؤں کے
لوگوں کے پاس دونوں آئے۔ اور اُن سے کھانا مانگا۔ انہوں نے ان کی مہمانی سے انکار کیا۔ وہاں انہوں
نے ایک دیوار پائی جو گرا چاہتی تھی۔ خضر نے اس دیوار کو سیدھا کھڑا کردیا۔ موسیٰ بولا۔ اگر تو چاہتا۔ تو اس محنت پر
ان سے مزدوری لے سکتا تھا۔ اس نے کہا اب مجھ میں اور تجھ میں جدائی ہے۔ اب میں تجھے اس کا بھید جس پر تو
صبر نہ کرسکا۔ بتاؤں گا۔ وہ کشتی چند محتاجوں کی تھی۔ جو دریا میں کام کرتے تھے۔ سو میں نے چاہا۔ کہ اُسے عیب دار
کروں۔ اور اُن کے پرے ایک بادشاہ تھا۔ جو ہر کشتی زبردستی چھین لیتا تھا۔ اور وہ لڑکا جو تھا۔ تو اس کے والدین
مومن تھے۔ سو ہم ڈر گئے۔ کہ کہیں یہ لڑکا اُن کے سروں پر سرکشی اور کفر نہ ڈالے۔ سو ہم نے ارادہ کیا۔ کہ اُن کا
رب اُن کے لئے ستھرائی اور محبت میں اس سے بہتر واقرب لڑکا بدل دیگا۔ اور وہ دیوار جو تھی۔ وہ شہر کے دو یتیم
لڑکوں کی تھی۔ اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ گڑا تھا۔ اور اُن کا باپ نیک شخص تھا۔ سو تیرے رب نے چاہا۔ کہ
وہ دونوں جوان ہو کر اپنا خزانہ تیرے رب کی رحمت سے نکالیں۔ اور میں نے یہ کام اپنی طرف سے نہیں کیا۔ یہ
اس کا بھید ہے جس پر تو صبر نہ کرسکا ÷

قارون کا قصہ کہ وہ دولت مند جو اپنی دولت کو اشیاء کی تکمیل اور اُن سے فایدہ حاصل کرنے پر خرچ نہیں کرتے۔ فاسق قرار دیئے جا کر تباہ ہوں گے

قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا۔ سو وہ اُن پر ظلم کرنے لگا۔ اور ہم نے اُسے اتنے خزانے دینے تھے کہ
ایک زور آور جماعت اس کی کنجیاں اٹھانے سے تھک جاتی تھی۔ جب اس کی قوم نے اس سے کہا اترا مت۔ اللہ
کو اترانے والے پسند نہیں آتے۔ اور جو اللہ نے تجھے دیا ہے۔ اس سے آخرت کا گھر حاصل کر اور دنیا سے اپنا حصہ
فراموش نہ کر۔ اور جیسے اللہ نے تیرے ساتھ نیکی کی ہے۔ تو بھی نیکی کر۔ اور زمین میں فساد نہ چاہ۔ بیشک اللہ
کو فساد کرنے والے پسند نہیں۔ کہا یہ مال تو مجھے اس علم سے ملا ہے۔ جو میں جانتا ہوں۔ کیا اس نے نہ جانا۔ کہ
اس سے پہلے اللہ نے قرنوں میں سے اُن کو ہلاک کیا ہے۔ جو اس سے زیادہ زور آور تھے اور مال
میں بھی اس سے زیادہ تھے۔ اور کیا گنہگاروں سے اُن کے گناہوں کی بابت بازپرس نہ ہوگی۔ پھر اپنے ٹھاٹھ
سے اپنی قوم کے سامنے نکلا۔ جو لوگ حیاتِ دنیا کے طالب تھے۔ یوں بولے۔ کاش کہ جو قارون کو ملا ہے۔ ہم کو
بھی ملے۔ بیشک اس کی بڑی قسمت ہے۔ اور جنہیں علم ملا تھا۔ یوں بولے۔ کمبختی مارو جو کوئی ایمان لایا۔ اور
نیک کام کئے۔ اس کے لئے اللہ کا ثواب بہتر ہے۔ اور یہ بات صرف صابروں کو سکھلائی جاتی ہے پھر ہم نے

قارون کو مع اس کے گھر کے زمین میں دھنسا دیا۔ سو اللہ کے سوا اس کے لئے کوئی جماعت نہ تھی۔ کہ اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود اپنا انتقام لے سکا۔ اور جو لوگ کل اس کے رتبہ کی آرزو رکھتے تھے۔ صبح کو اٹھ کر بولے ایے غضب یہ تو اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے روزی کشادہ اور تنگ کرتا ہے۔ اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا ہمیں بھی دھنسا دیتا۔ ارے غضب کافروں کا بھلا نہیں ہوتا۔

۲۴۔ حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام

سورۃ آل عمران رکوع ۴۔ سورۃ انبیاء رکوع ۶۔ سورۃ مریم رکوع ۱

(اے محمد ﷺ) یہ تیرے رب کی رحمت کا بیان ہے۔ اس کے بندے زکریا پر۔ جب اس نے اپنے رب کو ہلکی آواز سے پکارا۔ بولا۔ اے میرے رب میرے بدن کی ہڈیاں سست ہو گئی ہیں۔ اور بڑھاپے سے سر مثلِ آگ کی ہو گیا۔ اور میں کبھی تجھ سے اے رب دعا کر کے محروم نہیں رہا۔ اور میں اپنے بعد وارثوں سے ڈرتا ہوں۔ اور میری عورت بانجھ ہے۔ سو تو اپنی طرف سے مجھے ایک وارث بخش جو میرا وارث ہو۔ اور اولاد یعقوب کا بھی وارث ہو۔ اور اے رب اُسے پسندیدہ کر۔ اے زکریا ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔ جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ اس وقت سے پہلے ہم نے کوئی آدمی اس کا ہمنام نہیں کیا۔ بولا اے رب میرے لڑکا کیونکر ہوگا۔ حالانکہ میری عورت بانجھ ہے۔ اور میں بڑھاپے سے ضعیفی میں آ گیا۔ فرمایا یوں ہی ہوگا۔ تیرے رب نے کہا ہے۔ کہ یہ کام مجھ پر آسان ہے۔ اور میں نے تجھے پہلے بنایا۔ اور تو کچھ چیز نہ تھا۔ بولا اے رب میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر۔ کہا تیری نشانی یہ ہے۔ کہ تو چنگا بھلا لوگوں سے تین رات بول نہ سکیگا پھر وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے سامنے آیا۔ پھر اُن کی طرف اشارہ کیا۔ کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو۔ اے یحییٰ زور سے کتاب تھام لے۔ اور ہم نے طفلی میں اُسے حکم دیا۔ اور اپنی طرف سے شفقت اور ستھرائی اور وہ پرہیزگار تھا۔ اور اپنے والدین سے نیکی کرتا تھا۔ اور سرکش و نافرمان نہ تھا۔ اور سلام ہے۔ اور اس پر جس دن وہ پیدا ہوا۔ اور جس دن مریگا۔ اور جس دن جی کر اٹھ کھڑا ہوگا۔

حضرت زکریا کو اللہ تعالےٰ نے حضرت مریم صدیقہ کا کفیل بنایا!

۲۵۔ حضرت مریم صدیقہ کی پیدائش اور پرورش کے حالات اور عروج

بیشک اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی اولاد کو اور عمران کی اولاد کو سارے جہاں کے اوپر برگزیدہ کیا ہے یہ اولاد ہیں۔ ایک دوسرے کی اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ جب عمران کی عورت نے کہا۔ کہ اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے۔ خالص آزاد۔ میں نے تیری نذر کیا۔ تو اُسے میری طرف سے قبول کر۔ تو سنتا جانتا ہے۔ پھر جب وہ لڑکی جنی۔ تو بولی کہ اے میرے رب میں نے لڑکی جنی ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے۔ جو وہ جنی۔ اور بیٹا ایسا ہو نہیں سکتا۔ جیسی وہ بیٹی تھی۔ اور میں نے اس کا نام مریم رکھا۔ اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ پھر اس کے رب نے اُسے اچھی طرح بڑھایا۔ اور زکریا کو اس کا کفیل بنایا۔ جب کبھی اس کے پاس زکریا محراب میں آتا۔ تو اس کے پاس کچھ کھانا رکھا ہوا پاتا۔ زکریا نے کہا۔ اے مریم یہ کھانا کہاں سے تیرے پاس آتا ہے۔ وہ بولی اللہ کے پاس سے

آتا ہے۔ بیشک اللہ جس کو چاہے بے حساب رزق دے ؎

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش!

(اے محمدؐ) جب فرشتوں نے کہا۔ اے مریم اللہ نے تجھے پسند کیا۔ اور پاک کیا اور تجھے جہانوں کی عورتوں پر برگزیدہ کیا۔ اے مریم اپنے رب کی اطاعت کر اور سجدہ کر۔ اور نمازیوں کے ساتھ نماز قایم کر۔ یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جن کو ہم بذریعہ وحی تجھے بتلاتے ہیں حالانکہ تو اُن کے پاس حاضر نہ تھا۔ جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے۔ کہ مریم کا کفیل کون ہو۔ اور تو اُن کے پاس نہ تھا جب وہ جھگڑا کر رہے تھے۔ اور جب فرشتوں نے کہا۔ اے مریم اللہ تجھے خوشخبری سناتا ہے۔ اپنے ایک کلمہ کی جس کا نام مسیح بن مریم ہے۔ وہ دنیا اور آخرت میں عزت والا اور مقربین میں سے ہے۔ وہ لوگوں سے گہوارہ میں اور پوری عمر کا ہو کے کلام کریگا۔ اور وہ نیک بختوں میں ہے۔ مریم بولی۔ اے میرے رب میرے لڑکا کیونکر ہوگا۔ حالانکہ مجھے کسی بشر نے نہیں چھوا۔ فرمایا۔ اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جب کوئی کام ٹھیراتا ہے۔ تو صرف اتنا کہہ دیتا ہے۔ کہ ہوجا۔ سو وہ ہوجاتا ہے۔ اے محمدؐ۔ کتاب میں مریم کو یاد کر۔ جب وہ اپنے لوگوں میں سے ایک شرقی مکان میں الگ ہو بیٹھی۔ پھر اُن کی طرف سے ایک پردہ ڈال دیا پھر ہم نے دوسری طرف اپنی روح کو بھیجدیا۔ پھر وہ ہماری روح پورا انسان بنکر اس کے سامنے آئی۔ مریم نے کہا۔ میں تجھ سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں۔ اگر تو پرہیزگار ہے۔ کہا میں تو تیرے رب کا رسول ہوں۔ تاکہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا بخشوں۔ وہ بولی میرے لڑکا کیونکر ہوگا۔ اور کسی آدمی نے نہیں چھوا اور میں ہرگز بدکار نہیں بولا یوں ہی ہوگا۔ تیرے رب نے کہا ہے۔ کہ یہ کام مجھ پر آسان ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس لڑکے کو آدمیوں کے لئے معجزہ اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں۔ اور اس پیدائش کا معاملہ ازل سے مقرر ہے۔ پھر مریم نے اس لڑکے کو پیٹ میں لیا۔ پھر اُسے حمل میں لیکر کسی دور کے مکان میں کنارہ ہو بیٹھی۔ پھر جننے کا درد اُسے ایک کھجور کی جڑ کے پاس لے آیا کہ بولی کاش کہ میں اس سے پہلے مرچکتی۔ اور بھولی بسری ہوجاتی۔ پھر اس کے نیچے سے (اس لڑکے نے) اس کو آواز دی کہ غم نہ کھا۔ تیرے رب نے تیرے نیچے قدموں کے تلے ایک پانی کا چشمہ جاری کیا ہے۔ اور تو اپنی طرف کھجور کا تنہ ہلا۔ تجھ پر پکی کھجوریں گریں گی۔ سو تو کھا اور پی۔ اور آنکھ ٹھنڈی رکھ اور جو تو کسی آدمی کو دیکھے۔ تو کہیو کہ میں نے خدا کے لئے روزے کی منت مانی ہے۔ سو آج میں ہرگز کسی آدمی سے نہ بولوں گی۔ پھر مریم لڑکے کو گود میں لیکر اپنے لوگوں کے پاس لائی۔ بولے اے مریم تو نے بہت بری حرکت کی ہے۔ اے ہارون کی بہن تیرا باپ بدآدمی نہ تھا۔ اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی۔ اس پر مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے ہم اس سے جو گہوارہ میں بچہ ہے۔ کیونکر کلام کریں۔ بچہ بولا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب (انجیل) دی۔ اور نبی بنایا ہے۔ اور مجھے مبارک کیا۔ جہاں کہیں میں ہوں۔ اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ جب تک میں زندہ ہوں۔ اور مجھے ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا ٹھیرایا۔ اور مجھے ظالم اور بدبخت نہیں بنایا۔ اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا۔ اور جس دن میں مروں گا

اور جس دن میں جی اٹھوں گا۔ یہ ہے عیسٰی بن مریم سچی بات ہے جس میں وہ شک کر رہے ہیں۔ خدا کو لائق نہیں کہ کوئی بیٹا رکھے۔ وہ پاک ہے۔ جب کوئی بات ٹھیراتا ہے۔ تو اس کو کہتا ہے۔ کہ ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے۔ اور عیسٰی نے کہا۔ کہ بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے۔ سو اُسکی عبادت کرو۔ یہ راہِ راست ہے۔

حضرت عیسٰی کے معجزات اور تعلیم

اور خدا عیسٰی کو کتاب اور حکمت اور توریت و انجیل سکھلائیگا۔ اور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنائے گا۔ وہ کہیگا۔ کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب سے ایک نشانی لیکر آیا ہوں۔ میں مٹی سے تمہارے لئے پرندے کی صورت پیدا کر کے اس میں پھونکتا ہوں۔ تو وہ بحکم خدا ایک پرندہ ہو جاتا ہے۔ اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا ہوں۔ اور باذن خدا مردوں کو جلاتا ہوں۔ اور جو کچھ تم کھا کے آؤ اور جو کچھ اپنے گھر میں رکھ کر آؤ۔ تو میں بتلا دیتا ہوں۔ اس میں تمہارے لئے نشانی ہے (مراد یہ کہ ان کو سمجھکر اپنی عقل اور حوصلے میں فراوانی پیدا کر کے ایسی تکمیل حاصل کرو جس سے ایک دوسرے کے ظاہر اور باطن سے آگاہ رہنا مشکل نہ ہو۔ اور پرندوں کی طرح پرواز کرنا آسان ہو کر اندھوں۔ کوڑھیوں اور مردوں میں صلاحیت پیدا کرنا آسان کر دے) اگر تم مومن ہو۔ اور مجھ سے آگے توراۃ ہے۔ اس کا میں مصداق ہوں (توریت کی تعلیم پر عمل کرنے کی ہدایت کے لئے آیا ہوں) اور اس لئے آیا ہوں۔ کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام ہوئی تھیں۔ میں اُن کو تمہارے لئے حلال کر دوں۔ اور تم پاس تمہارے رب سے نشانی لیکر آیا ہوں۔ سو تم رب سے ڈرو۔ اور میری اطاعت کرو۔ بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے۔ سو اس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھی راہ ہے۔

حضرت عیسٰی کی قوم کا قیامت تک فروں حکمرانی کرنا

(اے محمدؐ) جب اللہ نے کہا۔ اے عیسٰی میں تجھے لینا والا اور اپنی طرف اٹھانے والا۔ اور کافروں سے پاک کرنے والا ہوں۔ اور تیرے تابعداروں کو قیامت کے دن تک کافروں کے اوپر رکھوں گا۔ پھر میری طرف تمہیں لوٹنا ہوگا۔ پھر جسمیں تم اختلاف رکھتے ہو۔ اس میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا۔ سو وہ جو کافر ہوئے ان کو دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا۔ اور اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اور وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے۔ اُن کو خدا اُن کا پورا حق دیگا۔ اور ظالم لوگ خدا کو خوش نہیں آتے۔ یہ ہم تجھے (اے محمدؐ) حکمت بھرا بیان اور آیات پڑھکے سناتے ہیں

حضرت عیسٰی کی مثال خدا کے نزدیک آدم کی سی مثال ہے

بیشک عیسٰی کی مثال خدا کے نزدیک آدم کی سی مثال ہے کہ اس کو خدا نے مٹی سے بنایا۔ اور پھر اس سے کہا

کہ ہو جا۔ اور وہ ہو گیا۔ یہ حق بات ہے تیرے رب کی طرف سے سو تو (اے محمدؐ) شک کرنے والوں میں سے نہ ہو

حضرت عیسیٰ کو خدا ماننے والے کافر ہیں

بیشک وہ کافر ہو گئے۔ جو کہتے ہیں کہ اللہ جو ہے۔ وہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔ اور مسیح نے کہا تھا۔ کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا رب ہے جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا۔ خدا اس پر جنت حرام کریگا۔ اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ بے شک وہ کافر ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اللہ تین میں سے ایک ہے۔ اور سوائے ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں۔ اگر وہ اس بات کو جو کہتے ہیں نہ چھوڑیں گے۔ تو اُن میں جو کافر ہیں۔ دکھ دینے والا عذاب پائیں گے۔ وہ کیوں نہیں اللہ کی طرف توبہ کر کے گناہ بخشواتے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے مسیح اور کچھ نہیں۔ مگر ایک رسول۔ اس سے پہلے بہت رسول گذر چکے ہیں۔ اور اس کی ماں صدیقہ تھی۔ وہ دونوں کھایا کرتے تھے۔ دیکھ ہم اُن کے لئے کسطرح نشانیاں بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھ وہ کہاں الٹے چلتے ہیں تو کہہ۔ کیا تم خدا کے سوا اُسے پوجتے ہو۔ جس کے اختیار میں نہ تمہارا نفع ہے۔ اور نہ نقصان اور اللہ وہی سننے والا ہے۔ (اے محمدؐ) تو کہہ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو۔ اور اس قوم کے خیالات نہ مانو۔ جو پہلے گمراہ ہو گئے۔ اور بہتوں کو بہکا گئے۔ اور آپ سیدھی راہ سے بھٹک گئے ؛

کھانے کی چیزوں کیلئے آپکی قوم کا خدا کو امتحان میں لینا۔ اور خدا کا فرمان کہ جو کوئی کفرانِ نعمت کریگا میں اُسکو ایسی سزا دونگا جو جہان میں کسی کو نہیں دی گئی

جب حواریوں نے کہا۔ کہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تیرے رب میں ایسی قدرت ہے کہ آسمان سے ہم پر ایک خوان نازل کرے۔ عیسیٰ نے کہا۔ اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ وہ بولے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس میں سے کھائیں۔ اور ہمارے دلوں کو اطمینان ہو۔ اور ہم جانیں۔ کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے۔ اور ہم اس پر گواہ رہیں۔ عیسیٰ بن مریم نے کہا۔ اے اللہ ہمارے رب آسمان سے ایک خوان نازل کر کہ ہمارے لئے عید ہو۔ ہمارے پہلے اور پچھلوں کے لئے۔ اور تیری طرف سے ایک نشان ہو۔ اور ہمیں رزق دے۔ اور تو بہتر رزق دینے والا ہے۔ خدا نے کہا۔ وہ خوان میں تم پر نازل کروں گا۔ پھر جو کوئی اس کے بعد تم میں سے کافر ہو جائیگا اُسے ایسا دکھ دوں گا۔ کہ ویسا دکھ جہان میں کسی کو نہ دوں گا ؛

قوم کا حضرت عیسیٰؑ اور آپکی ماں کو دو جُدا خدا ماننا اور حضرت عیسیٰ کا اللہ تعالےٰ کو عالم الغیب مان کر معافی خواہ ہونا

جب خدا کہے گا کہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا۔ کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ سے الگ دو خدا مانو وہ کہیں گے۔ کہ تو پاک ہے۔ مجھ سے کیونکر ہو کہ وہ بات کہوں۔ جو میرا حق نہیں۔ اگر میں نے کہا ہو گا۔ تو تجھ کو

معلوم ہوگا۔ تو میرے دل کی بات جانتا ہے۔ اور میں تیرے دل کو نہیں جانتا۔ چھپی باتوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔ میں نے اُن سے صرف وہی بات کہی ہے۔ جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ کہ تم اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ اور جب تک میں اُن میں رہا۔ اُن کا نگہبان رہا۔ پھر جب تو نے مجھے قبض کر لیا۔ تو تو ہی اُن کا نگہبان تھا۔ اور تو ہر شے پر گواہ ہے۔ اگر تو انہیں عذاب کرے۔ تو وہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر تو انہیں بخش دے۔ تو تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔ خدا نے کہا یہ وہ دن ہے۔ کہ سچوں کو اُن کا سچ نفع دیگا۔ اُن کے لئے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ خدا اُن سے راضی ہوگا۔ اور وہ خدا سے راضی ہوں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ آسمان اور زمین اور جو اس کے درمیان ہے۔ سب اللہ کی سلطنت ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے +

راہبانہ (دنیا چھوڑنے کی) زندگی اللہ تعالیٰ نے آپکی قوم پر فرض نہیں کی ہے اور یہ کہ اکثر اُن میں بدکار ہیں

ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا۔ اور دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب رکھی پھر کوئی اُن میں راہ پر ہے۔ اور اکثر اُن میں بدکار ہیں۔ پھر اُن کے پیچھے اُن کے نقش قدم پر ہم نے اپنے اور رسول بھیجے۔ اور رسولوں کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اُسے انجیل دی۔ اور جو لوگ اس کے تابع ہوئے اُن کے دلوں میں شفقت اور رحمت ڈالی۔ اور ایک دنیا چھوڑنا جسے انہوں نے خود نکالا۔ اسکو ہم نے اُن پر فرض نہیں کیا تھا۔ لیکن انہوں نے اس کو خدا ہی کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے ایجاد کیا تھا۔ سو جیسا اُس کو نباہنا چاہیئے تھا ویسا نہ نباہ سکے۔ پھر جو اُن میں ایماندار تھے۔ ہم نے اُن کا اجر انہیں دیا۔ اور اُن میں بہت بدکار ہیں +

حضرت عیسیٰ کی تبلیغ میں گذشتہ حالات میں سے توریت کی تعلیم پر عامل رہنے کی اور مابعد کے آنے والے زمانہ میں احمد نامی رسول کی تابعداری لازم رکھی گئی ہے

مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا۔ کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ مجھ سے آگے جو توریت ہے۔ میں اس کا مصداق ہوں۔ اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں۔ جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ کھلی نشانیاں لیکر اُن کے پاس آیا۔ تو بولے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور اس سے بڑھکر ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ حالانکہ اسکو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے۔ اور اگرچہ مشرک ناپسند کریں +

حضرت محمدؐ ختم المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

آپ یتیم تھے دولتمند نہ تھے۔ نبی ہونے سے پہلے آپ خدا کے عشق ومحبت

میں بھٹکتے پھرتے تھے اور اس تک راہ نہ پاتے تھے خدا نے آپکو نبی کیا اور اپنی طرف راہ دکھائی
سورہ ضحیٰ آیات ۶ تا ۱۱- کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا۔ پھر جگہ دی۔ اور تجھے بھٹکتا پایا۔ پھر ہدایت کی اور تجھے محتاج پایا۔ پھر تونگر کردیا۔ سو جو یتیم ہو۔ اسکو نہ دبا۔ اور جو سائل ہو۔ اس کو نہ جھڑک۔ اور جو تیرے رب کا احسان ہے اس کو بیان کر۔

آپ کی تعلیم کا مقصد آخرت (انجام) کو بہتر بنانا ہے

سورہ الضحیٰ آیت ۴- البتہ آخرت تیرے لئے دُنیا سے بہتر ہے

آپ لوگوں کو کتاب وحکمت سکھاتے تھے۔ اور انہیں پاک کرتے تھے۔

سورہ آل عمران رکوع ۱۷ آیت ۱۵۸- خدا نے مومنوں پر احسان کیا۔ کہ ان میں انہیں کے درمیان سے ایک رسول اُٹھایا کہ اُس کی آیتیں اُن پر پڑھتا ہے۔ اور انہیں پاک کرتا۔ اور کتاب وحکمت سکھلاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں تھے۔

سورہ جمعہ رکوع ۱- آیت ۲- وہی (خدا) ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو ان کو اُن کی آیتیں پڑھکر سناتا۔ اور انہیں پاک کرتا۔ اور انہیں کتاب وحکمت سکھلاتا ہے۔ اگرچہ پہلے وہ صریح گمراہی میں تھے۔

آپ پر لوگوں کی تکلیف شاق گذرتی تھی

سورہ توبہ رکوع ۱۶- آیت ۱۲۹- تمہارے درمیان سے تمہارے پاس سے رسول آیا۔ تمہارا دکھ اس پر شاق ہے وہ تم پر حریص ہے۔ ایماندارول پر شفیق مہربان ہے۔

سورہ کہف۔ رکوع ۱- آیات ۱ تا ۵- سب تعریف واسطے اللہ کے ہے۔ جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل کی۔ اور اس میں کچھ عیب نہ رکھا۔ سیدھی کتاب ہے۔ تاکہ وہ اس کی طرف ایک سخت آفت سے ڈرائے۔ اور نیک اعمال مومنین کو بشارت سنائے۔ کہ اُن کے لئے اچھا اجر ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور انہیں بھی ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا لیا ہے۔ انہیں اس قول کا کچھ علم حاصل نہیں۔ اور نہ اُن کے باپ دادوں کو اس کا کچھ علم تھا۔ بُرا بول ہے۔ جو اُن کے موہنوں سے نکلتا ہے۔ جھوٹ ہے۔ جو وہ کہتے ہیں۔ پھر شاید تو براہ افسوس اُن کے پیچھے اپنی جان گھونٹ کر مریگا۔ کہ وہ اس حدیث پر ایمان نہیں لاتے

سورہ شعرا رکوع ۱ آیات ۱-۲- یہ کھلی کتاب کی آیتیں ہیں۔ شاید تو اس غم میں اپنی جان کھونے والا ہے۔ کہ وہ مسلمان نہیں ہوئے۔

سورۂ فاطر رکوع ٢ - آیت ٩ - کیا وہ شخص جس کا بد عمل اس کے لئے آراستہ کیا گیا - پھر اس نے اُسے اچھا سمجھا - اصل تو یہ ہے - کہ اللہ جسے چاہے ہدایت کرے - سو کہیں ان پر پچھتا پچھتا کر تیری جان نہ جاتی رہے بیشک اللہ جانتا ہے - جو وہ کرتے ہیں ؀

آپ بشیر و نذیر گواہ رسول اور روشن چراغ ہیں

سورۂ احزاب رکوع ٦ آیات ۴۴ - ۴۵ اے نبی ہم نے تجھے گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے - اور خدا کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ ؀

آپکی طرف اُسی طرح وحی آتی تھی جس طرح انبیاء سابقین کی طرف آتی تھی

سورۂ نساء رکوع ٢٣ - آیات ١٦١ تا ١٦٣ - (اے محمدؐ) ہم نے تیری طرف ایسی وحی بھیجی ہے - جیسی ہم نے نوح اور اس کے بعد اور نبیوں اور ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق و یعقوب اور اس کی اولاد اور عیسیٰ و ایوب و یونس و ہارون و سلیمان کی طرف بھیجی تھی - اور داؤد کو ہم نے زبور دی - اور کئی رسول ہیں - جن کا احوال ہم نے تجھے سنایا - اور کئی رسول ہیں - جن کا علم ہم نے تجھے نہیں سنایا - اور خدا نے موسیٰ سے باتیں کی تھیں بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بہت رسول آچکے ہیں - تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کو خدا پر الزام کا موقعہ نہ رہے - اور اللہ غالب حکمت والا ہے -

آپ کو اہل کتاب ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو!

سورۂ بقرہ رکوع ١٧ - آیات ١۴١ - ١۴٢ - جنہیں ہم نے کتاب دی ہے - وہ اس کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں - اور اُن میں سے ایک فرقہ دانستہ حق کو چھپاتا ہے - حق تیرے رب کی طرف سے ہے - تو تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو -

آپ کے بارہ میں حضرت ابراہیم کی دُعا

سورۂ بقرہ - رکوع ١۵ - آیت ١٢٣ - اے ہمارے رب اور اُن کے بیچ انہی میں سے ایک رسول اٹھا جو تیری آیتیں اُن پر پڑھے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھلائے اور انہیں سنوارے - تو ہی زبردست حکمت والا پختہ کار ہے ؀

آپ کا دین وہی ہے جو حضرت ابراہیم کا تھا

سورۂ بقرہ ١٦ - آیت ١٢٩ - وہ کہتے ہیں - یہودی یا نصاریٰ بنو - تب ہدایت پاؤ گے (اے محمدؐ) تو کہہ - اللہ نے سچ کہا ہے - کہ تم ابراہیم کی ملت کے تابع ہو جاؤ - جو ایک طرف کا تھا - اور مشرکوں میں سے نہ تھا ؀

سورۂ نحل رکوع ۱۶- آیت ۱۲۴- ہم نے تیری طرف وحی بھیجی- کہ تو ابراہیم کے مذہب پر چل جو ایک طرف کا ہو رہا تھا- اور وہ مشرکوں میں نہ تھا +

سورۂ حج رکوع ۱۰ آیت ۷۷- اللہ کی راہ میں جہاد کرو- جیسے اس کے جہاد کا حق ہے- اس نے تمہیں چن لیا- اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہیں ہے- تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے- اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے +

آپ حضرت موسیٰ کی مانند تھے

سورۂ احقاف رکوع ۱ آیت ۹- تو کہہ بھلا دیکھو- تو اگر یہ قرآن اللہ کے یہاں سے ہوا- اور تم نے اس کو نہ مانا- اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ ایک ایسی کتاب پر گواہی دیچکا ہے- پھر وہ ایمان لایا- اور تم نے تکبر کیا- بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا-

سورۂ مزمل رکوع ۱- آیات ۱۵ تا ۱۸- ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے- جو تم پر گواہ ہے- جیسے کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا- سو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی- سو ہم نے اُسے سخت گرفت میں دھر پکڑا- سو اگر تم کافر ہوگئے- تو اس دن سے کدھر جو لڑکوں کو بوڑھا بنا دیگا- (نوجوان بیکار پھیریں گے) اس دن آسمان پھٹ جائیگا- خدا کا وعدہ ہونے والا ہے +

آپ کا اسم مبارک توریت و انجیل میں لکھا ہوا ہے یہود و نصاریٰ کو آپکی اطاعت کا حکم دیا گیا!

سورۂ اعراف رکوع ۱۹- آیت ۱۵۹- جو اس رسول نبی اُمّی کے تابع ہوتے ہیں- جس کو وہ اپنے یہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں- وہ اُن کو نیک کام کا حکم دیتا- اور بدی سے منع کرتا- اور ستھری چیزیں اُن کے لئے حلال ٹھیراتا- اور بُری چیزیں اُن پر حرام کرتا ہے- اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اُتارتا ہے- جو اُن پر پڑے تھے- سو جو اُس پر ایمان لائے- اور اس کی تعظیم و مدد کی- اور اس نور (قرآن) کے جو اس پر اترا ہے تابع ہوئے- وہی نجات پائیں گے +

آپ کے اصحاب کی توریت انجیل اور قرآن کریم میں تعریف (مسلمان کی تعریف)

سورۂ فتح رکوع ۴- آیت ۲۹- محمد اللہ کا رسول ہے- اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں- کافروں پر بہت سخت ہیں- اور آپس میں نرم دل ہیں- تو انہیں رکوع اور سجدے کرتے دیکھیگا- اللہ سے فضل اور رضامندی طلب کرتے ہیں- سجدہ کے اثر سے اُن کی پہچان اُن کے چہروں سے ہوتی ہے- یہ صفت اُن کی توریت میں ہے- اور انجیل میں اُن کی صفت ایسی ہے- جیسے کھیتی- جس نے اپنی سوئی نکالی- پھر اس کی کمر مضبوط کی- پھر وہ موٹی ہو گئی- پھر اپنی نال پر کھڑی ہو گئی- کسان کو اچھی معلوم ہوتی ہے- تاکہ اُن سے کافروں کا جی جلائے- ان میں جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے- اُن سے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے +

آپ دین حق لے کر آئے

سورۂ بقرہ۔ رکوع ۱۴۔ آیات ۱۱۹ تا ۱۲۰۔ (اے محمدؐ) بیشک ہم نے تجھے حق بات دیکر خوشخبری اور ڈر سنانے کو بھیجا ہے۔ اور دوزخیوں کی بابت تجھ سے سوال نہ ہوگا۔ اور یہودی اور نصاریٰ تجھ سے کبھی راضی نہ ہونگے۔ جب تک تو اُن کے دین کے تابع نہ ہو۔ تو کہہ کہ ہدایت وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے۔ اور اگر تو علم پانے کے بعد اُن کی خواہشوں کے تابع ہوگا۔ تو اللہ کے ہاتھ کوئی تیرا حامی اور مددگار نہ ہوگا۔ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اسکو جیسے پڑھنا چاہیئے پڑھتے ہیں۔ وہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو اس کے منکر ہیں۔ وہی خسارہ میں ہیں۔

سورۂ بقرہ رکوع ۳۳۔ آیت ۲۵۲۔ یہ خدا کی آیتیں ہیں۔ جو ہم سچائی سے پڑھکر تجھے سناتے ہیں۔ اور بیشک تو رسولوں میں سے ہے ۔

سورۂ آل عمران رکوع ۱۱۔ آیت ۱۰۸۔ یہ اللہ کی آیتیں ہیں۔ ہم تجھے سچائی سے پڑھکر سناتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔

سورۂ نساء رکوع ۲۳۔ آیت ۱۷۰۔ لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق کے ساتھ رسول آیا ہے سو تم ایمان لاؤ۔ تمہارا بھلا ہوگا۔ اور جو کافر ہو جاؤ گے۔ تو جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ اللہ کا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

سورۂ مائدہ رکوع ۱۱۔ آیات ۸۳-۸۴-۸۵۔ جب وہ وہ کلام سنتے ہیں۔ جو رسول پر نازل ہوا ہے۔ تو تو دیکھتا ہے۔ کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حق پہچان لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اے رب ہم ایمان لائے۔ سو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔ اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ کو نہ مانیں۔ اور جو سچ بات ہمیں ملی۔ اس پر ایمان نہ لائیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ ہمارا رب نیک لوگوں میں ہمیں داخل کرے گا۔

سورۂ انعام رکوع ۱۔ آیت ۵-۶۔ سو وہ حق کو جب ان کے پاس آیا۔ جھٹلا چکے۔ اب آگے اس کا انجام جس پر وہ ہنستے تھے۔ اُن پر آئے گا۔ کیا نہیں دیکھتے۔ کہ ان سے پہلے ہم نے۔ کس قدر امتوں کو ہلاک کیا ہے۔ انہیں ہم نے زمین میں اس قدر جمایا۔ کہ اس قدر تمہیں نہیں جمایا۔ اور ہم نے اُن پر پے درپے مینہ برسایا۔ اور اُن کے نیچے نہریں جاری کیں۔ پھر ہم نے اُن کے گناہوں کے سبب انہیں ہلاک کر دیا۔ اور اُن کے بعد اور اُمتیں ہم نے کھڑی کی۔

سورۂ انعام رکوع ۱۴۔ آیت ۱۱۴۔ سو کیا میں اللہ کے سوا کسی غیر کو منصف مقرر کروں۔ اور اُسی نے تمہاری طرف مفصل کتاب نازل کی۔ اور جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ فی الواقع تیرے رب کی نازل کی ہوئی ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں نہ ہو۔

سورۂ انفال رکوع ۴۔ آیات ۳۲-۳۳۔ اور (اے محمدؐ) وہ وقت یاد کر۔ جب انہوں نے کہا تھا کہ اے خدا اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے۔ تو آسمان سے ہم پر پتھر برسا دے۔

یا ہم پر دکھ کا عذاب نازل کر۔ اور اللہ ہرگز انہیں عذاب نہ کرتا۔ جب تک تو ان میں تھا۔ اور اللہ اُن کو عذاب نہ کرتا۔ جب تک کہ وہ توبہ کرتے +

سورۂ مومنون رکوع ۴ آیات ۷۲،۷۳ ۔ کہتے ہیں۔ کہ اُسے (محمدؐ کو) جنون ہے۔ کوئی نہیں بلکہ وہ اُن کے پاس حق بات لایا ہے۔ اور اُن میں اکثر لوگوں کو حق بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر حق اُن کی خواہشوں کے مطیع ہو جائے۔ تو آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہے۔ بگڑ جائے۔ لیکن ہم اُن کی نصیحت اُن کے پاس لائے ہیں۔ سو وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑتے ہیں

آپ کے اتباع کا حُکم!

سورۂ آل عمران رکوع ۴۔ آیت ۲۹۔ (اے محمدؐ) تو کہہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو۔ تو میرے تابع ہو جاؤ۔ اللہ تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے گناہ بخش دیگا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تو کہہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ ہٹ جائیں۔ تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا +

سورۂ آل عمران رکوع ۱۴۔ آیت ۱۲۶۔ اس آگ سے بچو۔ جو کافروں کے لئے تیار کیگئی ہے۔ اور اللہ اور رسول کی تابعداری کرو۔ شاید تم پر رحم ہو +

سورۂ نساء رکوع ۲ آیات ۱۷۔۱۸۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریگا۔ اللہ اُسکو ان باغوں میں داخل کریگا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور اُنہی میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہی بڑی مراد پانا ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا اور خدا کی حدوں سے تجاوز کریگا۔ اُسے وہ آگ میں ڈالے گا۔ اسمیں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور اسکے لئے رسوائی کا عذاب ہے

سورۂ نساء رکوع ۸۔ آیت ۶۲۔ مسلمانو! اللہ کی اور رسول کی۔ اور اُن اختیار والوں کی۔ جو تم میں سے ہیں اطاعت کرو۔ پھر اگر کسی شے میں تمہارا جھگڑا ہو جائے۔ تو اس کو خدا اور رسول کی طرف لے جاؤ۔ اگر تم اللہ پر اور آخری دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے۔ اور اچھا ہے۔ انجام میں۔

سورۂ نساء رکوع ۹۔ آیات ۷۱۔ ۷۲۔ جو کوئی اللہ کا اور رسول کا تابعدار ہوا سو وہی لوگ اُن لوگوں کیساتھ ہونگے۔ جن پر اللہ نے فضل کیا ہے۔ اور اللہ کافی جاننے والا ہے

سورۂ مائدہ رکوع ۱۲۔ آیت ۹۳۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے۔ کہ شراب اور جوئے سے تمہارے درمیان عداوت اور دشمنی ڈالے۔ اور تمہیں خدا کے ذکر اور نماز (جماعت بندیوں) سے روکے۔ پس کیا تم باز آنا چاہتے ہو۔ اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور بچتے رہو۔ پھر اگر تم اطاعت سے پھرو گے۔ تو جان لو۔ کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف کھولکر پہنچا دینا ہے +

سورۂ انفال آیت ۱۔ لوٹ کے مال کی بابت (اے محمدؐ) تجھ سے پوچھتے ہیں۔ تو کہہ لوٹ کا مال اللہ اور رسول کا ہے سو تم اللہ سے ڈرو۔ اور آپسمیں صلح کرلو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اگر مومن ہو +

سورۂ انفال رکوع ۶۔ آیت ۴۸۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور آپسمیں جھگڑا نہ ڈالو۔ سو رنہ بزدل ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی۔ اور صبر کرو۔ اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

آپ کا حکم نہ ماننے والوں کو عذاب الیم

سورۂ نور رکوع ۹ - آیت ۶۳ - اپنے درمیان رسول کا بلانا ایسا نہ ٹھیراؤ - جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو
اللہ انہیں جانتا ہے - جو تم میں سے نظر بچا کر کھسک جاتے ہیں - سو جو لوگ اُس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں
چاہیئے کہ ڈریں - کہ اُن پر کوئی آفت نہ آ جائے یا انہیں دُکھ دینے والا عذاب پونچے ؛

آپکے دین کی نصرت اور آپکے دین پر ایمان لانے کا رسولوں سے عہد لیا گیا!

سورۂ آل عمران رکوع ۹ آیات ۸۱ - ۸۲ - جب خدا نے سب نبیوں سے یہ اقرار لیا - کہ جو کچھ میں تم کو کتاب
اور حکمت سے دوں (مطالعہ علوم لوح محفوظ اور عقل - فکر - جرأت اور حوصلہ) پھر تمہارے پاس رسول آئے -
اور تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے - ضرور اس پر ایمان لائیو - اور اس کی مدد بھی ضرور کیجیو - اور فرمایا - کہ کیا تم
اس بات کا اقرار کرتے ہو - اور اس شرط پر میرا بھاری عہد لیتے ہو - سب بولے کہ ہم اقرار کرتے ہیں - خدا نے کہا
تو تم گواہ رہو - اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں ؛ پھر اس کے بعد جب کوئی پھر جائے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں

آپ کی تعلیم وہی ہے جو تمام انبیاء علیہم السلام کی ہے

سورۂ حم سجدہ رکوع ۵ - اس سے بہتر کس کی بات ہے جس نے اللہ کی طرف بلایا - اور نیک کام کیا -
اور کہا - کہ میں مسلمانوں میں ہوں - اور نیکی اور بدی برابر نہیں - بدی کو اس خصلت سے جو بہت اچھی ہو دفع کر - کہ
یکایک وہ شخص جسکو تجھ سے عداوت ہے - ایسا ہو جائے گا - کہ گویا وہ رشتہ دار دوست ہے - اور یہ بات انہیں کو
نصیب ہوتی ہے - جو صابر ہیں - اور یہ بات اُسی کو ملتی ہے - جو بڑا صاحب نصیب ہے - اور اگر شیطان کی طرف
سے کوئی وسوسہ تجھے بہکائے - تو اللہ کی پناہ پکڑ - بیشک وہی سنتا جانتا ہے - اور اس کی نشانیوں میں سے
رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں - نہ سورج کو سجدہ کرو - اور نہ چاند کو - اور اللہ کو سجدہ کرو - جس نے انہیں
پیدا کیا ہے - اگر تم اُسی کو پوجتے ہو - پھر اگر وہ تکبر کریں - تو جو تیرے رب کے پاس ہیں - وہ رات اور دن
اُس کی تسبیح کرتے ہیں - اور وہ نہیں تھکتے - اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے - کہ تو زمین کو دیکھتا ہے
دبی پڑی ہے - پھر جب ہم اس پر پانی نازل کرتے ہیں - تو لہلہاتی اور بڑھتی ہے - بیشک جس نے اُسے
جلایا - وہی مردوں کو جلانے والا ہے - بیشک وہ ہر شے پر قادر ہے - جو لوگ ہماری آیتوں میں کجروی کرتے ہیں
وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں - بھلا وہ جو آگ میں ڈالا جائے بہتر ہے - یا وہ جو قیامت کے دن امن سے آئیگا
جو چاہو کرو - وہ تمہارے کام دیکھتا ہے - جو لوگ ذکر (قرآن) سے جب وہ اُن کے پاس آیا - منکر ہوئے - ہم
انہیں بدلا دیں گے - اور یہ تو نادر کتاب ہے - اس میں جھوٹ کا دخل نہیں - نہ اس کے آگے سے نہ اس
کے پیچھے سے اُس کی اتاری ہوئی ہے - جو حکمت والا قابل تعریف ہے - اے محمد تجھ سے وہی کہا جاتا ہے
جو تجھ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا تھا - بیشک تیرے رب کے ہاں مغفرت بھی ہے - اور دردناک عذاب بھی ہے

اور اگر ہم اس کو عجمی زبان کا قرآن بنانے تو اہل عرب کہتے کہ اس کی آئیتیں واضح کیوں نہ کیگئیں۔ کتاب عجمی ہے۔ اور نبی عربی۔ تو کہہ قرآن ان کے لئے جو ایمان لائے۔ ہدایت اور صحت ہے اور جو ایمان نہیں لاتے۔ ان کے کانوں میں گرانی ہے اور یہ قرآن اُن پر بینائی کا جاتا رہنا ہے۔ یہی لوگ دور کے مکان سے پکارے جاتے ہیں۔

آپ کا اُمّی (ان پڑھ ہونا)

سورۂ جمعہ رکوع ۱ آیت ۲ (اللہ) وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اسکی آئیتیں پڑھکر سناتا اور انہیں پاک کرتا۔ اور انہیں کتاب وحکمت سکھلاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں تھے +

سورۂ عنکبوت رکوع ۵۔ آیت ۴۸۔ اے محمدؐ۔ اس سے پہلے تو نہ کوئی کتاب پڑھتا تھا۔ اور نہ اپنے ہاتھ سے اُسے لکھتا تھا۔ اگر ایسا کرتا ہوتا تو اُس وقت البتہ یہ جھوٹے شبہ کر سکتے تھے۔

آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے

سورۂ نساء رکوع ۱۷۔ آیت ۱۱۳۔ اے محمدؐ۔ اگر خدا کا فضل اور رحم تم پر نہ ہوتا۔ تو اُن میں کا ایک فریق تجھے گمراہ کرنے کا قصد کر ہی چکے تھے۔ حالانکہ وہ اپنی ہی جانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور خدا نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔ اور تجھے وہ بات سکھائی ہے۔ جو تو نہ جانتا تھا۔ اور تجھ پر خدا کا بڑا فضل ہے +

سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰ آیات ۸۷ تا ۸۹۔ اے محمدؐ روح کی بابت تجھ سے پوچھتے ہیں۔ تو کہہ روح میرے رب کے حکم سے ہے۔ (صفت رب العالمین ہے جس سے ہر ایک چیز اپنے دائرہ کے اندر تکمیل حاصل کر رہی ہے) اور تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ اور اگر ہم چاہیں تو جو وحی ہم نے تیری طرف نازل کی ہے۔ اُسے لیجائیں۔ پھر تو اپنے لئے ہم پر کوئی وکیل نہ پائے۔ کہ لاتے۔ مگر تیرے رب کی مہربانی ہے کیونکہ تجھ پر اُس کا بڑا فضل ہے۔

آپ خاتم النبیّین ہیں (دنیائے انسانی کو ایک اخوت یگانگت اور یکجہتی میں لانے کے لئے آپ کی تعلیم آخری ہے

سورۂ احزاب رکوع ۵۔ آیات ۳۸ تا ۴۰۔ جو بات اللہ نے نبی کے لئے ٹھیرادی ہے۔ اس میں نبی پر کچھ تنگی نہیں۔ اللہ کا دستور ہے۔ جو اُن لوگوں میں جو پہلے ہو گذرے ہیں۔ جاری رہا ہے۔ اور اللہ کا کام اندازہ پر مقرر کیا ہوا ہے۔ جو خدا کے پیغام پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ حساب لینے والا کافی ہے۔ محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے۔ لیکن اللہ کا رسول اور سب نبیوں پر مہر ہے۔ اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے

آپ کی تعلیم جملہ ادیان کو ایک مرکزِ اتحاد پر لانا چاہتی ہے۔

سورۂ فتح رکوع ۴ آیت ۲۸۔ وہی اللہ ہے جس نے ہدایت اور سچا دین دیکر اپنا رسول بھیجا۔ تاکہ وہ اُسے

ہر دین پر غلبہ دے اور اللہ کافی گواہ ہے +

آپ انتہا درجہ کے صابر، مستقل مزاج بلند مرتبہ اور اپنی دھن کے مضبوط ترین انسان ہیں

دوات اور قلم کے ذریعہ دین خدا کی آخری تکمیل پر پہنچانے کیلئے بشیر ہیں

سورۃ قلم آیات ۱ تا ۱۴۔ ن ۔ دوات اور قلم کی قسم اور جو کچھ لکھتے ہیں۔ اس کی قسم۔ کہ تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہو۔ بیشک تو بڑا خلیق ہے۔ سو اب تو بھی دیکھ لیگا۔ اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں کون دیوانہ ہے بیشک تیرا رب اُسے خوب جانتا ہے۔ جو اس کی راہ سے بہکا ہوا ہے۔ اور وہ اُن کو بھی خوب جانتا ہے۔ جو ہدایت پر ہیں۔ سو تو جھٹلانے والوں کا کہا نہ مان۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح تو ڈھیلا ہو۔ تو وہ بھی ڈھیلے ہوں۔ اور کسی قسمیں کھانے والے ذلیل کا کہا نہ مان۔ جو طعنے دیتا چغلی کرتا پھرتا ہے۔ بھلے کاموں سے روکتا ہے۔ حد سے باہر نکلا ہوا ہے۔ گنہگار ہے۔ بدخو اس کے بعد بدنام اس لئے کہ مال اور بیٹوں والا ہے

انسانی دنیا خود غرضی اور ہمدردی کی دو راہوں پر گامزن ہے

آپکی تعلیم یہی ہے کہ خود غرض لوگ اپنی خواہشات کو ترک کر کے اتحادی نظام میں شامل ہوں۔ تاکہ تمام بنی نوع انسان کی یکجہتی ایک پائدار اور سیدھی راہ چلکر پُرامن زندگی کا نظام قائم کرے اور فضول قصے کہانیاں ترک کرے

سورۃ مومنون رکوع ۴۔ ہم (اللہ تعالیٰ کی ذات) کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے۔ جو سچ بولتی ہے۔ اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔ مگر اُن کے دل اس بات سے غافل ہیں۔ اور اُن کو اس کے سوا اور کام لگے ہیں۔ جن کو وہ کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم اُن کے آسودہ لوگوں کو عذاب میں پکڑیں گے۔ تو ناگاہ فریاد کریں گے۔ آج فریاد نہ کرو تم ہم سے چھڑائے نہ جاؤ گے۔ تمہارے سامنے ہماری آئتیں پڑھی جاتی تھیں۔ تو تم اپنی ایڑیوں پر الٹے بھاگتے تھے۔ قرآن سے تکبر کرتے۔ افسانہ میں مشغول ہو کر اُسے چھوڑتے تھے۔ سو کیا انہوں نے اس بات میں فکر نہ کیا۔ یا اُن کے پاس کوئی ایسی بات آئی ہے جو اُن کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آئی تھی۔ یا وہ اپنے رسول کو نہیں پہچانتے۔ کہ اسکو اوپرے سمجھتے ہیں یا کہتے ہیں۔ کہ اُسے جنون ہے۔ کوئی نہیں بلکہ وہ اُن کے پاس حق بات لایا ہے۔ اور اُن میں سے اکثر لوگوں کو حق برا معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر حق اُن کی خواہشوں کے مطیع ہو جائے تو آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہے بگڑ جائے۔ لیکن ہم اُن کی نصیحت اُن کے پاس لائے ہیں۔ سو وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑتے ہیں۔ یا تو اُن سے مزدوری مانگتا ہے۔ سو تیرے رب کی مزدوری اچھی ہے۔ اور وہ بہتر مزدوری دینے والا ہے۔ اور تو تو انہیں سیدھی راہ پر بلاتا ہے۔ اور جو آخرت کے منکر ہیں۔ وہ اس راہ سے ٹیڑھے ہوئے جاتے ہیں۔ اور اگر ہم اُن پر رحم کریں۔ اور جو تکلیفیں اُن پر ہیں اُسے ہٹا دیں۔ تو وہ بہکے

ہوئے اپنی گمراہی میں ہمیشہ ٹیڑھے رہیں گے۔ اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تھا تو بھی انہوں نے نہ اپنے رب کے سامنے عاجزی کی اور نہ گڑگڑائے یہاں تک کہ جب ہم اُن پر ایک سخت عذاب کا دروازہ کھولتے گئے۔ تب اس میں اُن کی آس ٹوٹ گئی ×

سورۂ انبیاء رکوع ۔ ۷ ۔ جو کوئی نیک عمل کرے گا اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو گا۔ تو اس کی کوشش نامقبول نہ ہو گی ۔ اور ہم اسکو لکھتے ہیں۔ اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا۔ ممکن نہیں کہ وہ ہمارے پاس لوٹ کر نہ آئیں یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج (مراد جرمن قوم کیونکہ یاجوج ماجوج کے بت برلن دار الخلافہ جرمنی میں نصب شدہ ہیں) کھولے جائیں اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے آئیں۔ اور سچا وعدہ نزدیک آجاتے۔ پھر ناگاہ کافروں کی آنکھیں اوپر لگی رہ جائیں۔ شامت ہماری۔ ہم اس حال سے غافل تھے۔ بلکہ ہم ظالم تھے۔ تم لوگ اور اللہ کے سوا جن کو تم پوجتے ہو (خودغرضانہ آئین و قوانین اور مادی طاقتیں جن پر جنگیں لڑی جا رہی ہیں) سب دوزخ کا ایندھن ہو۔ تم اس پر پہنچو گے۔ اگر یہ معبود ہوتے۔ تو دوزخ پر نہ پہونچتے۔ اور وہ سب اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں چلانا ہے اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے۔ جن کے لئے ہماری طرف سے اول بھلائی مقرر ہو گئی ہے۔ وہ اس سے دور رہیں گے۔ وہ دوزخ کی آہٹ بھی نہ سنیں گے ۔ اور وہ اُن چیزوں پر جن کو اُن کا جی چاہے گا۔ ہمیشہ رہیں گے۔ اس بڑی گھبراہٹ کا انہیں غم نہ ہو گا ۔ اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے ۔ (مراد موجودہ جنگ ۱۹۳۹ء کی غیر جانبدار قومیں) یہ تمہارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ ہوا تھا۔ جس دن ہم آسمان کو اسطرح لپیٹیں گے۔ جیسے نوشتوں کا طومار لپٹتا ہے۔ جیسے ہم نے پہلی پیدائش شروع کی تھی۔ ہم اُسے دہرائیں گے۔ وعدہ ہمارے ذمہ ہے۔ ہمیں کرنا ہے اور ہم نے نصیحت کے بعد زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ میرے نیک بندے زمین کے وارث ہونگے۔ اس وعدہ میں عابد لوگوں کے لئے کفایت ہے ۔ اور ہم نے تجھے اے محمدؐ جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ تو کہہ کہ مجھ پر یہی وحی نازل ہوئی ہے۔ کہ تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے۔ پس کیا تم یہ مانتے ہو؟ پھر اگر وہ منہ موڑیں۔ تو اے محمدؐ تو کہہ تم سب کو یکساں طور پر خبر دے چکا۔ اور میں نہیں جانتا۔ کہ جو وعدہ تم سے کیا گیا ہے۔ وہ نزدیک ہے۔ یا دور۔ وہ اس بات کو جو پکار کر کہی جائے جانتا ہے۔ اور تمہاری پوشیدہ باتیں بھی جانتا ہے۔ اور میں نہیں جانتا شاید یہ وعدہ تمہاری آزمائش اور ایک وقت تک بہرہ مندی ہو تو کہہ۔ اے رب انصاف کے ساتھ فیصلہ کر اور ہمارا رب رحمان ہے۔ اُسی سے ہم تمہاری ان باتوں پر جو بناتے ہو۔ مدد مانگتے ہیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات نے عقدۂ ربوبیت کے حل کیلئے کوثر (بانیٔ تنظیم تعلیم الفرقان) کے راز کو عطا فرمایا

سورۂ کوثر:۔ اے محمدؐ۔ ہم نے تجھے کوثر دی ہے ۔ سو تو اپنے رب کیلئے (اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کیلئے) نماز پڑھ (صف بندیاں قائم کر) اور قربانی کر (اپنی روحانی جسمانی اور مالی طاقتوں کو خرچ کر) بیشک جو تیرا دشمن ہے

اس تعلیم القرآن کا دشمن ہے) وہی بے نسل ہے۔
مراد یہ ہے۔ کہ جو بھی اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے صف بندیاں قایم کرنے اور روحانی جسمانی اور مالی طاقتوں کو خرچ کرنے کا دشمن ہے۔ وہ نسل انسانی میں شمار کے قابل نہیں۔
سورۂ الم نشرح۔ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا۔ اور ہم نے تجھ سے تیرا بوجھ اتار دیا۔ جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی۔ اور تیرے ذکر کا آوازہ بلند کیا۔ سو بیشک سختی کے ساتھ آسانی ہے بیشک سختی کے ساتھ آسانی ہے۔ سو جب تو فارغ ہو تو جفاکشی کر اور اپنے رب کی طرف دل لگا۔
مراد یہ ہے۔ کہ جس قدر محنت اور مشقت اشیاء کی تکمیل پر صرف کرنے سے ہو سکتی ہے۔ ہر ایک ممکن کوشش سے عمل میں لا۔ اور وہ کوشش یہی ہے۔ کہ جب مٹی۔ ہوا۔ اور حرارت ہر جگہ موجود ہیں۔ بدون پانی کی امداد کے بیکار ہیں۔ پانی کے انتظام سے ان کو کارآمد کرنے پر ہر ایک جدوجہد پر عامل ہو

آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت رب کی تلقین کیلئے حکومت کا امدادی رہنا

لازم قرار دیا۔ اور یہی لزوم قیامت کے وعدہ شدہ وقت کے لیے نظام حکومت میں استقامت کا باعث قرار دیا
سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۹۔ سورج ڈھلنے کے وقت سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کر (ان اوقات میں صف بندیاں قائم کر کے اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی جدوجہد کیا کر) اور قرآن فجر کو بے شک فجر کا قرآن مشہود ہے (مراد یہ کہ کاروباری وقت سے پہلے تعلیم القرآن سے کامیابی کے حصول کیلئے اسباق حاصل کیا کر) اور کچھ رات قرآن کے ساتھ جاگتا رہ۔ یہ تیرے لئے زائد حکم ہے۔ شائد تیرا رب تجھے تعریف کے مقام میں کھڑا کرے۔ اور کہہ اے رب مجھے پسندیدہ طور سے داخل کر اور پسندیدہ طور سے نکال۔ اور اپنی طرف سے مجھے حکومت کی مدد دے۔ اور کہہ حق آیا۔ اور باطل دور ہوا۔ بیشک باطل نیست ہو گا۔ اور قرآن میں ہم وہ باتیں نازل کرتے ہیں۔ جو مومنین کے لئے صحت اور رحمت ہیں۔ مگر ظالموں کا نقصان ہی زیادہ ہوتا ہے۔ اور جب ہم انسان پر فضل کرتے ہیں۔ تو وہ ٹلا جاتا ہے۔ اور اپنی کروٹ دور کر لیتا ہے۔ اور جب اسے برائی چھوئے۔ تو نا اُمید ہو جاتا ہے۔ تو کہہ ہر کوئی اپنے طریقہ پر کام کرتا ہے۔ سو تیرا رب اُسے خوب جانتا ہے جو خوب راہ یافتہ ہے۔

مراد یہ ہے۔ کہ انسان ناشکر گذار ہونے کی وجہ سے اپنی عملی زندگی کے اچھے اور بُرے نتایج کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ اور نہیں سمجھتا۔ کہ اشیاء کی بے انتہا تعداد ہونے کی وجہ سے جب اُن کی تکمیل کی ذمہ واریاں بھی لاتعداد ہیں۔ تو ہر ایک بشر کی مختلف ذمہ واریاں ایک طور اور طریقہ کی نہیں ہو سکتیں جن کو اُسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفت رب کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم کی تعلیم پر رجوع لانا چاہیے۔ اور اُسی کی پیروی میں اخوت اور یگانگت کے قیام کے لئے یکجہت رہنا لازم آتا ہے۔

آپ کی انکساری

سورۂ انعام رکوع ۵ آیت ۵۱ ۔ اے محمدؐ تو کہہ میں تم سے نہیں کہتا۔ کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں۔ اور نہیں کہتا۔ کہ میں غیب دان ہوں ۔ اور نہیں کہتا۔ کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو اسی وحی کے تابع ہوں۔ جو مجھے ہاں ہوتی ہے ۔ تو کہہ کیا اندھا اور بینا برابر ہیں ۔ کیا تم فکر نہیں کرتے ۔
سورۂ اعراف رکوع ۲۳ ۔ آیت ۱۸۸ ۔ اے محمد تو کہہ میں اپنی جان کے بھلے یا برے کا مالک نہیں ہوں ۔ لیکن جو کچھ اللہ چاہے اور اگر میں غیب کی بات جانتا تو بہت سی خوبیاں جمع کر لیتا۔ اور مجھے کوئی برائی نہ پہونچتی ۔ میں تو مومنوں کو صرف ڈرانے اور خوشی سنانے والا ہوں ۔
سورۂ کہف رکوع ۱۲ ۔ آیت ۱۱۰ ۔ اے محمدؐ تو کہہ میں بھی آدمی ہوں ۔ تمہاری مانند میری طرف وحی آتی ہے ۔ کہ تمہارا معبود فقط ایک معبود ہے ۔ پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے ۔ اسکو چاہیئے ۔ کہ عمل نیک کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے ۔
سورۂ احقاف رکوع ۱ آیت ۸ ۔ اے محمدؐ تو کہہ میں کچھ نیا رسول نہیں ہوں ۔ اور میں نہیں جانتا ۔ کہ میرے ساتھ کیا ہوگا ۔ اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا ۔ میں تو اسی کے تابع ہوں جو بذریعہ وحی مجھ پر نازل ہوتا ہے ۔ اور میں تو صرف کھولکر ڈر سنانے والا ہوں ۔

آپ کے مزاج میں بناوٹ نہیں تھی

سورۂ ص رکوع ۵ ۔ آیت ۸۶ ۔ اے محمدؐ تو کہہ میں اس تبلیغ قرآن پر تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا ۔ اور میں اپنے آپ کو بنانے والوں میں سے نہیں ہوں ۔

آپ کے معجزات کی وجہ سے کفار آپ کو جادوگر کہتے تھے

سورۂ سبا رکوع ۵ ۔ آیت ۴۲ ۔ جب ہماری روشن آیتیں کفار کے آگے پڑھی جاتی ہیں ۔ تو کہتے ہیں ۔ کہ اور کچھ نہیں ۔ یہ تو جھوٹ باندھا ہوا ہے ۔ اور کافروں نے حق کی نسبت جب وہ ان کے پاس آیا ۔ یوں کہا ۔ کہ یہ اور کچھ نہیں صرف کھلا جادو ہے ۔
سورۂ صافات ۔ رکوع ۱ ۔ آیات ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ کافر جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں ۔ تو تمسخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں ۔ کہ یہ اور کچھ نہیں کھلا جادو ہے ۔
سورۂ ص رکوع ۱ ۔ آیات ۳ ۔ تا ۷ ۔ اور کافر لوگ اس پر تعجب کرنے لگے ۔ کہ ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آیا ۔ اور کافروں نے کہا ۔ کہ یہ جادوگر ہے ۔ جھوٹا ۔ کیا اس نے سب معبودوں کو ایک معبود کر دیا ۔ یہ تو ایک عجیب بات ہے ۔ اور ان میں کے

سردار لوگ یہ کہکر چل دیئے۔ کہ چلو اور اپنے معبودوں پر ثابت قدم رہو۔ بیشک اس بات میں کچھ غرض ہے۔ ہم نے ایسی بات پچھلی ملت میں نہیں سنی اور کچھ نہیں یہ صرف بنائی ہوئی بات ہے۔ کیا ہمارے درمیان اسی پر نصیحت اتری ہے۔ بلکہ وہ میری نصیحت سے شک میں ہیں۔ بلکہ ابھی انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا۔

سورۂ زخرف رکوع ۳۔ آیت ۲۹۔ جب کافروں کے پاس حق آیا تو بولے۔ کہ یہ جادو ہے۔ اور ہم اس کو نہیں مانتے۔

سورۂ احقاف رکوع ۱۔ آیت ۶۔ جب ہماری واضح آیتیں کافروں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں۔ تو کافر سچی بات کو جب وہ اُن کے پاس آئی کہتے ہیں۔ کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

سورۂ قمر رکوع ۱ آیات ۲ و ۳ اگر کافر لوگ کوئی نشانی دیکھیں۔ تو منہ پھیر لیں۔ اور کہیں کہ یہ جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ اور انہوں نے جھٹلایا۔ اور اپنی خواہشوں پر چلے۔ اور ہر کام ایک وقت پر ٹھہرا ہوا ہے۔

سورۂ صف رکوع ۱۔ آیت ۶۔ جب مریم کے بیٹے عیسٰی نے کہا۔ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ مجھ سے آگے جو توریت ہے۔ میں اس کا مصدق ہوں۔ اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں۔ جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ کھلی نشانیاں لیکر اُن کے پاس آیا۔ تو کہا۔ کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

سورۂ مدثر رکوع ۱۔ آیت ۲۴۔ پھر بولا اور کچھ نہیں۔ یہ صرف جادو ہے۔ جو نقل ہوتا چلا آرہا ہے

آپ کو قیامت کے دن اللہ تعالٰی یہاں تک دیگا کہ آپ خوش ہو جائینگے

سورۂ ضحٰی آیت ۵۔ البتہ عنقریب تیرا رب تجھے دیگا۔ پھر تو راضی ہو جائے گا۔

آپ کو دن کا لمبا وقت کاروبار میں مشغول رکھنے اور رات کو تعلیم القرآن پر غور و فکر کرنے کا حکم!

سورۂ مزمل رکوع ۱ آیات ۱ تا ۹ اے جھرمٹ مارنے والے رات کو اٹھ۔ مگر تھوڑا۔ آدھی رات یا تھوڑا۔ اس سے کم کر۔ یا اس پر زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر صاف پڑھ۔ ہم تجھ پر ایک بھاری بات ڈالنے والے ہیں۔ بیشک رات کا اٹھنا نفس کو سخت کچلنے والا قول کو زیادہ درست کرنے والا ہے۔ دن میں تجھے لمبا شغل رہتا ہے۔ اور اپنے رب کا نام یاد کر۔ اور سب سے الگ ہو کر اس کی طرف خوب متوجہ ہو۔

وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے۔ اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سو تو اُسی کو کارساز بنا۔

معراج یا ترقیات کے حصول کیلئے آپؐ نے سیاحت آسمانی و زمینی کو پاک اصول ٹھیرایا

سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۔ آیت ۱۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ محمدؐ کو راتوں رات مسجد حرام (کعبہ) سے مسجد اقصٰی (بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت دی ہے۔ لیگیا۔ تاکہ ہم اُسے اپنی بعض نشانیاں دکھلائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے ؞
سورۂ نجم آیات ۱ تا ۱۸۔ تارے کی قسم جب گرے تمہارا رفیق نہ گمراہ ہوا ہے۔ اور نہ بے راہ چلا ہے۔ اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ تو وحی ہے۔ جو اس پر نازل ہوتی ہے سخت قوتوں والے نے اسے سکھلایا ہے۔ جو زبردست ہے۔ وہ سیدھا کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ آسمان کے اونچے کنارہ پر تھا۔ پھر وہ نزدیک ہوا۔ اور نیچے اتر آیا۔ سو دو کمان کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ پر رہ گیا۔ پھر اُس نے اپنے بندہ کی طرف جو وحی نازل کرنی تھی کی۔ جو اس نے دیکھا! اس میں اس کے دل نے جھوٹ نہیں ملایا۔ اب کیا تم اس سے اُس چیز میں جھگڑو گے۔ جس کا اس نے معائنہ کیا۔ حالانکہ اس نے اُسے ایک دفعہ اور بھی دیکھا ہے۔ پرلی حد کی بیری کے پاس۔ اس بیری کے پاس رہنے کی بہشت ہے۔ جب چھا رہا تھا۔ اُس بیری پر جو کچھ چھا رہا تھا۔ نگاہ نہ بہکی۔ اور نہ حد سے بڑھی۔ بیشک اس نے اپنے رب کے بڑے بڑے نمونے دیکھے ؞

کفر اور فسق سے حفاظت حاصل کرنے کیلئے آپؐ کی واضح تعلیم

سورۂ حدید رکوع ۳۔ آیات ۲۰۔ ۲۱۔ جان رکھو۔ کہ دنیا کی زندگی اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ کہ کھیل اور تماشہ اور ظاہری آرائش اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا۔ اور اموال و اولاد میں زیادتی طلب کرنا ہے جیسے مینہ بارش جس کی روئیدگی کسانوں کو اچھی لگتی ہے۔ پھر خشک ہو جاتی ہے۔ تو تو اُسے زرد دیکھتا ہے۔ پھر چورا چورا ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب ہے۔ اور اللہ سے مغفرت اور رضامندی ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی پونجی ہے ؞

پاک اور ناپاک میں تمیز کیلئے آپؐ کی واضح تعلیم

سورۂ آل عمران رکوع ۲۔ آیات ۸ تا ۱۰۔ جو کافر ہیں۔ خدا کے سامنے اُن کے اموال اور بال بچے

کچھ کام نہ آئیں گے۔ اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں۔ جیسے فرعونیوں اور ان سے پہلوں کا حال تھا کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تو خدا نے انکو اُن کے گناہوں میں پکڑا اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ کافروں سے کہدے۔ کہ عنقریب تم مغلوب ہو گے۔ اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے۔ اور وہ بڑا بسترہ ہے*

سورۂ انفال رکوع ۴۔ آیات ۳۶ تا ۳۸۔ کافر اپنے مال اس لئے خرچ کرتے ہیں۔ کہ لوگوں کو خدا کی راہ سے روکیں خرچ تو کریں گے۔ پھر وہ خرچ ان پر حسرت ہوگا۔ آخر مغلوب ہوں گے اور کافر دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔ تاکہ اللہ ناپاک اور پاک میں فرق کرے اور ناپاک کو ایک کو ایک پر رکھکر سب کو ڈھیر لگائے پھر اس ڈھیر کو دوزخ میں ڈالے۔ یہی لوگ زیاں کار ہیں

سورۂ توبہ رکوع ۵ آیات ۳۰ تا ۳۵۔ یہود نے کہا۔ کہ عزیز خدا کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ یہ اُن کے منہ کی باتیں ہیں۔ اگلے کافروں کی بات کی ریس کرتے ہیں انہیں خدا کی مار کہاں اُلٹے جاتے ہیں۔ خدا کے سوا اپنے احبار و رہبان (علماء و مشائخ) اور مسیح بن مریم کو خدا بنایا۔ حالانکہ اُن کو یہی حکم ہوا تھا کہ وہ واحد خدا کی عبادت کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ان کے شرک سے وہ پاک ہے۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں۔ اور اللہ یہ چاہتا ہے۔ کہ اپنے نور کو پورا کرے۔ اگرچہ کافر ناخوش ہوں۔ اسی نے اپنا رسول ہدایت و دین حق دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ وہ اس دین کو تمام دنیا کے دینوں پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرک برا مانیں۔ مومنو! احبار و رہبان (علماء و مشائخ) کے میں سے اکثر لوگوں کے مال ناحق کھاتے۔ اور لوگوں کو اس کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور وہ جو سونا اور چاندی جمع کرتے اور اللہ کی راہ میں اسے خرچ نہیں کرتے۔ تو انہیں دکھ دینے والے عذاب کی بشارت سنا۔ جس دن وہ خزانہ دوزخ کی آگ میں تپایا جاویگا۔ پھر ان کی پیشانی اور کروٹوں میں اس سے داغ دیئے جائیں گے۔ اور کہا جائے گا۔ کہ یہ تمہارا خزانہ ہے۔ جو تم نے اپنی جانوں کے لئے جمع کیا تھا۔ پس اپنے خزانہ کا مزہ چکھو۔

سورۂ نحل رکوع ۱۳ - اللہ عدل اور نیکی اور اہل قرابت کو کچھ دینے کا حکم کرتا۔ اور بے حیائی اور ناپسند بات اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ تمہیں سمجھاتا ہے شاید تم یاد رکھو۔ اور خدا کا عہد جب تم اس سے باندھو پورا کرو۔ اور پکی قسمیں کھاکر نہ توڑو اور تم نے اللہ کو قسموں میں اپنے اوپر ضامن ٹھہرایا ہے۔ اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور تم اس عورت کی مانند نہ ہو جس نے اپنا سوت بعد محنت ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ کہ تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان فساد کرنے کا حیلہ بناؤ کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھا ہوا ہے اللہ تمہیں اس سے آزماتا ہے۔ اور اللہ قیامت کے دن تمہاری اختلافی باتوں کو تم سے کھولکر بیان کریگا۔ اور اگر اللہ یہ چاہتا۔ تو تم کو ایک ہی امت کر دیتا۔ لیکن وہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے ہدایت کرے۔ اور تمہارے کاموں کی تم سے پوچھ ہوگی اپنی قسموں کو اپنے درمیان حیلہ نہ بناؤ۔ کہ جمے پیچھے کوئی قدم ڈگ جائے اور تم اللہ کی راہ سے روکنے کے باعث ہو کر عذاب چکھو اور تمہیں بڑا عذاب ہو۔ اور عہد خدا کے مقابلہ میں حقیر قیمت نہ لو۔ جو اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ جو تمہار

پاس سے جاتا رہیگا اور جو اللہ کے پاس ہے باقی رہنے والا ہے اور ہم ثابت قدموں کو اُن کے نیک کاموں کا ضرور بدلہ دینگے۔ مرد ہو یا عورت جو مسلمان ہو کر
نیک کام کرے ہم اُسے اچھی زندگی سے زندہ کریں گے۔ اور اُن کے اچھے کاموں کا جو وہ کرتے تھے بدلہ دینگے۔ سو جب تو قرآن پڑھے تو
شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ اُن لوگوں پر جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اُس کا زور نہیں چلتا۔ اُس کا زور صرف
انہیں پر چلتا ہے جو اس کے دوست اور مشرک ہیں۔

سورۂ فتح رکوع ا ہم نے تیرے لئے کھلی ہوئی فتح کا فیصلہ کیا۔ تاکہ اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔ اور اپنی نعمت تمام
کرے۔ اور تجھے راہ راست دکھائے اور تجھے قوی مدد دے۔ وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل کی تاکہ وہ ایمان میں
اپنے ایمان کے ساتھ اور بڑھ جائیں۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ کے ہیں۔ اور اللہ خبردار حکمت والا ہے تاکہ وہ ایماندار مردوں
اور ایماندار عورتوں کو ایسے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ اُن کی بدیاں اُن
سے دور کرے۔ اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی مراد ملتی ہے اور تاکہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو
جو خدا کی نسبت بُرا گمان رکھتے ہیں۔ عذاب دے یہ لوگ مصیبت کے چکر میں ہیں اور اُن پر اللہ کا غضب ہوا۔ اور اس نے اُن پر لعنت
کی اور اُن کے لئے دوزخ تیار کیا۔ اور وہ بُری جگہ ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں۔ اور اللہ غالب حکمت والا
ہے۔ بیشک ہم نے تجھے گواہ اور خوشی اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اُس کو
قوت دو۔ اور اسکی تعظیم کرو۔ اور صبح و شام اسکی تسبیح کرو۔ بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا ہی سے بیعت
کرتے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہے۔ پھر جس نے عہد توڑا۔ تو اس نے اپنے ہی بُرے کیلئے توڑا۔ اور جس نے
اس بات کو پورا کیا جس پر اُس نے اللہ سے عہد کیا تھا۔ تو وہ اُسے اجرِ عظیم دیگا۔

آپ کی تعلیم کہ پاک باطنی اختیار کرنیوالوں کی اللہ تعالیٰ کی ذات ہر طرح امداد فرماتی ہے

سورہ انفال رکوع ا-۲- آیات ۹ تا ۱۹- اے محمد- جب تم نے اپنے رب سے فریاد کی سو اُس نے تمہاری دعا قبول فرمائی
کہ میں ہزار فرشتے لگاتار بھیجکر تمہاری مدد کرونگا۔ اور یہ وعدہ مدد جو اللہ نے کیا صرف خوشخبری تھی۔ اور تاکہ اس کے ذریعے تمہارے
دل تسکین پائیں اور فتح تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہوا کرتی ہے۔ اللہ غالب حکمت والا ہے۔ جب اس نے تم پر اونگھ ڈالی
جو اس کی طرف سے امن تھی اور آسمان سے بزور مینہ برسایا۔ تاکہ اس پانی سے تمہیں پاک کرے اور شیطانی نجاست
تم سے رفع کرے اور تمہارے دلوں پر گرہ لگائے اور تمہارے قدم ثابت کرے۔ جب تیرے رب نے فرشتوں کو الہام دیا۔
میں بھی تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو مضبوط کرو۔ میں کافروں کے دل میں خوف ڈالوں گا۔ پس تم گردنوں
پر مارو اور اُن کے پور پور کاٹ ڈالو۔ یہ اس لئے کہ اللہ اور رسول سے مخالفت کی تھی۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول سے
مخالفت کریگا۔ تو اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ عذاب تم اب چکھ لو۔ اور کافروں کے لئے آگ کا عذاب آگے ہے۔ مومنو!
جب تم میدانِ جنگ میں کافروں کے مقابل ہو۔ تو اُن کو ہرگز پشت نہ دو۔ اور جو کوئی اس دن اُنکو پیٹھ دیگا سوائے اس کے
جو ہنر کرتا ہے یا اپنی فوج میں جا ملتا ہے۔ وہ اللہ کا غضب لے پھریگا۔ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ اور وہ بُری جگہ
ہے۔ پس تم نے انہیں نہیں مارا۔ لیکن اللہ نے مارا۔ اور تم نے مٹھی خاک نہیں پھینکی تھی۔ مگر اللہ نے پھینکی تھی۔ اور وہ مومنین
پر اپنی طرف سے خوب احسان کیا چاہتا ہے۔ اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ یہ تو ہو چکا اور جان رکھو کہ اللہ کافروں کی تدبیر کو

لڈک دیکا - اگر تم فتح مانگتے تھے - تو فتح تم پاس آگئی - اب اگر تم باز آؤ تمہارے لیئے بہتر ہے - اور جو تم مڑکے آؤگے ہم بھی مڑکے آئیں گے - اور تمہاری جمعیت کچھ تمہیں مفید نہ ہوگی - اگرچہ بہت ہو - اور اللہ دونوں کیساتھ ہے ۔

سورۂ توبہ رکوع ۴ - اے محمدؐ بہت جگہوں میں خدا تم کو مدد دیچکا ہے - اور جنگ حنین کے دن جب تم اپنی کثرت سے جاتے تھے اور وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی تھی - اور زمین باوجود اپنی فراخی کے تم پر تنگ ہوگئی تھا - پھر تم پشت دیکے بھاگے تھے - پھر اللہ نے اپنے رسول اور مومنین پر اپنی تسکین نازل کی تھی - اور ایسی فوجیں بھیجی تھیں - جو تم نے نہیں دیکھیں اور کافروں کو عذاب دیا تھا - اور کافروں کا بدلہ یہی تھا - پھر اس کے بعد اللہ جس پر چاہے رحم کرے اور اللہ جاننے والا مہربان ہے - مومنو! مشرک لوگ پلید ہیں - اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں - اور اگر تم محتاجی سے ڈرو (کہ اُن کے ساتھ تجارت بند ہوگی) - تو خدا اگر چاہے گا - تو اپنے فضل سے تمہیں غنی کردے گا اللہ جاننے والا حکمت والا ہے - اہل کتاب میں سے جو لوگ اللہ اور آخری دن پر ایمان نہیں لاتے - اور اللہ اور اس کے رسول کی حرام کی ہوئی اشیاء کو حرام نہیں جانتے اور دین حق قبول نہیں کرتے - تم مسلمان ایسوں سے مقابلہ کرو - یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں اور ذلیل ہوکر رہیں -

سورۂ توبہ رکوع ۱۱-۱۲ - رسول اللہ سے جدا ہوکر پیچھے بیٹھ رہنے والے خوش ہوئے ہیں - اور انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنا مکروہ جانا اور کہا کہ گرمی میں نہ نکلو - تو کہہ جہنم کی آگ سخت گرم ہے - اگر وہ سمجھیں سو تو تھوڑا ہنسیں اور بہت سا روئیں - یہ اُن کی کمائی کا بدلہ ہے - سو اُن میں سے کسی فرقہ کی طرف اگر تجھے اللہ پھر لیجائے - اور وہ تجھ سے لڑائی میں نکلنے کیلئے اذن چاہیں - تو کہہ تم میرے ساتھ کبھی نہ نکلو گے - اور کسی دشمن سے میرے ہمراہ ہوکر کبھی نہ لڑو گے - تم پہلی بار بیٹھ رہنے پر راضی تھے - سو اب پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو - اگر اُن کا کوئی شخص مرجائے - تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھیو - اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا - وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہوئے اور فاسق ہی مرگئے - اور تو اُن کے اموال اور اولاد پر تعجب نکر اللہ انہیں انکی چیزوں سے دنیا میں عذاب دینا چاہتا ہے - اور جب اُن کی جان نکلے گی - کافر ہی مریں گے - اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے - کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کیساتھ ملکر جہاد کرو - تو ان میں سے اہل دولت تجھ سے رخصت مانگتے ہیں - اور کہتے ہیں - کہ ہمیں بیٹھ رہنے والوں میں چھوڑ - پیچھی عورتوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں ہ اور اُن کے دلوں پر مہر لگی ہے - سو وہ نہیں سمجھتے - لیکن رسول اور اس کے ایماندار ساتھی اپنی جان اور مالوں سے جہاد کرتے ہیں اور انہیں کے لیئے خوبیاں ہیں اور وہی مراد کو پہنچیں گے اُن کے لئے اللہ نے باغ تیار کئے ہیں - جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں - وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے - یہی بڑی مراد ملنی ہے -

اور بہانہ کرنے والے گنوار آئے - کہ انہیں رخصت ملے - اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا وہ خود ہی بیٹھ رہے - اب اُن میں سے کافروں کو دکھ کا عذاب پہنچے گا - ضعیفوں اور بیماروں اور اُن پر کچھ گناہ نہیں ہے - جن کے پاس خرچ نہیں - جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیرخواہ ہیں

نیکوں پر الزام کی راہ نہیں ہے - اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے - اور نہ ان پر گناہ ہے
کہ جب وہ تیرے پاس آئے - کہ تو انہیں سواری دے - تو نے کہا - کہ میں اپنے پاس وہ شے نہیں
پاتا - جس پر تمہیں سوار کروں - تو وہ الٹے پھر گئے - اور ان کی آنکھیں اس غم سے آنسو بہاتی تھیں - کہ وہ
خرچ کرنے کو نہیں پاتے - الزام صرف ان پر ہے - جو غنی ہو کر تجھ سے رخصت مانگتے اور پچھلی عورتوں کے
ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں - اور اللہ نے اُن کے دلوں پر مہر کی ہے - سو وہ نہیں جانتے - جب تم اُن کی طرف
واپس جاؤ گے - تو تمہارے سامنے عذر کریں گے - تو کہہ عذر نہ کرو - ہم تمہاری بات کا ہرگز یقین
نہیں کریں گے - ہمیں اللہ تمہاری خبریں دے چکا ہے - اور اب اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام
دیکھے گا - پھر تم اس کی طرف جاؤ گے - جو ظاہر اور باطن سے خبردار ہے - سو وہ تمہیں تمہارے کام
بتائے گا - انہیں معاف کر دینا - وہ پلید ہیں - اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ ہے - ان کی کمائی کا بدلہ - تم
سے قسمیں کھائیں گے - تاکہ تم اُن سے راضی ہو جاؤ - سو اگر تم اُن سے راضی ہو گئے - تو خدا فاسق
قوم سے راضی نہ ہوگا - دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں - اور جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل
کیا - اس کے حدود نہ سیکھنے کے زیادہ لائق ہیں - اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے - اور بعض دیہاتی
وہ ہیں - کہ جو خرچ کرتے ہیں اُسے چٹی سمجھتے ہیں - اور تمہاری نسبت گردش زمانہ کا انتظار کرتے ہیں
بڑی گردش انہیں پر پڑے - اور اللہ سنتا جانتا ہے - اور دیہاتیوں میں کوئی کوئی ایسا ہے - جو اللہ
پر اور آخری دن پر ایمان رکھتا اور جو خرچ کرتا - اس کو قرب الٰہی اور رسول سے دعا لینے کا وسیلہ
ٹھیراتا ہے - سنتا ہے - وہ اُن کے لئے قربت ہے - اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا
بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ❊ (گویا جسطرح اللہ تعالیٰ کی ذات امر ربی (روح) کی صورت میں ہوا حرارت مٹی
اور پانی کیساتھ ہم آہنگ ہو کر اپنی پاکیزگی کا اظہار فرما رہی ہے - یا انسانی وجود کی جملہ ظاہری اور باطنی طاقتیں یکجان
ہو کر اپنی پاکیزگی سے سبق آموز کر رہی ہیں - حضرت محمدؐ کی ذات والا صفات نسل انسانی کو مختلف ذمہ داریوں
میں تقسیم ہو کر بھی یکجہتی کے سانچوں میں وہی پاکیزگی پیدا کرنے کی طرف رغبت کر رہی ہیں جس کو آپ نے اپنی عملی زندگی
میں نمونہ بنکر دکھلا دیا ❊

مقصود حقیقی - یہی ہے - کہ جس طرح انسانی وجود کے اندر تمام ظاہری اور باطنی طاقتیں
پرامن فرائض بجا لاتی ہوئیں - اور بے لوث - ایک دوسری کی خدمت بجا لانے میں
یکجہت اور یک جان ہیں - رسولوں کی مختلف تعلیم بھی اس امر کا ثبوت بہم پہنچا رہی ہے،
کہ ذمہ داریوں کی رو سے گو نسل انسانی کو ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہے
مگر حوائج ضروریہ کی تکمیل میں بنی آدم اعضائے یک دیگراند ہی کی تعلیم پر نظام امن
قائم ہوگا ❊

پانچویں فصل (یوم الآخر کی حقیقت کو سمجھنا کہ رسولوں کے ذریعہ آئی ہوئی ہدایات پر عامل ہو کر کب نسلِ انسانی تکمیل حاصل کریگی

نفسِ مضمون:۔ والیوم الآخر

عام مروجہ معنی ۔ اور میں ایمان لایا آخری دن پر

حقیقت افروز معنی

اور میں نے یقین کامل کے ساتھ اس حقیقت کو سمجھ لیا ہے ۔ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات نے ہر ایک چیز کے پایۂ تکمیل حاصل کر کے خدمتِ خلق کے لئے کارآمد اور مفید تر ہونے کے وقت کا تعین قرار رکھا ہے ۔ اسی طرح نسلِ انسانی کو بھی ظلمت اور جہالت کی تاریکیوں اور خونریزی پیدا کرنے والی دشمنیوں سے نجات حاصل کر کے اپنے اسماء و صفات کی تجلیات کے اعین اور نائب کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے خاص وقت مقرر فرما رکھا ہے ۔

مقصودِ حقیقی :۔ یہی ہے ۔ کہ انسانوں کے اپنے اعمال اگر ایک دوسرے کی نقصان رسانی کا باعث ہیں ۔ یا انسانوں کی غفلتیں ۔ نااتفاقیاں اور کم فہمیاں ایک دوسرے کی معاونت یا انسانوں اور اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر پر منفعت بنانے کی ذمہ واریوں سے قاصر ہیں ۔ تو ایسے وقت میں جبکہ عمل انسانی میں فراوانی حاصل آجانے پر بوجہ حسد باہمی اور دشمنی کے پُر امن زندگی کا قائم رکھنا دشوار ہو جاوے گا ۔ تو انسانوں کی یکجہتی حاصل آنے سے ۔ ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پر منفعت بنانے کو مکمل کر لیا جاوے گا ۔

چھٹی فصل (نیکی اور بدی کے ظہور کو سمجھنا کیونکہ نسل انسانی اچھے اور برے اعمال پر خود ہی اپنی تقدیر کی تعبیر میں فعل مختار ہے

نفس مضمون :۔ والقدرِ خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ ٥

عام مروجہ معنی :۔ اور تقدیر پر کہ اچھی اور بری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

حقیقت افروز معنی :۔ تقدیر کا مفہوم اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے اور ان سے مفاد حاصل کرنے سے ہی اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ جب ہوا ۔ حرارت مٹی اور پانی میں سے کسی ایک کی نامو افقت یا اعتدال سے کمی بیشی امر سبب (روح) کی امداد کے حصول میں اشیاء کی عملی زندگی کو ناکام بنا دیتی ہے ۔ تو صاف ظاہر ہے ۔ کہ جہاں اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا

انتظام احسنت سے قایم رکھا جاویگا - وہاں ہر ایک چیز بھی اعلیٰ درجہ کے فوائد مترتب کرکے انسانوں کی تقدیر کو بہتر بنا دیگی اور جہاں اشیاء کی تکمیل جن میں انسان بھی شامل ہے - اور ان سے مفاد حاصل کرنے کی حقیقت سے پہلوتہی کرکے نسل انسانی میں ہی ایک دوسرے کی لوٹ کھسوٹ سے مقصد زندگی کا حصول قایم کرلیا گیا - وہاں لازمی طور پر تباہی اور بربادی رک نہیں سکتی - کیونکہ ہر نیکی اور بدی انسانوں کے اپنے ہی اچھے اور برے اعمال کا نتیجہ ہے

مقصود حقیقی یہی ہے - کہ ہر ممکن جدوجہد انسانوں اور اشیاء کو اس طرح پایۂ تکمیل تک پونچانے پر صرف کی جائے - جس سے ہر ایک بشر اور ہر ایک چیز حکومت - ملک - قوم اور ہر مخلوق کیواسطے مفید تر ہو سکے اور کوئی گمراہ نظر ہی نہ آوے - جو تعلیم القرآن کا مقصد وحید ہے

ساتویں فصل | موت کے زندگی کے مفہوم کو سمجھنا کیونکہ جو قوم بھی اپنی زندگی کی تعبیر میں غافل ہو جاوے مردہ صفت ہے جب بھی بیدار ہو جاوے زندہ قوم بن سکتی ہے

نفس مضمون :- والبعث بعد الموت ؁

عام مروجہ معنی :- اور موت کے بعد زندگی پر -

حقیقت افروز معنی :- جو کہ ہر ایک چیز کا وجود عناصر اور امر ربی (روح) کے اتحاد سے تربیت حاصل کرتا ہے - اور عناصر میں بوسیدگی پیدا ہو جانے سے ہر ایک چیز موت کی منزل پر پہنچ جاتی ہے - مگر اللہ تعالیٰ کی ذات نے ہر ایک چیز کے وجود کو قایم رکھنے کیلئے اس کے تخم کو موجود کرکے ایسا نظام جاری فرما رکھا ہے - جس سے ہر ایک چیز موت کے منازل طے کرتے ہوئے بھی بعث بعد الموت کے سلسلہ کو قایم رکھے ہوئے ہے - اس واسطے یقین کامل رکھنا - کہ نسل انسانی کو بھی اپنی بقا و دوام کیواسطے اپنے تخمی مادہ کی حفاظت کرنی لازم آتی ہے - اور یہی وہ سلسلۂ بقا و دوام ہے - جس کو ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام - ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام کے الفاظ میں مولانا روم صاحب نے ادا فرمایا ہے اور ایک بنیادی مسئلہ ہے - اور تعلیم القرآن میں بارش کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کرنا خواب کی حالت میں انسان کو مردہ صفت شمار کرنا - قوموں کی غفلت اور جمود سے ترقی کن حالات سے محروم ہو کر موت کی مانند بن جانا وغیرہ وغیرہ کا کارآمد اور ترقی کن حالات میں تبدیل ہو جانا ہی بعث بعد الموت قرار دیا گیا ہے

مقصود حقیقی یہی ہے - کہ نسل انسانی خواہ لاتعداد فرقوں اور سرد و گرم ممالک کی تقسیم سے جدا جدا نظر آرہی ہے - مگر جب تک ان سب کی بقا و دوام کو ایک اخوت میں نہیں بدلا جائیگا - نسل انسانی موت کے بعد زندگی کی صحیح منزل سمجھنے اور قایم کرنے سے قاصر اور ایک دوسرے کی تباہی میں مشغول رہکر اللہ تعالیٰ کے زیر عتاب ہی رہے گی

دوسرا باب

اللہ تعالےٰ کی ذات و صفات کے ضابطہ عملی کو یقین کامل کیساتھ ذہن نشین کرنا اور عامل ہونا

نفسِ مضمون:- آمنت باللّٰہ کما ھو باسمائہٖ وصفاتہٖ وقبلت جمیع احکامہ اقرارٌ باللسانِ وتصدیقٌ بالقلب ۞

عام مروجہ معنی:- میں ایمان لایا کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ کے اسماء و صفات کی تجلیات کے پردہ میں آشکارا۔ اور پنہاں ہے۔ اور قبول کئے جمیع احکام زبان کے اقرار اور دل کی تصدیق کے ساتھ۔

حقیقت افروز معنے

یہی ہیں۔ کہ جب علمی طور پر یہ ذہن نشین کر لیا جاوے کہ پر منفعت زندگی قایم کرنے کیلئے کن کن سامانوں کی فراہمی اور پھر ان کے استعمال کے طریقوں سے واقفیت حاصل آنیسے ہی توانین قدرت کی پیروی میں تربیت کا حصول آسان تر ہو جاتا ہے۔ تو ایسے تمام اسباق کو جو مظاہرات عالم سے حاصل آتے ہیں۔ اور جنکو رسولوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے ہم تک پہنچایا ہو۔ دل و جان سے قبول کر کے ان پر عمل کرنا۔ یقینی کیا جاوے

مقصود حقیقی:- تاکہ جمیع نسل انسانی کی عملی زندگی اللہ تعالیٰ کی صفت رب العٰلمین کی مثیل دنیاء عالم کی ہر چیز کو نسل انسانی کے مفاد کیلئے ہی کارآمد اور مفید تر بنانا دستور العمل بنالئے یا یہی ہی جان کی مانند جسکہ جسم کی جملہ ظاہری اور باطنی طاقتیں کارآمد رہنے سے صحت حاصل آتی ہے۔ نسل انسانی کی کاروباری زندگی کی تقسیم انہی اصولوں کے ماتحت جاری کی جاوے۔ تاکہ کوئی جھگڑا اور فساد پیدا نہ ہو۔

حصّہ اوّل (دینِ خدا)

جس میں علم اور عمل یا عبادت اور دعاؤں کے ذریعے یکجہتی پیدا کر کے تقدیر کی امداد کو واضح کیا گیا ہے اور یہ کہ جسطرح اللہ تعالےٰ کی ذات ہر ایک چیز کی تعمیر تکمیل اور پُرمنفعت بنانے میں خود مصروف ہے اسیطرح ہر انسان کو بھی اپنے فرائض منصبی میں مشغول رہنا لازم آتا ہے۔ اور جو بھی منحرف ہو وہ منکرِ دینِ خدا ہے۔ اور انجام میں اُسی کے لئے سخت سے سخت سزا ہے۔

تمہیدی بیان

ذاتِ الٰہی کی اپنی عبادت۔ اور آئینی ذرائع۔ جن سے تقدیر کا ظہور ہو رہا ہے۔ ان کو علمی اور عملی طور پر سمجھنا ؏

ہر ایک بشر کے لئے ہر آن اس حقیقت سے آگاہ رہنا از بس لازم اور ضروری ہے۔ کہ عزت اور عظمت کی رو سے کائنات عالم میں اُسے کیا مرتبہ حاصل ہے۔ اور جملہ دیگر مخلوق سے کیا تعلق اور واسطہ ہے۔ اور عملی زندگی میں جس کی جد وجہد کر رہا ہے۔ وہ اس کی عزت وعظمت اور مرتبہ میں رخنہ انداز تو نہیں۔ چونکہ انسانی دنیا کئی مذاہب۔ فرقوں اور حکومتوں میں تقسیم شدہ ہے۔ اور ہر مذہب۔ فرقہ۔ ملک اور حکومت میں کئی کئی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اس واسطے ان اختلافات کو مٹانے کے لئے ہر مذہب اور فرقہ کی طرف سے جس قدر بھی جد وجہد عمل میں آرہی ہے۔ مختصراً اسی قدر ہے۔ کہ عبادت بجز خدمتِ خلق نیست۔ بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست۔ جس کا ثبوت ہر ایک مذہبی نقطۂ نگاہ سے مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ ہندو مت کی رو سے جس کی تعلیم پرانوں میں موجود ہے۔ آسمان اور زمین کے قصے۔ بہشت اور دوزخ کی راہوں پر انسانوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔

۲۔ جین مت کی تعلیم:۔ مختصراً یہ ہے۔ کہ سچے عقیدے۔ سچے علم اور سچے عمل سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ حیوان اور پودے بھی انسانوں کی طرح روح رکھتے ہیں۔ اس لئے انہیں دکھ پہنچانا پاپ ہے ؏

۳۔ بدھ مت کی تعلیم:۔ کہ سچا ارادہ۔ سچی گفتار۔ سچا کردار۔ سچا ذریعۂ معاش۔ سچی کوشش۔ سچا عقیدہ۔ سچا ادراک۔ اور سچا خیال بنائے مذہب ہیں ؏

۴۔ **توریت**:۔ جو یہودی مذہب کی مقدس کتاب ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ کے نور سے ہدایات حاصل کر کے ایسی حکمت کو اختیار کرنا قرار دیا ہے۔ جو جماعت بندیوں میں طاقت پیدا کر کے حکومت کے قیام میں ایسی صلاحیت پیدا کر دے۔ کہ ہر ایک بشر اس پر قایم رہکر سعادت حاصل کرے اور شقاوت کو دفع کرے۔

۵۔ انجیل۔ جو عیسائی مذہب کی مقدس کتاب ہے۔ اللہ تعالےٰ کے اسمائے وصفات کی مظہر ہے۔ اور خلق میں ظہورِ حق تعالیٰ کے منظر پر مقتضی ہے ؏

(۶) قرآن :- جو مذہب اسلام کی مقدس کتاب ہے - تمام انسانی دنیا کو ایک ہی آئین میں آنیکی راہنمائی کرتی ہے اور ہر ایک مغائرت کے رفع کرنے کا کلی اہتمام اس میں موجود ہے -

چونکہ تعلیم القرآن کو تسلیم کرنے کے لئے انسانی دنیا ہمہ تن کمربستہ ہے - جس کے اثبات ہیں

۱- پروفیسر دا ئمبرے نامی اٹالین محقق کا جملہ مذاہب عالم کی تحقیقات کے بعد اس نتیجہ پر پہنچنا کہ مذہب اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے - جو تمام دیگر ادیان کو اپنے اندر جذب کرنیکی پوری طاقت رکھتا ہے -

۲- سوساکھی جو آنیوالے زمانہ کے حالات سے روشناس کرانے والی سکھ مذہب کی مقدس گوربانی ہے - اس کی رو سے وعدہ شدہ وقت پر ہدایات اسلامی کا ظہور نسل انسانی کو متفق کردے گا +

۳- چیتاؤنی نامی ایک کتاب کا بیان جو آنیوالے زمانہ کے حالات کے متعلق ہندو قوم کے منجموں اور پیشنگوئیاں کرنے والوں کی طرف سے اشاعت میں لائی جا چکی ہے - کہ ظہور مہدی علیہ السلام ہو چکا ہے - اور یہ کہ یکم اگست سنہ ۴۳ء سے امن و چین کا دور دورہ شروع ہو جاویگا -

۴- وعدہ شدہ دن جو آگ کی صورتیں کا فردوں کے لئے فیصلہ کن ہوگا تمام دنیا کو ایک آئین میں لانے کیلئے تعلیم القرآن کی رو سے اس کا ثبوت سورۂ مریم رکوع ۲ - آیات ۳۹ - ۴۰ - اے محمدؐ تو انہیں حسرت کے دن سے ڈرا جب مقدمہ فیصل ہوگا - اور وہ غفلت میں ہیں - اور ایمان نہیں لاتے - ہم (اللہ) زمین کے اور ہر کسی شخص کے جو زمین پر ہے وارث ہوں گے - اور وہ سب ہماری طرف آئیں گے - چونکہ اس فیصلہ رب العالمین کی رو سے ہر بشر کے کام کا رجوع یہی ہونا چاہیئے - جس پر آ سے بجز اللہ تعالےٰ کی رضامندی میں اپنے آپکو مصروف کار رکھنے کے اور کوئی ذاتی خواہش ہی نہ ہو - اسواسطے قرآن کریم میں ہر ایک بیان سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا مذکور لازمی رکھا گیا ہے - تاکہ ہر بشر کو یقین کامل کیساتھ اعتراف لازم آوے - کہ میں اس کام کو کسی ذاتی غرض کے لئے سرانجام نہیں کر رہا - بلکہ اپنے پیدا کرنے والے کے تابع احکام الٰہی کی رضاجوئی کی خاطر سرانجام کر رہا ہوں - اور ہر ایک آغاز کار سے پہلے اس امر کا اعتراف بھی جو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم + کے معنوں میں مخفی ہے کہ میں ایسے تمام اعمال و افعال سے بچاؤ کے لئے اللہ تعالےٰ سے ہی پناہ مانگتا ہوں - جن پر تعزیر قائم ہوتی ہے - یا انسانوں کے اندر مغائرت پیدا کرنے والے سامانوں میں ہیں ؛

اس لئے ہر بشر کے یقین اور عقل و فکر میں تجلیات پیدا کرنے کے واسطے اردو زبان میں پیشقدمی کی جارہی ہے - کیونکہ ہر قوم کی اصلاح اسی قوم کی زبان میں کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی ذات خود بھی عامل ہے - بحوالہ سورۂ ابراہیم رکوع ۱ آیت ۴ - ہم نے جو رسول بھیجا وہ اپنی ہی قوم کی بولی بولتا تھا - تاکہ اُن کے لئے بیان کر سکے - پھر جسے چاہے اللہ گمراہ کرے اور جسے چاہے ہدایت کرے اور وہ غالب حکمت والا ہے -

نفس مضمون :- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عام مرتجمہ معنی - اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حقیقت افروز معنے - اسم اللہ کے معنے لغت عرب میں معبود برحق کے ہیں - اور معبود کا لفظ عبادت سے ماخوذ ہے - جس کے معنے عربی بولی میں نہائیت درجہ کے عجز و تذلّل کے ہیں اور نہائیت درجہ کے عجز و تذلل میں یہی ذات حق ہر چیز کی تعمیر اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہر آن مصروف رہتی ہیں گویا انسان کے اپنے وجود اور اس کے عیش و آرام کی جملہ چیزوں کی تربیت اور تکمیل میں جب اللہ تعالےٰ کی ذات ہر وقت مصروف دیکھی جارہی ہے - تو انسان کو اس امر کا اعتراف کرنا کہ میں اس کام کو اللہ ہی کی رضا جوئی کے لئے شروع کر رہا ہوں - صداقت سے بعید نہیں ہے +

رحمان اللہ تعالےٰ کی وہ صفت ہے - جو ہر ایک چیز کیلئے اس کے وجود میں آنے سے پیشتر ضروری سامان مہیا فرماتی اور رحیم اللہ تعالےٰ کی وہ صفت ہے - جو ہر ایک چیز کی تکمیل کے لئے صفت رحمان کے فراہم کردہ سامانوں کو استعمال میں لاکر اعلیٰ درجہ کے ثمرات مترتب فرماتی ہے +

مقصودِ حقیقی :- تاکہ یہ حقیقت واضح رہے - کہ کائنات عالم میں انسان کا وجود بھی صفات رحمان اور رحیم میں سے ہے - اور ان صفت میذیوں میں جو کچھ مرتبہ اور فرائض انسانی ہیں - اور جملہ دیگر اشیاء سے جو کچھ واسطہ اور تعلق ہے معلوم رہیں - اور ہر ایک کام کی سرانجام دہی میں انسان بھی اُسی انہماک سے اپنے آپ کو مشغول رکھے جیسطرح اللہ تعالےٰ کی ذات منہمک و مصروف دیکھی جارہی ہے - اور ہر ایک کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جس قدر سامانوں کا ہر وقت موجود رکھنا اور پھر اُن کے استعمال کو بھی جاری رکھنا معلوم ہوتا ہے +

پہلی فصل } :- اللہ تعالےٰ کی عبادت

سورۂ بقرہ :- رکوع ۳۴ آیات ۲۵۶ - اللہ ہی معبود ہے - اس کے سوا کوئی معبود نہیں - وہ زندہ اور سب کا قائم رکھنے والا ہے - نہ اُسے اونگھ آتی ہے - نہ نیند جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اس کا ہے - ایسا کون ہے - کہ بغیر اُس کی اجازت کے اس کے پاس شفاعت کرے - جو کچھ اُن کے آگے اور پیچھے ہے - وہ سب جانتا ہے - اور یہ لوگ اُس کے علم میں سے کچھ نہیں سمجھ سکتے - مگر جتنا کہ وہ چاہے اس کی کرسی میں زمین و آسمان کی سمائی ہے - اور اُن دونوں کی نگہبانی اس کو نہیں تھکاتی - اور وہ بلند مرتبہ اور بڑا ہے -

دوسری فصل } :- نسل انسانی کا وجود اللہ تعالےٰ کی صفات رحمان اور رحیم میں

(یا اللہ تعالےٰ کی عملی زندگی کے سامانوں میں)

سورۂ احزاب رکوع ۹ آیت ۷۲ ہم (اللہ) نے اپنی **امانت** آسمانوں - زمین اور پہاڑوں پر پیش کی سو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا - اور ڈر گئے - پھر انسان نے اُسے اٹھا لیا - بیشک وہ بڑا ظالم اور بڑا جاہل تھا +

سورۂ بقرہ رکوع ۴ :- جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا تھا - کہ میں زمین میں ایک نائب بنانا چاہتا ہوں - تو وہ بولے کیا تو اس شخص کو رکھے گا - جو وہاں فساد ڈالے اور خون بہائے - ہم تیری خوبیاں سناتے اور پاکی بیان کرتے ہیں - فرمایا میں جانتا ہوں - جو تم نہیں جانتے - اور اس نے آدم کو سب چیزوں کے نام

سکھائے۔ پھر اُن کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔ اور کہا تم مجھے اُن چیزوں کے نام بتاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ وہ بولے تو پاک ہے۔ ہم اسی قدر جانتے ہیں۔ جسقدر تو نے ہمیں سکھلایا۔ اور تو دانا پختہ کار ہے۔ فرمایا اے آدم تو اُن کو اُن کے نام بتلادے۔ پھر جب آدم نے اُن کو اُن کے نام بتا دیئے۔ تب فرمایا۔ کیا میں نے نہ کہا تھا۔ کہ میں آسمان زمین کی چھپی باتیں جانتا ہوں۔ اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور جو تم چھپاتے ہو مجھے معلوم ہے۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا۔ کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے اس نے نہ مانا۔ اور تکبر کیا۔ اور وہ کافروں میں سے تھا۔ اور ہم نے آدم سے کہا۔ کہ تو اور تیری جورو جنت میں رہ۔ اور تم دونوں اس میں جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ۔ لیکن تم دونوں اس درخت کے پاس نہ جانا۔ کہ تم دونوں ظالم نہ ہو جاؤ۔ پھر شیطان نے ان دونوں کو اس سے لغزش دی۔ اور ان دونوں کو وہاں سے نکال دیا۔ اور ہم نے کہا تم سب نیچے اترو۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور تمہیں ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور کام چلانا ہوگا۔ پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ باتیں سیکھیں۔ تب اُس پر مہربان ہوا۔ کیونکہ وہ وہی معاف کرنے والا مہربان ہے۔ ہم نے کہا۔ تم سب یہاں سے نیچے اترو۔ پھر جو میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے گی۔ تو جو کوئی میری ہدایت پر چلے گا انہیں نہ کچھ خوف ہوگا نہ غم۔ اور جو منکر ہوئے۔ اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا۔ وہی دوزخ کے باشندے ہوں گے۔ اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

اسباق جو ان ہر دو صفات رحمان اور رحیم کی ذمہ واریوں سے حاصل ہوتے ہیں

اور نظام اتحاد قائم کرنے میں راہنما ہیں

۱۔ امانت کی اُن ذمہ واریوں کو سمجھنا جو انسان کی عملی زندگی میں موجود ہیں۔ اور جن سے اپنے مرتبہ میں زمین آسمان اور پہاڑوں سے فائق ہے۔ مگر خود غرضیاں ہی اُسے ذلیل و خوار کئے ہوئے ہیں۔

۲۔ اللہ تعالےٰ کے نائب ہونے کی ذمہ واریوں کو سمجھنا جو انسان کی عملی زندگی میں موجود ہیں۔ اور جن کی وجہ سے فرشتے بھی سجدہ ریز ہیں۔ مگر باہمی نااتفاقیاں تباہی کا باعث ہیں۔

۳۔ جس طرح ہر فرشتہ صرف ایک ہی ذمہ واری پر مامور ہے۔ اسی طرح انسانوں میں ایک ایک ذمہ واری کو تقسیم کرنا۔

۴۔ انسان کو اپنے ازحد ظالم اور ازحد جاہل بنانے والے حالات کو سمجھنا اور سدھارنا جن سے وہ فسادی اور خونریزی کے نام سے بدنام ہے۔ اور جن کو فروغ دینے والی صرف انسانی خود غرضیاں ہیں۔ جو شیطان کے نام سے موسوم اور دشمنی پیدا کرنے والے سامانوں میں سے ہیں۔

۵۔ اپنی عقل کو منور کرنا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفت رب سے کیا کیا۔ ہدایات حاصل ہوتی ہیں جن کے حصول کا ذریعہ آنکھوں۔ کانوں اور دل کی طاقتوں میں ہے۔

۶۔ دشمنی پیدا کرنے والے خیالات اور اعمال کو سمجھنا جو آرام دہ جگہ سے دھکیلے جانے کا باعث ہوسکے

۷۔ اللہ تعالےٰ کو اس کی خوبیاں سنانا اور یا کی بیان کرنا جب فرائض انسانی میں نہیں بلکہ زمین میں ٹھہرنا اور کام چلانا ہی فرائض یا عبادت انسانی ہے۔ تو فرائض اور عبادت کی ذمہ واریوں کا سمجھنا اور یکجہتی قائم کرنا

۸ - جس قدر چیزیں کائنات عالم میں موجود ہیں۔ اُن تمام کے علوم سے واقف ہو کر اپنے ہی لئے پُر منفعت بنانا اور خدمتِ خلق کے فرائض کو نگاہ میں رکھنا۔

تیسری فصل }:- وہ سامان جو انسان کی صفات رحمان اور رحیم کی استقامت کیلئے

اللہ تعالیٰ کی ذات نے انسان کو عطا کئے ہوئے ہیں۔ یا انسانوں کی عملی زندگی یا دعاؤں کے سامان ہیں۔

(۱) سورۂ ابراھیم رکوع ۵۔ آیت ۳۲-۳۷ - اللہ وہ ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اور آسمانوں سے پانی اتارا۔ پھر اس سے پھل نکالے۔ جو تمہاری روزی ہے۔ اور کشتیاں تمہارے بس میں کیں۔ کہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے قابو میں کیا۔ اور سورج اور چاند کو بھی جو ہمیشہ پھرنے والے ہیں۔ تمہارا مسخر کیا۔ اور دن اور رات کو تمہارے لئے قابو میں رکھا۔ اور جو کچھ تم نے اُس سے مانگا۔ اس نے تمہیں دیا۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو تو ہر گز نہ کر سکو گے۔ بیشک آدمی بڑا ناانصاف ہے۔

۲ - سورۂ لقمان رکوع ۳ - آیات ۱۹ تا ۲۱ - کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اس کو اللہ نے تمہارا مسخر کیا ہے۔ اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کی ہیں۔ اور آدمیوں میں کوئی ہے۔ کہ بغیر علم اور بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے خدا کے بارہ میں جھگڑتا ہے اور جب اُن سے کہا جاتا ہے۔ کہ جو خدا نے نازل کیا ہے۔ اس کا اتباع کرو۔ تو کہتے ہیں۔ کہ نہیں۔ ہم تو اسی پر چلیں گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے۔ بھلا اور جو شیطان انہیں دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔ تو بھی؟ اور جس نے اپنا منہ اللہ کی طرف متوجہ کیا۔ اور وہ نیک ہے۔ تو اس نے پختہ دستاویز پکڑی ہے اور ہر کام کا انجام خدا کی ہی طرف ہے

چوتھی فصل } بحیثیت نائب خدا پختہ مغز انسانوں کا عقل خداداد کے ذریعہ

نسلِ انسانی کو اخوت یگانگت اور یکجہتی کی خوبیوں اور فوائد سے آگاہ کرتے ہوئے راہنمائی اختیار کرنا تا کہ ظلمت۔ جہالت فساد اور خونریزیوں سے نجات حاصل ہو۔

(۱) سورۂ مائدہ رکوع ۱۰ - اے رسول جو تیرے رب سے تجھ پر نازل ہوا۔ اُن تک پہنچا دے۔ اگر تو یہ نہ کرے تو تُو نے اس کا پیغام نہ پہنچایا۔ اور خدا تجھے آدمیوں سے بچائے گا۔ بیشک خدا کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا تو کہہ اے اہل کتاب تم کچھ راہ پر نہیں ہو۔ جب تک کہ تم توریت و انجیل پر اور جو تمہارے رب سے تمہاری طرف نازل ہوا۔ اس پر قایم نہ ہو جاؤ۔ اور جو کچھ تیرے رب سے تیری طرف اترا ہے۔ یہ تو اُن میں سے بہتوں کے درمیان شرارت اور کفر ہی بڑھائے گا۔ سو تو کافر قوم پر افسوس نہ کر۔ مسلمانوں اور یہودیوں اور بے دین ستارہ پرست و نصاریٰ میں سے جو کوئی اللہ اور آخری دن پر ایمان لائے۔ اور نیک کام کرے تو انہیں نہ کچھ خوف ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا۔ اور ان کی طرف

رسول بھیجے۔ جب کوئی رسول اُن کے پاس ایسی بات لایا جو اُنہیں ناپسند تھی۔ انہوں نے کتنوں کو جھٹلایا۔ کتنوں کو قتل کیا۔ اور خیال کیا۔ کہ کچھ خرابی نہ ہوگی۔ سو اندھے اور بہرے ہوگئے۔ پھر خدا اُن پر متوجہ ہوا۔ پھر ان میں بہت لوگ اندھے اور بہرے ہوگئے۔ اور اللہ اُن کے کام دیکھتا ہے۔ بیشک وہ کافر ہوگئے جو کہتے ہیں۔ کہ اللہ جو ہے۔ وہ مسیح بن مریم ہی ہے اور مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا رب ہے جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا۔ خدا اس پر جنت حرام کریگا۔ اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ بیشک وہ کافر ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ اللہ تین میں سے ایک ہے۔ اور سوائے ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اگر وہ اس بات کو جو کہتے ہیں۔ نہ چھوڑیں گے۔ تو ان میں جو کافر ہیں۔ دکھ دینے والا عذاب پائیں گے۔ وہ کیوں نہیں۔ اللہ کی طرف توبہ کرکے گناہ بخشواتے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ مسیح اور کچھ نہیں۔ مگر ایک رسول اس سے پہلے بہت رسول گذر چکے ہیں۔ اور اس کی ماں صدیقہ تھی۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھ ہم اُن کے لئے کسطرح نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر دیکھ وہ کہاں الٹے جاتے ہیں۔ تو کہہ کیا خدا کے سوا اُسے پوجتے ہو۔ جس کے اختیار میں نہ تمہارا نفع ہے اور نہ نقصان۔ اور اللہ وہی سننے والا جاننے والا ہے تو کہہ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو۔ اور اس قوم کے خیالات نہ مانو جو پہلے گمراہ ہوگئے۔ اور بہتوں کو بہکا گئے۔ اور آپ سیدھی راہ سے بھٹک گئے۔

۲۔ سورۂ انعام رکوع ۷۔ اے محمدؐ تو کہہ اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو مجھے اس کا پوجنا منع ہُوا ہے۔ تو کہہ میں تمہاری مرضی پر نہیں چلتا۔ اگر چلوں تو میں بہک چکا۔ اور ہدایت یافتوں میں نہ رہا۔ تو کہہ میرے رب سے مجھے شہادت پونچی ہے۔ اور تم نے اُسکو جھٹلایا۔ میرے پاس وہ چیز نہیں جس کے مانگنے میں تم جلدی کرتے ہو۔ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں۔ وہ حق ظاہر کرتا۔ اور وہ اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔ تو کہہ اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی۔ جس کے مانگنے میں تم جلدی کرتے ہو۔ تو میرا تمہارا فیصلہ ہی ہوجاتا۔ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور غیب کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں۔ اس کے سوا اُن کو کوئی نہیں جانتا۔ اور اُسے معلوم ہے۔ جو جنگل اور دریا میں ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں گرتا جسے وہ نہ جانتا ہو۔ اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں گرتا۔ اور نہ خشک و تر ہے۔ جو کھلی کتاب میں نہ ہو۔ اور وہی ہے۔ جو تمہیں رات کو مار ڈالتا ہے۔ اور جو تم نے دن میں کیا ہے۔ جانتا ہے۔ پھر تمہیں دن میں زندہ کرتا ہے۔ تاکہ وقت مقررہ پورا ہوجائے۔ پھر تمہیں اس کی طرف جانا ہے۔ پھر تمہیں جتائے گا۔ جو تم کرتے تھے +

۳۔ سورۂ انعام رکوع ۱۶۔ اے۔ از حد محنت کش اور عقلمند انسانوں کے گروہ۔ کیا تمہاری جنس میں سے تمہارے پاس رسول نہیں آئے۔ کہ تم کو ہماری آیات سناتے اور تمہارے اس دن کے سامنے آنے سے تمہیں ڈراتے تھے۔ کہیں گے۔ ہم اپنی جانوں پر گواہی دی۔ اور انہیں دنیاوی زندگی نے فریب دیا تھا۔ اور انہوں نے اپنی جانوں پر گواہی دی۔ کہ وہ کافر تھے۔ یہ اس لئے ہے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم کے سبب اس حال میں ہلاک نہیں کرتا۔ کہ وہاں کے لوگ بے خبر ہوں۔ اور سب کے لئے حسب اعمال درجے ہیں۔ اور تیرا رب اُن کے اعمال سے بے خبر نہیں۔ اور تیرا رب بے پرواہ صاحب رحمت ہے۔ اگر چاہے تمہیں فنا کر دے۔ اور تمہارے بعد جسے چاہے تمہارا جانشین کرے جیسے قوم دیگر کی نسل

سے تمہیں پیدا کر دیا۔ جس کا تم سے وعدہ ہے - سو آنے والا ہے - اور تم ہمیں تھکا نہ سکوگے -
اے محمدؐ تو کہہ اے میری قوم تم اپنی حالت میں کام کرتے رہو - میں اپنی حالت میں کام کرتا رہوں گا - سو تم آئندہ
جانوگے - کہ عاقبت کا گھر کس کو ملیگا - بیشک ظالم نجات نہیں پاتے - اور انہوں نے اس کی پیدا کی ہوئی
کھیتی اور مواشی میں سے اللہ کے لئے ایک حصہ مقرر کر رکھا ہے - پھر اپنے گمان میں کہتے ہیں - یہ حصہ اللہ
کا ہے - اور یہ ہمارے شریکوں کا ہے - . . . . سو جو حصہ ان کے شریکوں کا
ہے - سو وہ خدا کو نہیں پہنچتا - اور جو خدا کا ہے - وہ اُن کے شریکوں کو پہنچتا ہے - کیا بُرا انصاف کرتے ہیں
اور اسی طرح اکثر مشرکین کی نظر میں اُن کے شریکوں نے اُن کی اولاد کا قتل کرنا - عمدہ دکھلایا ہے -
تاکہ وہ انہیں ہلاک کریں - اور اُن کا دین ان پر مشتبہ کریں اور اگر خدا چاہتا - تو مشرک ایسا کام نہ کرتے - سو تو
انہیں چھوڑ دے - وہ جانیں اور اُن کا جھوٹ اور کہتے ہیں - کہ یہ چوپائے اور کھیتی اچھوتی ہے - اُسے
کوئی نہ کھائے - مگر جسے ہم چاہیں اپنے گمان میں - اور بعض چوپائے ہیں جن پر سواری حرام ہے
اور بعض چوپائے ہیں - کہ ان پر اللہ کا نام نہیں لیتے - خدا پر جھوٹ باندھ کے وہ انہیں اُن کے جھوٹ کی
سزا دے گا - اور کہتے ہیں - کہ جو کچھ ان چارپایوں کے پیٹ میں ہے - ان کا کھانا ہمارے مردوں کو حلال
اور عورتوں کو حرام ہے - اور اگر وہ مردہ ہوں - تو اُس میں وہ سب شریک ہیں - سو خدا اُن تقریروں کی
انہیں سزا دیگا - وہ حکمت والا ہے - خبردار! بیشک وہ خراب ہوئے - جنہوں نے بیوقوفی سے بے سمجھے
اپنی اولاد کو قتل کیا - اور جو رزق اللہ نے انہیں دیا تھا - خدا پر جھوٹ باندھکر اُسے حرام سمجھ لیا - بیشک
وہ بہک گئے - اور راہ نہ پائی +

پانچویں فصل نسلِ انسانی کا ظلمت - جہالت فساد اور خونریزی سے نجات حاصل کر کے امانت اور خلافت کے مرتبہ تک رسائی حاصل کرنا وقت کا محتاج ہے +

(۱) سورۂ کہف رکوع ۸ - اے محمدؐ اس قرآن میں آدمیوں کے لئے ہر ایک کہاوت کو طرح طرح سے بیان کیا گیا ہے
آدمی بڑا جھگڑالو ہے - اور آدمیوں کو جب اُن کے پاس ہدایت آئی تو ایمان لاتے اور اپنے رب سے
استغفار مانگنے سے صرف اسی بات نے روکا - کہ اگلوں کی سی رسم اُن پر آپڑے - یا اُن کے سامنے عذاب
آکھڑا ہو اور ہم رسولوں کو بشارت سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا کرتے ہیں - اور کافر باطل تقریر لا کر
جھگڑا کرتے ہیں - کہ حق کو باطل سے گرا دیں - اور انہوں نے ہماری آیتوں کو اور اُن باتوں کو جن سے ڈرائے
گئے - ٹھٹھا ٹھہرا لیا ہے - جو کوئی اپنے رب کی آیتوں سے سمجھایا گیا - اور اس سے اس نے منہ موڑا اور اپنے
آگے بھیجے ہوئے اعمال کو بھول گیا - اس سے زیادہ ظالم کون ہے - ہم نے اُن کے دلوں پر پردہ ڈالا - اور
کانوں میں گرانی تاکہ قرآن کو نہ سمجھیں اور اب اگر تو انہیں ہدایت کی طرف بلائے - تو وہ کبھی ہدایت پر نہیں
آئیں گے - اور تیرا رب بخشنے والا رحمت والا ہے - اگر اُن کے کیے پر اُن کا مواخذہ کرے - تو فوراً اُن پر
عذاب بھیجدے - بلکہ اُن کے لئے ایک میعاد ہے - اس سے ادھر کہیں پناہ کی جگہ نہ پائیں گے - اور یہ بستیاں

ہیں۔ جنہیں ہم نے ہلاک کیا۔ جب وہ ظالم ہو گئی تھیں۔ اور ہم نے ان کی ہلاکت کا وقت مقرر کیا تھا۔

۲۔ سورۂ حج رکوع ۷۔ اے محمدؐ۔ تو کہہ۔ لوگو! میں تمکو کھول کر ڈرانے والا ہوں۔ سو جو ایمان لائے۔ اور انہوں نے نیک کام کئے۔ ان کے لئے مغفرت اور عزت کا رزق ہے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ہرانے کی کوشش کی۔ وہی دوزخی ہیں۔ اور ہم نے جو رسول اور نبی تجھ سے پہلے بھیجا۔ تو جب وہ کچھ خیال باندھنے لگا۔ شیطان نے اس کے خیال میں کچھ نہ کچھ ڈال دیا۔ پس اللہ شیطان کی ڈالی ہوئی بات مٹاتا ہے۔ پھر اللہ ہی اپنی آیتوں کو پکا کرتا ہے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور یہ اس لئے ہوتا ہے۔ کہ خدا اس شیطان کے ملائے ہوئے سے اُن کو جن کے دل میں بیماری ہے۔ اور سخت دل لوگوں کو آزمائے۔ اور بیشک ظالم مخالفت بعیدہ میں ہیں۔ اور یہ اس لئے ہوتا ہے۔ کہ جنہیں علم دیا گیا ہے۔ وہ جان لیں کہ وہ تیرے رب کیطرف سے حق ہے۔ پھر وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اس کے لئے عاجز ہوں۔ اور اللہ ایمانداروں کو راہ راست دکھلاتا ہے۔ اور کفار اس سے ہمیشہ شک میں رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر ناگاہ قیامت آجائے۔ یا اُن پر منحوس دن کا عذاب آپڑے۔ راج اس دن اللہ کا ہے۔ وہ اُن میں حکم کرے گا۔ سو جو ایمان لائے۔ اور انہوں نے نیک کام کئے وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔ اور جنہوں نے کفر کیا۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ سو انہیں کے لئے ہے۔ ذلیل کرنے والا عذاب +

چھٹی فصل }:۔ وعدہ شدہ وقت پر نسل انسانی میں اتحاد اور یکجہتی کا قائم ہونا ضروری ہے

سورۂ غاشیہ۔ اے محمدؐ بھلا تیرے پاس ڈھانپنے والی کا حال پہنچا ہے؟۔ اس دن کتنے منہ ذلیل ہوں گے۔ محنت کر رہے ہوں گے۔ تھک رہے ہوں گے۔ جلتی آگ میں داخل ہونگے کھولتے چشمہ سے اُنکو پانی پلایا جاویگا۔ اُن کے لئے سوائے کانٹے دار گھاس کے اور کچھ کھانا نہیں ہوگا جو نہ موٹا کرے اور نہ بھوک دور کرے۔ کتنے چہرے اُس دن تازہ ہوں گے۔ اپنی کمائی سے راضی۔ اونچے باغ میں۔ وہاں بکواس نہیں سنتے۔ اس میں ایک چشمہ جاری ہے۔ اس میں اونچے اونچے تخت ہیں۔ اور آبخورے رکھے ہیں۔ اور تکیے ایک قطار میں لگے ہوئے ہیں۔ اور مخمل کے بچھونے بچھے ہوتے ہیں سو کیا وہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے۔ کہ کیونکر پیدا کئے گئے ہیں۔ اور آسمان کو کہ کیونکر بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کو کہ کیوں کر کھڑے کئے گئے ہیں۔ اور زمین کو کہ کیونکر بچھائی گئی ہے۔ سو تو نصیحت دے۔ تیرا کام ہی نصیحت دینا ہے۔ تو ان پر داروغہ نہیں۔ لیکن جس نے منہ موڑا اور کافر ہوا سو اللہ اُسے بڑا عذاب دیگا۔ بیشک انہیں ہماری طرف آنا ہے۔ پھر بیشک اُن سے حساب لینا ہمارا ذمہ ہے

عذاب اور عتاب میں گرفتار انسانی دنیا کا توبہ نامہ اخباری دنیا کی رو سے

(۱) دنیا جنگ کے بعد از اخبار شہباز لاہور جلد ۴ نمبر ۴۲ مورخہ ۲۴ ستمبر سنہ ۹۴۲ء
جنگ کے بعد دنیا کی صورت حالات اور حالت کیا ہوگی؟ اس سوال کا جواب حکومت امریکہ کے محکمہ اطلاعات

نے ایک کتاب میں دیا ہے جس کا عنوان ہے۔ "دنیا جنگ کے بعد" اس کتاب میں امریکہ کے لیڈروں کے وہ بیانات درج ہیں۔ جو اس موضوع پر انہوں نے مختلف اوقات میں دیئے ہیں۔ ان تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہے کہ گذشتہ ڈیڑھ سو برس سے دنیا میں جو کشمکش جاری ہے اور جو انقلاب وقتاً فوقتاً ہوتے رہے ہیں۔ ان سب کی ایک وجہ ہی افلاس ضروریات زندگی سے عوام کی محرومی۔ اتحادی اس وجہ کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے وہ ملکر اس جنگ کے دوران میں ہی ایک پروگرام بنا رہے ہیں۔ جس پر جنگ میں فتح ہونے پر عمل کیا جائے گا۔ اس پروگرام کے بدولت دنیا میں بیکاری نہیں ہوگی۔ کام کرنے کے قابل ہر شخص کو اس کی قابلیت اور رجحان کے مطابق کام مہیا ہوگا۔ ہر شخص کو زندگی کی آسائشیں اس کی ضروریات سے کم نہیں۔ بلکہ کافی سے زیادہ میسر ہوں گی۔ یہ نہیں ہوگا۔ کہ محنت اور مشقت کے باوجود افلاس کا شکار اور زندگی کی آسائیشوں سے محروم رہے۔ صرف اسی صورت میں ایک شخص اپنے ہمسایہ اور ایک قوم اپنی ہمسایہ قوم کی دست برد سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ اور دنیا میں امن قایم ہو سکتا ہے۔ دنیا میں جرایم اور مصیبتوں کی جڑ افلاس ہے۔ جب ایک شخص کوششوں کے باوجود کام حاصل نہیں کر سکتا۔ اور بیکار رہتا ہے۔ تو اس کا دماغ ضروریات حاصل کرنے کے طریقے سوچتا ہے۔ یا جب ایک شخص یہ دیکھتا ہے۔ کہ شدید محنت اور مشقت کے باوجود وہ آسائشیں اور آرام تو درکنار وہ اپنی ضروریات سے بھی محروم ہے۔ اُسے پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا۔ اور اس کے برعکس اس کا ہمسایہ جو بہت کم محنت کرتا ہے۔ مگر اس کے پاس دولت کی فراوانی ہے۔ اور اُسے عیش و عشرت کی تمام چیزیں میسر ہیں۔ تو وہ دنیا کے اُن تمام طریقوں کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ وہ ایسے نظام کو بدل دینا چاہتا ہے۔ جس میں اس کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا۔ اور اُسے اس کی محنت کا پورا معاوضہ نہیں ملتا امریکہ کے نائب صدر مسٹر والیس کا ایک بیان اس کتاب میں درج ہے۔ جس میں انہوں نے اس صورت حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا ہے۔ کہ سیاسی آزادی کے باوجود قومیں مطمئن نہیں۔ کیونکہ ان قوموں کے افراد کی اکثریت سیاسی آزادی کے باوجود نانِ جَبینہ کی محتاج ہے۔ جب تک اقتصادی احتیاج کا جس کا دوسرا نام افلاس ہے۔ خاتمہ نہیں ہوتا۔ سیاسی آزادی سے دنیا میں امن قایم نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان چین۔ برطانیہ امریکہ کے عوام اس نئے دور کو قریب تر لانے کے لئے جد وجہد کر رہے ہیں۔ اس نئے دور میں جو عوام کا دور ہوگا۔ انیسویں صدی کے طریقے نہیں چل سکیں گے۔ دوسرے لفظوں میں جنگ کے بعد دنیا کے لئے اتحادیوں کے پروگرام کے مطابق کوئی شخص بیکار نہیں ہوگا۔ اور ہر شخص کو اس کی محنت کی اتنی اُجرت دی جائے گی۔ کہ وہ محتاج نہ رہے گا۔ امریکہ کے نائب وزیر اعظم مسٹر سمر ویلز نے اپنے بیان میں کہا ہے دنیا میں افلاس کا سبب یہ نہیں کہ ضروریات زندگی کی پیداوار کم ہے۔ پیداوار زیادہ ہے۔ اور زیادہ کیجا سکتی ہے افلاس کا سبب یہ ہے۔ کہ عوام میں یہ پیداوار خریدنے کی طاقت نہیں۔ اور پیداوار کی تقسیم کا طریقہ ناقص ہے۔ مسٹر سمر ویلز کے بیان کا مطلب ایک واقعہ سے بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے۔ قہوہ امریکیوں۔ انگریزوں اور یورپین اقوام کی خوراک کا ایک ضروری جزو ہے۔ جنوبی امریکہ کے ملک برازیل میں قہوہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے مانگ زیادہ ہونے کی وجہ سے برازیل کے زمینداروں نے قہوہ کی کاشت زیادہ کی۔ اور زیادہ پیداوار ہوئی۔

برازیل کے تاجروں نے دیکھا۔ کہ پیداوار زیادہ ہونیکی وجہ سے اس کی قیمت گھٹ جائیگی انہوں نے قہوہ
جلانا شروع کر دیا۔ تاکہ قیمتیں بڑھی رہیں۔ اور اُن کے منافع میں کمی نہ ہو۔ مسٹر سمر ویلز کے الفاظ کا یہ مطلب ہے
کہ جنگ کے بعد دنیا میں قیام امن کے لئے اتحادی ملکوں نے جو پروگرام بنایا ہے۔ اس کی بدولت ایسے
واقعات نہیں ہو سکیں گے۔ انسانی ضروریات کی پیداوار بڑھائی جائے گی۔ اور ایسا انتظام کیا جائے گا۔ کہ ہر شخص
اس پیداوار سے فائدہ اٹھا سکیگا۔ یہ نہ ہو کہ کثیر پیداوار میں عوام محتاج رہیں۔ اور صرف چند اشخاص خدا کی نعمتوں
سے لطف اندوز ہوں۔ یہ ہے وہ مقصد جس کے لئے اتحادی جرمنوں۔ اطالیوں اور جاپانیوں سے لڑ رہے ہیں
جو چاہتے ہیں۔ کہ ساری دنیا پر صرف ان کا راج ہو۔ وہ مالک ہوں۔ اور باقی سب ملک اُن کے غلام۔ وہ عیش و
عشرت کے سامان مہیا کریں۔ جن بدنصیب ملکوں پر انہوں نے قبضہ کیا ہے۔ اُن سے انہوں نے ایسا ہی سلوک
کیا ہے۔ یورپ میں ناروے۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ بلجیم۔ فرانس۔ پولینڈ۔ یوگوسلافیہ۔ یونان بلغاریہ۔ رومانیہ
اور ہنگری میں بلا مبالغہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ فاقوں سے ہر روز مر رہے ہیں۔ کیونکہ جرمنوں نے ان
ملکوں کی ہر قسم کی ساری پیداوار چھین لی ہے۔ محوریوں کے ان ناپاک ارادوں کو ناکام بنانے اور آئندہ
جمہوری نظام کی بنیادیں مضبوط کرنے کے لئے ہی اتحادی جنگ لڑ رہے ہیں +

۲۔ اس جنگ عظیم میں ترکوں کی غیر جانبدار حکومت۔ ترکی۔ ترقی کی شاہراہوں پر۔ ہر سال ہزاروں
اسکول کھل رہے ہیں۔ ترک نوجوانوں کے لئے جبری فوجی تعلیم۔ کسانوں کے لئے بہتر انتظامات؛
خواتین بھی دفاع وطن میں حصہ لے رہی ہیں۔ ترکی قونصل جنرل کا بیان از اخبار شہباز جلد ۴ نمبر ۲۲۶۔ مورخہ
۲۶ ستمبر ۱۹۴۲ء۔ بمبئی ۲۴ ستمبر۔ ترکی کے نئے قونصل جنرل رشاد قرابدا نے ایک بیان دیتے ہوئے بتلایا۔
کہ ۲۰ سال کی جمہوری حکومت کے بعد اب ترکی کے دور دور کے دیہاتوں تک میں کوئی شخص جاہل نہیں
رہا ہے۔ بلکہ وہاں تعلیم عام ہے۔ ترک کسان نئے نئے آلات کی مدد سے زراعت کرتے ہیں۔ ہر نوجوان
ترک کو جبری فوجی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور ترک عورتیں بھی دفاع و ترقی وطن میں مردوں کے دوش بدوش
نظر آتی ہیں۔ مسٹر رشاد قرابدا شاید سب سے نو عمر قونصل ہیں۔ اور اب سے پہلے بیروت نائس سیالونیکا
روڈس۔ اور یوگوسلافیہ کے ترک قونصل خانوں میں کام کر چکے ہیں۔ آپ ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔
چنانچہ پریس کے نمائندے سے مسکراتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ ترکی میں کنواروں سے کوئی ٹیکس
وصول نہیں کیا جاتا ہے۔ مجلس ملیہ کے سامنے دو مرتبہ یہ مسئلہ پیش ہوا۔ کہ کنوارے رہنے پر ٹیکس عاید
کر دیا جاوے۔ مگر مجلس اس مسئلہ پر آخری اور مختتم رائے قائم نہیں کر سکی۔ پھر بھی جو لوگ شادی شدہ
ہیں۔ اور اُن کی اولاد کثیر ہوتی ہے۔ تو ترک حکومت اُن کی امداد کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے آبادی میں برابر
اضافہ ہو رہا ہے۔ ترکی کی آبادی ۱۸ ملین ہے۔ جس کا بڑا حصہ کسانوں پر مشتمل ہے۔ کسان اپنی
زمینوں کے خود مالک ہوتے ہیں۔ ابتدا میں ہر کسان کو پانچ سال کے لئے اتنی زمین دے دی جاتی ہے۔
جتنی کہ اسکو درکار ہوتی ہے۔ اور اس پانچسال کے عرصہ میں اس سے کوئی لگان نہیں لیا جاتا۔
اگر وہ پانچسال تک برابر زمین میں کاشت

کرتا ہے۔ تو حکومت اُسے اُس زمین کا مالک بنا کے اس پر لگان نافذ کر دیتی ہے۔ زرعی آلات حکومت خود کسانوں کو ٹھیکہ پر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ کسان پورانے آلات کو بھی استعمال کرتے ہیں۔ عام حالات میں ترکی سامان خوراک کے لئے کسی کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ وہ خود اتنا سامان تیار کر لیتا ہے۔ جو اس کی ضروریات کے لئے کفایت کرتا ہے۔ مصالحہ جات وہاں کافی پیدا ہوتے ہیں۔ حکومت اب اس کوشش میں بھی ہے۔ کہ لباس کی تمام ضروریات بھی ترکی خود ہی پوری کر لیا کرے۔ یعنی ترکی میں اتنا کپڑا بنے گا۔ جو ملک کی ضروریات کو پورا کر سکے۔

ترکوں نے تعلیم میں بڑی ترقی کی ہے۔ ابتدائی تعلیم مفت اور جبری ہوتی ہے۔ ہر سال دیہاتوں میں ہزاروں نئے اسکول کھولے جاتے ہیں۔ ثانوی درجوں میں ترکی کے علاوہ ایک خارجی زبان انگریزی۔ فرانسیسی یا جرمنی ضرور پڑھنا پڑھتی ہے۔ فرانسیسی زبان بہت زیادہ مقبول ہے۔ استنبول میں ایک بڑی یونیورسٹی ہے۔ انقرہ میں قانون۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ سیاست۔ زراعت۔ طب اور سائنس کے بڑے بڑے کالج موجود ہیں۔ ہر ترک نوجوان کو جس کی عمر بیس سال ہوتی ہے۔ تین سال تک جبری فوجی تعلیم حاصل کرنا پڑتی ہے۔ ترکی کا ہر سپاہی تعلیم یافتہ ہوتا ہے۔ ترکی میں بڑی ریلوں کی صنعتیں بھی ہیں۔ اور گھریلو صنعتیں بھی۔ کسان اپنے فرصت کے اوقات میں چرخہ چلاتے ہیں۔ اور خود اپنا کپڑا بنتے ہیں۔ حکومت گھریلو مصنوعات کو نئے طریقے پر ڈھالنے کے لئے ہر سہولت بہم پہنچاتی ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ میں ہندوستان میں ترکی جمہوریت کا پہلا قونصل جنرل بنکر آیا ہوں۔ ہندوستان بہت خوبصورت ملک ہے۔ اس کے باشندے پرخلوص اور دوستانہ انداز میں مجھ سے ملتے ہیں۔ میرا ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ میں ہندوستانیوں کو ترکی اور وہاں کے عوام کے حالات سمجھنے میں مدد دوں

٣۔ سرزمین پنجاب میں بعض متلاشیان حق کے خیالات اور اُن کی خدمت میں پیشکش کہ تعلیم القرآن کو ہر خاص وعام کے لئے مفید مطلب بنانے کی کوشش میں جو مصلحت ملحوظ رکھی گئی ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ایک موضوع کے متعلق احکام کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ اور اُن احکام کو مجلّے کرنے کے لئے قوانین قدرت کو راہنما قرار دیکر مفہوم قرآن کریم کو ایسے انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ جس سے مطالعہ کرنے والے اپنے دل اور دماغ کو روشن کر کے دین خدا کو سمجھ سکیں۔ اور توہمات کی حدوں کو توڑ دیں ÷

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کا فرمان۔ از اخبار زمیندار عید نمبر جلد نمبر ٣٣ نمبری ا مورخہ ٢١ اکتوبر ١٩٤٣ء

فرمودہ اقبال } میں محسوس کر رہا ہوں۔ کہ مستقبل قریب میں ایک شخصیت نمودار ہوگی۔ وہ شخص میدان عمل کا شیر ہوگا۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کی مشکلات اُسی کے ہاتھوں حل ہونگی آج مسلمانوں کو ایسی شخصیت کی اشد ضرورت ہے۔ مصطفےٰ کمال نے ترکی کو نجات دلائی۔ مسولینی نے اطالیہ کی تقدیر بدل دی۔ جرمنی میں ہٹلر نے طرح نو ڈالی ہے۔ اور وہ شخصیت جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ پنجاب کی سرزمین سے اٹھیگی۔

(ترجمہ از صفحہ ١٣٠ اشارات مشرق مصنفہ عبداللہ انور بیگ)

١۔ میاں بشیر احمد صاحب۔ بی اے (آکسن) کا فرمان ہے۔ کہ جب تک تعلیم القرآن کو عام فہم صحابی روایات میں لاکر داخل نہیں کیا جاویگا۔ حقیقت الاسلام کو سمجھنا اور پھر مذہب اسلام کے نام پر جمیع انسانی دنیا کو

متحد کرنا مشکل ہے۔

۲- اسی طرح اخبار الاصلاح میں بھی جو زیرِ ادارت جناب علامہ مشرقی صاحب لاہور سے شائع ہوتا رہا ہے ۱۹۳۵ء کے کسی پرچہ میں ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ جب تک تعلیم الاسلام کو ریاضی کے اصولوں پر لاکر بالکل واضح نہیں کیا جاویگا۔ اصل غرض تعلیم القرآن کا سمجھنا مشکل ہو رہا ہے۔

(۳) نیز جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کی طرف سے غالباً ۱۹۳۶ء میں بذریعہ رسالہ نظام المشائخ یہ استفسار کہ (۱) ہندوستان میں اقوام اور مذاہب کا اختلاف دور کرنے کا کیا طریقہ ہے (۲) کیا مذہب باعثِ اختلاف ہے (۳) یا ہندوستان کی مذہبی سرزمین پھر مذہبی سرسبز ہو سکتی ہے۔

اس باب کے ابتدا ہی میں جملہ مذاہب عالم کے بنیادی نقطۂ نگاہ کو واضح کیا گیا ہے۔ ان کی رو سے جملہ اقوام عالم میں اتحاد ممکن ہے۔ کیونکہ جب کائنات عالم کی ہر ایک چیز پر نسل انسانی کو اللہ تعالےٰ کی ذات نے اقتدار عطا فرما رکھا ہے۔ تو جب تک انسانی دنیا متحد نہ ہو اپنی عظمت اور وقار کو مکمل نہیں کر سکتی۔ اور ان ذمہ داریاں کی رو سے جو اللہ تعالےٰ کی ذات نے حضرتِ انسان کے لئے مخصوص فرما رکھی ہیں۔ جب انسانی دنیا نے زمین و آسمان اور اُن کے درمیان جسقدر اشیاء موجود ہیں۔ اور طاقتیں کارفرما ہیں۔ اُن پر اقتدار حاصل کر لیا ہے۔ تو مذہبِ اسلام کی یہ ذمہ داری کہ تعلیم القرآن کے ذریعہ جمیع اقوام عالم کو ایک مرکز پر لانا ہے بھی مکمل ہو کر رہے گی۔

جس کے اثبات میں اخبار شہباز لاہور جلد ۹ نمبر ۲۳۰۔ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء سے ایک مضمون جس کا عنوان آنے والے امن کے خواب اور برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کی تقریر ہے۔

اور جس سے مترشح ہے۔ کہ حکومت برطانیہ بھی باب کفر سے تائب ہو کر پاکیزگی حاصل کرنے والے دروازہ پر پہنچ چکی ہے۔

برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے اس زمانۂ امن کے متعلق جو جنگ کے خاتمہ کے بعد شروع ہوگا ایک تقریر کی ہے۔ جسمیں یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ اس آنے والے دورِ امن میں برطانوی حکومت کی خارجی حکمت عملی کیسی ہونی چاہیئے۔ اور اس حکمت عملی کی بنیاد کونسے ٹھوس اصولوں اور مقصدوں پر رکھنی چاہیئے۔ مسٹر ایڈن نے کہا کہ اس جنگ کے بعد دورِ امن میں کوئی سا بیرونی ملک آزاد اور افتادہ متصور نہیں کیا جا سکیگا۔ کہ اس میں بسنے والے لوگوں کے خیالات و احساسات ہماری زندگی پر اثر انداز نہ ہو سکیں۔ آئندہ زمانے میں مختلف ممالک کے درمیان اچھے تعلقات کئی باتوں پر منحصر ہوں گے۔ جن میں سب سے زیادہ اور اہم بات باہمی تفہیم و اعتماد کا جذبہ ہے۔ مسٹر ایڈن نے کہا ہے۔ اور نہایت ٹھیک کہا۔ کہ ہمیں آئندہ اس امر کی ضرورت ہوگی۔ کہ ہم اپنے وعدوں اور اپنے ارادوں کے متعلق اعتماد کی کیفیت پیدا کریں۔ لیکن اعتماد کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے ہم اپنے اندر خود اعتمادی کی کیفیت پیدا کریں۔ غرض مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ اس امر کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اگلے دورِ امن میں برطانیہ کو اپنی خارجہ حکمت عملی کا سنگِ بنیاد یقین و اعتماد کے احساس کو بنانا چاہیئے۔ اس ضرورت کے احساس کا اظہار کرنے کے ساتھ ہی آپ نے ذیل کے الفاظ میں برطانیہ کی

سابقہ خارجہ حکمت عملی کے ناقص ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ دونوں جنگوں کے درمیانی وقفہ میں ہماری خارجہ پالیسی بہت افسوسناک تھی۔ کیونکہ اس میں اعتماد کا عنصر مفقود تھا۔ ہمیں خود اپنے عزائم اور اپنے ان مقاصد میں جن کی ہم حمایت کرتے رہے پورا پورا یقین نہ تھا۔ سکون وعافیت کی زندگی گذارنے کی خواہش اور پورانی شانوں کو برقرار رکھنے کی آرزو نے ہمیں نئے نئے خیالات قبول کرنے سے دور رکھا۔ اور ہم اپنی اور اپنے نصب العین کی حفاظت کے لئے قربانیاں دینے سے کتراتے رہے۔ ایک ایسے ملک کے لئے جس کے سیاست دانوں کے امپیریل دماغ نہایت فرسودہ ہو چکے ہیں۔ ایک مدبر کی طرف سے برطانیہ کی خارجہ حکمت کے بنیادی روگ کی یہ تشخیص بہت خوش آمد اور ایک حد تک تعجب انگیز بھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگریز مدبروں میں بھی کبھی کبھار اپنی غلطیوں کا احساس واعتراف کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ برطانیہ دنیا بھر کی محفلوں میں اپنا اعتماد زائل کر چکا ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا ملک بھی برطانیہ کے وعدوں اور ارادوں کو یقین واعتماد کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ برطانوی حکومت کی خارجہ حکمت عملی کا یہ دور جو گذشتہ جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد سے لیکر آج تک گذر رہا ہے۔ نہایت ناکام ثابت ہوا اور برطانوی حکومت کسی قوم میں بھی یہ خیال اور احساس پیدا نہ کر سکی کہ جو کچھ کیا بھی ہے اس پر قائم رہے گی جو ذرا بھی ہے یا نہیں پچھلی جنگ میں فرانس برطانیہ کا حلیف تھا۔ لیکن جنگ کے بعد برطانیہ اور فرانس کی سیاست ایک دوسرے سے اسقدر مختلف ہو گئی کہ دونوں کے درمیان اعتماد جاتا رہا [illegible] حکمت عملی نے بارہا جرمنی کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور اکثر مواقع پر برطانوی حکمت عملی نازیوں کی حامی بنی رہی۔ لیکن جرمنی میں بھی برطانیہ اعتماد کی روح پیدا نہ کر سکا۔ روس سے اس کا لیگاڑ جاری رہا۔ اور دونوں قومیں ایک دوسرے کو بداعتمادی اور شک کی نگاہوں سے دیکھتی رہیں۔ عالم اسلام کے ممالک کو برطانوی مدبروں نے اپنی حد سے بڑھی ہوئی چالاکیوں کے باعث بدظن کئے رکھا۔ اور ہندوستان ایسے محکوم ممالک کے ساتھ تو لفظی ہیرپھیر کے وہ کھیل کھیلے گئے۔ جو بداعتمادی بدگمانی شک وشبہ حتیٰ کہ نفرت کے جذبات کو ترقی دینے والے تھے۔ خیر یہ داستان کہاں تک بیان کی جائے۔ قصہ مختصر: مسٹر ایڈن نے اپنے ملک کی خارجہ حکمت عملی کے بنیادی روگ کی صحیح تشخیص کی ہے۔ اور اس تشخیص کی بناء پر وہ اپنے اہل ملک سے یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اس جنگ کے بعد انہیں اپنی خارجہ حکمت عملی کا سنگ بنیاد یقین واعتماد کو بنانا چاہیئے۔ تاکہ ان قوموں کو جن کے ساتھ برطانیہ کے تعلقات خوش گوار ہوں۔ برطانیہ کے اقوال وعزائم پر اعتبار ہو۔

مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ اس قسم کے یقین واعتماد کی فضاء پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ برطانوی حکومت کی تشکیل ہی خوداعتمادی کے ڈھانچ پر تیار کی جائے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جنگ کے بعد ایسی مضبوط حکومت قائم کی جائے۔ جس کا وجود ہر طرف اعتماد پیدا کرنے کے قابل ہو۔ اور جو ایک طے شدہ مقصد کو لیکر عزم صمیم کے ساتھ ایک طے شدہ راستہ پر گامزن ہو جائے۔

مسٹر ایڈن کہتے ہیں۔ کہ برطانیہ کی آئیندہ پالیسی کا سنگ بنیاد اس قسم کی خوداعتمادی کو بنایا جائے۔ جو باہر بھی عام اعتماد کی فضاء پیدا کر سکے۔ اور پھر اس پالیسی کا محور اتحادی ممالک کے ساتھ پورا پورا التعاون رکھا جائے

مسٹر ایڈن کا خیال ہے۔ کہ برطانیہ کی آئندہ خارجہ حکمت عملی کا محور لندن واشنگٹن۔ ماسکو۔ چنکنگ کے اتحاد کو بنایا جائے۔ اور اُسے اچھی طرح بنایا جائے۔

مسٹر ایڈن کے یہ خیالات کتنے ہی مبارک اور درست کیوں نہ ہوں۔ لیکن اس امر کا قوی اندیشہ ہے۔ کہ جنگ کے بعد برطانیہ کی خارجہ حکمت عملی کو کہیں پھر وہی روگ لاحق نہ ہو جائیں۔ جو برطانیہ کے متعلق بداعتمادی کی موجودہ عام کیفیت پیدا کرنے کا موجب بنے ہیں۔ کیونکہ برطانیہ کے سیاست دانوں کی اکثریت ایک خاص قسم کی ڈپلومیسی کے سکول تیار ہوئی ہے۔ جس سے یہ توقع رکھنا کہ اُن کے دماغوں میں بھی صحیح روشنی آسکے گی۔ بحالات موجودہ محال نظر آرہا ہے۔

(۴) مسٹر وینڈل ولکی کا واویلا مندرجہ اخبار شہباز جلد ۴ نمبر ۲۵۳ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء

مسٹر وینڈل ولکی جمہوریہ امریکہ کے صدر مسٹر روزولٹ کے سیاسی حریف ہیں۔ اور اس پارٹی کے لیڈر ہیں۔ جو صدر جمہوریت کے گذشتہ انتخاب میں انہیں مسٹر روزولٹ کے مقابلہ میں صدر بنوانے سے قاصر رہ گئی تھی۔ جمہوری نظام حکومت میں حزب الاختلاف کا وجود ایک نعمت ہے۔ کیونکہ برسر اقتدار پارٹی کو ہر وقت یہ ڈر لگا رہتا ہے۔ کہ حزب الاختلاف کہیں پبلک کے سامنے بہتر پروگرام پیش کر کے آراء کی اکثریت حاصل نہ کرلے۔ اور اس حکمران جماعت کو پیچھے ہٹا کر خود برسر اقتدار نہ آجائے +

مسٹر وینڈل ولکی نے امریکہ کے حزب الاختلاف کا لیڈر ہونے کی حیثیت میں پچھلے دنوں مصر۔ ترکی۔ عراق روس اور چین کے ممالک کا دورہ کیا تھا۔ اور اس دورہ کی بدولت جو احساسات اور خیالات وہ لیکر واپس گئے۔ انہیں امریکہ کی پبلک کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ آئے دن اُن کے جو بیانات نشر ہوتے رہتے ہیں۔ اُن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ کی حکومتوں نے مشرقی اقوام اور مشرقی ممالک کے متعلق جو سیاسی حکمت عملی اختیار کر رکھی ہے۔ وہ بہت بڑی حد تک اصلاح طلب ہے۔ اور ان حکومتوں کی جنگی پالیسی بھی نقائص سے مبرا نہیں۔ مسٹر ولکی اپنے ایک تازہ بیان میں کہتے ہیں۔

جن قوموں اور ملکوں کا معائنہ کر کے واپس آیا ہوں۔ ان میں ہماری (امریکہ اور برطانیہ کی) نیک نیتی کے ذخیرۂ آب میں چھید پیدا ہو چکے ہیں۔ اور ہمارا اعتماد خطرناک حد تک زائل ہوتا چلا جا رہا ہے یہ چھید ہٹلر نے پیدا نہیں کئے۔ بلکہ خود ہم نے پیدا کئے ہیں۔ ایک چھید کے پیدا ہونیکی وجہ تو یہ ہے کہ ہماری جانب سے متحدہ اقوام کے جنگی میدانوں میں جنگی ساز و سامان کی مقدار نہایت افسوسناک حد تک کم مقدار میں پہنچائی جارہی ہے۔ اگر ہم اپنے اتحادیوں کو اتنا سامان بہم نہیں پہنچائیں گے جتنا کہ وہ ہم سے توقع رکھنے میں حق بجانب ہیں۔ یا ہم نے بہم پہنچانے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ تو ہمارے اعتماد کا ذخیرہ رنجش کے انبار میں تبدیل ہو جائے گا۔

ان الفاظ میں مسٹر وینڈل ولکی نے نہایت واضح طور پر یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ روس اور چین کے بہادر سپاہیوں کو برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے تسلی بخش حد تک کمک بہم نہیں پہنچائی جاتی۔ جس کی وجہ سے ان ممالک میں متذکرہ صدر حکومتوں کے متعلق بداعتمادی کی روح ترقی کر رہی ہے۔ اس کے

ساتھ ہی مسٹر ولکی نے یہ بھی کہا۔ کہ یورپ میں دوسرا جنگی محاذ بنانا اشد ضروری ہے۔ دوسرا جنگی محاذ بنانے کے امکانات کے سلسلہ میں جو یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ ہمارے جنگی ماہرین ابھی اس سکیم کو چلانے کی حامی نہیں بھرتے۔ اس کا جواب مسٹر ولکی نے یہ دیا۔ کہ

اس وقت جنگ کا جو ریکارڈ بنا ہے۔ وہ ہمارے دلوں میں اپنے جنگی اور بحری ماہروں کے بیخطا ہونے کا قوی اعتماد پیدا نہیں کرتا۔

غرض مسٹر وینڈل ولکی یورپ میں دوسرا محاذ بنانے کو اس حد تک اشد ضروری خیال کرنے لگے ہیں۔ کہ وہ اُن جنگی ماہروں کی بات ماننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ جو یہ کہ رہے ہیں۔ کہ ابھی دوسرا محاذ قایم کرنے کا موزوں وقت نہیں آیا۔

امریکہ اور برطانیہ کی جنگی پالیسی پر متذکرہ صدر اعتراض وارد کرنے کیسا تھ ہی آپ نے انکی سیاسی حکمت عملی پر بھی زبردست تنقید کی ہے۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ اپنے جنگی مقاصد کو صاف اور صریح طور پر بیان نہ کر سکنے کے باعث بھی ہم اپنے دوستوں کو ضایع کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں مسٹر ولکی کا یہ خیال ہے کہ اتحادی ممالک کی صف میں درجہ اول کے اتحادیوں اور درجہ دویم کے اتحادیوں کا جو امتیاز روا رکھا جا رہا ہے۔ اُسے دور کر دینا چاہیئے۔ تاکہ مشرقی ممالک اقوام کو امریکہ والوں سے حسن نیت کے متعلق تھا۔ غرض مسٹر وینڈل ولکی نے امریکہ اور برطانیہ کی عام سیاسی حکمت عملی اور جنگی پالیسی پر زبردست اعتراضات وارد کئے ہیں۔ اور یہ کہنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اِن ممالک کی حکومتوں کو جن پر دنیا بھر کے امن و آشتی کا انحصار بہت زیادہ ہے۔ روس۔ چین اور ہندوستان کے متعلق اپنی اختیار کردہ روش میں بنیادی تبدیلیاں کرنی چاہئیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو جنگ کے نتائج اُن ممالک کے لئے مہلک ثابت ہونگے۔ مسٹر ولکی کے اس قسم کے خیالات سے اتفاق کرنے والے ارباب فکر برطانیہ اور امریکہ میں کثرت سے موجود ہیں۔ اور اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جرمنی اور جاپان نے جس طریق سے امن عالم اور آزادیٔ اقوام کو چیلنج کر رکھا ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے برطانیہ اور امریکہ کو ایسی روش اختیار کرنی چاہیئے۔ جو جملہ اقوام کے دلوں میں اُن کے ارادوں کے متعلق اعتماد کا جذبہ مستحکم کرنے والی ہو۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے بھی ایک تقریر میں جو جنگ کے بعد کے زمانۂ امن کی پالیسیوں کے متعلق کی گئی تھی۔ اس خیال کا اظہار کیا تھا۔ کہ آئندہ کی برطانوی پالیسی کا سنگِ بنیاد اعتماد پر رکھا جانا چاہیئے۔ اگر برطانیہ اور امریکہ کے مدبر سمجھ بوجھ سے کام لیں۔ تو انہیں اس امر کا احساس ہو جائے۔ کہ امن کے دور کی بہ نسبت جنگ کے اس زمانہ میں اقوام عالم کے اندر برطانیہ اور امریکہ کے عزائم جنگ کے متعلق اعتماد کی روح جس قدر پختہ ہوگی۔ اسی قدر۔ جرمنی اور جاپان کی بوالہوسیوں پر حیات کا دائرہ تنگ ہوتا چلا جائے گا۔ برطانیہ کے ارباب فکر اور اصحاب حل و عقد کو مسٹر وینڈل ولکی کے خیالات پر پوری سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔ اتحادی اقوام کے سیاستدانوں کے درمیان جنگی اور سیاسی پالیسیوں کے متعلق روز روز کی یہ بحثیں جملہ اقوام کے متحدہ جنگی مقصد کو بہت بڑی حد تک نقصان پہنچانے کا موجب بن رہی ہیں۔ اُن کا تدارک احسن طریق سے ہونا

ضروری ہے +

(۵) امنِ عالم کا بنیادی اصول } اوقیانوسی منشور کی ہمہ گیری مندرجہ اخبار شہباز مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۲ء جمہوریہ امریکہ کے صدر مسٹر روزویلٹ نے اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کیا اوقیانوسی منشور کا اطلاق ساری نوع انسانی پر ہوگا۔ اوقیانوسی منشور اس دستاویز کا نام ہے۔ جو انگلستان کے وزیراعظم مسٹر چرچل اور امریکہ کے صدر روزویلٹ نے بحر اوقیانوس کے نامعلوم مقام پر ملاقات کرکے جنگ کے خاتمہ پر امن قائم کرنے کے بنیادی اصول کے طور پر تیار کی تھی۔ اور جس کی رو سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ برطانیہ اور امریکہ کی حکومتیں جملہ اقوام کی آزادی اور خودمختاری کو امنِ عالم کا سنگ بنیاد بنائیں گے +

انہی دنوں میں اس مضمون کے شکوک پھیلنے لگے۔ کہ چرچل اور روزویلٹ نے یہ منشور صرف یورپ اور امریکہ کی گوری اقوام کے لئے تیار کیا ہے۔ اور اس کا اطلاق ایشیا اور افریقہ کی بھوری اور کالی رنگت والی قوموں پر نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ بعض حلقوں کی طرف سے یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ اوقیانوسی منشور کی طرح ایک الکاہلی منشور بھی تیار کیا جائے۔ جو اس مضمون کے اعلان کا حامل ہو۔ کہ مشرقی اقوام کی آزادی و خودمختاری بھی بوجہ اتم تسلیم کی جائے گی۔

اس وقت سے لیکر آج تک مسٹر روزویلٹ اور مسٹر چرچل میں سے کسی نے صاف اور صریح الفاظ میں یہ اعلان نہ کیا۔ کہ اوقیانوسی منشور کا اطلاق دنیا بھر کی تمام اقوام پر یکساں طور پر ہوگا۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ اس منشور پر دستخط کرنے والے ایک فریق نے اس کی ہمہ گیری کا اعلان کیا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ اعلان دوسرے فریق کی رضامندی کے بغیر نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بہرحال ایشیائی اور مشرقی اقوام مسٹر روزویلٹ کے اس اعلان کا خیر مقدم قدر کی نگاہوں سے کریں گی۔ اور اس قسم کے اعلانات اور اس کی روشنی میں عملی اقدامات عالم مشرق کی جملہ اقوام کی دلی اور عملی ہمدردیوں کو اتحادی ممالک کے ساتھ وابستہ کر دیں گے۔

بحر اوقیانوس کا دوسرا نام بحر ظلمات بھی ہے۔ خدا کرے کہ بحر ظلمات کی تاریک موجوں کے ماحول میں تیار ہونے والی یہ دستاویز اقوام عالم کے لئے بمنزلہ آب حیات ثابت ہو۔ اور محوری حریفوں کو شکست دینے کے بعد امن عالم کی بنیادیں حقیقی طور پر اس منشور پر رکھی جائیں +

(۶) رئیس جمہوریہ ترکیہ غازی انونو کا اعلان } بہر دست لڑنے والی دولتوں کے درمیان سمجھوتہ کی کوئی علامت نظر نہیں آتی۔ جنگ کے بعد ترکوں کی موجودہ پالیسی کا اصل الاصول تمام دنیا میں نافذ العمل ہو جائے گا۔ ترک اپنے عہود و مواثیق اور پیمان مودت پر وفا شعاری کے ساتھ قائم رہیں گے۔ مندرجہ اخبار شہباز مورخہ ۵ نومبر ۱۹۴۲ء انقرہ ۔ ۲ نومبر ۱۹۴۲ء۔ چھٹے دور کی ترکی پارلیمنٹ کے چوتھے اجلاس کا افتتاح رئیس جمہوریہ ترکیہ غازی عصمت انونو نے پرسوں اتوار کو کیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس سال عالمگیر جنگ نے بلاد و امصار کو آگ کے جہنم میں جھونکنے اور انہیں تباہ کر دینے کا سلسلہ جاری رکھا۔

ہر ملک اور ہر بستی جو جنگ کیلئے تیار نہیں تھی۔ نار حرب کے شعلوں کی لپیٹ میں آ گئی ہے۔ لیکن آنے والے زمانے میں ہر ملک اور ہر قوم کا یہ حق تسلیم کر لیا جائے گا کہ اپنے حصۂ ارضی میں آزادی کے ساتھ رہ سکے۔ ہمارا بنیادی اصول بھی ہمیشہ سے یہی چلا آتا ہے۔ اور ہم اسی کے لئے مصروف عمل رہے ہیں۔ اب یہ دیکھکر ہمیں بیحد مسرت ہو رہی ہے۔ کہ اس خوفناک جنگ کے بعد دنیا کے طول و عرض میں اس اصول کا نفاذ ہو جائیگا جنگ کے اس مرحلہ پر کوئی ایسی علامت نظر نہیں آتی۔ جس کی بناء پر یہ کہا جا سکے۔ کہ دول متحاربہ کے درمیان سمجھوتے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے برعکس ہمارا یہ یقین اور زیادہ پختہ ہو رہا ہے۔ اور ہر واقعہ اس کا موید نظر آ رہا ہے۔ کہ ۱۹۴۳ء میں جنگ زیادہ سخت اور زیادہ بے رحمانہ صورت اختیار کرلے گی۔ آنیوالے سال میں ہم اپنی قومی حکمت عملی کو جاری رکھیں گے۔ اور داخلی و خارجی معاملات میں اسی کا تتبع کرینگے ہماری یہ حکمت عملی صاف دلی اور دیانت داری کے ساتھ کارفرما رہے گی۔ اور ہم اس کا تحفظ پوری مستعدی کے ساتھ کرتے رہیں گے۔ ہم اپنے عہد و مواثیق اور پیمان مودت پر وفا شعاری کے ساتھ قایم رہیں گے۔ اور پوری احتیاط کے ساتھ اس کوشش کو جاری رکھیں گے۔ کہ ہم کسی الجھن میں گھسیٹے نہ جائیں۔ اگر ہماری مجلس ملیۂ کبیر (گرانڈ ٹرکش اسمبلی یا پارلیمنٹ) اس اصول پر قایم رہی۔ تو مکمل طور پر ناطرفدار رہنے کی جو پالیسی ہم اختیار کر چکے ہیں۔ وہ ہماری قوم کے لئے بیش بہا برکتوں کا موجب بن جائیگی۔

ہمارے ملک کے چاروں طرف جنگ کی آگ کے شعلے روز بروز خطرناک ہو رہے ہیں مگر ہماری سلامت روی ہمیں ان کے اثرات سے محفوظ رکھیگی۔ ہماری صاف دلی کی اس پالیسی سے جو فایدہ حاصل ہو رہا ہے۔ تمام متحارب دولتیں اس کا بہت زیادہ اعتراف کر رہی ہیں۔ ترک آزادی کے شیدا ہیں۔ اور وہ اس نعمت کو برقرار رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کا تہیہ کر چکے ہیں۔

(۷) دنیا کی ہر ایک چھوٹی اور بڑی قوم کو اور ملک کو آزاد رہنے کا حق ہے صدر جمہوریہ ترکیہ کا حریت آموز اعلان دوستی کا جواب دوستی سے اور سنگین کا جواب سنگین سے دیا جائے گا!

متحارب قوموں کو غازی عصمت انونو اور سراج اوغلو کا انتباہ۔ مندرجہ اخبار شہباز لاہور مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۴۲ء

انقرہ۔ ۱۷ نومبر ۱۹۴۲ء ترکی کی مجلس کبیر ملیہ میں غازی عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

ہر قوم کو حق آزادی دنیا کے ہر ایک ملک اور قوم کو خواہ بڑی ہو یا چھوٹی یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ آزاد اور باوقار زندگی بسر کرے۔ یہی وہ موٹو ہے۔ جس پر ترکی کی داخلی اور خارجی حکمت عملی کی بنیادیں استوار ہیں اور یہی وہ مقصد ہے۔ جس پر ہم آیندہ چلنا چاہتے ہیں۔ ہم دوسری اقوام سے مساوی طور پر بہتر اور باوقار سمجھوتہ کرنے۔ اور تعلقات استوار رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم کسی سے خایف ہیں۔ ہم اس جابر اور تشدد ملک کے دشمن ہیں۔ جو ہماری آزادی پر ہاتھ صاف کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یاد رکھنا ہو۔ مضبوطی سے پکڑو۔ غازی عصمت انونو نے کہا۔ کہ میں ترک قوم سے کہوں گا۔ کہ وہ اس حکمت عملی پر مضبوطی سے قایم رہیے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اپنے ہتھیاروں کو بے نیام رکھے۔ تاکہ دشمنوں کو معلوم ہو ملک ہے

کہ ترک ہر خطرے اور طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں اپنی غیور قوم سے کہوں گا۔ کہ وہ اعتماد بھروسہ رکھتے ہیں کہ ساتھ حکومت ترکیہ کی باتوں اور اعلانات پر عمل کرے۔ خود اعتمادی دنیا میں بڑی چیز ہے۔ جب قوموں کے قلوب خود اعتمادی کے جذبہ سے خالی ہو جاتے ہیں۔ تو اُن کی آزادی غلامی میں بدل جاتی ہے اُن کی عزت خوش حالی عظمت و شوکت مفقود ہو جاتی ہے +

یورپ میں جنگ کا طوفان۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ تین سال سے یورپ میں جنگ کی آندھیاں۔ اور خونخوار طوفان چل رہے ہیں۔ کئی ملک اس طوفان کی نذر ہو گئے ہیں۔ قومیں غلام ہو گئی ہیں۔ لیکن ترکی تین سال سے سختی کے ساتھ اپنی غیر جانبدارانہ حکمت عملی پر قائم ہے۔ جنگ کے طوفان کئی بار ہماری دیواروں سے ٹکرائے۔ ہمارے کانوں نے بگل سنے۔ جو قتل عام کی نظیر کا حکم رکھتے ہیں۔ لیکن ہماری خود اعتمادی نے ہمیں ہر طوفان میں ثابت قدم رکھا۔ اور ہمارا ملک جنگ سے بچا رہا۔ اس کامیابی کا انحصار ہماری اس حکمت عملی پر تھا۔ جو ہم نے اختیار کی۔

فوجوں کو تیار رہنے کا حکم ہم پر کسی ملک نے یا قوم نے اب تک کیوں حملہ نہیں کیا۔ اس کی دو وجہ ہیں ایک یہ کہ جب یورپ میں جنگ کی نفیر عام ہوئی۔ تو میں نے ترکی کی فوج کی عام لامبندی کا حکم دیدیا۔ ترکی قوم نے اپنی غیور فوج کے لئے ہتھیار مہیا کرنے کے لئے بہت بڑی قربانیاں کی ہیں۔ اس تین سال کے عرصہ میں ہم نے اس قدر اسلحہ اور جدید آلات جنگ جمع کر لئے ہیں کہ ہماری فوج آج بڑی سے بڑی فوج سے بھی ٹکر لینے کے لئے تیار ہے۔ ترکی یورپ میں صرف ایک غیر جانبدار ملک ہے کہ جس کے پاس ایک اعلیٰ قسم کی بہت بڑی مضبوط اور تربیت یافتہ فوج موجود ہے۔ جس کی تعداد دس لاکھ نیوے ترک سپاہیوں پر مشتمل ہے۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ یہ فوج یورپ کی جنگ میں ہر وقت ایک فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ ہم نے کسی حکومت کا دباؤ قبول نہیں کیا۔ ہماری خارجی حکمت عملی آزاد رہی ہے۔ ہم نے تمام متحارب قوتوں کو بتا دیا۔ کہ وہ اس امر کی قطعاً جرأت نہ کریں۔ کہ وہ کسی فوجی اور سیاسی دباؤ کے ماتحت ترکی کی حکمت عملی کو بدل سکیں گی۔ ان کے ساتھ ہی ہم نے یہ کہہ دیا کہ اگر ہم پر دباؤ ڈالا گیا۔ تو ہم اسکو اپنی آزادی پر حملہ تصور کرینگے تو اس کا جواب توپ و تفنگ سے دینگے۔ اگر ہمیں اخبار پڑھا تو عصمت انونو نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم جنگ سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ لیکن اگر جنگ سے بچنا ہمارے لئے دشوار ہو گیا۔ تو ہم اپنے اس فرض کو جو وطن کی طرف سے ہم پر عاید ہوتا ہے بڑی شان سے پورا کریں گے۔ بہادر اور غیور قوم کی طرح پورا کریں گے +

سراج اوغلو کی تقریر

ترکی کے وزیر اعظم سید شکری سراج اوغلو نے ترکی کی خارجی حکمت عملی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم دوستی کا جواب دوستی اور مروت سے دیں گے۔ لیکن دشمنی اور دھمکی کا جواب اپنے کوہ شکن عزم اور غیور متزلزل قوت سے دیں گے۔ خارجی حکمت عملی کے متعلق ہمارا یہ آخری فیصلہ ہے۔ اس فیصلہ کو تمام متحارب اور غیر متحارب قوتوں کو غور و فکر سے سن لینا چاہیئے +

آخری دم تک لڑیں گے - آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اگر سرزمین ترکیہ اور ترکی کی آزادی پر حملہ کیا گیا - تو ترکی آخری دم تک لڑیگا - اور دشمن کے ارادوں کو خاک میں ملا دیگا - آپ نے کہا۔ یہی وجہ ہے - کہ ہم اپنی فوجوں کو ہر وقت مضبوط اور تیار رکھتے ہیں **لڑنے والوں کو انتباہ** - آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا - کہ شمالی افریقہ پر امریکی اور برطانوی حملے سے جنگ ایک ایسے ماحول میں داخل ہوگئی ہے کہ متحارب قوتیں اب عجلت نہ اور جلد بازانہ اقدامات کریں گی - ایسے اقدامات جن سے ترکی کی آزادی کو بھی چیلنج کیا جاسکتا ہے - یورپ کی جنگ میں ایک وقت آگیا ہے - کہ اب ترکی کو نئی نئی دھمکیوں سے سامنا کرنا ہوگا - لیکن میں ان فوجوں کو بتا دینا چاہتا ہوں - کہ جو حریصانہ نگاہوں سے ترکی کی طرف دیکھ رہی ہیں - کہ اگر کسی نے ترکی سے گذرنے کی جرأت کی یا سرزمین ترکیہ کا رُخ کیا تو اس کا منہ سنگینوں سے موڑ دیا جائے گا - ہم اپنی آزادی کو قایم رکھیں گے +

برطانیہ سے دوستی آپ نے کہا - کہ ہماری دوستی ہر ایک سے ہے - اور ہم سب کے دوست ہیں - لیکن برطانیہ سے ہماری دوستی کی بنیاد ہماری سیاسی حکمت عملی کی ضامن ہے +

۸ - **برطانیہ کے ہوم سکرٹری کا بیان** - مندرجہ اخبار شہباز مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۴۲ء - لندن ۱۹ نومبر ۱۹۴۲ء برطانیہ کے ہوم سیکرٹری مسٹر ہربرٹ ماریسن نے آج بدھ کی رات کو اتحادی اقوام کے نام ایک براڈکاسٹ میں کہا - یہ جنگ اب بھی جمہور کی جنگ ہے برطانیہ اہل ہندوستان کو یہ پیشکش کر چکے ہیں - کہ انہیں اپنے لئے اپنا کانسٹی ٹیوشن مرتب کرنے کی پوری پوری آزادی حاصل ہے - خواہ اس کا مطلب مکمل آزادی کیوں نہ ہو - جنگ کے بعد اپنے ملک کی قسمت کیلئے جو فیصلہ وہ چاہیں گے ہو جائے گا - شرط صرف یہ ہے - کہ جنگ کے قیام میں وہ کوئی ایسا اقدام نہ کریں - جو اتحادیوں کی فتح کے حق میں مضر ہو - کیا آپ تاریخ میں کوئی واقعہ مثال کے طور پر پیش کر سکتے ہیں - کہ کسی حکمران قوم نے کسی محکوم قوم کو اس پیمانہ پر کوئی پیشکش کی ہو -

(۹) دنیا والوں کے نام امریکہ کے بڑے بڑے پادریوں عیسائیوں اور یہودی رہنماؤں کی اپیل

از اخبار شہباز لاہور جلد ۵ نمبر ۲۵۱ مورخہ ۸ راکتوبر ۱۹۴۳ء

جنگ کے بعد جو دنیا تعمیر ہو اس میں انسانوں کیساتھ انسانیت کا سلوک کیا جائے -

نیویارک ۶ راکتوبر - امریکہ کی تاریخ میں یہ پہلی مثال ہے - کہ امریکہ کے رومن کیتھولک - پروٹسٹنٹ اور یہودیوں کے پادریوں اور راہبوں نے دنیا کے لوگوں کے نام ایک اپیل شایع کی ہے - اس پر ارٹیس آرچ بشپ بشپ - پادریوں - اور پینتالیس پروٹسٹنٹ لیڈروں اور چھیالیس یہودی راہنماؤں کے دستخط ہیں اس اپیل میں دنیا والوں سے کہا گیا ہے - کہ جنگ کے بعد جو دنیا تعمیر ہو - اس میں ہر انسان کے حقوق کا لحاظ رکھا جائے + (رائیٹر)

(۱۰) مزدور ہی سب کچھ ہے - مزدور کی حفاظت مقدم ہے } از اخبار احسان لاہور مورخہ ۹ ر نومبر ۱۹۴۳ء

لاہور ۸ ر نومبر ۱۹۴۳ء - آج شام کے بعد باغ بیرون موچی دروازہ میں کمیونسٹ پارٹی کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا - جس کے صدر کامریڈ اقبال سنگھ تھے - جلسہ میں کامریڈ رمیش چندر - عبد اللہ ملک نے تقریریں کیں - مسز ہمتی شکنتلا دیوی نے روس کے نظام کو سراہا - اور کہا - کہ وہاں عورتوں کو پوری نیابت حاصل ہے - اور وہ روس کی آزادی کے لئے مردوں کے دوش بدوش جنگ لڑ رہی ہیں - یہاں ہندوستان میں بھی ہم عورتوں کو آزادی کے لئے مردوں کے ساتھ ملکر قربانیاں کرنی چاہئیں - اس کے بعد سردار سوہن سنگھ جوش نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ آپ لوگ ۲۲ ر جون ۱۹۴۱ء کو یاد رکھیں - جبکہ ہٹلر نے روس پر حملہ بولا تھا - اس سے پہلے ہٹلر نے پولینڈ سے لیکر ناروے - بلجیم - ہالینڈ - فرانس کی آزادی کو پائمال کرنے کے بعد یونان یوگوسلاویہ کی مطابع آزادی بھی چھین لی - ہٹلر کی اس کامیابی کو دیکھکر بعض لوگ تو یہ سمجھ رہے تھے - کہ اب ہٹلر کی فتح یقینی ہے - ہٹلر نے روس پر اپنی لاتعداد فوجوں کے ساتھ حملہ کرنے کے بعد بانگِ دہل یہ اعلان کیا تھا کہ روس کو چھ ہفتوں میں ختم کر دیا جائے گا - دوسرے اتحادی ملکوں کے جرنیل بھی اس لمحہ کا انتظار کر رہے تھے - کہ دیکھیں اب یہ مصیبتِ عظیم کب ہمارے سر آن پڑتی ہے - لیکن روس کی سرخ فوج نے اس ابتلاءِ عظیم کے وقت کمال ہمت و جرأت سے کام لیکر ہٹلر کے حملے کو نہ صرف روکا بلکہ اب تو روسی فوج فاتحانہ یلغار کرتی ہوئی ہٹلر کی فوج کو پیچھے دھکیل رہی ہے - اس کا مطلب واضح ہے - روسی فوج اور روسی عوام کوئی دو چیزیں نہیں ہیں - روس کی سرخ فوج آزادی کی علمبردار ہے - بعض اخبارات اور مدبرین نے جرمن فوج کی موجودہ پسپائی کو روس اور جرمنی کے کسی درپردہ سمجھوتے کا نتیجہ قرار دیا تھا اور اس امر کا اندیشہ ظاہر کیا تھا - کہ روس اور جرمنی سے صلح صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے - کہ ہٹلر کو ہمارے حوالہ کر دیا جائے - روسی فوج نیا سرمایہ داری کا خاتمہ کرنے کے لئے جنگ کر رہی ہے - حکومت مزدور کی ہوگی تمام لوگوں سے مساوی سلوک کیا جائے گا - معیار زندگی ایک جیسا ہوگا - خضر حیات کہتے ہیں - کہ اگر زمیندار نہ ہوں تو مزارعہ کام نہیں کر سکتا - کارخانہ کا مالک کہتا ہے - کہ میرے بغیر کارخانے کا نظام قائم نہیں رہ سکتا - لیکن ہمارا کہنا یہ ہے - کہ مزدور ہی سب کچھ ہے - روس کے نظام کی پائداری اور عمدگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا - کہ ہٹلر کو تمام مفتوح ملکوں اور علاقوں سے غدار اور کوئزلنگ مل گئے - لیکن روس سے اسے ایک آدھ بھی ایسا نہ مل سکا ؏

اللہ تعالیٰ کی صفت رب کی پیروی میں سبع مثانی یعنی سورۃ فاتحہ کی

سات فاتحہ اقدام کرنیوالی منازل کی تشریح

جو نسل انسانی کو ذرائع عبادت سے آگاہ کر کے اور دعاؤں کے مفہوم یعنی تدابیر پر یقین دلا کر ہر ایک کدورت سے انسانی دل و دماغ کو مصفا کرتے ہوئے بلا لحاظ عالم اور جاہل۔ امیر اور غریب شاہ و گدا۔ زراعت۔ تجارت۔ صنعت اور حرفت کے پیشہ وروں کے ایک ہی آئین پر صف بندیاں قائم کرنیکی راہنمائی فرماتی ہیں÷

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥ (۲) اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ (۳) مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ٥ (۴) اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ٥ (۵) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ٥ (۶) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ (۷) غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ٥ آمین÷

پہلی منزل } باتعریف انسان بننے کی کوشش یا اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رب کے ذریعہ جو کچھ ظاہر فرما رکھا ہے۔ اُس کو سمجھنا۔

نفسِ مضمون۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥

عام مروجہ معنی۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جو کل جہان کا پروردگار ہے

حقیقت افروز معنے:۔ نسل انسانی کی غرض پیدائش تمہیدی بیان میں واضح ہو چکی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اپنی صفت رب کے ذریعہ ہر ایک چیز کو اس کے دائرہ کے اندر کمال تک پہنچا رہی ہے جیسے زمین و آسمان۔ پہاڑ اور فرشتے معاونت فرماتے چلے آ رہے ہیں۔ مگر ہر ایک چیز کی تربیت اور پر منفعت منازل تک پہنچانے کی ذمہ داریوں کو جب آسمان۔ زمین اور پہاڑوں نے برداشت نہ کیا۔ تو انسانی روح نے جو ابھی وجود میں بھی نہ آئی تھی۔ اس امانت کو اپنی عالی حوصلگی سے برداشت کر لیا تو * ذات نے نسل انسانی کو اپنے نائب کا مرتبہ عطا فرما کر مبعوث فرمایا۔ اور ہر ایک چیز کے نام یا علوم اور خواص سے واقفیت کرائی۔ اور زمین کے کاروبار یا انہی چیزوں کی تربیت اور تکمیل کے سامانوں میں امداد دی رہنے کی ذمہ داریوں پر تعینات فرمایا۔ تا کہ زمین و آسمان کی ہر ایک چیز کو اپنے تصرف اور استعمال میں لانے کے لئے خود ہی جدوجہد میں مشغول رہ کر اپنے ہی نفع اور نقصان کو سمجھ سکے کیونکہ دیکھا جا رہا ہے۔ کہ جب تک عناصر اربعہ ہر ایک چیز کی تکمیل میں حدود اعتدال سے تجاوز نہیں کرتے۔ امر ربی یا روح کی قیادت میں ان کی تربیت جاری رہتی ہے۔ اور جہاں بھی ہوا حرارت پانی یا مٹی کے تاثرات میں سے کوئی ایک اس اعتدال کو چھوڑ جاتا ہے۔ تو وہیں وہ چیز اپنی

تربیت سے محروم ہو جاتی ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کی ذات نے عناصر کو اعتدال پر قائم رکھنے کی ذمہ داریاں انسان کے سپرد فرمائیں۔ تاکہ اپنی ہی محنت کا اچھا اور برا ثمر خود ہی حاصل کرکے اپنی زندگی کو اچھا اور برا بناتا ہے۔ اس واسطے اس تعریف کی جو اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنی صفت رب کے ذریعہ تمام مخلوق سے اور نسل انسانی سے تعلق پیدا کرکے نسل انسانی کے باتعریف بننے کے لئے فرما رکھی ہے حقیقی مستحق اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے ؂

مقصود حقیقی یہی ہے۔ تاکہ انسانی دنیا کی یکجہتی ایسا نظام حکومت قائم کرے۔ جس سے گرم و سرد یا نشیب و فراز علاقوں اور حصص دنیا میں عناصر کی ہم آہنگی سے اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا اور اُن سے مفاد حاصل کرنا۔ ایسی اخوت میں آ جائے۔ کہ خودی اور خود غرضیوں کا خاتمہ ہو جائے اور جس قسم کی آب و ہوا مخصوص اجناس کے موافق ہے۔ وہ پیداوار میں یکساں کارآمد ہیں

پہلی فصل ہانی کی تنظیم سے فلاح و بہبود حاصل کرنیکی تلقین

سورۂ اعراف رکوع ۷۔ تمہارا رب اللہ ہے۔ جس نے چھ دن میں زمین و آسمان بنائے پھر عرش پر قرار پکڑا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانک دیتا ہے۔ دن جلد جلد رات کو ڈھونڈتا ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اُس کے مطیع و فرمان ہیں۔ سن لو پیدا کرنا اور حکم کرنا۔ اُسی کا حق ہے۔ اللہ جہان کا رب مبارک ہے۔ اپنے رب کو بہ عاجزی و خفیہ پکارو۔ متجاوز اُسے پسند نہیں آتے۔ اور زمین میں اُس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ اور بخوف و امید اُسے پکارو۔ اور اللہ کی رحمت بھلے لوگوں کے قریب ہے۔ اور وہی ہے کہ اپنی رحمت کے آگے خوشخبری دینے کو ہوائیں بھیجا کرتا ہے۔ جہاں تک کہ جب وہ پانی کے بھاری بادل اٹھا لاتی ہیں۔ تو ہم اس بادل کو مردہ شہر کی طرف روانہ کرتے ہیں۔ اور اس سے پانی برساتے ہیں۔ اور اس سے ہر قسم کا میوہ نکالتے ہیں۔ اس طرح ہم مردوں کو نکالیں گے۔ شاید تم نصیحت پکڑو۔ اور جو شہر ستھرا ہوتا ہے۔ اس کے پروردگار کے حکم سے اس کی روئیدگی نکلتی ہے۔ اور جو شہر برا ہوتا ہے۔ اس سے ناقص روئیدگی نکلتی ہے۔ یوں ہم شکر کرنے والوں کے لئے ہیر پھیر کر آیتیں بیان کرتے ہیں

دوسری فصل | فلاح و بہبود حاصل ایک عقیدہ بہترین تدابیر پر مبنی ہے

سورہ حدید رکوع ۱۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتا ہے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اُسی کی ہے۔ مارتا ہے اور جلاتا ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اور وہ سب سے پہلے ہے اور سب سے پیچھے اور سب سے ظاہر اور سب سے چھپا ہوا۔ اور وہ ہر شے کو جانتا ہے اُسی نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا۔ پھر تخت پر سیدھا ہو گیا۔ جو کچھ زمین میں داخل ہوتا۔ اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمانوں سے نازل ہوتا ہے۔ اور جو آسمان میں چڑھتا ہے۔ وہ سب جانتا ہے۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے

اور جو تم کرتے ہو اللہ دیکھتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے۔ اور اللہ کیطرف سب کام پھیرے جاتے ہیں۔ اور رات کو دن میں داخل کرتا ہے۔ اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس مال میں سے جس میں اللہ نے تمہیں نائب کیا ہے خرچ کرو۔ پھر جو تم میں سے ایمان لائے۔ اور انہوں نے خرچ کیا۔ اُن کے لئے بڑا اجر ہے۔ اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے۔ تم میں سے جس نے فتح سے پیشتر مال خرچ کیا اور لڑا اور دل کہ برابر نہیں ہے۔ اُن لوگوں کا درجہ اُن سے بڑا ہے۔ جنہوں نے بعد فتح خرچ کیا اور لڑے۔ اور سب سے اللہ نے اچھا وعدہ کیا ہے اور جو تم کرتے ہو سو اللہ اس سے واقف ہے۔

تیسری فصل } اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پھر اُن سے مفاد حاصل کرنیکی ہر ممکن کوشش کرنا ہی بہترین تدابیر سے ہے

سورۂ عنکبوت رکوع ۱۔ آیات ۵۔۶

جو کوئی خدا کے کام میں محنت کرتا ہے۔ تو وہ اپنی ہی ذات کے نفع کے لئے محنت کرتا ہے۔ اللہ کو جہان کے لوگوں کی پرواہ نہیں اور جو لوگ ایمان لائے۔ اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ ہم اُن سے اُن کے گناہ دور کر دیں گے۔ اور جو کام وہ کرتے تھے اُن کاموں سے بہتر ہم انہیں بدلا دیں گے۔

سورۂ جاثیہ رکوع ۲ آیات ۱۱ تا ۱۴۔ اللہ وہ ہے جس نے دریا کو تمہارے قابو میں کیا۔ تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں۔ اور تاکہ تم اس کا فضل (روزی) تلاش کرو۔ اور شاید کہ تم شکر کرو۔ اور اسی نے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔ بیشک اس میں دھیان کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اے محمد تو اپنا مذہب ماننے والوں کو کہہ۔ کہ جو لوگ اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے اُن کو معاف کریں۔ تاکہ اللہ ایک قوم کو اُن کی کمائی کے موافق سزا دے۔ جس نے نیک کام کیا۔ تو اپنے ہی لئے ہے۔ اور جس نے بدی کی۔ تو اس پر ہے۔ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹو گے۔

چوتھی فصل } نسل انسانی کا نظام ربوبیت میں قوت بازو ہونا اس وقت پر مکمل ہوگا۔ جب گمراہی میں گرفتار انسانی دنیا سزا کی ذلت کو سمجھ کر اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اُن سے مفاد حاصل کرنے پر متحد ہو جائے گی

سورۂ کہف رکوع ۷۔ جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے نہ کیا۔ وہ جنوں میں سے تھا۔ سو اپنے رب کے فرمان سے نکل بھاگا۔ پس کیا تم میرے سوا اس ابلیس اور اس کی اولاد کو دوست ٹھہراتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ اور ظالموں کا برا بدلا ہے۔ آسمان اور زمین کی پیدائش میں نے ابلیس اور اسکی اولاد کو نہیں دکھلائی۔ اور نہ خود اُن کی پیدائش انہیں دکھلائی۔ اور میں اپنا قوت بازو گمراہ کرنے والوں کو نہیں بنایا کرتا۔ اور جس دن وہ کہیگا۔ کہ میرے شریکوں کو جو تمہارے گمان میں تھے اب پکارو پھر وہ پکارینگے پھر وہ انہیں جواب نہ دینگے اور ہم اُن کے درمیان ایک ہلاکت کی جگہ قائم کریں گے۔ اور مجرم آگ کو دیکھکر سمجھ جائیں گے کہ ہمیں اس میں گرنا ہے اس سے ہٹ رہنے کا موقعہ نہ پائیں گے۔

سورۂ یونس رکوع ۹۔ آیات ۸۸ تا ۹۲۔ موسیٰ نے کہا اے ہمارے رب تو نے دنیا کی زندگی میں فرعون اور اسکی قوم کو زینت اور بہت مال دیا ہے۔ اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ تیری راہ سے گمراہ کریں۔ اے رب اُن کے مال

میٹ دے۔ اور اُن کے دل سخت کر دے۔ کہ ایمان نہ لائیں۔ جب تک دکھ کا عذاب نہ دیکھیں۔ فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی سو تم ثابت قدم رہو۔ اور بے علموں کی راہ پر نہ چلو۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار اُتارا۔ تو فرعون اور اس کے لشکر بھی شرارت اور زیادتی سے اُن کے پیچھے ہو لیا۔ تا آنکہ جب فرعون ڈوبنے لگا۔ تو بولا میں ایمان لایا۔ کہ کوئی معبود نہیں۔ مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اور میں مسلمانوں میں ہوں اب یوں بولا۔ اور پہلے نافرمان رہا۔ اور مفسد وں میں تھا۔ سو آج ہم لاشِ فرعون کو بچائیں گے۔ تاکہ اپنے پچھلوں کے لیے نشانی ہو۔ اور البتہ بہت لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔

تائید از نتائج جنگ ۱۹۳۹ء بحوالہ اخبار شہباز جلد ۵ نمبر ۲۳۹۔ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۳ء

بمبئی ۸ ستمبر ۱۹۴۳ء مسٹر چارلس نیوٹن نے جو اقتصادیات کے ماہر ہیں۔ سرمایہ داری اور جنگ کے اسباب کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ انہوں نے کہا ماضی میں جائداد ملکیت میں رکھنے کی عام اجازت تھی۔ وہی چیز جو گذرے ہوئے دور میں ایک اشد ضرورت تھی۔ آج دنیا میں باعث نزاع بن چکی ہے۔ ذاتی ملکیت کیلئے آج کے دور میں رتی بھر بھی جواز پیش نہیں کیا جا سکتا۔ مشترکہ حق ملکیت سے ہی موجودہ سماجی برائیوں کا انسداد ہو سکتا ہے (اد۔پی)

اخبار شہباز جلد ۵ نمبر ۲۴۰۔ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۴۳ء۔ کیا ہمارے سماجی مسائل کا حل مذہب ہے؟ اگر ہے تو کس صورت میں؟۔ مدراس ینگ ...۔ مسز فوردفار نے نوجوان اور مذاہب کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مذہب انسانیت کیلئے اسی صورت میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر یہ ہمارے سماجی مسائل کا ایک مناسب لائحہ عمل تجویز کرے۔ نوجوانوں کو تباہ کن تاثرات سے بچنے کیلئے مذہب کی جانب مائل ہونا ہوگا۔ انسانیت اور اخوت انسانی کا اصول اپنانا ہوگا۔ مقرر نے یقین ظاہر کرتے ہوئے یہ کہا کہ اس جنگ کے بعد مذہب کا تمام دنیا پر دور دورہ ہوگا۔ نئے دنیوی نظام کا نعرہ اخوت و مساواتِ انسانی ہوگا (اد۔پی)

پانچویں فصل } احسن ترین روش کے قیام کے لئے نظامِ قدرت۔ انبیاء کی عملی زندگی اور تعلیم القرآن بشیر و نذیر ہیں

سورۃ مائدہ ۵ رکوع ۳۔ آیات ۱۸ تا ۲۲۔ اے اہل کتاب ہمارا رسول تمہارے پاس آیا ہے۔ کتاب کی بہت باتیں جو تم چھپاتے تھے تم پر کھولتا ہے اور بہت باتوں سے درگذر کرتا ہے۔ خدا سے تمہارے پاس روشنی اور کھلی کتاب آئی ہے۔ اس کتاب سے خدا اُسے جو اسکی مرضی کے تابع ہے سلامتی کی راہیں دکھلاتا ہے اور اپنے حکم سے انہیں تاریکیوں سے روشنی میں لاتا ہے اور انہیں راہ راست دکھلاتا ہے بیشک وہ کافر ہیں جو مسیح بن مریم کو اللہ کہتے ہیں۔ اے محمدؐ تو کہہ کہ اگر اللہ مسیح بن مریم اور اس کی ماں کو اور ان سب کو جو زمین میں ہیں ہلاک کرنا چاہے تو اسکے ارادوں کو کون روک سکتا ہے۔ اور آسمان اور زمین اور اُن کے درمیان جو کچھ بھی ہے سب کا بادشاہ خدا ہی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ اے محمدؐ تو کہہ پھر وہ تمہارے گناہوں کے سبب تمہیں عذاب کیوں کرتا ہے۔ نہیں تم انسان ہو۔ اسکی خلقت میں سے وہ جسے چاہے بخشتا اور جسے چاہے عذاب کرتا ہے۔ اور آسمان اور زمین اور اُنکے درمیان اللہ ہی کی سلطنت ہے۔ اور اسی کی طرف جانا ہے۔ اے اہل کتاب ہمارا رسول (محمدؐ) بیان سنانے کو تمہاری طرف اسوقت آیا ہے جبکہ رسول آنے موقوف ہو گئے تھے تاکہ تم نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی بشیر و نذیر نہیں آیا۔ پس تمہارے پاس بشیر و نذیر آگیا۔ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

چھٹی فصل } تعلیم القرآن پر عمل کرنے سے ہی اتحادی تعلیم پایۂ تکمیل حاصل کریگی۔ کیونکہ قوانینِ قدرت اور انبیاء کی عملی زندگی اور تعلیم القرآن میں موجود ہے۔

سورۃ آل عمران رکوع ۸۔ آیات ۷۳۔ ۷۴۔ کسی بشر کو یہ لائق نہیں کہ خدا اُس کو کتاب

اور حکمت اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ لیکن تم خدا کے ہو جاؤ۔ جبکہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور جیسے کہ تم پڑھتے ہو۔ اور لایق نہیں ہے کہ تمہیں کہے کہ تم فرشتوں کو اور نبیوں کو رب بناؤ کیا تمہیں کفر سکھلائیگا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے۔

سورۂ انعام رکوع ۸۔ آیت ۶۹ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا ٹھیرایا۔ اور حیات دنیا نے انہیں فریب دیا۔ تو انہیں چھوڑ دے اور قرآن سے نصیحت کر کوئی جی اپنے اعمال سے ہلاک ہو اُس کیلئے اللہ کے سوا کوئی ولی اور شفیع نہیں ہے اور اگر وہ سارے معاوضہ بھی اپنے بدلہ میں دیگا تو بھی وہ اس سے قبول نہیں کئے جائینگے۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے اعمال کے سبب گرفتار ہونگے۔ ان کیلئے اُن کے کفر کے بدلے میں کھولتا پانی اور دکھ دینے والا عذاب ہے

ساتویں فصل } خیالات میں ایسی فراوانی پیدا کرے جس سے ہر چیز کی تربیت تکمیل اور معاد کو کھیتی پر لایا جائے۔ نظام حکومت کو قوانین قدرت کی پیٹری میں لانا ہے۔

سورۂ نور رکوع ۶۔ اے محمد کیا تو نے دیکھا کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اور اڑتے جانور پر کھولے ہوئے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کیطرف پھر جانا ہے کیا تو نے نہ دیکھا۔ کہ اللہ بادل ہانک لاتا ہے۔ پھر انہیں اکٹھے کرتا پھر تہہ بہ تہہ کرتا۔ پھر تو دیکھتا ہے کہ اُن بادلوں کے درمیان سے مینہ برستا ہے۔ اور وہ آسمان کو اُن پہاڑوں سے جو آسمان میں ہیں۔ اولے اتارتا ہے پھر وہ اولے جس پر چاہتا ہے ڈالتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ قریب ہے کہ اُسکی بجلی کی چمک آنکھیں لیجائے۔ اللہ رات اور دن کو پھراتا رہتا ہے۔ اسمیں آنکھوں والوں کیلئے عبرت ہے۔ اور اللہ نے ہر جانور پانی سے پیدا کیا سو اُن میں بعض اپنے پیٹ کے بل چلتے اور بعض دو پیروں پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ ہم نے کھلی نشانیاں نازل کیں۔ اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ چلائے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور فرمانبردار ہوئے۔ پھر اس اقرار کے بعد اُن میں سے ایک فرقہ ایمان سے پھر جاتا ہے اور وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ اور جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ وہ اُن کے درمیان فیصلہ کرے۔ تو فوراً ہی ایک فرقہ کے لوگ اُن میں سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اور اگر اُن کا حق ہو تو اس کے مطیع ہو کر آئیں۔ کیا ان کے دلوں میں روگ ہے یا وہ شک میں پڑے ہیں یا اس سے ڈرتے ہیں۔ کہ اللہ اور اس کا رسول اُن پر ستم کرے گا۔ کوئی نہیں بلکہ وہی لوگ ظالم ہیں۔

آٹھویں فصل } خیالات میں وسعت پیدا کرے جو نظام حکومت قائم ہوگا وہی دین خدا ہے۔

سورۂ صف رکوع ۱۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اللہ کی تسبیح کرتا ہے۔ اور وہی غالب حکمت والا ہے۔ مومنو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے اللہ کے نزدیک یہ بات نہایت ناپسند ہے کہ تم وہ بات کہو جو نہ کرو۔ بیشک اللہ اُن لوگوں سے محبت رکھتا ہے۔ جو اسکی راہ میں اسطرح قطار باندھکر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم مجھے کیوں ستاتے ہو۔ اور تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔ پھر وہ ٹیڑھے چلے تو اللہ نے اُنکے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا۔ کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں مجھ سے آگے جو توریت ہے۔ میں اسکا مصدق ہوں۔ اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں۔ جو میرے بعد آئیگا۔ اسکا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ کھلی نشانیاں لیکر اُن کے پاس آیا تو بولے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور اس سے بڑھکر ظالم کون ہے جنے اللہ پر جھوٹ باندھا حالانکہ اُسکو اسلام کیطرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنیوالا ہے۔ اگرچہ کافر ناپسند کریں وہی ہے جسنے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کیساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔

نانویں فصل } مشترکہ اغراض کو اتحادی نظام سے سرانجام کرنا جمیع انسانی دنیا کو متحد الخیال کر دے گا +

سورۂ آل عمران رکوع ۲۰۔ بیشک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے اختلاف میں عقلمندوں کیلئے نشان ہیں۔ اُن کیلئے جو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ لیٹے ہوئے خدا کی یاد کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے یہ عبث پیدا نہیں کیا تو پاک ہے سو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب جسے تو نے دوزخ میں ڈالا اسکو تو نے رسوا کیا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ اے ہمارے رب ہمنے ایک پکارنیوالے کو سنا۔ جو ایمان کیلئے پکارتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لائے اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری طرف سے ہماری بدیاں کو دور کر اور ہمیں نیک کرداروں کیساتھ موت دے اے ہمارے رب جو تو نے رسولوں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا ہے۔ وہ ہمیں عنایت کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کر بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا پھر ان کے رب نے ان کی دعا قبول کی کہ میں تم میں سے کسی عامل کا عمل ضایع نہیں کرتا۔ مرد ہو یا عورت تم بعض تمہارے بعض سے ہو۔ پھر جنہوں نے

ہجرت کی۔ اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور کافروں کو قتل کیا۔ اور خود قتل ہوئے۔ میں ضرور اُنکی بدیوں کو دور کردونگا۔ اور
اُنکو اُن باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں داخل کرونگا۔ یہ اللہ کی طرف سے بدلا ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلا ہے۔ اے محمدؐ کافروں کا شہروں میں چلنا
پھرنا تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے یہ اُن کے لئے تھوڑا سا فائدہ ہے پھر انکا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بُرا بچھونا ہے لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کیلئے باغ ہیں
جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں اُن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ مہمانی ہے خدا کی طرف سے اور جو کچھ اللہ کے پاس موجود ہے وہ نیکوں کیلئے بہتر ہے۔ اور اہل کتاب میں
سے بعض ہیں۔ جو اللہ پر ایمان رکھتے اور اس پر جو تم مسلمانوں پر نازل ہوا اور اس پر جو اُن پر نازل ہوا۔ خدا سے ڈرتے ہیں۔ اور خدا کی آیتوں پر تھوڑی
قیمت نہیں لیتے انہیں کو اُن کے رب سے بدلہ ملیگا۔ بیشک خدا جلد حساب لینے والا ہے۔ مومنو ثابت قدم رہو۔ اور مضبوطی پکڑو۔ اور لگے رہو
اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ شاید تم اپنی مراد کو پہنچو +

دسویں فصل ﴿ مشترکہ اغراض کا اتحادی نظام سے سرانجام کرنا ظالم اور مظلوم کو ایک اخوت میں لے آئے گا ۔

سورۂ ابراھیم رکوع ۱۔ اے محمدؐ یہ کتاب ہے جو ہم نے تیری طرف نازل کی تاکہ تو لوگوں کو اندھیرے سے نکالکر روشنی میں لائے۔ اُن کے رب کے اذن سے
راہ پر غالب سزاوار حمد کی۔ راہ پر اللہ کی جو آسمانوں اور زمین کی چیزوں کا مالک ہے اور خرابی ہے کافروں کی سخت عذاب کے سبب جو آخرت پر دنیا کی
زندگی پسند کرتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اسمیں عیب تلاش کرتے ہیں۔ وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں اور ہم نے جو رسول بھیجا وہ
اپنی ہی قوم کی بولی بولتا تھا۔ تاکہ اُن کیلئے بیان کر سکے۔ پھر جسے چاہے اللہ گمراہ کرے اور جسے چاہے ہدایت کرے اور وہ غالب حکمت والا ہے
اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو اندھیرے سے نکالکر روشنی میں لا اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔ اسمیں ہر صبر کرنیوالے
شکر گذار کیلئے نشانیاں ہیں اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اللہ کا احسان جو تم پر ہوا ہے یاد کرو۔ جب اُس نے تم کو قوم فرعون سے نجات دی
وہ تمہیں بُری طرح عذاب دیتے تھے۔ تمہارے لڑکوں کو ذبح کرتے اور تمہاری لڑکیوں کو جیتا رکھتے تھے۔ اور اسمیں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی
سورۂ شوریٰ رکوع ۲۔ اور جس کسی چیز میں تم اختلاف کروگے اس کا حکم اللہ کی طرف ہے یہ اللہ ہے جو میرا رب ہے۔ اسی پر مجھکو بھروسہ ہے۔ اور میں اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں
آسمانوں اور زمین کا خالق۔ اسی نے تم ہی میں سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے اور چارپایوں میں بھی جوڑے پیدا کئے۔ وہ تمہیں اسمیں پھیلاتا ہے
اسکی مانند کوئی چیز نہیں اور وہ سنتا دیکھتا ہے آسمان اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں جس کیلئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا اور تنگ کرتا ہے
بیشک وہ ہر شے کو جانتا ہے اس نے تمہارے لئے دین کی وہ باتیں مقرر کیں جنکا اُس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے اے محمدؐ تیری طرف وحی کی ہے
اور جو ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا یہ کہ دین کو قائم رکھو۔ اور اسمیں تفرقہ نہ ڈالو۔ مشرکوں پر وہ بات بھاری ہے جسکی طرف تو انہیں
بلاتا ہے اللہ جسے چاہے اپنی طرف چن لے اور اپنی طرف اسکو راہ دکھاتا ہے جو رجوع لاتا ہے۔ اور انہوں نے آپس کی ضد سے علم آنے کے بعد
تفرقہ ڈالی اور اگر وہ بات نہ ہوتی جو تیرے رب سے ایک وقت مقررہ تک کیلئے نکل چکی ہے تو ان میں فیصلہ ہو جاتا۔ اور وہ جو اُن کے بعد کتاب کے
وارث ہوئے اسکی طرف سے قوی شک میں ہیں۔ سو تو اسی کی طرف بلا اور قائم رہ جیسا کہ تجھے حکم ملا ہے۔ اور اُنکی خواہشوں کا پیرو نہ ہو۔ اور اے محمدؐ
کہہ کہ میں ہر کتاب پر جو اللہ نے نازل کی ہے ایمان لایا۔ اور مجھے حکم ملا ہے کہ تم میں انصاف کروں اللہ ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے
اعمال تمہارے لئے۔ ہم میں اور تم میں کچھ جھگڑا نہیں اللہ ہم سب کو جمع کریگا۔ اور اسکی طرف پھر جانا ہے اور جو لوگ اللہ کے بارہ میں اسکے بعد کہ وہ مقبول ہو چکا ہے
حجتیں نکالتے ہیں۔ ان کی حجت انکے رب کے نزدیک باطل ہے اور انپر غضب ہے اور اُن کیلئے سخت عذاب ہے اللہ وہ ہے جس نے سچی کتاب اور ترازو نازل کی
اور تو کیا جانے شاید قیامت قریب ہی آ گئی ہو۔ جو قیامت کو نہیں مانتے وہ اُسے جلد مانگتے ہیں اور جو اُسے مانتے ہیں وہ اس سے کانپتے ہیں اور جانتے ہیں
کہ وہ حق ہے سنتا ہے جو لوگ قیامت کے بارہ میں جھگڑا کرتے ہیں وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہ قوی غالب ہے

گیارہویں فصل ﴿ ظالموں اور ستمگاروں کو ایک وقت معینہ تک اللہ تعالیٰ مہلت دے رہا ہے جب وہ وقت آئیگا ظالم اور ستمگار گرفت میں آ جائینگے ۔

سورۂ نحل رکوع ۸۔ اگر اللہ آدمیوں کو اُن کے ستم پر پکڑے تو زمین پر کوئی آدمی باقی نہ چھوڑے مگر وہ انہیں ایک وقت معینہ تک مہلت دے رہا ہے پھر جب اُنکا وقت
آئیگا تو نہ ایک گھڑی پہلے روانہ ہونگے اور نہ ایک گھڑی بعد اور جسے خود اُسے جن کا جی نہیں چاہتا۔

اُسے اللہ کے لئے تجویز کرتے ہیں۔ اور اُن کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں۔ کہ اُن کے لئے خوبی ہے۔ بیشک اُن کے لئے آگ ہے۔ اور سب سے آگے ہونگے۔ اللہ کی قسم تجھ سے پہلے ہمنے بہت امتوں میں رسول بھیجے۔ سو شیطان نے اُن کے عمل بھلے کر دکھائے۔ سو وہی آج اُن کا دوست ہے۔ اور اُن کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے۔ اور ہم نے اس لئے تجھ پر کتاب نازل کی ہے۔ کہ تو اُن کے لئے اُن کی اختلافی باتوں کا بیان کرے۔ اور ہدایت اور رحمت ایمانداروں کے لئے ہے۔ اور اللہ نے آسمان سے پانی اوتارا پھر اس سے زمین کو اُس کے مرے پیچھے زندہ کیا۔ اس میں اُن کے لئے جو سنتے ہیں نشانی ہے۔

بارھویں فصل { نسل انسانی کو دائرہ اتحاد میں لانے کے لئے آسمان اور زمین کی بہت سی نشانیوں اور اپنے سے پہلوں کے انجام پر غور کرکے چلنا چاہیئے۔ جو بناوٹی بات نہیں

اور یہ عقلمندوں کا فرض ہے۔ جن پر ہر حکومت کا دارومدار ہے۔

سورہ یوسف رکوع ۱۲۔ آسمان اور زمین میں بہتیری نشانیاں ہیں جن پر یہ لوگ گذر کرتے ہیں اور کچھ دھیان نہیں کرتے اور اکثر لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ مگر شرک کے ساتھ۔ کیا وہ امن میں ہیں۔ کہ اللہ کا عذاب آکر اُن پر چھا نہ جائے گا۔ یا اچانک بیخبری میں اُن کے لئے وہ گھڑی آجائے گی۔ اے محمدؐ تو کہہ یہ میری راہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بینائی پر بلاتا ہوں میں بھی اور جو میرا ساتھی ہے۔ وہ بھی اور اللہ پاک ہے۔ اور میں مشرکوں میں نہیں۔ اور اے محمدؐ جو تجھ سے پہلے ہم نے بھیجے وہ بھی آدمی تھے۔ بستیوں کے باشندے اُن کی طرف ہمنے وحی بھیجی تھی۔ کیا یہ زمین میں پھرے نہیں کہ اپنے سے پہلوں کے انجام پر فکر کرتے اور بیشک آخرت کا گھر ڈرانے والوں کے لئے بہتر ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟ یہاں تک کہ جب رسول نا اُمید ہو گئے۔ اور گمان کیا۔ کہ اُن سے جھوٹے وعدے ہوئے ہیں۔ تب اُن کے پاس ہماری مدد آپہونچی۔ پھر جسے ہم نے چاہا بچالیا۔ اور ہمارا عذاب مجرموں سے پھیرا نہیں جاتا۔ البتہ اُن کے قصوں میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے۔ کچھ بناوٹی بات نہیں ہے لیکن اس کلام کی تصدیق ہے۔ جو اس سے پہلے ہے۔ اور ہر شے کی تفصیل ہے۔ اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت۔

سورہ مومن رکوع ۲۔ کیا انہوں نے ملک میں سیر نہیں کی کہ دیکھتے۔ کہ اُن لوگوں کا کیا انجام ہوا۔ جو اُن سے پہلے تھے۔ وہ اُن سے زور میں بھی بڑھے ہوئے تھے۔ اور اُن نشانیوں میں بھی بڑھے ہوئے تھے۔ جو زمین میں چھوڑ گئے۔ سو اللہ نے انہیں اُن کے گناہوں میں پکڑا اور اُن کے لئے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ تھا۔ یہ اس لئے ہوا۔ کہ اُن کے پاس اُن کے

رسول معجزے لیکر آتے رہے۔ اور انہوں نے نہ مانا۔ پھر خدا نے انہیں پکڑا۔ بیشک وہ زورآور سخت عذاب دینے والا ہے۔ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور کھلی سند دیکر بھیجا۔ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف سو وہ بولے۔ کہ جادوگر ہے جھوٹا۔ پھر جب ہمارے پاس سے حق بات لیکر موسیٰ اُن کے پاس پہنچا۔ تو وہ بولے۔ کہ جو لوگ موسیٰ کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ اُن کے لڑکوں کو قتل کردو۔ اور اُن کی لڑکیوں کو جیتا رکھو۔ اور کافروں کا جو حیلہ ہوتا ہے سو غلط ہی ہوتا ہے۔ اور فرعون نے کہا۔ مجھے چھوڑ دو۔ کہ میں موسیٰ کو قتل کروں۔ اور چاہیئے کہ وہ اپنے رب کو پکارے۔ میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں وہ تمہارا دین نہ بگاڑ دے۔ یا زمین میں فساد ظاہر نہ کرے۔ اور موسیٰ نے کہا۔ کہ میں ہر متکبر سے جو حساب کے دن کو نہیں مانتا۔ اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں۔

تیرھویں فصل (۱۳) جب انسان کی پیدائش اور اُن کا رزق اُن کے اپنے اختیار میں نہیں تو معذور

انسانوں سے نفرت ترک کردینی چاہیئے۔ تاکہ اس نفرت کا اثر آیندہ نسلوں پر نہ پڑے
سورۂ عبس۔ تیوری چڑھائی اور منہ موڑا۔ اس سے کہ اس کے پاس اندھا آیا۔ اور تجھے کیا معلوم شاید وہ پاک ہوجاتا۔ یا نصیحت سنتا۔ اور وہ نصیحت اُسے مفید ہوتی۔ وہ جو پرواہ نہیں کرتا۔ تو اس کی فکر میں ہے۔ اور اگر وہ پاک نہ ہو۔ تو تجھ پر کچھ گناہ نہیں اور وہ جو تیرے پاس دوڑتا آیا۔ اور وہ ڈرتا ہے۔ تو تو اس سے تغافل کرتا ہے۔ ہرگز نہیں یہ تو نصیحت ہے۔ تو جو چاہے اُسے یاد کرے۔ اور یہ اُن صحیفوں میں لکھا ہے۔ جن کی تعظیم کی جاتی ہے۔ جو بلند قدر مقدس ہیں۔ وہ صحیفے بزرگ نیکوکار کاتبوں کے ہاتھ میں ہیں۔ آدمی پر خدا کی مار وہ کیسا کچھ ناشکر گذار ہے۔ خدا نے اُسے کس چیز سے پیدا کیا۔ نطفہ سے اُسے پیدا کیا۔ پھر اُس کا اندازہ رکھا۔ پھر اس کے لئے راہ آسان کی۔ پھر اُسے مردہ کیا۔ پھر اُسے قبر میں رکھوایا۔ پھر جب چاہے۔ اُسے اٹھائے گا۔ کوئی نہیں جو اُسے حکم ملا ہے۔ اس نے اُسے پورا نہیں کیا۔ سو چاہیئے۔ کہ انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔ کہ ہم نے بڑے زور سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے زمین کو پھاڑ کر چیرا۔ پھر ہم نے اس میں دانہ اُگایا۔ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغ اور میوے اور چارہ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے نفع کے لئے۔ پھر جب کان پھوڑنے والی (توپوں وغیرہ کی آوازیں) آئینگی۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے۔ اس دن اُن میں سے ہر آدمی ایک حال میں مشغول ہوگا۔ جو اس کو کافی ہوگا۔ کتنے منہ اس دن روشن ہونگے ہنستے خوشی کرتے اور کتنے مونہہ اس دن ایسے ہونگے۔ جن پر غبار پڑا ہوگا اُن پر سیاہی چھائی ہوئی ہوگی۔ وہ لوگ وہی ہیں۔ جو کافر بدکار ہیں۔

(۱۴۴)

چودھویں فصل } اخوت اور یگانگت اور یکجہتی کی تنظیم قایم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہر ایک جان اور ہر ایک سرمایہ کو عناصر اربعہ کیطرح کارآمد رکھا جاوے

سورۂ بینہ۔ اہل کتاب اور مشرکین میں جو لوگ منکر ہیں۔ وہ بے اس کے باز آنے والے نہ تھے۔ کہ ان کے پاس کھلی دلیل آئے۔ خدا کی طرف سے ایک پیغمبر جو پاک اوراق پڑھکر سنائے جن میں پکی باتیں درج ہوں۔ اور جن لوگوں کو کتاب ملی ہے۔ انہوں نے اس کے بعد تفرقہ ڈالا۔ کہ ان کے پاس کھلی دلیل آگئی اور ان کو اس کے سوا اور کچھ حکم نہیں ملا تھا۔ کہ ابراہیم کے طریقہ کے مطابق اللہ کی عبادت اس طرح کریں۔ اور زکوٰۃ دیں۔ اور یہی صحیح دین ہے۔ بیشک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے۔ وہ جہنم کی آگ میں جائیں گے۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہی ساری خلقت میں بدتر ہیں۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے وہی ساری خلقت میں اچھے ہیں۔ اور ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس رہنے کے باغ ہیں۔ اور ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ اس کے لئے ہے۔ جو اپنے رب سے ڈرا۔

پندرھویں فصل } حکومت کی ذمہ واریاں کہ ہر بشر کو اپنی کمائی پر قادر رہکر امن و چین سے زندگی بسر کرنے پر مائل رکھنا چاہیئے

سورۂ نجم رکوع ۳۔ بھلا تو نے اسے بھی دیکھا جس نے منہ پھیر لیا۔ اور تھوڑا مال دیدیا۔ اور سخت دل ہو گیا۔ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے۔ کہ وہ دیکھتا ہے۔ کیا اسے اس بات کی خبر نہیں پہنچی۔ جو موسیٰ کے صحیفوں میں لکھی ہے اور ابراہیم کے جو وفادار تھا۔ یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور یہ کہ انسان کے لئے وہی ہے جو اس نے کوشش کی۔ اور یہ کہ اس کی کوشش اسے دکھائی جائے گی۔ پھر اسے بدلہ ملیگا اور یہ کہ تیرے رب کی طرف پہنچنا ہے۔ اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے اور یہ کہ اس نے مذکر اور مؤنث کا جوڑا پیدا کیا۔ نطفہ سے جب ٹپکایا گیا۔ اور یہ کہ دوسری پیدائش اسی کے ذمہ ہے۔ اور یہ کہ اسی نے غنی کیا اور پونجی دی۔ اور یہ کہ وہی شعریٰ ستارہ کا رب ہے (شعریٰ ستارہ کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے اشعری قوم کے طرز عمل کو ذہن نشین کیا جاوے۔ جو نواح مکہ شریف میں مقام مزدلفہ میں آباد رہی اور یگانگت کے قیام کے لئے ان کا دستور العمل یہ رہا۔ کہ قیام اور سفر کے دونوں حالتوں میں سے کوئی بھی حالت کیوں نہ ہو۔ جب ان میں سے بعض کا ذخیرہ خوردنی کم ہو جاتا تو تمام اشعری قوم اپنے اپنے گھروں میں جس قدر ذخائر خوردنی موجود ہوتے ایک جگہ جمع کر لیتے۔ اور پھر از سر نو ہر ایک گھر کی ضرورت کو یکساں قرار دیکر مساویانہ طور پر تقسیم کر لیتے۔ اس آیت کے مفہوم میں یہ وضاحت ہو گئی ہے کہ شعریٰ ستارہ ہر ایک چیز کو اس کے دائرہ کے اندر کمال تک پہنچانے کے لئے ضروریات باہم پہنچانے پر

مامور ہے) اور کہ اسی نے پہلے عاد کو ہلاک کیا۔ اور ثمود کو پھر باقی نہ چھوڑا۔ اور اس سے پہلے قوم نوح کو کہ وہ بڑے ظالم و سرکش تھے۔ اور الٹی ہوئی لستیوں کو دے پٹکا۔ پھر اس پر چھا گیا جو چھا گیا پھر اب تو اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس نعمت میں شبہ کریگا۔ یہ تو پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے۔ قریب آنیوالی قریب آ گئی ہے سوائے اللہ کے اس کا ظاہر کرنے والا کوئی نہیں ہے کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ اور ہنستے ہو۔ اور روتے نہیں اور تم کھلاڑیاں کر رہے ہو۔ پس اللہ کو سجدہ کرو اور پوجو۔

سولھویں فصل ایک دوسرے کی کمائی پر ناجائز دست برد کا طریقہ نظام حکومت کی کوتاہیوں کیوجہ سے ہے

سورۂ نساء رکوع ۵۔ خدا چاہتا ہے۔ کہ تمہیں یہ بیان سنائے اور اگلوں کی راہوں پر تمہاری راہنمائی کرے اور تمہیں معاف کرے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور خدا تم پر متوجہ ہونا چاہتا ہے۔ اور جو لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں۔ وہ تم سے بڑی کجروی کرانا چاہتے ہیں۔ خدا تمہارا بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہے اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ مومنو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ لیکن آپس کی رضامندی سے تجارت ہو تو مضایقہ نہیں۔ اور باہم خونریزی نہ کرو۔ بیشک خدا تم پر مہربان ہے۔ اور جو زور زبردستی سے ایسا کرے گا۔ ہم اسے آگ میں ڈالیں گے۔ اور یہ کام خدا پر آسان ہے۔ اگر تم ممنوعات میں سے کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو گے۔ تو ہم تمہارے گناہ تم سے دور کر دیں گے۔ اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔ اور خدا نے تم میں سے بعض کو بعض پر جو فضیلت بخشی ہے۔ تم اس کی تمنا نہ کرو۔ مردوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ کو سب کچھ معلوم ہے۔ جو کچھ والدین اور قرابتی چھوڑیں۔ اس میں ہر کسی کے وارث ہم نے مقرر کر دیئے ہیں۔ اور جن سے تم نے اقرار باندھا ہے۔ ان کا حصہ انہیں دو ہر شے خدا کے روبرو ہے۔

ستارھویں فصل ہر گھر کو ایک بادشاہت قرار دیکر نفاق انگیز خرابیوں کا سدباب کرنا نظام حکومت کی ذمہ واریوں میں ہے

سورۂ نساء رکوع ۶۔ مرد۔ عورتوں پر حاکم ہیں۔ اس لئے کہ اللہ نے ایک کو ایک پر فضیلت بخشی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ وہ اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک بخت عورتیں فرمانبردار اور اللہ کی حفاظت میں شوہروں کی غیبت میں اپنی محافظ ہیں۔ اور وہ عورتیں جن کی بدخوئی سے تم ڈرتے ہو انہیں سمجھاؤ۔ اور خوابگاہوں میں جدا چھوڑ دو۔ اور انہیں مارو۔ پھر اگر وہ تمہارا کہنا مانیں تو ان پر الزام کی راہ تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بلند بڑا ہے۔ اور اگر تم ان دونوں کی مخالفت درمیانی

سے ڈرتے ہو تو ایک پنچ مرد کے کنبے میں سے اور ایک پنچ عورت کے کنبے میں سے مقرر کرو۔ اگر یہ دونوں ان میں صلح کا ارادہ کریں گے۔ تو خدا انہیں توفیق دیگا۔ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ اور اللہ کی عبادت کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھیراؤ۔ اور والدین اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں سے اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور لونڈی غلام سے نیکی کرو خدا کسی اترانے والے اور بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ وہ جو بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل سکھلاتے ہیں۔ اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے۔ اُسے چھپاتے ہیں۔ اور ہم نے کافروں کے لئے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو اپنے اموال لوگوں کے دکھلاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور وہ اللہ اور آخری دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور جس کا ساتھی شیطان ہوا۔ اس کا برا ساتھی ہوگیا۔ اور اگر وہ اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لاتے اور جو ہم نے انہیں دیا ہے خرچ کرتے۔ تو اُن کا کیا نقصان ہو جاتا۔ اور اللہ اُن کو جانتا ہے۔ بیشک اللہ ایک ذرہ کے برابر ظلم نہیں کرتا۔ اور اگر نیکی ہو۔ تو اسکو دوچند کر دیتا ہے۔ اور اپنی طرف سے بڑا ثواب دیتا ہے۔ پھر اسوقت کیا ہوگا۔ جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے۔ اور تجھے اے محمدؐ مسلمانوں پر گواہ لائیں گے۔ اس دن کافر اور رسول کے نافرمان یوں آرزو کریں گے۔ کہ کاش وہ زمین کے پیوند ہو جائیں۔ اور خدا سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے۔

اٹھارھویں فصل ہر ایک چیز کو کارآمد بنانے نیک روی اختیار کرنے اور بری باتوں سے بچاؤ کی تدابیر حکومت کی ذمہ داری میں ہے

(۱) سورۂ آل عمران رکوع ۱۱۔ مومنو! خدا سے ایسا ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور ضرور تم مسلمان ہی مرو۔ اور تم سب ملکر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو۔ اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ اور خدا کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے۔ یاد کرو۔ جبکہ تم آپس میں دشمن تھے۔ تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی۔ اور اب تم اس کے فضل سے بھائی ہوگئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے۔ سو خدا نے تمہیں اس سے بچایا۔ یوں اللہ اپنی آئتیں تم پر کھولتا ہے۔ شاید تم ہدایت پاؤ۔ اور چاہیئے کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو۔ جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔ اور پسندیدہ بات کا حکم دے۔ اور ناپسند باتوں سے منع کرے۔ اور وہی مراد کو پہونچیں گے۔ اور تم اُن لوگوں کیطرح نہ ہونا جنہوں نے صاف حکم پانے کے بعد تفرقہ ڈالا۔ اور اختلاف میں پڑے۔ اور انہیں کے لئے بڑا عذاب ہے۔ جس دن بعض منہ سفید اور بعض منہ کالے ہوں گے۔ سو جن کے منہ کالے ہونگے وہ وہی ہیں۔ کہ ایمان کے بعد کافر ہوگئے تھے۔ سو اب کفر کے بدلے میں عذاب چکھو۔ اور جن کے منہ سفید ہونگے۔ سو وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے۔ اور اُسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی آئتیں ہیں۔ ہم تجھے سچائی سے اُن کو پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اللہ جہاں والوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔

اور اللہ ہی کا ہے۔ جو کچھ آسمان میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور سب کام اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

(۲) سورہ نحل رکوع ۱۔ اللہ کا حکم آیا چاہتا ہے۔ سو اس کی جلدی نہ کرو۔ اُن کے شرک سے وہ پاک اور بلند ہے۔ وہی اپنے حکم سے فرشتوں کو وحی دیکر اپنے بندوں میں سے جس کی طرف چاہتا ہے بھیجتا ہے کہ ڈراؤ۔ سوائے میرے کوئی معبود نہیں۔ مجھ سے ڈرو۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک پیدا کیا۔ اُن کے شریکوں سے بلند ہے۔ آدمی کو نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر وہ فوراً ہی صریح جھگڑالو ہو گیا۔ اور تمہارے لئے چارپائے پیدا کئے۔ اُن میں تمہارے لئے جاڑے کے کپڑے اور کئی فائدے ہیں۔ اور بعض کو اُن میں سے کھا لیتے ہو۔ اور تمہارے لئے اُن میں زینت ہے۔ جب شام کو لاتے اور چرانے جاتے ہو۔ اور وہ تمہارا بوجھ اس بستی تک اٹھا لیجاتے ہیں۔ جہاں تم بغیر جان توڑ مشقت کے نہیں پہنچ سکتے۔ بیشک تمہارا رب شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ اور اس نے گھوڑے اور خچر اور گدھے تمہاری سواری اور زینت کے لئے پیدا کئے۔ اور اب پیدا کرتا رہتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے۔ اور سیدھی راہ جو ہے خدا پر پہنچتی ہے اور کوئی ٹیڑھی راہ ہے۔ اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت کرتا۔

انیسویں فصل (۱۹) انسانوں کے زوال کیوجہ وہ اسباب ہیں۔ جو انسانوں کے خود ساختہ ہیں ❊

(۱) سورہ مایدہ رکوع ۱۰۔ اے رسول جو تیرے رب سے تجھ پر نازل ہوا ہے اُن تک پہنچا دے۔ اگر تو یہ نہ کرے۔ تو تو نے اس کا پیغام نہ پہونچایا۔ اور خدا تجھے آدمیوں سے بچائیگا۔ بیشک خدا کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔ تو کہہ اے اہل کتاب تم کچھ راہ پر نہیں ہو جب تک کہ تم توریت و انجیل پر اور جو تمہارے رب سے تمہاری طرف نازل ہوا اس پر قایم نہ ہو جاؤ۔ اور اے محمد جو کچھ تیرے رب سے تیری طرف اترا ہے۔ یہ تو اُن میں سے بہتوں کے درمیان شرارت اور کفر ہی بڑھائیگا۔ سو تو کافر قوم پر افسوس نہ کر۔ مسلمانوں اور یہودیوں اور صابئین و نصاریٰ میں سے جو کوئی ۲۳ اور ان کی طرف رسول بھیجے۔ جب کوئی رسول اُن کے پاس ایسی بات لایا۔ جو انہیں ناپسند تھی۔ انہوں نے کتنوں کو جھٹلایا۔ اور کتنوں کو قتل کیا۔ اور خیال کیا کہ کچھ خرابی نہ ہوگی۔ سو اندھے اور بہرے ہو گئے پھر خدا ان پر متوجہ ہوا۔ پھر ان میں بہت لوگ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ اور اللہ اُن کے کام دیکھتا ہے۔ بیشک وہ کافر ہو گئے جو کہتے ہیں۔ کہ اللہ جو ہے۔ وہ مسیح بن مریم ہی ہے اور مسیح نے کہا تھا۔ کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ جس نے خدا کا شریک ٹھیرایا۔ خدا اُس پر جنت حرام کرے گا۔ اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ جو کہتے ہیں کہ اللہ تین میں سے ایک ہے۔ اور سوائے ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اگر وہ اس بات کو جو کہتے ہیں نہ چھوڑیں گے۔ تو اُن میں

جو کافر ہیں۔ دکھ دینے والا عذاب پائیں گے۔ وہ کیوں نہیں۔ اللہ کی طرف توبہ کر کے
گناہ بخشواتے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ مسیح اور کچھ نہیں۔ مگر ایک رسول اس سے پہلے بہت رسول
گذر چکے ہیں۔ اور اس کی ماں صدیقہ تھی۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھ ہم اُن کے لئے کس طرح
نشانیاں بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھ وہ کہاں الٹے جاتے ہیں۔ تو کہہ کیا تم خدا کے سوا اُسے پوجتے ہو۔
جس کے اختیار میں نہ تمہارا نفع ہے اور نہ نقصان۔ اور اللہ وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ تو کہہ
کہ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو۔ اور اس قوم کے خیالات نہ مانو۔ جو پہلے گمراہ
ہو گئے اور بہتوں کو بہکا گئے۔ اور آپ سیدھی راہ سے بھٹک گئے۔

(۲) سورہ انبیاء رکوع ۲۔ ہم نے بہت سی بستیاں جو ظالم تھیں توڑ پھوڑ کر برباد کیں۔ اور اُن کے بعد
دوسرے نئے لوگ پیدا کئے۔ پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ سنی۔ تو فوراً ہی وہاں سے بھاگنے
لگے۔ بھاگو مت۔ اور اسی کی طرف لوٹو جس میں تم آرام کرتے تھے۔ اور اپنے گھروں کی طرف لوٹو۔ شاید تم غمخواری
کئے جاؤ۔ بولے ہائے ہماری کمبختی ہم ظالم تھے۔ پھر وہ یوں ہی کہتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے انہیں ایسا کر دیا۔
جیسے کٹی ہوئی کھیتی اور بجھی ہوئی آگ۔ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو اُن کے درمیان ہے بطور کھیل
کے نہیں بنایا۔ اگر ہم کھلونا بنانا چاہتے۔ تو ہم اُسے اپنے پاس سے بناتے۔ اگر ہمیں منظور ہوتا۔ بلکہ ہم تو باطل
کے اوپر حق پھینکتے ہیں۔ پھر وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے۔ پھر ناگاہ وہ فنا ہو جاتا ہے۔ اور کمبختی تمہاری ہے۔ اُن
باتوں کے سبب جو بناتے ہو۔ اور جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ خدا کا ہے۔ اور جو خدا کے پاس ہیں
وہ نہ اس کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں۔ اور نہ تھکتے ہیں۔ رات اور دن تسبیح کرتے ہیں اور نہیں تھکتے۔
کیا انہوں نے زمین کی چیزوں میں سے معبود بنائے ہیں۔ کہ وہ انہیں کھڑا کریں گے۔ اگر زمین آسمان میں
اللہ کے سوا کئی معبود ہوتے۔ تو زمین و آسمان تباہ ہو جاتے۔ اور اللہ عرش کا مالک ہے۔ ان باتوں سے
پاک ہے۔ جو وہ بیان کرتے ہیں۔ جو وہ کرتا ہے۔ پوچھا نہیں جاتا۔ اور یہ لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ کیا انہوں نے
اللہ کے سوا اور معبود مقرر کئے ہیں۔ تو کہہ اپنی دلیل لاؤ۔ یہ بیان میرے ساتھیوں کا ہے۔ اور اُن کا بھی
جو مجھ سے پہلے تھے۔ بلکہ اُن میں سے اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے اور ٹلاتے ہیں۔ اور جو کوئی رسول ہم نے
تجھ سے پہلے بھیجا ہے۔ اس کی طرف ہم نے یہی وحی کی ہے۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ سو
مجھے پوجو۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ رحمٰن اولاد رکھتا ہے۔ وہ اس تہمت سے پاک ہے۔ بلکہ وہ عزت دار
بندے ہیں۔ اس سے بڑھکر نہیں بولتے۔ اور وہ اس کے حکم سے کام کرتے ہیں۔ وہ جانتا ہے۔ جو
اُن کے آگے اور پیچھے ہے۔ اور وہ شفاعت نہیں کرتے۔ مگر اس کے لئے جس سے اللہ راضی ہوا۔ اور
وہ خود اللہ کے خوف سے کانپتے ہیں۔ اور جو کوئی اُن میں سے کہے کہ اللہ کے سوا میں معبود ہوں۔ سو ایسے کو ہم
دوزخ کی سزا دیں گے۔ اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔

بیسویں فصل (۲۰) عبادت۔ پیروی۔ تابعداری۔ اللہ کی راہ اختیار کرنا۔ اللہ کی رضا جوئی۔ اللہ کی مدد کرنا۔ اللہ کی امداد کا مستحق ہونا وغیرہ وغیرہ

صرف دین الفطرت کو قائم کرنا ہے

(۱) لقمان رکوع ۳۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اس کو اللہ نے تمہارا مسخر کیا ہے۔ اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کی ہیں۔ اور آدمیوں میں کوئی ہے کہ بغیر علم اور بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے خدا کے بارہ میں جھگڑتا ہے۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے۔ کہ جو خدا نے نازل کیا ہے۔ اس کا اتباع کرو۔ تو کہتے ہیں۔ کہ نہیں۔ ہم تو اُسی پر چلیں گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے۔ بھلا اور جو شیطان انہیں دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔ تو بھی؟ اور جس نے اپنا منہ اللہ کی طرف متوجہ کیا۔ اور وہ نیک ہے۔ تو اس نے پختہ دستاویز پکڑی ہے۔ اور ہر کام کا انجام خدا کی ہی طرف ہے۔ اور جو کوئی کافر ہوا۔ تو اس کا کفر تجھے غمگین نہ کرے انہیں ہماری طرف پھر آنا ہے۔ پھر جو وہ کرتے تھے۔ ہم انہیں بتائیں گے۔ بیشک جو دلوں میں ہے۔ اللہ جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا سا فایدہ دیں گے۔ پھر سخت عذاب کی طرف ہم انہیں پکڑ لائیں گے اور جو تو اُن سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا۔ تو کہیں گے۔ کہ اللہ نے۔ تو کہہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ پر اُن میں بہت لوگ نہیں جانتے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اللہ کا ہے۔ بیشک اللہ ہی بے پرواہ قابل تعریف ہے۔ اور زمین میں جتنے درخت ہیں۔ اگر سب قلم بن جائیں۔ اور سمندر اس کی سیاہی۔ اس کے بعد سات سمندر اور اس کی مدد کریں۔ تو بھی اللہ کی باتیں تمام نہ ہوں گی۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ تمہارا پیدا کرنا۔ اور مرنے کے پیچھے تمہارا جلد اٹھانا ایسا ہی ہے۔ جیسے ایک تنکا۔ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ اللہ دن میں رات اور رات میں دن داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے۔ ہر ایک ایک وقت معین تک چلتا ہے۔ اور یہ کہ جو تم کرتے ہو۔ اللہ کو خبر ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ جو ہے وہی حق ہے۔ اور جنہیں وہ اس کے سوا پکارتے ہیں۔ باطل ہیں۔ اور اللہ جو ہے وہی سب سے برتر بڑا ہے۔

(۲) سورۂ زمر رکوع ۱۔ اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے۔ جو غالب حکمتوں والا ہے ہم نے تیری طرف سچائی سے کتاب نازل کی ہے۔ پس تو ایسے طور پر خدا کی عبادت کر کہ خالص اُسی کی عبادت ہو۔ سنتا ہے۔ عبادت خالص اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور جنہوں نے اس کے سوا حمایتی پکڑے ہیں۔ کہ ہم انہیں صرف اس لئے پوجتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں درجۂ قرب میں اللہ کے نزدیک کر دیں۔ بیشک اللہ اُن کے درمیان ان باتوں میں جن میں وہ جھگڑا کر رہے ہیں فیصلہ کرے گا۔ بیشک اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو جھوٹا ناحق شناس ہو۔ اگر اللہ چاہتا۔ کہ اولاد اختیار کرے۔ تو جو اس نے پیدا کیا ہے۔ اس میں سے جس چیز کو چاہتا

چن لیتا۔ وہ پاک ہے۔ وہی اللہ ہے۔ اکیلا زبردست۔ آسمانوں اور زمین کو ٹھیک پیدا کیا۔ رات کو دن پر لپیٹتا
ہے۔ اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے۔ اور سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ ہر ایک وقت مقررہ تک چلتا ہے۔ سنتا
ہے وہی ہے۔ زبردست گناہ بخشنے والا۔ تمہیں ایک شخص سے پیدا کیا۔ پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور
تمہارے لئے چوپاؤں میں سے آٹھ جوڑے نازل کئے۔ تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تمہیں پیدا کرتا ہے
پیدائش کے بعد پیدائش تین تاریکیوں میں۔ یہی اللہ ہے جو تمہارا رب ہے۔ اسی کی سلطنت ہے۔ اس کے
سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں سے پھیرے جاتے ہو۔ اگر تم منکر ہو گے۔ تو اللہ تمہاری پروا نہیں رکھتا
اور اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو تم شکر کرو گے۔ تو اُسے تمہارے لئے پسند کریگا
اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ پھر تمہارا مرجع تمہارے رب کی طرف
ہے۔ پس وہ تمہیں بتائے گا۔ جو تم کرتے تھے۔ بیشک وہ سینوں کی چھپی باتوں سے واقف ہے۔ اور
جب آدمی کو رنج پہنچے۔ تو اپنے آپ کو اس کی طرف رجوع ہو کر پکارتا ہے۔ پھر جب وہ اُسے
اپنی طرف سے نعمت دیتا ہے۔ تو جس مطلب کی طرف پہلے اُسے پکارتا تھا۔ اس مطلب کو بھول
جاتا ہے۔ اور اللہ کے لئے شریک ٹھیراتا ہے۔ تاکہ اس کی راہ سے بہکائے۔ تو کہہ تھوڑے
دنوں اپنے کفر کے ساتھ کچھ فائدہ اٹھالے۔ تو تو دوزخی ہے۔ بھلا کیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں عبادت
کرتا ہے۔ سجدہ کرتا اور کھڑا رہتا ہے۔ آخرت سے ڈرتا ہے۔ اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار
ہے۔ تو کہہ کیا کہیں برابر ہوتے ہیں۔ وہ جو علم رکھتے ہیں۔ اور وہ جو علم نہیں رکھتے وہی سوچتے ہیں
جنہیں عقل ہے۔

(۵) سورۂ مومن رکوع اول ۲۔ حٰمٓ۔ اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے۔ جو زبردست جاننے والا
ہے۔ گناہ بخشنے والا۔ اور توبہ قبول کرنے والا۔ سخت عذاب دینے والا۔ صاحب انعام ہے۔ اس
کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کی آیتوں میں سوا کافروں کے
اور کوئی نہیں جھگڑتا۔ سو ان کا شہروں میں ٹھہرنا تجھے فریب نہ دے۔ ان سے پہلے قوم نوح نے
اور اُن کے بعد اور گروہوں نے جھٹلایا۔ اور ہر امت نے اپنے رسول کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ اور
باطل بات سے جھگڑتے رہے۔ تاکہ اس سے حق بات کو لغزش دیں۔ پھر میں نے انہیں پکڑا
تو میرا عذاب کیسا تھا۔ اور اسی طرح تیرے رب کی بات کافروں پر پوری ہوئی۔ کہ وہ دوزخی
ہیں۔ وہ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور وہ جو عرش کے گرد ہیں اپنے رب کی
تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لاتے اور ایمانداروں کے گناہ
بخشواتے ہیں۔ اے ہمارے رب رحمت اور علم کے لحاظ سے تو ہر شے پر حاوی ہے۔ سو جنہوں
نے توبہ کی اور تیری راہ کے تابع ہوئے انہیں بخش دے۔ اور انہیں عذاب دوزخ سے بچا۔
اور اے ہمارے رب اُن کو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں داخل کر۔ جن کا تو نے اُن سے
وعدہ کیا ہے۔ اور ان کے باپوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے جو نیک ہوں۔ اُن کو بھی

بیشک تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔ اور انہیں بدیوں سے بچا۔ اور جسے تو نے اس دن
بدیوں سے بچایا۔ بیشک اس پر تو نے رحم کیا۔ اور یہ بات جو ہے یہی بڑی مراد یابی ہے بیشک
جو لوگ منکر ہیں۔ اُن کو پکار کر کہا جائے گا۔ کہ جسقدر تم اپنی جانوں سے بیزار ہو۔ اس سے
زیادہ خدا تم سے بیزار تھا۔ جبکہ تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے۔ پھر تم منکر ہوتے تھے۔ کہیں گے
اے ہمارے رب تو ہمیں دوبار مار چکا۔ اور دوبار ہمیں جلا چکا۔ پس ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔
اب نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ جب اللہ اکیلا پکارا جاتا تھا۔ تو تم منکر ہوتے تھے
اور جو اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تھا۔ تو تم مان لیتے تھے۔ سو اب اللہ بلند بڑے کا حکم ہے۔ وہی
ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا۔ اور تمہارے لئے آسمان سے روزی اُتارتا ہے۔ اور سوچتا
وہی ہے جو رجوع لاتا ہے۔ پس اللہ کو اسطرح پکارو۔ کہ نری اسی کی عبادت ہو۔ اگرچہ کافر
بُرا مانیں۔ بلند درجوں والا عرش کا مالک اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے۔ اپنے حکم
سے وحی نازل کرتا ہے۔ تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔ جس دن وہ نکل کھڑے ہونگے
اللہ پر اُن کی کوئی شے پوشیدہ نہ ہوگی۔ اس دن کس کی بادشاہت ہوگی اللہ واحد قہار کی۔ آج ہر
شخص اپنی کمائی کا بدلہ پائے گا۔ آج ظلم نہیں۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور انہیں
نزدیک آنے والے دن سے ڈرا۔ جس وقت دل غم میں بھرے ہوئے حالت میں آ پہنچیں گے۔
ظالموں کا نہ کوئی حمایتی ہوگا۔ اور نہ شفیع۔ جس کی مانی جائے۔ اللہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے
اور اس کو بھی جو دلوں میں چھپا ہے۔ اور اللہ ٹھیک حکم دیتا ہے۔ اور جنہیں اس کے سوا پکارتے ہیں
وہ کسی بات کا حکم نہیں دیتے۔ بیشک اللہ جو ہے۔ وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔
سورۃ تغابن رکوع ۱۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اللہ کی تسبیح کرتا ہے۔ اُسی کی سلطنت ہے
اور اُسی کی تعریف ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ وہ وہی ہے۔ جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر کوئی
تم میں کافر ہے۔ اور کوئی تم میں مومن۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ دیکھتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کو
تدبیر سے پیدا کیا اور تمہاری صورتیں بنائیں۔ پھر اچھی صورتیں بنائیں۔ اور اُسی کی طرف پھر
جانا ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ اسے جانتا ہے۔ اور جو تم چھپاتے اور ظاہر
کرتے ہو۔ تمہیں سے معلوم ہے۔ اللہ دلی باتوں کو جانتا ہے۔ کیا تمہیں اُن لوگوں کی خبر نہیں پہنچی
جو پہلے کافر تھے۔ پھر انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا۔ اور اُن کے لئے دکھ دینے والا عذاب
ہے یہ اس لئے کہ اُن کے رسول اُن کے پاس کھلی دلیلیں لیکر آئے تھے۔ تو وہ کہتے تھے۔ کہ کیا آدمی
ہمیں راہ دکھائیں گے۔ سو کافر ہو گئے اور منہ موڑا۔ اور اللہ نے بے پروائی کی۔ اور اللہ بے پروا
تعریف کیا گیا ہے۔ کافروں نے گمان کیا۔ کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے۔ تو کہہ کیوں نہیں۔
مجھے اپنے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔ پھر تمہیں جتایا جائے گا۔ جو تم کرتے تھے۔ اور
یہ اللہ پر آسان ہے۔ سو تم اللہ اور اُس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے

ایمان لاؤ۔ اور جو تم کرتے ہو۔ اللہ خبردار ہے۔ جس دن وہ تمہیں اکٹھا کرنے کے دن اکٹھا کریگا یہی ہار جیت کا دن ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا۔ اور اچھے کام کریگا۔ خدا اُس کے گناہ اس سے دور کر دیگا۔ اور اُسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی مراد ملنی ہے۔ اور جو کافر ہوئے۔ اور انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی دوزخی ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ بڑی جگہ ہے

اکیسویں (۲۱) فصل } پاکستان کے قیام اور مسلمانوں میں جرأت اور حوصلہ افزائی کیلئے ابتدائے عہد اسلام کی دو مثالیں

پہلی مثال } یہ وہ واقعہ ہے۔ کہ حضرت خالد بن ولید علیہ الرحمۃ کو سرزمین ایران کی فتوحات سے فارغ کر کے ملک شام میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی امداد کے لیئے۔ ہرقل شہنشاہ قسطنطنیہ کی فوجوں کے مقابلہ میں سپہ سالار بنا کر بھیجا گیا۔ اس امداد دہی کے لیئے مرکز اسلامی سے جب آپ کے پاس حکم نامہ پہنچا۔ تو آپ نے اس مشہور معروف اور آباد راستہ کو چھوڑ کر جس پر رومیوں کے بہت سے قلعے جنگی چھاؤنیاں اور مضبوط شہر واقعہ تھے۔ اِس خیال سے کہ اگر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو وقت پر مدد نہ پہنچی تو اسلامی لشکر کو زیادہ مشکلات کا سامنا ہوگا۔ بے آب وگیاہ جنگل اور بیابانوں سے گذرنے کا قصد کیا۔ گو یہ تجویز ناممکن العمل معلوم ہوتی تھی۔ مگر ہر مصیبت پر غالب آنے والے امیر خالد رضی اللہ عنہ کی طبیعت نے یہ تدبیر کی کہ کئی ہزار اونٹوں کو ایک ہفتہ تک پیاسا رکھا۔ اور پھر پیٹ بھر کر پانی پلا دیا۔ اور اُن کے منہ باندھ دیئے اور اُن کے اوپر بھی پانی لاد دیا۔ گھوڑوں کو کوتل کر دیا۔ اور فوج کو اونٹوں پر سوار کر لیا۔ چوبیس گھنٹے کے بعد حسب ضرورت اونٹ ذبح کئے جاتے۔ اُن کا پیٹ چاک کر کے پانی نکالتے اور صاف کر کے گھوڑے وغیرہ جانوروں کو پلاتے اور گوشت خود کھا لیتے۔ اور جو پانی اوپر لدا ہوتا۔ وہ انسان پی لیتے۔ اگرچہ پھر بھی پانی وغیرہ کی کمی سے سخت تکلیف ہوئی۔ مگر اس تجویز سے یہ کٹھن راستہ صبح وشام چلکر چودہ دن کی راہ چار دن میں طے ہوگیا۔ اور عین اُس وقت جبکہ عیسائی فوجوں نے مسلمانوں کو نرغہ میں لے لیا تھا۔ جس کا حال آپ کو راستہ میں معلوم ہوگیا حالانکہ آپ کی ہمراہی فوج سخت تھکی ماندی تھی۔ فوراً ہی اسلامی لشکر کی امداد کے لیئے ہلہ بول دیا۔ جس پر تاب مقابلہ نہ لا کر عیسائی لشکر فرار ہوگیا۔ اور مسلمان کامران ہوئے۔ اور جب اسی محاذ پر رومیوں کی چھ لاکھ فوج کے سپہ سالار نے آپ کی زیر کمان چالیس ہزار فوج کو قلیل خیال کر کے اپنی ہیبت بسطوت جاہ وجلال اور زر وجواہر سے امیر مذکور کو مرعوب کرنا چاہا۔ اور بالمشافہ گفتگو کا موقعہ حاصل کیا۔ تو آپ نے نعمی یا عیسائی سپہ سالار کو کہا۔ کہ ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کی لیاقت دشرافت

دین پر موقوف ہے۔ اور بے دین شرافت سے خالی ہوتا ہے۔ اور آیاتِ قرآنی کہ جس کو اللہ حکمت دیتا ہے۔ اس کو بڑی بھاری نعمت ملتی ہے۔ سنا کر کہا کہ دنیا کی تمام چیزوں سے عقل افضل ہے۔ اسی سے خیر و شر کی امتیاز ہوتی ہے۔ عقل کامل ہی باعثِ ایمان و نجات ابدی ہے۔ کفر و شرک کے نقصان اور اس کے فوائد عقل ہی سے ظاہر ہوتے ہیں۔ عقل صحیح سے وحدت و کثرت توحید و تثلیث یکتائی و دوئی عینیت و غیریت کا راز کھلتا ہے عقلمند چاہِ ضلالت سے نکلتا ہے۔ راہِ استقامت و ہدایت پاتا ہے۔ مومن پاک باز بنتا ہے۔ عتاب عقاب عذاب و ثواب کا مدار عقل پر ہے۔ عرفان و ایقان کا انحصار عقل پر ہے۔ گویا امیر خالد رضی اللہ عنہ نے اس حدیث قدسی کا مضمون ادا کر دیا۔ جو عقل کے بارہ میں ہے۔ کہ اے عقل کوئی مخلوق تم سے بہتر افضل و احسن میں نے پیدا نہیں کی۔ سب چیز تجھ سے حاصل ہوتی ہے۔ جملہ فوائد تجھ سے ہی ملتے ہیں۔ معرفتِ الٰہی و حقایق کماہی اور عتاب و ثواب اور عذاب تیرے ہی کمال اور زوال پر منحصر ہیں۔ مذہب اسلام اسی عقل پرور اور مدارِ کامیابی رکھتا ہے جس کے لئے تعلیم القرآن کے جملہ احکام کو عقل کی روشنی میں لایا جاتا ہے۔

دوسری مثال: وہ واقعہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب یزدجرد شہنشاہ فارس شکست پا کر مع دا فعہ ترکستان بھاگ گیا۔ تو شہنشاہ چین کے پاس امداد کے لئے ایلچی روانہ کیا۔ شہنشاہ مذکور اور ایرانی ایلچی میں جو سوال و جواب ہوئے اُن کے اظہار سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ وہ کونسی خوبیاں تھیں۔ جن پر مسلمان ناز کرتے ہوئے جس طرف رخ کرتے تھے کامیابی اُن کے قدمبوس ہوتی تھی۔ اور کیوں دیگر اقوام مسلمانوں سے کانپتی تھیں۔

شہنشاہ چین:۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ مسلمان تعداد میں بہت کم ہیں۔ اور انہوں نے تمہاری افواج کثیرہ کو ہرا دیا ہے۔

ایلچی:۔ ہاں حضور درست ہے۔ اسلامی افواج تیس ہزار سے زیادہ نہیں ہوگی۔ جس نے کہ ہماری لاکھوں دَل بادل فوج کے دھوئیں اڑا دیئے ہیں۔ اور ہمارے شہنشاہ کو موروثی ملک سے نکال دیا ہے۔ اور ایران کی عظیم الشان سلطنت اور کیانی عظمت اور ساسانی عزت اور نوشیروانی سطوت کو مٹھی بھر جماعت نے خاک میں ملا دیا ہے۔

شہنشاہ:۔ مسلمان ایفائے وعدہ میں کیسے ہیں۔ کیا عہد و میثاق کی پابندی لازم جانتے ہیں۔ یا کہ عہد خلافی کرتے ہیں۔

ایلچی:۔ حضور جب ایک مسلمان کسی بات کا وعدہ کر لیتا ہے۔ یا کسی کو امان دیتا ہے۔ تو تمام مسلمان اس کے پابند ہو جاتے ہیں۔ مضمون عہد نامہ کی حرفاً حرفاً تعمیل ہوتی ہے۔ جو کچھ صلحنامہ میں لکھا جاتا ہے۔ اس کے سوائے رعیت کی کسی چیز سے مسلمان قطعی تعلق نہیں رکھتے۔ اہل اسلام بات کے پکے معاملات کے سچے ہیں۔

شہنشاہ۔ مسلمان قبل از جنگ کیا کہتے ہیں۔

ایلچی۔ اول اسلام پیش کرتے ہیں۔ کہ ہمارا دین اختیار کرو۔ ہم تم برابر ہوجائیں گے ورنہ جزیہ مانگتے ہیں۔ اور لڑائی وغیرہ سے ہٹنے کے لئے کہتے ہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی بات قبول نہ کی جائے۔ تو تلوار اٹھاتے ہیں۔

شہنشاہ۔ اپنے امراء کی اطاعت کیسی کرتے ہیں؟

ایلچی۔ اسقدر تابعدار اور فرمانبردار ہیں۔ کہ اور کوئی قوم نہیں۔ اللہ اور اپنے رسول کی اطاعت کے بعد اپنے امیر کی تابعداری فرض جانتے ہیں۔

شہنشاہ۔ اُن کے ہاں کونسی چیز حلال اور کونسی حرام ہے۔

ایلچی:۔ شراب۔ زنا۔ غیبت وغیرہ۔ کہ جن سے جسمانی اور روحانی عوارض پیدا ہوتے ہیں حرام ہیں۔

شہنشاہ۔ کیا جو چیزیں اُن کے مذہب میں حرام ہیں۔ اُن کو حلال اور جو حلال ہیں۔ اُن کو حرام کرتے ہیں؟

ایلچی:۔ نہیں حضور! کوئی مسلمان حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں جانتا۔ اور نہ اب کسی کو اختیار ہے۔ مسلمان اپنے پیغمبر کے ارشاد کے موافق حلت اور حرمت کے سخت پابند ہیں۔

شہنشاہ:۔ بیشک یہ قوم جب تک حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں بنائے گی۔ یعنی اپنے مذہبی احکام میں ردوبدل اور اپنی ذاتی رائے اور خودغرضی سے تغیر و تبدل شرعی مسائل نہیں کرے گی۔ تب تک یہ قوم ہمیشہ مظفر اور منصور رہے گی۔

شہنشاہ۔ ان کا لباس اور سواری کس قسم کی ہے؟

ایلچی:۔ مسلمان سیدھا سادھا لباس پہنتے ہیں۔ جو عموماً موٹے کپڑے یا پشمی قسم کا ہوتا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا تکلف نہیں پایا جاتا۔ ریشمی اور مزین لباس کو چھوتے نہیں۔ عربی گھوڑے اور اونٹ اُن کی سواری ہے۔

یہ تمام حالات سنکر شہنشاہ چین نے یزدجرد کو لکھا۔ کہ میں اس قدر فوج تمہاری مدد پر روانہ کرسکتا ہوں۔ کہ اُس کا حصہ اول تو مرو واقعہ ترکستان ہو۔ اور اُس کا پچھلا چین میں ہو لیکن بے فائدہ اور فضول نظر آتا ہے۔ جس قوم کی تعریف تمہارے ایلچی نے میرے سامنے کی ہے۔ اگر پہاڑ سے بھی ٹکرائیں اور مقابلہ کریں۔ تو اس کو بھی پاش پاش کردیں گے اور جب تک اُن میں یہ صفات یعنی ایفائے عہد غیر مذاہب سے اسلام جزیہ لڑائی کے سوا اور خواہش نہ کرنا۔ اپنے امیر کی اطاعت حلال و حرام کا لزوم شریعت میں ردوبدل نہ کرنا سادہ لباس پہننا۔ پائی جائیں گی۔ کوئی قوم اُن کا مقابلہ نہ کرسکیگی۔ پس بہتر ہے کہ تم اُن سے صلح کرلو اور اطاعت مان لو۔

اب آپ سوچیں کہ اُن میں سے آپ کس کس کے عامل ہیں اور کس کس کے تارک۔ کیا ابتدائے اسلام میں مسلمانوں نے دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک اتحاد عمل کے ذریعہ پرچم اسلامی نہیں لہرایا اور کیا مسلمانوں نے خود غرضیوں میں محو ہو کر عظیم الشان اسلامی سلطنتوں کو غیروں کے حوالہ نہیں کیا۔ سچ ہے جب عقل کا دارومدار ہی خود غرضیوں کی طرف مائل ہو تو ہر ایک ہمت۔ حوصلہ اور جرأت بھی مکر فریب اور دغا بازیوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یا خیالات اگر جمعیت کے لئے ترقی کن ہوں۔ تو ترقی کا مدار یقینی اور جب دوسروں کی تباہی سے اپنی ترقی مقصود ہو تو تباہی خیز لہریں قوم کے عروج و زوال کا پیش خیمہ بن جاتی ہیں۔ تعلیم القرآن کسی مذہب میں مداخلت کئے بغیر اتحاد اقوام کی مدعی ہے اور اتحاد اقوام کے لئے کعبہ کی یونیورسٹی ارکان اسلامی کی پابندیوں سے تمام دنیا کو متحد الخیال اور متحد العمل کرنے کے لئے موجود ہے۔ جس کی بناء ہی خشک چٹیل میدان میں مہیا ہونے والی میوہ دار درختوں کے پھل اور اجناس خوردنی بہم آنے پہ رکھی گئی۔ اور انسان کی نیک اعمالیوں کا ثمرہ بھی اللہ تعالیٰ نے یہی تجویز فرما رکھا ہے کہ باغ ہیں۔ جس میں ہر قسم کے میوے اور کھانے پینے کی چیزیں بافراط میسر رہیں گی اور ہر ایک کو سلامتی سے اُن میں رہنا ہوگا۔ اور زمین و آسمان اور ہر کسی کی جو اُن میں ہے۔ ملکیت متحدہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ہوگی۔ گویا کسی خود غرض کا عمل دخل نہ ہوگا۔ جو جابرانہ طور اور طریقوں سے دوسرے کو تنگ کر سکے۔ بنا بریں عقلمند انسانوں کے لئے جائے غور ہے۔ کہ جسطرح نظام شمسی اپنی دوگونہ گردشوں میں محور کے گرد اپنی اصلیت قائم رکھے چلا آرہا ہے۔ جس سے تمام مخلوق فیضیاب ہو رہی ہے تو کیا انسانی حکمت عملی ایک ایسے نظام حکومت کو قائم نہیں کر سکتی۔ جو بھی کو پرائیویٹ اصولوں پر چھوٹے بنک یا بیت المال قائم کرکے ہر شخص کی محنت اور مشقت کے وسائل بھی بہم پہنچائے۔ اور جو کچھ بھی ثمرہ ہر شخص کی محنت اور مشقت سے پیدا ہو۔ صبح و شام کی روزی بہم رہنے کا بھی انتظام کرے۔ جو ایک گردش ہوگی۔ اور دوسری گردش میں وسعت زمین و آسمان کے اندر جو کچھ بھی موجود ہے ہر ایک چیز کو کارآمد بنانے کے لئے جمیع نسل انسانی کا ایک متحدہ محاذ قائم کیا جائے۔ اور جس قدر بھی بیت المال یا بنک ہیں ہر ایک کا تعلق ایک ہی مرکزی بنک سے رکھکر سرنگوں اراضی کو جنت بنانے پر خرچ کیا جاوے۔

مسلمانو! عیسائی اقوام نے اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی تجلیات کو سمجھکر ہر ایک چیز کو جو زمین و آسمان اور اُن کے درمیان موجود ہے انسانی اقتدار میں لا کر اپنی ذمہ واریوں کو مکمل کر دکھایا ہے۔ اور جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ اپنی خود غرضیوں سے بحر و بر میں وہ کہرام مچا رکھا ہے۔ جو تعلیم القرآن کے مطابق پاک اور ناپاک کو جدا جدا کر کے جمیع نسل انسانی کو نیکیوں کے جاری رکھنے پر مائل کر دیگا۔ اور تمام خود غرضانہ چالیں بند ہو جاویں گی۔ چونکہ مسلمانوں کی ذمہ واریاں تعلیم القرآن پر عامل ہو کر جمیع اقوام کو ایک دائرہ اتحاد میں لانے پر شروع ہو رہی ہیں۔ کیونکہ بیشمار موقعوں پہ اللہ تعالیٰ کی ذات قرآن کریم میں خود فرمادیتی

کہ اے رسول تیرا ذمہ صرف پیغام پونچانا ہے۔ وعدہ شدہ وقت پر مسلمان امت سے سے ہم خود تکمیل نسل انسانی کرالیں گے۔ اور ساتھ ہی ہر مسلمان کی ذمہ واریوں میں بھی ودلیت فرما رکھا ہے۔ کہ قرآن کریم کے پیغام ہر ایک انسان تک پہنچا دیں۔ اسواسطے مسلمانوں کو اپنے طرز عمل میں حق مہر کی رقوم کو مستورات کی جانب سے سرمایہ داری میں نہ بکر کاروباری تنظیم کے اندر ایسی حکمت سے استعمال کیا جاوے۔ کہ کوئی ایک عورت مقروض نہ مرے۔ اور بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کی حفاظت بھی ہو سکے۔ پھر محاصل ملکی (زکوٰۃ) میں بھی ہر عورت شریک رہے۔ دوسری طرف ہر مرد کو روزانہ کاروبار میں مصروف رکھکر مردوں کی تمام کمائی کو بھی بیت المال یا کوپریٹو بنکوں کی صورت میں ایک ہی متحدہ نظام میں اس حکمت عملی سے لایا جاوے۔ کہ ہر ایک مکروہ زمین درختوں اور غلہ واجناس وغیرہ پیدا کرنے والی چیزوں سے کار آمد ہو کر نہ تو کسی بشر کو بیکار رہنے دے اور نہ ہی کسی ایک کو دوسروں کی کمائی پر نکما چھوڑ رکھے۔ اور نہ ہی مقروض مرنے دے۔ اور نہ ہی مصنوعی گھی مصنوعی دودھ۔ مصنوعی شہد۔ مصنوعی کستوری وغیرہ وغیرہ پیدا کرنے اور بیچنے والوں کو پاکباز انسانوں سے رفاقت رکھنے کا موقعہ دے۔ اگر عقل میں فراوانی اور حوصلہ میں وسعت پیدا کرلی جاوے۔ تو ناممکن کو ممکن بنانا مشکل نہیں رہتا۔ اُن خود غرض مسلمانوں کو جو باوجود فہم و فراست میں وسعت ہونے کے مفلوک الحیال مخلوق کی خدمت سے گمراہ ہیں۔ خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کی ذات راہنما بنانا چاہتی ہے۔ توبہ کا دروازہ ہر شخص کے لئے کھلا ہے۔ صرف منہ سے توبہ کا اقرار کافی نہیں۔ بلکہ عملاً اللہ تعالیٰ کو ایسی توبہ مطلوب ہے۔ جو خشک شدہ فصلوں کو پانی سے سیراب کرا کر سرسبز کردے۔ کمزور انسانوں کی امداد سے خطۂ ارض کو آباد کردے۔ پانی کا انتظام ہر جگہ موجود کر دینے سے جمیع مخلوق کی زندگی کی حفاظت کر سکے۔ درختوں اور خصوصاً پھل دار درختوں کو بہتات سے موجود کیا جاوے۔ کیونکہ درختوں کا ایک ایک پتہ فضائے آسمانی سے پانی کو جذب کرنیکی طاقت سے سرفراز ہے۔ اور جہاں بھی درختوں کی بہتات دیکھی جارہی ہے۔ بارش بھی وہاں بکثرت آموجود ہوتی ہے۔ اور جب پانی پر ہی ہر زندگی کا دارومدار ہے۔ اور پانی کی تنظیم کے وسائل پر جسقدر بھی عقل اور فکر سے کام لیا جاوے۔ اُسی قدر قابو میں کرلینا ممکن ہے۔ تو اشد ضروری ہے۔ کہ تعلیم القرآن میں جسقدر حکمتیں بھری پڑی ہیں۔ اُن کو بروئے کار لا کر خطۂ ارض کو جنت بنالیا جاوے۔ اور تمام خود غرضانہ چالوں کو خیرباد کہکر اخوت اور یگانگت کو قوانین قدرت کی پیروی کرتے ہوئے قائم کیا جاوے تاکہ فی الواقعی نسل انسانی ایک نظام وحدت کے قیام سے اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی تجلیات کے امین اور خطۂ ارض پر اس کے نائب کی منزلت کو مکمل کر دکھائے۔

دوسری منزل { اللہ تعالیٰ کیطرف سے انسان کو باتعریف بنانے والے سامان اور تدبیریں

نفس مضمون :- الرحمٰن الرحیم ۞

علام مروجہ معنی:۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا ۞
حقیقت افروز معنی:۔ رحمان اللہ تعالےٰ کی وہ صفت ہے۔ جو ہر ایک چیز کو اپنے کمال تک پہنچنے کیلئے اس کے وجود میں آنے سے پہلے ضروری سامان مہیا فرماتی ہے۔ اور الرحیم اللہ تعالےٰ کی وہ صفت ہے۔ جو رحمانیت کے مہیا کردہ سامانوں سے فائدہ اٹھانے پر اعلیٰ درجہ کے ثمرات مترتب فرماتی ہے۔ جن کی رو سے لازم آتا ہے۔ کہ انسانوں کو بھی اُن تمام سامانوں کی فراہمی اور پھر بہترین تدبیروں سے اُن کو استعمال میں لاکر نیک نتائج پیدا کرنے پر کوشاں رہنا چاہیے مقصود حقیقی یہی ہے۔ کہ ان تمام سامانوں کو تلاش و جستجو کر کے اسطرح کارآمد کیا جاوے کہ نسل انسانی ازحد ظلمت اور جہالت سے نجات حاصل کر کے وہ عظمت اور رفعت حاصل کرے۔ جو احکم الحاکمین نے اپنے اسماء و صفات کی تجلیات کے امین اور خطۂ ارض پر اپنے نائب کے مرتبہ پر مامور فرما کر عطا فرمارکھی ہے

پہلی فصل } تعلیم القرآن زندگی بخش کتاب ہے۔ اُس کی پیروی کی جاوے +

سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۰۔ روح کی بابت تجھ سے پوچھتے ہیں۔ اے محمدؐ تو کہہ روح میرے رب کے حکم سے ہے۔ اور تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ اگر ہم چاہیں۔ تو جو وحی ہم نے تیری طرف نازل کی ہے اُسے لیجائیں۔ پھر تو اپنے لئے ہم پر کوئی وکیل نہ پائے۔ کہ لائے۔ مگر تیرے رب کی مہربانی سے کیونکر تجھ پر اس کا بڑا فضل ہے۔ تو کہہ اگر سب آدمی اور جن ایسا قرآن لانے پر جمع ہو جائیں۔ تو اس کی مانند ہرگز نہ لاسکیں گے۔ اگرچہ بعض بعض کے مددگار ہوں۔ اور ہم نے آدمیوں کے لئے اس قرآن میں ہر ایک مثال کو طرح طرح سے بیان کیا ہے۔ پھر بھی اکثر لوگوں نے ناشکری ہی کی۔ اور کہا کہ ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ یہاں تک کہ تو زمین سے ہمارے لئے چشمہ جاری کرے۔ یا تیرے لئے کھجور اور انگور کا کوئی باغ ہو۔ پھر تو اس کے درمیان نہریں جاری کرے۔ یا جیسے تو کہا کرتا ہے۔ آسمان کو ہم پر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرادے۔ یا تو فرشتوں کو اور اللہ کو سامنے لے آئے۔ یا کوئی سونے کا گھر تیرے پاس ہو جائے۔ یا تو آسمان پر چڑھ جائے۔ اور ہم تیرے چڑھنے پر بھی ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہم پر ایک کتاب نہ اتار دے۔ کہ ہم اُسے پڑھ لیں۔ تو کہہ میرا رب پاک ہے میں تو ایک بھیجا ہوا آدمی ہوں۔

دوسری فصل مذہب اسلام ہی تعلیم القرآن کی روح ہے جسمیں جملہ دیگر ادیان کو ایک آئین میں لانیکی صلاحیت موجود ہے

سورۂ آل عمران رکوع ۲۔ جب خدا نے سب نبیوں سے یہ اقرار لیا۔ کہ جو کچھ میں تم کو

کتاب اور حکمت سے دوں پھر تمہارے پاس رسول (محمدؐ) آئے اور تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے۔ ضرور اس پر ایمان لائیو۔ اور اس کی مدد بھی ضرور کریو۔ اور فرمایا۔ کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو۔ اور اس شرط پر میرا بھاری عہد لیتے ہو۔ سب بولے کہ ہم اقرار کرتے ہیں۔ خدا نے کہا۔ کہ تم گواہ رہو۔ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں پھر اس کے بعد جب کوئی پھر جائے۔ تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔ کیا وہ خدا کے دین کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں۔ حالانکہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اپنی خوشی اور جبر سے اُسی کے حکم میں ہیں۔ اور اُسی کی طرف وہ پھر جائیں گے۔ اے محمدؐ تو کہہ کہ ہم خدا پر ایمان لائے ۔ اور اس پر جو ہم پر نازل ہوا ہے۔ اور جو ابراہیم اور اسماعیل و اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر نازل ہوا تھا۔ اور جو موسٰی اور عیسٰی اور سب نبیوں کو اُن کے رب سے ملا تھا۔ ہم اُن میں سے کسی کو جدا نہیں کرتے۔ اور ہم اُس کے فرمانبردار ہیں۔ اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے۔ وہ اُن سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔ خدا ایسی قوم کو کیونکر ہدایت کرے گا۔ جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور وہ پہلے گواہی دے چکے تھے۔ کہ رسول سچا ہے۔ اور اُن کے پاس کھلی باتیں پہنچ چکی تھیں۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے۔ کہ اُن پر خدا اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی لعنت ہے۔ اسی لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اُن کا عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ اُنہیں مہلت ملیگی۔ مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور صلاحیت پکڑی۔ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے۔ پھر کفر ہی میں بڑھتے رہے۔ اُن کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ اور وہی گمراہ ہیں۔ اور وہ جو کافر ہوئے۔ اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ اُن میں سے کسی سے پڑی زمین کے برابر بھی سونا قبول نہیں کیا جائے گا۔ اگرچہ وہ اُسکو جزیہ میں دینا چاہے۔ ان کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے اور کوئی ان کا مددگار نہ ہوگا۔

تیسری فصل } دیگر جملہ مخلوق کی تسبیح اور سجدہ کو سمجھنا اور اُن کی پیروی کو دستور العمل یا جزو ایمان بنانا مذہب اسلام میں داخل ہونیکی راہیں ہیں

سورۂ مائدہ رکوع ۷۔ آیات ۵۳ تا ۵۵۔ لوگو! تم میں سے ہر کسی کو ہم نے ایک شریعت اور ایک راہ دی ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سبکو ایک ہی دین پر کر دیتا۔ لیکن وہ تمہیں اپنے دیئے ہوئے میں آزماتا ہے۔ سو تم خوبیوں میں سبقت لیجاؤ۔ اللہ ہی کی طرف سبکو جانا ہے۔ سو وہ تمہاری اختلافی باتوں میں تمہیں آگاہی بخشے گا۔ اور اے محمدؐ

تو اُن کے درمیان خدا کے نازل کئے ہوئے (قرآن) کے موافق حکم کر۔ اور اُن کی خواہشوں پر نہ چل اور اُن سے ڈرتا رہ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کسی بات سے جو خدا نے تجھ پر نازل کی ہے تجھے بہکا دیں۔ پھر اگر وہ نہ مانیں۔ تو سمجھ لے کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کے سبب کوئی مصیبت اُن پر لایا چاہتا ہے۔ اور البتہ لوگوں میں اکثر فاسق ہیں۔ کیا وہ ایام جاہلیت کے حکم چاہتے ہیں۔ اور اہلِ یقین کے لئے خدا سے بہتر کون حاکم ہے۔

سورۂ انعام رکوع ۴۔ آیات ۳۸ تا ۴۱۔ کوئی رینگنے والا جانور یا دو بازو سے اڑنے والا پرندہ زمین میں نہیں ہے۔ مگر تم آدمیوں کی مانند وہ بھی امتیں ہیں۔ ہم نے کتاب میں کوئی چیز لکھنے سے نہیں چھوڑی۔ پھر وہ اپنے رب کی طرف جائیں گے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ وہ تاریکیوں میں بہرے اور گونگے ہیں۔ جسے چاہے اللہ گمراہ کرے اور جسے چاہے راہ راست پر لائے۔ اے محمدؐ تو کہہ۔ بھلا دیکھو تو۔ اگر اللہ کا عذاب تم پر آجائے یا تم پر قیامت آجائے۔ تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے۔ اگر تم سچے ہو۔ بلکہ اُسی کو پکارو گے۔ سو وہ اس کام کو جس کے لئے اُسکو پکارا ہے۔ اگر چاہے رفع کرے۔ اور جن کو تم شریک ٹھہراتے تھے۔ انہیں بھول جاؤ گے

سورۂ نور رکوع ۶۔ آیت ۴۱۔ کیا تو نے نہ دیکھا کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اور اڑتے جانور پر کھولے ہوئے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ سب کی تسبیح اور نماز اللہ جانتا ہے اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

چوتھی فصل } خطۂ ارض کو پُرامن مسکن بنانا اللہ تعالےٰ کی ذات نے انسانی ذمہ داریوں میں تفویض کر رکھا ہے

سورۂ آلِ عمران رکوع ۱۱۔ مومنو! خدا سے ایسا ڈرو۔ جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تم مسلمان ہی مرو۔ اور تم سب ملکر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو۔ اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ اور خدا کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو۔ جبکہ تم آپسمیں دشمن تھے۔ تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی۔ اور اب تم اُس کے فضل سے بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ سو خدا نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ یوں اللہ اپنی آیتیں تم پر کھولتا ہے۔ شاید تم ہدایت پاؤ۔ اور چاہیئے کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو۔ جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔ اور پسندیدہ بات کا حکم دے اور ناپسند باتوں سے منع کرے۔ اور وہی مراد کو پہنچیں گے۔ اور تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہونا۔ جنہوں نے صاف حکم پانے کے بعد تفرقہ ڈالا۔ اور اختلاف میں پڑے۔ اور انہی کے لئے بڑا عذاب ہے۔ جس دن بعض منہ سفید اور بعض منہ

کالے ہونگے۔ اُن سے کہا جائے گا۔ کہ کیا تم ایمان کے بعد کافر ہو گئے تھے۔ سو اب اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو۔ اور جن کے منہ سفید ہونگے۔ سو وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے۔ وہ اُسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی آیتیں ہیں۔ ہم تجھے سچائی سے اُن کو پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمان میں ہے اور زمین میں ہے۔ اور سب کام اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

سورہ نور رکوع ۷۔ آیت ۵۴۔ جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کئے اللہ نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسے اُن لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ جو اُن سے پہلے ہو گذرے ہیں۔ اور اُن کا دین جو اس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے۔ اُن کے واسطے محکم کریگا۔ اور اُن کے خوف کے بعد انہیں امن بدل دیگا وہ میری عبادت (پیروی) کریں گے۔ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو کوئی اس کے بعد کافر ہوگا۔ سو وہی لوگ نافرمان ہیں۔

پانچویں فصل } وہ محکم اصول جن پر اللہ تعالیٰ کی ذات انسانوں کو کاربند کرنا چاہتی ہے

سورہ بقرہ رکوع ۲۲۔ آیت ۱۷۷۔ نیکی صرف یہی نہیں۔ کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر دو۔ لیکن نیکی اس کی جو خدا پر اور آخری دن پر اور فرشتوں پر اور کتابوں اور نبیوں پر ایمان لائے۔ اور مال باوجود محبوب ہونے کے۔ قرابتیوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور منگتوں کو دے۔ اور گردنیں چھڑانے میں خرچ کرے۔ اور نماز قایم کرے اور زکوٰۃ دے۔ اور قول و قرار کر کے اپنا عہد پورا کرے۔ اور وہ جو فتیوں اور تکلیفوں میں اور بوقت جنگ صابر ہیں۔ وہی سچے پرہیزگار ہیں۔

سورہ بقرہ رکوع ۳۴۔ مومنو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرو۔ اس دن کے آنے سے پہلے جسمیں بیع اور دوستی اور شفاعت نہیں۔ (مراد یہ ہے کہ قیامت کے بعد جو نظام قایم ہوگا۔ اُس میں بیع اور دوستی اور سفارشوں کی ضروریات مٹ جائیں گی)۔ اور وہ جو منکر ہیں وہی ظالم ہیں۔ اللہ ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور سب کا قایم رکھنے والا ہے۔ نہ اُسے اونگھ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اُس کا ہے۔ ایسا کون ہے۔ کہ بغیر اس کی اجازت کے اُس کے پاس شفاعت کرے۔ جو کچھ اُن کے آگے اور پیچھے ہے۔ وہ جانتا ہے۔ اور یہ لوگ اس کے علم میں سے کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی کرسی میں زمین و آسمان کی سمائی ہے۔ اور ان دونوں کی نگہبانی اُسکو نہیں تھکاتی۔ اور وہ بلند مرتبہ

اور بڑا ہے۔ دین میں زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت اور گمراہی ظاہر ہو چکی ہیں۔ سو جس نے گمراہی کا انکار کیا۔ اور اللہ پر ایمان لایا۔ اس نے پختہ دستاویز پکڑی ہے۔ جو نہ ٹوٹے گی اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ خدا ایمانداروں کا دوست ہے۔ وہ اُنکو تاریکیوں میں سے نور میں لاتا ہے اور جو کافر ہیں اُن کے دوست شیاطین ہیں۔ وہ اُن کو نور سے تاریکیوں میں لیجاتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے +

چھٹی فصل } وہ تجلیات جو نسل انسانی کو متحد کر کے اُن کے مرتبہ آئین اور نایب خدا کی تکمیل کا باعث ہونگی

سورۂ مومنوں۔ رکوع ۱ آیات ۱۷ تا ۲۲۔ ہم نے تمہارے اوپر سات راہیں بنائیں۔ اور ہم خلقت سے غافل نہیں۔ اور ہم نے اندازہ کیساتھ آسمان سے پانی اوتارا۔ پھر اُسکو زمین میں ٹھہرایا۔ اور ہم اُس پانی کے دور کرنے پر قادر ہیں۔ پھر ہم نے اس پانی سے تمہارے لئے کھجور اور انگوروں کے باغ پیدا کئے۔ اُن میں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں۔ اور اُن میں سے تم کھاتے ہو۔ اور وہ درخت پیدا کیا۔ جو پہاڑ سے نکلتا ہے۔ کہ چکنائی اور کھانے والوں کے لئے سالن اوگاتا ہے۔ اور چوپایوں میں تمہارے لئے عبرت ہے۔ کہ اُن کے پیٹوں میں سے ہم تمہیں دودھ پلاتے ہیں۔ اور اُن میں تمہارے لئے بہت نفعے ہیں اور بعض کو تم کھاتے ہو۔ اور اُن پر اور کشتیوں میں تم لدے پھرتے ہو۔

سورۂ نمل رکوع ۲۔ وہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی اوتارا۔ اس سے تم پیتے ہو۔ اور اس سے درخت ہوتے ہیں۔ جہاں تم جانور چراتے ہو۔ اس سے تمہاری زراعت اور زیتون اور کھجوریں اور انگور اور ہر قسم کے میوے اوگاتا ہے۔ بیشک فکر کرنیوالوں کے لئے اُس میں نشانی ہے۔ اور تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو اس نے مسخر کیا۔ اور ستارے اُس کے حکم کے تابع ہیں۔ بیشک اہل عقل کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔ اور جو اس نے تمہارے لئے زمین میں مختلف رنگوں کی چیزیں پھیلائی ہیں۔ بیشک اس میں نصیحت پکڑنے والوں کے لئے نشانی ہے۔ اور وہی ہے جس نے دریا کو قابو کیا۔ تاکہ تم اُس سے تازہ گوشت کھاؤ۔ اور اس میں سے زیور نکالو۔ جسے تم پہنتے ہو۔ اور اے محمدؐ تو دیکھتا ہے۔ کہ کشتیاں دریا میں پانی کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں اور تاکہ تم اپنے فضل سے معیشت طلب کرو۔ اور تاکہ تم شکر گذار ہو۔ اور اُس نے زمین میں پہاڑوں کو اس لئے گاڑا۔ کہ وہ تمہیں لیکر ہل نہ جائے اور نہریں اور سڑکیں بنائیں تاکہ تم راہ پاؤ۔ اور علامات بنائیں۔ اور وہ ستاروں سے راہ پاتے ہیں۔ تو کیا خالق غیر خالق کے برابر ہو جائے گا۔ کیا تم سوچتے نہیں۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرو۔ تو

انہیں گھیر نہ سکو گے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو۔ اللہ جانتا ہے۔ اور جن کو وہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے۔ اور آپ پیدا ہوتے ہیں۔ مردہ ہیں۔ جن میں جان نہیں۔ اور انہیں معلوم نہیں۔ کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

تیسری منزل } اللہ تعالےٰ کی طرف سے انسانی جرأت اور فراست میں فراوانی پیدا کرنے والے ذرائع

نفس مضمون:۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝

عام مروجہ معنے:۔ انصاف کے دن کا مالک ۝

حقیقت افروز معنی:۔ اللہ تعالےٰ کی صفت ہے۔ جو اپنے اسماء وصفات کی تجلیات (جرأت اور فراست) عطا فرما کر اُن چیزوں کو جو زمین و آسمان اور اُن کے درمیان موجود ہیں۔ فائدہ اٹھانے کے لئے انسانوں کی راہنمائی فرماتی اور پابند ہدایات رہنے والوں کے لئے جزا یعنی نیک ثمرہ اور خلاف ورزیاں کرنے والوں پر سزا قایم کرنے کی مستحق ہے

مقصود حقیقی:۔ تاکہ نظام عالم قایم رہے۔ اور چیزیں اپنے کمال کو پہنچتی رہیں ۔

پہلی فصل } اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور اُن کی درمیانی چیزوں کو پیدا کر کے تمہارے تابع فرمان کر دیا ہے۔ اور جو کچھ مانگتے ہو دیتا ہے اسی طرح تم بھی مخلوق خدا کی خدمت کو اپنا دستور العمل بناؤ

سورۂ لقمان رکوع ۳۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین ہے اسکو اللہ نے تمہارا مسخر کیا ہے۔ اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کی ہیں۔ اور آدمیوں میں کوئی ہے۔ کہ بغیر علم اور بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے خدا کے بارہ میں جھگڑتا ہے۔ جب اُن سے کہا جاتا ہے۔ کہ جو خدا نے نازل کیا ہے اس کا اتباع کرو۔ تو کہتے ہیں کہ نہیں۔ ہم تو اُسی پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے بھلا اور جو شیطان انہیں دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو تو بھی؟ اور جس نے اپنا منہ اللہ کیطرف متوجہ کیا۔ اور وہ نیک ہے۔ تو اس نے پختہ دستاویز پکڑی ہے۔ اور ہر کام کا انجام خدا ہی کی طرف ہے۔ اور جو کوئی کافر ہوا۔ تو اس کا کفر تجھے غمگین نہ کرے۔ انہیں ہماری طرف پھر آنا ہے۔ پھر جو وہ کرتے تھے۔ ہم انہیں بتائیں گے۔ بیشک جو دلوں میں ہے اللہ جانتا ہے ہم انہیں تھوڑا سا فائدہ دیں گے پھر سخت عذاب کی طرف ہم انہیں پکڑ بلائیں گے۔ اور جو اے محمدؐ تو اُن سے پوچھے کہ آسمانوں

اور زمین کو کس نے بنایا۔ تو کہیں گے کہ اللہ نے۔ تو کہہ سب تعریف اللہ کے لیئے ہے۔ پر اُن میں بہت لوگ نہیں جانتے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اللہ کا ہے۔ بیشک اللہ ہی بے پرواہ قابل تعریف ہے اور زمین میں جتنے درخت ہیں۔ اگر سب قلم بن جائیں۔ اور سمندر اس کی سیاہی۔ اس کے بعد سات سمندر اور اس کی مدد کریں۔ تو بھی اللہ کی باتیں تمام نہ ہونگی۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ تمہارا پیدا کرنا اور مرے پیچھے تمہارا جلا اُٹھانا۔ ایسا ہی ہے۔ جیسے ایک تنکا۔ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ اللہ دن میں رات اور رات میں دن داخل کرتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ ہر ایک ایک وقت معین تک چلتا ہے۔ یہ کہ جو تم کرتے ہو۔ اللہ کو خبر ہے۔ یہ اس لیئے ہے۔ کہ اللہ جو ہے وہی حق ہے۔ اور جنہیں وہ اس کے سوا پکارتے ہیں باطل ہیں۔ اور اللہ جو ہے وہی سب سے برتر بڑا ہے۔

دوسری فصل کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت عظمیٰ کہ عقل کی راہنمائی سے دیگر مخلوق کی خدمت کو شاہد راہ بنا کر خود بھی خدمت گذار بن جاؤ +

سورۂ روم رکوع ۳۔ اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے۔ کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر ناگہاں تم بشر ہو گئے۔ جو پھیل پڑے ہو۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے۔ کہ اس نے تمہارے لیئے تمہاری جنس سے عورتیں پیدا کیں تاکہ تم اُن کے پاس آرام حاصل کرو۔ اور تمہارے درمیان محبت مہر پیدا کی۔ بیشک اس میں دھیان کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری بولیوں اور رنگتوں کا اختلاف ہے۔ بیشک اس میں جہان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کا سونا۔ اور تمہارا اس کے فضل یعنی روزی کو تلاش کرنا ہے۔ بیشک اس میں اُن لوگوں کے لیئے جو سنتے ہیں نشانیاں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے۔ کہ وہ تمہیں ڈرانے اور لالچ دلانے کے لیئے بجلی دکھاتا ہے۔ اور آسمان سے پانی اُتارتا ہے پھر اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کرتا ہے۔ بیشک اس میں اُن لوگوں کے لیئے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے۔ کہ آسمان اور زمین اُس کے حکم سے قایم ہے پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک بار پکارے گا۔ تو تم فوراً ہی نکل آؤ گے۔ اور جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اُسی کا ہے سب اُس کے حکم کے تابع ہیں۔ اور وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ پھر اُسے دھرائے گا۔ اور وہ اس پر آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کی شان سب سے بلند ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے +

سورۂ آل عمران رکوع ۲۰۔ آیات ۱۸۷ و ۱۸۸۔ بیشک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے اختلاف میں عقلمندوں کے لیئے نشان ہیں۔ اُن کے لیئے جو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب۔ تو نے یہ عبث پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے۔ سو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا +

سورۂ انعام رکوع ۱۲ آیات ۹۵ تا ۹۹۔ بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کے اُگاتا اور مردہ زمین سے زندہ اور زندہ میں سے مردہ نکالتا ہے۔ یہی اللہ ہے۔ پھر کہاں الٹے جاتے ہو۔ پو پھاڑنے والا صبح کا۔ اور اس نے رات کو آرام اور سورج اور چاند کو حساب بنایا ہے۔ یہ اندازہ ہے۔ زور آور خبردار کا۔ اور اُسی نے تمہارے لئے تارے بنائے۔ تاکہ تم جنگل اور دریا کی تاریکیوں میں اُن سے راہ پاؤ۔ ہم نے اہل علم کو یہ آیتیں کھول کر سنائیں اور وہ وہی ہے جس نے تمہیں ایک شخص سے پیدا کیا۔ پھر کہیں قرارگاہ ہے اور کہیں سپردگی کا مقام ہے۔ سمجھداروں کو ہم نے آیتیں کھول سنائیں۔ اور وہ وہ ہے جس نے آسمان سے پانی اوتارا پھر اس سے ہم نے ہر قسم کی روئیدگی اگائی پھر اس میں سے ہم نے سبزہ نکالا جس سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں۔ اور کھجور کے گابھے میں۔ گچھے لٹکتے ہیں۔ اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار نکالتے ہیں۔ ہمشکل اور جدے جدے اُس کے پھل کی طرف دیکھو۔ جب نکلتا ہے۔ اور اس کا پکنا دیکھو۔ اس میں مومنین کے لئے نشانیاں ہیں۔

سورۂ رعد رکوع ۱ آیات ۲ تا ۴۔ اللہ وہ ہے جس نے بے ستون آسمان اونچے کئے جنہیں تم دیکھتے ہو۔ پھر عرش پر قرار پکڑا۔ اور سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ ہر ایک ایک وقتِ معین تک چلتا ہے کام کی تدبیر اور آیتوں کی تفصیل کرتا ہے۔ شاید تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرو۔ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا۔ اور اس میں پہاڑوں اور نہروں کو رکھا۔ اور میوے میں دو ہرے جوڑے بنائے رات کو دن سے ڈھانپتا ہے۔ اور دھیان کرنے والوں کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔ اور زمین میں کتنے کھیت ہیں۔ پاس پاس اور انگور کے باغ ہیں۔ اور کھیتیاں اور کھجور کے درخت ہیں جن میں بعض دو شاخے ہیں۔ اور بعض دو شاخے نہیں۔ ایک ہی پانی سے سیراب ہیں۔ اور ہم بعض کو بعض پر میوے کے مزہ میں فضیلت دیتے ہیں۔ بیشک اس میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

سورۂ مومن رکوع ۲ آیات ۱۳۔۱۴۔ وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا اور تمہارے لئے آسمان سے روزی اتارتا ہے۔ اور سوچتا وہی ہے جو رجوع لاتا ہے۔ پس اللہ کو اس طرح پکارو۔ کہ نری اُسی کی عبادت ہو۔ اگرچہ کافر برا مانیں۔

تیسری فصل { یہ سمجھ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جن جن بھی قدرتی وسائل سے پانی مہیا ہو رہا ہے۔ اُن کو انسانی اقتدار میں لا کر اور اس سے ہر ٹکڑہ زمین کو سبز و شاداب کر کے خطۂ ارض کو پُر امن مسکن بنایا جاوے

سورۂ نمل رکوع ۵ آیات ۶۱-۶۲۔ بھلا آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا۔ اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اوتارا۔ پھر ہم نے اس سے رونق دار باغ اُگائے۔ تمہاری طاقت نہ تھی۔ کہ تم ان باغوں کے درخت اُگا لیتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی معبود بھی ہے؟ کوئی نہیں۔ بلکہ وہ لوگ ٹیڑھے چلتے ہیں بھلا کس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا۔ اور اس کے درمیان نہریں بنائیں۔ اور اُس کے لئے

پہاڑ پیدا کئے اور دو سمندروں کے درمیان پردہ رکھا۔ کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود ہے؟ کوئی نہیں بلکہ اُن میں سے بہتوں کو سمجھ نہیں ٭

سورۂ جن رکوع ۱۔ آیات ۱۶ - ۱۷۔ یہ وحی کیگئی ہے۔ کہ اگر لوگ طریقہ پر قایم رہتے تو ہم انہیں بہت پانی پلاتے تا کہ ہم انہیں اس پانی میں آزمایش اور جو کوئی اپنے رب کی یاد سے منہ موڑے گا۔ اُسے دوچڑھتے عذاب میں داخل کرے گا ٭

چوتھی فصل } اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہ سوجھ کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی تجلیات کی پیروی کو جزو ایمان بناؤ۔ تا کہ فلاح و بہبود حاصل ہو ٭

سورۂ اعراف رکوع ۲۔ ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں صورت دی پھر ہم نے فرشتوں کو کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ لیکن ابلیس سجدہ کرنے والوں میں نہ تھا۔ فرمایا کہ تجھے کس چیز نے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ بولا میں آدم سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے اور اُسے مٹی سے بنایا ہے فرمایا۔ یہاں سے نیچے اتر تجھے لائق نہیں کہ تو یہاں تکبر کرے۔ نکل تو ذلیلوں میں ہے۔ بولا جی اٹھنے کے دن تک مجھے مہلت دے۔ فرمایا تجھے مہلت ملی۔ تب بولا۔ اس سبب سے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا۔ میں تیری سیدھی راہ کے اوپر آدمیوں کی تاک میں جا بیٹھوں گا۔ اور اُن پر آگے اور پیچھے اور دہنے اور بائیں سے آؤں گا۔ اور تو اُن میں بہتوں کو شکر گذار نہ پائے گا۔ فرمایا یہاں سے نکل بُرے حال سے راندہ ہو کر۔ ان میں سے جو تیرے تابع ہوگا۔ میں تم سب سے دوزخ بھر دوں گا۔ اور اے آدم تو اور تیری زوجہ جنت میں رہو۔ اور تم دونوں جہاں سے چاہو کھاؤ۔ مگر اس درخت کے پاس نہ جائیو۔ ورنہ تم ظالموں میں ہو جاؤ گے پھر ابلیس نے انہیں بہکایا۔ تاکہ اُن کی شرم گاہیں جو اُن سے چھپی ہوئی تھیں۔ اُن پر ظاہر کرے۔ اور کہا تمہارے رب نے جو تمہیں اس درخت سے منع کیا ہے۔ اس میں یہی بات ہے کہ تم دونوں فرشتے نہ ہو جاؤ یا تم دونوں موت سے چھوٹ جاؤ۔ اور اس نے اُن سے قسم کھائی۔ کہ البتہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ سو فریب سے انہیں پستی میں ڈالا۔ پھر جب انہوں نے درخت چکھا تو اُن کی شرم گاہیں اُن پر ظاہر ہو گئیں۔ اور وہ دونوں باغ کے پتے اپنے اوپر جوڑنے لگے۔ اور اُن کے رب نے اُن کو پکارا کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہ کیا تھا۔ اور نہ کہا تھا۔ کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے۔ دونوں بولے۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے۔ تو ہم بیشک زیانکاروں میں ہوں گے۔ فرمایا نیچے اترو۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوئے۔ اور تم کو زمین میں ایک وقت تک ٹھیرنا اور زمین سے ہی فائدہ اٹھانا ہوگا۔ فرمایا تم اسی میں جیو گے۔ اور اسی میں مرو گے۔ اور اُسی میں سے نکلو گے۔

سورۂ اعراف رکوع ۲۲۔ آیات ۱۷۸ تا ۱۸۰۔ ہم نے آدمیوں اور جنوں میں اکثروں کو دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے اُن کے دل ہیں جن سے سمجھتے نہیں۔ اور اُن کی آنکھیں ہیں اُن سے دیکھتے نہیں۔ اور اُن کے کان ہیں اُن سے سنتے نہیں۔ وہ مثل چوپاؤں کے ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ وہی غافل ہیں۔ اور اللہ کے

سب نام اچھے ہیں۔ سو تم اُن سے اُسے پکارو۔ اور انہیں چھوڑ دو۔ جو اس کے ناموں میں کجی کی راہ چلتے ہیں وہ اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ اور ہماری خلقت میں ایک گروہ ہے جو حق کی طرف راہ دکھلاتے اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

پانچویں فصل { اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سوجھ کہ انسان ترقی اور تنزل کن طاقتوں کے استعمال میں صاحب اختیار ہے اسواسطے ہر جزا و سزا کی تجویز اپنے لئے خود کرتا ہے

سورۂ کہف رکوع ۴۔ آیات ۲۶ تا ۳۰۔ تیرے رب کی کتاب (مظاہرات عالم) میں سے جو تجھ پر وحی کیگئی ہے۔ اُسکو پڑھ کوئی اس کی باتیں بدل نہیں سکتا۔ اور تو اس کے سوا ہرگز کہیں جائے پناہ نہ پائے گا۔ اور جو لوگ صبح و شام اپنے رب کو پکارتے اس کی رضا مندی چاہتے ہیں۔ اے محمدؐ تو اُن کے ساتھ ملا رہ۔ اور تیری آنکھیں اُن کی طرف سے نہ پھر جائیں کیا تو حیات دنیا کی زینت ڈھونڈتا ہے۔ اور اس شخص کا مطیع نہ ہو۔ جس کے دل پر ہم نے اپنی یادگار کی طرف سے پردہ ڈال دیا ہے۔ اور وہ اپنی خواہش کا پیرو ہے۔ اور اس کا کام حد سے نکلا ہوا ہے۔ اور اے محمدؐ کہہ یہ سچی بات تمہارے رب سے ہے۔ جو کوئی چاہے ایمان لائے۔ اور جو چاہے کافر رہے۔ ہمنے ظالموں کے لئے آگ تیار کی ہے۔ کہ اس کی قناتوں نے انہیں گھیر لیا ہے۔ اور اگر فریاد کریں گے۔ تو اُن کی فریاد رسی اُسی پانی سے کی جائے گی جو گلے ہوئے تانبے کی مانند ہے۔ وہ مونہہ بھون ڈالے گا۔ بُرا پینا ہے۔ اور بُری ہے وہ آگ نفع اٹھانے میں۔ جو ایمان لائے۔ اور نیک کام کئے۔ ہم نیکوں کا اجر نہیں کھوتے۔ اُن کے لئے رہنے کے باغ ہیں۔ اُن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُن کو وہاں زیور پہنایا جاویگا۔ سونے کے کڑے اور وہ مہین و دبیز ریشمی سبز کپڑے پہنیں گے۔ وہاں تکیے لگا کر تختوں پر بیٹھیں گے۔ اچھا ثواب اور اچھا آرام ہے۔

سورۂ شوریٰ رکوع ۴۔ جو مصیبت تم پر آتی ہے۔ وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی کا بدلہ ہے۔ اور بہت باتوں سے وہ درگذر کرتا ہے۔ اور تم زمین میں کہیں بھاگ کر عاجز کرنے والے نہیں ہو۔ اور اللہ کے سوا تمہارے لئے کوئی کارساز اور مددگار نہیں ہے۔ اور اس کی نشانیوں میں سمندر میں جہاز ہیں۔ جیسے پہاڑ اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے۔ پس جہاز سمندر کی پشت پر کھڑے رہجائیں۔ بیشک اس میں ہر ایک صابر شاکر کے لئے نشانیاں ہیں۔ یا اُن کو اُن کی کمائی کے سبب تباہ کر دے۔ اور بہت تقصیریں معاف کرتا ہے۔ اور تا کہ وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں جان لیں کہ اُن کے لئے کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں ہے۔ سو جو تمہیں کچھ شے ملی ہے۔ حیات دنیا کی بہرہ مندی ہے۔ اور جو اللہ کے پاس ہے وہ ایمانداروں اور اُن کے لئے جو اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ بہتر اور پائیدار ہے اور اُن کے لئے۔ جو کبیرہ گناہ اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں۔ اور جب انہیں غصہ آتا ہے تو وہ معاف

کر دیتے ہیں - اور اُن کے لئے جنہوں نے اپنے رب کا فرمان مان لیا - اور نماز قایم کی اور اُن کا کام اُن کے
درمیان مشورہ سے ہوتا ہے - اور جو ہم نے انہیں دیا ہے - اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور اُن کیلئے
کہ جب اُن پر زیادتی ہوتی ہے - تو وہ بدلہ لیتے ہیں - اور بدی کا بدلہ اُسی کی مانند بدی ہے - پھر جس نے
معاف کیا - اور صلح کی تو اس کا اجر اللہ پر ہے - بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا - جو کوئی ظلم سہنے
کے بعد بدلہ لیگا - تو اُن پر کوئی ملامت نہیں ہے - ملامت صرف اُن پر ہے - جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں
اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں - اُنہیں کے لئے دُکھ کا عذاب ہے - اور جس نے صبر کیا - اور بخش دیا
تو البتہ یہ بات ہمت کے کاموں میں سے ہے

سورۂ نجم رکوع ۳ - آیات ۳۹ تا ۴۲ - یہ کہ انسان کے لئے وہی ہے - جو اس نے کوشش کی - اور یہ کہ
اس کی کوشش اُسے دکھائی جائے گی - پھر اُسے پورا بدلہ ملیگا -

چھٹی فصل اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ سوجھ کہ انسان منازل عروج پر لیجانے والی طاقتوں کا دشمن رہکر اپنی تخریب کے سامان خود بہم پونچانے میں مصروف ہے

سورۂ بقر رکوع ۱۲ - اے محمد تو کہہ - جو کوئی جبرائیل (اپنی عقل) کا دشمن ہے - سو اس نے
اللہ کے حکم سے اُسے تیرے دل پر اُتارا ہے - جو اسکو جو اس کے سامنے ہے سچ بتاتا - اور ہدایت
اور ایمانداروں کے لئے خوشخبری ہے - جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا - اور اس کے رسولوں
کا - اور جبرائیل اور میکائیل (اپنی عقل اور اپنی جرأت) کا دشمن ہوگا - ہم نے تیری طرف کھلی آیتیں
اتاری ہیں - فاسقوں کے سوا - کوئی اُن کا منکر نہ ہوگا - آیا کیا جب وہ خدا سے کوئی عہد باندھیں گے
تو ایک فرقہ اُن میں سے اُسکو پھینک دیگا - بلکہ اُن میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے - اور جب
خدا کی طرف سے اُن کے پاس رسول آیا - جو اُسے جو اُن کے پاس ہے سچ بتاتا ہے - تب
اہل کتاب میں سے ایک فریق نے خدا کی کتاب کو پیچھے ڈال دیا - گویا کہ وہ جانتے نہ تھے - اور
وہ اس علم کے پیچھے لگے ہیں - جو سلیمان کی سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے - سلیمان تو
کافر نہ تھا - مگر شیاطین کافر تھے - لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے - اور اُس کی جو شہر بابل میں
ہاروت ماروت دو فرشتوں پر اترا تھا - وہ دونوں نہیں سکھلاتے تھے کسی کو - جب تک کہ انہیں
یہ نہ کہہ لیتے - کہ ہم تو فتنے ہیں - پس کافر مت ہو - پھر لوگ اُن سے وہ سیکھتے ہیں جس سے
کسی مرد اور اُس کی عورت میں جدائی ڈالے - اور وہ اُس سے بغیر حکم خدا کسی کو ضرر نہیں
پہنچا سکتے - وہ اُن باتوں کو سیکھتے ہیں - جن سے اُن کا نقصان ہے نہ نفع - اور جان چکے
ہیں - کہ اس کے خریدار کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے - بری چیز ہے جس کے لئے انہوں
نے اپنی جانوں کو بیچا - اگر اُن کو سمجھ ہوتی اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے - تو
اللہ کے پاس اچھا بدلہ تھا -

سورۂ حم سجدہ رکوع ۴ - کافروں نے کہا کہ یہ قرآن نہ سنو - اُس میں بک بک کرو شاید

تم غالب آؤ۔ سو ہم کافروں کو ضرور سخت عذاب چکھائیں گے۔ اور انہیں اُن کے بدترین اعمال کا جو وہ کرتے تھے ضرور بدلہ دیں گے۔ یہ اللہ کے دشمنوں کی سزا ہے۔ آگ ہے۔ اس میں اُن کا ہمیشہ کے لئے گھر ہے۔ یہ اُس کا بدلہ ہے کہ وہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔ اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں جن اور آدمیوں میں سے وہ دو فریق دکھلا۔ جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ کیا ہم اُن دونوں کو اپنے پیروں کے نیچے گرائیں۔ کہ وہ سب سے نیچے رہیں جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر قائم رہے۔ اُن پر فرشتے اترتے ہیں۔ کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کی خوشخبری سنو۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ دنیا کی زندگی اور آخرت میں ہم تمہارے دوست ہیں۔ اور وہاں تمہارے لئے جو تمہارا جی چاہے گا۔ موجود ہوگا۔ اور جو تم وہاں مانگوگے۔ تمہیں ملیگا۔ یہ اُس بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے

ساتویں فصل

اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سوجھ کہ بُری بات کو پکارنا یا سننا دونوں خدا کو پسند نہیں کیونکہ ان سے انسان مشتعل ہو کر نقصان اٹھانے والا بن جاتا ہے اور کفر اور فسق میں داخل ہوتا ہے

سورۂ نساء رکوع ۲۱۔ آیات ۱۴۷ تا ۱۵۱۔ بُری بات کو پکار کر کہنا خدا کو پسند نہیں لیکن جس پر ظلم ہوا اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ اگر تم بھلائی کو ظاہر کرو۔ یا چھپاؤ۔ یا کوئی بدی معاف کرو۔ تو خدا ہی بخشنے والا قدرت والا ہے۔ جو لوگ خدا کا اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے۔ اور خدا اور اس کے رسولوں میں فرق کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ ہم بعض پر ایمان لائے۔ اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ اور اس کے درمیان ایک اور راہ نکالنا چاہتے ہیں۔ اصل میں وہی حقیقی کافر ہیں۔ اور کافروں کے لئے ہم نے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔ اور وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ اور اُن کے درمیان کسی کو الگ نہ کیا۔ اُن کو عنقریب اللہ اُن کا بدلہ دیگا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سورۂ مائدہ رکوع ۱۵۔ آیات ۱۱۲ تا ۱۱۵۔ جب حواریوں نے کہا تھا۔ کہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے۔ کیا تیرے رب میں ایسی قدرت ہے۔ کہ آسمان سے ہم پر ایک خوان نازل کرے۔ عیسیٰ نے کہا اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ وہ بولے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اُس میں سے کھائیں۔ اور ہمارے دلوں کو اطمینان ہو۔ اور ہم جانیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے۔ اور ہم اُس پر گواہ رہیں۔ عیسیٰ بن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے رب آسمان سے ہم پر ایک خوان نازل کر۔ کہ ہمارے لئے عید ہو۔ ہمارے پہلے اور پچھلوں کے لئے۔ اور تیری طرف سے ایک نشان ہو۔ اور ہمیں رزق دے۔ اور تو بہتر رزق دینے والا ہے۔ خدا نے کہا۔ وہ خوان میں تم پر نازل کروں گا۔ پھر جو کوئی اس کے بعد تم میں سے کافر ہو جائے گا۔ اُسے ایسا دُکھ دوں گا۔ کہ ایسا

دکھ جہان میں کسی کو نہ دوں گا۔

سورۂ انعام رکوع ۸ - آیات ۶۷ تا ۶۹ - اے محمد جب تو اُن لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں بکتے ہیں - تو اُن سے یکسو ہو جایا کرو - یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں بکنے لگیں - اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو بعد نصیحت کے ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ - اور ذمہ اُن کے حساب کا پرہیزگاروں پر کچھ نہیں - لیکن یاد دلانا ہے - شاید وہ ڈریں اور جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ ٹھیرایا - اور حیات دنیا نے انہیں فریب دیا - تو انہیں چھوڑ دے - اور قرآن سے نصیحت دے - کہ کوئی جی اپنے اعمال سے ہلاک نہ ہو - اُس کے لئے اللہ کے سوا کوئی ولی اور شفیع نہیں - اور اگر وہ سارے معاوضے بھی اپنے بدلہ میں دیگا - تو بھی وہ اس سے قبول نہیں کئے جائیں گے - یہی لوگ ہیں - جو اپنے اعمال کے سبب گرفتار ہوں گے - اُن کے لئے - اُن کے کفر کے بدلہ میں کھولتا پانی اور دکھ دینے والا عذاب ہے

سورۂ انعام رکوع ۱۳ - آیات ۱۰۸ تا ۱۱۰ - تم مسلمان اُن کے معبودوں کو جن کو وہ خدا کے سوا پکارتے ہیں - بُرا نہ کہو - کہ وہ بے سمجھے سرکشی سے اللہ کو بُرا کہیں گے - اسی طرح ہم نے ہر اُمت کے لئے اُن کے اعمال اچھے دکھلائے ہیں - پھر انہیں اپنے رب کی طرف جانا ہے - سو وہ انہیں جتائے گا - جو وہ کرتے تھے - اور بتاکید اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں - کہ اگر اُن کے پاس ایک معجزہ بھی آئے - تو وہ ضرور اُس پر ایمان لائیں گے - اے محمد تو کہہ معجزے تو خدا کے پاس ہیں - اور تم کو کون سمجھائے کہ جب اُن کے پاس معجزہ آئے گا - تو وہ جب بھی نہ مانیں گے اور ہم اُن کے دل اور اُن کی آنکھیں الٹ دیں گے - جیسا کہ وہ پہلی ہی بار اس پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں چھوڑ دیں گے - کہ اپنی گمراہی میں بھٹکیں -

آٹھویں فصل { اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سمجھ کہ قوانین قدرت کے برخلاف انسانوں میں نفاق اور دشمنی پھیلانے والے قوانین وضع کرنیوالوں کا تباہ ہونا ضروری ہے

سورۂ ن ر رکوع ۲ - آیت ۱۸ - جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا - اور خدا کی حدوں سے تجاوز کریگا - اُسے خدا آگ میں ڈالے گا - اُس میں ہمیشہ رہیگا - اور اُس کے لئے رسوائی کا عذاب ہے -

سورۂ اعراف رکوع ۲۳ - جنہوں نے ہماری آیات جھٹلائیں - ہم آہستہ آہستہ انہیں کھینچیں گے اس طرح کہ انہیں معلوم نہ ہوگا - اور میں انہیں مہلت دوں گا - میرا داؤ پکا ہے - کیا وہ فکر نہیں کرتے - کہ اُن کا صاحب مجنون نہیں ہے - وہ تو صریح ڈرانے والا ہے - کیا وہ زمین اور آسمان کی سلطنت میں اور جو شے اللہ نے پیدا کی ہے - اس میں نگاہ نہیں کرتے - اور نہ اس بارہ

میں کہ شاید اُن کی اجل نزدیک آگئی ہو۔ پھر قرآن کے بعد وہ کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے۔ جسے اللہ نے بھٹکایا اُسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ اور وہ انہیں اُنکی گمراہی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے۔ اے محمدؐ تجھ سے قیامت کی بابت پوچھتے ہیں۔ کہ کب قایم ہوگی۔ تو کہہ اُس کا علم تو فقط میرے رب کو ہے۔ وہی اس کے وقت پر اُسے کھول دکھائے گا۔ وہ گھڑی آسمان اور زمین میں بھاری ہے۔ تم پر آئے گی۔ تو اچانک آئے گی تجھ سے ایسا پوچھتے ہیں۔ گویا تو اس کا کھوجی ہے۔ اے محمدؐ تو کہہ اُس کا علم تو فقط خدا کو ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے تو کہہ میں اپنی جان کے بھلے یا بُرے کا مالک نہیں ہوں۔ لیکن جو کچھ اللہ چاہے۔ اور اگر میں غیب کی بات جانتا۔ تو بہت سی خوبیاں جمع کر لیتا۔ اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی۔ میں تو مومنوں کو ڈرانے والا اور خوشی سنانے والا ہوں ؛

سورۂ ہود۔ رکوع ۱۰ آیات ۱۱۲ تا ۱۱۵۔ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ پھر اس میں اختلاف ہوا۔ اور اگر ایک لفظ نہ ہوتا جو تیرے رب سے پہلے نکل چکا ہے۔ تو اُن کے درمیان ابھی فیصلہ ہو جاتا۔ اور اُن لوگوں کو اس قرآن میں پکا شبہ ہے۔ اور بیشک جب وقت آیا۔ تیرا رب سب کو اُن کے اعمال کا پورا بدلہ دے گا کہ وہ اُن کے کاموں سے خبردار ہے۔ پس تو اے محمدؐ معہ اپنے تائب ساتھیوں کے جیسا تجھے حکم ہوا ہے سیدھا رہ اور سرکشی نہ کر وہ تمہارے کام دیکھتا ہے۔ اور تم ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ کہ تمہیں آگ نہ پکڑے۔ اور سوائے اللہ کے کوئی تمہارا دوست نہیں ہے۔ پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے۔

نانویں فصل

اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سوجھ کہ بادشاہ ملک کی ذمہ داریاں یہ ہیں کہ ہر ایک چیز کی نگہداشت آئین قدرت کے مطابق جاری رکھے۔ اور شیاطین یعنی خودغرضیوں سے حفاظت ملک کا مکمل انتظام موجود رکھے ورنہ تباہی یقینی ہے

سورۂ ملک رکوع ۱۔ بڑی برکت والا ہے۔ وہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے جس نے موت و حیات کو پیدا کیا۔ تاکہ تمہیں آزمائے۔ کہ تم میں عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے۔ اور وہ زبردست بخشنے والا ہے۔ جس نے اوپر تلے سات آسمان پیدا کئے۔ تو رحمان کی پیدائش میں کچھ بے ضابطگی نہیں دیکھتا پھر نظر پھرا کہیں کچھ فتور دیکھتا ہے؟ پھر بار بار نظر پھیر تیری طرف آنکھ خوار ہو کر تھکی ہوئی لوٹے گی۔ اور ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں سے زینت دی۔ اور اُن چراغوں کو شیاطین کے لئے پھینک مار بنایا۔ اور اُن کے لئے دوزخ کا عذاب تیار کیا ہے۔ اور اُن کے لئے جو اپنے رب کے منکر ہوئے جہنم کا عذاب ہے۔ اور وہ بری جگہ ہے۔ جب اس میں ڈالے جائیں گے۔ تو اس کا دھاڑنا سنیں گے۔ (مراد توپوں وغیرہ کی آواز) اور وہ جوش مارتی ہوگی۔ قریب ہے۔ کہ غصہ سے پھٹ جائے۔ جب اس میں کوئی فوج ڈالی جائے گی۔ تو اس کے نگہبان اُن سے پوچھیں گے۔ کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے پاس ڈرانے والا تو آیا تھا۔ پر ہم نے اُسے جھٹلایا اور کہا۔ کہ اللہ نے کوئی شے نازل نہیں کی۔ تم تو بڑی گمراہی میں ہو۔ اور کہیں گے۔ کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے۔ تو ہم دوزخیوں میں ہوتے

سو انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔

۔اب لعنت ہو دوزخیوں پر۔ جو لوگ بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔ اور تم اپنی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔ کیا وہ نہ جانے گا جس نے پیدا کیا۔ حالانکہ وہ بھید جاننے والا خبردار ہے۔

دسویں فصل } اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سوجھ کہ تحریر میں لاکر ہر ایک تنظیم کی حفاظت رکھی جاوے۔ کیونکہ اس طرح غفلت مفقود ہوکر پابندی عہد لازم رہتی ہے

سورۂ قلم رکوع ۱۔ آیات ۱ تا ۲۹۔ ن۔ قلم کی قسم اور جو کچھ لکھتے ہیں۔ اس کی قسم۔ کہ تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے۔ اور تیرے لئے بے انتہا اجر ہے۔ اور بیشک تو بہت بڑا خلیق ہے۔ سو اب تو بھی دیکھ لیگا۔ اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں کون دیوانہ ہے۔ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا ہوا ہے۔ اور وہ ان کی بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہیں۔ سو تو جھٹلانے والوں کا کہا نہ مان۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح تو ڈھیلا ہو تو۔ وہ بھی ڈھیلے ہوں۔ اور کسی قسمیں کھانے والے ذلیل کا کہا نہ مان۔ جو طعنے دیتا چغلی کرتا پھرتا ہے۔ بھلے کاموں سے روکتا ہے۔ حد سے باہر نکلا ہوا گنہگار ہے۔ بدخو اس کے بعد بدنام اس لئے کہ وہ مال اور بیٹوں والا ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ تو کہتا ہے۔ کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔ اب ہم اس کی ناک پر داغ دیں گے۔ ہم نے انہیں آزمایا۔ جیسے باغ والوں کو آزمایا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی کہ صبح ہوتے ہی ہم اس کا میوہ توڑ لیں گے۔ اور انشاء اللہ نہیں کہا۔ پھر تیرے رب کی طرف سے ایک پھرنے والا اس باغ پر پھر گیا۔ اور وہ سو رہے تھے۔ پھر وہ باغ کٹی کھیتی کی مانند ہو گیا۔ پھر صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔ کہ اپنے کھیت میں صبح ہی چلو۔ اگر تم کاٹنے والے ہو۔ سو وہ گئے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے تھے۔ کہ آج باغ میں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ آ جائے۔ اور علی الصبح بخل پر قادر ہو گئے۔ پھر جب اسے دیکھا۔ تو بولے کہ ہم راہ بھول گئے نہیں بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی۔ ان کا اعتدال والا (دل) بولا کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا۔ کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے۔ بولے ہمارا رب پاک ہے۔ بیشک ہم ہی ظالم ہیں۔

(۴) چوتھی منزل

تقدیر کی امداد کے حصول کیلئے لازم اور ضروری ہے کہ عناصر اربعہ اور امر ربی یعنی روح کے اتحادی

نظام کی تقلید میں ایسی جرأت اور فراست سے کام کیا جاوے۔ جس سے انسانی دنیا کی عملی زندگی یا دعاؤں میں یکجہتی قائم ہو۔ جو عبادت کا صحیح مفہوم ہے

نفس مضمون۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ٥

عام مروجہ معنی:۔ ہم تیری ہی بندگی (پیروی) کرتے اور تجھ ہی سے امداد چاہتے ہیں

حقیقت افروز معنی: جس طرح تیری اپنی ذات نے امر ربی یا روح کی صورت میں ہر ایک چیز کو اس کے دائرہ کے اندر کمال تک پہنچانے کی خدمت اپنے لئے اختیار کر رکھی ہے۔ اور کائنات عالم کا نظام جاری فرما رکھا ہے۔ تیرے اسمائے وصفات کی تجلیات کے امین اور نائب ہونے کی حیثیت میں ہم بھی تیرے ہی طرز عمل کی پیروی کرتے ہیں۔ تاکہ اشیاء کے پایہ تکمیل حاصل کر لینے پر منفعت ہو جانے سے تیری صفت رب یا تقدیر کی امداد حاصل رہے۔

مقصود حقیقی یہی ہے کہ نسل انسانی کو ہر وقت اپنی ذمہ داریوں کا احساس رہے۔ اور جسطرح ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے عناصر امر ربی یا روح کی قیادت میں بغیر کسی جھگڑے اور فساد کے ہر ایک چیز کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مصروف ہیں۔ ہمیں بھی انسانی صف بندی میں ویسی ہی یکجہتی حاصل ہو کر امن وچین حاصل رہے۔

مشترکہ اغراض یعنی وسائل معاشرت میں یکجہتی قائم کرنا اللہ تعالیٰ کی ذات نے عبادت قرار دیا ہے

۱۔ سورۃ یونس رکوع ۱ آیت ۳۔ تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے۔ پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ سب کاموں کا بندوبست کرتا ہے۔ کوئی شفیع نہیں۔ مگر بعد اس کے اذن کے۔ یہ اللہ ہے۔ تمہارا رب۔ سو اسی کی عبادت کرو۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے

۲۔ جہاں کثرت پانی سے تباہی کا امکان ہو۔ بذریعہ کشتی بچاؤ کا انتظام حضرت نوحؑ کے ذریعہ عبادت قرار دیا گیا ہے

سورہ اعراف رکوع ۸۔ اے محمدؐ۔ ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ سو اس نے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ میں تمہاری نسبت یوم عظیم کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

اس کی قوم کے اشرافوں نے کہا۔ ہم تجھے صریح گمراہی میں دیکھتے ہیں۔ وہ بولا اے قوم میں گمراہ نہیں۔ لیکن جہان کے رب کا رسول ہوں۔ اپنے رب کے پیغام تمہیں پہنچاتا۔ اور تمہیں نصیحت دیتا ہوں۔ اور خدا سے میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ کیا تمہیں تعجب ہوا۔ کہ تمہارے رب سے بوسیلہ ایک آدمی کے جو تم میں سے ہے۔ تمہیں نصیحت آئی۔ تاکہ تمہیں ڈرائے۔ اور تم بچو۔ اور کہ شاید تم پر رحم ہو۔ سو انہوں نے اسے جھٹلایا۔ تب ہم نے نوح کو اور اس کے ساتھیوں کو کشتی میں بچا لیا۔ اور جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے۔ انہیں ڈبو دیا۔ کہ وہ اندھے لوگ تھے۔

۳۔ جب مختلف الخیال ہونے سے دشمنی اور عداوت پیدا ہو کر تباہی وارد ہوتی ہے تو یکجہتی کا اختیار کرنا حضرت ہودؑ کے ذریعہ عبادت قرار دیا گیا ہے

سورۂ اعراف رکوع ۹۔ اے محمدؐ۔ ہم نے قوم عاد کی طرف اس کے بھائی ہود کو بھیجا۔ اس نے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ کیا تم نہیں ڈرتے۔ اس کی قوم کے اشرافوں نے کہا۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تو بیوقوف ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ تو جھوٹا ہے۔ اس نے کہا اے قوم میں بیوقوف نہیں۔ لیکن جہان کے رب کا رسول ہوں۔ اپنے رب کے پیغام تمہیں پہنچاتا ہوں۔ اور میں تمہارے لئے معتبر ناصح ہوں۔ کیا تمہیں تعجب ہوا۔ کہ تمہارے رب سے بوسیلہ ایک آدمی کے جو تم میں سے ہے۔ تمہیں نصیحت آئی۔ تاکہ تمہیں ڈرائے اور وہ وقت یاد کرو۔ کہ قوم نوح کے بعد خدا نے تمہیں جانشین بنایا۔ اور پیدائش میں تمہیں پھیلاؤ زیادہ دیا سو تم اللہ کے احسان یاد کرو۔ شاید تمہارا بھلا ہو۔ کہنے لگے کیا تو اس لئے ہمارے پاس آیا ہے۔ کہ ہم اکیلے خدا کی پرستش کریں۔ اور جن کو ہمارے بڑے پوجتے تھے۔ چھوڑ دیں۔ سو جس عذاب سے تو ڈراتا ہے۔ اگر سچا ہے تو لے آ۔ ہود نے کہا اللہ کا عذاب اور غصہ تم پر قائم ہو گیا۔ کیا تم مجھ سے چند ناموں میں جھگڑتے ہو۔ جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے رکھ لئے ہیں۔ خدا نے ان کی نسبت کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ سو تم عذاب کے منتظر رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ پس ہم نے اپنی رحمت سے ہود اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا۔ اور جو ہماری آیات کو جھٹلاتے اور نہ مانتے تھے۔ اور ان کی جڑیں کاٹ ڈالیں۔

۴۔ جب اونٹ انسان کے وسائل ترقی کا ایک جزو ہے جس کی معاشرت میں خنہ اندازی سے انسان خسارہ پانے والا بن جاتا ہے۔ اس لئے ایسے سامانوں کی حفاظت کرنا حضرت صالح کے ذریعہ عبادت قرار دیا گیا ہے

سورۂ اعراف رکوع ۱۰۔ اے محمدؐ ہم نے قبیلہ ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ صالح نے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آ چکی ہے۔ یہ اللہ کی اونٹنی ہے۔ تمہارے لئے ایک دلیل اور معجزہ ہے۔ سو اسے چھوڑ دو۔

کہ اللہ کی زمین میں چرتی رہے۔ اور اُسے بُرائی سے ہاتھ نہ لگانا۔ ورنہ دکھ کا عذاب تمہیں پکڑیگا۔ اور وہ وقت یاد کرو۔ کہ اس نے قوم عاد کے بعد تمہیں جانشین بنایا۔ اور زمین میں بسایا۔ کہ نرم زمین میں محل بناتے۔ اور پہاڑوں میں گھر تراشتے ہو۔ سو اللہ کے احسان کو یاد کرو۔ اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔ اس کی قوم کے متکبر اشرافوں نے غریبوں سے جو ایمان لائے تھے۔ کہا۔ کیا تم جانتے ہو۔ کہ صالح اپنے رب کا رسول ہے۔ وہ بولے کہ جو کچھ وہ اللہ سے لایا ہے۔ ہم مانتے ہیں۔ اُن متکبروں نے کہا۔ جس پر تم ایمان لائے ہو۔ ہم اُن کے منکر ہیں۔ پس انہوں نے اونٹنی کو کاٹا۔ اور اپنے رب کے حکم سے پھر گئے۔ اور کہا اے صالح اگر تو رسولوں میں سے ہے۔ تو ہم پر وہ عذاب لے آ۔ جس کا تو وعدہ دیتا ہے۔ پھر اُن پر زلزلہ آیا۔ سو وہ صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ پھر صالح نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ اور کہا کہ اے قوم میں نے اپنے رب کا پیغام تمہیں پہنچایا۔ اور نصیحت کی۔ لیکن تم واعظین کو پسند نہیں کرتے"

۵- خلاف وضع فطری مردوں سے شہوت رانی ازدیاد نسل کا باعث نہیں ہو سکتی

تو ایسی بدعادتوں کا چھوڑ دینا۔ حضرت لوط نے ذریعہ عبادت قرار دیا ہے۔

سورۂ اعراف رکوع ۱۰ ور ۱۱۔ اے محمد ہم نے لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بےحیائی کرتے ہو۔ کہ تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی۔ تم عورتوں کے سوا مردوں پر شہوت سے دوڑتے ہو۔ بلکہ تم حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو۔ اور اسکی قوم کا یہی جواب تھا۔ کہ اُن لوگوں کو اپنے شہر سے نکال دو۔ یہ لوگ ستھرائی چاہتے ہیں۔ پھر ہم نے لوط کو اور اس کے گھر والوں کو بچایا۔ مگر اسکی عورت رہ گئی وہ باقی رہنے والوں میں تھی۔ اور ہم نے اُن پر مینہ برسایا۔ سو دیکھ گنہگاروں کا انجام کیا ہوا۔

۶- وسائل معاشرت و تقسیم اشیاء معاشرت میں ناجائز دست و برد سے فساد لازم آتا ہے تو ان میں خوبی پیدا کرنا حضرت شعیب کے نزدیک عبادت قرار دیا گیا ہے

سورۂ اعراف رکوع ۱۱۔ اے محمد قوم مدین کیطرف ہم نے اُن کا بھائی شعیب بھیجا۔ اس نے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے رب سے تمہاری طرف دلیل آچکی ہے۔ سو تم پیمانہ و ترازو پوری رکھو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دو اور زمین کی درستی کے بعد زمین میں فساد نہ کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم مومن ہو۔ اور ہر راستے پر نہ بیٹھو کہ لوگوں کو ڈراتے اور مومنوں کو اللہ کی راہ سے روکتے اور اس میں عیب ڈھونڈھتے ہو۔ اور وہ وقت یاد کرو کہ تم تھوڑے تھے پھر خدا نے تمہیں بہت کیا۔ اور دیکھو مفسدوں کا کیا انجام ہوا اور اگر تم میں سے ایک گروہ نے میری رسالت کو قبول کر لیا ہے۔ اور ایک گروہ ایمان نہیں لاتے تو تم صبر کرو۔ تا آنکہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ اچھا حاکم ہے۔ اسکی قوم کے متکبر اشراف بولے۔ یا تو تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ۔ ورنہ ہم تجھے اے شعیب مع تیرے ساتھیوں کے اپنے شہر سے نکال دیں گے۔ شعیب نے کہا کہ کیا اس صورت میں بھی لوٹ آئیں جبکہ ہم اس سے بیزار ہیں۔ اگر ہم بعد اس کے کہ خدا پر جھوٹ باندھے ہے۔ اور ہمیں لائق نہیں کہ ہم اس میں لوٹیں۔ مگر جو اللہ ہمارا رب ہی چاہے علم کے لحاظ سے ہمارا رب ہر شے پر حاوی ہے۔ ہم نے اللہ پر توکل کیا اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو بہتر منصف ہے۔ اور اسکی قوم کے کافروں نے کہا اگر تم شعیب کے تابع ہوگے تو بیشک تم نقصان اٹھاؤ گے۔ پھر انہیں زلزلہ نے پکڑا تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے تھے۔ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا۔ کہ گویا وہاں کبھی نہ بستے تھے

جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا۔ وہی زیاں کار رہوئے۔ سو شعیب اُن سے ہٹ گیا۔ اور کہا اے قوم میں نے اپنے رب کا پیغام تمہیں پونہچا دیا۔ اور تمہاری خیر خواہی کی پھر میں کافروں پر کیا افسوس کروں۔

۷۔ اللہ تعالیٰ جس توجہ۔ تدبیر اور یکجہتی سے ہر چیز کی تکمیل فرما رہا ہے حضرت محمدؐ کے ذریعہ اور سمجھدار انسانوں کے ذریعہ ہر بستی والوں کو متحد کر کے اللہ تعالیٰ نے جملہ ضروریات کی تکمیل کو سرانجام کرنا بھی عبادت قرار دیا ہے

سورۂ اعراف رکوع ۱۲۔ اے محمدؐ ہم نے جس بستی میں نبی بھیجا یہی ہوا کہ اس کے باشندوں کو ہم نے سختی اور تنگی میں ڈالا۔ شاید وہ عاجز ہوں پھر ہم برائی کی جگہ بھلائی لائے۔ یہاں تک کہ لوگ زیادہ ہوگئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہمارے بڑوں کو اسی طرح دکھ سکھ پہنچتا رہا ہے۔ تب ہم نے انہیں اچانک پکڑا۔ اور وہ بے خبر تھے۔ اور اگر ان بستیوں کے لوگ جانتے اور ڈرتے۔ تو ہم ضرور آسمان اور زمین سے اُن پر برکتیں کھول دیتے۔ لیکن انہوں نے جھٹلایا۔ تب ہم نے اُن کے کاموں کے سبب انہیں پکڑا۔ اب کیا بستیوں والے اس سے امن میں ہیں۔ کہ ہمارا عذاب پہر دن چڑھے اُن پر آئے۔ جب وہ کھیلتے ہوں۔ کیا وہ خدا کے قہر سے نڈر ہو گئے۔ سو خدا کے قہر سے زیاں کار ہی نڈر رہتے ہیں ✣

۸۔ حضرت محمدؐ کے ذریعہ بستی میں موجودہ بسنے والوں کو گذشتہ قوموں کے حالات سے عبرت حاصل کر کے سبق آموز ہونا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے

سورۂ اعراف رکوع ۱۳۔ اے محمدؐ کیا خدا نے ان لوگوں کو جو گذشتہ لوگوں کے بعد زمین کے وارث ہوئے یوں نہیں سکھلایا۔ کہ اگر ہم چاہیں تو اُن کے گناہوں کے سبب انہیں دکھ دیں۔ اور اُن کے دلوں پر مہر لگائیں۔ سو وہ نہیں۔ یہ بستیاں ہیں۔ جن کی خبریں ہم نے تجھے سنائیں اور اُن کے رسول اُن کے پاس معجزات لیکر آچکے تھے۔ سو جس بات کی وہ اول تکذیب کر چکے اُس پر ایمان ہی نہ لائے۔ یوں اللہ کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔ اور اُن کے اکثروں میں ہم نے وعدہ وفائی نہ پائی۔ ہاں البتہ یہ پایا۔ کہ اکثر اُن میں بدکار تھے ✣

۹۔ حضرت محمدؐ کے ذریعہ کائنات عالم کے نظام کو نگاہ میں رکھکر ہر کام کی تدبیر کرنا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے

سورۂ یونس ۱ رکوع ۳ آیات ۳ تا ۱۱۔ تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے
پھر تخت پر بیٹھ گیا۔ سب کاموں کا بندوبست کرتا ہے۔ کوئی شفیع نہیں بغیر اُس کے اذن کے۔ یہ اللہ
ہے۔ تمہارا رب سو اُسی کی عبادت کرو۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے۔ تم سب اُسی کی طرف جاؤ گے۔ اللہ
کا سچا وعدہ ہے۔ وہ اولاً پیدا کرتا ہے۔ پھر اُسے دہرائے گا تاکہ ایمانداروں اور نیک کرداروں کو انصاف
کے ساتھ بدلہ دے۔ اور جو کافر ہیں اُن کو کھولتا پانی پینا ہوگا۔ اور اُن کے کفر کے سبب اُن کو دکھ
کا عذاب ہوگا۔ وہی ہے جس نے سورج کو روشنی اور چاند کو اُجالا بنایا۔ اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ
تم برسوں کا شمار اور حساب جانو۔ خدا نے یہ سب مصلحت کے ساتھ بنایا ہے۔ وہ اہل علم کے لئے
پتے کھولتا ہے۔ رات اور دن کے اختلاف میں۔ اور جو چیزیں خدا نے آسمانوں اور زمین میں
پیدا کی ہیں۔ اُن میں ڈرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جس کو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں اور وہ
حیات دنیا پر راضی اور تسلی پائے ہوئے ہیں۔ اور جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں اُن کا ٹھکانا آگ
ہے۔ اُن کے کاموں کے سبب جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اُن کا رب اُن کے ایمان کے سبب
اُن کی راہنمائی کریگا۔ اُن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ نعمتوں کے باغ ہیں۔ وہاں اُن کی دعا۔ اے اللہ
تو پاک ہے۔ اور باہم ملاقات کی دعا خیر و سلام اور آخری دعا اُن کی الحمدللہ رب العالمین ہے

۱۰ حضرت محمدؐ کے ذریعہ ملکی سیاحت سے تباہی خیز مناظر پر غور کرکے فلاح و بہبود کے حصول کیلئے احسن ترین تدابیر کا عمل میں لانا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے

سورۂ نحل رکوع ۵۔ آیات ۳۸ تا ۴۲۔ اے محمدؐ ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا ہے۔ کہ اللہ
کی عبادت کرو۔ اور گمراہیوں سے بچے رہو۔ پھر اُن میں سے کسی کو اللہ نے ہدایت دی۔ اور کسی پر
گمراہی قائم ہوگئی۔ سو زمین میں سیر کرو۔ پھر دیکھو کہ مکذبوں کا انجام کیا ہوا۔ اگر تو اُن کی ہدایت پر حریص ہے
تو جسے اللہ گمراہ کرے۔ اُسے کوئی ہدایت نہیں کرتا ہے اور اُن کا مددگار کوئی نہیں۔ انہوں نے اپنی پکی قسموں
سے خدا کی قسم کھائی ہے۔ کہ جو مر گیا۔ خدا اُسے نہ اٹھائے گا۔ کیوں نہیں اُس کا سچا وعدہ ہے
لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے۔ وہ اس لئے اٹھائے گا۔ کہ جس بات میں وہ جھگڑتے تھے۔ اُن کے لئے
ظاہر کرے اور تاکہ کافر جان لیں۔ کہ وہ بیشک جھوٹے تھے۔ جب ہم کسی شے کا ارادہ کرتے ہیں
تو اُس کے لئے ہمارا صرف یہی قول ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہو جا۔ پس وہ ہو جاتی ہے۔

۱۱۔ شیر خوار بچوں تک سے سبق آموز ہوکر اصلاح کو قبول کرنا حضرت عیسیٰ کے ذریعہ عبادت قرار دیا گیا ہے

سورۂ مریم - رکوع ۲- آیات ۱۸ تا ۳۶ - مریم اپنے لڑکے کو اپنے لوگوں کے پاس گود میں لائی - بولے اے مریم تو نے بہت بری حرکت کی - اے ہارون کی بہن تیرا باپ بد آدمی نہ تھا - اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی - اس پر مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا - وہ بولے ہم اس سے جو گہوارہ میں بچہ ہے - کیونکر کلام کریں - بچہ بولا میں اللہ کا بندہ ہوں - اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا - اور مجھے مبارک کیا جہاں کہیں میں ہوں - اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا - جب تک میں زندہ ہوں - اور مجھے ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا ٹھیرایا - اور مجھے ظالم بدبخت نہیں بنایا - اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا - اور جس دن میں مروں گا - اور جس دن میں جی اٹھوں گا - یہ ہے عیسیٰ بن مریم سچی بات ہے جس میں وہ شک کر رہے ہیں - خدا کو لائق نہیں کہ کوئی بیٹا رکھے - وہ پاک ہے جب کوئی بات ٹھہراتا ہے - تو اس کو کہتا ہے - کہ ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے - اور عیسیٰ نے کہا کہ بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے - سو اس کی عبادت کرو - یہ راہ راست ہے -

۱۲- حضرت محمدؐ کے ذریعہ ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے جدوجہد کرنا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے

سورۂ مریم رکوع ۴- آیات ۶۴ - ۶۵ - اے محمدؐ ہم بغیر تیرے رب کے حکم کے نہیں اترتے - جو ہمارے آگے اور پیچھے - اور جو اس کے درمیان میں ہے - اسی اللہ کا ہے - اور تیرا رب بھولنے والا نہیں - وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیانی اشیاء کا رب ہے - سو تو اس کی عبادت کر - اور اس کی عبادت پر قائم رہ - کیا تو اس کے کسی ہمنام کو پہچانتا ہے؟

۱۳- حضرت محمدؐ کے ذریعہ جس قدر بھی کاروبار انسانوں کی طرف سے انجام دیئے جا رہے ہیں ان سب کو اتحادی نظام میں لانا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے

سورۂ انبیاء رکوع ۶- آیات ۷۶ تا ۸۲ - اے محمدؐ نوحؑ کو یاد کر - جب اس نے اس سے پہلے پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول کی - پھر اسے اور اس کے اہل کو بڑی سختی سے بچا لیا - اور ہم نے اس قوم پر مدد دی - جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا - بیشک بد لوگ تھے - سو ہم نے ان کو ڈبو دیا اور داؤد اور سلیمان کو یاد کر - جب وہ دونوں کھیت کا جھگڑا فیصل کرتے تھے - جب اس میں رات کے وقت ایک قوم کی بکریاں چر گئی تھیں اور ہم ان کا فیصلہ دیکھ رہے تھے - پھر ہم نے سلیمان کو فیصلہ سمجھا دیا - اور ہر ایک کو ہم نے

حکم اور علم دیا تھا۔ اور ہم نے پہاڑ داؤد کے تابع کر دیئے تھے۔ کہ وہ اس کے ساتھ تسبیح کرتے اور
پرند اور ہم کرنے والے ہم تھے۔ اور ہم نے داؤد کو تمہارا پہناوا بنانے کی صنعت سکھلائی تھی
کہ تمہیں تمہاری لڑائی میں محفوظ رکھے۔ سو کیا تم شکر کرتے ہو؟ اور ہم نے سخت ہوا سلیمان کے
قابو میں کی تھی۔ کہ وہ اس کے حکم سے اُس زمین کی طرف چلتی تھی۔ جسمیں ہم نے برکت دی ہے
اور ہمیں ہر چیز کی خبر ہے۔ اور شیطانوں میں سے جو اس کے لئے دریا میں غوطہ لگاتے اور
اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے۔ اور ہم اُن کے نگہبان تھے۔ اور ایوب کو یاد کر۔ جب اس
نے اپنے رب کو پکارا۔ کہ مجھے دکھ پہنچا ہے۔ اور تو سب مہربانوں سے، زیادہ مہربان ہے
سو ہم نے اُن کی سُن لی۔ اور اس کا دُکھ دور کر دیا۔ اور اس کے اہل، اُسے دیے دیئے
اور اس کے ساتھ اور بھی ان کے مانند اپنے پاس کی رحمت سے اُسے دیئے۔ اور نصیحت عبادت
کرنے والوں کیلئے۔ اور اسمٰعیلؑ اور ادریسؑ اور ذوالکفل کو یاد کر سب صابر تھے۔ اور
ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل کیا۔ وہ نیک بختوں میں تھے۔ اور مچھلی والے یونس کو
یاد کر۔ جب وہ غصے سے اُٹھ کر چلا گیا۔ پھر سمجھا کہ ہم اُسے پکڑ نہ سکیں گے۔ پھر تاریکیوں
میں پکارا۔ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ میں ظالموں میں تھا۔ سو ہم نے
اُن کی سنی اور اُسے غم سے نجات دی۔ اور یونہی ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔ اور زکریا
کو یاد کر جب اُس نے اپنے رب کو پکارا۔ کہ اے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔ اور تو سب سے بہتر وارث ہے
سو ہم نے اس کی پکار سنی۔ اور اُسے یحییٰ بخش دیا۔ اور اس کی عورت کو چنگا کر دیا۔ یہ
لوگ نیکیوں پر دوڑتے اور ہمیں توقع اور ڈر سے پکارتے۔ اور ہم سے ڈرے رہتے تھے۔
اور اس عورت کو یاد کر جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی پھر ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی
اور اسکو اور اس کے بیٹے کو تمام جہان کے لئے نشان قرار دیا۔ یہ سب لوگ تمہارے دین کے
ہیں۔ اور سب کا ایک ہی دین ہے۔ اور میں تمہارا رب ہوں۔ سو میری بندگی کرو۔ اور
انہوں نے اپنا معاملہ آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا۔ اور وہ سب ہماری طرف لوٹ کر آئیں گے

۱۴۱۔ خطۂ زمین کے آباد کرنے اور رزق میں فراوانی کرنے کیلئے اتحادی نظام کا قائم کرنا حضرت ابراہیم کے ذریعہ عبادت قرار دیا گیا ہے٭

سورۂ عنکبوت رکوع ۲۔ آیات ۱۶ تا ۱۷۔ اے محمدؐ ہم نے ابراہیم کو بھیجا۔ جب اُس نے اپنی قوم
سے کہا۔ کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس سے ڈرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم سمجھدار ہو
تم تو اللہ کے سوا صرف بتوں کو پوجتے اور جھوٹ بناتے ہو۔ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو
وہ تمہاری روزی کے مالک نہیں۔ سو تم اللہ سے رزق طلب کرو۔ اور اُسکو پوجو اور اس کا

شکر کرو۔ اُسی کی طرف تم پھر جاؤ گے۔ اور اگر تم جھٹلاؤ گے۔ تو تم سے پہلے بہت اُمتوں نے جھٹلایا ہے۔ اور رسول کا ذمہ صرف کھولکر پہنچا دینا ہے +

۱۵- خود غرضی کے محدود دائرہ سے نکلکر زمین کی وسعت میں وسایل روزی کا حصول اور امن قایم کرنا حضرت محمدؐ کے ذریعہ عبادت قرار دیا گیا ہے

سورۂ عنکبوت رکوع ۶۔ اے محمدؐ تو کہہ۔ میرے اور تمہارے درمیان خدا گواہ کافی ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ جانتا ہے۔ اور وہ جو باطل پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اللہ کا انکار کرتے ہیں۔ وہی سب سے زیادہ زیاں کار ہیں۔ اور تجھ سے جلد عذاب مانگتے ہیں۔ اور اگر ایک مقرر میعاد نہ ہوتی تو ضرور اُن پر عذاب بھی آجاتا۔ اور البتہ وہ اُن پر ناگاہ آئے گا۔ اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ تجھ سے جلد عذاب مانگتے ہیں۔ اور دوزخ نے کافروں کو گھیر رکھا ہے جس دن اُن کے اوپر سے اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے انہیں عذاب گھیر لیگا۔ اور کہیگا۔ کہ جو کچھ تم کرتے تھے چکھو۔ اے میرے ایماندار بندو! میری زمین فراخ ہے۔ سو تم میری ہی عبادت کرو۔ ہر جی موت کو چکھے گا۔ پھر تم میری طرف آؤ گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے۔ اور نیک کام کئے۔ ہم انہیں بہشت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اچھا اجر ہے۔ کام کرنے والوں کا۔ جنہوں نے صبر کیا۔ اور اپنے رب پر بھروسہ رکھا۔ اور بہت جانور ہیں۔ جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ انہیں اور تمہیں رزق دیتا ہے۔ اور وہی سنتا جانتا ہے۔ اور اگر تو اُن سے پوچھے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اور سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ تو کہیں گے۔ کہ اللہ نے پھر کہاں سے الٹے چلتے ہیں۔ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے۔ فراخ کرتا ہے۔ اور جس کی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے بیشک اللہ ہر شئے خبردار ہے۔ اگر تو اُن سے پوچھے کہ آسمان سے پانی کس نے نازل کیا پھر اس سے زمین کو مرے پیچھے زندہ کیا۔ تو کہیں گے اللہ نے۔ تو کہہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے۔

۱۶- جو لوگ جان اور مال کو صف بندیوں میں لانا اور ہجرت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے آئین کی پیروی میں دائمی نعمتیں حاصل کرنیکی دھن

زراعت کاری میں مشغول رہتے ہیں۔ اُن کی اس عبادت کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے افضل ترین درجہ قرار دیگا

سورۂ توبہ رکوع ۳- آیات ۱۹ تا ۲۲- اے محمد- کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا- اور مسجد حرام کا آباد رکھنا اس شخص کے برابر سمجھ لیا ہے- جو اللہ پر اور آخری دن پر ایمان لایا- اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا- وہ خدا کے نزدیک برابر نہیں- اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا- جو ایمان لائے اور ہجرت کی- اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کیا- اللہ کے نزدیک اُن کا درجہ بڑا ہے- اور وہی کامیاب ہیں- اُن کا رب انہیں اپنی رحمت اور رضامندی کی- اور ان باغوں کی جہاں اُن کے لئے دائمی نعمت ہے- بشارت دیتا ہے +

۱۷- جسطرح اللہ تعالیٰ کی ذات نے دانا اور پختہ کار ہوتے ہوئے اپنے ہی نفس سے کائنات عالم کی ہر ایک چیز کو پیدا کر کے تربیت

اور پر منفعت بنانے کا نظام جاری فرما رکھا ہے- نسل انسانی میں سے دانا اور پختہ کار انسانوں کا فرض ہے . . . . کہ انسانوں اور ہر ایک چیز کی تربیت اور پر منفعت بنانے کیلئے مال اور جان کی قربانیوں سے ایسی روحانیت قائم کریں- جو عبادت اور تقدیر کی امداد کے صحیح مفہوم سے نسل انسانی کو اخوت- یگانگت اور یکجہتی کی ایسی روش پر لے آویں- جو اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنی صفت رب کے پردہ میں ظاہر فرما رکھی ہے- اور اس سمجھ پہ آنے کے لئے کسی ایک انسان کو بھی انکار نہیں ہو سکتا- اور اسی کو جمیع برگزیدہ انسانوں نے عبادت قرار دیا ہے +

سورۂ بقرہ :- رکوع ۳- آیت ۱۹- اے لوگو! اپنے رب کی جس نے تمہیں اور اگلوں کو پیدا کیا- عبادت (پیروی) کرو- شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ-

سورۂ مائدہ رکوع ۱۰ آیت ۷۲- بیشک وہ کافر ہو گئے- جو کہتے ہیں- کہ اللہ جو ہے وہ مسیح بن مریم ہی ہے- اور مسیح نے کہا تھا- کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت (پیروی) کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے- جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا- خدا اس پر جنت حرام کرے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے- اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہو گا-

سورۂ مائدہ رکوع ۱۶- آیات ۱۱۶- ۱۱۷- جب خدا کہے گا- کہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا- کہ مجھے اور میری ماں کو- اللہ سے الگ دو خدا مانو- تو وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے- مجھ سے کیونکر ہو- کہ وہ بات کہوں جو میرا حق نہیں- اگر میں نے کہا ہو گا تو تجھکو معلوم ہو گا- تو میرے دل کی بات کو جانتا ہے- اور میں تیرے دل کی بات کو نہیں جانتا- چھپی باتوں کو جاننے والا تو ہی ہے- میں نے اُن سے صرف وہی بات کہی ہے- جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا- کہ تم اللہ کی عبادت کرو- جو میرا اور تمہارا رب ہے-

اور جب تک میں اُن میں رہا۔ اُن کا نگہبان رہا۔ پھر جب تو نے مجھے قبض کر لیا۔ تو تو ہی اُن کا نگہبان تھا۔ اور تو ہر شے پر گواہ ہے۔

سورۂ یونس رکوع ۱۔ آیت ۳۔ تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر تخت پر بیٹھ گیا سب کاموں کا بندوبست کرتا ہے۔ کوئی شفیع نہیں مگر بعد اُس کے اذن کے۔ یہ اللہ ہے تمہارا رب۔ سو اُسی کی عبادت (پیروی) کرو۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے۔

سورۂ حجر رکوع ۶۔ آیت ۹۹۔ اپنے رب کی عبادت (پیروی) کر۔ یہاں تک کہ تجھے یقین آ جائے÷

سورہ نحل رکوع ۵۔ آیت ۳۸۔ ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا ہے۔ کہ اللہ کی عبادت (پیروی) کرو۔ اور گمراہی سے بچے رہو۔ پھر اُن میں سے کسی کو اللہ نے ہدایت کی اور کسی پر گمراہی قایم ہو گئی۔ سو زمین میں سیر کرو۔ پھر دیکھو۔ کہ مکذبوں کا کیا انجام ہوا۔

سورۂ مریم رکوع ۲۔ آیت ۳۶۔ خدا کو لائق نہیں۔ کہ کوئی بیٹا رکھے۔ وہ پاک ہے۔ جب کوئی بات ٹھہراتا ہے۔ اُس کو کہتا ہے۔ کہ ہو جا۔ سو وہ ہو جاتی ہے۔ اور عیسیٰ نے کہا بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے۔ سو اُس کی عبادت کرو۔ یہ راہ راست ہے۔

سورۂ انبیاء رکوع ۲۔ آیت ۲۵۔ اے محمدؐ جو کوئی رسول ہم نے تجھ سے پہلے بھیجا ہے اُسکی طرف ہم نے یہی وحی کی ہے۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ سو مجھے پوجو۔ (یعنی قانونِ قدرت کے سوا اور کوئی قانون قابل پیروی نہیں)÷

سورۂ انبیاء رکوع ۶۔ آیت ۹۲۔ اے محمدؐ یہ سب لوگ تمہارے دین کے ہیں۔ اور سب کا ایک ہی دین ہے۔ اور میں تمہارا رب ہوں۔ سو میری بندگی (پیروی) کرو÷

سورۂ عنکبوت رکوع ۶۔ آیت ۵۶۔ اے میرے ایماندار بندو! میری زمین فراخ ہے سو تم میری ہی عبادت (پیروی) کرو÷

سورۂ یٰسین رکوع ۴۔ آیت ۶۰ و ۶۱۔ اے بنی آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ کیا تھا۔ کہ شیطان (خود غرضی) کو نہ پوجنا۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور یہ کہ مجھی کو پوجنا۔ یہ سیدھی راہ ہے÷

سورۂ زخرف رکوع ۶۔ آیت ۶۴۔ بیشک اللہ جو ہے۔ میرا رب ہے۔ اور وہی تمہارا رب ہے۔ سو تم اُسی کی عبادت کرو۔ یہ سیدھی راہ ہے۔

۱۸۔ ان بیانات سے جو عبادت کے مفہوم کا صحیح اطلاق ذہن نشین کراتے ہیں۔ کوئی ایک مذہب بھی ایسا نہیں جو عامل نہ ہو۔ البتہ جن اشخاص نے

سرمایہ داری کی طاقت حاصل کر رکھی ہے۔ ضرور منحرف ہیں۔ کیونکہ اُن کا شیوہ مخلوقِ خدا کی خدمت کی بجائے اپنے ہی سرمایہ میں فراوانی کی خاطر اپنی ہی جنس کے انسانوں سے اخوت۔ یگانگت۔ اور ہمدردی کو چھوڑ کر۔ نفرت۔ حقارت۔ اور فتنہ اور فسادانگیزیاں پیدا کرنے کا باعث بنکر مفلسی۔ قلاشی۔ چوری۔ راہزنی۔ ڈکیتیاں۔ قتل اور خونریزیوں جیسے جرائم پیدا کر رہا ہے۔ جسمیں بڑی حکومتیں تک اسی سرمایہ کی دھن میں مستغرق اور تباہی کا باعث بن رہی ہیں۔ اور حکومت کے مفہوم تک کو چھوڑ چکی ہیں۔ اور مجبور کر چکی ہیں۔ کہ بستیوں والے کسان واجب العرض دیہی کی قانون جماعت بندیاں قایم کر کے استادِ زمانہ بنیں اور امن اور چین قایم کر کے نسلِ انسانی کو یکجہت کریں +

پانچویں منزل قوانین قدرت کی پیروی میں بالتعریف نظام حکومت قایم کرنیکے لئے اللہ تعالیٰ کیطرف

سے راہنمائی کہ عقل اور حوصلہ کو کام میں لاکر ہر ایک مغایرت کو رفع کر کے اتحادی زندگی قایم کرو

نفسِ مضمون :- اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ ۝

عام صحیح معنی۔ ہمیں سیدھی راہ دکھلا۔

حقیقت افروز معنی :- انسان ازحد ظالم۔ جاہل۔ فسادی اور خونریز پیدا ہوا ہے جسے زمین و آسمان۔ پہاڑوں اور فرشتوں پر فوقیت حاصل ہے۔ مگر جن نفاق اور فساد انگیز بد عادتوں میں الجھا ہوا ہے۔ اُن کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی تجلیات کے امین اور مرتبہ نائب خدا پر سرفراز ہو کر اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی کی اُن تمام خوبیوں سے متصف ہونا ہے۔ جو ہوا۔ حرارت مٹی اور پانی کے عناصر امرِ ربی یا روح کی قیادت میں قایم کئے ہوئے ہیں۔ اور جوں جوں نسل انسانی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ارض و سماء کی وسعت میں ایسا نظامِ حکومت قایم کرنا ہے جس سے معاشرت کے وسائل میں وسعت حاصل رہے۔ اور جھگڑے اور فساد پیدا ہی نہ ہوں جن کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات سے کسی صاف اور سیدھے راستہ کی راہنمائی مطلوب ہے۔

مقصود حقیقی۔ تاکہ جسطرح اللہ تعالیٰ کے نظام حکمرانی میں ہر ایک چیز برضاء یا بجبر سجدہ ریز ہے انسانی نظام حکومت میں بھی ہر ایک چیز کو برضا یا بجبر کارآمد کیا جاوے۔ اور کوئی جھگڑا اور فساد پیدا ہی نہ ہو۔

پہلی فصل } راہنما ہے کہ ہدایت کا اجراء ہر ملکی زبان میں ہی ہونا چاہیئے تاکہ کسی کو احکام کے نہ سمجھنے کی حجت باقی نہ رہے۔ اور انسانی پیدائش کی اصل غرض جو اللہ تعالیٰ کی صفت رب میں امداد وہی کے اندر مرکوز ہے پوری ہوکر نسل انسانی اپنی ہی بہتری و بہبودی میں کوشاں رہے

سورہ ابراھیم رکوع ۱۔ آیت ۴۔ ہم نے جو رسول بھیجا وہ اپنی ہی قوم کی بولی بولتا تھا۔ تاکہ اُن کے لئے بیان کر سکے پھر جسے چاہے اللہ گمراہ کرے۔ اور جسے چاہے ہدایت کرے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

سورہ مریم رکوع ۶۔ آیت ۹۷۔ اے محمدؐ ہم نے یہ قرآن تیری زبان میں آسان کر دیا۔ تاکہ تو اس سے متقیوں کو بشارت دے۔ اور اس سے جھگڑالو لوگوں کو ڈرائے۔

دوسری فصل } راہنما ہے کہ اللہ ہی ہر ایک چیز کا مالک پیدا کرنے والا اور روزی رساں ہے۔ جو سلامتی کے گھر کیطرف بلاتا ہے۔ اور جس کا نظام القانون نے خود قایم کرتا ہے۔ اسواسطے اُسی کے نظام کی پیروی کرنی چاہیئے۔ تاکہ فلاح و بہبود حاصل ہو۔

سورہ یونس رکوع ۴۔ اے محمدؐ تو پوچھ کون تمہیں آسمان و زمین سے رزق پہنچاتا ہے۔ یا کون کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے۔ اور کون مردہ میں زندہ اور زندہ میں سے مردہ نکالتا ہے۔ اور کون ہے۔ جو کام کی تدبیر کرتا ہے۔ سو وہ جواب دیں گے۔ کہ اللہ۔ تو تو کہہ پھر کیا تم نہیں ڈرتے۔ سو یہی اللہ ہے۔ جو تمہارا سچا رب ہے۔ اب سچ کے بعد سوائے گمراہی کے اور کیا باقی رہا۔ پھر کدھر جاتے ہو۔ یوں تیرے رب کی بات ان فاسقوں پر درست آئی۔ کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔ اُن سے پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ہے۔ کہ پہلے پیدا کرے پھر اسے لوٹائے۔ تو کہہ اللہ ہی پہلے پیدا کرتا ہے۔ پھر لوٹائے گا۔ سو کہاں الٹے جاتے ہو۔ تو پوچھ تمہارے شریکوں میں ۲۰۰۰ ۔۔۔ *۔ یہ کہ راہ بتایا جاوے۔ تمہیں کیا ہوا۔ کیونکر انصاف کرتے ہو۔ اور اکثر اُن میں صرف گمان کے پیرو ہیں۔ اور حق میں گمان کچھ کام نہیں آتا۔ خدا جانتا ہے۔ جو وہ کرتے ہیں۔ اور یہ قرآن اللہ کے سوا کسی کا جھوٹ بنایا ہوا نہیں ہے۔ لیکن وہ کتب سابق کا مصدق اور جہان کے رب سے کتاب کی تفصیل ہے۔ جس میں شبہ نہیں۔ کیا وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ جھوٹ بنالیا گیا ہے۔ تو کہہ تم اس کی مانند ایک سورت لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا جسے بلا سکتے ہو بلا لو۔ اگر سچے ہو۔ بلکہ انہوں نے جھٹلایا تھا سو دیکھ ظالموں کا کیا انجام ہوا۔ اور اہل مکہ میں کوئی تو قرآن کو مانے گا۔ اور کوئی نہ مانے گا۔ اور اللہ مفسدوں کو جانتا ہے

تیسری فصل } راہنما ہے۔ کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ گیلی مٹی کے نیچے ہے سب اللہ کی میراث ہے۔ موجودہ حکومتی اداروں نے ان کو انسانی وراثت قرار دیکر

* ۲۰۰۰ کوئی ہے جو سچی راہ بتائے۔ تو کہہ اللہ حق بتاتا ہے سو بھلا جو راہ حق بتائے وہ پیروی کے زیادہ قابل ہے یا وہ جو راہ نہ بتائے *

تفرقہ اور دشمنی پیدا کرنے کے جو قوانین بنا رکھے ہیں۔ وہی قوموں اور ملکوں کی تباہی کا باعث ہیں جو ملیامیٹ ہونگے اور وعدہ شدہ وقت کے بعد ہر ایک حکومت کو قوانین

قدرت کا پابند ہونا پڑے گا

سورۂ مریم رکوع ۲۔ آیات ۳۹۔ ۴۰۔ اے محمد تو انہیں حسرت کے دن سے ڈرا۔ جب مقدمہ فیصل ہوگا اور وہ غفلت میں ہیں۔ اور ایمان نہیں لاتے۔ ہم زمین کے اور ہر کسی شخص کے جو زمین پر ہے۔ وارث ہونگے اور سب ہماری طرف آئیں گے۔

سورۂ طہٰ رکوع ۱۔ آیت ۵۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور جو کچھ اُن دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ گیلی مٹی کے نیچے ہے۔ سب اُس کا ہے۔

سورۂ انبیاء رکوع ۲۔ آیات ۱۶ تا ۲۳۔ ہم نے آسمان اور زمین اور جو اُن کے درمیان ہے۔ بطور کھیل کے نہیں بنایا۔ اگر ہم کھلونا بنانا چاہتے۔ تو ہم اُسے اپنے پاس سے بناتے۔ اگر ہمیں منظور ہوتا۔ بلکہ ہم تو باطل کے اوپر حق پھینکتے ہیں۔ پھر وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے۔ پھر ناگاہ وہ فنا ہوتا جاتا ہے اور کمبختی تمہاری ان باتوں کے سبب جو بناتے ہو۔ اور جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے خدا کا ہے۔ اور جو خدا کے پاس ہیں۔ وہ نہ اس کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ رات دن تسبیح کرتے ہیں۔ وہ نہیں تھکتے۔ کیا انہوں نے زمین کی چیزوں میں سے معبود بنائے ہیں۔ کہ وہ انہیں کھڑا کریں گے۔ اگر زمین آسمان میں اللہ کے سوا کئی معبود ہوتے۔ تو زمین آسمان تباہ ہو جاتے۔ سو اللہ عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے۔ جو وہ بیان کرتے ہیں۔ جو وہ کرتا ہے پوچھا نہیں جاتا۔ اور یہ لوگ پوچھے جاتے ہیں۔

سورۂ مومنون رکوع ۵۔ آیات ۸۴ تا ۹۲۔ اے محمد تو کہہ زمین اور جو اُس میں ہے کس کا ہے۔ بتاؤ اگر جانتے ہو۔ کہیں گے اللہ کا ہے۔ تو کہہ تو پھر تم نصیحت پذیر کیوں نہیں ہوتے۔ تو پوچھ سات آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا رب کون ہے۔ وہ کہیں گے۔ اللہ۔ تو کہہ پھر تم ڈرتے نہیں ہو۔ تو پوچھ وہ کون ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہر شے کی حکومت ہے۔ اور وہ بچاتا ہے۔ اور اس سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ اگر جانتے ہو تو بتاؤ۔ وہ کہیں گے اللہ تو کہہ پھر تم پر کہاں سے جادو پڑ جاتا ہے۔ کوئی نہیں۔ بلکہ ہم نے انہیں حق بات پہنچائی ہے۔ اور وہ بیشک جھوٹے ہیں۔

سورۂ قصص۔ رکوع ۶۔ آیت ۵۸۔ ہم نے بہت سی ایسی بستیاں کھپا دیں۔ جو اپنی معیشت میں اترا چلی رہی تھیں۔ سو یہ اُن کے گھر پڑے ہیں۔ جو اُن کے ہلاک ہوئے پیچھے شاذ و نادر ہی آباد ہوئے۔ اور آخر ہم ہی وارث ہو۔

سورۂ روم رکوع ۱۔ آیات ۷ تا ۹۔ کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا۔ کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو اُن کے درمیان ہے۔ اس کو ٹھیک سادھ کر اور مدت مقررہ کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور بہت لوگ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔ کیا وہ ملک میں پھرے نہیں۔ کہ دیکھیں۔ کہ اُن لوگوں کا کیا انجام ہوا۔ جو اُن سے پہلے تھے

وہ اُن سے قوت میں زیادہ تھے - اور انہوں نے زمین کو جوتا - اور جس قدر انہوں نے اُس کو آباد کیا تھا - اور اُن کے پاس اُن کے رسول معجزے لیکر آئے تھے - سو اللہ ایسا نہ تھا کہ اُن پر ظلم کرتا - لیکن وہ اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے تھے - پھر آخر اُن لوگوں کا جو بُرا کرتے تھے - بُرا ہُوا - اس لیئے کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اُن پر ٹھٹھا مارتے تھے -

سورۂ زمر رکوع ۶ - آیت ۶۳-۶۲ - اللہ ہر شے کا خالق ہے - اور ہر شے پر نگہبان ہے - آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں - اور جو اللہ کے منکر ہیں - وہی زیاں کار ہیں ؏

چوتھی فصل

راہنما ہے کہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ بھی اُن کے درمیان ہے سب کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے - جو جملہ اشیاء کی تکمیل میں ظاہری اور باطنی انتظامات سے عناصر اربعہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر خود بھی خدمت خلق میں مصروف ہے - اور اُسی نے اشیاء کو ایک دوسرے کی خدمت پر مامور فرما رکھا ہے - اس لیئے موجودہ حکومتیں جو اس آئین رب العالمین کی پیروی سے غافل ہیں - تباہی اور ساماں کی ذمہ دار ہیں - نظام حکومت کی اصلاح قوانین قدرت کے مطابق ہونی چاہیئے - جس کے لیئے - اللہ تعالیٰ کی ذات نے ایک وقت مقرر فرما رکھا ہے -

سورۂ مائدہ ۵ رکوع ۳ - آیات ۲۰ تا ۲۲ - آسمان اور زمین اور اُن کے درمیان جو کچھ بھی ہے سب کا بادشاہ خدا ہی ہے - وہ جو چاہتا ہے - پیدا کرتا ہے - اور اللہ ہر شے پر قادر ہے اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں - کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں - اے محمدؐ تو کہہ پھر وہ تمہارے گناہوں کے سبب تمہیں عذاب کیوں کرتا ہے نہیں تم انسان ہو - اُس کی خلقت میں سے وہ جسے چاہے بخشتا اور جسے چاہے عذاب کرتا ہے - اور آسمان اور زمین اور اُن کے درمیان اللہ ہی کی سلطنت ہے - اور اللہ ہی کی طرف جانا ہے - اے اہل کتاب ہمارا رسول بیان سنانے کو تمہاری طرف اس وقت آیا ہے جبکہ رسول آنے موقوف ہو گئے تھے - تاکہ تم نہ کہو - کہ ہمارے پاس کوئی بشیر و نذیر نہیں آیا - پس تمہارے پاس بشیر اور نذیر آ گیا - اور اللہ ہر شے پر قادر ہے سورۂ نور رکوع ۶ - اے محمدؐ کیا تو نے نہیں دیکھا - کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اور اڑتے جانور پر کھولے ہوئے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں - سب کی تسبیح اور نماز اللہ جانتا ہے - اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں - اور آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے - اور اُسی کی طرف پھر جانا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ بادل ہانک لاتا ہے - پھر انہیں اکٹھے کرتا پھر تہہ بر تہہ کرتا - پھر تو دیکھتا ہے کہ اُن بادلوں کے درمیان سے مینہ نکلتا ہے - اور وہ آسمان سے اُن پہاڑوں سے جو آسمانوں میں ہیں - اولے اتارتا ہے - پھر وہ اولے جس پر چاہتا ہے ڈالتا ہے - اور جس سے چاہتا ہے - روک لیتا ہے - قریب ہے کہ اُسکی بجلی کی چمک آنکھیں لے جائے - اللہ رات اور دن کو پھراتا رہتا ہے -

اس میں آنکھ والوں کے لئے عبرت ہے۔ اور اللہ نے ہر جانور پانی سے پیدا کیا۔ سو اُن میں بعض اپنے پیٹ کے بل چلتے اور بعض چار پیروں پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہے پیدا کرے۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ہم نے کھلی نشانیاں نازل کیں اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ پر چلائے۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے۔ اور فرمانبردار ہوئے۔ پھر اس اقرار کے بعد ان میں سے ایک فرقہ ایمان سے پھر جاتا ہے۔ اور وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ اور جب اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ وہ اُن کے درمیان فیصلہ کرے۔ تو فوراً ہی ایک فرقہ کے لوگ اُن میں سے منہ موڑتے ہیں۔ اور اگر اُن کا حق ہو۔ تو اُس کے مطیع ہو کر آئیں۔ کیا اُن کے دلوں میں روگ ہے۔ یا وہ شک میں پڑے ہیں۔ یا اس سے ڈرتے ہیں۔ کہ اللہ اور اس کا رسول اُن پر ستم کریگا۔ کوئی نہیں۔ بلکہ وہی لوگ ظالم ہیں*

سورۂ فتح رکوع ۲ آیات ۱۲ تا ۱۴۔ کافروں نے یہ گمان کیا تھا۔ کہ رسول اور مسلمان اپنے گھروں کی طرف واپس نہ آئیں گے۔ یہ بات تمہارے دلوں میں آراستہ کی گئی تھی۔ اور تم نے بدگمانی کی تھی۔ اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے۔ تو ہم نے کافروں کے لئے دوزخ تیار کی ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سورۂ جاثیہ رکوع ۴۔ اے محمد۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قایم ہوگی اس دن جھوٹے خراب ہوں گے۔ اور تو ہر امت کو زانوؤں پر بیٹھا دیکھیگا۔ ہر امت اپنی کتاب کی طرف بلائی جائے گی۔ جیسا تم کرتے تھے۔ آج بدلا پاؤ گے۔ یہ ہماری کتاب ہے۔ تم پر سچ بولتی ہے۔ جو کچھ تم کرتے تھے ہم لکھتے تھے۔ سو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے انہیں اُن کا رب اپنی رحمت میں داخل کریگا یہ جو ہے یہی بڑی مراد ملنی ہے۔ اور منکروں سے کہا جائے گا۔ کیا تم پر ہماری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں۔ پھر تم نے تکبر کیا۔ اور تم گنہگار لوگ تھے۔ اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم نے کہا تھا* کہ ہم نہیں جانتے۔ کہ قیامت کیا ہوتی ہے۔ ہم ایک ضعیف سا گمان کر سکتے ہیں۔ اور ہمیں یقین نہیں آتا اور جو کام انہوں نے کئے تھے۔ اس کی بدیاں اُن پر ظاہر ہوں گی۔ اور جس پر ٹھٹھا کرتے تھے۔ وہ انہیں گھیر لے گی۔ اور کہا جائے گا۔ کہ آج ہم تمہیں بھولیں گے۔ جیسے تم اپنے اس دن کی ملاقات کو بھولے ہوئے تھے۔ اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہے۔ اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا ٹھہرایا تھا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا۔ سو آج وہ دوزخ سے نکالے نہ جائیں گے۔ اور نہ اُن سے توبہ طلب کی جائے گی۔ سو سب تعریف اللہ پاک کے لئے ہے۔ جو آسمانوں کا رب اور زمین اور سارے جہان کا رب ہے اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کی بڑائی ہے۔ اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

پانچویں فصل

راہنما ہے کہ آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کیلئے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ اپنے نیک بندوں کی اعانت فرماتا ہے۔ تاکہ اشیاء کی تکمیل کا سلسلہ اور نظام عالم قایم رہے

سورۂ فتح رکوع ۱۔ اے محمدؐ ہم نے تیرے لئے کھلی ہوئی فتح کا فیصلہ کیا تاکہ اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے اور اپنی نعمت تمام کرے۔ اور تجھے قومی مدد دے۔ وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل کی۔ تاکہ وہ ایمان میں اپنے ایمان کے ساتھ اور بڑھ جائیں اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ کے ہیں۔ اور اللہ خبردار حکمت والا ہے۔ تاکہ وہ ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو ایسے باغوں میں داخل کرے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ اُن کی بدیاں اُن سے دور کرے۔ اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی مراد ملنی ہے۔ اور تاکہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو خدا کی نسبت بُرا گمان رکھتے ہیں عذاب دے۔ یہ لوگ مصیبت کے چکر میں ہیں۔ اور اُن پر اللہ کا غصہ ہوا۔ اور اس نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے لئے دوزخ تیار کیا۔ اور وہ بُری جگہ ہے اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ بیشک اے محمدؐ ہم نے تجھے گواہ اور خوشی اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اسکو قوت دو۔ اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔ بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ خدا ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہے پھر جس نے عہد توڑا۔ تو اس نے اپنے ہی بُرے کے لئے توڑا۔ اور جس نے اُس بات کو پورا کیا جس پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا۔ تو وہ اُسے اجر عظیم دے گا۔

چھٹی فصل

راہنما ہے کہ آخری نتیجہ پر پہنچکر مال و دولت انسان کے کچھ کام نہیں آتا۔ گویا نفس پرستی کے دعوے باطل ہیں۔ انسانوں اور اشیاء کو پایہ تکمیل تک پہنچانے پر جو کچھ بھی صرف کیا جائے۔ اُسی سے انسان نجات حاصل کرتا ہے

سورۂ یونس رکوع ۶۔ اے محمدؐ اگر ظالم کے پاس کل زمین کا مال ہو۔ تو وہ ضرور اُسے فدیہ میں دینے کو مستعد ہو جائے گا۔ اور جب عذاب دیکھیں گے جی جی میں پچھتائیں گے۔ اور اُن میں انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوگا۔ اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔ سنتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کا ہے۔ سنتا ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ اور اُسی کی طرف پھر جاؤ گے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت اور جو کچھ دلوں میں ہے اس کی صحت آ چکی ہے اور مومنین کے لئے ہدایت و رحمت۔

اے محمدؐ تو کہہ یہ اللہ کا فضل ہے اور اس کی مہر ہے۔ سو چاہیئے کہ وہ اس سے خوش ہوں۔ یہ جمعیت دنیاوی سے بہتر ہے۔ تو کہہ بھلا دیکھو تو کہ اللہ نے جو تمہارے لئے رزق اتارا ہے۔ پھر تم نے آپ اس میں سے کچھ حلال اور کچھ حرام ٹھہرا لیا۔ تو کہہ بھلا دیکھو تو۔ کہ اللہ نے جو تمہارے لئے رزق اتارا ہے

پھر تم نے آپ اُس میں سے کچھ حلال حرام ٹھیرالیا۔ تو کہہ دے اللہ نے تمہیں ایسا حکم دیا ہے یا تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ اور جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ وہ قیامت کے دن کو کیا گمان کرتے ہیں۔ خدا تو آدمیوں پر فضل رکھتا ہے۔ مگر اکثر آدمی ناشکرے ہیں۔

ساتویں فصل } راہنما ہے کہ حکومت وقت کو بھی ایسا نظام قایم کرنا چاہیئے جس سے ہر فرد کے اعمال معلوم ہوتے رہیں۔ تاکہ جہاں جہاں بھی عمال حکومت اور رعایا میں سے نکمے مفسد۔ عالی۔ فضول خرچ۔ چور۔ راہزن۔ ڈاکو وغیرہ وغیرہ ہیں اُن کا تدارک ہوتا رہے کیونکہ

۱۔ اختلافات باہمی کا مٹانا ہر حکومت کا فرض ہے

سورۂ بقرہ۔ رکوع ۱۴۔ یہود نے کہا نصاریٰ کچھ راہ پر نہیں۔ نصاریٰ نے کہا یہود کچھ راہ پر نہیں اور وہ سب کتاب پڑھتے ہیں۔ اسی طرح بےعلم لوگ بھی انہیں کی طرح بات کہتے ہیں۔ پس اللہ قیامت کے دن ان باتوں میں جس میں وہ جھگڑتے ہیں حکم کرے گا۔ اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے خدا کی مسجدوں ۴۴ ٭ میں آویں مگر ڈرتے ہوئے اُن کے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ مشرق اور مغرب اللہ کی ہے۔ پس جدھر تم منہ کرو۔ ادھر اللہ کا منہ ہے۔ اللہ سمائی والا جاننے والا ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔ وہ پاک ہے۔ بلکہ

آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سو اس کا ہے۔ اور سب اس کے آگے ادب سے ہیں۔ وہ آسمان اور زمین کا نیا نکالنے والا ہے۔ جب کسی کام کا حکم دیتا ہے۔ تو صرف کہتا ہے کہ ہوجا۔ اور وہ ہوجاتا ہے۔ وہ لوگ جن کو علم نہیں کہنے لگے۔ اللہ ہم سے کیوں نہیں بولتا۔ یا ہم کو کوئی نشان دے۔ اُن کے اگلوں نے بھی انہیں کی سی بات کہی تھی اُن کے دل یکساں ہیں۔ ہم نے اہل یقین کے لئے آیتیں بیان کردی ہیں۔ بےشک ہم نے تجھے حق بات دیکے خوشخبری اور ڈر سنانے کو بھیجا ہے۔ اور دوزخیوں کی بابت تجھ سے سوال نہ ہوگا۔ اور یہودی اور نصاریٰ تجھ سے کبھی راضی نہ ہوں گے۔ جب تک اُن کے دین کے تابع نہ ہو۔ اے محمدؐ تو کہہ کہ ہدایت وہی ہے۔ جو اللہ کی ہدایت ہے۔ اور اگر تو علم پانے کے بعد اُن کی خواہشوں کے تابع ہوگا۔ تو اللہ کے ہاتھ سے کوئی تیرا حامی اور مددگار نہ ہوگا۔ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو جیسا پڑھنا چاہیئے پڑھتے ہیں۔ اور وہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو اس کے منکر ہیں وہی خسارہ میں ہیں۔

۲۔ بیع۔ دوستی اور شفاعت کا مٹادینا ہر حکومت کا فرض ہے۔

سورہ بقرہ رکوع ۳۴۔ مومنو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرو۔ اس دن کے آنے سے پہلے جس میں بیع اور دوستی اور شفاعت نہیں ہے۔ اور وہ جو منکر ہیں۔ وہی ظالم ہیں۔ اللہ ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور سب کا قایم رکھنے والا ہے۔ نہ اُسے اونگھ آتی ہے۔

٭ میں اس کے نام کا ذکر کرنے سے منع کیا۔ اور مسجدوں کے اجاڑنے میں کوشش کی۔ ایسوں کو لائق نہیں تھا کہ مسجدوں میں

اور نہ نیند۔ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اس کا ہے۔ ایسا کون ہے۔ کہ بغیر اس کی اجازت کے اس کے پاس شفاعت کرے۔ جو کچھ اُن کے آگے اور پیچھے ہے وہ جانتا ہے۔ اور یہ لوگ اس کے علم میں سے کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی کرسی میں زمین آسمان کی سمائی ہے۔ اور اُن دونوں کی نگہبانی اس کو نہیں تھکاتی۔ اور وہ بلند مرتبہ اور بڑا ہے۔ دین میں زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت اور گمراہی ظاہر ہو چکی ہے۔ سو جس نے گمراہ کن بدیوں کا انکار کیا۔ اور اللہ پر ایمان لایا۔ اس نے پکی دستاویز پکڑی ہے۔ جو نہ ٹوٹے گی۔ اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ خدا ایمانداروں کا دوست ہے۔ وہ اُن کو تاریکیوں سے نور میں لاتا ہے۔ اور جو کافر ہیں اُن کے دوست شیاطین ہیں وہ اُن کو نور سے تاریکیوں میں لے جاتے ہیں۔ وہی دوزخی ہیں۔ وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

۳۔ مال کی تقسیم کو پُرامن تنظیم میں لانا ہر حکومت کا فرض ہے!

سورہ انفال رکوع ۵۔ اے محمدؐ کافروں سے کہدے کہ اگر باز آئیں تو جو کچھ ہو چکا ہے معاف ہو جائے گا اور جو پھر آئیں تو اگلوں کی عادت واقع ہو چکی ہے۔ اور تم انہیں یہاں تک قتل کرو کہ فتنہ نہ رہے۔ اور تمام دین خدا کا ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آئیں تو خدا اُنکے کام دیکھتا ہے۔ اور جو وہ منہ موڑیں تو جانو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے۔ اور وہ اچھا حمایتی ہے۔ اور مددگار اور جان لو کہ جو شے تم لوٹ کر لائے ہو۔ اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور قرابتیوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے لئے ہے۔ اگر تم اللہ پر اور اس بات پر ایمان لائے ہو۔ جو ہم نے فیصلہ کے دن جس میں دو فوجیں بھڑ گئیں تھیں۔ اپنے بندے پر نازل کی تھی۔ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے جب تم میدان کے ایک کنارہ پر تھے۔ اور قریش دوسرے کنارہ پر تھے۔ اور سوار تم سے نیچے دریا کی طرف اتر گئے تھے۔ اور اگر تم آپس میں کچھ وعدہ کر لیتے۔ تو تمہیں وعدہ خلافی کرنا پڑتا۔ لیکن خدا کو مقررہ کام کرنا تھا تاکہ جو ہلاک ہو اور جو زندہ رہے۔ دلیل سے زندہ رہے۔ اور اللہ سنتا اور جانتا ہے۔ جب تجھے اللہ نے تیری خواب میں انہیں تھوڑا دکھلایا۔ اور اگر وہ تجھے اُن کی کثرت دکھلاتا۔ تو تم نامردی کرتے اور کام میں جھگڑا ڈالتے۔ لیکن اللہ نے بچا لیا۔ اور وہ دلوں کا حال جانتا ہے۔ اور جب تم آگے بڑھے تھے۔ تمہاری نظروں میں انہیں تھوڑا کر دکھلایا۔ اور اُن کی آنکھوں میں تمہیں تھوڑا کر دکھلایا۔ تاکہ وہ کام کرے۔ جو پہلے ہو چکا تھا۔ اور سب کام اللہ کی طرف پھرتے ہیں۔

۴۔ قومی ہوا کا قائم رکھنا تاکہ یگانگت اور یکجہتی پیدا ہو۔ ہر حکومت کا فرض ہے

سورہ انفال رکوع ۶۔ مومنو! جب تم کسی فوج سے بھڑو۔ تو ثابت قدم رہا کرو۔ اور اللہ کو بہت یاد کرو۔ شاید مراد پاؤ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ بزدل ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی۔ اور صبر کرو۔ اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ اور تم اُن کی مانند نہ ہو۔ جو اپنے گھروں سے اتراتے اور لوگوں کو شان دکھلانے نکلے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔ اور اللہ کے قابو میں اُن کے کام تھے۔ اور جب شیطان اُن کے کام انہیں دکھلانے لگا

اور کہتا تھا۔ آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ ہوگا۔ میں تمہارا رفیق تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر جب دونوں فوجیں مقابل ہوئیں۔ تو شیطان الٹے پیروں ہٹا اور کہا۔ کہ میں تم سے بیزار ہوں۔ میں وہ چیز دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔

۵۔ قومی وقار کے رکھنے کیلئے ہر ایک انسان کے دل میں پاکیزگی کا پیدا کرنا ہر حکومت کا فرض ہے

سورۃ انفال رکوع ۷۔ جب منافق اور وہ جن کے دلوں میں مرض ہے۔ کہتے تھے۔ کہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہیں۔ اور جس نے اللہ پر بھروسہ رکھا تو اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور کاش تو دیکھے۔ جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں۔ تو اُن کی کمروں میں اور مونہوں پر مارتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ جلنے کا عذاب چکھو۔ یہ تمہارے کاموں کا بدلا ہے۔ اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ قوم فرعون اور اُن کے اگلوں کی عادت کی مانند جنہوں نے اللہ کی آیات جھٹلائیں۔ پھر اللہ نے اُن کے گناہوں میں انہیں پکڑا۔ اللہ قوی سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ کسی قوم کو نعمت دیکر بدلا نہیں کرتا جب تک وہ خود اپنے دلوں کی بات نہ بدلیں۔ اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ فرعون اور اس کے پہلوں کی عادت کی مانند جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے اُن کے گناہوں میں انہیں ہلاک کیا۔ اور قوم فرعون کو ڈبو دیا۔ اور وہ سب ظالم تھے۔ خدا کے نزدیک بہایم میں بدتر کافر ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔ جن سے تو نے عہد کیا تھا۔ پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑتے رہتے ہیں۔ اور نہیں ڈرتے۔ سو اگر تو کبھی اُن کو لڑائی میں پائے تو ایسی سزا دے کہ اُن کے پچھلے دیکھ کر بھاگیں۔ شاید وہ عبرت پکڑیں۔ اور جو تو کسی قوم کے دغا سے ڈرے تو اُن کا عہد اُن کی طرف برابری کی حالت میں پھینک دے۔ خدا دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا۔

۶۔ اتحادی نظام میں رخنہ اندازی کرنیوالوں کو راہ راست پر لانے کیلئے تدارک قائم کرنا۔ ہر حکومت کا فرض ہے

سورۃ انفال رکوع ۸۔ کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں۔ وہ تھکا نہ سکیں گے۔ اور جنگ کفار کے لئے جسقدر تم سے ہو سکے قوت اور گھوڑے باندھنے کی تیاری کرو۔ تاکہ ایسا کرنے سے تم اپنے اور خدا کے دشمنوں کو ڈراؤ اور اُن کے سوا اور لوگوں کو بھی ڈراؤ۔ جنہیں تم نہیں جانتے۔ انہیں اللہ ہی جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمہیں پورا ملیگا اور تم پر ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو۔ تو بھی اس کی طرف جھک اور خدا پر بھروسہ رکھ۔ وہ سننا جانتا ہے۔ اور اگر وہ تجھے فریب دینا چاہیں تو تجھے اللہ کافی ہے۔ اُسی نے تجھے اپنی مدد اور مسلمانوں سے قوت دی۔ اور ان کے دلوں میں الفت ڈالی۔ اگر تو تمام ...لیکن اللہ نے اُن کے درمیان الفت ڈالدی۔ وہ غالب حکمت والا ہے۔ اے نبی تجھے اللہ کافی ہے۔ اور جو کوئی مومنین میں سے تیرے تابع ہے بس ہے۔

*دنیا خرچ کرتا تو اُن کے دلوں میں الفت نہ ڈال سکتا۔

(۷) ایسے آدمیوں کی تلاش جو تھوڑی تعداد ہو کر اپنے سے سوگنی تعداد مختلف الخیال آدمیوں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کر کے دکھائیں ہر حکومت کا فرض ہے

سورۂ انفال رکوع ۹۔ اے نبی! مسلمانوں کو لڑائی پر اُبھار۔ اگر تم میں سے بیس آدمی ثابت قدم ہوں۔ دو صد پر غالب آسکتے ہیں۔ اور جو تم میں یکصد ہوں۔ تو ہزار کافروں پر غالب ہوں گے۔ کیونکہ کافروں کو سمجھ نہیں ہے۔ اب اللہ نے تمہارا بوجھ ہلکا کیا۔ اور معلوم کر لیا۔ کہ تم میں ضعف ہے۔ پس اگر تم میں یکصد صابر ہوں۔ دو صد پر غالب ہوں گے۔ اور اگر تم میں ہزار ہوں۔ دو ہزار پر غالب ہوں گے۔ اللہ کے حکم سے اور اللہ ثابت قدموں کے ساتھ ہے۔ نبی کو لائق نہیں کہ اس کے پاس قیدی آویں جب تک کہ زمین پر اچھی طرح خونریزی نہ کرے۔ تم دنیا کا مال چاہتے ہو۔ اور اللہ آخرت چاہتا ہے۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ اگر پہلے سے خدا کا نوشتہ نہ ہوتا۔ تو تمہارے اس لینے میں تم کو بڑا عذاب ہوتا۔ پس جو لُوٹ تم لائے ہو حلال پاک ہے۔ تم کھاؤ اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۸) ہجرت کے ذریعہ رفاقت اور یکجہتی کا قائم کرنا اور فتنہ و فساد کا روکنا ہر حکومت کا فرض ہے

سورۂ انفال رکوع ۱۰۔ اے نبی! اُن کو جو قیدیوں میں سے تمہارے ساتھ میں ہیں۔ یوں کہہ کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں کچھ نیکی معلوم کرے گا۔ تو جو مال تم سے چھینا گیا ہے۔ اس سے بہتر تمہیں دیگا۔ اور تمہیں بخشے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر وہ تیرے ساتھ دغا کرنے کا ارادہ کریں گے تو وہ پہلے اللہ سے دغا کر چکے ہیں۔ سو اس نے تجھے اُن پر قابو دیا۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ جو ایمان لائے اور ہجرت کی۔ اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کیا۔ اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی۔ وہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی تم کو اُن کی رفاقت سے کیا کام ہے جب تک وہ ہجرت نہ کریں۔ اور اگر وہ دین کے کام ہیں۔ تم سے مدد چاہیں۔ تو تمہیں مدد دینا چاہیئے۔ مگر اس قوم پر نہیں۔ جس سے تم ہم عہد ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے۔ اور کافر بھی آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اگر تم آپس میں دوستی نہ کرو گے۔ تو ملک میں بڑا فتنہ اور بڑا فساد پھیل جائے گا۔ اور جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے جگہ دی۔ اور مدد کی۔ وہی سچے مسلمان ہیں۔ اُن کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔ اور جو پیچھے ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ

جہاد کیا سو تم میں ہیں۔ اور خدا کی کتاب میں رشتہ دار آپس میں ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

۹- خواندہ اور ناخواندہ یا عاقلوں اور جاہلوں کو پُرامن نظام معیشت میں لانا ہر حکومت کا فرض ہے

سورۂ آل عمران رکوع ۲- جو کافر ہیں خدا کے سامنے اُن کے اموال اور بال بچے کچھ کام نہ آئیں گے اور وہی دوزخ کا ایندھن ہیں۔ جیسے فرعونیوں اور اُن سے پہلوں کا حال تھا۔ کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تو خدا نے اُن کو اُن کے گناہوں میں پکڑا۔ اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ کافروں سے کہدے۔ کہ عنقریب تم مغلوب ہو گے۔ اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے۔ اور وہ بُرا بستر ہے تمہارے لئے اُن دو فوجوں میں جو آپس میں بھڑی تھیں۔ ایک نشان ہے۔ ایک فوج خدا کی راہ میں لڑتی تھی۔ اور دوسری فوج کافروں کی تھی۔ جن کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دوچند دیکھ رہے تھے اور اللہ جس کو چاہے اپنی مدد کا زور دے۔ اس میں اہل بصارت کے لئے عبرت ہے۔ عورتوں اور اولاد اور سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیروں اور پالتو گھوڑوں اور چارپاؤں اور کھیتی کے مزوں کی محبت پر آدمی رچھائے گئے ہیں۔ یہ دنیاوی زندگی کا سرمایہ ہے۔ اور اچھا ٹھکانا خدا کے پاس ہے۔ تو کہہ کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات بتاؤں پرہیزگاروں کے لئے۔ اُن کے رب کے پاس باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ستھری عورتیں ہیں۔ اور خدا کی رضامندی ہے اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے۔ تو ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ جو صابر اور سچے اور فرمانبردار ہیں اور مال خرچ کرتے اور پچھلی رات میں مغفرت مانگتے ہیں۔ خدا نے گواہی دی۔ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں اور ذی علم لوگوں نے بھی گواہی دی۔ وہی انصاف کرنے والا حاکم ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب حکمت والا ہے۔ دین خدا کے نزدیک اسلام ہے۔ اور اہل کتاب نے جو خلاف ڈالا ہے۔ وہ بعد علم حاصل آنے کے آپس کی ضد سے ڈالا ہے۔ اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو گا۔ تو اللہ جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر وہ تجھ سے حجت کریں۔ اے محمدؐ تو کہہ میں اور میرے تابعین نے اپنا مونہہ خدا کے تابع کیا ہے۔ اور اہل کتاب اور ان پڑھوں سے کہہ کیا تم بھی مانتے ہو۔ پھر اگر وہ مانیں۔ تو انہوں نے ہدایت پائی۔ اور اگر مونہہ موڑیں تو تیرا ذمہ صرف پہنچا تا ہے۔ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

۱۰- ہر ایک چیز کو عقلمندوں کے ذریعہ کارآمد بنانا ہر حکومت کا فرض ہے

سورہ آل عمران رکوع ۲۰- بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے نشان ہیں۔ اُن کے لئے جو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے خدا کی یاد کرتے ہیں۔ اور آسمان

و زمین کی پیدائش میں۔ فکر کرتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب تو نے یہ عبث پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے۔ سو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب جسے تو نے دوزخ میں ڈالا۔ اس کو تو نے رسوا کیا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔ جو ایمان کے لئے منادی کرتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ سو ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری طرف سے ہماری بدیوں کو دور کر اور ہمیں نیک کرداروں کے ساتھ موت دے۔ اے ہمارے رب جو تو نے رسولوں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عنایت کر۔ اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا پھر اُن کے رب نے اُن کی دعا قبول کی۔ کہ میں تم میں سے کسی عامل کا عمل ضائع نہیں کرتا۔ مرد ہو یا عورت کہ بعض سے بعض ہو۔ پھر وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور میری راہ میں ستائے گئے اور کافروں کو قتل کیا۔ اور خود قتل ہوئے۔ میں ضرور اُن کی بدیوں کو دور کروں گا۔ اور اُن کو اُن باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں داخل کروں گا۔ یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے۔ اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔ اے محمدؐ کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے۔ یہ اُن کے لئے تھوڑا سا فائدہ ہے۔ پھر اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بُرا بچھونا ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اُن کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ مہمانی ہے خدا کی طرف سے اور جو کچھ اللہ کے پاس موجود ہے وہ نیکوں کے لئے بہتر ہے۔ اور اہل کتاب میں سے بعض ہیں۔ جو اللہ پر ایمان رکھتے اور اسی پر جو تم مسلمانوں پر نازل ہوا۔ اور اس پر جو اُن پر نازل ہوا۔ خدا سے ڈرتے ہیں۔ اور خدا کی آیتوں پر حقیر قیمت نہیں لیتے۔ انہیں کو اُن کے رب سے بدلہ ملیگا۔ بیشک خدا جلد حساب لینے والا ہے۔ مومنو! ثابت قدم رہو۔ اور مضبوطی پکڑو اور لگے رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ شاید تم اپنی مراد کو پہنچو۔

۱۱۔ معاشرت کے جملہ وسائل میں احسنت قائم کرنا ہر حکومت کا فرض ہے

سورۂ مائدہ رکوع ۱۔ مومنو! اپنے وعدہ کو پورا کرو۔ مویشی چارپائے تمہیں حلال ہوئے۔ مگر وہ جو تم کو بتلائے جائیں گے۔ مگر احرام میں شکار حلال نہ جانو۔ اللہ جو چاہے حکم دے۔ مومنو! اللہ کی نشانیوں اور ماہ حرام اور قربانی اور گلے میں ہار پہنائے ہوئے جانوروں کی اور بیت الحرام کے آنے والوں کی بے حرمتی نہ کرو۔ کہ وہ اپنے رب کے فضل اور خوشی کی تلاش میں ہیں۔ اور جب تم احرام سے نکلو تو شکار کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی بہ سبب اس کے کہ انہوں نے تمہیں مسجد الحرام سے روکا۔ تمہیں اس امر پر آمادہ نہ کرے۔ کہ تم اُن پر زیادتی کرو۔ اور نیکی اور پرہیزگاری میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور گناہ و زیادتی میں معاون نہ ہو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ مردہ اور لہو اور سوٗر کا گوشت اور اللہ کے سوا کسی غیر کے نام کا ذبیح تم پر حرام ہوا ہے۔ اور گلا گھونٹا اور چوٹ سے مارا ہوا۔ اور اوپر سے گر کر مرا ہوا۔ اور سینگوں سے مارا ہوا۔ اور درندوں کا کھایا ہوا تم پر حرام ہے۔ مگر جسے تم ذبح کر لو۔ اور کھڑے پتھروں پر جو ذبح ہو۔ حرام ہے۔ اور فال کے تیروں سے قسمت آزمائی کرنا بھی حرام ہے۔ یہ گناہ ہے۔ آج کفار تمہارے

دین سے ناامید ہو گئے۔ سو تم اُن سے نہ ڈرو۔ اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں تمہارا دین تمہیں پورا دے چکا۔ اور میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا۔ پس جو کوئی بھوک سے لاچار ہو۔ اور گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ اُن کو کیا حلال ہے۔ تو کہہ تم کو ستھری چیزیں حلال ہیں۔ اور وہ شکاری جانور۔ جن کو تم سدھاؤ اور شکار کرنے کے لیے تم اُن کو وہ سکھاؤ۔ جو خدا نے تمہیں سکھایا ہے۔ پس جو کچھ وہ تمہارے لئے پکڑیں اس میں سے کھاؤ۔ اور اس پر اللہ کا نام لو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ آج سب ستھری چیزیں تمہیں حلال کی گئیں۔ اور اہل کتاب کا کھانا تمہیں حلال ہے۔ اور تمہارا کھانا اُن کو حلال ہے اور مسلمان پاک دامن عورتیں اور اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں بھی تمہیں حلال ہیں۔ جبکہ تم اُن کے مہران کو دیدو۔ اور کہ تم پارسا رہنے والے ہو۔ نہ مستی نکالنے والے اور نہ پوشیدہ آشنائی رکھنے والے۔ اور جو کوئی ایمان کا منکر ہوا۔ اس کے اعمال برباد ہو گئے۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے۔

۱۲۔ حساب و کتاب رکھنے سے نیک و بد اعمال کا ظہور از حد فیصلہ کن آیا ہے جس پر کاربند ہونا ہر حکومت کا فرض ہے۔

سورۂ رعد رکوع ۶۔ اے محمدؐ تجھ سے پہلے ہم نے کتنے رسول بھیجے اور اُن کو ہم نے عورتیں اور اولاد دی۔ اور کوئی رسول بغیر حکم خدا کوئی معجزہ نہیں لا سکا۔ ہر وعدہ لکھا ہوا ہے۔ اللہ جو چاہے اس میں سے مٹا دے اور جو چاہے رکھے۔ اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔ اور جو وعدے ہم نے اُن سے کئے ہیں۔ اُن میں سے اگر کوئی وعدہ ہم تجھے دکھلا دیں یا تجھے وفات دیں۔ تو تیرا ذمہ صرف پیغام پہنچانا ہے۔ اور ہمارا ذمہ حساب لینا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہم زمین کو اس کے اطراف سے گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ اور اللہ حکم کرتا ہے۔ اور کوئی اس کے حکم کو پیچھے ہٹانے والا نہیں۔ اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور اُن سے اگلے بھی مکر کر گئے ہیں۔ سو سب مکر اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جانتا ہے۔ جو ہر نفس کماتا ہے۔ اور اب کافروں کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ پچھلا گھر کس کے لئے ہے۔ اور کافر کہتے ہیں۔ کہ تو رسول نہیں ہے۔ تو کہہ تمہارے اور میرے درمیان اللہ گواہ کافی ہے اور وہ شخص بھی گواہ ہے۔ جسے کتاب کا علم ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل:۔ رکوع ۲۔ آدمی جیسے دعاء خیر کرتا ہے۔ ویسے ہی بد دعا بھی کرتا ہے۔ اور انسان جلد باز ہے۔ اور ہم نے رات اور دن دو نشان مقرر کئے ہیں۔ پھر ہم نے رات کا نشان مٹایا۔ اور دن کا نشان دیکھنے کو بنایا۔ کہ تم اپنے رب کا فضل یعنی روزی تلاش کرو۔ اور برسوں کا شمار اور حساب جانو۔ اور ہم نے ہر شے کا بہ تفصیل بیان کیا۔ اور ہر آدمی کا پرندہ ہم نے اُسکی گردن

ہیں چپٹا دیا۔ (تقدیر) اور قیامت کے دن ہم اُس کے لئے کتاب نکالیں گے۔ کہ وہ اُسے کھلا پائے گا۔
پڑھ اپنی کتاب۔ آج تو خود ہی اپنا حساب لینے والا کافی ہے۔ جو ہدایت پر آتا ہے۔ اپنے ہی لئے آتا ہے
اور جو گمراہ ہوتا ہے اپنے ہی بُرے کو ہوتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا
اور ہم عذاب نہیں کرتے۔ جب تک کہ کوئی رسول نہ بھیجیں۔ اور جب ہم کسی بستی کے ہلاک کرنے کا
ارادہ کرتے ہیں۔ تو وہاں کے دولتمندوں کو حکم دیتے ہیں۔ پھر وہ اسمیں نافرمانی کرتے ہیں۔ تب
اُن پر وعدہ عذاب ثابت ہو جاتا ہے۔ پھر ہم انہیں اکھاڑ پھینکتے ہیں۔

۱۲۳۔ یہ راہنمائی کہ عورتوں کی رقوم حق مہر کو زوجیت قائم ہونے سے پیشتر ادا کر کے اِن رقوم کو فضیلت حاصل کرنے والے سامانوں

میں شامل کرو۔ تاکہ ہر ایک عورت بھی نظام حکومت میں دخیل رہے۔ اور مقروض مرنے
والے کے قرض کی ادائیگی اور اُس کے بچوں کی حفاظت حکومتی ذمہ واریوں میں رہے
تاکہ فساد انگیز برائیاں دفع ہوں۔ گویا ہر بستی اور ہر ملک میں بمثل انسانی جان نظام حکومت
قائم کیا جاوے۔ جو ہر بشر کی ہر حالت کو محاسبہ میں رکھکر تکمیل کرتا رہے اور مقروض ہونیکا نام ہی مٹ جائے
سورہ بقرہ رکوع ۳۱ آیات ۲۳۷-۲۳۸۔ اگر تم نے عورتوں کو اُن کے ساتھ ہم بستر ہونے
سے پہلے طلاق دیدی۔ اور اُن کا مہر مقرر نہیں کیا۔ اور طلاق دے دی۔ تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ اور
چاہیئے کہ غنی اور تنگ دست آدمی اپنی اپنی حیثیت کے موافق اُن کو خرچ دیں۔ جیسے خرچ کا
دستور ہو۔ یہ نیکوکاروں پر حق ہے اور اگر تم بستر ہونے سے پہلے اُن کو طلاق دو۔ اور اُن کا مہر
تم مقرر کر چکے ہو۔ تو جو تم نے مقرر کیا ہے۔ اس کا نصف دینا چاہیئے۔ مگر جبکہ وہ عورتیں یا وہ
شخص جن کے ہاتھ عقد نکاح تھا معاف کر دیں۔ اور تم مرد (اس معافی کو) اگر معاف کرو تو پرہیزگاری
کے زیادہ قریب ہے۔ اور اپنے درمیان فضیلت حاصل کرنا نہ بھلاؤ۔ بیشک جو تم کرتے ہو تو۔
خدا دیکھتا ہے۔
سورہ ممتحنہ رکوع ۲- آیت ۱۰۔ اور تم پر گناہ نہیں۔ کہ ان عورتوں سے نکاح کرو۔ جبکہ تم اُن کو
اُن کے مہر دے دو۔
سورہ احزاب رکوع ۶- آیت ۴۹۔ اے نبی ہم نے تیرے لئے تیری وہ عورتیں حلال
کر دی ہیں۔ جن کا مہر تو دے چکا ہے۔

مقروض مسلمانوں کی حیثیت

سورہ توبہ رکوع ۱۱- آیت ۸۵- اگر اُن فاسقوں کا کوئی شخص مر جائے تو اس پر کبھی

نماز نہ پڑھیو۔ اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہوتے۔ اور فاسق ہی مر گئے۔

تصدیق از احادیث

احمد ابوداؤد۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے۔ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ کبیرہ گناہوں کے بعد خدا کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے۔ کہ انسان مرتے وقت مقروض ہو۔ اور اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ مال نہ چھوڑے۔

صحیح مسلم۔ حضرت حارثؓ بن ربعی سے مروی ہے۔ کہ ایک روز نبی کریمؐ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ کہ کافروں سے جہاد کرنا اور اللہ کی راہ میں ایمان لانا بہترین عمل ہیں۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ حضور اگر میں میدان جنگ میں شہید ہو جاؤں۔ تو کیا میرے گناہوں سے چشم پوشی کی جاوے گی؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں بشرطیکہ تم اس حالت میں شہید ہو جاؤ۔ کہ میدان جنگ میں تمہارے استقلال میں فرق نہ آیا ہو۔ دشمن کی طرف آگے ہی بڑھتے رہو۔ پیٹھ نہ دکھاؤ۔ اور حصول ثواب کی نیت سے میدان کارزار میں قدم رکھا ہو۔ یہ کہکر آپ نے پھر اُس سے ارشاد فرمایا۔ تم نے کیا کہا۔ اس نے عرض کیا۔ اگر میں میدان جنگ میں شہید ہو جاؤں۔ تو کیا میرے گناہوں سے چشم پوشی کی جاویگی۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ بشرطیکہ تم صبر و استقامت کے ساتھ لڑتے رہے۔ دشمن کی طرف آگے ہی بڑھتے رہے پیٹھ نہ دکھائی سنو! اگر تم مقروض ہو گے۔ تو بخشے نہ جاؤ گے۔

صحیح مسلم } حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔ شہید کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ مگر اس کا قرض معاف نہ ہوگا۔

شافعی احمد ترمذی ابن ماجہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔ صالح مسلمان کی روح جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے لٹکتی رہتی ہے۔

احمد شرح السنہ۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز نبی کریمؐ کے سامنے کسی مسلمان کا جنازہ آیا۔ حضور نے دریافت فرمایا۔ کیا اس پر کسی کا قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ حضور! جی ہاں۔ فرمایا کیا اس نے اپنا قرض ادا کرنے کے لئے کچھ مال چھوڑا ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی نہیں۔ فرمایا تم ہی اس کی نماز جنازہ پڑھاؤ۔ حضرت علی علیہ السلام ۔ ۔ جسطرح تم نے اپنے اس مسلمان بھائی کو آتش دوزخ سے بچایا ہے۔ خدا تم کو بھی آتش دوزخ سے بچائے۔ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کا قرض اپنی جیب سے ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت میں آتش دوزخ سے بچائے گا۔

احمد ابوداؤد۔ حضرت سعد بن اطولؓ فرماتے ہیں۔ میرے بھائی نے مقروض ہو کر انتقال فرمایا اور کل تین صد اشرفیاں چھوڑیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے یتیم چھوڑے۔ میں نے تین صد دینار ان بچوں کی تربیت میں خرچ کرنے کا ارادہ کیا۔ رسول کریمؐ نے مجھ سے فرمایا۔ تمہارے بھائی قرض سے دبے ہوئے ہیں۔ پہلے ان کا قرض ادا کرو۔ حسب ارشاد میں نے اپنے بھائی کا قرض ادا کیا۔ اُس سے

۲۲: نے عرض کیا حضور اس کا قرض میں ادا کر دونگا۔ یہ سنکر حضور آگے بڑھے اور اسکی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت علی سے فرمایا کہ

بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ حضور! میں نے اپنے بھائی کا کل قرض ادا کر دیا ہے صرف ایک عورت رہ گئی ہے۔ وہ دو دیناروں کی مدعی ہے۔ مگر اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا۔ اس کو دو دینار دیدو۔ وہ اپنے دعوے میں سچی ہے۔ صحیح بخاری:۔ حضرت سلمیٰ رضؓ بن اکوع فرماتے ہیں۔ ایک روز ہم صحابہ کرام نبی کریم صؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ دفعتاً ایک جنازہ آیا۔ تو لوگوں نے عرض کیا اس کی نماز جنازہ پڑھایئے۔ حضور نے فرمایا۔ اس پر کسی کا قرض تو نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا جی نہیں۔ یہ جواب سنکر آپ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد دوسرا جنازہ آیا۔ حضور نے فرمایا۔ اس پر کسی کا قرض تو نہیں۔ عرض کیا گیا جی ہاں۔ فرمایا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ تین اشرفیاں چھوڑی ہیں۔ یہ جواب سنکر آپ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد تیسرا جنازہ آیا۔ استفسار فرمایا۔ اس پر قرض ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں تین اشرفیاں اس پر قرض ہیں۔ فرمایا کچھ چھوڑ گیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم ہی اس کی نماز جنازہ پڑھاؤ۔ میں نہیں پڑھاتا حضرت ابو قتادہ رضؓ نے عرض کیا۔ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھایئے۔ میں اس کا قرض ادا کر دوں گا۔ حضور نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

احمد صحیح السند۔ حضرت محمدؐ بن عبداللہ فرماتے ہیں۔ ایک روز ہم صحابہ کرام مسجد النبی کے صحن میں جہاں جنازے رکھے جاتے تھے۔ رسول اللہؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ دفعتاً حضور نے آنکھ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر آنکھیں نیچی کرلیں۔ اور اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھکر ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ کسقدر سختی اتری ہے۔ ہم اس دن اور رات کو انتظار کرنے لگے۔ صبح تک کوئی عذاب نہ آیا۔ میں نے حضور سے عرض کی وہ سختی کیا ہے۔ فرمایا وہ قرض کے بارہ میں ہے۔ قسم ہے۔ اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ایک مسلمان میدان جنگ میں کافروں کے ہاتھ سے شہید ہو جائے۔ دوبارہ دفعہ زندہ ہو کر پھر میدان جنگ میں شہید ہو جائے۔ تیسری دفعہ زندہ ہو کر پھر شہید ہو جائے۔ اور اس کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے گا۔ وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

صحیح مسلم:۔ حضرت جابر رضؓ فرماتے ہیں۔ جبوقت رسول اللہؐ ہم کو خطبہ سنانے کھڑے ہوتے۔ تو آپ کی آنکھیں لال ہو جاتیں۔ آواز بلند ہوتی۔ اور آپ غصہ میں بھرے ہوئے ہوتے۔ ایسا معلوم ہوتا کہ آپ دشمن کی فوجوں سے ڈرا رہے ہیں۔ فرماتے۔ دیکھو صبح و شام دشمن کی فوج آنیوالی ہے جسطرح یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔ اسی طرح میں قیامت کے قریب مبعوث ہوا ہوں۔ یہ فرماتے ہوئے آپ پہلی اور درمیانی انگلی ملا کر دکھاتے اور فرماتے۔ اما بعد بہترین باتیں اللہ کی کتاب ہے۔ بہترین ہدایت وہ ہے۔ جس کو محمدؐ تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں (قرآن) بدترین کام بدعتیں ہیں۔ ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر فرماتے ہم ہر مسلمان کے لئے اس کے نفس سے زیادہ اولے ہیں۔ جو مسلمان مال چھوڑ کر مریگا۔ وہ اس کے رشتہ داروں میں تقسیم ہوگا۔ اور جو مسلمان مقروض ہو کر یا بچے چھوڑ کر مرے گا۔ اس کا قرض ہم ادا کریں گے۔ اور اس کے بچوں کی خدمت ہمارے ذمہ ہوگی +

۱۴۔ یہ راہنمائی کہ مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر پر امن نظام حکومت قائم کرنا چاہیئے تاکہ فلاح و بہبود حاصل ہو۔ ورنہ سخت سے سخت تکالیف میں مبتلا ہوگے

سورۂ بقرہ رکوع ۱۔ الٓمٓ۔ اس کتاب میں کچھ شک نہیں۔ ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔ جو ان دیکھے پر ایمان لاتے۔ اور نماز قایم کرتے۔ اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں۔ جو یقین کرتے ہیں۔ جو کچھ اے محمدؐ، تجھ پر اترا۔ اور جو کچھ تجھ سے پہلے اترا۔ اور اُن کو آخرت کا یقین ہے۔ انہوں نے پائی ہے ہدایت اپنے رب سے اور وہی مراد کو پہنچے۔ وہ جو کافر ہیں۔ اُن کے لئے برابر ہے۔ کہ تو اُن کو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ نہ مانیں گے۔ خدا نے مُہر کر دی ہے۔ اُن کے دلوں پر اور اُن کے کانوں پر۔ اور اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اُن کے لئے بُرا عذاب ہے۔

۱۵۔ یہ راہنمائی کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات نے کائنات عالم کا نظام قائم کرنے میں نسل انسانی کو اپنا معین و مددگار بنانے کے لئے آسمان

زمین، پہاڑوں اور فرشتوں سے مشورہ حاصل کیا۔ ہر حکومت کے لئے واجب اور ضروری ہے کہ ہر پیشہ کے جاہل اور عاقل انسانوں کو مجالس مشاورت میں لیکر ہر پیشہ ور۔ ہر اُن تھک محنت کرنے والوں اور جملہ صاحب وسعت انسانوں سے کام لینے اور حکم کی تعمیل پر پابند رکھنے کا مکمل اہتمام کرے تاکہ کسی ایک بشر کو بھی حکومتی سیاست سے انحراف کرنیکی جرأت ہی پیدا نہ ہو اور دیکھتی میں ترقی ہو

سورۂ نمل رکوع ۲ و ۳۔ اے محمدؐ۔ ہم نے داؤد اور سلیمان کو ایک علم دیا۔ اور اُن دونوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایماندار بندوں پر فضیلت بخشی۔ اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور بولا۔ لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھلائی گئی ہے۔ اور ہمیں ہر شے دیگئی ہے۔ بیشک یہ صریح فضل ہے اور سلیمان کے لئے اُس کے لشکر جنوں (جاہل انسانوں) اور آدمیوں (عقل مند انسانوں) اور پرندوں میں سے جمع کئے گئے تھے۔ پھر وہ مثل مثل اُس کے سامنے کھڑے کئے گئے۔ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا۔ کہ چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں کچل ڈالے اور انہیں خبر نہ ہو۔ تب سلیمان اُس چیونٹی کی بات سے مسکرا کر ہنسا اور کہا اے رب مجھے توفیق دے۔ کہ تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا ہے شکر کروں اور ایسے نیک کام کروں۔ جن سے تو راضی ہو۔ اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر

اور اس نے پرندوں کی حاضری لی - پھر بولا مجھے کیا ہوا - کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا - یا وہ غیر حاضر ہے - میں
اُسے سخت سزا دوں گا - یا ذبح کر ڈالوں گا - یا وہ کوئی صاف دلیل میرے پاس لائے - پھر تھوڑی دیر کے بعد
ہدہد آگیا - اور کہا - مجھے ایک بات معلوم ہوئی ہے - جو تجھے معلوم نہیں - اور میں شہر سبا سے تیرے پاس ایک
یقینی خبر لایا ہوں - میں نے ایک عورت پائی جو اُن پر بادشاہت کر رہی ہے - اور اس کو ہر شے ملی ہے
اور اس کے پاس ایک بڑا تخت ہے - میں نے اس کو اور اس کی قوم کے لوگوں کو خدا کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے
پایا - اور شیطان نے اُن کے اعمال اُن کے لئے مزین کئے ہیں - اور انہیں راہ سے روکا ہے - سو وہ راہ نہیں پاتے
اللہ کو کیوں نہ سجدہ کریں - جو آسمانوں اور زمین کی چھپی چیز نکالتا اور جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو
جانتا ہے - اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں - عرش عظیم کا رب ہے - سلیمان بولا - ہم
دیکھیں گے - کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے - میرا یہ خط لیجا - اور اُسے اُن کی طرف ڈال دے - پھر
اُن کے پاس سے واپس آ - پھر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں - وہ بولی اے درباریو میری طرف ایک
عزت کا خط ڈالا گیا ہے - وہ سلیمان کی طرف سے ہے - اور اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا
ہے شروع کیا گیا ہے - کہ تم لوگ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور تابعدار بنکر میرے پاس چلے آؤ - بولی
اے درباریو! میرے معاملہ میں مجھے مشورہ دو - میں کسی امر کا فیصلہ نہیں کیا کرتی - جب تک تم حاضر
نہیں ہوتے - وہ بولے ہم لوگ بڑے زور آور اور سخت لڑنے والے ہیں - اور کام تیرے اختیار میں
ہے - سو تو سوچ سمجھ لے کہ کیا حکم دیتی ہے - بولی - جب کسی بستی میں بادشاہ داخل ہوتے ہیں
تو اُسے خراب کرتے ہیں - اور وہاں عزت داروں کو بے عزت کرتے ہیں - اور اسی طرح یہ بھی کرینگے
اور میں اُن کی طرف کچھ ہدیہ بھیجتی ہوں - پھر دیکھتی ہوں - کہ قاصد کیا جواب لیکر آتے ہیں - پھر جب
قاصد سلیمان کے پاس آیا تو اُس نے کہا کیا تم مجھے مال سے مدد دیتے ہو - سو جو کچھ اللہ نے مجھے
دیا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے - بلکہ تم اپنے ہدیہ سے آپ ہی خوش رہو -
اُن کی طرف پھر جا - اب ہم اُن پر ایسی فوجیں لیکر چڑھائی کرتے ہیں - جن کا مقابلہ وہ نہ کر سکینگے
اور انہیں اُن کی بستی سے ذلیل کر کے نکال دیں گے - اور وہ خوار ہوں گے - کہا اے درباریو تم میں کوئی ہے - کہ
اس عورت کا تخت میرے پاس اس سے پہلے اٹھا لائے کہ وہ مسلمان ہو کر میرے پاس حاضر ہوں -
جنوں (ان پڑھ یا جاہل انسان) میں سے ایک دیو بولا میں تخت تیرے پاس لاؤں گا - اس سے پہلے کہ تو
اپنی جگہ سے اٹھے - اور میں اس کے اٹھانے پر امانت دار اور زور آور ہوں - (یہ شخص علم پرداز کا ماہر ہو)
وہ شخص جسکو کتاب کا علم تھا - (مسمریزم یا قلب بجوئی) بولا کہ میں اُسے تیرے پاس پلک مارنے سے
پہلے لاؤں گا - پھر جب سلیمان نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا - تو کہا - کہ یہ میرے رب کے
فضل سے ہے - تا کہ وہ مجھے آزمائے - کہ میں شکر کرتا ہوں - یا ناشکری اور جو کوئی شکر کرتا
ہے - وہ اپنی ہی جان کے لئے شکر کرتا ہے - اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے - تو میرا رب بے
پرواہ سخی ہے - سلیمان نے کہا - کہ اس ملکہ کے لئے اُس کے تخت کی شکل بدل ڈالو - ہم دیکھیں

کہ آیا وہ راہ پر آتی ہے۔ یا اُن میں ہوتی ہے۔ جو راہ نہیں پاتے۔ پھر جب وہ آئی۔ تو اس سے کہا گیا۔ تیرا تخت ایسا ہی ہے۔ بولی گویا یہ وہی ہے۔ اور ہمیں تو اس سے پہلے ہی تمہارا نبی ہونا معلوم ہو گیا تھا۔ اور ہم مسلمان ہو گئے تھے۔ اور سلیمان نے اس عورت کو اُن چیزوں سے روکا۔ جنکو وہ خدا کے سوا پوجتی تھی۔ کیونکہ وہ کافر لوگوں میں سے تھی۔ اُس سے کہا گیا محل میں داخل ہو سو جب اُس نے محل دیکھا تو گہرا پانی خیال کیا۔ اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں سلیمان نے کہا یہ تو محل ہے۔ اس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں۔ بولی۔ اے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اب میں سلیمان کے ساتھ جہان کے رب کیواسطے مسلمان ہو گئی ہوں

سورہ انبیاء رکوع ۶۔ آیات ۸۱۔ ۸۲۔ ہم نے سخت ہوا سلیمان کے قابو میں کی تھی۔ کہ وہ اس کے حکم سے اس زمین کی طرف چلتی تھی۔ جس میں ہم نے برکت دی ہے۔ اور ہمیں ہر چیز کی خبر ہے۔ اور شیطانوں میں سے جو اس کے لئے دریا میں غوطہ لگاتے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے۔ اور ہم اُن کے نگہبان تھے۔

سورہ سبا رکوع ۱ تا ۱۳ سلیمان کے لئے ہوا کو مسخر کیا۔ صبح کی سیر اس کی ایک مہینہ کی راہ اور شام کی سیر اُس کی ایک مہینہ کی راہ تھی۔ اور اس کے لئے ہم نے گلے ہوئے تانبے کا ایک چشمہ جاری کیا۔ اور جنات میں سے وہ جن جو اس کے سامنے اُس کے رب کے حکم سے کام کرتے تھے۔ اور اُن جنوں میں سے جو کوئی ہمارے حکم سے پھر گیا۔ ہم اُسے دوزخ کا عذاب چکھائیں گے۔ وہ جنات اُس کے لئے جو چاہتا بناتے تھے۔ قلعے۔ اور تصویریں اور لگن جیسے تالاب اور دیگیں ایک جگہ رکھی ہوئیں

اے آلِ داؤد شکر گذاری کرو۔ اور میرے بندوں میں کھوڑے شکر گذار ہیں۔ پھر جب ہم نے اس پر موت کو مقرر کیا۔ تو جنوں کو اس کی موت کی خبر کسی نے نہ دی۔ مگر گھن کے کیڑے نے کہ اس کے عصا کو کھاتا رہا۔ پس جب وہ گر پڑا تو جنوں نے جانا۔ کہ اگر وہ غیب جانتے۔ تو ذلت کے عذاب میں نہ رہتے +

سورہ بقرہ رکوع ۳۲۔ ۳۳۔ آیات ۲۴۷ تا ۲۵۲۔ اے محمدؐ کیا تو نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کی اس جماعت کو نہیں دیکھا۔ جنہوں نے اپنے نبی سے کہا۔ کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ قائم کر۔ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں۔ نبی نے کہا۔ کہ تم میں سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم پر جنگ فرض ہو جائے۔ تو تم جنگ نہ کرو۔ انہوں نے کہا ہم خدا کی راہ میں کیوں نہ لڑیں گے جبکہ ہم اپنے گھروں اور بیٹوں سے جدا کئے گئے ہیں۔ پھر جب اُن پر قتال فرض ہوا۔ تو سوا تھوڑے سے آدمیوں کے وہ سب پھر گئے اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے۔ اور اُن کے نبی نے اُن سے کہا۔ کہ خدا نے طالوت کو تمہارے لئے بادشاہ مقرر کیا ہے۔ وہ بولے۔ وہ ہمارا کیونکر بادشاہ بنایا گیا۔ بادشاہت کے ہم اس سے زیادہ حقدار ہیں۔ اور وہ مال میں بھی بڑا مقدور والا نہیں ہے۔ کہا کہ خدا نے اُس کو تم پر برگزیدہ کیا اور اُسکو علم و جسم میں زیادہ وسعت دی ہے۔ اور خدا اپنا ملک جس کو چاہے دے۔ اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔ اور اُن کے نبی نے اُن سے کہا۔ کہ اس کی بادشاہت کا نشان یہ ہے۔ کہ تمہارے

پاس صندوق آجائے گا۔ اس میں تمہارے رب کی طرف سے تسکین ہے۔ اور موسیٰ اور ہارون کی اولاد کے ترکہ سے کچھ بقیہ ہے۔ فرشتے اس صندوق کو اٹھا لائیں گے۔ اس میں تمہارے لئے نشانی ہے۔ اگر تم ایماندار ہو پھر جب فوج لیکر طالوت الگ ہوا۔ تو بولا۔ خدا تمہیں ایک نہر سے آزمائے گا۔ سو جو اُس سے پیئے گا۔ وہ میرا نہیں ہے۔ اور جو اس کو نہ چکھے گا۔ وہ بیشک میرا ہے۔ مگر جو اپنے ہاتھ سے ایک چلّو بھر لے۔ تو اتنے میں مضایقہ نہیں۔ سو تھوڑوں کے سوا سبنے اسکا پانی پیا۔ پھر جب طالوت اور اس کے ایمان دار ساتھی اس نہر سے پار اترے۔ تو وہ لوگ کہنے لگے۔ کہ آج ہم میں طالوت اور اس کی فوج سے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے جنہیں خدا کی ملاقات کا خیال تھا۔ یوں بولے۔ ایسا بہت ہوا ہے۔ چھوٹی جماعت باذن خدا بڑی جماعت پر غالب آئی ہے اور خدا صابروں کے ساتھ ہے۔ اور جب وہ جالوت اور اس کی فوج مقابلہ میں آئے۔ تو بولے۔ کہ اے ہمارے رب ہمیں پورا صبر دے۔ اور ہمیں ثابت قدم رکھ۔ اور کافروں کی قوم پر ہمیں مدد دے۔ پھر انہوں نے کفار کو باذن خدا شکست دی۔ اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا۔ اور خدا نے داؤد کو سلطنت اور حکمت بخشی۔ اور جو چاہا اس کو سکھلایا۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ایک کو ایک سے دفع نہ کرے۔ تو دنیا تباہ ہو جائے۔ لیکن خدا جہان والوں پر فضل کرنے والا ہے۔

سورۂ ص۔ رکوع ۳۔ اے محمدؐ ہم نے آسمان اور زمین کے درمیان کی چیزوں کو بیکار نہیں بنایا۔ یہ اُن کا خیال ہے۔ جو منکر ہیں۔ اور کافروں پر آگ کے سبب افسوس ہے۔ کیا ہم اُن لوگوں کو جو ایمان لائے۔ اور انہوں نے نیک کام کئے۔ اُن کے برابر کر دیں گے۔ جو ملک میں فساد مچاتے پھرتے ہیں۔ یا ہم ڈرنے والوں کو بدکاروں کے برابر کر دینگے یہ قرآن ایک مبارک کتاب ہے۔ جسے ہم نے تیری طرف نازل کیا۔ تاکہ اس کی آیتوں میں فکر کریں۔ اور عقل والے سمجھیں۔ اور ہم نے داؤد کو سلیمان بخشا۔ اچھا بندہ۔ وہ رجوع کرنے والا تھا۔ جب شام کے وقت اس کے سامنے تین پاؤں پر کھڑے ہونے والے عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے۔ تو اس نے کہا۔ کہ میں نے اپنے رب کی یاد سے مال کی محبت کو زیادہ دوست رکھا۔ یہاں تک کہ سورج اوٹ میں چھپ گیا۔ اُن کو میرے پاس لوٹا لاؤ۔ پھر پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا۔ اور ہم نے سلیمان کو آزمایا۔ اور اس کے تخت پر ایک دھڑ لا ڈالا۔ پھر سلیمان نے توبہ کی۔ بولا اے میرے رب مجھے بخش دے۔ اور مجھے ایسی سلطنت دے۔ کہ میرے بعد کسی کو راس نہ آئے۔ بیشک تو بڑا فیاض ہے۔ پھر ہم نے ہوا اس کے قابو میں کر دی۔ کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتا۔ اُسی طرف کو اس کے حکم سے آہستہ آہستہ چلتی۔ اور شیاطین بھی تابع کر دیئے۔ سارے عمارتیں بنانے والے اور غوطہ زن اور کتنے ہی اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے۔ یہ ہماری بخشش ہے۔ اب تو احسان کر۔ یا اپنے ہی پاس رکھ تجھ سے کچھ حساب نہیں۔ اور بیشک اس کے لئے ہمارے پاس مرتبہ اور اچھا ٹھکانا ہے۔

چھٹی منزل

ایسی مثالوں کو پیش نظر رکھنا۔ جن سے عقل اور حوصلہ میں فراوانی پیدا ہو کر امن و چین اور فلاح و بہبود کے حصول میں امداد حاصل ہے

نفس مضمون: صراط الذین انعمت علیہم ۝

عام مروجہ معنی :- اُن کی راہ جن پر تو نے فضل کیا۔
حقیقت افروز معنی :- جن افراد اور قوموں پر اے اللہ تو نے اپنا فضل و کرم جاری کیا ہے۔ اُن کے طرزِ عمل کی ہمیں بھی راہنمائی فرما۔
مقصود حقیقی :- تاکہ عبادت اور دعاؤں کے صحیح مفہوم کو سمجھکر یقین کامل کے ساتھ ہم بھی تیری عبادت میں مشغول ہوں۔ اور تیری صفت رب یعنی تقدیر کی امداد ہمیں میسر رہے ؛

۱- وہ نیک افراد جو ایک دوسرے سے امدادی رہنے کو عبادت قرار دیکر اتحاد کی تلقین فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اُنکی حفاظت فرماتی ہے۔

سورۂ صافات رکوع ۳ - آیات ۷۳ تا ۸۰ - ہمیں نوح نے پکارا تھا۔ سو ہم کیا خوب دعاء قبول کرنیوالے ہیں۔ ہم نے اُسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی۔ اور اُسی کی اولاد کو ہم نے باقی رہنے والی بنایا۔ اور پچھلی خلقت میں ہم نے اس کا ذکر باقی رکھا۔ کہ سارے جہان والوں میں نوح پر سلام۔ ہم نیکوں کو یوں جزا دیتے ہیں۔ وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا۔ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ؛

۲- جو بھی خود ساختہ معبودوں سے دوسروں کو تائب کرنیکو عبادت قرار دیکر اور اللہ تعالیٰ کی واحد ذات پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اُنکی امداد اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے

سورۂ صافات رکوع ۳ - آیات ۸۱ - تا ۱۱۳ - اُسی اللہ کے تابعین میں سے ابراہیم تھا۔ جب وہ اپنے رب کے پاس پاک دل لیکر آیا۔ جب اپنے باپ اور اس کی قوم سے کہا۔ کہ تم کیا پوجتے ہو۔ کیا خدا کے سوا جھوٹ بنائے ہوئے معبودوں کو چاہتے ہو۔ سو جہان کے رب کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے۔ پھر تاروں میں ایک نگاہ کی۔ پھر کہا میں بیمار ہوں۔ سو وہ اس کے پاس سے پیٹھ پھیر کر الٹے پھر گئے۔ پھر وہ اُن کے معبودوں میں جا گھسا۔ پھر اُن سے کہا تم کیوں نہیں کھاتے۔ تمہیں کیا ہوا۔ کہ تم بولتے نہیں پھر داہنے ہاتھ سے انہیں مارنے پر پل پڑا۔ پھر لوگ اس کی طرف دوڑتے آئے بولا کیا تم انہیں پوجتے ہو۔ جنہیں تم آپ تراشتے ہو۔ اور اللہ نے تمہیں اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا۔ وہ آپسمیں بولے۔ کہ ابراہیم کے لئے ایک چنائی چنو۔ پھر اُسکو آگ میں پھینک دو۔ پھر وہ اس کا بُرا چاہنے لگے۔ سو ہم نے انہیں کو نیچے کر دیا۔ اور بولا میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہ مجھے ہدایت کریگا۔ اے رب مجھے نیک بیٹا عطا فرما۔ پھر ہم نے اُسے ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی۔ پھر جب وہ اُس عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ دوڑنے لگا۔ تو وہ بولا کہ بیٹے!

ہیں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں۔ پس غور کر تیری کیا رائے ہے۔ کہا اے باپ جو تجھے حکم کیا جاتا ہے۔ تو اُسے کر گذر۔ انشاء اللہ تو مجھے صابروں میں سے پائے گا۔ پھر جب دونوں نے حکم مانا۔ اور اس کو ماتھے کے بل گرا دیا۔ اور ہم نے اُسے پکارا۔ اے ابراہیم تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ ہم یوں نیکوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک یہی صریح آزمائش ہے۔ اور ایک بڑی قربانی کے ساتھ ہم نے اس کا فدیہ دیا۔ اور پچھلوں میں ہم نے اس کا ذکر باقی چھوڑا۔ ابراہیم پر سلام ہم یوں نیکوں کو بدلا دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں ہے۔ اور ہم نے اسے اسحاق کی بشارت دی۔ جو نیک بختوں میں ایک نبی تھا۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسحاق کو برکت دی اور اُن کی اولاد میں کوئی نیک ہے۔ اور کوئی اپنے حق میں صریح ظالم ہے۔

۳۔ جو بھی اپنی قوم کو ظالموں کے پنجے سے نجات دلانیکو عبادت قرار دیکر مساعی ہوتے ہیں اُنکی امداد اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے

سورۂ صافات رکوع ۴۔ آیات ۱۱۴ تا ۱۲۲۔ ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا۔ اور انہیں اور اُن کی قوم کو بڑی سختی سے نجات دی۔ اور ہم نے اُن کی مدد کی تو وہی غالب رہے۔ اور ہم نے اُن دونوں کو واضح کتاب دی۔ اور اُن کو سیدھی راہ دکھلائی۔ اور پچھلوں میں ہم نے اُن کا ذکر باقی رکھا۔ کہ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر۔ یوں ہم نیکوں کو بدلا دیتے ہیں۔ بیشک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں تھے۔

۴۔ جو بھی از حد موت کی گہرائیوں میں گھرے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو نجات کا وسیلہ قرار دیکر اُسی ذات کیطرف رجوع لاتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی ذات اُن کے بچاؤ اور حفاظت کا انتظام فرماتی ہے

سورۂ صافات رکوع ۵۔ آیات ۱۳۹ تا ۱۴۸۔ بیشک یونس رسولوں میں سے تھا۔ جب وہ اُس بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگا۔ پھر قرعہ ڈالا۔ تو کشتی کو دھکیلنے والوں میں ہو گیا۔ پھر اُسے مچھلی نگل گئی اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا۔ پھر اگر یہ بات نہ ہوتی۔ کہ وہ خدا کی تسبیح کرنے والوں میں تھا۔ تو اس دن تک کہ مردے اٹھیں۔ اُس کے پیٹ میں رہتا۔ پھر ہم نے اُسے چٹیل میدان میں پھینک دیا۔ اور وہ بیمار تھا۔ اور ہم نے اُس پر ایک بیلدار درخت اُگا دیا۔ اور ہم نے اُسے ایک لاکھ یا زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا۔ پھر وہ ایمان لائے۔ پھر ہم نے انہیں ایک وقت تک بہرہ مند کیا۔

۵- جو بھی از حد تکالیف میں مبتلا ہونے پر اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہی شفا بخشنے کا ذریعہ اور عبادت سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات

اُن کی شفا یابی کا ذریعہ خود ہی پیدا کرنے والی بن جاتی ہے

سورہ ص ۳۸ رکوع ۴۔ اے محمدؐ۔ ہمارے بندے ایوب کو یاد کر۔ جب اُس نے اپنے رب کو پکارا۔ کہ شیطان نے مجھ پر اپنا ہاتھ ڈالکر ایذا اور تکلیف میرے پیچھے لگا دی ہے۔ اپنا پاؤں زمین پر مار۔ یہ ہماری طرف سے مہربانی ہے۔ اور عقلمندوں کے لئے یادگار۔ اور اپنے ہاتھ میں جھاڑ ملے۔ پھر اس سے اپنی عورت کو مار۔ اور قسم میں جھوٹا نہ ہو۔ ہم نے اس کو صابر پایا۔ اچھا بندہ تھا۔ وہ تائب تھا۔

۶- جو بھی ظالموں کی اسیری میں موت کو یقینی سمجھکر اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ رکھکر اور عبادت قرار دیکر بچاؤ کی تدابیر کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کی ذات اُن کو بچانے کا انتظام کر دیتی ہے

سورۂ قصص ۲۸ رکوع ۱۔ آیات ۳ تا ۱۲۔ فرعون ملک میں بڑھ چڑھ رہا تھا۔ اور اس نے وہاں کے لوگوں کے فرقے فرقے بنا رکھا تھا۔ اُن میں سے ایک فرقہ کو ضعیف سمجھتا تھا۔ اُن کے لڑکوں کو ذبح کرتا۔ اور اُن کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا۔ بیشک وہ مفسدوں میں سے تھا۔ اور ہم چاہتے تھے۔ کہ جو لوگ ملک میں ضعیف سمجھے گئے تھے۔ اُن پر احسان کریں اور انہیں امام بنائیں۔ اور وارث ٹھہرائیں۔ اور انہیں زمین میں قدرت دیں۔ اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو اسرائیلیوں کی طرف سے وہی بات دکھلائیں۔ جس سے وہ ڈرتے تھے۔ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی۔ کہ اُسے دودھ پلا۔ پھر جب تجھے اس کی نسبت خوف ہو تو اُسے دریا میں ڈال دے۔ اور تو نہ ڈر اور نہ غم کر۔ ہم اُسے پھر تیری طرف لائیں گے۔ اور اُسے رسول بنائیں گے۔ پھر اُسے فرعون کے گھر والوں نے اُٹھا لیا تاکہ وہ اُن کے لئے ایک دشمن اور باعث غم ہو۔ بیشک فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر خطاکار تھے۔ اور فرعون کی عورت نے کہا۔ کہ یہ لڑکا تیرے اور میرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا۔ اُسے قتل نہ کرو۔ شاید ہمیں نفع دے۔ یا ہم اُسے بیٹا بنائیں۔ اور وہ نہ جانتے تھے۔ اور موسیٰ کی ماں کا دل بیقرار ہوگیا۔ اگر ہم اس کے دل کو ڈھارس نہ بندھاتے۔ تاکہ وہ مومنین میں رہے۔ اور اس نے موسیٰ کی بہن سے کہا۔ کہ تو اس کے پیچھے چلی جا۔ پھر وہ اُسے دور سے دیکھتی رہی۔ اور انہیں معلوم بھی نہ ہوا۔ اور ہم نے تو پہلے ہی سب دودھ پلانے والی عورتیں موسیٰ پر حرام کر دی تھیں۔ پھر بہن نے

کہا۔ کہ میں تمہیں ایک گھر والوں کو بتاؤں۔ کہ وہ تمہارے لئے اُسے پالیں۔ اور وہ اس کے خیر خواہ ہیں
پھر ہم نے موسیٰ کو اس کی والدہ کی طرف پوہنچا دیا۔ تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو۔ اور غم نہ کھائے۔
اور تاکہ اُسے معلوم ہو۔ کہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

(۷) جو کوئی بھی اپنی ظاہری اور باطنی پاکیزگیوں کو ہر وقت آلودگیوں سے بچانے کو عبادت قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی

ذات اُسے اپنی انتظامی ضروریات کیلئے خود ہی منتخب فرما کر اس کی حفاظت اور اس سے کام لینے کے انتظام فرماتی ہے

سورۂ مریم رکوع ۲۔ آیات ۱۶ تا ۳۲۔ اے محمد قرآن میں مریم کی یاد قائم کر جب وہ اپنے لوگوں سے ایک شرقی مکان میں الگ ہو بیٹھی۔ پھر ان کی طرف سے پردہ ڈال دیا۔ پھر ہم نے اس کی طرف اپنی روح کو بھیج دیا۔ پھر وہ ہماری روح پورا انسان بنکر اس کے سامنے آئی۔ مریم نے کہا۔ میں تجھ سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں۔ اگر تو پرہیزگار ہے۔ کہا میں تو تیرے رب کا رسول ہوں۔ تاکہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا بخشوں۔ وہ بولی میرے لڑکا کیونکر ہوگا۔ اور کسی آدمی نے مجھے نہیں چھوا اور میں ہرگز بدکار نہیں۔ بولا یوں ہی ہوگا۔ تیرے رب نے کہا ہے۔ کہ یہ کام آسان ہے اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس لڑکے کو آدمیوں کے لئے معجزہ اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں۔ اور اس پیدائش کا معاملہ ازل سے مقرر ہے۔ پھر مریم نے اس لڑکے کو پیٹ میں لیا۔ پھر اُسے حمل میں لے کر کسی دور کے مکان میں الگ ہو بیٹھی۔ پھر جننے کا درد اُسے ایک کھجور کی جڑ کے پاس لے آیا۔ بولی۔ کاش کہ میں اس سے پہلے مر چکی۔ اور بھولی ہوئی ہو جاتی۔ پھر اس کے نیچے سے اس لڑکے نے اس کو آواز دی کہ غم نہ کھا۔ تیرے رب نے تیرے نیچے ایک پانی کا چشمہ جاری کیا ہے۔ اور تو اپنی طرف کھجور کا تنہ ہلا تجھ پر پکی کھجوریں گرینگی۔ سو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ۔ اور جو تو کسی آدمی کو دیکھے۔ تو کہو کہ میں نے خدا کے لئے روزہ کی منت مانی ہے۔ سو آج میں ہرگز کسی آدمی سے نہ بولوں گی۔ پھر مریم لڑکے کو اپنے لوگوں کے پاس گود میں لائی۔ بولے اے مریم تو نے بہت بری حرکت کی۔ اے ہارون کی بہن تیرا باپ بد آدمی نہ تھا۔ اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی۔ اس پر مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا وہ بولے ہم اس سے جو گہوارہ میں بچہ ہے کیونکر کلام کریں۔ بچہ بولا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا ہے۔ اور مجھے مبارک کیا۔ جہاں کہیں میں ہوں۔ اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ جب تک میں زندہ ہوں اور مجھے ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا ٹھیرایا۔ اور مجھے ظالم بدبخت نہیں بنایا۔ اور مجھ پر سلام ہے۔ جسدن میں پیدا ہوا۔ اور جس دن میں مروں گا۔ اور جس دن میں جی اٹھونگا۔

۸- جو کوئی بھی پُرامن زندگی اور نسل انسانی کی تکمیل کے قائم کرنے میں امن کو مستقل شعار یعنی عبادت کا شیوہ اختیار کر لیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی ذات

خود بھی لو بے جان چیزوں کو بھی اور انسانی ارادوں کو بھی زندہ کر دکھا کر اور کیڑے مکوڑوں۔ پرندوں وغیرہ تک کو اُن کے معین و مددگار بنا کر دنیا میں امن قائم کرنے کا کام سپرد فرماتی ہے۔ اور پُرامن طریقوں سے ہی

گمراہی کی بیخ کنی فرماتی ہے

سورہ نمل رکوع ۱ تا ۴ طٰسٓ ۱- یہ قرآن اور کھلی کتاب (مظاہرات عالم) کی آیتیں ہیں۔ مومنوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ اُن کے اعمال ہم نے اُن کو اچھے کر دکھلائے ہیں۔ سو وہی بھٹکتے پھرتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کو بری طرح کا عذاب ہونا ہے۔ اور وہی آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے۔ اور اے محمد تجھکو تو یہ قرآن ایک حکمت والے باخبر کی طرف سے القا کیا جاتا ہے۔ جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا۔ کہ میں نے آگ دیکھی ہے۔ اب میں وہاں سے تمہارے پاس کوئی خبر لاؤں گا۔ یا تمہارے پاس دہکتا ہوا انگارہ لاؤں گا۔ شائد تم تاپو۔ پھر جب وہاں آیا تو۔ آواز دی گئی کہ جو کوئی آگ میں ہے۔ اور جو آگ کے گرداگرد ہے۔ برکت والا ہے۔ اور اللہ کی ذات پاک ہے۔ جو سارے جہان کا رب ہے۔ اے موسیٰ بات یہ ہے۔ کہ میں اللہ غالب حکمت والا ہوں۔ اور تو اپنا عصا ڈال۔ پھر جب اُس کو اس طرح چلتے دیکھا۔ جیسے سانپ۔ تو موسیٰ پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ اے موسیٰ مت ڈر میں جو ہوں۔ میرے پاس پیغمبر نہیں ڈرتے۔ مگر جس نے ظلم کیا۔ پھر اُس کے عوض میں بدی کے بعد نیکی کی تو میں بخشنے والا مہربان ہوں + اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال کہ بغیر برائی سفید نکلے گا۔ یہ دو معجزے ملکر نو معجزے ہیں۔ اُن کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کی طرف جا۔ کہ وہ فاسق لوگ ہیں۔ پھر جب اُن کے پاس ہمارے آنکھیں کھولنے والے معجزات آئے۔ تو بولے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ اور ظلم اور تکبر سے اُن کا انکار کیا۔ باوجودیکہ اُن کے دل اُن معجزات کا یقین کر چکے تھے۔ پس دیکھ مفسدوں کا انجام کیا ہوا

رکوع ۱۔ اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو ایک علم دیا۔ اور اُن دونوں نے کہا۔ کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایماندار بندوں پر فضیلت بخشی۔ اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا۔ اور بولا لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھلائی گئی ہے۔ اور ہمیں ہر شے دی گئی ہے۔ بیشک یہ صریح فضل ہے اور سلیمان کے لئے اُس کے لشکر۔ جنوں اور آدمیوں اور پرندوں میں جمع کئے گئے۔ پھر وہ مثل مثل اس کے سامنے کھڑے کئے گئے۔ یہاں تک وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہونچے۔ تو ایک چیونٹی نے کہا۔ کہ چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں کچل ڈالے۔ اور انہیں خبر نہ ہو تب سلیمان اس چیونٹی کی بات سے مسکرا کر ہنسا۔ اور کہا

اے رب مجھے توفیق دے۔ کہ تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا ہے شکر کروں اور ایسے نیک کام کروں۔ جن سے تو راضی ہو۔ اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کرے۔ اور۔ اس نے پرندوں کی حاضری لی۔ پھر بولا مجھے کیا ہوا۔ کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا۔ یا وہ غیر حاضری میں اُسے سخت سزا دوں گا۔ یا ذبح کر ڈالوں گا۔ یا وہ کوئی صاف دلیل میرے پاس لائے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ہُدہُد آ گیا۔ اور کہا کہ مجھے ایک بات معلوم ہوئی ہے۔ جو تجھے معلوم نہیں۔ اور میں شہر سبا سے تیرے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔ میں نے ایک عورت پائی۔ جو اُن پر بادشاہت کرتی ہے۔ اور اسکو ہر شے ملی ہے۔ اور اس کے پاس ایک بڑا تخت ہے۔ میں نے اسکو اور اسکی قوم کے لوگوں کو خدا کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے پایا۔ اور شیطان نے اُن کے اعمال اُن کے لئے مزین کئے ہیں۔ اور انہیں راہ سے روکا ہے۔ سو وہ راہ نہیں پاتے۔ اللہ کو کیوں نہ سجدہ کریں۔ جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیز نکالتا ہے۔ اور جو تم چھپاتے ہو۔ اور جو ظاہر کرتے ہو جانتا ہے۔ اللہ وہ ہے۔ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔ سلیمان بولا۔ ہم دیکھیں گے۔ کہ تو نے سچ کہا۔ یا تو جھوٹا ہے۔ میرا یہ خط لیجا۔ اور اُسے اُن کی طرف ڈال دے۔ پھر اُن کے پاس واپس آ۔ پھر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ وہ بولی اے دربار یو۔ میری طرف ایک عزت کا خط ڈالا گیا ہے۔ وہ سلیمان کی طرف سے ہے۔ اور اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ شروع کیا گیا ہے۔ کہ تم لوگ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور تابعدار بنکر میرے پاس چلے آؤ۔

بولی اے دربار یو میرے معاملہ میں مجھے مشورہ دو۔ میں کسی امر کا فیصلہ نہیں کرتی۔ جب تک تم حاضر نہیں ہوتے۔ وہ بولے ہم لوگ بڑے زور آور اور سخت لڑنے والے ہیں۔ اور کام تیرے اختیار میں ہے سو تو سوچ سمجھ لے۔ کہ کیا حکم دیتی ہے۔ بولی جب کسی بستی میں بادشاہ داخل ہوتے ہیں۔ تو اُسے خراب کرتے ہیں۔ اور وہاں عزت داروں کو بعزت کرتے ہیں۔ اور اسی طرح یہ بھی کریں گے۔ اور میں اُن کی طرف کچھ ہدیہ بھیجتی ہوں۔ پھر دیکھتی ہوں۔ کہ قاصد کیا جواب لیکر آتے ہیں۔ پھر جب قاصد سلیمان کے پاس آیا۔ تو اس نے کہا کیا تم مجھے مال سے مدد دیتے ہو۔ سو جو کچھ اللہ نے مجھے دیا ہے۔ وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے۔ بلکہ تم اپنے ہدیہ سے آپ ہی خوش رہو۔ اُن کی طرف پھر جا۔ اب ہم اُن پر ایسی فوجیں لیکر چڑھائی کرتے ہیں۔ جن کا وہ مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ اور ہم انہیں اُن کی بستی سے ذلیل کر کے نکالیں گے۔ اور وہ خوار ہوں گے۔ کہا اے دربار یو۔ تم میں کوئی ہے۔ کہ اس عورت کا تخت میرے پاس اس سے پہلے اٹھا لائے۔ کہ وہ مسلمان ہو کر میرے پاس حاضر ہوں۔ جنوں میں سے ایک دیو بولا۔ وہ تخت میں تیرے پاس لاؤں گا۔ اس سے پہلے کہ تو اپنی جگہ سے اُٹھے۔ میں اُس کے اٹھا لانے پر امانت دار زور آور ہوں وہ شخص جسکو کتاب کا علم تھا۔ بولا کہ میں اُسے تیرے پاس پلک مارنے سے پہلے لاؤں گا۔ پھر جب سلیمان نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا۔ کہ یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔ تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں۔ یا ناشکری۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے۔ وہ اپنی ہی جان کے لئے شکر کرتا ہے

اور جو کوئی شکر
کرتا ہے تو میرا رب بے پرواہ سخی ہے۔ سلیمان نے کہا۔ کہ اس کے لئے اس کے تخت کی شکل بدل ڈالو۔
ہم دیکھیں کہ آیا وہ راہ پر آتی ہے۔ یا اُن میں ہوتی ہے۔ جو راہ نہیں پاتے۔
پھر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا کہ کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے۔
بولی گویا یہ وہی ہے۔ اور ہمیں تو اس سے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا۔ اور ہم مسلمان ہو گئے تھے اور سلیمان نے اس عورت کو اُن چیزوں سے روکا۔ جن کو وہ خدا کے سوا پوجتی تھی۔ کیونکہ وہ کافر لوگوں میں سے تھی اس سے کہا گیا۔ محل میں داخل ہو۔ سو جب اس نے محل دیکھا۔ تو گہرا پانی خیال کیا۔ اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں۔ سلیمان نے کہا یہ تو محل ہے۔ اس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں۔ بولی اے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اب میں سلیمان کے ساتھ اللہ جہان کے رب کے واسطے مسلمان ہو گئی ہوں اور ہم نے ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح کو بھیجا کہ اللہ کی بندگی کرو۔ تو وہ تو اس کے آتے ہی دو فریق ہو کر جھگڑنے لگے۔ صالح نے کہا۔ اے قوم بھلائی سے پہلے برائی مانگنے میں کیوں جلدی کرتے ہو۔ اللہ سے مغفرت کیوں نہیں مانگتے۔ شاید تم پر رحم ہو۔ بولے ہم نے تجھے اور تیرے ساتھیوں کو منحوس قوم دیکھا۔ کہا تمہاری نحوست خدا کے پاس ہے۔ بلکہ تم آزمائش میں ڈالے ہوئے لوگ ہو۔ اور اس شہر میں نو آدمی تھے۔ جو فساد کرتے اور صلح نہ کرتے تھے۔ وہ بولے کہ باہم اللہ کی قسم کھاؤ۔ کہ صالح اور اس کے گھر والوں پر شب خوں ماریں گے۔ پھر ہم اس کے وارث سے کہیں گے۔ کہ ہم اس کے گھرانے کی ہلاکت کے وقت حاضر نہ تھے۔ اور بیشک ہم سچے ہیں۔ اور انہوں نے مکر کیا۔ اور ہم (اللہ) نے بھی مکر کیا۔ اور انہیں خبر بھی نہ ہوئی۔ سو دیکھ کہ اُن کے مکر کا کیا انجام ہوا۔ ہم نے انہیں اور اُن کی ساری قوم کو ہلاک کر دیا۔ سو یہ اُن کے گھر ظلم کے سبب اُجڑے پڑے ہیں۔ بیشک اس میں اُن لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔ نشانی ہے۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور ڈرتے رہتے تھے۔ بچا لیا۔ اور لوط کو بھیجا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا۔ کیا تم بے حیائی کرتے ہو۔ اور تم دیکھتے ہو کیا تم عورتیں چھوڑ کر مردوں پر شہوت سے دوڑتے ہو۔ بلکہ تم جاہل لوگ ہو۔ سو اس کی قوم کا اس کے سوا اور کچھ جواب نہ تھا۔ کہ انہوں نے کہا کہ اپنی بستی سے لوط کے گھرانے کو نکالو۔ یہ لوگ ستھرے رہنا چاہتے ہیں پھر ہم نے اُسے اور اُس کے گھر والوں کو بچا لیا۔ مگر اس کی عورت اس کے مقدر میں ہم لکھ چکے تھے۔ کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں رہیگی۔ اور ہم نے اُن پر ایک مینہ برسایا۔ سو اُن ڈرائے ہوؤں کا مینہ کیا بُرا تھا
آل عمران رکوع ۱۸۔ آیات ۱۷۱ تا ۱۷۶۔ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا۔ وہ ہرگز خدا کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے اور اُن کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے۔ اور کافر یہ گمان نہ کریں۔ کہ ہم جو انہیں ڈھیل دیتے ہیں۔ وہ اُن کے حق میں بہتر ہے۔ ہم تو انہیں اس لئے مہلت دیتے ہیں۔ کہ وہ گناہ میں بڑھتے جائیں۔ اور اُن کے لئے رسوائی کا عذاب ہے۔ اور خدا ایسا نہیں کہ وہ مومنوں کو اسی حالت پر چھوڑے رکھے جس پر تم اب ہو۔ یہاں تک کہ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے گا۔ اور خدا ایسا نہیں ہے۔ کہ تمہیں غیب پر مطلع کر دے۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے

جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ۔ اور پرہیزگاری کرو۔ تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے۔ اور جنہیں خدا نے کچھ اپنے فضل سے دیا ہے۔ اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں نہ سمجھیں کہ یہ اُن کے حق میں بہتر ہے۔ بلکہ یہ اُن کے حق میں بُرائی ہے۔ جس پر وہ بخل کرتے ہیں۔ وہ قیامت کے دن اُن کے گلے کا طوق ہوگا۔ اور زمین و آسمان کی میراث اللہ کی ہے۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

۹۔ چونکہ نسلِ انسانی اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمان کے سامانوں میں بھی ہے۔ اور صفتِ رب کے تحت اس کے نائب کے مرتبہ پر بھی مامور ہے!

اس واسطے عبادت کے راز میں انسانوں اور اشیاء کی تربیت اور تکمیل کیلئے بھی نسلِ انسانی میں سے صاحبِ وسعت انسانوں ہی کی تکمیل فرما کر مٹی پانی اور حرارت کے ذریعہ ہوا پیدا کر کے اور صنعتی تکمیل کی رہنمائی فرما کر اللہ تعالیٰ نسلِ انسانی کی تکمیل فرما رہا ہے۔ تاکہ خطۂ ارض کارآمد ہو کر پُر امن مسکن بن جاوے

سورۂ آلِ عمران رکوع ۴-۵-۶۔ اے محمدؐ تو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو۔ تو میرے تابع ہو جاؤ۔ اللہ تم سے محبت رکھے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دیگا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تو کہہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر وہ ہٹ جائیں۔ تو اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ بیشک اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی اولاد کو اور عمران کی اولاد کو سارے جہان کے اوپر برگزیدہ کیا ہے۔ یہ اولادیں ایک دوسرے کی اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ جب عمران کی عورت نے کہا۔ کہ اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے۔ خالص آزاد۔ میں نے تیری نذر کیا۔ تو اُسے میری طرف سے قبول کر۔ تو سنتا جانتا ہے۔ پھر جب وہ لڑکی جنی۔ تو بولی کہ اے میرے رب میں نے تو لڑکی جنی ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے۔ جو وہ جنی۔ اور بیٹا ایسا ہو نہیں سکتا۔ جیسی وہ بیٹی تھی۔ اور میں نے اُن کا نام مریم رکھا۔ اور میں اُسکو اور اُس کی اولاد کو شیطانِ مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ پھر اس کے رب نے اُسے اچھی طرح قبول کیا۔ اور اچھی طرح بڑھایا۔ اور زکریا کو اس کا کفیل بنایا۔ جب کبھی اس کے پاس زکریا محراب میں آتا۔ تو اس کے پاس کچھ کھانا رکھا ہوا پاتا۔ زکریا نے کہا۔ اے مریم یہ کھانا کہاں سے تیرے پاس آتا ہے۔ وہ بولی۔ یہ اللہ کے پاس سے آتا ہے بیشک اللہ جسے چاہے بےحساب رزق دیتا ہے۔ اسی سے متاثر ہو کر زکریا نے اپنے رب سے دعا کی کہا اے میرے رب اپنی طرف سے مجھے پاک اولاد بخش۔ بیشک تو دعا سُنتا ہے۔ پھر جب زکریا محراب میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ فرشتوں نے اُسے آواز دیکر کہا۔ کہ اللہ تجھے خوشخبری دیتا ہے۔ یحییٰ کی جو خدا کے کلمہ (عیسیٰ) کا مصدق اور سید ہوگا۔ اور عورتوں سے برطرف رہے گا۔ اور ایک نبی ہوگا نیکوں میں سے۔ زکریا نے کہا کہ اے میرے رب میرے لڑکا کیونکر ہوگا۔ اور میری حالت یہ ہے۔ کہ میں بڈھا ہوں۔ اور میری عورت بانجھ ہے۔ فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہے سو کرتا ہے۔ کہا اے میرے رب مجھے کوئی نشانی دے۔ فرمایا تیری نشانی یہ ہے۔ کہ تو تین دن لوگوں سے بول نہ سکیگا۔ صرف اشارہ کریگا۔ اور اپنے رب کو

بہت یاد کرتا رہ۔ اور صبح و شام تسبیح کر
اور جب فرشتوں نے کہا۔ اے مریم اللہ نے تجھے پسند کیا۔ اور تجھے پاک کیا۔ اور سارے جہان کی عورتوں پر تجھے برگزیدہ کیا۔ اے مریم اپنے رب کی اطاعت کر اور سجدہ کر اور نمازیوں کے ساتھ نماز قایم کر۔ اے محمدؐ یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جنکو ہم بذریعۂ وحی تجھے بتلاتے ہیں۔ حالانکہ تو ان کے پاس حاضر نہ تھا جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریم کا کفیل کون ہو۔ اور تو اُن کے پاس نہ تھا۔ جب وہ جھگڑا کر رہے تھے۔ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تجھے خوشخبری سناتا ہے۔ اپنے ایک کلمہ کی جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے۔ وہ دنیا اور آخرت میں عزت والا اور مقربین میں سے ہے۔ اور وہ لوگوں سے گہوارہ میں اور پوری عمر کا ہو کے کلام کرے گا۔ اور وہ نیک بختوں میں ہے۔ مریم بولی۔ اے میرے رب میرے لڑکا کیونکر ہو گا۔ حالانکہ مجھے کسی بشر نے نہیں چھوا۔ فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جب کوئی کام ٹھہراتا ہے۔ تو صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو جا۔ سو وہ ہو جاتا ہے۔ اور خدا عیسیٰ کو کتاب اور حکمت اور توریت و انجیل سکھائے گا۔ اور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنائے گا۔ کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب سے ایک نشان لیکر آیا ہوں۔ میں مٹی سے تمہارے لئے پرندہ کی صورت پیدا کر کے اس میں پھونکتا ہوں۔ تو وہ بحکم خدا ایک پرندہ ہو جاتا ہے۔ اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا ہوں۔ اور باذن خدا مردوں کو جلاتا ہوں۔ اور جو کچھ تم کھا کے آؤ۔ اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں رکھ کے آؤ۔ تمھیں بتلا دیتا ہوں۔ اس میں تمہارے لئے نشانی ہے۔ اگر تم مومن ہو۔ اور مجھ سے آگے توریت ہے۔ اس کا میں مصدق ہوں۔ اور اس لئے آیا ہوں۔ کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام ہوئی تھیں۔ میں اُن کو تمہارے لئے حلال کروں۔ اور تم پاس تمہارے رب سے نشان لیکر آیا ہوں۔ سو تم اللہ سے ڈرو۔ اور میری اطاعت کرو۔ بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے۔ سو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھی راہ ہے۔ پھر جب عیسیٰ نے اُن کا کفر معلوم کیا۔ تو کہا خدا کی راہ میں میرا کون مددگار ہے۔ حواریوں نے کہا۔ کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے۔ اور تو گواہ ہو۔ کہ ہم ماننے والے ہیں۔ اے ہمارے رب جو کچھ تو نے نازل کیا ہے۔ ہم نے اس کو مانا۔ اور ہم رسول کے تابع ہوئے۔ سو تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔ اور انہوں نے مکر کیا۔ اور اللہ نے بھی مکر کیا۔ اور اللہ کی تدبیر اچھی ہے۔
جب اللہ نے کہا۔ اے عیسیٰ میں تجھے لینے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا۔ اور کافروں سے پاک کرنیوالا ہوں۔ اور تیرے تابعداروں کو قیامت کے دن تک کافروں کے اوپر رکھوں گا۔ پھر میری طرف تمہیں لوٹنا ہو گا۔ پھر جس میں تم اختلاف رکھتے ہو۔ اس میں میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا۔ سو وہ جو کافر ہوئے۔ اُن کو دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا۔ اور اُن کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔ اور وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے۔ اُن کو خدا اُن کا پورا حق دیگا۔ اور ظالم لوگ خدا کو خوش نہیں آتے۔ یہ اے محمدؐ ہم تجھے حکمت بھرا بیان اور آیات پڑھ کے سناتے ہیں۔ بیشک عیسیٰ کی مثال خدا کے نزدیک آدم کی سی مثال ہے۔ کہ اسکو خدا نے مٹی سے بنایا۔ اور پھر اس نے کہا۔ کہ ہو جا۔ اور وہ ہو گیا۔ یہ حق بات ہے تیرے رب کی طرف سے۔ سو تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ پھر جو کوئی بعد اس کے تجھے علم حاصل ہو

چکاہے۔اس بارہ میں تجھ سے جھگڑے۔ تو کہہ۔ کہ آؤ۔ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں ایک جگہ جمع کریں۔ پھر گڑگڑا کر دعائیں کریں۔ اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں۔ اللہ یہی سچا قصہ ہے۔ اور سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں۔ اور بیشک خدا غالب حکمت والا ہے۔

۱۰۔ جو کہ نسلِ انسانی کو اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی پر لاکر امن وچین قائم کرنا افضل ترین عبادت ہے جس کی مکمل تعلیم رسول پاک کے ذریعہ

قرآن پاک میں موجود کیگئی ہے۔ اور جس پر عامل ہوکر حضرت محمدؐ نے اپنے ایام حیات میں نمونہ مکمل کر دکھایا۔ اور تنِ واحد اور یتیمی میں پرورش پاکر اس تعلیم پر عامل ہونے سے نہ جھجکے اور

اور جسطرح اللہ پاک کی ذات امر ربی (روح) کی صورت میں ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے ساتھ یکجہتی کو اختیار کئے ہوئے دنیا کی ہر ایک چیز پر حکمران ہے۔ اسی نمونہ کے مطابق انسانی دنیا کو ایک آئین میں لاکر۔ اور ہر ایک مغایرت کے رفع کرنے کا اہتمام بھی موجود کر دیا۔ تاکہ آئندہ نسلیں اس تعلیم پر عامل ہوکر یکجہتی قائم کریں۔ اس صلہ میں اللہ تعالیٰ کی اپنی ذات اور فرشتے آپ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اور یہی حکم مومنوں کے لئے روا کیا گیا۔ تا آنکہ انجام کار تمام دنیا امن پسند ہو جائے۔ اور دائرہ اخوت یگانگت اور یکجہتی مکمل ہو جائے۔

سورۂ احزاب رکوع ۷۔ آیات ۵۶ تا ۵۸۔ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو! تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ اللہ نے دنیا اور آخرت میں اُن پر لعنت کی ہے۔ اور اُن کے لئے رسوائی کا عذاب تیار کیا ہے۔ اور وہ جو ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی کام کیا ہو۔ ایذا دیتے ہیں۔ انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے۔

سورۂ ضحیٰ۔ دھوپ چڑھنے وقت کی قسم۔ اور رات کی جب چھا جائے۔ کہ تیرے رب نے نہ تجھے چھوڑا اور نہ بیزار ہوا۔ اور البتہ آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے۔ اور البتہ عنقریب تیرا رب تجھے دیگا پھر تو راضی ہو جائے گا۔ کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا۔ پھر جگہ دی۔ اور تجھے بھٹکتا پایا۔ پھر ہدایت کی۔ اور تجھے محتاج پایا۔ پھر تونگر کر دیا۔ سو جو یتیم ہو اس کو نہ دبا۔ اور جو سائل ہو۔ اس کو نہ جھڑک اور جو تیرے رب کا احسان ہے۔ اُس کو بیان کر۔

ساتویں منزل: ایسی مثالوں کو پیش نظر رکھنا جس سے حس اور حوصلہ عبرت انگیز ہو کر پُرامن نظامِ زندگی قائم کر سکیں۔ سر ایک

خود غرضی - فتنہ - فساد - ظلمت اور جہالت سے نسل انسانی کو نجات دلا سکیں - اور تباہ و برباد شدہ یا تباہی میں گرفتار قوموں کی عملی زندگی ہمارے لئے باعث عبرت ہے

نفس مضمون: - غیر المغضوب علیہم و لا الضالین ۝

عام مروجہ معنے: جن پر تو غصہ ہوا - اور بھٹکنے والوں کے طرزِ عمل سے بچا۔

حقیقت افروز معنی: - اُن نتائج و عواقب امور کو سوچنا - اور ایسے اعمال بد سے پرہیز رکھنے کی خواہش ہے - جو ایسی قوموں کا نقشہ پیش کرتے ہیں - باہمی نا اتفاقیوں - خود غرضیوں - بدکرداریوں - بد اندیشیوں - غفلتوں - تکبر اور نہکار وغیرہ وغیرہ کی وجہ سے تباہ و برباد ہو چکی ہیں - یا ابھی تک گمراہی کے نرغہ میں گرفتار چلی آرہی ہیں - اور انکی تباہ کاریاں پیدا کرنے والی چالیں انسانوں کو انسان بنانے کی بجائے حیوانوں سے بھی بدتر بنانے پر مائل ہیں اور صرف خود غرضیوں کی پرورش کرتے ہوئے انسانوں اور اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر اُن کو کارآمد بنانے کے پُرامن نظام کو قائم رکھنے سے بھی گریزاں ہیں -

مقصد تحقیقی: - گویا جہاں اپنی ہی جنس کے انسانوں کو کارآمد کر کے اُن سے مفاد حاصل کرنا قوموں - حکومتوں اور صاحب وسعت انسانوں نے اپنی ذمہ داریوں میں شمار ہی نہیں کر رکھا - لازمی طور پر دیگر اشیاء کی تکمیل پر اُن کا راغب ہونا اور مخلوق خدا کی خدمت سے غفلت اختیار کرنا اور امر ربی یا روح کی طرح ہر ایک چیز کی حقیقت سے آگاہ ہو کر تربیت اور تکمیل کے سامانوں کا پُر منفعت بنانے کی منزل تک موجود رکھنا کسی طرح خیال میں بھی نہیں لایا جا سکتا ایسی ہی قوموں کے لئے سورۂ حجر رکوع ۲ میں واضح کیا گیا ہے - کہ گمراہوں کی وعدہ گاہ دوزخ ہے - جس کے سات دروازے ہیں - اور ہر دروازہ کے لئے ان میں سے ایک حصہ مقرر ہے +

پہلی فصل: اپنی ہی نیک اور بد خواہشوں کے اثرات سے وہ نافرمان قومیں جو اللہ تعالیٰ کے زیرِ عتاب آکر تباہ و برباد ہو چکی ہیں +

۱- کثرت پانی سے قبل از وقت بچاؤ کی سبیل نہ سمجھنے پر قوم نوح کی تباہی!

سورۂ ہود - رکوع - ۳ و ۴ - ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا - کہ میں تمہارے لئے صریح ڈرانے والا ہوں - کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو - میں تمہاری نسبت دکھ دینے والے عذاب کے دن سے ڈرتا ہوں - اس کی قوم کے شریف کافروں نے کہا - ہم تجھے اپنی ہی مانند ایک آدمی دیکھتے ہیں - اور ہم تیرے تابع ان لوگوں کے سوا نہیں دیکھتے - جو ہمارے کمینے ظاہری سمجھ کے آدمی ہیں - اور ہم تم میں اپنی نسبت

کچھ فضیلت نہیں دیکھتے - بلکہ ہمارا خیال ہے کہ تم جھوٹے ہو - اور وہ بولا اے قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے حجت پر ہوں - اور اس نے مجھ پر رحمت کی ہے - پھر یہ کیفیت تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ کی گئی ہے - تو کیا ہم وہ رحمت زبردستی تمہارے سر چمیٹ دیں - اور تم اُسے ناپسند کرتے ہو - اور اے قوم میں اس پر تم سے کچھ مال نہیں مانگتا - میرا بدلا صرف اللہ پر ہے - اور میں ایمانداروں کو نکال دینے والا بھی نہیں - انہیں اپنے رب سے ملنا ہے - لیکن تم مجھے جاہل نظر آتے ہو - اور اے قوم اگر میں انہیں نکال دوں - تو اللہ سے کون میری مدد کریگا - کیا تم دھیان نہیں کرتے؟ اور میں تم سے نہیں کہتا - کہ خدا کے خزانے میرے پاس ہیں - اور نہیں کہتا - کہ میں غیب دان ہوں - اور نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں اور میں اُن کے حق میں جنہیں تمہاری آنکھیں بحقارت دیکھتی ہیں - نہیں کہتا کہ خدا انہیں کچھ بھلائی نہ دیگا - جو ان کے دلوں میں ہے - خدا خوب جانتا ہے - اگر ایسا کہوں تو بیشک میں ظالموں میں ہونگا بولے اے نوح تو ہم سے جھگڑا اور بہت جھگڑ چکا - اب لے آ جو تو ہم سے وعدہ کرتا ہے - اگر تو سچا ہے بولا اسکو اللہ ہی لائے گا - اگر وہ چاہے گا - اور تم تھکا نہ سکو گے - اور جو اللہ تمہیں گمراہ کرنا چاہے گا - تو میری نصیحت تمہیں مفید نہ ہوگی - اگر میں تمکو نصیحت کرنا چاہوں - وہ تمہارا رب ہے اور تم اُسی کیطرف پھرائے جاؤ گے اور نوح کیطرف وحی بھیجی گئی - کہ تیری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں - اب اُن کے سوا اور کوئی ایمان نہ لائے گا - سو تو اس پر غم نہ کھا - جو وہ کرتے ہیں - اور تو ہماری وحی کے مطابق اور ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی بنا - اور ہم سے ظالموں کی نسبت نہ بول - کہ وہ غرق ہونگے - اور وہ کشتی بناتا تھا - اور اس کی قوم کے سردار جب اس پر گذرتے تو اس پر ہنستے - نوح نے کہا اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم تم پر ہنسیں گے - جیسے تم ہنستے ہو - سو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا - کہ وہ کون ہے - جس پر رسوائی کا عذاب آئے گا - اور اس پر دائمی عذاب اترے گا - یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا - اور تنور نے جوش مارا - تو ہم نے کہا کہ ہر جنس کے دو عدد جوڑے اور سوائے اس کے جس کی نسبت پہلے حکم ہو چکا ہے - اپنے اہل کو اور جو ایمان لایا ہو - اس کو کشتی میں چڑھا - اور اس کے ساتھ ایماندار تھوڑے تھے - اور بولا کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے - تم اس میں چڑھو - میرا رب بخشنے والا مہربان ہے - اور کشتی اُن کو ایسی موجوں میں - کہ پہاڑ کی مانند تھیں لئے پھرتی تھی - اور نوح نے اپنے بیٹے کو کہ کنارہ پر تھا - کہا کہ بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو - اور کافروں کے ساتھ نہ رہ - وہ بولا میں پہاڑ پر لگ رہوں گا - وہ مجھے پانی سے بچائے گا - کہا اللہ کے عذاب سے آج کوئی نہیں بچا سکتا - وہی بچے گا جس پر رحم ہوا - اور دونوں کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی - سو وہ ڈوبنے والوں میں ڈوب گیا - اور کہا گیا - اے زمین اپنا پانی نگل جا - اور اے آسمان ٹھہر جا - اور پانی سکھا دیا گیا - اور کام پورا ہو گیا - اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہر گئی - اور کہا گیا ظالم دور ہوں - اور نوح نے اپنے رب کو پکارا - اور کہا اے رب میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے - اور تیرا سچا وعدہ ہے - اور تو سب سے بڑا حاکم ہے - فرمایا اے نوح وہ تیرے اہل میں نہیں - اس کے کام بد ہیں - سو جس بات کا تجھے علم نہیں - اس کی بابت ہم سے نہ پوچھ - میں تجھے

نصیحت دیتا ہوں۔ کہ جاہلوں میں نہ ہو۔ کہا اے رب میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ جو میں نہیں جانتا۔ اس کی بابت تجھ سے پوچھوں۔ اور اگر تو مجھے نہ بخشے۔ اور مجھ پر رحم نہ کرے۔ تو میں زیاں کاروں میں ہونگا۔ حکم ہوا کہ اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے اتر۔ وہ برکتیں تجھ پر اور اُن امتوں پر ہیں۔ جو تیرے ساتھ ہیں۔ اور کتنی امتیں ہیں۔ جنہیں ہم بہرہ مند کریں گے۔ پھر ہماری طرف سے انہیں دکھ کی مار پہنچیگی۔ یہ غیب کی خبریں ہیں۔

۲۔ خیالات اور اعمال میں اختلافات اور ایک دوسرے کی امداد سے انکار کرنے پر قوم عاد کی تباہی

سورۂ ہود رکوع ۵۔ ہم نے قوم عاد کی طرف اس کے بھائی ہود کو بھیجا۔ اس نے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے لیے اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تم نرا جھوٹ بولتے ہو۔ اے قوم میں اس پر تم سے اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت اُسی پر ہے۔ جس نے مجھے پیدا کیا۔ کیا تم نہیں سمجھتے؟ اور اے قوم اپنے رب سے مغفرت مانگو۔ پھر اس کی طرف رجوع ہو۔ وہ تم پر آسمان سے دہانے چھوڑ دیگا۔ اور تمہیں قوت پر قوت دیگا۔ اور تم گنہگار ہو کر نہ بھاگو۔ بولے اے ہود تو ہمارے پاس کچھ سند لیکر نہیں آیا۔ اور ہم اپنے معبودوں کو تیرے کہنے سے نہ چھوڑیں گے۔ اور تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ ہم یہی کہتے ہیں۔ کہ ہمارے معبودوں سے کسی نے تجھے برائی سے آسیب پہنچایا ہے۔ کہا میں خدا کو گواہ لاتا ہوں۔ اور تم گواہ رہو۔ کہ میں اللہ کے سوا تمہارے شریکوں سے بیزار ہوں۔ سو تم سب ملکر میرے حق میں بدی کر دو۔ پھر مجھے مہلت نہ دو۔ میں نے اللہ پر جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ بھروسہ کیا۔ کوئی چلنے والا نہیں ہے۔ جس کی چوٹی اللہ کے ہاتھ میں نہ ہو۔ ضرور میرا رب راہ راست پر ہے۔ پھر اگر تم نہ مانو۔ تو میں جو دیکر تمہاری طرف بھیجا گیا تھا۔ تم پاس پہنچا چکا۔ اور میرا رب تمہارے سوا دوسرے آدمی تمہارے جانشین کریگا۔ اور تم اس کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے۔ میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے۔ اور جب ہمارا حکم آیا۔ ہم نے ہود کو اور اس کے ایماندار ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچالیا۔ اور سخت عذاب سے انہیں ہم نے نجات دی۔ اور یہ سرگذشت قوم عاد کی ہے۔ انہوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا۔ اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ اور ہر کسی سرکش مخالف کا حکم مانا تھا۔ اور اُن کے پیچھے اس دنیا میں اور قیامت کے دن لعنت لگائی گئی۔ سنتا ہے۔ عاد نے اپنے رب کا انکار کیا (اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی امداد دہی میں) سنتا ہے پھٹکار ہو عاد پر۔ جو ہود کی قوم تھی۔

۳۔ انسانی کارآمد مویشیوں کی معاشرت میں رخنہ اندازی کرنے پر قوم ثمود کی تباہی

سورۂ ہود رکوع ۶۔ ہم نے ثمود کی طرف اس کا بھائی صالح بھیجا۔ کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا۔ اور اس میں تمہیں بسایا۔ سو تم
اس سے مغفرت مانگو۔ پھر اس کی طرف توبہ کرو۔ بیشک میرا رب نزدیک ہے قبول کرنے والا۔ کہا
اے صالح اس سے پہلے تو ہم میں تجھ سے امیدیں کی جاتی تھیں۔ کیا تو ہمیں اُن کی عبادت سے جنہیں
ہمارے بڑے پوجتے تھے منع کرتا ہے۔ اور جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔ اس میں ہمیں شک
ہے کہ دل نہیں ٹھہرتا۔ کہا اے قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے حجت پر ہوں۔ اور اس
نے مجھے اپنی طرف سے رحمت بخشی ہے۔ تو اللہ سے کون میری مدد کرے گا۔ اگر میں اس کی نافرمانی کروں
سو تم سوائے خسارہ کے میرا کچھ نہیں بڑھاتے۔ اور اے قوم یہ اللہ کی اونٹنی ہے تمہارے لئے نشان
سو تم اسے چھوڑ دو۔ کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے۔ اور اسے برائی سے نہ چھوؤ۔ کہ تمہیں عذاب پکڑے گا
پھر انہوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے۔ تب صالح نے کہا۔ تین دن اپنے گھروں میں فائدہ اٹھالو یہ
وعدہ جھوٹا نہ ہوگا۔ پھر جب ہمارا حکم آیا۔ تو ہم نے صالح اور اس کے ایماندار ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچالیا
اور اس دن کی رسوائی سے بھی۔ بیشک تیرا رب وہی زور آور غالب ہے۔ اور ظالموں کو چنگھاڑ نے پکڑ لیا
سو وہ فجر کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ گویا وہاں کبھی نہ بسے تھے۔ سنتا ہے ثمود نے اپنے
رب کا انکار کیا۔ سنتا ہے لعنت ہو۔ ثمود پر۔

۴- اپنی نسلی ترقی کرنے والے تخم کی حفاظت نہ کرنے پر قوم لوط کی تباہی

سورۂ ھود رکوع ۷۔ ہمارے رسول ابراہیم کے پاس بشارت دینے آئے بولے سلام۔ ابراہیم نے
جواب دیا سلام۔ پھر دیر نہ کی۔ کہ ایک تلا ہوا بچھڑا لے آیا۔ پھر جب دیکھا کہ اُن کے ہاتھ اس طرف نہیں
آتے تو انہیں اوپری جانا اور اُن سے دل میں ڈرا۔ وہ بولے مت ڈر ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے
ہیں۔ اور اس کی عورت کھڑی تھی۔ وہ ہنسی پھر ہم نے اس عورت کو اسحاق کی بشارت دی۔ اور
اسحاق کے بعد یعقوب کی۔ بولی خرابی میری۔ کیا میں جنوں گی۔ حالانکہ بوڑھی ہوں۔ اور یہ میرا شوہر
پیر مرد ہے۔ یہ تو تعجب کی بات ہے۔ کہا کیا تو خدا کے حکم سے تعجب کرتی ہے۔ اے اہل بیت تم
پہ اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں۔ بیشک وہ سزاوار حمد بزرگ ہے۔ پھر جب ابراہیم کا خوف
دور ہوا۔ اور اسکو بشارت پہنچی۔ تو ہم سے قوم لوط کے بارہ میں جھگڑنے لگا۔ بیشک ابراہیم تحمل والا
درد مند تائب تھا۔ اے ابراہیم یہ جھگڑا چھوڑ۔ تیرے رب کا حکم آچکا۔ اور اُن پر عذاب آنے لگا۔
جو نہ ٹلیگا۔ اور جب ہمارے رسول لوط کے پاس آئے۔ تو وہ اُن سے ناخوش اور تنگ دل ہوا۔ اور کہا
یہ دن بڑا سخت ہے۔ اور اس کی قوم کے لوگ اس کے پاس دوڑتے آئے۔ اور پہلے سے وہ برے
کام کیا کرتے تھے۔ لوط بولا۔ اے قوم یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں۔ وہ تمہارے لئے زیادہ پاک ہیں
سو اللہ سے ڈرو۔ اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی شائستہ آدمی نہیں۔ بولے
تجھے تو معلوم ہے۔ کہ تیری بیٹیوں میں ہمارا کچھ حق نہیں۔ اور جو ہم چاہتے ہیں۔ تو جانتا ہے۔ بولا

کاش کہ تمہارے مقابلہ میں مجھے قوت ہوتی یا میں کسی محکم آسرے میں جا بیٹھتا۔ فرشتے بولے۔ اے لوط ہم تیرے
رب کے رسول ہیں۔ یہ تجھ تک نہ پہنچ سکیں گے۔ سو کچھ رات گئے تو اپنے اہل لیکر نکل جا۔ اور تم میں سے کوئی
پیچھے مڑ کے نہ دیکھے۔ مگر تیری عورت دیکھے کہ اس پر وہی مصیبت آنی ہے۔ جو اُن پر آئے گی۔
اُن کے وعدہ کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح نزدیک نہیں؟ پھر جب ہمارا حکم آیا۔ ہم نے وہ بستی الٹ
دی اور اُن پر کھنگر کی پتھریاں تہ بر تہ برسائیں۔ جو کہ تیرے رب کے پاس نشان دار تھیں۔ اور وہ بستی
ظالموں سے کچھ دور نہیں۔

۵۔ ماپ تول یا تقسیم سامان ہائے معاشرت میں خرابیاں کرنے سے قوم مدین کی تباہی

سورۂ ھود: رکوع ۸۔ مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ بولا اے قوم
اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ اور ماپ تول میں کمی نہ کرو۔ میں تمہیں
آسودہ حال دیکھتا ہوں۔ اور مجھے تمہاری نسبت گھیرنے والے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ اور اے قوم
انصاف سے ماپ تول کو پورا رکھو۔ اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دو۔ اور زمین میں فساد کرتے
نہ پھرو۔ اللہ کا دیا جو بچے وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر مومن ہو اور میں تمہارا نگہبان نہیں۔ بولے
اے شعیب کیا تیری نماز نے تجھے یہ سکھلایا۔ کہ ہم اُن کو چھوڑ دیں۔ جن کو ہمارے بڑے پوجتے تھے
یا یہ کہ ہم اپنے اموال میں جو چاہیں نہ کریں۔ تو بڑا بردبار نیک ہے۔ کہا اے قوم دیکھو تو اگر
میں اپنے رب سے حجت پر ہوں۔ اور اس نے مجھے اپنی طرف سے نیک روزی دی ہے۔ اور میں
نہیں چاہتا۔ کہ جن باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں وہ میں آپ کروں۔ میرا ارادہ تو صرف اصلاح کا
ہے جہاں تک مجھ سے ہو سکے۔ اور میری توفیق اللہ ہی سے ہے۔ میں نے اُسی پر بھروسہ کیا اور
اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور اے قوم میری مخالفت تمہارے حق میں اس کی باعث نہ ہو کہ
تم پر ویسی مصیبت آئے۔ جیسی قوم نوح یا قوم ہود پر یا قوم صالح پر آئی تھی۔ اور قوم لوط
تم سے بہت دور نہیں۔ اور اپنے رب سے معافی مانگو۔ پھر اسی کی طرف توبہ کرو۔ بیشک میرا
رب مہربان محبت والا ہے۔ بولے اے شعیب جو تو کہتا ہے۔ ہم اس میں کی بہت باتیں نہیں
سمجھتے۔ اور تجھے ہم اپنے درمیان ناتواں دیکھتے ہیں۔ اور اگر تیری برادری نہ ہوتی۔ تو ہم تجھے ضرور
سنگسار کرتے۔ اور تو ہم پر غالب نہیں ہے۔ بولا۔ اے قوم کیا میری برادری خدا کی نسبت تمہارے
نزدیک زیادہ زبردست ہے۔ اور خدا کو تم نے اپنی پس پشت پھینک دیا۔ تمہارے کام میرے رب
کے قابو میں ہیں۔ اور اے قوم تم اپنی جگہ میں کام کئے جاؤ۔ میں اپنی جگہ کام کرتا ہوں۔ آئندہ
کو تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ رسوائی کا عذاب کس پر آتا ہے۔ اور کون جھوٹا ہے۔ اور تاکتے
رہو میں بھی تمہارے ساتھ تاکتا ہوں۔ اور جب ہمارا حکم آیا۔ ہم نے اپنی رحمت سے
شعیب اور اُس کے ایماندار ساتھیوں کو بچا لیا۔ اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آ لیا۔ سو وہ صبح کو

اپنے گھروں میں مرے پڑے تھے۔ گویا وہاں کبھی نہ بسے تھے۔ سنتا ہے۔ پھٹکار پڑی مدین پر جیسے ثمود کو پھٹکار پڑی تھی۔

۶۔ متکبر اور ظالم ہونے کی بناء پر قوم فرعون کی تباہی!

سورۂ ھود رکوع ۹۔ ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں اور واضح سند کے ساتھ فرعون اور اس کی جماعت کی طرف بھیجا سو وہ لوگ فرعون کے حکم پر چلے اور فرعون کا حکم اچھا نہ تھا۔ فرعون قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے ہوگا۔ پھر انہیں آگ پر جا اتارے گا۔ اور برا گھاٹ ہے۔ جہاں جا اترے اور اس دنیا میں اور قیامت کے دن اُن کے پیچھے لعنت لگی۔ برا انعام ہے جو ملا۔ یہ بستیوں کی بعض خبریں ہیں۔ جو ہم تجھے سناتے ہیں۔ بعض بستیاں قائم ہیں اور بعض اجڑ گئیں۔ اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا۔ لیکن وہ اپنی جانوں پر ظلم کر گئے۔ سو جب تیرے رب کا حکم آیا۔ اُن کے معبود جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے۔ اُن کے کچھ کام نہ آئے۔ اور اُن کے لئے سوائے ہلاکت کے کچھ نہ بڑھایا۔ اور تیرے رب کی ایسی ہی پکڑ ہے۔ جب وہ ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے۔ بیشک اس کی گرفت سخت دکھ دینے والی ہے۔ جو کوئی عذاب آخرت سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے اس بات میں نشان ہے۔ اور وہ ایک دن ہے۔ جس میں سب آدمی جمع ہوں گے۔ اور وہ وہ دن ہے۔ جس میں سب لوگ حاضر کئے جائیں گے۔ اور ہم نے اس میں صرف ایک وقتِ معین تک کے لئے تاخیر کی ہے جب وہ دن آئے گا۔ کوئی بے اذن خدا کے نہ بولے گا۔ سو کوئی اُن میں بدبخت ہوگا۔ اور کوئی نیک بخت۔ سو جو بدبخت ہیں۔ آگ میں جائیں گے۔ اُن کو وہاں چلانا ہے اور دھاڑنا ہے۔ جب تک آسمان و زمین قائم ہے اُسی آگ میں رہیں گے۔ مگر جو تیرا رب چاہے۔ بیشک تیرا رب جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔ اور وہ جو نیک بخت ہیں۔ وہ جنت میں ہوں گے۔ جب تک زمین و آسمان ہے وہاں رہیں گے۔ مگر جو چاہے تیرا رب۔ غیر منقطع بخشش ہے۔ اے محمدؐ تو اُن چیزوں کی نسبت۔ جن کو یہ لوگ پوجتے ہیں۔ شک میں نہ رہ۔ جیسے پہلے اُن کے باپ دادا پوجتے تھے۔ ویسے ہی یہ بھی پوجتے ہیں۔ اور ہم اُن کا حصہ بغیر گھٹائے اُن کو دیں گے۔

دوسری فصل — اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب میں گرفتار نسلوں کی گمراہیاں

۱۔ بنی اسرائیلیوں کا گمراہی کی وجہ سے روزِ قیامت تک عداوت و کینہ میں مبتلا رہنا!

سورۂ مائدہ رکوع ۳۔ آیات ۱۵ تا ۱۷۔ اللہ بنی اسرائیل سے عہد لے چکا ہے۔ اور ہم (اللہ) نے اُن میں بارہ سردار اٹھائے۔ اور اللہ نے کہا۔ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز پڑھو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور میرے رسولوں کو مانو۔ اور اُن کی مدد کرو۔ اور خدا کو قرض حسنہ دو۔ تو میں تم سے تمہاری برائیاں

دور کر دوں گا۔ اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ پھر اس کے بعد جو کوئی تم میں کافر ہوگا۔ وہ بیشک سیدھی راہ سے بہک گیا۔ سو اُن کی عہد شکنی کے سبب ہم نے اُن پر لعنت کی۔ اور اُن کے دل سیاہ کر دیئے۔ کہ وہ باتوں کو اُن کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں۔ اور جو نصیحت انہیں ملی تھی۔ اس کا ایک حصہ بھول گئے۔ اور تو ہمیشہ اے محمدؐ۔ اُن کی خیانت سے مطلع ہوتا ہے۔ مگر تھوڑے اُن میں ایسے نہیں۔ سو اُن سے درگذر کر۔ اور انہیں معاف رکھ۔ بیشک خدا نیکی کرنے والوں کو چاہتا ہے۔ اور وہ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ اُن سے بھی ہم نے عہد لیا تھا۔ سو وہ بھی اس نصیحت کا جو انہیں ملی تھی۔ ایک حصہ بھول گئے۔ سو ہم نے اُن دونوں فرقوں کے درمیان روز قیامت تک عداوت اور کینہ اٹھا دیا ہے۔ اور عنقریب خدا انہیں اس سے آگاہ کرے گا۔

۲۔ نصاریٰ کا اللہ تعالیٰ کی صفت رب کو یہ امتحان میں لینے اور پھر اس صفت رب کی پیروی سے منکر ہو جانے کی وجہ سے عتاب میں آنا۔

سورہ مائدہ رکوع ۱۵۔ آیات ۱۱۲ تا ۱۱۵۔ جب حواریوں نے کہا تھا۔ کہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تیرے رب میں ایسی قدرت ہے۔ کہ آسمان سے ایک ہم پر خوردنی خوان نازل کرے۔ عیسیٰ نے کہا۔ اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ وہ بولے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس میں سے کھائیں۔ اور ہمارے دلوں کو اطمینان ہو۔ اور ہم جانیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے۔ اور ہم اس پر گواہ رہیں۔ عیسیٰ بن مریم نے کہا۔ اے اللہ ہمارے رب آسمان سے ہم پر ایک خوان نازل کر کہ ہمارے لئے عید ہو۔ ہمارے پہلے اور پچھلوں کے لئے۔ اور تیری طرف سے ایک نشان ہو۔ اور ہمیں رزق دے۔ اور تو بہتر رزق دینے والا ہے۔ خدا نے کہا وہ خوان میں تم پر نازل کروں گا۔ پھر جو کوئی اس کے بعد تم میں سے کافر ہو جائے گا۔ اسے ایسا دکھ دوں گا۔ کہ ویسا جہان میں کسی کو نہ دوں گا۔

۳۔ یہودیوں کا حریص ہونے کی وجہ سے تباہ حالی میں زندگی گذارنا

سورہ اعراف رکوع ۲۱۔ اے محمدؐ یہود سے اُس بستی کا حال پوچھ۔ جو سمندر کے کنارہ پر تھی۔ جب وہاں کے لوگ سبت کے دن زیادتی کرنے لگے تھے۔ جب اُن کا سبت کا دن ہوتا۔ اُن کی مچھلیاں پانی پر آکر تیرتی تھیں۔ اور جب سبت نہ ہوتا۔ تب نہ آتیں۔ یوں ہم نے انہیں آزمایا۔ اس لئے کہ وہ فاسق تھے۔ اور جب اُن میں سے ایک جماعت نے کہا تم کیوں ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہو۔ جنہیں اللہ ہلاک کرنا یا عذاب شدید پہنچانا چاہتا ہے۔ کہا تمہارے رب کے سامنے الزام اتارنے کے لئے نصیحت کرتے ہیں۔ اور شاید کہ وہ ڈریں۔ پھر جب انہوں نے اس کو بھلا دیا۔ جو انہیں سمجھایا گیا تھا۔ تو ہم نے بدی سے منع کرنے والوں کو بچا لیا۔ اور ظالموں کو بڑے عذاب میں گرفتار کیا۔ اس لئے کہ وہ فاسق تھے۔ پھر جب مخالفت کے کاموں میں بڑھ گئے۔ تب

ہم نے اُن سے کہا۔ کہ پھٹکارے ہوئے بندر بن جاؤ۔ اور یاد کرو۔ جب تیرے رب نے پکار دیا۔ کہ وہ ان یہودیوں میں قیامت کے دن اس شخص کو کھڑا رکھے گا۔ جو انہیں برا عذاب پہنچاتا رہے گا۔ تیرا رب جلد سزا دیتا ہے۔ اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ہم نے یہود کو زمین میں گروہ گروہ کر کے متفرق کر دیا ہے۔ اُن میں بعض شخص نیکوکار ہیں اور بعض اور طرح کے ہیں۔ اور ہم نے انہیں نعمتوں اور مشقتوں میں آزمایا ہے۔ اور شائد وہ پھریں۔ پھر اُن کے بعد ناخلف لوگ کتاب کے وارث ہوئے۔ کہ خسیس دنیا کی چیزیں اختیار کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ ہمیں معاف ہو جائے گا۔ اور اگر ویسا ہی اور اسباب اُن کے پاس آجائے اُسے لیلیں۔ کیا وہ عہد جو کتاب میں ہے اُن سے نہیں لیا گیا۔ کہ اللہ کی نسبت سوائے حق کے اور کچھ نہ بولیں گے۔ اور جو کتاب میں سے پڑھ چکے ہیں۔ اور آخرت کا گھر ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں۔ اور جو لوگ کتاب پکڑے ہوئے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں۔ ہم نیکوں کا ثواب ضائع نہ کریں گے۔ اور جب ہم نے جڑ سے اکھاڑ کے پہاڑ اُن پر اٹھایا تھا۔ جیسے کہ سائبان ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتے تھے۔ کہ وہ اُن پر گر پڑے گا۔ ہم نے کہا تھا۔ کہ جو ہم نے تم کو دیا ہے اُسے (توریت) زور سے پکڑو۔ اور جو اس میں ہے اُسے یاد کرتے رہو۔ شائد تم ڈرو۔

۴۔ کثرت کی خواہش ذلت اور محتاجی ہے۔ اور شہری لوگوں کا انجام جو حریص ہوتے ہیں۔ گویا اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنیوالوں کا حشر

سورۂ بقرہ رکوع ۷۔ اے محمدؐ جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا۔ تو ہم نے کہا اپنی لاٹھی پتھر پر مار۔ تب اس میں بارہ چشمے بہہ نکلے۔ اور سب آدمیوں نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا۔ اللہ کیطرف سے رزق کھاؤ اور پیو۔ اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک کھانے پر صبر نہ کریں گے۔ تو ہمارے لئے اپنے رب کو پکار۔ کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین میں اُگتی ہیں۔ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز۔ تو موسیٰ نے کہا۔ کیا تم اچھی چیز کو ادنیٰ چیز سے بدلنا چاہتے ہو۔ کسی شہر میں اتر جاؤ۔ جو مانگتے ہو۔ تم کو ملیگا۔ اور اُن پر ذلت اور محتاجی ڈالی گئی۔ اور خدا کا غضب لیکر پھرے۔ یہ اس لئے کہ وہ خدا کی نشانیوں سے انکار کرتے تھے۔ اور ناحق نبیوں کو قتل کیا کرتے تھے۔ اس لئے کہ نافرمان تھے۔ اور حد سے نکل جاتے تھے۔

سورۂ آل عمران رکوع ۲۰ آیات ۱۹۶۔۱۹۷ اے محمدؐ کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے۔ یہ اُن کے لئے تھوڑا سا فائدہ ہے۔ پھر اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا بچھونا ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اُن کے لئے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُن میں وہ ہمیشہ رہیں گے مہمانی ہے خدا کی طرف سے اور جو کچھ اللہ کے پاس موجود ہے۔ وہ نیکوں کے لئے بہتر ہے۔

سورۂ نساء رکوع ۲۲- آیت ۱۸- اے محمدؐ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا- اور خدا کی حدوں سے تجاوز کریگا- اُسے خدا آگ میں ڈالے گا- اس میں وہ ہمیشہ رہیگا- اور اس کے لئے رسوائی کا عذاب ہے-

تیسری فصل ﴿ مذہب سے گمراہی کی بناء پر تباہی میں گرفتار قومیں ﴾

۱- دین کی بعض باتوں کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا دنیا میں رسوائی اور عاقبت میں سخت عذاب ہے

سورۂ بقرہ رکوع ۱۰- جب ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا- کہ وہ صرف اللہ کی بندگی کریں گے- اور والدین اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں سے نیک سلوک رکھیں گے- اور لوگوں سے اچھی بات بولیں گے اور نماز پڑھیں گے- اور زکوٰۃ دیں گے- پھر تم پھر گئے- لیکن تھوڑے آدمی تم میں سے نہ پھرے- اور تم تو پھر جانے والے ہو- اور جب ہم نے تم سے اقرار لیا- اور تم خود گواہ ہو پھر تم آپس میں ویسی ہی خونریزی کرتے ہو- اور اپنے میں سے ایک فرقہ کو ان کے وطن سے نکال دیتے ہو- گناہ اور ظلم سے اُن پر غلبہ کرتے ہو- پھر وہ اگر قیدی ہو کے تمہارے پاس آتے ہیں- تو اُن کا فدیہ دے کے انہیں چھڑاتے ہو- اور ان کا تو نکالنا ہی تم پر حرام تھا- پھر کیا کتاب کی بعض باتیں مانتے اور بعض کا انکار کرتے ہو- پس جو کوئی بھی تم میں ایسا کرتا ہے- اس کی سزا سوائے اس کے کیا ہے- کہ دنیا میں رسوا ہوں- اور قیامت کے دن نہایت سخت عذاب کی طرف بھیجے جائیں- اور خدا تمہارے کاموں سے غافل نہیں- یہ وہی ہیں جنہوں نے دنیوی زندگی آخرت کے بدلے میں خریدی ہے- اُن کا عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا- نہ اُن کو کچھ مدد پہنچے گی-

(۲) علمایان دین اور مشائخ عظام کا لوگوں کو برے کاموں سے نہ روکنا اور صاحب وسعت آدمیوں (۲) کا مال اور دولت جمع کرنے میں مشغول ہو کر برے کاموں کی طرف راغب ہو جانا

سورۂ مائدہ رکوع ۹- آیات ۶۵ تا ۶۸- اے محمدؐ تو کہہ کیا میں تمہیں بتاؤں- کہ جزا میں اللہ کے نزدیک اُس سے بدتر کون ہے- اور وہ جن پر خدا نے لعنت کی اور غصہ ہوا- اور جن میں سے بعض کو بندر اور سؤر بنا دیا- اور وہ شیطان کو پوجنے لگے- وہی درجہ میں بدتر اور راہ راست سے بہت بہکے ہوئے ہیں- اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں- تو کہتے ہیں- کہ ہم ایمان لائے- حالانکہ وہ دل میں کفر لیکے آئے- اور کفر ہی لیکر نکل جاتے ہیں- اور خدا خوب جانتا ہے- جو وہ چھپاتے ہیں- اور تو اُن میں سے بہتوں کو دیکھے گا- کہ گناہ اور زیادتی اور حرام خوری میں دوڑتے ہیں- کیا برے کام ہیں- جو وہ کرتے ہیں- اُن کے درویش اور عالم ان کو گناہ کی بات بولنے اور حرام کھانے سے کیوں منع نہیں کرتے- کیا برے کام ہیں جو وہ کرتے ہیں-

سورۂ توبہ رکوع ۵- آیات ۳۰ تا ۳۵- یہود نے کہا کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے- اور نصاریٰ نے کہا مسیح خدا

کا بیٹا ہے۔ یہ اُن کے منہ کی باتیں ہیں۔ اگلے کافروں کی بات کی ریس کرتے ہیں۔ انہیں خدا کی مار۔ کہاں الٹے جاتے ہیں۔ خدا کے سوا اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح بن مریم کو خدا لینا یا۔ حالانکہ اُن کو یہی حکم ہُوا تھا۔ کہ وہ واحد خدا کی عبادت کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اُن کے شرک سے وہ پاک ہے۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اللہ کے نور کو اپنے موہنوں کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ اور اللہ یہ چاہتا ہے۔ کہ اپنے نور کو پورا کرے۔ اگرچہ کافر ناخوش ہوں۔ اُسی نے اپنا رسول ہدایت و دین حق دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ وہ اس دین حق کو تمام دنیا کے دینوں پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرک برا مانیں۔ مومنو! علماء و مشائخ میں سے اکثر لوگ لوگوں کے مال ناحق کھاتے۔ اور لوگوں کو اس کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور وہ جو سونا اور چاندی جمع کرتے اور اللہ کی راہ میں اُسے خرچ نہیں کرتے۔ تو انہیں دکھ دینے والے عذاب کی بشارت سنا۔ جس دن وہ خزانہ دوزخ کی آگ میں تپایا جاویگا۔ پھر اُن کی پیشانی اور کروٹوں اور کمروں میں اس سے داغ دیئے جائیں گے۔ اور کہا جاوے گا۔ کہ یہ تمہارا خزانہ ہے۔ جو تم نے اپنی جانوں کے لئے جمع کیا تھا۔ پس اپنے خزانہ کا مزہ چکھو۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی صفت رب کی پیروی سے منحرف ہو کر ہم مذہبوں کا بھی مختلف جماعتوں میں تقسیم ہو جانا۔

سورۂ مریم کوع ۶۔ اور اے محمد جب مریم کے بیٹے کی مثال بیان کی جاتی ہے۔ تب ہی تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں بجاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود بہتر ہیں۔ یا وہ یہ جو مثال کے طور پر تیرے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تو محض جھگڑنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ جھگڑالو ہیں۔ وہ کیا ہے۔ صرف ایک بندہ ہے کہ ہم نے اس پر فضل کیا۔ اور اُسے بنی اسرائیل کے لئے ایک نمونہ ٹھیرایا ہے۔ اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے فرشتے بنالیں۔ کہ وہ زمین میں جانشین ہوں۔ اور عیسیٰ تو قیامت کی نشانی ہے۔ سو تم قیامت میں شک نہ کرو۔ اور میرے تابع ہو جاؤ۔ یہ سیدھی راہ ہے۔ اور تمہیں شیطان (خود غرضی) نہ روکے۔ بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰ روشن دلیلیں لیکر آیا۔ تو کہا کہ میں تمہارے پاس پکی بات لایا ہوں۔ اور اس لئے آیا ہوں۔ کہ تمہارے لئے بعض باتیں بیان کروں۔ جن میں تم اختلاف کر رہے ہو۔ سو اللہ سے ڈرو۔ اور میرا کہا مانو۔ بیشک اللہ جو ہے میرا رب ہے۔ اور وہی تمہارا رب ہے۔ سو تم اُسی کی عبادت کرو۔ یہ سیدھی راہ ہے۔ پھر جماعتوں نے اپنے درمیان اختلاف ڈال لیا۔ سو دکھ دینے والے دن کے عذاب سے ظالموں کے لئے افسوس ہے۔ کیا یہ لوگ قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہ اچانک اُن پر آ کھڑی ہو۔ اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔ متقیوں کے سوا جتنے باہم دوست ہیں۔ اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

۵۔ دانستہ طور پر احکام الٰہی سے انحراف کرنا

سورۂ بقرہ رکوع ۲۱ - آیات ۱۶۹ تا ۱۷۱ - وہ جو کتاب میں سے خدا کا نازل کیا ہوا حکم چھپاتے اور اس پر حقیر قیمت لیتے ہیں - وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں - خدا اُن سے قیامت کے دن کلام نہ کریگا - اور نہ انہیں پاک کریگا - اور اُن کے لئے دکھ کا عذاب ہے - انہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور مغفرت کے بدلے عذاب خریدا ہے - سو کسی چیز نے انہیں آگ پر صابر کیا - یہ اس سبب سے ہے - کہ خدا نے سچی کتاب نازل کی - اور جنہوں نے اس کتاب میں اختلاف ڈالا وہ حد درجہ کے ضدی ہیں

۲ - دولتمندوں کا ہدایت سے انکاری ہونا

سورۂ سبا رکوع ۴ - آیات ۳۳ تا ۳۵ - اے محمدؐ ہم نے جس بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا - وہاں کے دولتمندوں نے یہی کہا - کہ جو کچھ پیغام تم لائے ہو - ہم اس کے منکر ہیں - اور کہا - کہ ہم اموال داولاد میں بڑھے ہوئے ہیں - اور ہم پر آفت نہیں آئے گی - تو کہہ میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ اور تنگ کرتا ہے - لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے -

سورۂ جاثیہ رکوع ۳ - اے محمدؐ خدا نے آسمانوں اور زمین کو جیسا چاہیئے پیدا کیا - اور تاکہ ہر شخص اپنے کئے کا بدلہ پائے - بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود ٹھیرایا - اور باوجود علم کے اللہ نے اُسے گمراہ کیا - اور اس کے کان اور دل پر مہر لگائی - اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈالا - پس اللہ کے بعد کون ہے کہ اُسے ہدایت کرے پھر کیا تم سوچتے نہیں - اور کہتے ہیں - کہ اور زندگی نہیں ہے - صرف ہماری یہی دنیا کی زندگی ہے - ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں - اور ہمیں سوائے زمانہ کے اور کوئی نہیں مارتا - اور اُن کو اس کی کوئی خبر نہیں - اور فقط اٹکلیں دوڑاتے ہیں - اور اُن کے سامنے ہماری کھلی آیات پڑھی جاتی ہیں - تو اُن کا یہی جھگڑا ہوتا ہے - کہ کہتے ہیں - کہ اگر تم سچے ہو - تو ہمارے باپ دادوں کو لے آؤ - تو کہہ تمہیں جلاتا ہے - پھر تمہیں مارتا ہے پھر تمہیں قیامت کے دن جس میں شبہ نہیں جمع کریگا - لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے -

چوتھی فصل } وعدہ شدہ وقت نشانیوں کی رو سے جبکہ گمراہ قومیں از بسکہ حرص اور حسد کی وجہ سے خود ہی ایک دوسرے کی تباہی میں مصروف ہوں گی +

۱ - جب سزا دینے کا وقت آئیگا - آگ کرتوتوں کی شکل میں اُن سے ہم آہنگ ہوگی ہر کسی کو اُنکی کمائی کا بدلہ مل جائیگا - اس وقت زمین کا نقشہ کی بدل جاوے گا

سورۂ ابراہیم رکوع ۷ - اے محمدؐ تو گمان نہ کر - کہ اللہ ظالموں کے کام سے بے خبر ہے - اُن کو تو اس دن تک مہلت دیتا ہے - جس میں آنکھیں اوپر لگی رہ جائیں گی - اپنے سر اوپر اٹھائے دوڑتے پھریں گے -

اُن کی آنکھیں اُن کی طرف لوٹیں گی - اور اُن کے دل اڑ جائیں گے - اور لوگوں کو اس دن سے ڈرا - جس دن اُن پر عذاب
آئے گا - تب ظالم کہیں گے - اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی مدت تک مہلت دے - کہ تیری دعوت کو مانیں - اور
رسولوں کے تابع ہوں - کیا تم پہلے قسمیں نہ کھاتے تھے - کہ تمہیں کچھ زوال نہ ہوگا - اور جن کفار سابق نے اپنی جانوں پر
ستم کیا - تم اُن کے گھروں میں رہتے تھے - اور تم پر کھل چکا تھا - کہ ہم نے اُن سے کیا سلوک کیا تھا - اور ہم کہاوتیں
تمہیں سنا چکے تھے - اور وہ اپنا مکر کر چکے ہیں - اور اُن کا مکر اللہ کے سامنے ہے - اور اُن کا مکر ایسا نہیں - کہ اس
سے پہاڑ ٹل جائیں - سو تو یہ خیال نہ کر - کہ اللہ اپنا وعدہ اپنے رسولوں سے خلاف کریگا - بیشک اللہ غالب بدلہ
لینے والا ہے - جس دن یہ زمین اَور اور زمین سے بدل دی جائے گی - اور سب آسمان بھی اور اللہ اکیلے زبردست
کے سامنے سب نکلیں گے - اور تو اس دن گنہگاروں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیگا - اُن کے کرتے گندھک یا
رال کے ہوں گے - اور اُن کے چہرے آگ چھپا لیگی - تاکہ خدا ہر کسی کو اس کی کمائی کا بدلا دے - بیشک اللہ
جلد حساب لینے والا ہے - یہ پیغام لوگوں کو پہنچا دینا ہے - اور تاکہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور تاکہ جانیں
کہ وہی ایک معبود ہے - اور تاکہ عقلمند نصیحت پکڑیں -

۲- وعدہ شدہ وقت پر ایک زمینی پیداوار کا کلام کرنا جو مصنوعاتِ انسانی میں سے ہے

اور پھونک مارنے والی ایجاد ہے!

سورہ نحل رکوع ۶ و ۷ - آیات ۷۸ تا ۹۵ - یہ قرآن بنی اسرائیل کو اکثر وہ باتیں سناتا ہے - جن میں وہ اختلاف
کرتے ہیں - اور وہ مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے - اے محمدؐ تیرا رب اپنے حکم سے اُن کے درمیان
فیصلہ کرتا ہے - اور وہ غالب جاننے والا ہے - سو تو اللہ پر بھروسہ رکھ - بیشک تو ظاہر حق پر ہے - تو مردوں کو
سنا نہیں سکتا - اور نہ بہروں کو پکار سنا سکتا ہے - جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے - اور نہ تو اندھوں کو
اُن کی گمراہی سے ہدایت پہ لا سکتا ہے - تُو تو صرف انہیں کو سنا تا ہے - جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں
سو وہی مسلمان ہیں - اور جب اُن پہ بات پوری ہو جا دیگی - تب ہم اُن کے لئے زمین سے ایک دابہ نکالیں گے
وہ اُن سے کلام کرے گا - کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے - اور جس دن ہم ہر فرقہ میں سے اُن
لوگوں کی جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے - ایک فوج جمع کریں گے - پھر اُن کے پرے باندھے جائیں گے -
یہاں تک کہ جب اکٹھے ہوں گے - تو خدا کہے گا - کہ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا - باوجودیکہ تم نے
اُن کو پوری طرح سمجھا بھی نہ تھا - کہو یہ تم کیا کرتے تھے - اور اُن کے ظلم کے سبب اُن پر عذاب کا وعدہ پورا ہوگا -
پھر وہ کچھ نہ بولیں گے - کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا - کہ ہم نے رات بنائی - تاکہ اس میں آرام کریں - اور دن بنایا
کہ دکھلائے - بیشک اس میں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں - نشانیاں ہیں - اور جس دن نرسنگا پھونکا
جائے گا - تو جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے - گھبرا جائے گا - مگر وہ جسے اللہ چاہتا ہے - اور سب اُس کے پاس
عاجزی کرتے چلے آئیں گے - اور تو پہاڑوں کو دیکھ کر خیال کرتا ہے - کہ وہ اپنی جگہ پر قائم ہیں (اور پہاڑ جیسی طاقتوں کو)
حالانکہ وہ بادلوں کی طرح رواں ہوں گے - یہ اللہ کی صنعت ہے - جس نے ہر شے کو استوار کیا - جو تم کرتے ہو!

وہ اس سے خبردار ہے۔ جو نیکی لائے گا۔ اس کو اس کی نیکی سے بہتر بدلہ ملیگا۔ اور اس دن وہ خوف سے امن میں ہونگے۔ اور جو بدی لائے گا۔ تو اس کے منہ آگ میں اوندھے ڈالے جائیں گے۔ وہی بدلہ پاؤ گے۔ جو تم کرتے تھے۔ مجھے یہی حکم ہوا ہے۔ کہ میں اس شہر کے رب کو پوجوں۔ جسے اس نے حرمت دی ہے۔ اور ہر شے اسی کی ہے۔ اور مجھے حکم ہوا ہے۔ کہ میں حکم برداروں میں ہوں۔ اور یہ کہ قرآن پڑھکر سنا دوں۔ پھر جس نے ہدایت پائی تو وہ اپنے ہی نفس کے لئے ہدایت پاتا ہے۔ اور جو کوئی گمراہ ہوا۔ تو کہدے کہ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔ اور کہہ کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھلائیگا سو تم انہیں پہچان لوگے۔ اور تیرا رب ان باتوں سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

۳۔ بنی اسرائیلیوں میں تمام جہان پر فضیلت حاصل آنے کے باوجود بوجہ حسد دشمنی کا پیدا ہونا اور بوجہ ظالم ہونے کے بعض کا بعض سے دوستی پیدا کر کے بدکاریوں میں گرفتار آنا۔ اور ان کے بڑے دعوؤں کا باطل ہونا

سورۂ جاثیہ رکوع ۲ - اللہ وہ ہے جس نے دریا کو تمہارے قابو میں کیا۔ تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل (روزی) تلاش کرو۔ اور شاید کہ تم شکر کرو۔ اور اسی نے جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ سب اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔ بیشک اس میں دھیان کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ تو ایمانداروں کو کہہ کہ جو لوگ اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے۔ ان کو معاف کریں۔ تاکہ اللہ ایک قوم کو ان کی کمائی کے موافق سزا دے۔ جس نے نیک کام کیا تو اپنے ہی لئے ہے۔ اور جس نے بدی کی تو اس کا وبال اس پر ہے۔ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹو گے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور نبوت دی۔ اور اچھی چیزیں کھانے کو دیں۔ اور تمام جہان پر فضیلت بخشی۔ اور دین کے بارہ میں ہم نے انہیں روشن دلائل دیئے۔ پھر پھوٹ جو ڈالی تو علم آنے کے بعد آپس کے حسد سے ڈالی۔ بیشک تیرا رب ان میں قیامت کے دن فیصلہ کریگا۔ جس بارہ میں وہ اختلاف کرتے تھے پھر ہم نے تجھے اے محمدؐ دین کی ایک شریعت پر کر دیا۔ تو تو اسی شریعت کا تابع رہ۔ اور جو نہیں جانتے۔ ان کی خواہشوں پر نہ چل۔ وہ اللہ کے سامنے تیرے کچھ کام نہ آئینگے۔ اور ظالم لوگ تو بعض بعض کے دوست ہیں۔ اور اللہ متقیوں کا دوست ہے۔ یہ لوگوں کے لئے سوجھ کی باتیں اور یقین کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اور وہ جو بدی کرتے ہیں۔ کیا ایسا سمجھتے ہیں۔ کہ ہم انہیں ان کی برابر کر دینگے۔ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے۔ کہ ان سب کا مرنا جینا برابر ہو۔ برے دعوے ہیں۔ جو وہ کرتے ہیں

۴۔ یکے بعد دیگرے دنیا میں ہر طرف قوموں کا قیامت خیز آگ میں کودنا۔ اور یہ بھی کہ آواز کو نزدیک تر کر لیا گیا ہوگا۔ جو پھونک مارنے والے آلہ کی

صورت میں ہے اور جس کی آوازہ ہر جگہ سُنی جاویگی اور سروں پر سے گولہ یا زیلول کی صورتمیں زمین پھٹے گی اور کہ یہ وقت مردہ قوموں کو زندہ کرنیوالا ثابت ہوگا!

سورۂ ق رکوع ۳۔ جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے۔ کہ تو بھر چکی؟ اور وہ کہیگی۔ کہ کچھ اور بھی ہے؟ اور بہشت متقیوں کے قریب کی جائے گی۔ دور نہ ہوگی۔ یہ وہ ہے۔ جس کا تمہیں وعدہ ملا تھا۔ ہر ایک رجوع لانے والے ادب نگاہ رکھنے والے کے لئے جو بن دیکھے رحمٰن سے ڈرا۔ اور رجوع کرنے والا دل لیکر آیا۔ سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو۔ یہ ہمیشگی کا دن ہے۔ وہاں اُن کے لئے جو چاہیں گے موجود ہے۔ اور ہمارے پاس زیادہ بھی ہے۔ اور اُن سے پہلے ہم نے کتنی ہی امتیں ہلاک کر ماریں۔ جو گرفت میں اُن سے سخت تھے۔ پھر انہوں نے شہروں میں تفتیش کی کہیں بھاگنے کا ٹھکانہ بھی ہے؟ بیشک اسمیں اس شخص کے لئے نصیحت ہے۔ جس کے اندر دل ہے۔ یا دل لگا کر کان لگائے۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو اُن کے درمیان میں ہے۔ اُس کو چھ دن میں بنایا۔ اور ہمیں کچھ ماندگی نہ آئی۔ سو جو وہ کہتے ہیں تو اس پر صبر کر۔ اور سورج چھپنے اور نکلنے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر۔ اور کچھ حصہ رات میں بھی اُس کی تسبیح کر۔ اور سجدہ کے پیچھے بھی۔ اور اے محمدؐ سن رکھ جس دن آواز دینے والا نزدیک جگہ سے پکارے گا۔ جس دن ایک چنگھاڑ جو حق ہے سنیں گے۔ یہ قبر دل سے نکلنے کا دن ہے۔ ہم جو ہیں ہم ہی مارتے اور جلاتے ہیں۔ اور ہماری ہی طرف پھر لوٹ کر آنا ہے جس دن اُن کے سروں پر سے زمین پھٹے گی۔ دوڑیں گے۔ یہ حشر ہم پر آسان ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں۔ جو وہ کہتے ہیں۔ اور تو اُن پر اے محمدؐ زبردستی کرنے والا نہیں۔ سو تو قرآن سے اُسے نصیحت کر جو میرے عذاب کے وعدہ سے ڈرتا ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیلیوں کو فرعون کی ذلت کے عذاب سے نجات دلا کر اور جان بوجھکر سارے جہان کے لوگوں سے پسند کیا۔ اور معجزات دیئے جن میں اُن کی صریح آزمائش تھی۔ لیکن انہوں نے نہ سمجھا

ان سب کی وعدہ گاہ فیصلہ کا دن ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئیگا اور نہ انہیں مدد ملیگی۔

سورۂ دخان رکوع ۲۔ اے محمدؐ ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات دی۔ فرعون سے بیشک وہ سرکش حد سے باہر نکلا ہوا تھا۔ ہم نے بنی اسرائیل کو جان بوجھکر سارے جہان کے لوگوں سے پسند کیا۔ اور ہم نے اُن کو معجزات دیئے۔ جن میں اُن کی صریح آزمائش تھی۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ صرف ہماری یہی پہلی موت ہے۔ اور ہمیں پھر اٹھنا نہیں سو اگر تم سچے ہو۔ تو ہمارے باپ دادوں کو لا موجود کرو۔ بھلا یہ بہتر ہیں۔ یا تابعداری کرنے والی قوم اور جو اُن سے پہلے ہو گذرے ہیں۔ کہ ہم نے انہیں ہلاک کیا۔ بیشک وہ لوگ گنہگار تھے۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو اُن میں ہے۔ اس کو کھیلتے ہوئے پیدا نہیں کیا ہم نے تو اُن کو یہ تدبیر درست پیدا کیا ہے۔ لیکن اُن میں بہت لوگ نہیں جانتے۔ بیشک اُن سب کی وعدہ گاہ فیصلہ کا دن ہے۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا۔ اور نہ انہیں مدد ملیگی۔ مگر جس پر اللہ نے رحم کیا۔ بیشک وہی غالب مہربان ہے

۲۔ جنگ عالمگیر سے پہلے ایک اور جنگ عظیم کے وقوع پذیر ہونیکی نشانی تا کہ لوگ اسوقت کو دیکھکر اور صداقت تعلیم القرآن کے معترف

ہو کر ایسی حکمت عملی سے اتحادی نظام کی تکمیل کریں جس سے منشاء باری تعالیٰ مکمل ہو کر دنیا میں امن و چین قائم ہوئے سورۂ سجدہ۔ رکوع ۲ و ۳۔ اے محمدؐ کاش تو دیکھے جب مجرم اپنے رب کے سامنے اپنے سر نیچے کئے ہوں گے۔ کہ ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا۔ اور سن لیا۔ اب پھر ہمیں بھیج۔ کہ ہم نیکی کریں۔ اب ہمیں یقین آ گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو اس کی ہدایت پہنچاتے۔ لیکن میرا قول پورا ہوا۔ کہ میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے بھر دوں گا۔ پس اب تم مزہ چکھو۔ اس لئے کہ تم اپنے اس دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے۔ ہم بھی تمہیں بھول گئے ہیں۔ اور جو تم کرتے تھے۔ اس کے بدلے ہمیشہ کا عذاب چکھو۔ ہماری آیتوں پر صرف وہی ایمان لاتے ہیں۔ جب انہیں ہماری آیتوں سے نصیحت کی جاتی ہے۔ تو وہ فوراً سجدہ میں گرتے۔ اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ اُن کی کروٹیں بچھونوں سے الگ رہتی ہیں۔ خوف اور طمع سے اپنے رب کو پکارتے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اُن کے اعمال کے بدلے میں اُن کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک سے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ بھلا جو شخص مومن ہے۔ کیا اس کی برابر ہو جائے گا۔ جو فاسق ہے۔ ہرگز برابر نہیں ہوتے سو وہ جو ایمان لائے۔ اور انہوں نے نیک کام کئے۔ اُن کے اعمال کے بدلے مہمانی میں رہنے کے باغ ملیں گے۔ اور وہ جو فاسق ہیں۔ اُن کا ٹھکانہ آگ ہے۔ جب وہاں سے نکلنے کا ارادہ کریں گے۔ پھر اُسی میں لٹائے جائیں گے۔ اور اُن سے کہا جائے گا۔ کہ آگ کا عذاب چکھو۔ جسے تم جھٹلاتے تھے۔ اور بڑے عذاب سے پہلے ہم ضرور انہیں قریب کا عذاب بھی چکھائیں گے۔ شاید وہ پھریں۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے۔ کہ اس کو اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کیگئی۔ پھر اُن سے منہ موڑا۔ ہمیں ان مجرموں سے بدلا لینا ضرور ہے ÷

اور اے محمدؐ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی۔ پس تو کتاب قرآن کے ملنے سے شک میں نہ رہ۔ اور ہم نے موسیٰ کی کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت ٹھیرایا تھا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل میں سردار کئے تھے کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے۔ جب وہ ثابت قدم رہے تھے۔ اور وہ ہماری نشانیوں پر یقین رکھتے تھے تیرا رب جو ہے۔ وہی اُن میں قیامت کے دن اُن کی اختلافی باتوں کے درمیان فیصلہ کریگا۔ کیا انہیں اس سے ہدایت نہ ہوئی۔ کہ ہم نے کتنی امتیں ان سے پہلے ہلاک کی ہیں۔ جو اپنے گھروں میں چلتے پھرتے تھے۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں۔ کیا وہ سنتے نہیں؟ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا؟ کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی رواں کرتے پھر اس کے ذریعے زراعت نکالتے ہیں۔ اس سے وہ اور اُن کے چوپائے کھاتے ہیں۔ پھر کیا دیکھتے نہیں؟ اور کہتے ہیں کہ یہ فتح کب ہوگی۔ اگر تم سچے ہو۔ اے محمدؐ تو کہہ فتح کے دن کافروں کو اُن کا ایمان نفع نہ دیگا۔ اور نہ انہیں مہلت ملیگی۔ سو تو اُن سے منہ موڑ۔ اور منتظر رہ۔ وہ بھی منتظر ہیں

۷۔ وعدہ شدہ وقت پر کافروں کے لئے سوائے کانٹے دار گھاس کے اور کچھ کھانا نہیں ہوگا۔ جو نہ موٹا کرے اور نہ بھوک دور کرے

سورۂ غاشیہ۔ اے محمدؐ بھلا تیرے پاس ڈھانپنے والی کا حال پہونچا ہے؟ اس دن کتنے منہ ذلیل ہونگے محنت کررہے ہوں گے۔ تھک رہے ہوں گے۔ جلتی آگ میں داخل ہوں گے۔ کھولتے چشمہ سے انکو پانی پلایا جائے گا۔ اُن کے لئے سوائے کانٹے دار گھاس کے اور کچھ کھانا نہیں ہوگا۔ جو نہ موٹا کرے۔ اور نہ بھوک دور کرے۔ کتنے چہرے اس دن تازہ ہوں گے۔ اپنی کمائی سے راضی۔ اونچے باغ میں۔ وہاں بکواس نہیں سنتے اس میں ایک چشمہ جاری ہے۔ اس میں اونچے اونچے تخت ہیں۔ اور آبخورے رکھے ہیں۔ اور تکیئے ایک قطار میں لگے ہوئے ہیں۔ اور مخملی بچھونے بچھے ہوئے ہیں۔ سو کیا وہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے۔ کہ کیونکر پیدا کئے گئے ہیں۔ اور آسمانوں کو کہ کیونکر بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کو کہ کیونکر کھڑے کئے گئے ہیں۔ اور زمین کو کہ کیونکر بچھائی گئی ہے۔ سو تو نصیحت دے۔ تیرا کام ہی نصیحت دینا ہے۔ تو اُن پر داروغہ نہیں ہے۔ لیکن جس نے منہ موڑا۔ اور کافر ہوا۔ سو اللہ اُسے بڑا عذاب دیگا۔ بیشک انہیں ہماری طرف پھرنا ہے۔ پھر بیشک اُن سے حساب لینا ہمارا ذمہ ہے۔

پانچویں فصل} وعدہ شدہ وقت کی عمر جبکہ نسل انسانی کی عملی زندگی میں امن وچین سے رہنے کا احساس پیدا ہوگا + ۴۰×۱۰۰۰×۱۰۰۰ ÷ ۳۶۵ = ۱۰۹۵۸۹۰ سال

سورۂ احقاف رکوع ۲۔ آیت ۱۵۔ اے محمدؐ ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا۔ اس کی ماں نے اُسے تکلیف سے پیٹ میں رکھا۔ اور تکلیف ہی سے اُسے جنا۔ اور اس کا حمل میں رہنا۔ اور

دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔ یہاں تک کہ جب اپنی جوانی کو پہنچا۔ اور چالیس برس کی عمر ہوئی۔ تو کہا کہ اے رب مجھے توفیق دے۔ کہ تیری اس رحمت کا شکر کروں۔ جو تونے مجھے اور میرے والدین کو دی۔ اور یہ کہ میں نیک عمل کروں۔ جس سے تو راضی ہو۔ اور میری اولاد میں میرے لئے صلاحیت دے۔ میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمان ہوں۔

سورۂ سجدہ۔ رکوع ۱۔ آیات ۴۔۵۔ آسمان سے زمین تک کام کا انتظام وہ کرتا ہے۔ پھر وہ کام ایک دن میں۔ جس کی مقدار تمہارے حساب سے ہزار برس کی ہے۔ اس کی طرف چڑھ جاتا ہے۔ یہی چھپے اور کھلے کا جاننے والا غالب مہربان ہے۔

بنا بریں احکام بالا موجودہ زمانہ میں باہمی ہمدردی کا احساس جابر اور لڑنیوالی حکومتوں کیطرف سے

اخبار شہباز جلد ۴ شمارہ ۲۴۸ مجریہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء۔ روس کی مدد کرنے کا مسئلہ اور دنیا میں چہ میگوئیاں موسیو سٹالن کے اس بیان نے کہ اس کے اتحادی روس کی امداد کا پورا پورا حق ادا نہیں کر رہے ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ کے سیاسی حلقوں میں تہلکہ سا ڈال دیا ہے۔ اور ہر جگہ طرح طرح کی چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں ہیں۔ مسٹر چرچل کے پاس موسیو سٹالن کے اس شکوہ کا کوئی جواب ہی نہیں۔ اور امریکہ کے قائمقام وزیر خارجہ مسٹر سمر ویلز یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ امریکہ جس حد تک کہ اس کے امکان میں ہے۔ روس کی امداد کر رہا ہے۔ اور اسے جنگی ساز و سامان بھیج رہا ہے۔ برطانیہ کے مدبر کہتے ہیں۔ کہ ہمارے جنگی ماہر ابھی ہمیں اس قابل نہیں دیکھتے کہ روس پر سے جرمنی کا دباؤ ہلکا کرنے کے لئے یورپ کے کسی اور نقطہ پر دوسرا جنگی محاذ کھول دیں۔ روسی مدبروں کا زاویہ نگاہ یہ ہے۔ کہ ہنگامی صورت حالات کا تقاضا ہے۔ کہ اتحادی طاقتیں فوراً جرمنی کو کسی دوسری جگہ الجھانے کی کوشش کریں۔ غرض صورت کچھ اس طرح نظر آ رہی ہے۔ کہ برطانوی حکومت کے مدبر اور اس کے جنگی ماہر جرمنوں کے مقابلہ پر جانے اور اُن کے خلاف ایسی لڑائی لڑنے سے جیسی کہ روسی لڑ رہے ہیں۔ ہچکچا رہے ہیں۔ اُن کی خواہش یہ ہے۔ کہ نہ وہ جرمنی پر حملہ آور ہوں۔ نہ جرمنی اُن پر حملہ کرے۔ بلکہ جدال و قتال کی یہ مصیبت روس ہی کے گلے منڈھی رہے۔ روسی لڑتے رہیں۔ اور جرمنوں کو اتنی مہلت نہ دیں کہ وہ برطانیہ کا رخ کر سکے۔ اور برطانیہ والے روسیوں کو صرف عہد و پیمان کے مطابق جنگی ساز و سامان ہی بھیجتے رہیں

موسیو سٹالن کے شکوہ اور مسٹر وینڈل ولکی کی صاف گوئی پر تبصرہ کرتے ہوئے لنڈن کے اخبار ٹائیمز نے بجا طور پر لکھا ہے۔ کہ یہی بات کہ اصلی جنگی چال کے ایسے اہم مسئلہ پر اتحادی ممالک کے درمیان کھلم کھلا ایسی بحث جاری ہے۔ جسے دشمن بھی سن رہے ہیں۔ ظاہر کرتی ہے۔ کہ اتحادیوں کے جنگی نظام میں کوئی زبردست خرابی موجود ہے۔ یہ بحث و مباحثہ اگر اتحادیوں کے درمیان نصب العین کے زبردست اختلاف کی شہادت نہیں تو اس امر کی شہادت ضرور ہے۔ کہ اتحادی طاقتوں کے سامنے جنگ کا کوئی معین مقصد نہیں۔ یہ صورت اتحادیوں کے درمیان باہمی اعتماد کی کمی پر دلالت کرتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ واضح اور معین مقصد اور مکمل اعتماد کے بغیر دشمن کو شکست نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ اتحادیوں کی سیاست عالیہ

اور ہائی کمان جنگ لڑنے کا ایک مشترکہ نقشہ تیار کرے۔ جو اتنا ٹھوس۔ جامع اور متفق علیہ ہو کہ سب اتحادیوں
کو یقین ہو جائے کہ اُن میں سے ہر ایک اس نقشہ کی کامیابی کے لئے پوری ہمت و طاقت سے کوشاں ہوگا۔
اخبار ٹائمز کی اس رائے کی صحت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس امر کو کیا کیا جائے۔ کہ فرنگی اقوام
میں سیاست۔ عیاری اور بے ایمانی کا دوسرا نام بن کر رہ گئی ہے۔ اور کوئی قوم دوسری قوم کی دوستی پر
بھروسہ نہیں کر سکتی۔ ہر قوم کے سیاسی لیڈر دوسروں کو جل دیکر اپنی کھوپری بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔
اس جنگ میں اتحادی اقوام یا زیادہ صحیح یہ کہ وہ اقوام جن سے جرمنی برسر پیکار ہے۔ صحیح معنوں میں کوئی
پکّا متحدہ محاذ قایم کرنے سے یکسر قاصر رہ گئی ہے۔ جنگ کی سہ سالہ تاریخ ظاہر کرتی ہے۔ کہ اس دفعہ
کی اتحادی قوموں میں مقصد کی وہ یگانگت اور عزم کی وہ پختگی جو گذشتہ جنگ کے دوران میں نظر آئی مقصود ہے
بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ ابتداء ہی میں برطانیہ اور فرانس کی حکومتیں اگرچہ بظاہر ایک دوسرے کی اتحادی
تھیں۔ لیکن دراصل اُن میں جرمنی کو شکست دینے کے متحدہ عزم کی پختگی نہیں تھی۔ جو ۱۹۱۴ء کی جنگ
کے وقت بلکہ اس سے پہلے پیدا ہو چکی تھی۔ اسی عدم اعتماد کا نتیجہ تھا۔ کہ جہاں گذشتہ جنگ عظیم میں برطانیہ
کے اسّی ڈویژن بہت جلد فرانس کی سرزمین میں پہنچ گئے تھے۔ وہاں اس دفعہ آٹھ بھی نہ پہنچے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ
فرانس نے ہتھیار ڈال دیئے۔ کیونکہ اس کے سیاست دانوں کی ایک معتدبہ جماعت پہلے ہی جرمنی کیساتھ
لڑنا فضول خیال کرتی تھی۔ اس جنگ کا دوسرا قصّہ لیجئے۔ جرمنی نے یورپ کے ممالک یکے بعد دیگرے
ایک ایک کر کے فتح کر لئے۔ لیکن یہ تمام ممالک اندرونی بداعتمادی کی وجہ سے پہلے ہی دن جرمنی کے خلاف
لڑنے کے لئے متحد نہ ہو سکے۔ پھر جب جرمنی کا قہر برطانیہ عظمیٰ کی سرزمین پر نازل ہوا۔ تو امریکہ اور روس
کی عظیم اقوام الگ کھڑی تماشا دیکھتی رہیں۔ بلکہ روس ان دنوں جرمنی کے ساتھ مفاہمت کر کے منافعت فائدہ
اٹھانے کی پالیسی پر نازاں تھا۔ سال گذشتہ سے روس کی زمین جرمنی کے اقدامات کا تختۂ مشق بنی ہوئی ہے
تو برطانیہ اور امریکہ میں زبانی ہمدردی کے سوا کسی قسم کی عملی امداد کے لئے حرکت پیدا نہیں ہوئی۔ اس قسم کے
حالات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ کہیں نہ کہیں خرابی کی جڑ ضرور موجود ہے۔ جو اتحادی اقوام کے مدبروں کو ایک دوسرے
پر اعتماد کرنے سے روکتی ہے۔ اور جس کے باعث اُن کے اعلیٰ مدبر اور جنگی ماہر جرمنی کو نیچا دکھانے کی کوئی
متفق علیہ اسکیم بنانے سے اور اس پر عمل کرنے سے قاصر رہے جاتے ہیں۔ اتحادی اقوام کے مدبر اگر سوچیں
تو اس طرح جرمنی کی طاقت کے ہاتھوں الگ الگ پامال ہونے کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے متحد ہو کر اس
کے قلع قمع کے درپے ہو جائیں۔ اگر برطانیہ والے اسی قدر بیچ گئے گذرے ہیں۔ کہ جرمنی کے مقابلہ میں مسلسل
نو گھنٹے کی مہم بھی جاری نہیں رکھ سکتے۔ تو انہیں صاف کہدینا چاہیئے۔ کہ ہم میں لڑنے کی سکت باقی نہیں
رہی۔ اس سے تو یہی بہتر ہے۔ کہ مسٹر چرچل بھی برطانیہ کے مارشل پیٹیاں بننے کی کوشش کر دیکھیں
تاکہ دوسری اقوام اپنے تحفظ کی دوسری تدابیر سوچ لیں۔ برطانوی حکمران اگر بے بسی اور کم طاقتی کیوجہ
سے جرمنی کے خلاف دوسرا محاذ قایم نہیں کر سکتے تو انہیں جرمنی کے خلاف برسر جنگ رہنے کا کوئی حق نہیں
پہنچتا۔ انہیں فی الفور جرمنی کے ساتھ صلح کر لینی چاہیئے۔ اگر وہ دنیا کو محوری طاقتوں کے غلبہ سے بچانا ضروری

سمجھتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ روسیوں کی جواں مردانہ مزاحمت کا تماشہ دیکھنے کے لئے بیٹھے رہیں۔ انہیں اپنی پوری طاقت لگا کر جرمنی کو نیچا دکھانے کے لئے سرگرم عمل ہو جانا چاہیئے۔

مسٹر ولکی کے تاثرات

مسٹر وینڈل ولکی دنیا کے تیرہ ممالک کا دورہ کر چکے ہیں۔ اور آجکل چین میں ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ تیرہ ممالک کے دورہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ تمام ممالک اتحادیوں کی فتح کے خواہشمند ہیں۔ اور ہر قسم کی امداد کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن انہیں بڑی بڑی جمہوریتوں پر اعتماد نہیں۔ اور انہیں شبہ ہے کہ جنگ کے بعد وعدے پورے نہیں کئے جائیں گے۔ اس شبہ کا ایک باعث یہ ہے۔ کہ گذشتہ جنگِ عظیم میں کئی ممالک سے مختلف وعدے کئے گئے۔ لیکن جنگ کے بعد ان وعدوں کو پورا نہ کیا گیا۔ اس لئے مسٹر ولکی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ وعدوں کی بجائے جو تبدیلیاں کرنی ہیں۔ وہ ابھی ہو جانی چاہئیں کیونکہ جنگ کے بعد یہ تبدیلیاں بہت کم اور بعد از وقت ہونگی۔ اتحادیوں کو یہ نکتہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اگر انگریز ہندوستان کو جنگ کے بعد آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ کام انہیں ابھی کر دینا چاہیئے۔ تاکہ انہیں آزاد ہندوستان کی متحدہ امداد حاصل ہو سکے۔ وعدوں کا اب زمانہ نہیں رہا۔

چھٹی فصل } اقوام کے اختلافات کو مٹانے کے لئے جمعیۃ الاقوام کی مجالس

مشاورت کا انعقاد اور ہونے والے فیصلہ جات

(۱) سورۂ ھود رکوع ۹۔ آیات ۱۰۵ تا ۱۱۰۔ اے محمدؐ جو کوئی عذاب آخرت سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے اس بات میں نشان ہے۔ وہ ایک دن ہے۔ جس میں سب آدمی جمع ہوں گے۔ اور وہ وہ دن ہے جس میں سب لوگ حاضر کئے جائیں گے۔ اور ہم نے اس میں صرف ایک معین وقت تک کیلئے تاخیر کی ہے جب وہ دن آئے گا۔ کوئی بے اذن خدا نہ بولے گا۔ سو کوئی اُن میں بدبخت ہوگا۔ اور کوئی نیک بخت ہوگا۔ سو جو بدبخت ہیں۔ آگ میں جائیں گے۔ اُن کو وہاں چلّانا اور دھاڑنا ہے۔ جب تک آسمان اور زمین قائم ہے۔ اُسی آگ میں رہیں گے۔ مگر جو تیرا رب چاہے۔ بیشک تیرا رب جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔ اور وہ جو نیک بخت ہیں۔ وہ جنت میں ہونگے۔ جب تک زمین و آسمان ہے۔ وہاں رہیں گے۔ مگر جو چاہے تیرا رب غیر منقطع بخشش ہے۔

(۲) سورۂ جاثیہ رکوع ۴۔ آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن جھوٹے خراب ہوں گے۔ اور تو ہر امت کو زانو پر بیٹھا دیکھے گا۔ ہر امت اپنی کتاب کی طرف بلائی جائے گی۔ جیسا تم کرتے تھے۔ آج بدلہ پاؤ گے۔ یہ ہماری کتاب ہے تم پر سچ بولتی ہے۔ جو کچھ تم کرتے تھے۔ ہم لکھتے تھے۔ سو جو ایمان لائے۔ اور انہوں نے نیک کام کئے۔ انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یہ جو ہے یہی بڑی مراد ملنی ہے۔ اور جو منکر ہوئے۔ کیا تم پر ہماری آیتیں

نہیں پڑھی جاتی تھیں۔ پھر تم نے تکبر کیا۔ اور تم گنہگار لوگ تھے۔ اور جب کہا گیا کہ اللہ کا وعدہ سچ ہے اور قیامت جو ہے اس میں شک نہیں۔ تو تم نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہوتی ہے۔ ہم ایک ضعیف سا گمان کر سکتے ہیں۔ اور ہمیں یقین نہیں آتا۔ اور جو کام انہوں نے کئے تھے۔ اس کی بدیاں اُن پر ظاہر ہونگی۔ اور جس پر ٹھٹھا کرتے تھے۔ وہ انہیں گھیر لیگی۔ اور کہا جائے گا۔ آج ہم تمہیں بھولینگے جیسے تم اپنے اس دن کی ملاقات کو بھولے ہوئے تھے۔ اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے۔ اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا ٹھیرایا۔ اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا۔ سو آج وہ دوزخ سے نکالے نہ جائیں گے۔ اور نہ اُن سے توبہ طلب کی جائے گی۔ سو سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہان کا رب ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کی بڑائی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

(۳) سورۂ مریم رکوع ۲۔ آیات ۳۷ تا ۴۰۔ پھر فرقوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ سو بُرے دن کی حضوری کے وقت کافروں کے لئے واویلا ہے۔ جس دن ہمارے سامنے آئیں گے۔ کیا کچھ سنیں گے۔ اور کیا کچھ دیکھیں گے۔ لیکن ظالم آج کے دن صریح گمراہی میں ہیں۔ اور اے محمدؐ تو انہیں حسرت کے دن سے ڈرا۔ جب مقدمہ فیصل ہوگا۔ اور وہ غفلت میں ہیں۔ اور ایمان نہیں لاتے۔ ہم زمین کے اور ہر کسی شخص کے جو زمین پر ہے۔ وارث ہوں گے۔ اور وہ سب ہماری طرف آئیں گے۔

(۴) سورہ نحل رکوع ۱۲۔ اے محمدؐ جس دن ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے۔ پھر کافروں کو اذن نہ ہوگا اور نہ اُن سے رجوع مطلوب ہوگا۔ اور جب عذاب دیکھیں گے۔ تو نہ اُن سے ہلکا کیا جاویگا۔ اور نہ انہیں مہلت ملیگی۔ اور جب مشرک اپنے شریکوں کو دیکھیں گے۔ بولیں گے۔ اے رب یہ ہمارے شریک ہیں۔ جنہیں ہم تیرے سوا پکارتے تھے۔ تو وہ شریک اُن کی بات اُن پر رد کر دیں گے۔ کہ تم جھوٹے ہو۔ اور اس دن اللہ کی طرف صلح کا پیغام ڈالیں گے۔ اور اُن کے جھوٹ اُن سے گم ہو جائیں گے۔ جو کافر ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ہم انہیں عذاب پر عذاب بڑھائیں گے۔ بدلا اس کا جو شرارت کرتے تھے۔ جس دن ہر امت میں انہیں میں کا ایک گواہ اُن پر کھڑا کریں گے۔ اور تجھے اے محمدؐ اُن پر گواہ لائیں گے۔ اور ہم نے تجھ پر کتاب اُتاری جس میں ہر شے کا بیان ہے۔ اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کے لئے

(۵) سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۶۔ آیت ۶۰۔ کوئی بستی ایسی نہیں جسے ہم قیامت کے دن سے پہلے (اخلاقی توتیں) ہلاک نہ کریں یا سخت عذاب میں نہ ڈالیں۔ یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

(۶) سورہ زمر۔ رکوع ۷ آیات ۶۷ تا ۶۹۔ انہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی۔ جیسی اس کی قدر جاننی چاہیئے تھی اور ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی۔ اور سب آسمان اس کے دہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ اُن کے شرک سے پاک اور بلند ہے۔ اور نرسنگا پھونکا جائے گا۔ تو جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے۔ بیہوش ہو جاویگا۔ مگر جسے اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ نرسنگا پھونکا جاوے گا تو وہ اسی وقت کھڑے ہو جائیں گے۔ کہ دیکھ رہے ہوں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھیگی

اور اعمالنامے رکھے جائیں گے - اور انبیاء اور گواہ حاضر کئے جائیں گے - اور اُن کے درمیان انصاف سے فیصلہ ہوگا - اور اُن پر ظلم نہ ہوگا - اور ہر نفس کو جو اس نے کیا ہے - پورا بدلا ملیگا - اور وہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں

۷ - سورۂ آل عمران رکوع ۱۸ - آیات ۱۷۲ تا ۱۷۶ - کافر یہ گمان نہ کریں - کہ ہم جو انہیں ڈھیل دیتے ہیں - وہ اُن کے حق میں بہتر ہے - ہم تو انہیں اس لئے مہلت دیتے ہیں - کہ وہ گناہوں میں بڑھتے جائیں - اور اُن کے لئے رسوائی کا عذاب ہے - اور خدا ایسا نہیں - کہ وہ مومنوں کو اُسی حالت میں چھوڑے رکھے - جس پر تم اب ہو - یہاں تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے گا - اور خدا ایسا نہیں ہے - کہ وہ تمہیں غیب پر مطلع کر دے - لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چُن لیتا ہے - سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ - اور اگر تم ایمان لاؤ - اور پرہیزگاری کرو - تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے - اور جنہیں خدا نے اپنے فضل سے کچھ دیا ہے - وہ اس میں بخل کرتے ہیں - نہ سمجھیں - کہ یہ اُن کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ اُن کے حق میں بُرائی ہے - جس میں وہ بخل کرتے ہیں - وہ قیامت کے دن اُن کے گلے کا طوق ہوگا - اور زمین و آسمان کی میراث اللہ کی ہے - اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے

(۸) سورہ بقرہ رکوع ۲۶ - آیات ۲۰۷ - ۲۰۸ - بنی اسرائیل سے پوچھ کہ کس قدر ہم نے اُن کو کھلے نشان دیئے تھے - اور جس نے خدا کی نعمت کو پاکے بدل ڈالا - تو اللہ سخت عذاب دینے والا ہے - دنیا کی زندگی پر کافر ریجھائے گئے ہیں - اور ایمانداروں پر ہنستے ہیں - حالانکہ قیامت کے دن پرہیزگار اُن کے اوپر ہونگے - اور خدا جس کو چاہے - بے حساب رزق دے -

(۹) سورۂ آل عمران رکوع ۱۷ - آیات ۱۵۴ - ۱۵۵ - اگر خدا تمہاری مدد کریگا - تو کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے گا - تو اس کے بعد کون ہے - کہ تمہاری مدد کرے - اور چاہیئے کہ ایماندار خدا ہی پر بھروسہ رکھیں - اور نبی کی شان نہیں کہ چوری کرے - اور جو کوئی چوری کرے گا - قیامت کے دن چرائی ہوئی چیز لائے گا - پھر ہر کسی کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ ملیگا - اور اُن پر ظلم نہ ہوگا -

(۱۰) سورہ آل عمران رکوع ۱۹ - خدا نے اُن کی بات جو کہتے ہیں - کہ اللہ فقیر ہے - اور ہم مالدار ہیں سن لی - ہم جو انہوں نے کہا ہے لکھ رکھیں گے - اور نبیوں کا ناحق قتل کرنا بھی اور ہم کہیں گے جلن کا عذاب چکھو - یہ اعمال کا بدلہ ہے - جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں - اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا - وہ لوگ جو کہتے ہیں - کہ خدا نے ہم سے عہد لیا ہے - کہ ہم کسی رسول کو قبول نہ کریں - جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی نہ چڑھائے - کہ اسکو آگ کھا جائے - اے محمد تو کہہ مجھ سے پہلے کتنے رسول کھلے نشان اور یہی چیز جو تم کہتے ہو لیکر تمہارے پاس آچکے ہیں - پھر تم نے اُن کو قتل کیوں کیا تھا - اگر تم سچے ہو - پھر اگر وہ تجھے جھٹلائیں تو تجھ سے پہلے کتنے رسول کہ نشانیاں و صحائیف اور چمکتی کتاب لیکر آئے تھے - جھٹلائے گئے ہیں - ہر شخص موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے - اور تم کو پورے بدلے ملیں گے قیامت کے دن - سو جو دوزخ سے ہٹایا اور بہشت میں داخل کیا گیا - وہی مراد کو پہنچا - اور دنیا کی زندگی صرف غرور کی پونجی ہے - تم اپنے اموال میں اور اپنی جانوں میں آزمائے جاؤگے

اور تم ضرور اہل کتاب اور مشرکین سے ایذا کی باتیں سنو گے۔ اور اگر تم صبر کرو۔ اور پرہیزگار رہو۔ تو یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ اور جب خدا نے اہل کتاب سے عہد لیا تھا۔ کہ تم اس کتاب قرآن کا بیان لوگوں سے کرو گے۔ اور اُسے نہ چھپاؤ گے۔ سو انہوں نے اس عہد کو پس پشت پھینک دیا۔ اور اس کے مقابلہ میں حقیر چیز خریدی۔ سو انہوں نے کیسی بری شے خرید کی۔ وہ جو اپنے کئے پر خوش ہوتے۔ اور جو نہیں کیا اس پر اپنی تعریف چاہتے ہیں۔ اُن کو عذاب سے چھوٹا ہوا نہ جان۔ اُن کو دکھ دینے والا عذاب ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کی سلطنت خدا ہی کی ہے۔ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

ساتویں فصل { موجودہ آئین حکومت اور اس کی گمراہ کن خامیاں تاکہ یہ معلوم ہو سکے

کہ کس حد تک نظام حکومت اصلاح طلب ہے

جو مصنف کتاب ہذا کے جدی مسکن موضع کوٹ رجادہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کے ریکارڈ سرکاری سے حاصل آتی ہیں۔ اور ثابت کرتی ہیں۔ کہ حکومت عالیہ دیہاتیوں اور محنت کش طبقہ زمینداروں اور اُن کے معاونین کی نگہداشت۔ تکمیل اور کارآمد کرنے کی سمجھ سے بالکل غافل اور کوری ہے الا خود غرضیوں کی تکمیل اور محویت میں بمثل سرشار رہے۔ اور یہ احساس ہی نہیں۔ کہ رعایا تباہ و برباد ہو رہی ہے۔ اُن کی پاسبانی بھی فرائض حکومت میں داخل ہے؟ بلکہ ظالم اور جفاکار ساہوکاروں کی اسیری میں ڈالکر اور پھر زراعت کاری سے محنت کش طبقہ کو خارج کرکے شہروں میں دھکیل رہی ہے۔ کہ جسطرح میسر آوے اپنی روزی کے سامان خود پیدا کرکے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے جدی پیشہ سے خارج ہو کر اپنے ہی جیسے انسانوں کو اپنے خدا بنا لو۔

ان اعداد و شمار کو بصورت میموریل عالیجناب میر مقبول محمود صاحب بیرسٹرایٹ لاء ممبر لیجیسلیٹو اسمبلی امرتسر کی وساطت سے حکومت عالیہ کے نوٹس میں بھی لایا جا چکا ہے۔ مگر پھر بھی آجتک کوئی ایسا انتظام نظر نہیں آیا جس سے مفلوک الحال کسانوں کی کوئی دستگیری کی گئی ہو۔

نقشہ ۱ مطابق جمعبندی ۱۹۱۴-۱۵ء

مالک قومیں	آرائیں	ڈوگر	راجپوت	جٹ	برہمن	دیگر	شاملات	میزان
کل رقبہ وار ایکڑوں میں۔	۳۶۹	۳۴۶	۷۴	۱۲	۲۴	۱۳	۳۳۶	۱۱۷۴
غیر ممکن زیر دریا۔	۱۷۸	۵۶	۱۲	۷	۱۳	۳	۳۴۲	۶۱۱
مزروعہ	۱۹۱	۲۸۰	۶۲	۵	۱۱	۱۰	۴	۵۶۳
تعداد مالکان مرد	۴۳۹	۱۱۸	۲۶	۱۵	۶	۱۴	—	۶۴۵
تعداد کل مالکان مرد و عورت	۷۸۵	۱۹۶	۴۸	۲۵	۱۳	۸۰	کمیاں ۳۱۴	۱۴۶۱
اوسط رقبہ مزروعہ فی مرد	٫۴۳	۲٫۳۷	۲٫۳۹	۲٫۴۷	۱٫۸۳	٫۲۴		٫۸۷
فی ایکڑ رقبہ پر مزروعہ تعداد مالکان	۲	۱	۱	۵	۱	۸		۳

نقشہ نمبر ۲ از لال کتاب ہائے باظہار تغیرات رقبہ مزروعہ بوجہ دریا بردی

کل رقبہ دیہہ	مزروعہ بندولست ۱۸۹۲ء	مزروعہ بندولست ۱۹۰۴ء	مزروعہ بندولست ۱۹۱۴ء	مزروعہ سال ۱۹-۱۹۱۸ء
۱۱۷۴	۷۲۰	۷۷۶	۵۸۶	۴۶۶

نقشہ نمبر ۳ از لال کتاب ہائے باظہار اس امر کے کہ حکومت کے پاس زمینداروں کے نفع و نقصان معلوم کرنے کے وسائل تو موجود ہیں۔ مگر سرمایہ داروں کو ترقی دینے کے لئے عام انسانوں کو دانستہ اُن کا غلام بنایا جا رہا ہے۔

چھ لگاتار سال ہائے	۱۹۱۳-۱۴	۱۹۱۴-۱۵	۱۹۱۵-۱۶	۱۹۱۶-۱۷	۱۹۱۷-۱۸	۱۹۱۸-۱۹
رقبہ زیر لگان سال وار۔	۵۸۲	۵۶۳	۵۴۵	۵۵۰	۵۱۷	۴۶۶
رقبہ جو سال تمام میں بلا کاشت رہا۔	۱۴۰	۱۲۵	۹۸	۷۸	۹۸	۹۶
خرابہ فصلات: خریف	۵۶	۱۰۸	۲۶	۱۹	۶۲	۵۴
خرابہ فصلات: ربیع	۳۶	۴۸	۱۱۷	۱۰۵	۱۵۶	۳۷
میزان رقبہ جس سے کچھ مفاد دوران سال تمام حاصل نہیں ہوا	۲۳۲	۲۸۳	۲۴۱	۱۹۲	۳۱۶	۱۸۷
اوسط فیصدی	۳۹	۵۰	۴۴	۳۵	۶۱	۴۰

دیہہ ہذا کی تعمیری تاریخ جو بندولست ۱۸۶۵ء کے کاغذات میں درج ہے

بعہد شہنشاہِ اکبر اعظم جتالہ نسل کے ارائیوں نے موضع خیرپور تحصیل دیپالپور ضلع منٹگمری سے ہجرت کر کے اس رقبہ کو اپنے تصرف میں لیا۔ جب احمد شاہ ابدالی نے ایران کی سرزمین سے اٹھکر ہندوستان پر یلغار کی۔ تو دیہہ ہذا اس کی راہ گذر میں واقعہ تھا۔ جس کے خوف سے اس علاقہ کے تمام دیہات والے جہاں کسی کے سینگ سمائے بھاگ گئے۔ چار سال کے بعد جب احمد شاہ کا خطرہ ٹل گیا۔ تو جتالہ بزرگوں نے دیگر ارائیوں۔ ڈوگروں۔ راجپوتوں اور جٹوں کو اپنی استقامت کے لئے لا بسایا۔ جبکہ زمین کا شخصی ملکیت میں آنا کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

اور ہر ملک ملکِ ماست۔ کہ ملک خدائے ماست۔ پر ہر طرف عمل جاری تھا۔ اور لگان سرکاری اور زمینداری کاروبار میں امدادی صنعت کاروں۔ اہل حرفہ۔ مزدوراں و ماپ تول کرنے والوں کا معاوضہ جنسی پیداواروں میں ادا ہوتا تھا جن کو بجز لگان سرکاری ہر گاؤں کی واجب العرض میں اب بھی سرکاری طور پر تسلیم کیا جا رہا ہے۔ مغلیہ حکومت کے زوال کے بعد سکھ حکومت کے عہد میں بھی رواجات قدیم جاری رہے۔ یا مختصراً یوں کہ ربوبیت کی تعلیم کا اثر سکھ حکومت کے ختم ہونے تک تو موجود تھا۔ جس کی مثالیں آج بھی موجود ہیں۔ کہ بعض دیہات کا لگان آج بھی پنجاب کے ہر حصہ میں سرکار عالیہ خود حاصل کر کے اور داخل خزانہ کرا کر پورانے جاگیرداروں کے حقوق عطا شدہ کے صلہ میں عطا فرماتی چلی آ رہی ہے۔

زمین کو ملکیت انسانی قرار دینا۔

مگر انگریزی عملداری نے ہر علاقہ کے ابتدائی بندولست میں ہی جہاں جہاں کوئی قابض تھا۔ مالک قرار دیکر لگان سرکاری کو زر نقد کی صورت میں تبدیل کر دیا۔ جو تعلیم القرآن اور سابق رواجات کے منافی ہے۔ اور جس نے ہر قسم کے جرائم کو اس طرح مشتعل کر دیا ہے۔ کہ ہر سمجھ اور ہر حوصلہ خود غرضیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ مالک اراضی

بننے کی تمنا نے حریص انسانوں کے یقین کو خود غرضیوں میں بدل دیا ہے۔ اور خود غرض دنیا کا ایمان سرمایہ داری کی ہر منزل کو قابو میں لانے کی ہوس پوری کرنے کے لئے باطل کو سرفراز کر رہا ہے۔ اور قانون رب العالمین سے انکار پر انکار ہوتا چلا آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات نے تو تعلیم القرآن:۔
سورۂ بقرہ رکوع ۴ کے ذریعہ ہمیں یہ سکھلایا ہے۔ کہ جسطرح ہر فرشتہ اپنی ایک ایک ذمہ داری پر مامور رہکر ہر وقت خدمت خلق میں مصروف ہے۔ اسی طرح ہر انسان کی ایک ایک ذمہ داری انسانی نظام حکومت میں رکھی جاوے۔ جو ایسے پختہ مغز انسانوں کے ذریعہ سرانجام ہو۔ جو قوانین قدرت کو مدنظر رکھکر ہر تدبیر کریں اور ہر شخص اپنے اپنے مجاہدہ میں مشغول رہے۔ مگر آج کل زمین کو سرمایہ داروں کی ملکیت میں لانا۔ مشاغل حکومت میں داخل ہے۔ اور زراعت کاری کے حقیقی مستحقین کو محروم رکھکر ایک کا غلام نہیں بلکہ ہر دوکاندار۔ ہر صناع۔ ہر کارخانہ دار۔ ہر اہلکار سرکار۔ ہر عالم۔ ہر صوفی۔ اور ہر شعبدہ باز کا بھی غلام بنا رہا ہے اور ان بد اثرات کے بد نتائج کو سمجھنے کیلئے ہر عقل اور ہر حوصلہ محروم ہو چکا ہے۔ اور حکومتی نظام ہی نہیں بلکہ سرمایہ داری فہم و فراست بھی دیوالیہ ہو چکی ہے۔ جو کسانوں اور مزدوروں کا خاتمہ کر کے اپنے ہی خاتمہ کے سامان پیدا کر رہی ہے۔

زمین کو موجودہ نظام میں لانے کی خرابیاں

(۱) کیونکہ جو شخص بھی سرمایہ دار ہے۔ وہ مالک اراضی بنکر اور مزارعہ کی محنت سے حصہ بٹائی کر کے انسانی دنیا کو حریص بنانے کی دُھن پیدا کر کے عیش و عشرت۔ بیکاری و بدکاری کی تمام خرابیاں بڑھا رہا ہے۔
(۲) اور جو بھی کاشتکار ہے، وہ سرمایہ دار ظالموں کے مظالم سے تنگ اور مفلس ہو کر اور واحد خدا کی ذات کبریائی کو بے بس قرار دیکر از حد کمزور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور بلسان نقش پائے راہرواں کوئے تمنا میں نہیں اٹھنے کی طاقت کیا کریں لاچار بیٹھے ہیں۔ کا ورد الاپتا ہوا ایسے سرمایہ داروں سے نجات کا خواہاں ہے جن کی غلامی میں حکومت وقت ہی اُن کو دھکیلے چلی آرہی ہے۔
(۳) بعض زراعت کار وہ ہیں۔ جو اپنے قلیل تعداد رقبہ ملکیتی کے جو انہیں وراثت جدی سے ملا ہے اچھے اور ناقص رقبہ جات کی خانگی تقسیم میں سر پھٹول کر رہے ہیں۔ عدالتوں میں خوار ہو رہے ہیں شاملاتی رقبہ جات کے مالک ہونے پر بھی انہیں زرخیز بنانے کی جرأت پیدا نہیں کر سکتے۔ رہائشی مکانات کی تنگی اور وسعت کا دائرہ بند ہو جانے میں عناد اور فساد برپا رکھے ہوئے ہیں۔ اور جدی وراثت کے از حد تنگ دائروں میں محدود ہو جانے پر بھی حدود ملکیت سے باہر نہیں جاتے۔ بلکہ بیکاری انہیں۔ چوری۔ راہزنی اور ڈکیتیوں جیسے بد افعال پر معاشرت کی خاطر لے آتی ہے۔ یا گداگری وغیرہ دیگر نقصان رساں اور بد افعال ہیں۔ جن پر اُن کا گذارہ چل رہا ہے۔ اور اُن کی جگہ غیر زراعت پیشہ قومیں حکومت کی ہی نگرانی میں جگہ حاصل کرتی چلی آرہی ہیں۔

(بیت المال اور زکوٰۃ) ہر گاؤں اور ہر ملک کیلئے سرمایہ داری اور اس کا استعمال

ہر گاؤں کے واجب العرض میں جو ضابطہ قانونی طور پر مسلمہ ہے۔ اس کی رو سے درحقیقت نظام حکومت

کے تحت ہر کاشتکار توسامان ہائے زندگی کا ذریعہ ہے - اور ہر حکومت اور دیگر معاونین جو ہر فصل کی پیداوار سے غلہ
اور جنس کی صورت میں حصہ دار تھے - ہم مشرب ہم جماعت بندیوں کی اُس شہادت کو آج بھی منظر عام پہ لا رہے ہیں
کہ ہر ٹکڑا زمین کی پیداوار کو بڑھانا حکومت اور گاؤں کے جملہ ساکنین کا متحدہ فرض تھا - گویا پختہ مغزوں اور عوام
میں کوئی مغائرت نہیں تھی - بلکہ اخوت - یگانگت اور یکجہتی کے نظام کو قایم کئے ہوئے تھے - مگر اب مالک اراضی
اور سرمایہ داری کی جدید تنظیم نے اِس شیرازہ بندی کو بالکل درہم برہم کر دیا ہے - کیونکہ اب تو کسی گاؤں میں
بھی وہ تنظیم موجود نہیں رہی - جو ایک گاؤں کے بسنے والوں کے مستقبل کو درخشاں کر سکے - یا متحد رہنے دے -
جبکہ آمدنی کا وہ حصہ جسے بیت المال کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے - اور آیندہ نسلوں کی ضروریات
ترقی کے لئے مخصوص شدہ تھا کیونکہ گاؤں والوں کے کسی مستقبل کا حکومت نے اپنے آپ کو ذمہ دار ہی نہیں رکھا
اور نہ گاؤں والوں میں سکت رہنے دی - بلکہ بیت المال کا تمام روپیہ بشیر مادر کی طرح حکومت کا اپنا ہو جاتا ہے
اور زکوٰۃ کی رقم جو حقیقتاً نظام حکومت اور مفلس اور نادار اور یتیموں وغیرہ کی پرورش کے لئے حکومت وصول
کرنے کی مستحق تھی - وہ بھی لوکل ریٹ کے نام سے وصول کر کے حکومت ہی کے قبضۂ اقتدار میں آ جاتی ہے
اور کہیں بھی مفلس - نادار اور یتیموں وغیرہ کی نگہداشت کا سرکاری نظام موجود نہیں - البتہ ان ہر دو متذکرہ بالا
رقوم سے شہروں میں بسنے والے اور سرمایہ دار مفاد حاصل کرتے ہیں - جن کی خوشامد حکومت عالیہ کو مطلوب
رہتی ہے - تاکہ وہ بھی اپنے عیش و آرام کو نگاہ میں رکھکر حکومت عالیہ کے ممنونِ احسان رہیں - اور
دیہاتی زندگی کو پس پشت ڈالے رکھیں - حالانکہ ہر شخص کی آمدنی اور اخراجات پر حکومت کا کلّی اقتدار
قایم ہو جانے سے بیت المال اور زکوٰۃ کی رقم میں بھی اس قدر اضافہ ہو سکتا ہے - کہ ہر شخص کی وسعت
کے مطابق آیندہ نسلوں کی سود و بہبود بھی حکومت ہی کی نگرانی میں جملہ جرائم کو روک سکتی ہے - اور
ہر ایک آسائش وسعت حاصل کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے

بعض قوانین مروجہ

کہا جاتا ہے کہ قانون انتقال اراضی - ساہوکارہ بل - مارکیٹ بل - اور اسی طرح کے اور قوانین
سے پس ماندہ پیشہ وروں اور بالخصوص زمینداروں کو از حد فایدہ پہنچایا گیا ہے - مگر کوئی ایسا قانون
بھی تو بتایا جاوے - جس سے یہ ثابت ہو - کہ :-

۱- ہر ایک خود کاشت کرنے والے اور زراعت پیشہ کے لئے خاص تعداد رقبہ کا بہم پہنچانا حکومت نے
اپنی ذمہ داریوں میں لے لیا ہے ؟

۲- ہر ٹکڑا اراضی کو کار آمد بنانے کے لئے پانی کا انتظام اور زرعی اراضی اور پانی کی تقسیم میں فسادات
کا روکنا حکومت نے اپنی ذمہ داریوں میں لے لیا ہے ؟

۳- زمینداروں کے فالتو غلہ و جنس اور خشک چارہ کی برآمد کو زمینداروں کی حفاظت کے لئے کسی آئین کے
تحت حکومت نے اپنی ذمہ داریوں میں لے لیا ہے ؟

۴- واجب العرض کی قانونی حدود کی زیر مصلحت کارخانہ داریوں کی لوٹ کھسوٹ کا رفع کرنا زمینداروں کی

حفاظت کے لئے حکومت نے اپنی ذمہ داریوں میں لے لیا ہے ؟

۵۔ اُن وسیع رقبہ جات سرکاری کو جو نہری نو آبادیوں کے ذریعہ سرسبز و شاداب کئے جا رہے ہیں۔ اُن تھک اور محنتی زراعت پیشہ اقوام کی حفاظت کے لئے کوئی خاص قانون بناکر ملک کی ریڑھ کی ہڈی کی حفاظت کرنا حکومت نے اپنی ذمہ داریوں میں لیلیا ہے؟

۶۔ بجز زراعت پیشہ اشخاص کے دیگر پیشہ وروں کے ذرائع آمدنی کو گرداوری اور جمعبندی کے اصولوں پر قلمبند کر کے لوٹ کھسوٹ کے ناجائز ذرائع کو روکنا ملک کی حفاظت کی خاطر حکومت نے اپنی ذمہ داریوں میں لے لیا ہے ؟

۷۔ چوری۔ راہزنی اور ڈکیتیوں کی روک تھام کے لئے رعیت کے نقصان کو اپنا نقصان تصور کر کے اور نقصان شدہ مال کی ادائیگی کو حکومت نے اپنی ذمہ داریوں میں لے لیا ہے ؟

۸۔ سٹہ بازوں اور اشیاء کو از حد گراں نرخوں پر فروخت کر کے واجب العرض کی پابندیوں پر گاؤں والوں کی حفاظت کو حکومت نے اپنی ذمہ داریوں میں لے لیا ہے ؟

۹۔ ہر کنبہ کی رہائش کے واسطے مکانات کا بسہولت بہم پہنچانا حکومت نے اپنی ذمہ داریوں میں لے لیا ہے ؟

۱۰۔ جسطرح دل اور دماغ ہر انسان کے وجود کی ظاہری اور باطنی طاقتوں میں یکجہتی قایم کر کے وجود انسانی کی ہر طاقت کی حفاظت کرتے ہوئے راہنمائی فرما رہے ہیں۔ نظام حکومت نے ہر ایک اُس چیز کی جو اُس کے دائرہ اقتدار میں ہے حفاظت کا نظام موجود کر رکھا ہے ؟

۱۱۔ جس طرح زمین اور آسمان کا باہمی ربط کائنات عالم کی ہر ایک چیز کو زندگی کے سامان بہم پہنچانے میں ہر آن مساعی اور مصروفِ جدوجہد ہے۔ نظام حکومت کے اندر ایسی مصروفیت موجود ہے۔ جس سے ہر شخص اپنی زندگی کے سامان باسانی حاصل کر سکے ؟

۱۲۔ جس طرح بانیانِ مذاہب نے انسانی وجود اور کائنات عالم کے نظام سے متاثر ہوکر انہی کی پیروی میں وہ نظام قایم کر کے جن کو شعاءر اسلامی وغیرہ میں تمثیلاً بیان کیا جا چکا ہے۔ اور آئندہ قایم کرنے کی تعلیم القرآن میں بشارت موجود کر رکھی ہے۔ موجودہ نظام حکومت نے پیروی میں موجود کر رکھا ہے ؟

۱۳۔ جس طرح بانیانِ مذہب اسلام نے اپنے آپ کو خود غرضیوں سے بالکل پاک اور صاف رکھکر اور ہر ایک بشر کے لئے آسائش اور رزم بزم کے تمام سامانوں میں فراوانی موجود کر کے بدگمانیوں کو نیست و نابود کرنا۔ اور ہر بشر کے نیک مشورہ اور غیروں سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرنا جماعتی عزت افزائی کا باعث قرار دے رکھا تھا۔ نظام حکومت نے آج بھی موجود کر رکھا ہے ؟

۱۴۔ جب قانونی طور پر۔ موچی۔ تیلی۔ کمہار۔ جولاہا۔ دھوبی۔ بہشتی۔ نائی۔ کہار۔ ماچھی وغیرہ جو چار وغیرہ حکومتی اور زرعی نظام میں امداد کرنے والے (مزدور) مسلمہ ہیں۔ اور ان تمام کی حصہ داری زرعی نظام میں موجود چلی آ رہی ہے۔ تو پھر زراعت پیشہ اقوام کو مزدوروں کی جماعتوں میں داخل کرنیکی غیر آئینی کارروائی کیا نظام حکومت کی ذمہ داریوں میں نہیں ؟

۱۵۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایسے آئین و قوانین میں اصلاح نہ کی جائے۔ جو اقوام کی صحیح راہنمائی نہیں کر رہے۔ بلکہ مفلسی کو اور بدگمانیوں کو بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ہر قوم۔ ہر فرقہ اور ہر مذہب تقسیم در تقسیم ہوکر انہی

فساد انگیزیوں پر آمادہ ہے - جو آج دنیا کی پیشوا حکومتوں نے اپنے گھروں میں جاری کر رکھی ہیں - اور دیگر دنیا والوں کو بھی امن وچین نہیں لینے دیتیں -

غرضیکہ کئی رد نے ہیں - مگر بجز اللہ تعالےٰ کون ہے - جو کسی کی سُنے - جبکہ انسانوں میں سننے والے باوجود بے شمار مال ودولت جمع کرنے کے ابھی اپنی بھوک ہی رفع نہیں کر سکے - اور ہر تباہی جائز قرار دی جا رہی ہے - اور پھر ان تباہی بجز ساما نوں کو رد کرنے کے لئے جو کوئی بھی آواز بلند کرتا ہے - اسکو نظر بند یا قید میں رکھنا برا خیال کرنے سے بہت ہی دور ہے - جس کی لاٹھی اُسی کی بھینس کا یہ نقشہ ہندوستان میں حکومت خود اختیاری قایم ہونیکی تمہید کے طور پر ہندوستان کے سرمایہ داروں میں ہر صوبہ کے اندر معرکہ آرائی کے منظر دکھا رہا ہے - انگریز تماشا دیکھ رہے ہیں - اور دیگر حکومتوں کو جتلا رہے ہیں - کہ ہندوستانیوں میں حکومت خود اختیاری قایم کرنے کا ملکہ بھی نہیں - کیونکہ صدیوں سے سوکھی لکڑی کی طرح دوسروں کا بوجھ برداشت کئے ہوئے ہیں - تربیتی مادہ مفقود ہو چکا ہے - گویا مردہ ہیں - کون ہے جو ان میں جان ڈالے - سچ ہے - جہاں اتحاد کو سمجھنے اور عمل میں لانے کا نام نہیں - وہاں زندگی کا کیا کام - اور تربیت کس کام - ایسوں کی تو نماز جنازہ بھی روا نہیں -

بھیڑ بکریوں کے چرواہے تو نجات دلانے میں قوموں کی پیشوائی کر گئے - اور یہ پیغام چھوڑ گئے - کہ اے باری تعالیٰ دنیا میں منافقوں کا کوئی گھر باقی نہ چھوڑ - اور جو کوئی بھی اتحاد اور ترقی کی راہ میں مظاہرات عالم کی پیروی سے روگرداں ہو کر خود ساختہ طریقوں یا خود غرضیوں میں اپنی بہبود تلاش کرتا ہے - اُن کو ایسی سزا دے - کہ وہ راہ راست پر آجاویں - اور یہ کہ ظالموں کی بیخ کنی اور مظلوموں کی نجات کے لئے جو کوئی بھی عزم صمیم سے اللہ تعالیٰ کی امداد حاصل کرنا چاہے - بے جان چیزیں بھی اس کی امداد کے لئے متعین ہو جاتی ہیں - اور جبارت یعنی حوصلہ اس قدر بڑھ جاتا ہے - کہ بجز اللہ تعالےٰ کے خوف کے انسانوں کا خوف نزدیک تک نہیں آتا - اور ارادوں کی تکمیل میں دریاؤں کا پانی راستہ دیکر معاون ہو جاتا ہے - مگر ظالموں کو راہ نہیں دیتا - اور اپاہج اور معذور اور مردہ صفت انسانوں کی دستگیری کرنے کے لئے ارادہ میں بھی ایسی طاقت پیدا کر دیتا ہے کہ صاحب ارادہ کے نظر اٹھا کر دیکھنے - چھو جانے یا پھونک کی ہوا سے تندرست اور تنومند ہو کر غیروں کی خدمت کے قابل بن جاتے ہیں - اور جسطرح ہوا - حرارت - مٹی اور پانی کے عناصر امر ربّی (روح) کی قیادت میں ہر زندگی کے آغاز اور تکمیل کو عمل میں لا رہے ہیں - جب اسی قانون کی پیروی کر کے انسانی جدّت ذہنی جذبات موجود کر دے تو امرِ ربّی (روح) کی طاقتیں نسلِ انسانی کی ترقی اور بہبودی میں بے جان چیزوں کو زندہ کر دکھا کر وہ فضا پیدا کر سکتی ہیں - جس سے نسلِ انسانی پُر امن زندگی حاصل کر سکتی ہے - اور اسی پُر امن زندگی کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات نے ایک خاص وقت مخصوص فرما رکھا ہے - کیونکہ جب تک انسانی جدوجہد ان تمام طاقتوں پر قادر نہیں ہوگی - جن کا حصول رسولوں کے ذریعہ پیغامات کی صورت میں نسلِ انسانی تک اللہ تعالیٰ نے پہنچا رکھا ہے - اس وقت تک نسلِ انسانی اپنی رفعت اور وقار کو سمجھ بھی نہیں سکیگی - اور جب یہ سمجھ لیا گیا تو لازمی طور پر دین خدا کی پیروی اور ہر ایک مغایرت کا رفع کرنا دنیا کے ہر ایک حصّہ میں بسنے والوں کے لئے مشکل نہیں رہے گا - کیونکہ اس وقت نہ صرف انسانوں بلکہ ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل

تک پہنچا کر پر منفعت بنانا انسانی شعار بن جاویگا - چونکہ وعدہ شدہ وقت نشانیوں کی رو سے پورا آچکا ہے اور دنیا کے ہر حصہ میں بسنے والے ایک لڑی میں پروئے جاکر ایک ہی اصول کی قیادت میں آنیوالے ہیں جس کا عمل اخباری دنیا کے مطالعہ کرنے والوں پر کھل چکا ہے - اور جد و جہد بھی جاری ہے - مگر خود غرضیاں ابھی تک مزاحمت کا باعث بن رہی ہیں - کیونکہ کوئی ایک بھی ایسی راہنمائی قبول کرنے یا پیشوا بننے کی فراست ظاہر نہیں کر رہا - جہاں جمیع نسل انسانی کی معیشت ایک ہی نظام سے سرانجام ہو - اور ہر انسان کو رزم و بزم کی علمی اور عملی زندگی پر پورا عبور حاصل رہے - اور ہر ایک سرمایہ خود غرضی کے دائروں سے مبرا رہے - اور ہر ایک انسان کی ذمہ واریاں مخصوص بھی ہوں - اور اُن پر نگرانی بھی اس طرح ہو - کہ کوئی انسان اپنے فرائض سے غافل نہ ہو سکے - اور نہ کسی دیگر سے مزاحمت کر سکے - تو نظامِ امن کا قیام قطعاً مشکل اور ناممکن نہیں رہتا - کیونکہ ختم المرسلین اور آپ کے بعد دو جانشینان کرام کی عملی زندگی کا جو نمونہ کتاب ہذا میں واضح شدہ ہے - وہ اس امر کی دلیل ہے - کہ جب پیشوا اپنے آپ کو خود غرضیوں سے بے لوث رکھکر اپنے مقتدیوں کی فلاح و بہبود پر ہی متوجہ رہے - تاکہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنی صفت رب کے ذریعہ ہر چیز کی تربیت - تکمیل اور پر منفعت بنانے کا نظام جاری فرما رکھا ہے وہی انسانوں میں یکجہتی کا باعث آکر ایسی رفعت پر جمیع نسل انسانی کو پہنچا دے - جس کا تذکرہ قرآن کریم میں جا بجا مذکور ہے - اور آئندہ چلکر باب ہائے حقیقت اور معرفت کتاب ہذا میں بھی وضاحت موجود کی گئی ہے - تو اب جبکہ بحر و بر اور فضائے آسمانی پر قادر آکر نسل انسانی نے باہمی رسائی کو بالکل آسان بنا لیا ہے - کیا بخل کو بھی دفع نہیں کیا جا سکتا - جو منبع فساد ہے -

پس اے محبان وطن اگر موجودہ نظامِ حکومت کے اندر جملہ سرمایہ دار اُسی طرح انسانوں کی تباہی میں مصروف ہیں - جس طرح یورپ کی حریص قومیں - تو خدارا اس نظام کو ایسی طرح اصلاح میں لائیں - جن سے وطن والے بازیاں ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچا سکیں - بلکہ خدمتِ خلق میں سبقت لیجانا اپنا شعار بنائیں - اور ہر طرف امن و چین قائم کریں - جیسا کہ تعلیم القرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہماری راہنمائی اور دستگیری فرما رہی ہے - کہ اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی جد و جہد کا نام اگر عبادت ہے تو ہر ایک چیز کو پر منفعت بنا کر اس مفاد کو خدمتِ خلق کے لئے وقف کرنا ہی تقدیر کی امداد حاصل آنا ہے -

اگر ہر خطۂ زمین کو کار آمد بنانے اور ہر چیز اور ہر انسان کو مکمل کرنے اور پر منفعت بنانیکی جو تجویز بھی کی جا سکتی ہے عمل میں لائی جاوے - جیسا کہ جسم انسانی جملہ ظاہری و باطنی طاقتوں کے یکجہت ہو کر انسانی زندگی کے یک جان ہونے کی کھلی شہادت دے رہا ہے - تو کیا ہندوستانی اس قدر بھی فراست اور جرأت سے محروم کر دیئے گئے ہیں - کہ ہندوستان کو یکجان بنانے کے لئے اپنی اپنی ذمہ واریوں کو بھی نہیں بانٹ سکتے - اگر کسی گاؤں - ایک ذیل - ایک تھانہ - ایک تحصیل - ایک ضلع - ایک کمشنری ایک صوبہ - میں ذمہ واریوں کی تقسیم کر کے اور پختہ مغز انسانوں کو بھیڑ بکریاں چرانے والوں کی عملی تعلیم سے سبق آموز ہو کر نسل انسانی کو اخوت - یگانگت اور یکجہتی پہ لانے کا صحیح دور شروع کر دیا جاوے

تو آہستہ آہستہ ساری دنیا کو یکجہت کرنا ناممکن نہیں - بلکہ ممکن کیا جا سکتا ہے - افسوس ۶۰ کروڑ مسلمان آج ایک تن واحد ہادیٔ اسلام کی فراست اور جرأت اور کامیابیوں کو پس پشت ڈالکر خود غرضیوں میں اس قدر محو ہیں - کہ نہ تو ایمان اور نہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور نہ ہی کلمہ توحید کی فراست پر انہیں غور و فکر کرنے کا موقعہ حاصل ہے - اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی صفت رب سے سبق آموز ہونے کی طرف توجہ - تو جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے نہیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کیوں اپنا بنائے - جن کو پوجتے ہیں - وہی اُن کے سیاہ و سفید کے مالک ہیں - اور جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے تحت حکم ہیں - اُن کی حفاظت وہ خود کر رہا ہے اور کریگا -

یاد رکھیں جن حکومتوں اور سرمایہ داروں کی تعمیر ظلم اور ستم کے سامانوں سے ہوتی ہے - وہی ملیامیٹ ہوتے چلے آرہے ہیں - مگر کوئی یہ تو بتائے کہ کسان جن کا شیوہ ہی خدمت ہے - اُن کی نگہداشت اور اُن کی حفاظت وہ نہیں فرما رہا؟

نیازمند :- نواب الدین
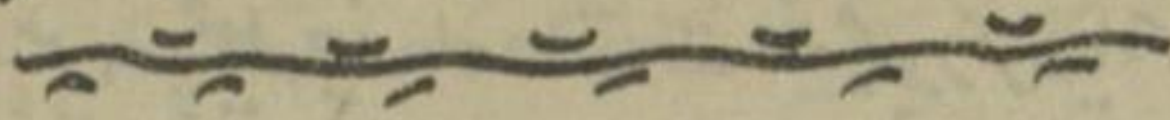
اخباری تصدیق کہ ترقی کا دور حکومت موجودہ کی زیر نگرانی کس طرح تربیت حاصل کر رہا ہے

اخبار زمیندار جلد ۳۴ نمبری ۱۲۴۔ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۴۵ء "خانہ برانداز چمن کی کارفرمائیوں کا ایک عبرتناک مرقع" ذیل کی سطور کسی ذاتی رنجش کی بنا پر نہیں لکھی گئیں۔ بلکہ تجربات و حقایق مد نظر ہیں۔ کسی یونینسٹ پٹھو کو جرأت ہو تو اخبار "زمیندار" لاہور میں تردید کرائے۔ میں اُس کے ذاتی حالات اور کرتوت قارئین زمیندار تک پہنچانے کا وعدہ کرتا ہوں۔ (ایم ایس خالد صاحب میانوالی)

ضلع کی زبوں حالی دیکھ کر مدت سے دل کڑھ رہا تھا۔ کہ اپنے ضلع کے غریب بھائیوں کی مصیبتیں آپ تک پہنچاؤں۔ مگر کاروباری مجبوریاں مانع رہیں۔ پچھلے چند ماہ واقعات نے مجبور کر دیا۔ کہ کچھ نہ کچھ ضرور کیا جائے ورنہ قدرت کے انتقام سے بچنا محال ہوگا۔

کچھ ضلع کے سرمایہ پرستوں کے متعلق

ضلع کے باشندوں کی کثرت زراعت پیشہ ہے۔ کھیتی باڑی کا انحصار بارش پہ ہے۔ اس لئے بارش کی کمی کی وجہ سے چھوٹے زمینداروں کی حالت پتلی ہے۔ بڑے بڑے زمیندار سرمایہ دار ہیں۔ اور دریا کی بڑی مچھلیاں جس طرح چھوٹی مچھلیوں کو نگل جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ بڑے بڑے ذیلدار۔ نمبردار۔ کرسی نشین۔ نواب۔ خان بہادر اور خانصاحب چھوٹے چھوٹے زمینداروں اور کسانوں کو ہڑپ کر رہے ہیں۔ انہیں تباہ حال کر رکھا ہے دوسرے ناجائز مظالم کے علاوہ ضلع کی تمام قابل کاشت زمین یہ بڑی توند والے خرید کر رہے ہیں۔ چند برسوں تک تمام اعلیٰ ملکیت انہی سرمایہ پرستوں کی ہو جائے گی۔ اور اصلی مالک ان سرمایہ پرستوں کے دست نگر ہو کر رہ جائیں گے۔ اگر گورنمنٹ چاہتی۔ تو ایک حد مقرر کر سکتی تھی جس سے زیادہ کوئی زمیندار زمین خرید نہ سکتا۔ اور توازن قایم رہتا۔ مگر اتحادی وزارت انہی ذیلداروں وغیرہ کی امداد سے قایم ہے۔ اس لئے ان پر کوئی ایسی پابندی عاید نہیں کی جاسکتی۔ جس سے خضر وزارت کو لوٹنے کا خطرہ ہو۔

یہی ذیلدار۔ نمبردار۔ کرسی نشین۔ اور آنریری مجسٹریٹ ضلع کی فضا پر چھائے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ کسی کے دوست نہیں۔ یہ خطابوں۔ مربعوں۔ جاگیروں۔ مربعوں۔ جاگیروں اور سندوں کی خاطر ڈپٹی کمشنر کے بنگلے کا طواف کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے معمولی اشارے پر قوم کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایک دن میں کئی کئی دفعہ قوم فروشی کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی قوم کے سچے خادم بنے پھرتے ہیں۔ ضلع کے آفیسر ضلع کے باشندوں کے صحیح حالات سے کبھی تکمل واقفیت حاصل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اُن تک صرف انہی لوگوں کی رسائی ہو سکتی ہے۔ اور یہ طبقہ اپنے

مطلب کے بغیر منہ سے دوسری بات نکال ہی نہیں سکتا۔

فوج کی بھرتی ضلع کے نوجوان اپنے اور ملک کے مفاد کی خاطر رضاکارانہ طور پر بھرتی ہوتے ہیں لیکن یہ لوگ بھرتی ہونے والوں کے والدین پر رعب ڈالکر کہتے ہیں۔ ریکروٹنگ آفیسر کے پاس یہ کہو کہ فلاں آدمی کی ترغیب سے ہم بھرتی ہوئے ہیں۔ اس طرح وہ ریکروٹنگ آفیسر کے دفتر سے بھرتی کرانے کے دو تین روپے بھی بٹور لیتے ہیں۔ اور بھرتی شدگان کا اپنے پاس ریکارڈ بھی رکھتے ہیں۔ تاکہ ڈپٹی کمشنر کی خوشنودی حاصل کر کے مربعہ جات اور سندات کے حصول میں آسانی ہو سکے۔ کیسی کمینہ حرکت ہے؟ یہی وہ لوگ ہیں۔ جو ہندوستانی سپاہی کا وقار دنیا میں بلند کرنے کی بجائے دنیا والوں کے منہ سے ہمارے جانبازوں کو "بھاڑے کے ٹٹو" کہلوانے کے ذمہ وار ہیں۔ بدقسمتی سے اتحادی وزارت بھرتی ہونے والوں سے زیادہ انہی عیار لوگوں کی خاطر مدارات کرتی ہے۔ اور بھرتی ہونے والوں کے حقوق کو نظرانداز کر کے انہی کے ہمیشہ کھلے ہوئے منہ کو بند کرنے کی سوچ میں رہتی ہے۔

یہ لوگ زبانی زبانی خدمات کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے لڑکوں اور رشتہ داروں کو بہت کم فوج میں بھرتی کرایا ہے۔ کہیں اکلوتے بیٹے کا بہانہ ہے اور کہیں جائداد سنبھالنے کی تکلیف پیش کر کے معترضین سے بچتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کو چندہ دیتے ہیں۔ تو ذیل میں واپس جاکر غریب رعایا پر ظلم ڈھاتے ہیں کہیں بھیڑیں بکریاں۔ عیاری سے سنبھال لیتے ہیں۔ تو کسی کو باہم لڑا کر خود ثالث بن جاتے ہیں۔ اور طرفین کو دھمکا دھمکا کر خوب نذرانہ وصول کر کے صلح کراتے ہیں۔ غرض کہ اس چندہ کی رقم کو ذیل کے مفلس باشندوں کی جیبوں سے نکالنے کے لئے طرح طرح کے ناجائز وسائل اختیار کرتے ہیں۔ جب تک سالم رقم وصول نہ ہو جائے۔ یہ لوگ چین نہیں لیتے۔ اُن کے منہ سے ہمیشہ گالی گلوچ کا طوفان اُمڈتا رہتا ہے۔ اور وہ بے کس و بے بس لوگ اپنی اس زبوں حالی پر خون کے آنسو بہا کے رہ جاتے ہیں۔ جو اُن کے مظالم جھیلنے پر مجبور ہیں۔

عارضی کاشت کے مربعہ جات کی تقسیم

پچھلے برسوں سے رکھ پپلاں۔ نصیروالا۔ کلورکوٹ۔ دواں بچھراں۔ علوالا۔ اور کنڈیاں کے عارضی کاشت کے جو مربعہ جات تقسیم ہو رہے ہیں۔ اُن کے تقسیم کے وقت وہ تمام اصول بالائے طاق رکھ دیئے گئے ہیں۔ جو پہلے برسوں میں مد نظر رہتے ہیں۔ اس دفعہ اتحادی وزارت کے وفاداروں اور کاسہ لیسوں پر سخاوت کا ہاتھ خوب صاف کیا گیا ہے۔ زمیندارہ لیگ کے سیکرٹری ملک مولابخش بلیڈر اور ضلع کے سرکاری اخبار "شان میانوالی" کے ایڈیٹر بسمل کا بھی حصہ ہے۔ اور اُن کو زمیندارہ لیگ کے پراپیگنڈا کے صلہ میں نوازا گیا ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ ضلع کے

مستحق ترین فوجیوں اور غیر فوجیوں کے حقوق نظر انداز کر کے یہ فیاضی کی گئی ہے؟ مربعوں کے پٹے تقسیم کرتے وقت مبلغ پانچ روپے فی کس چندہ کیوں لیا گیا تھا؟ کس لئے کوئی رسید نہیں دی گئی۔
وزیر اعظم پنجاب کے وعدوں کے مطابق اس سال ہمیں امید تھی۔ کہ عارضی کاشت کے مربعہ جات زیادہ سے زیادہ فوجیوں کو دیئے جائیں گے۔ لیکن ہوا یہ کہ ساٹھ فیصدی مربعہ جات اتحادی وزارت کے گن گانے والوں کو ملے۔ بیس فیصدی کے قریب افسران کے خدمت گاروں کے حصہ میں آئے۔ مثلاً ڈپٹی کمشنر کو گوشت سپلائی کرنے والا قصاب فیضو۔ افسروں کے پاس جو بھی پہنچا ہاتھ جوڑے میوا لا دیا۔ سودا خرید دیا۔ ڈالی پہنچا دی۔ بوٹ پالش کر دیئے۔ اور اس کے صلہ میں مربعہ لے لیا۔ دفتروں کے کلرکوں نے چاپلوسی کی اور مربعہ جات کے پٹے لے لئے۔ غرضیکہ تقسیم کا کوئی اصول نہ تھا۔ اور مستحق و غیر مستحق کی تمیز نہیں کی گئی۔
باقی بیس فیصدی مربعہ جات اُن فوجیوں میں تقسیم ہوئے ہیں۔ جن کے رشتہ دار افسران مجاز کے ساتھ واقفیت رکھتے ہیں۔ مستحق فوجیوں کی بڑی حق تلفی کی گئی ہے۔ وزارت پارٹی کے ممبروں نے سٹیجوں پر دھواں دھار تقریریں کی تھیں۔ کہ فوجیوں کے لئے یہ کیا جائے گا وہ کیا جائے گا۔ مگر یہ سب وعدے شرمندہ تکمیل نہیں ہو سکے +

سے حصہ اول۔

دینِ خدا

علمایانِ دین کی نگاہ میں بربادیٔ انسانیت کے درخت کی جڑیں اشخاص کی حکومت یا انسانوں کے خودساختہ آئین وقوانین ہیں۔

از مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی ماخذ از اخبار ایمان بٹی ضلع لاہور۔ مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۴۵ء

دنیا میں جتنی خرابیاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔ ان سب کی جڑ دراصل حکومت کی خرابی ہے۔ طاقت اور دولت حکومت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ قانون حکومت بناتی ہے۔ اور انتظام کے سارے اختیارات حکومت کے قبضہ میں ہوتے ہیں۔ پولیس اور فوج کا زور حکومت کے پاس ہوتا ہے۔ لہذا جو بھی خرابی لوگوں کی زندگی میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ یا تو خود حکومت کی پھیلائی ہوئی ہے اور یا اُس کی مدد سے پھیلتی ہے۔

چند ناقابل انکار حقایق

مثال کے طور پر آپ دیکھئے۔ کہ اس وقت دھڑے سے زنا ہو رہا ہے۔ اور کوٹھوں پر علانیہ یہ کام جاری ہے۔ اس کی وجہ کیا۔ وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ حکومت کے اختیارات جن لوگوں کے ہاتھ میں ہیں۔ اُن کی نگاہ میں زنا کوئی جرم نہیں ہے۔ وہ اس کام کو خود کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو کرتے دیتے ہیں ورنہ اگر وہ بند کرنا چاہتے تو یہ کام اس دھڑلے سے نہ چل سکتا۔

آپ دیکھتے ہیں کہ ملک میں سودخوری کا بازار خوب گرم ہے۔ اور مالدار لوگ غریبوں کا خون چوستے چلے جاتے ہیں یہ بھی اسی لئے کہ حکومت خود سود کھاتی ہے۔ اور کھانے والوں کو مدد دیتی ہے۔ اُس کی عدالتیں سودخوروں کو ڈگریاں دیتی ہیں۔ اور اسی کے سہارے پر بڑے بڑے بنک اور ساہوکار چل رہے ہیں۔

آپ دیکھتے ہیں کہ لوگوں میں بےحیائی اور بداخلاقی روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہے۔ یہ کس لئے؟ محض اس لئے کہ حکومت نے لوگوں کی تعلیم و تربیت کا ایسا ہی انتظام کیا ہے۔ اور اُس کو اخلاق و انسانیت کے وہی نمونے لینے ہیں۔ جو آپ کو نظر آرہے ہیں۔ اگر کسی دوسرے طرز کی تعلیم و تربیت سے آپ کسی دوسرے نمونہ کے انسان تیار کرنا چاہیں۔ تو ذرایع کہاں سے لائیں گے؟ اگر تھوڑے بہت تیار بھی کر لیں۔ تو وہ کہاں کھپیں گے؟ رزق کے دروازے اور کھیت کے میدان سب حکومت کے قبضہ میں ہیں۔

آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ہر طرف خونریزی کا بازار گرم ہے۔ اور علم انسانی کو انسانیت کی تباہی کے لئے بہت بڑی طرح استعمال کیا جارہا ہے۔ اور اُس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ آدم کی اولاد میں جو لوگ سب سے زیادہ شریر اور بدنفس تھے۔ وہ دنیا کی قوموں کے راہنما اور طاقت کی باگوں کے مالک ہیں۔ چونکہ قوت اُن کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے وہ دنیا کو جدھر چلا رہے ہیں۔ اُسی طرف کو دنیا چل رہی ہے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ آج دنیا کا ہر گوشہ ظلم اور ستم سے لبریز ہے۔ کمزور اور غریب کے لئے کہیں انصاف نہیں۔ عدالتیں بنئے کی دوکان بنی ہوئی ہیں۔ جہاں ہر شخص روپیہ دیکر انصاف خرید سکتا ہے۔ لوگوں سے بے حساب ٹیکس وصول کئے جاتے ہیں۔ اور انہیں افسروں کی شاہانہ تنخواہوں بڑی بڑی عمارتوں اور جنگوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ ساہوکار۔ زمیندار۔ رئیس۔ راجہ۔ پیر۔ مہنت۔ سینماؤں کے مالک۔ تاجران شراب۔ فحش نویس ایڈیٹر اور ایسے ہی ہزاروں لوگ خلق خدا کے جان و مال اور عزت و اخلاق تباہ کر رہے ہیں۔ کچھ کوئی طاقت نہیں

جو انہیں دو کے۔ یہ بھی اِسی لئے ہے کہ حکومت کی کل بگڑی ہوئی ہے۔ اور طاقت جن لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ وہ خود بھی ظالم ہیں۔ اور ظالموں کا ساتھ بھی دیتے ہیں۔ اِن مثالوں سے یہ بات واضح ہے۔ کہ حکومت کی خرابی تمام خرابیوں کی جڑ ہے اور اصلاح خلق کا اس کے سوا کوئی طریقہ نہیں۔ کہ حکومت کے بگاڑ کو درست کیا جاوے۔ ایک معمولی عقل کا بھی آدمی یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ جس ملک میں زنا۔ شراب۔ جوا۔ رشوت۔ فحش تماشوں۔ بیحیائی کے لباسوں اور بداخلاقی کی تعلیم کو آزادئ عام حاصل ہو۔ وہاں اگر آپ وعظ و نصیحت سے یہ چاہیں کہ جن لوگوں کو ان کاموں سے فائدہ پہنچ رہا ہے وہ اُن فائدوں سے ہاتھ دھولیں۔ تو یہ کسی طرح بھی ممکن نہ ہوگا۔ ہاں اگر اقتدار ہاتھ میں لیکر آپ حکومت کی قوت سے اِن شرارتوں کا خاتمہ کرنا چاہیں تو یہ ساری خرابیاں ضرور ختم ہو سکتی ہیں۔ پس اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ خلق خدا کی اصلاح ہو۔ تو اس کے لئے محض ناصح اور واعظ بنکر کام کرنا فضول ہے۔ اُسے اٹھنا چاہیئے۔ اور غلط اصول کی حکومت کا خاتمہ کرکے اور غلط کار لوگوں کے ہاتھ سے اقتدار چھین کر صحیح اصول اور صحیح طریقہ کی حکومت قایم کرنا چاہیئے

حکومت کی خرابی کی جڑ شرک ہے

اب آپ یہ دیکھئے۔ کہ حکومت کی اصلی خرابی کی جڑ کہاں ہے؟ اس سوال کا مختصر جواب یہ ہے۔ کہ۔ انسان کی حکومت انسان پر۔

اب چند حقایق پر غور کیجئے۔ (۱) یہ زمین جس پر آپ رہتے ہیں کس نے بنائی (۲) خود انسانوں کو کس نے پیدا کیا۔ بیشمار اسباب زندگی جن کے بل بوتے پر انسان زندہ ہیں۔ کون مہیا کرتا ہے۔ ان تینوں سوالات کا جواب صرف ایک ہے یعنی خدا۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ ملک بھی خدا کا۔ دولت بھی خدا کی۔ پھر سوچئے کہ ان حالات میں کوئی دوسرا شخص کیسے حقدار ہو گیا۔ کہ وہ خدا کے ملک میں اپنا حکم چلائے۔ اور خدا کی رعیت پر غیر خدا کا قانون نافذ کرے؟ اس سے بڑھکر ظلم اور کیا ہوگا۔ کہ ملک کسی کا ہو اور حکم کسی کا چلے؟ ملکیت کسی کی ہو۔ اور مالک کوئی اور بن جائے رعیت ایک کی ہو۔ اور فرمانروائی دوسرا کرے؟ اگر خدا کے بندے خدا کے قانون پر چلتے تو زندگی کے معاملات میں کہیں کوئی غلطی واقع نہ ہوتی لیکن جب قانون بنانے کے اختیارات خدا کی بجائے انسانوں کے ہاتھ میں آ گئے۔ تو وہ کچھ تو جہالت کی وجہ سے مجبوراً غلطیاں کرتے ہیں۔ اور کچھ نفسانی خواہشات کے لئے قصداً۔ پھر یہ لوگ جب خدا کے خوف اور جوابدہی سے بھی غافل ہو۔ تو ظلم اور ستم میں اور بھی شتر بے مہار بن جاتے ہیں۔ جو شخص سرے سے کسی دوسرے کے سامنے جوابدہ نہ ہو۔ وہ طاقت اور اختیار پاکر شتر بے مہار بنے گا تو اور کیا بنے گا؟ ان حالات میں اصلاح خلق کی بنیادی اصل صرف ایک ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان پر سے انسان کی حکومت اٹھا دی جاوے۔ اور خدا کی حکومت قائم کی جائے۔ اور اس حکومت کے چلانے والے خود مالک الملک نہ بنیں۔ بلکہ مالک کے نائب ہوں اور بندگان خدا کے خادم۔ یہ لوگ اعتقاد کے ساتھ خلق خدا کا انتظام کریں۔ کہ خدا انہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ خدا کے سامنے ہیں۔ اور ملک کا حقیقی مالک اُن سے ایک ایک ذرہ کا حساب لیگا۔ یہی وہ بنیادی اصلاح ہے۔ جسے اسلام جاری کرنا چاہتا ہے۔ اسلام کی نگاہ میں یہ بات ہرگز کافی نہیں ہے۔ کہ آپ خدا کو زبان سے خدا مان لیں۔ اور پھر سو جائیں۔ اسلام اپنی صداقت کا اقرار زبان سے لینے کے ساتھ ہی یہ فرض بھی عائد کرتا ہے۔ کہ آپ جہاں بھی ہوں۔ حکومت کے غلط اصول کو مٹائیں اور صحیح اصول نافذ کریں۔ اور نہ صرف شریر اور شتر بے مہار قسم کے لوگوں سے قانون سازی اور فرمانروائی کے اقتدار چھین کر بندگانِ خدا کی سربراہ کاری اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور صرف

کی ذمہ واری اور خدا کے عالم الغیب ہونے کا یقین رکھتے ہوئے قانون الہٰی کے مطابق حکومت کے معاملات کو سرانجام دیں اسی کوشش اور جدوجہد کا نام جہاد ہے +

اس متذکرہ بالا مضمون کی تائید میں اشخاص کی حکومتوں نے تباہی و بربادی کے لئے جن جن مظالم کو جاری رکھا ہوا ہے اس کا اظہار اسی منزل کی مندرجہ فصلوں میں بیان ہو چکا ہے۔ اب مصنف کتاب ہذا اس زمرہ میں داخل ہو کر جو مٹی کو سونا بنانے اور جمیع مخلوق کی معاشرتی ضروریات بہم پہنچانے پر مامور ہے اور تقدیر کی امداد حاصل کرنے پر بھی قادر ہے۔ مگر ارکان حکومت جو اس جماعت کی امدادی رہنے میں بطور ایک عنصر کے ہیں۔ جس طرح اس افضل ترین جماعت کو مردہ قوم بنا رہے ہیں۔ اب اس نیم مردہ قوم میں زندگی کی روح کو تازگی پہنچانے کے لئے تاکہ یہ قوم توانائی تکمیل اور پر منفعت رہنے کی زندگی قائم کر سکے۔ اپنی عملی زندگی کے محاربات و مجاہدات کو اپنے ہی صبر و استقلال کیساتھ بطور سبق پیش کر رہا ہے۔ تاکہ عناصرانہ حیثیت رکھنے والوں کو معلوم ہو سکے۔ کہ اگر روئیدگیوں اور اجناس کو پُر منفعت منزل تک پہنچانے کے لئے غیر ممکن زمین کو ممکن بنالیا جاتا ہے۔ تو انسانی دنیا کو پُر امن زندگی میں لانے کے لئے نظام حکومت کی اصلاح بھی ممکن کی جا سکتی ہے۔ اور عرض حال کے زیر عنوان شروع کتاب ہذا میں جن جن حقائق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان مردہ صفت زراعت پیشہ قوموں کے ساتھ پڑھے لکھے ارکان حکومت کا جن میں کلکٹر۔ مجسٹریٹ۔ ڈاکٹر۔ وکیل اور حاجی۔ حافظ۔ ایم اے۔ بی اے سے متصف شریف انسان موجود ہیں۔ موازنہ کیا جاوے۔ تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اگر اپنی صفت رب کے ذریعہ ہر ایک مخلوق کو اس کے دائرہ کے اندر پایہ تکمیل تک پہنچانے میں عناصر اربعہ کے ساتھ متحد ہو کر اپنے ظاہر و باطن کو سبق آموزی کے لئے ہر انسان کے ذہن نشین کر رہی ہے۔ تو اس کی حقیقت کو سمجھنے اور عمل کرنے والی جماعت بھی صرف زراعت کاری کی ہے۔ مگر ان کسانوں اور مزدوروں کی حفاظت کے لئے جو عناصر شخصی حکومتوں نے تعین کر رکھے ہیں۔ اگر ان میں باہمی اتحاد کا جذبہ کار فرما ہے۔ تو اس جذبہ کا نظام حکومت یا فلاح مخلوق سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ خود غرضانہ خواہشات کی تکمیل اور عناد اور فساد پھیلانے پر مبنی ہے اور یہی وہ وجوہات ہیں۔ جو ہمیشہ سے حکومت کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے میں کارفرما چلی آرہی ہیں۔ اور جن کا اظہار مصنف کتاب ہذا اپنی عملی زندگی کے مختصر سے زمانہ زراعت کاری کے حالات سے بطور نمونہ پیش کر رہا ہے۔ تاکہ جدید اصلاحات کے ذریعہ جو دین خدا اور دین اسلام کے نام پر معنون کی گئی ہیں۔ حکومت عالیہ عباسیہ کو اس رفعت پر پہنچا دیا جاوے۔ جس کی بشارت قرآن کریم کے اندر ہی آل ابراہیم اور آل محمد کے نام پر اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات نے موجود فرما رکھی ہے۔

مصنف کتاب ہذا کی عملی زندگی کی بطور کسان تاریخ جاریہ

۱۶ ستمبر ۱۹۳۲ء کو ۳۸ سالہ ملازمت محکمہ نہر سے پنشن یاب ہو کر ۲۷ ستمبر کو بہاولنگر آیا۔ تاکہ بچوں سے مشورہ کیا جاوے کہ اب جدی مسکن میں باقی حصہ زندگی بسر کیا جاوے۔ یا کوئی اور شغل اختیار کیا جاوے۔ اتفاق حسنہ سے ایک مستطیل رقبہ واقعہ موضع امر سنگھ ملکیتہ میونسپل کمیٹی بہاولنگر موسومہ جہد دگندہ نالہ متاجری پر دیا جانا زیر نیلام معلوم ہوا۔ میونسپل کمیٹی سال دو سال سے زیادہ میعاد متاجری پر دینا نہ چاہتی تھی۔ مگر رقبہ از حد ناقص

ریت کے ٹیلے اور اکہاں نذر تھا۔ اور اس طرح ریت والی زمین بغیر کافی محنت کیئے کارآمد ہو ہی نہیں سکتی۔ اور نہ ہی محنت ہونے
پر ابتدائی کئی سالوں میں کچھ پیداوار دے سکتی ہے۔ اس واسطے ماہ اکتوبر کے اجلاس میونسپل کمیٹی میں ان حالات
کو پیش کیا گیا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اگر دس سال کے واسطے رقبہ مستاجری پر دیدیا جاوے۔ تو ایک ایک کنال زمین
سے ایک ایک صد روپیہ تک پیداوار برآمد لینا ممکن کر دوں گا۔ مگر کمیٹی ایک دو سال سے زیادہ کے لئے رقبہ مستاجری پر
دینے کے لئے آمادہ نہ تھی۔ چنانچہ اس میعاد کے واسطے کسی مستاجر کی تلاش میاں احمد خانصاحب میونسپل کمشنر نے اپنے ذمہ لی۔
دوسری دفعہ جب ماہ نومبر کے اجلاس میں یہ معاملہ پیش ہوا۔ اور کوئی مستاجر بھی کمیٹی کے حسب خواہش میسر نہ آیا۔ تو
۷½ سال کے واسطے رقبہ کا دیا جانا منظور کر لیا گیا۔ اس طرح سے فیمابین پٹہ مستاجری اور قبولیت نامہ پٹہ مستاجری کے تام
بر جو شرائط طے ہوئیں۔ نقل قبولیت نامہ پٹہ مستاجری مندرجہ ذیل میں درج ہیں۔ جو پہلے رجسٹری ہوا۔ اور بعد منظوری
عالی مرتبت جناب ریونیو منسٹر صاحب بہاولپور عمل پذیر ہوا۔

نقل قبولیت نامہ پٹہ مستاجری میعاد ۷½ سال اقراری نواب الدین بحق میونسپل کمیٹی بہاولنگر

منکہ نواب الدین بعمر ۵۰ سال ولد نبی بخش ذات ارائیں ساکن بہاولنگر پیشہ زمینداری ہوں۔ جو کہ رقبہ کھاتہ نمبر ۲۱۲ کھتونی
نمبر ۹-۱۲-۱۳-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴ مندرجہ جمعبندی سال ۳۶-۱۹۳۳ء موضع امرسنگھ تحصیل بہاولنگر رقبہ بالعقل کنال ۱۲ مرلہ
بہ تفصیل ذیل نہری - صودری - بارانی - غیر ممکن چاہ - غیر ممکن کسی - ملکیہ و مقبوضہ میونسپل کمیٹی بہاولنگر زیر آمد
گندہ نالہ تمہاری میں رقبہ از ابتدائی یکم دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء لغایت ۱۵ جون سنہ ۱۹۴۴ء پنیدہ فصل ۷½ سال کے واسطے
مستاجری پر بمعرفت سکرٹری صاحب کمیٹی بہاولنگر لیکر شرائط ذیل مقرر کرتا ہوں۔

(۱) مدت میعاد مندرجہ بالا قابض و دخیل حقیقت مذکرہ بالا رہکر بعد برداشت فصل زائد ربیعہ سنہ ۱۹۴۴ء بلا عذر بیدخل
ہو جاؤں گا۔ اور کہ زائد ربیعہ کی کاشت سے جو رقبہ خالی از کاشت ہوتا جاویگا۔ اس کا قبضہ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء
کے بعد ساتھ ساتھ دیتا جاؤں گا۔

(۲) شرح مالکانہ ماسوائے رقبہ غیر ممکن مندرجہ فرد پٹواری کے باقی کل پر بحساب ۱۲ فی ایکڑ نصف ۱۵ جون اور
نصف دسمبر ہر سال بلا عذر کمیٹی بہاولنگر کو دیتا رہوں گا۔ علاوہ اس کے معاملہ آبیانہ سرکاری بذمہ مستاجر ہوگا۔
اگر کوئی قسط وقت مقررہ پر نہ دوں گا۔ تو ۱۲ روپیہ سینکڑہ سالانہ تاوان کے حساب سے تا ادائیگی مزید دوں گا۔
اور کہ ادائیگی مالکانہ و معاملہ آبیانہ کا ضامن شخصی بھی دوں گا۔ نیز اگر کمیٹی بذریعہ آئل انجن یا اور کسی طریقہ سے
گندہ نالہ کا پانی مجھ سے نکلکر رقبہ سیراب کرنے کی انتظام کر دیوے گی۔ تو سیرابی کی تاریخ سے جو کاشت ہوویگی۔
اس پر ۱۲ روپیہ فی ایکڑ مستاجری دوں گا۔ پھر میں جھلار نہ چلاؤں گا۔

(۳) نقصان آفات ارضی سماوی ژالہ زدگی وغیرہ اگر فصل کو نقصان پہنچ جاوے تو کمیٹی مناسب معاوضہ
نقصان تجویز کرے گی۔ جو میں مالکانہ سے مجرا کر لینے کا حقدار رہوں گا۔

(۴) ان جھلار اپنے بیلوں وانتظام سے چلاکر گندہ نالہ کا معمولی پانی نکالتا رہوں گا۔ جو پانی اپنے کھیتوں کو لگاؤں گا
کمیٹی کسی دوسرے کو پانی دلانے کی مجاز نہ ہوگی۔ اگر متواتر دو ہفتہ تک میں معمولی پانی جھلار نہ نکالوں گا۔

تو کمیٹی کو حق ہوگا۔ کہ معاہدہ متاجری منسوخ کر کے رقبہ پر قابض ہوجاوے۔ مجھے عذر نہ ہوگا۔ اور ۵ روپیہ روزانہ تاوان بھی دینے کا ذمہ وار ہونگا۔ مگر بارش کا معمولی سے زائد پانی کمیٹی اپنے خرچ سے نکاس کرادینے کی ذمہ وار ہوگی۔

۵۔ اگر دوران متاجری میں چاہ موجودہ کی بھرپائی کی ضرورت پڑیگی۔ تو میں اپنے مصرف سے کردوں گا۔ کمیٹی سے کوئی معاوضہ نہ لوں گا۔

۶۔ دوران متاجری میں اگر کوئی مکانات میں بناؤں گا۔ تو میں بروقت بیدخل اپنا ملبہ اٹھالیجاؤں گا۔ اگر چاہ پر اپنا آلات کشاورزی وغیرہ لگاؤں گا۔ وہ بھی اٹھا لوں گا۔

۷۔ دوران متاجری میں سامان جہلار خود مہیا کروں گا۔ اراضی زیر متاجری کی وٹ بندی میرے ذمہ ہوگی جو درختان رقبہ زیر متاجری میں پیدا ہوں یا میں لگاؤں۔ بروقت بیدخل ان کا معاوضہ نہ لوں گا۔ مگر دوران متاجری میں آلات کشاورزی و مکانات کے لئے حسب ضرورت کاٹ لینے کی مجھے اجازت ہوویگی۔

۸۔ جہلار کے پختہ حوض کی مرمت و شکست ریخت بذمہ کمیٹی ہوگی۔

۹۔ جو پیداوار اس رقبہ کی میں بازار بہاولنگر میں لاؤں گا۔ اس کا کوئی معاوضہ محصول چونگی نہ دوں گا۔

۱۰۔ کھاد بھی جسقدر مجھے اس رقبہ کے لئے ضرورت ہوویگی۔ میں بہاولنگر شہر کی کمیٹی کی حدود سے بلا معاوضہ اٹھاتا رہوں گا۔ لہذا یہ پٹہ متاجری بالمقابل ہوش و حواس بلا اجبار کسی دیگر روبرو گواہان تحریر کردیتا ہوں۔ کہ سند رہے۔ تحریر ۷ نومبر ۱۹۳۶ء۔ بقلم ٹھاکر داس اپیل نویس۔

ثانیاً اس عارضی نظام رہایش کے بعد فروری ۱۹۳۷ء میں نواح شہر بہاولنگر میں ایک سرکاری ٹکڑہ زمین نیلام کیا جارہا تھا۔ اسواسطے مستقل رہائش کے واسطے یہ ٹکڑہ زمین بھی جو موضع روجھانوالی میں واقعہ ہے۔ خرید کرلیا گیا۔ اور جدی اراضیات جو تین مواضعات کوٹ جادہ کوٹلی بروالہ اور اراضی کوٹ رجادہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں واقعہ ہیں۔ اپنے چھوٹے بھائی کے لئے چھوڑ دیں۔ تاکہ اگر مجھے تعلیم دلا کر والدین نے اس قابل بنا دیا ہے۔ کہ اپنی اور اپنی اولاد کی بہبودی پر قادر رہنے کی سمجھ پیدا کرسکا ہوں۔ تو جدی اراضیات سے مستفید ہنے کا موقعہ اپنے بھائی اور بھتیجوں کے لئے قایم رہنے دوں۔ اور اللہ تعالےٰ کے احسان اور فضل و کرم کا شکر گذار رہوں۔ جو ارکان حکومت کی چیرہ دستیوں سے حفاظت کے سامان بہم آجانے سے شامل حال چلی آرہی ہیں۔ اور یہ کہ جو کوئی بھی اللہ تعالےٰ سے فضل و کرم حاصل کرنے کے لئے اس کی صفت رب کے تحت اپنی مجاہدانہ روش کو نہیں چھوڑتا۔ بالآخر تقدیر کی امداد کو یقینی کرلیتا ہے۔

مناجرانہ جدوجہد اور میونسپل کمیٹی یا ایک لوکل سیلف گورنمنٹ کا معاہدہ متاجری کے متعلق طرز عمل

۱۔ اس رقبہ کا دخل یکم دسمبر ۱۹۳۶ء سے حاصل کیا۔ زمین کو کارآمد بنانے پر مال اور جان کی قربانیوں سے جو کچھ بھی صرف کیا گیا۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۸ء کی رپورٹ کمیٹی میں پانچ ہزار اور جون ۱۹۴۰ء کی تحقیقاتی رپورٹ میں آٹھ ہزار ارکان کمیٹی خود تصدیق فرما چکے ہیں۔ اور یہ بھی کہ بجز ۱۷ کنال رقبہ کے باقی تمام رقبہ چاہی۔ جہلاری اور نہری آبپاشی میں آگیا ہے۔ اور اب ۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء کے بعد تین ہزار روپیہ سالانہ رقم متاجری اور محصول چونگی اور قیمت کھاد کی مزید آمدنی سے متاجری پر دیا گیا ہے۔

۲- ادائیگی قسط میں دیری واقعہ ہو جانے کی شرط اور شخصی ضمانت جناب حکیم محمد حسین صاحب کو قطعاً نظر انداز کر کے روا رکھا گیا تو یہ یکم مئی سنہ ۱۹۳۷ء سے جب بذریعہ آئل انجن گندہ نالہ کے نکاس آب کا اہتمام کمیٹی نے اپنی تحویل میں کر لیا تو بحکم جناب نائب میر مجلس صاحب [illegible] روپیہ فی ایکڑ سے [illegible] روپیہ فی ایکڑ کی شرح جس رقبہ پر قائم ہوئی لازم آتی تھی۔ گرداور قانونگو صاحب علاقہ کے ذریعہ تحقیقات میں بھی آگئی۔ پھر بھی جناب سیکرٹری صاحب نے اصول معاہدہ کو چھوڑ کر [illegible] کی رقم کو محاسبہ میں زیادہ کر دیا۔ اور

۳- بصورت آفات ارضی۔ سماوی ژالہ زدگی وغیرہ اگر فصل کو نقصان پہنچ جاوے تو کمیٹی مناسب معاوضہ تجویز کردیگی جو میں مالکانہ سے مجرا کر لینے کا حقدار ہوں گا۔

اِس شرط کو بھی چھوڑ دیا گیا۔ اور پہلے سال کے مالیہ [illegible] کی مجرائی کو دینے سے انکار کر دیا گیا۔ مگر بالآخر ان ہر دو رقوم [illegible] اور مالیہ [illegible] جملہ [illegible] کی مجرائی منظور کر لی گئی۔ اور ان متنازعہ صورتوں کا واقعہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو ایک درخواست مکرر اولاً چودھری امام الدین صاحب۔ سید فتح محمد شاہ صاحب اور میاں احمد خان صاحب۔ معزز اور ماہران زراعت میونسپل کمشنران کی سب کمیٹی کے ذریعہ اور پھر جناب میر مجلس صاحب اور نائب میر مجلس صاحب بہادر کی ذاتی تحقیقات کے ذریعہ جو کچھ بھی فیصلہ ہوا جب تک سردار عبدالرحمان خانصاحب نائب میر مجلس موجود رہے عمل جاری رہا۔ مگر جب خان عطا محمد خان صاحب نائب میر مجلس کے عہدہ پر تشریف آور ہوئے خان عبدالعزیز خان نائب میر مجلس کے وقت سے بھی زیادہ سازوسامان کے ساتھ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو جو درخواست جناب مولوی محمد عبدالعزیز صاحب میر مجلس بہادر نے حاصل کر کے معاملہ کو ختم کیا تھا۔ اور حاجی غلام محمد خانصاحب میر مجلس بہادر بھی اُس پر کاربند رہے تھے۔ ان فیصلہ شدہ کاغذات کو ریکارڈ کمیٹی سے ہی نکال دیا۔ اور وہ طریق عمل پذیر ہوا جس نے عدالت عالیہ ہائیکورٹ تک تو ان معاملات کو پہنچا دیا ہے۔ اور کیا عجب کہ دربار معلی تک بھی پہنچیں۔

۴- شرط ۸ کے یہ الفاظ کہ کمیٹی گندہ نالہ کے پانی کو کسی دوسرے کو دلانے کی مجاز نہ ہوگی۔ جناب سکرٹری صاحب نے دوسروں کو پانی دیئے جانے کی کارروائی جاری کی اور کہا گیا کہ کچھ پانی دے دیا جاوے۔ مگر انکار کیا گیا۔ تو سکرٹری صاحب کی برافروختگی آج جو رنگ پیدا کر چکی ہے۔ زمانہ اُس کا گواہ ہے۔ اور اس کارروائی کے کاغذ بھی جو شامل کمیٹی میں موجود ہیں۔ گواہ ہیں۔

۵- دوران متاجری میں اپنے اخراجات سے چاہ پختہ کو چالو کیا اور دو نالیں دو جداگانہ موقعوں پر کنوئیں میں بورنگ کرائیں۔ تاکہ جس ممکن کوشش سے رقبہ کو پُر منفعت منزل تک پہنچانا مقصود ہے۔ پوری ہو۔ یہ ہر دو نالیں تاحال کنوئیں میں موجود ہیں۔ جو شرط نمبر ۶ کی رو سے اٹھانے کا حق تو حاصل تھا۔ مگر اس لئے بطور شہادت موجود رکھی گئی ہیں۔ تاکہ جہاں بھی پانی کی امداد کو یقینی کر لیا جاوے۔ تقدیر کی امداد بھی یقینی حاصل آتی ہے۔ ثابت کرنے میں امدادی رہیں

۶- شرط نمبر ۹ کی رو سے واقعی ہر ایک پیداوار اور محصول چونگی سے مستثنیٰ رہی۔ اور شرط نمبر ۱۰ کی رو سے کھاد بھی حاصل کی جاتی رہی۔ مگر جس کھاد کی قیمت یکم دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء سے پہلے کمیٹی کے لئے نفی کے برابر تھی اور شہر بہاولنگر سبز ترکاریوں کے لئے ہمیشہ فیروزپور کا محتاج رہا۔ اب بہاولنگر کی سبز ترکاریاں بیکانیر اور بہاولپور کی ساتھ

آٹھ منڈیوں تک پہنچ رہی ہیں۔ جن کی وجہ سے قیمت تعداد اور محصول چونگی میں ہزارہا کی تعداد میں اضافہ ہوچکا ہے۔ کیونکہ نواح بہاول نگر کی اراضیات کو سبز ترکاریوں کی پیداوار کے ناقابل خیال کیا جاتا تھا۔ جن کو اسی متاجری نے اب زندہ کر دکھایا ہے۔

۷۔ شرط نمبر۶۔ دوران متاجری میں اگر کوئی مکانات بھی بناؤں گا۔ تو بھی بروقت بیدخل اپنا ملبہ اٹھا لیجاؤں گا اگر چاہ یا اپنا آلات کشاورزی وغیرہ لگاؤں گا۔ وہ بھی اٹھا لونگا۔ اس شرط کی جن جن صورتوں میں خلاف ورزی عمل میں آئی۔ اُن کو آگے چل کر درج کیا گیا ہے۔

کمیٹی کے معاہدات اور تنازعات کی ابتداء اور متاجر کا استقلال

پہلا اختلاف:۔ لعہ اور مالعہ جملہ ۲لعہ ۹ مجرائی سال اول کے متعلق پیدا ہوا۔ جس میں میونسپل کمیٹی نے متاجر کے دعاوی کو مندرجہ ذیل فیصلہ کی رو سے خارج کیا۔

نقل جواب درخواست چودھری نواب الدین متاجر

از سیکرٹری کمیٹی

درخواست مشمولہ منجانب چودھری نواب الدین متاجر بذریعہ رجسٹری موصول ہوئی۔ اس درخواست کے اندر متاجر نے پھر انہی امور و واقعات کا اعادہ کیا ہے جس کے متعلق وہ پہلے کئی درخواستیں کمیٹی میں اور محکمہ عالیہ حضور ریونیو منسٹر صاحب بہادر میں پیش کر چکا ہے۔ اور اس کو اس کے متعلق اجلاس کمیٹی منعقدہ مورخہ ۲۹ رجون ۱۹۳۷ء کا مفصل فیصلہ سنایا جاچکا ہے جسکی اطلاعیابی اس نے ۳۰ رجون ۱۹۳۷ء کو کی ہے۔ کہ

مندرجہ ذیل سوالات } رقبہ کاشتہ یا غیر کاشتہ۔ رقبہ سیراب شدہ یا عدم سیراب شدہ۔ رقبہ ناقص جس سے بیج سوخت ہوگیا وغیرہ کلہم امور کا متاجر کی جانب سے پیدا کرنا خلاف معاہدہ متاجری اور غیر واجبی ہے۔ کمیٹی اپنے معاہدہ اور شرائط پر مضبوطی سے قایم ہے۔ جن کی اہم شرائط میں کمیٹی نے سالم رقبہ متاجری پر دیا ہے۔

۱۔ اگر نکاس پانی گندہ نالہ بذمہ متاجر ہوگا۔ تو زرلگان بحساب عہ روپیہ فی ایکڑ قابل وصول ہوگا۔

۲۔ اگر نکاس پانی بذریعہ انجن یا کسی دوسرے طریق پر بذمہ کمیٹی ہوگا۔ تو زرلگان سالم رقبہ پر بحساب عہ روپیہ فی ایکڑ قابل وصول ہوگا۔ ان شرائط کے ماتحت سالم رقبہ متاجر نے لیا۔ متاجری لینے سے قبل اس نے سالم رقبہ کا معائنہ اور پڑتال کر کے زرلگان عہ فی ایکڑ بصورت اول عہ روپیہ فی ایکڑ بصورت دوئم رقبہ سالم پر دینا قبول کیا۔ اس کی متذکرہ بالا درخواست ہائے و امور پیدا شدہ اطمینان بخش فیصلہ پر جانے کے بعد اس سے زر متاجری بابت ششماہی اول بطریق ذیل طلب کیگئی۔

یکم دسمبر ۱۹۳۶ء لغایت اخیر اپریل ۱۹۳۷ء بحساب عہ روپیہ فی ایکڑ سالم رقبہ پر ۱عہ
یکم مئی ۱۹۳۷ء لغایت ۱۵ رجون ۱۹۳۷ء بحساب عہ روپیہ فی ایکڑ سالم رقبہ پر ۲عہ

کلہم زرلگان بابت ششماہی اول تعدادی مبلغ ۳عہ روپیہ ۵ قایم ہوا۔

جو اس نے مکمل ادا کیا ہے۔ اب دوسری قسط کی ادائیگی کا وقت آن پہنچا ہے۔ پھر اسی بناء پر متاجر کی

جانب سے جھگڑا پیدا کرنا بے سود ہے۔ میرے خیال میں طے شدہ امور پر بار بار غور کرنے کیلئے کمیٹی تیار نہیں ہوگی۔
اس لئے کوئی رقم مندرجہ گوشوارہ شمولہ درخواست مستاجر قابل مجرائی خیال نہیں کی جاتی۔ سالم رقبہ زر مستاجری
بابت ششماہی حالی اس کو جلد داخل کرنی چاہیئے۔ کمیٹی نے نہایت آسان شرائط پر اور بالکل خفیف رقم
زرلگان پر اس قدر قیمتی رقبہ سائل مستاجر کے حوالہ کیا ہے۔ جس میں وہ کافی نفع حاصل کر رہا ہے۔ اور آئندہ
کے لئے بیشمار مفاد کی توقعات اس رقبہ سے اُس کی وابستہ ہیں۔ لیکن ہر ایک قسط زرلگان کی ادائیگی کے وقت
اس کی جانب سے اس قسم کے غیر واجبی اور خلاف معاہدہ سوالات کا اٹھانا اس کے اپنے لئے اور کمیٹی کے لئے
نہایت پریشان کن امر ہے۔ اصل بخدمت عالیجناب تحصیلدار پیش ہو کر گذارش کی جاوے۔ کہ بعد ملاحظہ
محکمہ عالیہ میر مجلس صاحب بہادر اس کو ارسال فرمائیں۔ اور جناب والا خود۔ اور عالیجناب میر مجلس صاحب
بہادر کا منشاء عالی ہو تو اس کے مطابق اس درخواست کا جواب مستاجر کو دے دیا جاوے۔ اور اس کو
قسط کے ادخال کا نوٹس دیا جاوے۔ ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۷ء۔ دستخط بحروف انگریزی جناب سکرٹری صاحب
از تحصیل بہاولنگر۔ رپورٹ سکرٹری صاحب مفصل ہے۔ میرے خیال میں اب کسی مزید کارروائی کی
از سرنو ضرورت نہیں ہے۔ اس کے مطابق اس کو اطلاع دے دینی چاہیئے۔ بہ محکمہ عالیہ حضور میر مجلس صاحب
بہادر کمیٹی بہاولنگر پیش ہووے۔ ۱۷ر دسمبر ۱۹۳۷ء

دستخط عالیجناب تحصیلدار صاحب بحروف انگریزی

از میر مجلس کمیٹی تحصیلدار صاحب کی رائے سے اتفاق ہے۔ اس کے مطابق مستاجر کو لکھا جاوے
۲۱ر دسمبر ۱۹۳۷ء مقام بہاولنگر۔ دستخط میر مجلس صاحب بہادر بحروف اُردو ۔

متذکرہ بالا ۹/ کی رقم کو وصول کرنے کے لئے پہلا قانون ۸ر مارچ ۱۹۳۸ء کو زیر دفعہ ۴۴۔ ایکٹ
۱۷ معاملہ زمین ۱۸۸۷ء دستک جاری ہؤا۔ پھر زیر دفعہ ۶۹۔ ایکٹ مذکور وارنٹ گرفتاری از آں بعد ۲۲ر اپریل
۱۹۳۸ء کو جناب مشیر مال صاحب بہادر کی خدمت درخواست کی گئی کہ خزانہ تحصیل بہاولنگر میں ۹۷/ روپیہ
کی جو رقم بمد امانت مستاجر کی جمع ہے اس کو بحق میونسپل کمیٹی ضبط کرنے کی اجازت دی جاوے۔ یہ ۳ر جون
۱۹۳۸ء کو نامنظور ہوئی۔ اور تحصیلدار صاحب کے نام حکم صادر فرمایا گیا۔ کہ امانت دار کو رقم ادا کردی
جاوے۔ اور کمیٹی اپنے مطالبات کسی دیگر طریق سے وصول کرے۔ چونکہ مستاجر اپنے حقوق کے حصول میں اعلیٰ
افسران کے ذریعہ کوششیں چلا آرہا تھا۔ جس پر ۲۳ر ستمبر ۱۹۳۸ء کے خاص اجلاس کمیٹی میں مجھے طلب کیا
گیا۔ اور مجرائی رقم متذکرہ کا دیا جانا منظور کرکے ۲۵ر ستمبر ۱۹۳۸ء کو کاغذات برائے منظوری عالیجناب ریونیو
منسٹر صاحب بہادر کی خدمت میں روانہ فرمائے۔ اس منظوری کے فیصلہ کی اطلاع جب دی گئی۔ تو پایا
گیا۔ کہ ۹۷ روپیہ کی رقم کا خزانہ تحصیل بہاولنگر سے خزانہ کمیٹی میں داخل کرنا برضامندی مستاجر عمل
میں آیا ہے۔ اور اس ۹/ کی مجرائی کو بطور انعام عطیہ قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ بھیک مانگنے کے واسطے
مستاجر کبھی آمادہ بھی نہیں ہؤا۔ جو فیصلہ جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر بھی بقلم حافظ نجم الدین صاحب
سکرٹری میونسپل کمیٹی تحریر میں لایا گیا ہؤا ہے۔ اس لئے بعد میں بقلم جناب سکرٹری صاحب ان الفاظ

کا اضافہ کر یہ رقم متاجر کو واپس نہ دی جاوے۔ بلکہ آئندہ فصلوں میں مجرا کی جاوے۔ عجب مضحکہ کا اظہار کرتی ہے۔ جس کے صاحب ممدوح بذریعہ چوہدری محمد خان صاحب وکیل اپنے ایک بیان میں خود بھی معترف ہیں۔ جس کی نقل ذیل میں دی گئی ہے

نقل جواب دعویٰ شمولہ مثل ۲۱۹ متدعویہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۹ء فیصلہ ۱۸ جون ۱۹۴۰ء عدالت منصفی کمیٹی بہاول نگر
بمقدمہ نواب الدین بنام میونسپل کمیٹی بہاول نگر بذریعہ شیخ نجم الدین صاحب سیکرٹری میونسپل کمیٹی بہاول نگر
دعوے دلاپانے مبلغ [illegible] اضافہ بروئے حساب کتاب

جناب عالی۔ جواب دعویٰ منجانب مدعا علیہ حسب ذیل عرض ہے۔

عذر تمہیدی۔ مدعی نے کوئی نوٹس زیر دفعہ ۸۰ ضابطہ دیوانی مدعا علیہ میونسپل کمیٹی کو نہیں دیا۔ لہٰذا دعویٰ مدعی قابل اخراج ہے۔

عذرات واقعی (۱) عرضی دعویٰ اس حد تک درست ہے کہ مدعی نے مدعا علیہ میونسپل کمیٹی بہاول نگر کے ساتھ معاہدہ مستاجری کیا۔ اور اس کی مندرجہ شرائط پر مدعا علیہ کمیٹی پورے طور پر پابند ہے۔

۲۔ فقرہ ۲ عرضی دعویٰ اس حد تک درست ہے کہ مدعی نے پہلی قسط مبلغ [illegible] بلا مجرائی رقم خرابہ وغیرہ مدعا علیہ کو ادا کر دی تھی۔ چنانچہ جسقدر رقم قسط اول مدعی کے ذمہ تھی ادا ہو چکی تھی۔ چنانچہ دوسری قسط دسمبر ۱۹۳۷ء میں سے کچھ رقم ادا نہ ہونے کے بعد مدعا علیہ کمیٹی کے افسران کی سفارش پر مدعی کو بالمقطع [illegible] بحکم عالیمرتبت ریونیو منسٹر صاحب بہادر مدعی کی محنت و جانفشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے معاف کیا گیا تھا۔ مگر اس معافی کا تعلق شرط ۳ معاہدہ متذکرہ سے نہ تھا۔ اور نہ ہی خرابہ وغیرہ کا لحاظ رکھا گیا تھا سفارش افسران کمیٹی و عالیمرتبت ریونیو منسٹر صاحب بہادر بالکل صاف ہے۔
چنانچہ اندریں حالات منہائی خرابہ یا غلطی حساب کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

۳۔ فقرہ ۳ کے متعلق عرض ہے چنانچہ معافی کے بعد حسب ذیل رقومات اقساط مدعا علیہ کے ذمہ باقی تھیں۔ جون ۱۹۳۸ء دسمبر ۱۹۳۸ء۔ جون ۱۹۳۹ء۔ دسمبر ۱۹۳۹ء ہر ایک قسط کی رقم [illegible] ۱۰/ ہے۔ مگر ان اقساط میں سے مدعی نے کوئی قسط مدعا علیہ کو ادا نہ کری۔ چونکہ مدعی کی ایک رقم [illegible] روپیہ خزانہ سرکار میں موجود تھا۔ اس جمع شدہ رقم کو ان اقساط میں وضع کیا جاتا رہا۔ مگر تاہم قسط جون ۱۹۳۹ء میں سے مبلغ [illegible] اور سالم قسط دسمبر ۱۹۳۹ء مبلغ [illegible] مدعی کے ذمہ ہے۔ مدعی ان تمام اقساط میں سے کسی رقم خرابہ وغیرہ کے مجرا کرنے کا حقدار نہیں ہے اور نہ ہی اس سے پیشتر کوئی رقم مجرا دی گئی ہے۔ مدعی نے جو رقم مدعا علیہ کمیٹی کے ذمہ ظاہر کی ہے۔ بالکل بے بنیاد ہے۔ مدعی محض ادائیگی سے طوالت کرنے کا خواہاں ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے ہر قسط کے موقعہ پر کرتا رہا ہے۔ مدعی کی کوئی رقم مدعا علیہ کمیٹی کے ذمہ نہیں ہے۔ بلکہ مدعا علیہ کمیٹی کی چند رقومات مدعی کے ذمہ اقساط جون ۱۹۳۹ء و دسمبر ۱۹۳۹ء باقی تھیں۔ جن کا تدارک وصولی بذریعہ تحصیلدار صاحب بہاول نگر کیا جا رہا ہے۔

۴۔ فقرہ نمبر ۴ کا جواب فقرہ نمبر ۳ میں دیا جا چکا ہے۔ فہرست خرابہ وغیرہ بالکل فضول ہیں۔ مدعا علیہ نے کبھی کوئی اقرار و مدار ادائیگی کا نہیں کیا۔

۵۔ فقرہ نمبر ۵ بالکل بے بنیاد ہے۔ مدعی کی کوئی رقم بروئے حساب مدعا علیہ کمیٹی کے ذمہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی کبھی وصولی کے متعلق کہا گیا ہے۔

۶۔ فقرہ نمبر ۶، ۷ تمہیدی ہیں کسی جواب کی ضرورت نہیں ہے۔

لہذا بوجوہات بالا التماس ہے کہ دعویٰ مدعی معہ خرچ خارج فرما کر مدعاعلیہ کی حق رسی کی جاوے۔ عین نوازش ہوگی۔
تحریرہ ۵ ؍مارچ سنہ ۱۹۴۰ء عرضی شیخ نجم الدین صاحب سیکرٹری بذریعہ محمد خان وکیل بہاولنگر

گویا ایک بناوٹ ہے جس کو الفاظ کی بندش میں لایا تو گیا ہے۔ مگر کہیں کچھ اور کہیں کچھ۔ اس طرح سے جیسا کہ پہلے ظاہر کیا جا چکا ہے۔ کہ ۱۷؍مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو ایک درخواست لیکر ختم کیا گیا۔ اور جس کا عمل دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء تک جاری رہا۔ صرف اس بنا پر عمل میں آیا۔ کہ جہاں زیر دفعہ ۶۹-ایکٹ ۱۷ معاملہ زمین سنہ ۱۸۸۷ء دوسری دفعہ معاملہ زمین ما/- محصولات والواب ۱۲/- جملہ ما/- کی وصولی کے لئے مکرر ۲۰؍نومبر سنہ ۱۹۳۹ء کو وارنٹ گرفتاری جاری کیا گیا جس پر ۱۴؍دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء کو تحریری رپورٹ درج کر دی گئی کہ مستاجر کے ذمہ کوئی رقم معاملۂ زمین باقی نہیں۔ کمیٹی کی بقایا پرائیویٹ حیثیت رکھتی ہے۔ جو متنازعہ ہے۔ اور جس کی بابت عدالت دیوانی میں مقدمہ چل رہا ہے۔ علاوہ ازیں قبولیت نامہ مستاجری کے فقرہ ۲۰ میں صاف معاہدہ موجود ہے۔ کہ وقت پر کسی رقم کے ادا نہ کرنے کی صورت میں شرح سے روپیہ سینکڑہ سالانہ تاوان ادا کیا جاویگا اور شخصی ضامن بھی دیا ہؤا ہے۔ پھر یہ دوسرا موقعہ ہے۔ کہ خلاف معاہدہ پرائیویٹ رقم میونسپل کمیٹی کی وصولی کے سلسلہ میں دستک اور وارنٹ گرفتاری جاری کر کے خواہ مخواہ مستاجر کی توہین کی جا رہی ہے۔ جو بالکل خلاف ضابطہ اور معاہدہ ہے۔ براہ مہربانی میونسپل کمیٹی کی پرائیویٹ رقوم کو معاملۂ زمین کی زد سے باہر رکھا جاوے۔ مستاجر کی جو توہین کی جا رہی ہے۔ اس پر قانونی چارہ جوئی ہوگی۔ جو کہ مذکرہ بالا معاملات متنازعہ کو عدالت دیوانی کے ذریعہ فیصلہ میں لانے کو کمیٹی تیار نہیں۔ بلکہ خود غرضیوں کی تکمیل مطلوب ہے۔ اسواسطے ۱۹؍نومبر سنہ ۱۹۳۹ء کو ۸لعہ روپیہ کو حساب فہمی میں لاکر جملہ حقیقت کو صاف کرانے کے لئے برخلاف میونسپل کمیٹی جو دعویٰ دائر کیا جس کے جواب متذکرہ بالا مورخہ ۵؍مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو جب ۳؍جون سنہ ۱۹۳۸ء کے حکم جناب منسٹر مال صاحب بہادر اور کمیٹی کی رپورٹ مورخہ ۲۵؍ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء سے مطابقت کی جاوے۔ تو ارکان میونسپل کمیٹی نے خود غرضانہ کوششوں کی تکمیل میں جس قدر اختلاف بیانیاں کی ہوئی ہیں۔ اُن کا بھانڈا عین چوراہے میں جا پھوٹتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یہاں کوئی رہبر ایسا نظر ہی نہیں آیا جو دیکھ سکے۔ کہ معاہدات اور آئین حکومت کو تہس نہس کرنے والوں نے جو کچھ وطیرہ جاری کر رکھا ہے۔ ہوا بھی ہے یا نہیں۔ بلکہ یہی محسوس ہو رہا ہے۔ کہ ارکان حکومت خود غرضیوں کی تکمیل کے لئے جو کچھ بھی کرنا چاہیں۔ سب جائز اور درست ہے۔ اُن کو باز پرس کرنے والا کوئی نہیں تاہم میر مجلس صاحبان نے کمال مہربانی سے جو رکاوٹ کر دی تھی۔ اور وہ بھی درحقیقت سردار عبدالرحمان خانصاحب نائب میر مجلس کے وجود سے تھی۔ جب خان عطا محمد خانصاحب نائب میر مجلس کے عہدہ پر تشریف آور ہوئے۔ تو از سر نو جس ساز و سامان سے میونسپل کمیٹی بہاولنگر یا لوکل سیلف گورنمنٹ کے نام پر جناب سکرٹری صاحب نے معرکہ آرائی فرمائی۔ واقعہ ۳؍نومبر سنہ ۱۹۴۱ء کو اجلاس میونسپل کمیٹی میں طلب فرمایا۔ اور ارشاد ہؤا۔ کہ تخفیف لگان مستاجری کے متعلق تمہاری درخواست نامنظور کی جاتی ہے۔ باقی رقم داخل کرو۔ ورنہ قانونی کارروائی ہوگی۔ جس سے کمیٹی کے مجاہدات اور محاربات کا دوسرا دور شروع ہؤا۔

جن کی تحریری کارروائی بحرف ذیل ہے۔

نوٹس بنام چوہدری نواب الدین مستاجر رقبہ ملکیتہ کمیٹی بہاولنگر۔

آپکی درخواست مورخہ ۱۵؍مئی ۱۹۴۰ء بعد مفصل تحقیقات اجلاس کمیٹی منعقدہ ۳؍نومبر ۱۹۴۱ء پیش ہوئی۔ جس کے ہر پہلو پر مکمل بحث اور غور ہوئی ہے۔ جس پر یہ حکم صادر ہوا ہے۔ کہ بروئے معاہدہ متاجری آپ کسی مزید رعائیت کے مستحق نہیں ہیں۔ کمیٹی پہلے آپ کو کافی سہولتیں محض بطور رعائیت دے چکی ہے۔ جن کو آپ نے بطور استحقاق تصور کیا ہے۔ لہذا آپ کے عذرات مندرجہ درخواست ۱۵؍مئی ۱۹۴۰ء کو کمیٹی نے ناقابل التفات خیال کرتے ہوئے مسترد فرمایا ہے۔ اور آپ کو ایک ہفتہ کا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ آپ رقم زر متاجری بابت ماہ جون ۱۹۳۹ء لغایت ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء لغایت اخیر جون ۱۹۴۱ء مبلغ [illegible] کلہم رقم مبلغ [illegible] اور ۸ فیصدی تاوان بروئے شرائط معاہدہ متاجری کمیٹی میں فوراً داخل کریں۔ بصورت دیگر میعاد نوٹس ہذا ایک ہفتہ گذرنے پر کمیٹی وصولی بقایا بازر متاجری کیلئے قانونی چارہ جوئی آپ کے خلاف کرنے پر مجبور ہوگی۔ اور ہر جہ و خرچہ آپ کے ذمہ ہوگا۔
تحریر ۲۶؍نومبر ۱۹۴۱ء دستخط و مہر نجم الدین سکرٹری میونسپل کمیٹی بہاول نگر بحروف انگریزی۔

جواب منجانب نواب الدین متاجر رقبہ کمیٹی بہاولنگر بنام جناب سکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی بہاول نگر۔
جواب نوٹس جو دربارہ ادخال رقم مالکانہ متاجری موازی [illegible] اور معہ تاوان بشرح ۸ روپیہ سینکڑہ سالانہ جون ۱۹۳۹ء تا اخیر جون ۱۹۴۱ء مطابق کارروائی اجلاس کمیٹی مورخہ ۳؍نومبر ۱۹۴۱ء کو جاری ہوا۔ اور جو ۲۶؍نومبر ۱۹۴۱ء کو جاری ہوکر مورخہ ۲۷؍نومبر ۱۹۴۱ء کو موصول ہوا ہے۔

۱۔ بجواب نوٹس التماس ہے۔ کہ امورات متنازعہ کے متعلق پہلے مسل کی تحقیقات کے علاوہ مابعد میں بھی دو دفعہ تحقیقات ہو چکی ہے۔ ۱۵؍مئی ۱۹۴۰ء تاریخ درخواست درست نہیں۔ بلکہ تاریخ درخواست ۱۷؍مارچ ۱۹۴۰ء ہے۔ اور ۱۵؍مئی ۱۹۴۰ء تاریخ بیان ہے۔ جو بہ سلسلہ درخواست ۱۷؍مارچ ۱۹۴۰ء داخل کیا گیا۔ پہلی تحقیقات بر درخواست مورخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۴۰ء بذریعہ سب کمیٹی معزز اور زمیندار ممبر صاحبان میونسپل کمیٹی عمل میں آئی۔ دوسری تحقیقات بر بیان مورخہ ۱۵؍مئی ۱۹۴۰ء بذریعہ جناب نائب میر مجلس صاحب بہادر میونسپل کمیٹی ہوئی۔ ان ہر دو تحقیقاتوں کی رپورٹ ہائے کو اجلاس کمیٹی مورخہ ۳؍نومبر ۱۹۴۱ء میں مظہر کی موجودگی میں نہ پڑھا گیا ہے نہ کوئی بحث ہوئی۔ اور نہ ہی نوٹس بجریہ میں وہ وجوہات درج ہیں۔ جن پر ہر دو تحقیقاتوں کو جو میونسپل کمیٹی کیطرف کرائی گئی ہیں مسترد کیا گیا ہو۔ بنا بریں مورخہ ۳؍نومبر ۱۹۴۱ء کو اجلاس میونسپل کمیٹی میں جو کارروائی ہوئی ہے کمیٹی کی مزید توجہ کی مستحق ہے۔

۲۔ معاہدہ کے الفاظ جو بذریعہ قبولیت نامہ پٹہ متاجری تحریر ہوئے عمل پذیر ہونا چاہیئے۔ مگر میونسپل کمیٹی کے طرز عمل میں ان سے جسقدر اختلافات واقع شدہ ہیں۔ وہ از خود شاہد ہیں۔ کہ میونسپل کمیٹی کی طرف سے مظہر کو نیست نابود نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ برعکس عمل جاری ہے۔ متاجر حق بجانب ہے۔ کہ اپنے معاہدات اور مطالبات پر قائم رہے۔

۱۔ الفاظ معاہدہ۔ اگر کوئی قسط وقت پر نہ دوں گا۔ تو آٹھ روپیہ سینکڑہ سالانہ تاوان کے حساب سے تا ادائیگی مزید دوں گا۔
میونسپل کمیٹی کا طرز عمل۔ ۱۔ اس شرط کو بالکل نظر انداز کر کے سال اول ہی میں جبکہ معاہدہ کی رو سے رقوم

واجب الادا کیش اور مظہر ادا کر چکا تھا۔ تو ایسی رقوم کی وصولی کے لئے جن کی مجرائی کا تحتی فقرہ ہائے ج د ح کمیٹی مظہر کو حقدار قرار نہیں دیتی تھی۔ اس رقم متاجری کو بقایا رقم مالگذاری قرار دیکر پہلے دستک اور پھر وارنٹ گرفتاری جاری کیا گیا۔

۲۔ علاوہ ازیں ۸لعہ کی ایک رقم من مظہر خزانہ تحصیل بہاولنگر میں بمد امانت جمع تھی۔ جس کی واپسی کیلئے جناب شیر مال صاحب بہادر کے اجلاس سے تحصیل میں حکم آیا۔ کہ امانت دار کو رقم واپس کر دی جاوے جس پر میونسپل کمیٹی کی طرف سے درخواست کی گئی کہ بحق میونسپل کمیٹی اس رقم کو منتقل کرنے کی اجازت دی جاوے۔ تو جناب شیر مال صاحب بہادر کے اجلاس سے اس حکم کے آجانے پر بھی کہ امانت دار کو رقم پے منٹ کر دی جاوے۔ اور کمیٹی اپنی رقم کی وصولی کا خود انتظام کرے۔ بدوں دریافت و پے منٹ من مظہر ریکارڈ میونسپل کمیٹی کی رو سے اس رقم کی برضامندی خود ماہ ۳۸ء میں داخل کرنا مظہر کے لئے حیرت کا باعث ہو رہا ہے۔ کہ اس رقم کو کسطرح بحق میونسپل کمیٹی تبدیل کیا گیا ہے۔

(۳) اسی طرح جون ۳۹ء کے بعد مطالبات کمیٹی کی وصولی کے لئے نومبر ۳۹ء میں زیر ایکٹ مالگذاری پہلے دستک جاری ہوا۔ اور پھر وارنٹ گرفتاری جو سراسر خلاف معاہدہ مت جری ہیں۔

ب۔ الفاظ معاہدہ۔ اور کہ ادائیگی مالکانہ۔ معاملہ اور آبیانہ کے لئے ضامن شخصی بھی دوں گا۔ جس پر حکیم محمد حسین صاحب کی طرف سے ضمانت منظور شدہ شامل ہے۔

میونسپل کمیٹی کا طرزِ عمل یہ۔ جو کہ میونسپل کمیٹی کی طرف سے ہر ایک ضروری شرط کو نظر انداز رکھا گیا ہے۔ اور کارروائی فقرہ دو کو پسند کیا جا رہا ہے۔

ج۔ الفاظ معاہدہ:۔ اگر کمیٹی بذریعہ آئیل انجن یا کسی اور طریقہ سے گندہ نالہ کا پانی نکال کر رقبہ سیراب کرنے کا انتظام کر دیگی۔ تو سیرابی کی تاریخ سے جو کاشت ہوگی اس پر ۱۲ روپیہ فی ایکڑ متاجری دوں گا۔ پھر میں جہلار نہ چلاؤں گا۔

میونسپل کمیٹی کا طرزِ عمل (۱) جناب نائب میر مجلس صاحب کے تحت حکم پٹواری حلقہ اور گرداور قانونگو کے ذریعہ تحقیقات ہوئی کہ انجن کے چالو ہونیکی تاریخ سے پہلے کسقدر رقبہ زیر کاشت آچکا ہے مگر اس تحقیقات کو نظر انداز رکھکر کل رقبہ پر ۱۲ روپیہ فی ایکڑ لگان چھوٹ کیا گیا۔

(۲) اور کل رقبہ کو زیر سیرابی لاکر ۱۲ روپیہ فی ایکڑ رقم مالکانہ کو قبول ہی نہیں کیا جا رہا۔ جو نہری پانی کے نظام میں معاہدہ کے بعد تبدیلیاں واقعہ ہونے اور امساک باراں کیوجہ سے ہو

د۔ الفاظ معاہدہ:۔ بصورت آفات ارضی سماوی زلزلہ ژالہ ودگی وغیرہ اگر فصل کو نقصان پہنچ جاوے تو کمیٹی مناسب معاوضہ تجویز کر دیگی۔ جو میں مالکانہ سے مجرا کر لینے کا حقدار ہوں گا۔

میونسپل کمیٹی کا طرزِ عمل:۔ سال اوّل ہی میں متذکرہ بالا شرط فقرہ ج ضمن ۱۔ اور شرط ھذا کو گو میونسپل کمیٹی نے مجرا دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اور اسی طرح انکار کردہ رقم کی وصولی کے لئے پہلے دستک اور پھر وارنٹ گرفتاری جاری ہوتے اور ۸لعہ روپیہ کی رقم کو

متاجر کی رضامندی سے کمیٹی میں داخل کیا جانا بھی عالیمرتبت جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر کی خدمت میں ظاہر کیا گیا۔ اور ۲ روپے ۹ آنے کی مجرائی کا فیصلہ تحقیقات کمیٹی میں طے ہو کر اجلاس جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر سے فیصلہ ہوا۔ مگر مابعد کے سالوں میں پھر اس شرط کو نہیں مانا جا رہا۔ حالانکہ میونسپل کمیٹی کی طرف سے جو دو تحقیقاتیں تحت فقرہ ملا متذکرہ بالا ہو چکی ہیں۔ وہ اس ہمیشہ کے جھگڑے سے اور واقعات کی رو سے قرار دیتی ہیں۔ کہ رقم مالکانہ کسی حالت میں بھی ۲ ؍ فی ایکڑ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

واقعہ ۲۶ ؍ نومبر ۱۹۴۱ء کو محرر میونسپل کمیٹی نے مظہر کو آکر کہا۔ کہ فیصلہ میونسپل کمیٹی مورخہ ۳ ؍ نومبر ۱۹۴۱ء ملاحظہ کر کے دستخط اطلاع دہی کر دو۔ جس کو دیکھنے سے پایا گیا کہ فیصلہ کی کارروائی کو اس طرح تبدیل کیا ہوا ہے۔ کہ بہت ہی تھوڑے حروف اپنی اصلی شکل میں موجود تھے۔ پہلی قلم اور سیاہی اور ہے۔ اور تبدیل کرنے والی قلم اور سیاہی اور۔ البتہ اجلاس میں شامل تمام افسران اور ممبران کے دستخط اصلی موجود تھے۔ تو ایسی حالت میں جبکہ ۳ ؍ نومبر ۴۱ء کی کارروائی کو ۲۶ ؍ نومبر ۴۱ء تک روک کر فیصلہ میں ردوبدل جائز رکھا گیا ہے۔ یہ باور کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ کہ دقت فیصلہ قبولیت نامہ پٹہ متاجری اور ان تحقیقاتی رپورٹوں کو جن کا ذکر فقرہ ملا میں کیا گیا ہے۔ اجلاس میونسپل کمیٹی میں پیش کیا گیا ہوگا۔ اس واسطے یہ معاملہ کمیٹی کے مزید غور طلب ہے۔ تاکہ بعد میں کوئی قانونی نقص پیدا نہ ہو۔ اور پہلے ہی سے ہر ایک مخمصہ آسانی سے طے ہو جاوے۔

۳۔ جو کہ تحقیقات ہائے کی رو سے ۲ ؍ فی ایکڑ سے زیادہ کسی صورت میں رقم وصول کی جانی واجب نہیں قرار دی گئی۔ اس واسطے ۱۵ ؍ دسمبر ۱۹۴۱ء تک صرف ۵۲ ؍ روپیہ رقم واجب الادا باقی رہتی ہے۔ جس کو تاریخ مذکورہ تک داخل کر دیا جاویگا۔ جس کے بعد کوئی رقم کمیٹی بذمہ متاجر باقی نہیں رہے گی۔ میونسپل کمیٹی کا فیصلہ کہ ۱۵۲ ؍ روپے کی رقم داخل کی جاوے۔ معاہدہ اور تحقیقات کمیٹی کی رو سے درست نہیں۔ اس واسطے بصورت دیگر کمیٹی اپنے اخراجات کی خود ذمہ وار ہے۔ کیونکہ معاہدات اور تحقیقاتوں کو چھوڑ کر کارروائی کمیٹی کو بھی جب توڑنے پھوڑنے سے گریز نہیں کیا جا رہا۔ تو متاجر ایسی بے اعتدالیوں کے بوجھ برداشت کرنے کا کسی طرح ذمہ دار نہیں۔ جو قانونی حدود سے باہر ہوں۔ ۲۸ ؍ نومبر ۱۹۴۱ء۔ نواب الدین متاجر

متذکرہ بالا جواب کی رسیدگی پر بنا اطلاع نامہ

از سیکرٹری کمیٹی بہاولنگر بنام چوہدری نواب الدین متاجر رقبہ گندہ نالہ

آپکو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ نوٹس کا جواب موصول ہو کر ملاحظہ ہو چکا ہے۔ کوئی عمل قابل غور نہیں ہے حکم اجلاس کمیٹی منعقدہ ۳ ؍ نومبر ۴۱ء درست ہے۔ ترمیم اور تصحیح بروقت دستخط جناب میر مجلس صاحب نے بمنشاء اجلاس کمیٹی کی ہے۔ آپ کو اس قسم کے اعتراض کا کوئی حق نہیں ہے اور نہ کسی قسم کے شبہ و شک کی گنجائش اس میں ہے۔ آپ زیر متاجری کا بقایا جلد داخل کریں۔ تحریر ۱۱ ؍ دسمبر ۴۱ء۔ دستخط بحروف انگریزی نجم الدین

اس جواب الجواب پر سیکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی بہاولنگر کی خدمت میں گذارش

منجانب نواب الدین متاجر بنام سیکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی بہاولنگر

قابل غور امور ہیں ہے ۱۰ - رقم مالکانہ میونسپل کمیٹی کو زیر ایکٹ مالگذاری سرکاری وصول کیا جانا تو ریکارڈ میونسپل کمیٹی کی رو سے مان لیا گیا ہے - کہ واقعی خلاف معاہدہ اور خلاف ضابطہ ہے اور (۲) ۸لعہ روپیہ کی رقم کے بارہ میں ریکارڈ کمیٹی میں جسقدر اختلافات ہیں وہ بھی اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس رقم کا بمد امانت سے بحق میونسپل کمیٹی ضبط کرنا بھی معاہدہ اور ضابطہ کی رو سے درست نہیں قرار دیا جا رہا - کیونکہ جہاں ریکارڈ کمیٹی میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ متاجر نے اس رقم کو برضامندی خود داخل خزانہ میونسپل کمیٹی بہاولنگر کیا ہے - وہاں یہ الفاظ بھی موجود ہیں - کہ بمنظوری افسران یہ رقم بحق میونسپل کمیٹی ضبط کیگئی - اور پھر یہ حکم بھی موجود ہے کہ امانت دار کو رقم بے منٹ کر دی جاوے - کمیٹی اپنے مطالبات کی وصولی کا خود انتظام کرے - اور

۳ - یکم آفات ارضی سماوی - ژالہ زدگی وغیرہ کو تسلیم کر کے مجرائی کا دیا جانا بھی ریکارڈ کمیٹی میں بہ ثبوت ذیل موجود ہے - ۹/۲ ہیہ کی مجرائی سال اول کو اجلاس میونسپل کمیٹی مورخہ ۲۳ ستمبر ۳۸ئہ میں مجرائی دیا جانا سفارش کیا گیا ہے - جس کے فیصلہ میں اس امر کا اظہار موجود ہے کہ متاجر برضامندی خود مئی ۳۸ئہ میں اس بقایا رقم کو داخل خزانہ میونسپل کمیٹی کر چکا ہے - جس سے از خود ہی ریکارڈ کمیٹی کی رو سے یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ جب برضامندی خود رقم داخل خزانہ کر دی گئی ہو - تو پھر حصول مجرائی کا استحقاق قایم رہا یا ٹوٹ گیا - اِس فیصلہ ۹/۲ ہیہ کی مجرائی میں جہاں معزز ارکان و ممبران میونسپل کمیٹی کو پردہ میں رکھا جا رہا ہے - عالیمرتبت ریونیو منسٹر صاحب بہادر پر بھی حقیقت کو واضح نہیں ہونے دیا گیا - جواب واضح ہوگی -

قانونی مفہوم :- قواعد مجرائی خزانہ ۱۹۳۵ئہ انہار ریاست بہاولپور کے فقرہ ۱ ضمن ۲ میں بدیں الفاظ ہے کوئی معافی ایسی صورت میں نہ دیجاویگی - جہاں نقص فصل یا تلفی کے متعلق یہ باور نہ کیا جا سکے - کہ ایسی صورت زمیندار کے قبضۂ اختیار سے باہر تھی -

عملی صورت میں جو معیار معافی قرار دیا گیا ہے - آبیانہ اور مطالبہ مال کی معافیات کے چار آنہ سے کم پیداوار کو معیار معافی قرار دیکر ہر جنس کی پیداوار فی ایکڑ بھی ضمیمہ (ج) قواعد متذکرہ میں دی گئی ہے - جس کی رو سے نقص فصل کو معیار معافی رقبہ گندہ نالہ جھلار کے تصفیہ میں ہیہ روپیہ فی ایکڑ کی مزید رقم محسوب ہو کر فیصلہ ہونا چاہیئے جن کو اگر ابھی تک نہیں مانا جا رہا - تو ان الفاظ معاہدہ قانون اور متاجر پر کوئی ذمہ واری عائد نہیں ہوتی - جس پر یہ باور ہو سکے - کہ متاجر کی طرف سے قانون شرافت کی خلاف ورزی ہو رہی ہے - بدیں وجہ متاجر کسی خلاف ورزی کے بوجھ کو برداشت کرنے کا ذمہ دار نہیں -

۴ - متاجر کو خلاف معاہدہ متاجری کارروائی ہونیمیں اختیار حاصل ہے - کہ اپنی حفاظت کیلئے الفاظِ معاہدہ کو پورے طور پر خود بھی سمجھے اور فریق ثانی کو بھی سمجھائے تاکہ عدالت قانونی میں زیر بحث آنے سے پہلے ہی ہر حقیقت باہمی بحث میں واضح ہو کر اچھائی حاصل کر سکے -

۵ - ۱۵ دسمبر ۱۹۴۱ئہ تک جو رقم واجب الادا باقی تھی وہ بذریعہ منی آرڈر داخل خزانہ کی جا چکی ہے - اور مابعد بھی ہر فصل کے خاتمہ پر داخل کر دی جایا کرے گی - جو بھی انہی تحقیقاتوں کے مطابق ہوگی - جو میونسپل کمیٹی کے زیر احکام ہو چکی ہیں - ۱۶ دسمبر ۱۹۴۱ئہ - نواب الدین متاجر

دیگر انوٹس - میونسپل کمیٹی بہاول نگر - بمقدمہ ادخال رقم قسط متاجری اخیر دسمبر ۱۹۴۱ء بابتہ ۔۔۔

اطلاع نامہ بنام چودھری نواب الدین متاجر رقبہ گندہ جھلار

ہرگاہ حاضر ہونا تمہارا بنا براد خال رقم مندرجہ بالا کے سررشتہ ہذا میں ضروری ہے۔ لہٰذا بذریعہ اطلاعنامہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بقرار پیشی ۱۳ر ماہ جنوری ۱۹۴۲ء صبح دس بجے حاضر آؤ۔ بصورت عدم حاضری باوجود اطلاعیابی کے کارروائی ضابطہ کی جاویگی۔ تحریر ۸ر جنوری ۱۹۴۲ء دستخط مہر بحروف انگریزی نجم الدین سکرٹری میونسپل کمیٹی بہاولنگر

جواب اطلاع نامہ مورخہ ۸ر جنوری ۱۹۴۲ء

ایک قطعہ نوٹس رکھ لیا گیا ہے اور التماس ہے۔ کہ ۱۵ر دسمبر ۴۱ء کو جس قدر رقم واجب الادا باقی تھی وہ / ۔۔۔ روپیہ بذریعہ منی آرڈر داخل کی جاچکی ہے۔ اور جس کی رسید منی آرڈر واپس آچکی ہے۔ دفتر میونسپل کمیٹی سے بھیجی ہوئی رسید گو اختلاف پیدا کرتی ہے۔ مگر معاہدہ متاجری اور تحقیقات ہائے کی رو سے جو کمیٹی نے کرائی ہوئی ہیں۔ یہی رقم ادا شدہ رقم ہے۔ ۱۲ر جنوری ۴۲ء۔ نواب الدین

گویا ۲۶ر نومبر ۱۹۴۱ء اور ۸ر جنوری ۴۲ء کے مجریہ نوٹس ہائے کی مجموعی رقم میں سے ما ۔۔۔ روپیہ کی داخل خزانہ کمیٹی کردہ رقم کو منہا کیا جاوے تو ۔۔۔ روپیہ کی رقم باقی رہتی ہے۔ جس کی وصولی کیلئے میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۷۷ کے ذریعہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔ ۲ر مارچ ۴۲ء کو ایک وارنٹ قرقی ۔۔۔ روپیہ کا جاری ہوا۔ اور ۳ر مارچ ۴۲ء کو ما ۔۔۔ رقم تاوان کی وصولی کے لئے دوسرا وارنٹ قرقی جاری ہوا۔ جن پر ۴ر مارچ ۴۲ء کو متاجر کے گھر کا سامان۔ مویشیان۔ گڈا۔ اور ایستادہ فصلیں ربیع اور ۱۹ر مئی ۴۲ء کو زائد ربیع موضع امر سنگھ قرق کیگئیں۔ عدالت ہائے صاحب اسسٹنٹ کلکٹر اور صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر میں دادرسی نہ ہوئی۔ تو استقرار حق کا دعویٰ عدالت دیوانی میں دائر کیا گیا۔ جس پر عدالت جناب منصف صاحب بہادر درجہ اول بہاول نگر سے ۲ر جون ۴۲ء کو حکم امتناعی قرقی و نیلامی جاری ہوا۔ مگر کارروائی قرقی و نیلامی کو نہ روکا گیا۔ بلکہ فصل خریف کی ایستادہ فصلات موضع امر سنگھ اور موضع ردجہانوالی کو بھی قرق کر لیا گیا۔ اور ۲۳ر اکتوبر ۱۹۴۲ء کو آڑھتیاں سبزی منڈی کو سبزی فروشاں شہر بہاولنگر کو حکم دیا گیا۔ کہ نواب الدین متاجر کو قیمت فروخت سبزی ادا کرنے کی بجائے داخل خزانہ کری جاوے اور منشی غلام رسول صاحب گرداور قانونگوئے حلقہ بہاولنگر اور منشی محمد سلطان صاحب گرداور حلقہ ردجہانوالی سے مزاحمت کئے جانے کی رپورٹیں لیکر پولیس بہاولنگر میں پرچہ جات چاک کروائے اور فصلات پر نگران چوکیدار سے استغاثہ لیکر ملازمان اور کارکنان متاجر کو دہشت میں لانے کی کارروائی کری۔ جن پر بھی عدالت جناب منصف صاحب بہادر سے ۲۶ر اکتوبر ۴۲ء۔ ۲ر نومبر ۴۲ء اور ۷ر نومبر ۴۲ء کو احکام امتناعی جاری ہوئے۔ جن کی تعمیل تو کیا ہونی تھی۔ البتہ یکم نومبر ۴۲ء کو ان احکامات کے منسوخ کئے جانے کے بارہ میں کمیٹی نے درخواست دائر کری۔ جو احکام امتناعی کی عدم تعمیل کی شہادت گذار ہے اور عدالت کی طرف سے دعویٰ استقرار حق کو خارج ہو کر کمیٹی کی حوصلہ افزائی کا مزید باعث بنی۔ اور جنکی اپیل عدالت جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر بھی دائر ہوئی۔ جہاں سے بھی پہلے احکام عارضی امتناعی

برخلاف قرقی و نیلامی جاری ہوئے۔ بالآخر ۲۸ جون ۱۹۴۳ء کو دوامی فیصلہ ہوا کہ کمیٹی اپنے مطالبات بذریعہ عدالت دیوانی وصول کرنے کی مجاز ہے۔ زیر دفعہ ۷۶ میونسپل ایکٹ جو کارروائی عمل میں لائی گئی ہے ناجائز ہے اس کو کالعدم قرار دیا گیا اور برخلاف کمیٹی واپسی مال مقروقہ یا قیمت مال مقروقہ کی ڈگری دی گئی جس کے برخلاف نہ تو کمیٹی کی طرف سے اپیل دائر کی گئی۔ اور نہ ہی اپنے مطالبات کی وصولی کے لئے کمیٹی عدالت دیوانی میں آئی۔ بلکہ لگاتار ایسا سلسلہ جاری رکھا۔ جس کی مثال اغلباً مشکل سے مل سکیگی۔ اور جو بطور ایک کھلی شہادت کے ہے کہ آج بھی سینہ زوری کی حکمرانی ہے۔ عدالتیں محض برائے نام ہیں۔ بنیا کی دوکان کے مصداق ہیں۔ جیسا کہ آگے معلوم ہو گا۔ اور اہلکاران معہ افسران جو کچھ بھی کر گذریں۔ بوجہ تعلقاتِ باہمی انہیں کسی کا خوف وخطرہ نہیں۔ اور جن کے سدھار کے لئے بہت ہی بڑی قربانیوں اور محنت کی ضرورت ہے۔ جن پر مصنف کا ۱۹۳۷ء سے عمل جاری ہے۔ اور ہر ایک صعوبت کو برداشت کئے جا رہا ہے۔ مگر لغزش کو نزدیک تک آنے نہیں دیا۔ قرآن کریم کی تعلیم حضرت سلیمانؑ کے قصہ کو نظامِ حکومت میں احسنت پیدا کرنے کے لئے جس استدلال کے طور پر پیش کر رہی ہے۔ گو قاتل کو سزا دینے میں آج بھی اُسی کی پیروی جاری ہے۔ کیونکہ قتل کا وقوع تو ہاتھوں کے ذریعہ عمل میں آتا ہے۔ مگر پھانسی کی سزا سر کو دی جاتی ہے۔ ہاتھوں کو نہیں۔ میں نے ہر ایک اعلیٰ سے اعلیٰ افسر تک اپنی ہر ایک آواز کو پہنچایا۔ مگر سننے والی طاقت کہیں سے بھی امدادی نہ ہوئی۔ اسواسطے اب کتاب ہذا میں درج کیا گیا ہے۔ تاکہ اس ضرورت کو واضح کر دیا جاوے۔ کہ زراعت کے مشغلہ میں ہی جب تقدیر کی امداد یقینی کر لی جاتی ہے۔ تو جو ہستیاں زراعت کاروں کی محتاج رہکر اپنی زندگی کی گذران کرتی ہیں۔ ان کو مفید بہر خاص وعام بنانا بھی زراعت کاروں ہی کی ذمہ واریوں میں ہے۔ اور حکومت کا جو محکمہ دیگر تمام محکمہ جات کا سرتاج ہے۔ جب اس کی یہ حالت ہے کہ اپنی خود غرضیوں کی وجہ سے جب ایک خوف وخطرہ سے بے نیاز ہے۔ تو ان کی خود غرضیاں دوسرے محکمہ جات کی نگرانی بھی اگر اسی انداز سے فرما رہی ہیں۔ تو تقدیر کی امداد کا حاصل آنا انہی کی وجہ سے ناممکن کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ بقول پنڈت دتاتریہ کیفی۔ زندگی تو عناصر میں ظہور ترتیب کا نام ہے۔ اور جہاں انہی اجزاء میں پریشانی آموجود ہو موت کا آنا یقینی آتا ہے۔ تو ایسی قسم کی حکومت کی نگرانی کسطرح ملک کو سرسبز وزرخیز اور حکومت کو شاد کام کر سکتی ہے۔

الغرض جولائی ۱۹۴۳ء سے اجراء ڈگری کا دعویٰ دائر ہے۔ تاحال جاری چلا آرہا ہے۔ پہلے تو جن جن اشلہ جات سے شہادت مطلوب ہے۔ وہ بھی عدم پتہ یا گم رہیں۔ جن میں سے ایک عدالت میں پہنچ گئی ہے۔ تو جناب خان عطا محمدؐ خانصاحب حاضر عدالت نہیں آتے۔ اور یہ سب کچھ ٹال مٹولا یا دیری اسی وجہ سے عمل میں لائی جا رہی ہے۔ تاکہ جنوری ۴۴ء سے توہین عدالت کی پاداش میں برخلاف جناب حاجی غلام محمدؐ خانصاحب اسسٹنٹ کمشنر، خان عطاء محمد خان صاحب تحصیلدار اور حافظ نجم الدین صاحب سیکرٹری مقدمہ قایم کئے جانے کے متعلق عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں جو دعویٰ دائر ہے۔ اور جس کیلئے باوجود دو سال سے زائد عرصہ گذر جانے کے تاحال جن جن اشلہ جات کو جمع کیا جا رہا ہے۔ جمع نہ ہونے کی

وجہ سے کوئی کارروائی نہیں ہو سکی - تاکہ مقدمہ مذکور کو ناکام کرا دیا جاوے۔ کیونکہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء کے جس حکم کے ذریعہ
تحصیلدار صاحب نے باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول آڑھتیاں سبزی منڈی کو قیمت فروخت سبزیات کو قرق
کر رکھا تھا - ان کا عمل لگاتار ۲۱ اگست ۱۹۴۴ء تک جاری رہا ہے - اور اس میں نہ صرف عدالت ہائے دیوانی - بلکہ
عدالت جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر اور عدالت جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر سے بھی انحراف رہا ہے

اس تمام وصولی کے سلسلہ میں جس کا آغاز ۲ مارچ ۱۹۴۲ء سے ہوا - اور ۲۱ اگست ۱۹۴۴ء تک جاری رہا
ایک ہی وارنٹ نمبری ۱۰۳ کی قرق کی ہوئی اشیاء اور رقوم کا سلسلہ ریکارڈ تحصیل و کمیٹی کی رو سے پایا گیا ہے۔
۲ مارچ ۱۹۴۲ء کو [illegible] روپیہ کا جو وارنٹ جاری ہوا - اس کا ریکارڈ نہ تو رجسٹر تحصیل سے ملتا ہے - اور نہ ہی
یہ روپیہ حساب کمیٹی سے ثابت ہے - بلکہ پایا جاتا ہے - تو یہ کہ جناب سیکرٹری صاحب اور خان عطا محمد خان
صاحب کی خودغرضیاں ہی اس وارنٹ کے اجزاء و وصولی رقم میں کارفرما ہیں - کمیٹی کے حساب و کتاب سے
ان کا کچھ تعلق نہیں - جیسا کہ آڑھتیاں کے بیان کے ہمراہ داخل کردہ فردات حساب اور تحصیل کے ریکارڈ سے
جن کی نقول اخیر میں درج کر دی گئی ہیں عیاں ہے -

واقعہ ۱۸ جنوری ۱۹۴۳ء کو ایک نیا نوٹس [illegible] اور وصولی بقایا کے سلسلہ میں جاری ہو کر ۲۱ مارچ ۱۹۴۳ء
کو ایک نیا وارنٹ جاری ہوا جس پر کوئی چیز قرق و نیلام نہیں ہوئی - جو رقم اس وارنٹ کے محاذ وصول شدہ
دکھلائی گئی ہے - وہ وارنٹ مجریہ ۲ مارچ ۱۹۴۲ء کے سلسلہ میں قرق شدہ اشیاء سے کیگئی - الا یہ کہ گرداور قانونگو
صاحب علاقہ اور پٹواری مال لٹھ بند پولیس لیکر بارہا موقعہ پر گئے اور چپڑاسیاں تحصیل بارہا ملازمان و کارکنان
متاجر کو حاضر تحصیل کرنے کے احکام لیکر آتے رہے - یا صدر الدین ولد امام الدین سے نیا ضمانت نامہ ۱۵ جون
۱۹۴۳ء کی واجب الادا رقوم کے عوض تحریر کرایا گیا - جس کا بروقت علم ہو گیا - اور خان عطا محمد خان کی
خواہش پوری نہ کر سکا - واقعہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۳ء کے نوٹس کی [illegible] کی رقم کے سلسلہ میں واقعہ ۲۱ دسمبر ۱۹۴۳ء
کو [illegible] کا ایک نیا وارنٹ خان عطا محمد خانصاحب نے نو ترمیم میونسپل ایکٹ کی رو سے بحیثیت مجسٹریٹ
درجہ دوم جاری کیا - اور مویشیان ڈگری دار قرق کیے گئے - حالانکہ تاریخ قرقی تک [illegible] کی رقم آڑھتیاں
کے پاس ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء کے حکم کی رو سے جمع شدہ موجود تھی - مگر یہاں بھی وہی اغراض کارفرما چلی آ رہی تھیں
جن کا اعادہ ابتداء سے کارفرما رہا ہے - حالانکہ صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر کے دوامی حکم امتناعی کی پوری
اطلاع کمیٹی اور صاحب مجسٹریٹ بہادر کے علم میں آ چکی تھی - مگر یہاں بھی سابقہ طرز عمل کو ہی جاری رکھا گیا -
اور کسی آئین یا حکومت تک کی پرواہ نہ کی گئی

واقعہ ۱۸ جنوری ۱۹۴۳ء کے نوٹس اور ۱۳ نومبر ۱۹۴۳ء کے نوٹس اور ۱۵ جون ۱۹۴۳ء کے نوٹس ہائے کی نقل اور
اُن پر جواب اخیر میں درج کر دیے گئے ہیں - تاکہ ہر ایک حقیقت آشکارا ہو سکے کہ خود غرضیاں کس طرح
عقل کو اندھا بنا دیتی ہیں - جس پر واگذاری مال مقروقہ کے لئے عدالت جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب
بہادر میں نگرانی دائر کی گئی - علاوہ ازیں حفظ امن کے لیے اور توہین عدالت کی پاداش میں کارکنان
کمیٹی کے برخلاف مقدمہ قائم کئے جانے کی درخواستیں دی گئیں - نگرانی کے کیس پر ۵ نومبر ۱۹۴۵ء کو

واگذاری مال مقروقہ کے سلسلہ میں برخلاف کمیٹی حصول حکم کے لئے کاغذات عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں بھیجے جا چکے ہیں۔ اور دیگر ہر دو درخواستوں کو ہائیکورٹ میں دائر کرنیکی جو ہدایت کیگئی تھی۔ اُن پر ۸ر جنوری ۱۹۴۴ء کو عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں رجوع کیا جا چکا ہے۔ جن میں سے توہین عدالت کے سلسلہ میں اُن امثلہ جات کو طلب کیا جا رہا ہے۔ جن سے توہین عدالت کی کارروائی ثابت ہو جاوے۔ جنکو عدالت عالیہ میں بھیجا نہیں جا رہا۔ یا گم کرنا مطلوب ہے۔ چونکہ اِن امثلہ جات کے بغیر عدالت عالیہ ہائیکورٹ کسی نیک نتیجہ پر پہنچ نہیں سکتی۔ اسواسطے اِن امثلہ جات کی حفاظت کیواسطے جو درخواست مورخہ ۶ر مئی ۱۹۴۴ء کو عالیمرتبت جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر کیخدمت میں دائر کیگئی۔ درج کی جاتی ہے۔

جناب عالی! کمترین نے یکم دسمبر ۳۶ء تا ۱۵ر جون ۱۹۴۴ء میونسپل کمیٹی بہاولنگر سے ہائیکنال رقبہ ادرلہ ۲/۱ ۷ سال کے واسطے متاجری پر حاصل کیا۔ ادائیگی رقم مالکانہ متاجری کیواسطے یہ شرط قرار پائی۔ کہ اگر کوئی قسط وقت پر نہ دوں گا تو ادائیگی رقم بشرح ہے روپیہ سینکڑہ سالانہ ہرجہ ادا کروں گا۔ اور حکیم محمد حسین صاحب کی شخصی ضمانت بھی داخل کری اور رقبہ کو باکار کرنے کیلئے پہلے سال میں ہی پانچہزار روپیہ صرف کر دیا اور لگاتار صرف کرتے کرتے رقم مصرفہ کو ۲۳ ہزار روپیہ تک پہنچا دیا۔ جس کو اعلیٰ افسران کمیٹی خود تصدیق فرما چکے ہیں۔ اور شہر بہاولنگر اور نواحی علاقہ کے عوام و خواص سے بھی پوشیدہ نہیں مگر سیکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی کی طرف سے ابتدا ہی سے معاہدہ متاجری کو نظرانداز کرنے اور مقامی و ذاتی رسوخ کے ذریعہ داد فریاد کے ہر ایک دروازہ کو بند کرنے اور ممبران و عہدہ داران کمیٹی کو اندھیرے میں رکھنے کی جسقدر کارروائیاں کیگئیں۔ اُن میں عالیجناب منسٹر مال صاحب بہادر اور عالیمرتبت جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر اور فیصلہ جات عدالت ہائے دیوانی کو پس پشت ڈالکر کیا گیا تو یہ کہ کمترین کے ذرائع ترقی کو بجبر بند کیا گیا خلاف معاہدہ متاجری دو دفعہ زیر ایکٹ مالگذاری وارنٹ ہائے کے ذریعہ کمترین کو گرفتار کر کے شہر میں پھرایا گیا۔ اور جب جناب میر مجلس صاحب بہادر کی طرف سے اس طریق کو ناجائز قرار دیا گیا۔ تو میونسپل ایکٹ کے تحت وارنٹ ہائے قرقی جاری کر کے اور کمترین کے سامان نقد روپیہ، مویشیان اور فصلوں کو قرق کر کے یار دوستوں میں مفت بھی بانٹا گیا اور مفت کے برابر نیلام کر کے ہزاروں روپیہ کا نقصان پہنچایا گیا۔ جن کے مقدمات عدالت عالیہ ہائیکورٹ تک دائر ہیں۔ چونکہ وہ تمام ریکارڈ جو کمیٹی کی تحویل میں ہے اور جس سے مندرجہ کہانی نہایت آسانی اور تھوڑے وقت میں پایۂ ثبوت کو پہنچ سکتی ہے۔ تلف ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ جیسا کہ بہاولنگر میں عدالت جناب ڈسٹرکٹ جج بہادر کے ہر ایک کمرہ کے ریکارڈ کو جلا دینے کی کوشش سے ایک مثال قایم ہو چکی ہے۔ لہٰذا التماس ہے کہ جملہ کاغذات متعلقہ متاجری میونسپل کمیٹی کے دفتر سے حاصل کر کے حضور انور تصدیق بھی فرمالیں۔ کہ سائل کہاں تک حق بجانب ہے۔ اور یہ کہ ان تمام کاغذات کو تا تصفیہ مقدمات حضور انور کسی خاص تحویل میں کرا دیں۔ تاکہ اُن کو جلائے جلنے کا خطرہ مٹ جائے۔ اور عدالت عالیہ فیصلہ فرما سکے۔ واجباً عرض ہے۔ ۶ر مئی ۱۹۴۴ء

(نواب الدین)

درخواست ہذا کے اثرات جونہی یہ درخواست دفتر کمیٹی میں موصول ہوئی۔ کمیٹی کے غصہ کا دریا برخلاف مستاجر اور ہی رنگ میں نمودار ہوا۔ اور اس دفعہ حفظان صحت کی بنا پر ۱۳ رمئی ۱۹۴۲ء گندہ نالہ کی ہر ایک سبزی اور خربوزہ کی فروخت شہر بہاولنگر کے بازاروں میں بند کر دی گئی۔ تاکہ مستاجر کی طاقت پر مزید ضرب لگا کر زیر اثر کیا جاوے۔ اور ساتھ ہی ۲۳ راکتوبر ۴۲ء کے زیر حکم جناب تحصیلدار صاحب سبز ترکاریوں کی قیمت فروخت قرق شدہ ہیں صمہ سے جو اضافہ در اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے اس کو کم کرنیکا بھی علاج ہو جاوے۔ اس طرح سے کم از کم للعہ کا نقصان مزید پہنچایا گیا۔ جس پر پھر عالیمرتبت ریونیو منسٹر صاحب بہادر کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری نمبر ۱۵۴ مورخہ ۱۸ رجون ۴۲ء ڈاکخانہ بہاولنگر مندرجہ ذیل درخواست گذاری گئی۔

جناب عالی! ۱۴ رمئی ۴۲ء سے میونسپل کمیٹی بہاولنگر نے بذریعہ منادی شہر بہاولنگر میں رقبہ گندہ نالہ کی سبزیاں اور خربوزہ کو خوراک میں لائے جانے سے شہر والوں کو روک کر اور فروخت پر نگرانی قایم کر کے جو نقصان پہنچایا ہے۔ اور احکام کی نقول حاصل کرنے کے واسطے جو درخواست دی گئی تھی۔ اس پر جناب ہیلتھ آفیسر صاحب کا درخواست کو دفتر کمیٹی میں بھیجدینا اور دفتر کمیٹی کا یہ جواب کہ جناب میر مجلس صاحب بہادر سے نقل دیئے جانے کی منظوری نہیں آئی۔ پایا گیا ہے۔ کہ محض سائیل کی فصل کو برباد کر کے سائیل کو نقصان پہنچانیکی بالارادہ کارروائی اور سائیل پر دہشت اور دباؤ ڈالنے سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ (۲) آڑھتیاں سبزی منڈی کو واقعہ ۲۳ راکتوبر ۴۲ء سے جناب تحصیلدار صاحب نے روک رکھا ہے۔ کہ کوئی قیمت فروخت نواب الدین کو ادا نہ کی جاوے۔ اس سلسلہ میں پہلے چوہدری ممتاز احمد پر دباؤ ڈالا جاتا رہا۔ کہ رقم داخل خزانہ تحصیل کرو۔ پھر لالہ لچھمی نارائن پر دباؤ ڈالا گیا۔ کہ رقم داخل خزانہ تحصیل کی جاوے۔ جس پر سائیل نے بذریعہ لالہ لچھمی نارائن صاحب درخواست بھیجکر جملہ حالات مقدمہ کو شیخ محمد حسین صاحب تحصیلدار کی خدمت میں پیش کیا۔ اور ساتھ ہی لالہ لچھمی نرائن صاحب کو ہدایت کی کہ جس حکم کے ذریعہ مطالبہ رقم کیا جا رہا ہے۔ اس کی نقل حاصل کی جاوے۔ اگر رقم داخل خزانہ کر کے اور بعد خزانہ حاصل کر کے نقل حکم اور رسید خزانہ سائیل کو دیدی جاویں۔ جس پر بھی نہ نقل حکم دی جا رہی ہے اور نہ ہی رسید خزانہ دیکر رقم کو داخل خزانہ کرنے کی جرأت کی جاتی ہے۔ جس سے بھی یہی پایا جاتا ہے۔ کہ یہ کارروائی بھی بالارادہ محض سائیل کو نقصان پہنچانے اور دہشت اور دباؤ ڈالنے کے لئے کی جا رہی ہے۔

(۳) واقعہ ۱۵ رجون ۴۲ء کو سیکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی کی طرف سے سائیل مستاجر جھلار گندہ نالہ کے نام ایک حکمنامہ بدیں مضمون موصول ہوا ہے۔ رقبہ جھلار گندہ نالہ کا ملاحظہ کیا ہے۔ اس رقبہ میں دو عدد چاہ پختہ تعمیر شدہ ہیں۔ ان ہر دو چاہ پر جھلاریں مکمل چالو حالت میں آپ کو دی گئی تھیں۔ اب یہ دونوں جھلاریں نامکمل ہیں۔ جھلار گندہ نالہ کی ماہل اور ٹنڈیں بالکل نہیں دوسرے لٹھ کے نیچے دو عدد بیرنگ لگے ہوئے تھے وہ بھی نہیں ہیں موگہ جات وانیٹیں پختہ جگہ بہ جگہ لگی ہوئی تھیں وہ بھی اکھڑ گئی ہیں۔ یہ سامان سب آپ کو سنبھالکر دینا ہوگا۔ بصورت دیگر کمیٹی اس کا مصرفہ آپ سے وصول کرے گی۔ بروئے شرائط آپ کوئی چیز موقعہ پر نصب شدہ لینے کے حقدار نہیں۔

۵۔ کل واقعہ ۱۷ رجون ۱۹۴۴ء شام کو پولیس کے طلب کرنے پر پایا گیا۔ کہ سکرٹری صاحب کمیٹی کی طرف سے پولیس میں پرچہ چاک کرا کر علاوہ سائل۔ سائل کے لڑکے اور تمام ملازمان کو بھی مجرم قرار دیا گیا ہے۔ جو کہ یہ سب کی سب کارروائی سائل کو بارادہ نقصان پہنچانے اور دہشت اور رعب ڈالنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ تاکہ جو مقدمات عدالت ہائے منصف صاحب بہادر بہاولنگر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر بہاولنگر۔ عدالت عالیہ ہائیکورٹ بغداد الجدید اور عدالت عالیہ حضور انور چل رہے ہیں۔ ان پر اثر ڈالا جاوے۔ چونکہ متذکرہ بالا تمام کارروائی ملازمان سرکار کی جانب سے عمل میں لائی جا رہی ہے۔ جن کے برخلاف بدوں منظوری حضور انور کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ لہذا التماس ہے کہ بذریعہ عالیجناب شیخ عبدالحق صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس مقیم بہاولنگر حالات متذکرہ بالا کی تحقیقات فرما کر مناسب ایکشن لیا جاوے۔ ۱۸ رجون ۱۹۴۴ء (نواب الدین)

اس طرح سے یکم دسمبر ۱۹۳۶ء تا ۱۵ جون ۱۹۴۴ء پندرہ فصلیں گذار کر کمیٹی سے تو بیدخل ہو گیا۔ اور مطالبات کمیٹی میں سے ۱۳ رنومبر ۱۹۴۴ء کو جس ۸ [illegible] رقوم لگایا تھا کا جو نوٹس جاری ہوا تھا۔ اور اس نے ۱۲ دسمبر ۱۹۴۳ء کو [illegible] تک اضافہ اختیار کر کے مزید وارنٹ قرقی کی صورت میں مویشیان قرق کئے تھے۔ جو تا حال قرق شدہ زیر ضمانت ہیں۔ مگر تحصیلدار صاحب نے [illegible] کی رقم زیر حکم جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر بذریعہ داخلہ ۶۱۶ خزانہ تحصیل بہاولنگر ۱۲ راگست ۱۹۴۴ء کو وصول کر کے باقی رقم [illegible] واگذار کر دی اس طرح سے جو مقدمہ ہائے اجراء ڈگری جولائی ۱۹۴۳ء سے عدالت جناب منصف صاحب بہادر درجہ اول بہاولنگر میں چلا آ رہا ہے۔ اس میں سامان خانگی۔ گڈا اور مویشیان کی قیمت [illegible] روپیہ فیصلہ ہو چکا۔ مقروقہ کی قیمت ۲۴۳۰۰۲ [illegible] ۶-۰۰-۲۵۶۷ [illegible] اصل امد [illegible] کی رقم ہرجانہ ملا کر [illegible] حاصل کرنا باقی ہے اور [illegible] رقم معاوضہ نقصان بذریعہ ہیلتھ آفیسر صاحب معہ [illegible] ہرجانہ کی مزید رقم بھی وصول کرنی ہے جس سے کل رقم ۲۰۷۵۴-۱۰-۱ روپیہ ہو جاتی ہے۔ اور خرچہ عدالت۔ گواہان محنتانہ وکیل مزید ہیں۔ اور ۵ نومبر ۱۹۴۵ء کو جو رپورٹ ہائی کورٹ میں مویشیان مقروقہ کی واگذاری کے لئے عدالت جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر سے ہو چکی ہے۔ واگذاری مال مقروقہ بھی ابھی باقی ہے اور ۸ رجنوری ۱۹۴۴ء سے عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں توہین عدالت کی کارروائی برخلاف حاجی غلام محمد صاحب اسسٹنٹ کمشنر۔ خان عطا محمد خان صاحب اور شیخ نجم الدین صاحب دائر شدہ کا انجام بھی باقی ہے۔ اور اپنی توہین وغیرہ کی کارروائی کو بھی عدالت میں لانا باقی ہیں۔ ان متذکرہ بالا حالات کی روشنی میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کیا اور کب فیصلے ہوں۔ اور اڑتے جانوروں کے ذریعہ اگر کوئی خرابی پائی جاوے۔ تو اسکو آن واحد میں ختم کرنے کی جو بشارت قصہ حضرت سلیمانؑ کے ذریعہ موجود کیگئی ہے۔ کیا خبر کہ اس پر ارکان حکومت کا ایمان بھی ہے یا نہیں۔ اور اس کی ضرورت کو کیوں رائیگاں رکھا گیا ہے۔

ملکیت اراضی خرید کرنے اور کاغذات محکمہ مال کے نامکمل اور غلط ثابت ہوتے پر خرید کردہ رقبہ کو قبضہ میں لانے کی جدوجہد۔

آخری درخواست جو مورخہ ۶ رمئی ۱۹۴۴ء کو عالیمرتبت جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر کی خدمت میں دائر کیگئی۔

درخواست بمراد دلائے جانے قبضہ اراضی ۱۳ مرلہ کنال رقبہ خرید شدہ از آں سرکار دولتمندار واقعہ موضع ردجھانوالی

جناب عالی۔ موضع ردجھانوالی تحصیل بہاولنگر میں جون ۱۹۳۷ء میں سائل نے ۱۲۵ روپیہ فی ایکڑ کی شرح سے نیلام عام میں سرکار دولتمندار سے کچھ رقبہ خرید کیا۔ جس میں سے

۱۹ کنال ۲ مرلہ رقبہ نمبران بندوبستی ۵۸۷/۱۵ ۱۹-۲۰-۲۱ ۵۸۷/۱۱ ۲۴-۲۵ ۵۸۷/۱۲ ۴-۵-۷۔ موٹر اور ریونا گری روڈ ڈاجیاہ بہاولنگر زیر قبضہ محکمہ نہر ہے۔ ۲ رقبہ نمبران ۵۸۷/۱۵ ۲۳۔ ۵۸۷/۱۶ ۳-۶-۷-۸۔ بنجر قدیم سے جو سائل کا خرید اہوا ہی احاطہ چار دیواری کوٹھی جناب اسسٹنٹ کمشنر بہادر بہاولنگر کو توڑ کر حدود کوٹھی مذکور میں شامل کر کے مفاد کاشت حاصل کیا جارہا ہے۔

۹ رقبہ نمبران ۵۸۷/۱۶ ۱۲ تا ۱۵ مالکان موضع کوٹھیانوالہ نے حد شکنی کر کے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔

۱۸ رقبہ نمبران ۵۸۷/۱۱ ۱۷ کی بٹہ شکنی کر کے اور ۵۸۷/۱۲ ۷ کو کاغذات نیلام کی فرد نمبران میں ۱۷ درج کر کے پٹواری نے بہ محمد الدین۔ محمد حسین پتی داران موضع ردجھانوالی کو قبضہ کرایا ہوا ہے۔

۲ مرلہ رقبہ ۵۸۷/۱۱ ۲۵ زیر کاشت چوہدری خیر الدین پتی دار موضع ردجھانوالی چلا آرہا ہے

اس متذکرہ بالا ۱۳ مرلہ کنال رقبہ کے حصول قبضہ کے لئے حسب ضابطہ

بماہ ستمبر ۱۹۴۰ء بخدمت جناب تحصیلدار صاحب بہاولنگر

بماہ اپریل ۱۹۴۱ء بحضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بہاولپور

بماہ جون ۱۹۴۲ء بدرگاہ عالیمرتبت جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر عرض گذار ہوا۔ جن پر کوئی کارروائی نہ ہوئی تو حسب ہدایت زبانی جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر ۱۶ ردسمبر ۱۹۴۳ء کو صاحب ممدوح کی خدمت میں نئی درخواست پیش کیگئی جو اہلکاران میں چکر تو لگا رہی ہے۔ مگر حق رسی کیواسطے تا حال کوئی سبیل پیدا نہیں ہوئی کیونکہ رکاوٹ کے واسطے وہ اختلافات بھی ہیں۔ جو:-

ا۔ نقل نیلام کے مرتبہ خاکہ اور فرد شامل شدہ کے رقبہ اور رقبہ فیلڈ بک میں واقعہ ہیں۔ اور

ب۔ رقبہ نمبردار کے رقبہ فیلڈ بک۔ جمعبندی ہائے ۱۹۳۷-۳۸ء اور سال ۱۹۴۱-۴۲ء میں مطابقت نہ ہونے سے ہیں۔ اور

ج۔ رقبہ نمبردار خاکہ نیلام کے فیلڈ بک۔ جمعبندی ہائے اور پٹہ ملکیتی کے باہمی مقابلہ یا میلان میں واقعہ ہیں۔ جن کو چھپانے کی خاطر درخواست ہائے بھی گم ہوتی چلی جارہی ہیں اور ۳ مرلہ ۴ کنال ۱۶۰ ایکڑ کی میزان رقبہ مندرجہ پٹہ کو جو درحقیقت زیادہ ہے۔ درست کرنے سے گریز کیا جارہا ہے۔ چونکہ ۱۳ مرلہ کنال رقبہ سے دانستہ طور پر سائل کو محروم کیا جارہا ہے۔ اور انتقال حقیت باوجود پٹہ ملکیتی کی نقل داخل کرنے کے بھی منظور نہیں کیا جارہا۔ لہذا التماس ہے۔ کہ حق رسی سائل فرما کر پرورش فرمائی جاوے حضور کے جان و مال کا دعا گو رہوں گا +

۲ رمئی ۱۹۴۴ء		(نواب الدین)

دو سال کے قریب اس درخواست پر بھی عملاً کوئی کارروائی موقعہ عمل میں نہیں لائی گئی۔ البتہ کاغذی غلطیات کو تسلیم کر کے ۴ مرلہ رقبہ کی مزید قیمت داخل کرنے کے واسطے تین چار مرتبہ ضرور احکام صادر صادر ہوئے۔ مگر تا حال جملہ غلطیات کی درستی عمل میں نہیں آئی۔ اسواسطے بلحاظ موقعہ درستی کئے جانے کی جو استدعا تحریری کی گئی ہے۔ اس کی نقل ذیل میں دی جاتی ہے۔

جناب عالی! راجباہ بہاولنگر کی زیر آمد اراضی کے ۴ کرم چوڑائی کے عمل محکمہ مال کے کاغذات میں ظاہر کرنا دیکھ لیا گیا ہے۔ مگر یہ ۴ کرم صرف ۹ کرم کے عرض راجباہ کو پورا کرتے ہیں۔ محکمہ بندوبست نے سال ۱۹۲۸ء میں اگر ۴ کرم کی چوڑائی راجباہ کو اسی حساب و کتاب سے درست قرار دیا ہے۔ تو اس کو غلط قرار دینے کے لئے محکمہ نہر کے قبضہ حاصل کردہ راجباہ کی لمبائی کا شمار کر کے ۴ کرم میں ضرب دینے سے بھی غلط آتی ہے اور جب شجرہ اور فیلڈ بک مرتبہ محکمہ بندوبست کے مطابق موقعہ پر عمل جاری کیا جاوے۔ تو ۵۔۵ کرم عریض رقبہ زیر قبضہ محکمہ نہر پر خریدار سائل کو مزید قبضہ کرانا محکمہ مال کی ذمہ داریوں میں ہے۔ جنہوں نے محکمہ نہر کو ۲۲ فروری ۳۸ء سے قانوناً قبضہ دیا ہوا ہے۔ اور اب بھی محکمہ نہر جائز صورت میں اس پر قابض ہے۔ مگر محکمہ مال کی بھاگ دوڑ کاغذی گھوڑے دوڑا کر سائل خریدار کو خراب کر رہی ہے جسکی دوسری مثال $\frac{587}{15}$ کے نمبران ۲۲-۲۳ اور $\frac{587}{14}$ کے نمبران ۳-۶-۷-۸ کی حدبندی کے تعین میں ہے کیونکہ ان ہر دو مستطیل ہائے کا جسقدر رقبہ پہلے غیر ممکن کوٹھی تھا سائل خریدار کی درخواست پر ہر دو حصوں میں غیر ممکن کوٹھی اور بنجر قدیم پر تقسیم ہو کر بنجر قدیم نیلام کیا گیا۔ جس کی حد فاصل ایک دیوار تھی جو غربی اور جنوبی جانب کوٹھی کے موجود تھی۔ اور اب بھی درختوں کی قطار کی صورت میں ہر دو جانب اپنے نشانات کا اظہار کر رہی ہے اور ان حدود کے باہر بنجر قدیم رقبہ قرار دیکر دخل بھی دیا گیا۔ جو اس وقت تک قائم رہا۔ جب جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر خاص کوٹھی میں رہائش پذیر ہو کر سبز ترکاریوں اور مویشیوں کے چارہ وغیرہ کے لئے سائل خریدار کے خرید کردہ و قبضہ کردہ رقبہ میں سے ڈیڑھ ایکڑ کے قریب رقبہ پر ناجائز قبضہ کر کے استعمال میں لانا شروع کیا۔ جس پر ابتدأ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء میں سائل خریدار عرض گذار ہوا۔ مگر بجائے حق رسی کے سائل خریدار کے رقبہ خرید کردہ اور قبضہ کردہ میں حد شکنی کرا کر مالکان موضع کو ٹھیانوالہ کو انگیخت دیکر اور بھی ناجائز قبضہ کرا دیا۔ جو چار کنال سے کم نہیں۔ تاکہ سائل خریدار کو زمینداروں کے ساتھ مقدمات میں الجھایا جاوے۔ مگر سائل خریدار لگاتار درخواستیں دیتا چلا آرہا ہے۔ تاکہ سرکاری طور پر حد برآری ہو کر تصفیہ ہو جاوے۔ مگر آج تک موقعہ کی کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ البتہ غلطیات جو سائل خریدار کو فیلڈ بک خسرہ گرداوری۔ جمعبندی اور پڑتہ ملکیت کے مقابلہ سے معلوم ہوئی تھیں۔ اور جن کو بھی درخواست ہائے کے ذریعہ واضح کیا گیا۔ ان میں سے بہت سی کو تو درستی میں مان لیا گیا ہے۔ اور بعض ابھی باقی ہیں۔ جن سے یہ امید بندھ گئی ہے کہ اب اصل مثل فروخت رقبہ سال ۳۷ء اور راجباہ بہاولنگر کی زیر آمد اراضی کے محکمہ نہر کو قبضہ دیئے جانے کے کاغذات سال ۳۸ء اور قائمی حدود موضع کوٹھیانوالہ اور روجھانوالی کے کاغذات شجرہ و فیلڈ بک ہائے بندوبست ۱۹۲۸ء ضرور کسی نہ کسی اعلیٰ افسر کو موقعہ پر لا کر باقی غلطیات کی درستی بھی کرا دیں گے۔ کیونکہ ۳۸ء کی جاری کردہ غلطیات محکمہ بندوبست کی صحت ہونی جب لازم ہو جائیگی۔ تو مثل فروخت رقبہ سال ۳۷ء میں شیخ ناصر علی صاحب تحصیلدار کے الفاظ رپورٹ متعلق حدود

غیر ممکن کوٹھی و بنجر قدیم اور منشی رام سرنداس پٹواری کے گھر بیٹھے فرد رقبہ وغیرہ بندریجہ پیمانہ تیار کرتے ہیں اور مالیہ دسائیل خریدار کو الجھنوں میں ڈالنے کی جو غلطیات سرزد شدہ ہیں وہ بھی درست ہو جاویںگی۔ خدا کرے۔ کہ یہ قریب ترین وقت پر ختم ہو۔ واجبؔ عرض ہے۔ ۲۱ ر جنوری ۴۶ء۔ (نواب الدین)

اِن ہر دو مثالوں سے یہ راز خود منکشف ہو جاتا ہے۔ جو جماعت دین خدا کی صحیح پیروی میں مٹی کو سونا بناتی اور معاشرت کے جملہ سامان ہر قسم کی مخلوق کیواسطے بہم پہنچا کر اور نائب خلق کے مرتبہ پر مامور رہکر اپنی ذمہ داریاں نباہتی اور دن رات اسی دھن میں مشغول رہتی ہے۔ کہ جس قدر اشیاء کی عملی زندگی کو پایۂ تکمیل پر پہنچا کر پُر منفعت بنانا اُن کی ذمہ داریوں میں ہے اُن کی تربیت کے سامان ہر مرحلہ پر پہنچائے جائیں۔ تاکہ تقدیر کی امداد یقینی ہو جائے۔ مگر جب وہ عناصر انسانی مخلوق کے نام پر معتوں اور حکومت کی طرف سے اِس جماعت کی حفاظت پر مامور ہیں۔ جب خود غرضیوں میں مبتلا ہو کر اپنی اپنی جداگانہ بادشاہتیں قایم کر لیتے ہیں تو انہیں آئینِ خدا اور آئینِ حکومت سے مرتد ہو کر اپنی خود غرضیوں کی تکمیل کے واسطے نیئے نیئے قانون بنا کر اپنے قول اور فعل کو بھی سوجھ میں لانا یاد نہیں رہتا۔ ہرگز ہرگز حکومت کے خیر خواہ یا نمک حلال نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ اُن کا شمار آئین خدا اور آئینِ حکومت کو برباد کرنے والوں میں ہو جاتا ہے۔ اور جن سبکو اس وعدہ شدہ وقت تعلیم القرآن کے مطابق برحق ہونے کی صورت میں عذاب میں بھی گرفتار آنا ہے۔ اور اس بارہ میں ہادیٔ برحق کے معجزات جسطرح تمام دنیا میں سچے ثابت ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اسی ہادیٔ اعظم کی آل عباسیہ نامی حکومت میں بھی اسکو پورا کر دکھاتا ہے۔ تاکہ دین خدا کے پابند رہنے کی وجہ سے جن قوموں کو مردہ کیا جا رہا ہے۔ ہادیٔ اعظم کی پیشنگوئیوں کے مطابق آلِ محمدؐ کے ہاتھوں ہی ان کی استقامت کے سامان تکمیل پذیر ہو کر دنیا میں پُر امن زندگی کا وہی دور شروع کریں جسکو دین اسلام کے اندر کھلے لفظوں میں واضح کیا گیا ہے۔ اور حصۂ دوئم میں شروع سے اخیر تک اس کی تشریح موجود ہے۔ اور جسکی بنیاد تعلیم القرآن کی سورۂ ذاریات کی آیات ۲۰۔ ۲۱۔ یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری جانوں میں بھی۔ پھر کیا تم کو سوجھ نہیں؟ کے ہر دو نقطوں میں پنہاں ہے۔ اور جس کی مختصر سے مختصر تشریح یہی کی جا سکتی ہے کہ جسطرح اللہ تعالٰے کی ذات اپنی صفت رب کے ذریعہ کائینات عالم کی ہر ایک چیز کو عناصر اربعہ سے موجود فرماتی دیکھی جا رہی ہے اور جسم انسانی کی جملہ ظاہری اور باطنی طاقتیں ایک ہی خوراک سے زندگی کے سامان حاصل کرنے میں یکجان ہیں۔ انہی کی تائید میں نسل انسانی کو اللہ تعالٰے کے اسمائے صفات کا امین ہونے کی حیثیت میں اتحاد باہمی حاصل کرنا چاہیے تاکہ سورۂ محمدؐ کی آیت ۸۔ (مومنو! اگر تم خدا کی مدد کروگے تو خدا تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہیں استقامت بخشے گا)۔ کی رو سے جب عناصر اربعہ میں اتحادی نظام قایم کرنے سے تقدیر کی امداد کا حصول یقینی کیا جا سکتا ہے۔ اور زراعت پیشہ اقوام دنیا کے ہر حصہ اور ہر مذہب کی رو سے تقدیر کی امداد کو اسی اصول کی رو سے یقینی بناتی چلی آرہی ہیں۔ اور ہر گاؤں کی واجب العرض کی رو سے جو قانون زراعت کاروں کا معین و مددگار بنا کر بادشاہ ملک۔ علمایان دین۔ مشائخ عظام۔ فقیر۔ جولاہا۔ لوہار۔ ترکھان۔ سنار۔ معمار۔ تیلی۔ میراثی۔ بھرائی۔ راول۔ نائی۔ دھوبی۔ چوہڑہ۔ چمار۔ موچی۔ چوکیدار۔ دھوڑدائی۔ ماشکی وغیرہ وغیرہ کے لئے جنسوں کی پیداوار دں سے ہر ایک حصہ کو ادا کرنا اپنی ذمہ داریوں میں اختیار کیئے ہوئے ہے۔ اور بادشاہ ملک کی ذمہ داریوں میں ہے کہ جس قدر ملک اور انسانوں و اشیاء پر ان کو اقتدار حاصل ہے۔ حکم اور انصاف کے ساتھ اُن کو اقتدار میں

رکھنے کا انتظام۔ اور ہر چیز کی اُس کے ہر مرحلہ پر حفاظت بھی کریں۔ اور علمایانِ دین اور مشایخ عظام کی ذمہ داریوں میں ہے۔ کہ مثل قطب شمالی اور قطب جنوبی ایسا نظام محاسبہ قایم کریں۔ جو ہر ایک انسان اور ہر ایک چیز کو مثل نظام شمسی ایسی پابندی میں موجود رکھیں۔ جس سے ہر ایک انسان اور ہر ایک چیز کی پرورش اور تکمیل کی حفاظت بھی جاری رہے اور کہیں بھی خود غرضی یا غفلت وغیرہ کا وجود موجود نہ رہے۔ اور جوں جوں نسل انسانی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ بذریعہ ہجرت ایسا نظام جاری رکھا جاوے۔ جس سے خطۂ ارض کو زرخیز بنانے کے لئے پانی کے انتظامات موجود کر کے پُرامن آباد یاں قایم ہوتی جاویں۔ اور یہی وہ مذہب ہے۔ جو حضرت نوحؑ کی دعاؤں میں جلوہ افروز ہے۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی عملی زندگی کے حقیقی مقصد پر مبنی آتا ہے۔ اور حضرت موسیٰؑ کی جد وجہد کا پیش خیمہ ہے۔ اور حضرت عیسیٰؑ کے معجزات میں پنہاں ہے۔ اور جس میں حضرت محمدؐ کی ذات والاصفات نے مردہ قوموں کو زندہ کرنے کی عملی تعلیم میں خود شامل ہو کر ہم آہنگی۔ یکجہتی۔ اخوت اور یگانگت کو موجود کر کے دکھا دیا ہے۔

مگر جب سے عیسائی حکومتوں کے خود ساختہ طرز عمل نے انسانوں میں کے عناصر کو خدا کا مرتبہ دے کر گاؤں گاؤں میں کئی کئی بادشاہ مقرر کر دیئے ہیں۔ اور علمایانِ دین اور مشایخ عظام کی ضرورتیں ہی مٹا دی گئی ہیں۔ سرمایہ اور زمین شخصی ملکیت میں کر دیئے ہیں۔ اور خود غرضیوں نے ہر ایک انسان کے اندر بادشاہ بننے کی ہوس پیدا کر دی ہے۔ زمین کو سونا بنانے والے تو کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ مگر ظالموں کا طوطی بول رہا ہے۔ اور یہ وہی ذرایع ہیں۔ جو حکومتوں کے تغیر و تبدل کا باعث رہے ہیں۔ اور جن کے وعدہ شدہ وقت کے بعد ختم ہونے کی قرآن کریم میں بشارت موجود ہے۔ چونکہ وعدہ شدہ وقت اپنی نشانیوں کی رو سے آچکا ہے۔ جس کے بعد پُرامن نظامِ زندگی قایم ہوگا۔ جو دینِ اسلام کے نام سے معروف رہے گا۔ اسواسطے اس آنے والے نظامِ زندگی کو قرآن کریم کی واضح کردہ ہدایات سے روشنی میں لایا جا رہا ہے۔

گر قبول افتد۔ زہے عز و شرف

نیازمند:۔ نواب الدین

گذشتہ حوالہ جات تکمیلی سلسلہ کا حصہ

فرد آمدنی ماہواری فروخت سبزی کھاتہ چودھری نواب الدین از ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء تا ۲۱ اگست سنہ ۱۹۴۳ء بحکم جناب تحصیلدار صاحب بہاولنگر رقم آمدنی کا ادا کیا جانا چودھری نواب الدین کو بند کیا گیا۔ جو برائے بیان آڑھتیاں واپسی مال معروفہ والی مثل میں موجود ہے۔

دوکان چودھری فضل الرحمان ممتاز احمد آڑھتی سبز منڈی بہاولنگر					دوکان لالہ کرم چند کھیمی نرائن آڑھتی سبزی منڈی بہاولنگر				
ماہ و سال	رقم	رقم اداشدہ تحصیل: تاریخ ادا	رقم اداشدہ تحصیل: رقم	کیفیت		رقم	رقم اداشدہ تحصیل: تاریخ ادا	رقم اداشدہ تحصیل: رقم	کیفیت
اکتوبر سنہ ۴۲	۱۲-۱۱-۹	۲۰ فروری ۱۹۴۳ء	۳ ۲ ۵۸۶			۳-۱-۶	۲۰ فروری ۱۹۴۳ء	۱۹۹-۸-۰	
نومبر "	۳-۰-۶	۱۰ اگست ۱۹۴۳ء	۴ ۳ ۷۱۶			۱-۴-۶	۸ اگست ۱۹۴۳ء	۷۷۱-۹-۳	
دسمبر "	۲۱۹-۰-۰					۸۵-۴-۶			
جنوری سنہ ۴۳	۲۷۵-۵-۳					۱۹۸-۱۴-۰			
فروری "	۲۶۰-۲-۳					۲۵۷-۱۴-۳			
مارچ "	۱۸۷-۴-۶					۹۷-۰-۳			
اپریل	۹-۸-۰					۸۱-۹-۰			
مئی "	۳۱۵-۷-۳					۱۴۳-۱-۰			
جون	۲۲۸-۳-۶					۹۲-۶-۰			
جولائی "	۵-۴-۰					- -			
اگست "	۵۲-۳-۹					- -			
ستمبر	۴۹-۲-۰					- ۰			
اکتوبر "	۵۹-۱-۰					۵۷-۶-۶			
نومبر "	" " "					۴۲-۷-۹			
دسمبر "	۱۱۲-۴-۳					۲۰۳-۹-۹			
جنوری سنہ ۴۴	۱۳۸-۱۵-۲					۳۷۲-۱۳-۰			
فروری "	۲۱۴-۱۱-۳					۲۰۴-۷-۰			

ماہ و سال	رقم	ادا شدہ تحصیل: تاریخ ادا	پائی	آنہ	روپیہ	کیفیت	رقم: پائی	آنہ	روپیہ	ادا شدہ تحصیل: تاریخ ادا	رقم	کیفیت
مارچ سنہ ۱۹۴۲ء	۳۳۴-۴-۰						۶	۲	۱۰۲			
اپریل "	۵۹۳-۰-۳						۹	۰	۳۰۰			
مئی "	۳۲۳-۰-۳						۰	۰	۲۱۸			
جون "	۵۱-۰-۳						۹	۵	۱۹			
میزان کل	۵۵۳-۱۲-۳						۶	۱۱	۲۵۸۰			
حصہ مالکان	۳۵۵۳-۱۲-۰۳			باقی			۹	۵	۱۳۹۰			باقی
		۱۲۰۲-۵-۳	۰	۷	۳۳۵۱						۹۷۱-۱-۳	۳۱۹-۴-۶

نقل از ریکارڈ تحصیل جس سے یہ ثابت ہو سکے:-

کہ وصولی رقم مالعلے کیلئے جس کا مثل قرقی و نیلام میں موجود ہونا تو ثابت ہے - الا رجسٹر اجراء وارنٹ ہائے وصولی میں اس کا وجود موجود نہیں -

نقل درخواست جو بحضور اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول صاحب تحصیل بہاولنگر دائر ہوئی

درخواست برائے حصول نمبر وارنٹ اور رقم وارنٹ معہ تاریخ اجراء وارنٹ

مقدمہ وصولی زر بقایا میونسپل کمیٹی بہاولنگر از آں چودھری نواب الدین مستاجر رقبہ کمیٹی موضع امر سنگھ

جناب عالی! عنوان متذکرہ بالا کے متعلق ۲ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے لیکر اگست سنہ ۱۹۴۴ء تک جس قدر وارنٹ وصولی زر بقایا میونسپل کمیٹی بہاولنگر کی درخواست پر جاری ہوئے ہیں - ان کی تفصیل رجسٹر سے برائے ملاحظہ نج مطلوب ہے - باخذ اجرت عطا فرمائی جاوے - ذاجیاً عرض ہے -

تحریر:- ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء عرضی گذار نواب الدین

حکم جناب تحصیلدار صاحب - واصلباقی نویس رپورٹ کرے - کہ کیا ریکارڈ ہے - ۲۸ جولائی سنہ ۴۵ء -

(دستخط: بحروف انگریزی تحصیلدار صاحب)

رپورٹ واصلباقی نویس صاحب:- جناب عالی! جب تک سائل صحیح علم نہ دے - کوئی پتہ نہیں چل سکتا - سائل سنہ ۱۹۴۲ء سے یہ حیلہ ظاہر کیا جاتا ہے - ۹ جولائی سنہ ۱۹۴۵ء - (خلیل الرحمٰن)

رپورٹ سائل:- التماس ہے کہ ۲ مارچ سنہ ۴۲ء اور ۵ مارچ سنہ ۴۲ء کے دو تین یوم بعد جو وارنٹ جاری ہوئے ہیں

صرف انہی کی تفصیل دیدی جاوے۔ واجباً عرض ہے۔ نواب الدین سائل ۲۹ جولائی ۱۹۴۵ء۔
رپورٹ واصلباقی نویس صاحب۔ جناب عالی! سال ۱۹۴۲ء میں ۱۳۳ وارنٹ قرقی ۲ مارچ ۴۳ء
بقایا السامویے اقساط کا بنام چودھری نواب الدین متاجر جاری شدہ ہے۔ رپورٹ
عرض ہے۔ ۲۹ جولائی ۱۹۴۵ء۔ خلیل الرحمٰن واصلباقی نویس
از تحصیل بہاولنگر۔ رپورٹ واصلباقی نویس ہو چکی ہے۔ واپس حوالہ سائل ہووے۔ ۳۰ جولائی ۴۵ء
دستخط تحصیلدار صاحب۔ بحروف انگریزی
مزید ثبوت بمراد اظہار اس امر کے آڑھتیاں سبزی منڈی کو تحصیلدار صاحب کا دیا ہوا حکم۔
۲۲ جولائی ۱۹۴۵ء تک قایم چلا آرہا ہے

نقل درخواست

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہاولنگر۔ بمراد حصول نقل کارروائی متقدمہ
وصول لگان متاجری گندہ نالہ میونسپل کمیٹی بہاولنگر بنام نواب الدین متاجر

جناب عالی!

مقدمہ مندرجہ عنوان میں بمراد ملاحظہ نقول ذیل مطلوب ہیں۔ بافذ اجرت عطا فرمائی جاویں۔ واجباً عرض ہے۔

۱۔ نقل حکم۔ جس کی رو سے آڑھتیاں سبزی منڈی بہاولنگر پابند کیا گیا۔ کہ فروخت سبزی کی رقم نواب الدین متاجر کو ادا نہ کیجاوے۔ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء

۲۔ آج تک آڑھتیاں سبزی منڈی سے کسقدر رقم داخل خزانہ تحصیل کرائی جا چکی ہے جو ۲۰ فروری ۴۳ء کو ذوالفقار مرحوم۔ کرم چند لچھمی نرائن۔ فیض الرحمان۔ ممتاز احمد کی تین دکانوں سے وصول ہوئی۔

۳۔ وہ رقم جو آڑھتیاں سبزی منڈی کے پاس جمع ہے۔ اور جو نہ تو داخل خزانہ تحصیل کرائی جاتی ہے۔ اور نہ ہی اس رقم کو واگذار کیا جاتا ہے۔ تاکہ سائل حاصل کر سکے۔

۴۔ تعداد کل رقم ہر سہ دوکان ہائے جو ۲۰ فروری ۱۹۴۳ء کے بعد فروخت سبزی سے وصول ہوئی۔ معہ نقل آخری حکم جو اندریں بارہ آڑھتیاں کو پابند کر رہا ہے۔ کہ قیمت فروخت نواب الدین متاجر کو ادا نہ کیجائے
واجباً عرض ہے۔ ۸ جولائی ۱۹۴۴ء۔ نواب الدین متاجر۔

نقل حکم جناب تحصیلدار صاحب۔ محرر متفرقات رپورٹ کرے کہ مسل محکمہ عالیہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب میں بھجوائی گئی تھی۔ واپس وصول ہو چکی ہے۔ یا کوئی حکم اس کے متعلق موصول ہوا ہے۔ یا کیونکہ
۱۸ جولائی ۱۹۴۴ء دستخط بحروف انگریزی تحصیلدار صاحب

نقل رپورٹ محرر متفرقات۔ جناب عالی! امثلہ جات وصولی مطالبہ متاجری کمیٹی بہاولنگر مورخہ ۹ جولائی ۴۴ء بہ ۱۸۲-۱۸۳ بہ محکمہ عالیہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر بہاولنگر۔ ابلاغ ہو چکی ہیں۔ امثلہ جات واپس ہیں اس کے متعلق کوئی حکم نافذ نہیں ہوا۔ لہذا رپورٹ عرض ہے تحریر ۱۸ جولائی ۴۴ء دستخط بحروف انگریزی تحصیلدار صاحب ۱۹ء
نقل درخواست جس سے آڑھتیاں سبزی منڈی سے رقوم خزانہ تحصیل بہاولنگر داخل کرائی گئیں۔
محکمہ تحصیل بہاولنگر داخلہ ۶۱۶ ارسال بخزانہ ۲۱ اگست ۱۹۴۴ء

نام داخل کنندہ	تفصیل رقم داخل کردہ حوالہ حکم برائے ادخال	تعداد روپیہ	نام مد جسمیں رقم داخل ہوئی
کرم چند لچھمی نارائن ممتاز احمد اڑھتیاں سبز منڈی بہاولنگر	آمدنی بقایا زمگی چوہدری نواب الدین مستاجر کمیٹی بہاولنگر وصول شدہ ازاں کرمچند لچھمی نرائن آڑہتی بہاولنگر ۸ روپیہ و فیض الرحمٰن ممتاز احمد آڑہتی بہاولنگر سماریہ ۲ برائے مثل نمبری ۲۹ مرقومہ ۲۹ اپریل سنہ ۴۴ بمنشاء حکم مورخہ ۹ اگست سنہ ۴۴ محکمہ عالیہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر	الف سہا ۱۲	میونسپل فنڈ کمیٹی بہاولنگر

نقل جدید ضمانت نامہ جسکو مستاجر کیطرف سے ناکام کرنیکے صلہ میں

جدید وارنٹ

۲۱ مارچ سنہ ۴۳ کو ... کا جاری ہوا اور مابعد کی تمام کاروائیاں عمل میں آئیں

اشٹام قیمتی ایک روپیہ نمبری ۶۷۱۳۶۱ E

منکہ صدر الدین ولد امام دین ذات آرائیں سکنہ بہاولنگر کا ہوں - میں اقرار کرتا ہوں بحالت صحت بدن ثبوت عقل حواس ثابت پر کہ عبد الحق ولد چوہدری نواب الدین صاحب نے جو روپیہ مستاجری رقبہ جہلاں ... کمیٹی کا بقایا تقریباً تیرہ صد (۱۳۰۰) ادا کرنا ہے جس کی دو اقساط مبلغ سات صد روپیہ اس وقت اور چھ صد روپیہ ماہ جون سنہ ۱۹۴۳ء میں داخل ہونا ہے - اور اس کے علاوہ جون سنہ ۱۹۴۴ء تک معہ اقساط زر مستاجری نصف ماہ اکتوبر و نصف ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء میں کمیٹی کو ادا کرنی ہے اگر عبد الحق مذکور بہ رقومات بقایا کمیٹی وقت مقررہ پر داخل نہ کرے - تو من مقرر از گرہ خود بلا عذر داخل خزانہ سرکار اوقات مقررہ کرتا رہیگا - بصورت دیگر میونسپلٹی کمیٹی کو میری جائداد منقول و غیر منقول سے وصول کرنیکی حقدار ہوگی - مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۴۳ء

العبد ... گواہ شد ... گواہ شد

نذر حسین ولد قاضی فضل کریم ساکن بہاولنگر صدر الدین ولد امام الدین آرائیں سکنہ بہاولنگر محمد حسین طبیب بہاولنگر

نقل اطلاع نامہ محریہ میونسپل کمیٹی بہاولنگر

بقایا سابقہ	قسط جون سنہ ۴۳ء	قسط دسمبر سنہ ۴۳ء	کل میزان بقایا
سہا و سہ	سہا صہ ۱۰	سہا صہ ۱۰	الف ...

بنام چوہدری نواب الدین مستاجر ... بمقدمہ ادخال رقم قسط مستاجری رقبہ جہلاں گندہ نالہ ملکیہ کمیٹی بہاولنگر اطلاعنامہ ہرگاہ حاضر ہونا تمہارا بابت ادخال رقم مندرجہ بالا کے درستہ ... ضروری ہے - لہذا بذریعہ اطلاعنامہ

مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بغرض پیشی ۲۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء صبح ۱۱ بجے حاضر آؤ۔ بصورت عدم حاضری باوجود اطلاع عیابی کے کارروائی ضابطہ کی جاویگی۔ تحریر ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء دستخط و مہر بحروف انگریزی نجم الدین سیکرٹری میونسپل کمیٹی بہاولنگر

جواب اطلاعنامہ مورخہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء

(۱) معاہدہ متاجری کے برخلاف جو رجسٹری شدہ بھی ہے۔ اور عالیمرتبت جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر کی منظوری حاصل آنے کے بعد نافذ شدہ بھی ہے۔ خلاف ورزیوں کا جو سلسلہ جاری ہے۔ اُنکو میونسپل کمیٹی نے نوٹس ہائے مورخہ ۲۶ نومبر سنہ ۴۱ء ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کے جواب ہائے میں مورخہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء اور ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء کو واضح کیا جا چکا ہے۔ اگر واقعہ ۳ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء کے فیصلہ کمیٹی کو بعد تکمیل دستخط ہائے وسبا نے من مظہر کے تبدیل نہ کیا جاتا۔ بلکہ بذریعہ عدالت دیوانی معاہدہ کے الفاظ اور اُن کے معانی کو صاف کرلیا جاتا۔ یا من مظہر کی درخواست ہائے عالیمرتبت جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر کے احکام پر سال سنہ ۱۹۳۸ء میں کمیٹی کی طرف سے رپورٹ ہو کر من مظہر کے مطالبات پر فیصلہ کرالیا جاتا۔ یا رجسٹرار صاحب کمیٹیات کی طرف سے رپورٹ ہونے پر ہی بذریعہ رپورٹ فیصلہ کرالیا جاتا۔ تو بھی آجتک ہر ایک معاملہ طے ہو جاتا۔ اور ہر ایک رقم واجب الادا بھی ادا ہو جاتی۔ مگر سیکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی اپنی طرف سے کوئی ایسا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ جو معاملہ کو صاف ہونے دے۔ اسواسطے واقعہ ۳ نومبر سنہ ۴۱ء کے فیصلہ کمیٹی کو سیکرٹری صاحب نے کلیتہً تبدیل کر کے اور معاہدہ متاجری کی شرط نمبر ۹ کی خلاف ورزی کر کے۔ جبکہ موضع امرسنگھ حدود کمیٹی سے باہر بھی ہے فیصلہ کمیٹی کو میونسپل ایکٹ کی زد میں لانے کے واسطے تبدیل کیا۔ تاکہ یا تو متاجر کو اپنی خود غرضیوں کی تکمیل پر مجبور کیا جاوے۔ ورنہ اس کی ہزاروں روپیہ کی خرچ شدہ رقم اور محنت کو برباد کیا جاوے۔ اور یہ بھی دکھا دیا جاوے۔ کہ سید فتح محمد شاہ صاحب اور چودہری امام الدین جیسے معزز ممبران اور جناب میر مجلس صاحب بہادر اور نائب میر مجلس صاحب کی اعانت اور تحقیقاتیں ہی بے معنے ہیں۔ جس پر والاشان جناب صاحب کلکٹر بہادر کی منظوری سے وارنٹ نمبری ۱۰۳ مورخہ ۲ مارچ کو جاری کرا کر واقعہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء کو عمل قرقی اور نیلامی شروع ہوا۔ جو ابھی تک جاری ہے

(۲) صرف فصلات ربیع سنہ ۱۹۴۱-۴۲ء وزائد ربیع سنہ ۴۲ء سے ۹-۱-۸۷۶ کے قریب اور دیگر ۰-۰-۷۵۹ کے قریب یا کل ۹-۱-۱۶۲۵ کے قریب رقم تاریخ اجراء وارنٹ سے ۱۵ جون سنہ ۴۲ء تک ادا ہو چکی ہے جسکو ۰-۰-۸۰۷ مجرا دیکر باقی ۰-۰-۸۱۸ ابھی بقایا سابقہ دکھایا گیا ہے۔ جو ابھی ایک دلیرانہ ڈاکہ ہر اور ابھی مواضعات دوجھانوالی اور امرسنگھ کے فصلات خریف سنہ ۴۲ء اور ربیع سنہ ۴۲ء کی پیداواروں سے بھی محروم کر رکھا ہے۔ جو ملازمان سرکار اور آڑھتیوں کے ہاتھ میں مقید ہیں اسواسطے تاوقتیکہ معاہدہ متاجری کے الفاظ پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ اور فصلوں کی پیداواریں حاصل نہ کرسکوں نخفیف سے خفیف رقم کی ادائیگی سے معذور اور مقید ہوں۔ ۲۰ جنوری سنہ ۴۳ء۔ نواب الدین متاجر۔

ایک نقل برائے ملاحظہ خدمتیں والاشان جناب میر مجلس صاحب بہادر میونسپل کمیٹی بہاولنگر مرسل ہوکر التماس کیا جاوے کہ جب عدالت دیوانی کی طرف سے واقعہ ۲ رجون ۱۹۴۲ء کو حکم امتناعی برخلاف فیصلہ قرقی و نیلامی کا عملدرآمد ۲۳ ردسمبر ۱۹۴۲ء آخری فیصلہ عدالت تک نہیں ہو سکا۔ حالانکہ مستاجر اپنی درخواست ہائے مورخہ ۸ رجون ۱۹۴۲ء۔ ۲۶ راکتوبر ۱۹۴۲ء۔ ۲۔ نومبر ۱۹۴۲ء اور ۷ رنومبر ۱۹۴۲ء میں عدالت عالیہ کی خدمت میں عرض گذار رہا۔ جن پر عدالت علیہ نے احکام بھی صادر فرمائے کہ عدول حکمی کی پاداش میں کیوں نہ توہین عدالت کی کارروائی برخلاف منکران کی جاوے۔ تو خدا ہی جانتا جانتا ہے۔ کہ اس قدر واقعات کے اظہار سے ذات باری کو میرا تباہ کرنا مطلوب ہے یا کیا۔ اگر میری تباہی ہی مطلوب ہے۔ تو بھی جب تک مجھے یقین ہے کہ میں صداقت پر ہوں۔ اپنے یقین میں لغزش نہ آنے دونگا۔ اور منشاء ایزدی پر قایم رہونگا۔ یہ چند حروف حضور والا کی خدمت بابرکت میں اطلاعاً عرض کرتا ہوں۔ تحریر

۲۱ رجنوری ۱۹۴۳ء نواب الدین مستاجر

نقل اطلاع نامہ مجریہ میونسپل کمیٹی بہاولنگر

بقایا سابقہ	قسط ماہ جون ۱۹۴۳ء	کل میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]

بمقدمہ وصولی قسط مستاجری معہ بقایا سابقہ لغایت جون ۱۹۴۳ء

اطلاعنامہ بنام چوہدری نواب الدین مستاجر

ہرگاہ حاضر ہونا آپ کا بنابر ادخال رقم مندرجہ بالا کے سررشتہ ہذا میں ضروری ہے۔ لہذا بذریعہ اطلاع نامہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مقررہ پیشی ۱۷ رماہ نومبر ۱۹۴۳ء صبح ۱۱ بجے حاضر آؤ۔ بصورت عدم حاضری باوجود اطلاعیابی کے کارروائی ضابطہ کیجاویگی۔ تحریر ۱۳ ماہ نومبر ۱۹۴۳ء دستخط بحروف انگریزی (سیکرٹری صاحب)

جواب اطلاع نامہ مورخہ ۱۳ رنومبر ۱۹۴۳ء

براہ مہربانی اندریں بارہ متنازعہ رقم مستاجری کے متعلق فیصلہ جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر بہاولنگر۔ مورخہ ۲۸ رجون ۱۹۴۳ء اور اسی فیصلہ کا نتیجہ جو بطور نوٹس معہ فہرست سامان قرق شدہ قیمتی [illegible] کہ یکم دسمبر ۱۹۴۳ء تک میونسپل کمیٹی سامان عدالت منصفی بہاولنگر میں پیش کرنے ملاحظہ فرمادیں۔ جس پر مستاجر کو مزید عرض کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اس واسطے جواب نوٹس اطلاعاً عرض ہے۔ تحریر

۱۵ رنومبر ۱۹۴۳ء نواب الدین

آخری نوٹس جو بروقت بیدخلی رقبہ زیر مستاجری گندہ نالہ موصول ہوا۔ از سیکرٹری کمیٹی بہاولنگر

بنام:- چوہدری نواب الدین مستاجر جھلار گندہ نالہ

رقبہ جھلار گندہ نالہ کا ملاحظہ کیا ہے۔ اس رقبہ میں دو عدد چاہ پختہ تعمیر شدہ ہیں۔ ان ہر دو چاہ پر جھلاریں مکمل چالو حالت میں آپ کو دی گئی تھیں۔ اب یہ دونوں جھلاریں نامکمل ہیں۔ جھلار گندہ نالہ کی ہال ڈنیڈا بالکل نہیں۔ دوسرے لٹھ کے نیچے دو عدد بیرنگ لگے ہوئے تھے۔ وہ بھی نہیں ہیں۔ موہگہ جات دونوں پختہ جگہ بجگہ لگی ہوئی تھیں۔ وہ بھی اکھیڑ لی گئی ہیں۔ یہ سامان سب آپکو سنبھالکر دینا ہوگا۔

بصورت دیگر کمیٹی اس کا مصرفہ آپ سے وصول کریگی۔ بڑے شرائط آپ کوئی چیز موقعہ پر قبضہ شدہ لینے کے حقدار نہیں ہیں۔ ۱۳؍جون ۱۹۴۴ء ۲۲۲ ، ۱۵؍جون ۱۹۴۴ء ۔ دستخط بحروف انگریزی (نجم الدین سیکرٹری)

جواب آخری نوٹس مورخہ ۱۳؍جون ۱۹۴۴ء جو ڈاک ہی کمیٹی کے نمبر شمار ۲۲۲ ۱۵؍جون ۱۹۴۴ء کو دیا گیا

حکم بالکل غلط۔لغو اور معاہدہ متاجری کے بالکل برخلاف ہے۔ اور اسی طرح کا ہے جس طرح آج تک کمیٹی عمل پیرا ہے۔ اور مقدمات عدالت جناب منصف صاحب بہادر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر۔ عدالت عالیہ ہائیکورٹ اور عالیمرتبت جناب ریونیو منسٹر صاحب بہادر دائر ہیں۔ اور اب زائد ربیع کی سبزیات گندہ نالہ کو شہر میں فروخت کرنے کی بندش سے جس قدر نقصان پونچایا گیا ہے اس کی وجہ سے نیا مقدمہ شروع ہونے والا ہے۔ کیونکہ جس حالت میں تین ہفتہ سے زائد گذرنے پر نقول احکام جن کی رو سے سبزیوں اور خربوزہ کی فروخت شہر بہاولنگر از رقبہ گندہ نالہ ممنوع قرار دی گئی ہے نہیں دی جاتی۔ تو صاف طور پر عیاں ہے کہ یہ بھی دہشت انگیزی اور دہوکہ دہی اور مستاجر کی نقصان رسانی کے لئے اور بالکل قانونی حدود سے باہر ہے۔ ۱۵؍جون ۴۴ء (نواب الدین)

اب اس بحث یافانہ کا رجوع باب معرفت کے ضمن پنجم میں فضیلت حاصل کرنے والی جماعت کے متعلق ان پڑھ اور یتیمی میں پرورش پانے والے نبی کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے خطاب کہ جب بھی ان پڑھ اور دیہاتی انسانوں نے جو ازحد محنت کش اور اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں دن رات مصروف اور راسخ العقیدہ ہیں۔خلق خدا کی پروش کرنیوالی ذمہ واریوں کو قلم کی امداد اور مال و جان کی صف بندیوں سے اپنے قبضہ میں کرلیا۔ دنیا میں امن و چین کا قیام ازحد آسان اور ممکن ہوجاویگا۔ سورۂ احقاف رکوع ۴۔ سورہ حجرات رکوع ۲۔ آیات ۱۴ تا ۱۸۔ اور سورۂ جن کی پیشین گوئیوں کے برحق ہونے پر ختم کرتا ہوں۔ والسلام

تنظیم اتحاد یا نظامِ حکومت کی اصلاح قوانین قدرت یا تعلیم القرآن کی روشنی میں

دینِ خدا ایک ایسا پائیدار نظام ہے جس کی تقلید کیلئے سورۂ ذاریات ۲۰-۲۱ کی تعلیم (یقین کرنے والوں کیلئے زمین میں نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری جانوں میں بھی۔ پھر کیا تم کو سوجھ نہیں؟) ہر بشر کو اپنی ہی فہم و فراست سے سوچ سمجھکر عامل ہونا واجب کرتی ہے۔ کیونکہ:-

۱۔ تعلیم القرآن کی یہ ہدایت کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک چیز کو پانی سے پیدا کیا۔ نسل انسانی کا اپنا وجود اس امر کا شاہد ہے۔ کہ صرف منی کی بوندوں کا خمیر جس قدر ظاہری اور در پردہ اعضاء جسم انسانی کے اندر موجود ہیں۔ سب کی تعمیر کا بانی ہے اور۔

۲۔ یہ ہدائیت کہ جس قدر اشیاء زندگی اور موت کی منازل طے کر رہی ہیں۔ ان سب کی تعمیر اللہ تعالےٰ کی ذات نے اپنی صفتِ رب کی ذمہ داریوں میں تفویض فرما رکھی ہے۔ جس سے ہر ایک چیز اپنے دائرہ کے اندر پایۂ تکمیل حاصل کر رہی ہے۔ اور

۳۔ یہ ہدائیت کہ کسی چیز کے وجود میں آنے سے پہلے جس قدر سامانوں کا اس چیز کی تکمیل کیلئے فراہم آنا ضروری ہے۔ ہر چیز کے وجود میں آنے سے پہلے اپنی صفتِ رحمان کے ذریعہ ان سامانوں کی فراہمی کا انتظام فرماتی ہے۔ اور

۴۔ یہ ہدائیت کہ کسی چیز کے وجود میں آنے سے پہلے جب سامان فراہم ہو جاویں۔ اپنی صفتِ رحیم کے ذریعہ ان کو ایسے طریق پر استعمال میں لاتی ہے۔ کہ وہ چیز پایۂ تکمیل حاصل کر کے پُرمنفعت بن جاوے۔ اور

۵۔ چیزوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پُرمنفعت بنانے کیلئے جو کہ نسل انسانی بھی اللہ تعالےٰ کی صفاتِ رحمان اور رحیم میں شامل ہے۔ جن کی رو سے اپنے مرتبہ میں اللہ تعالےٰ کے اسمائے و صفات کی تجلیات کی امین اور خطۂ ارض میں پُرامن نظام قایم کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کے نائب کے مرتبہ پر بھی مامور ہے۔ اسواسطے اپنی صفتِ مالک یوم الدین کے ذریعہ اس نے ہر انسان کو باخبر کرتے اور اس کے اعمال و افعال کو محاسبہ میں رکھنے کا بھی انتظام فرما رکھا ہے۔ تاکہ جو کوئی اس کے مقرر کئے ہوئے آئین اور ضابطہ پر عمل پیرا ہے۔ اس کے لئے نیک ثمرہ اور جو کوئی بھی انحراف کرے۔ اس کے لئے سزا دہی میں انصاف قایم رکھے۔ گویا جو کوئی بھی اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اپنے آپکو ممثل نظام ربانی (روح) یکجہتی اختیار کرتا ہے۔ قدرت کی امداد کو یقینی طور پر ہمنوا بنا لیتا ہے۔ اور جو کوئی بھی خود غرضیوں کی حدود سے باہر ہو جاتا ہے۔ بالآخر اُسے اللہ تعالےٰ کے زیر عتاب آنا بھی یقینی آتا ہے۔ جس پر قوموں اور افراد کی عملی زندگی کا عروج و زوال ہوتا رہتا ہے۔ اور

۶۔ انہی اصولوں پر کاربند رہنے کیلئے یہ دعاء کہ ہم قوانین قدرت کی پیروی کو ہی اپنا دستور العمل بنا کر اللہ تعالےٰ ہی سے امداد حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ زمین کی نشانیوں پر غور اور فکر کیا جاوے تو ہر ایک چیز کا وجود عناصر اربعہ کے اتحاد سے تعمیر شدہ نظر آنا کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہنے دیتا۔ کیونکہ ہر ایک چیز اللہ تعالےٰ کی صفتِ رب کے تحت اپنے دائرہ کے اندر تخمی تاثرات پر تربیت اور تکمیل حاصل کر رہی ہے۔ جن میں انسان بھی ہیں۔ حیوان بھی ہیں۔ نباتات بھی ہیں۔ رینگنے والے کیڑے مکوڑے اور پرند بھی شامل ہیں۔ جن سب کی تعمیر اور تکمیل گو اللہ تعالےٰ کی ذات خود فرما رہی ہے۔ مگر پھر بھی پانی کا عنصر ایک ایسا وجود ہے۔ جو ہر وقت ہوا حرارت کی طرح اشیاء کی غذائیت میں معاونت نہیں کر سکتا۔ جس کا اہتمام اللہ تعالےٰ کی ذات نے نسل انسانی کی ذمہ داریوں میں بھی دے رکھا ہے۔ اور جسے انسان نے خود بھی قبول کر رکھا ہے۔ کہ جن ذمہ داریوں کو آسمان

زمین اور پہاڑ برداشت کرنے سے انکاری ہیں۔ اُسے پورا کر دکھاؤں گا۔ تو آسمانی۔ زمین اور پہاڑوں کی
مقدوریاں جن جن صورتوں میں بھی اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں امداد دینے سے قاصر آتی ہیں
ان کو نسلِ انسانی ایسی دانش اور حوصلہ مندی سے پورا کر رہی ہے۔ کہ حرارت۔ ہوا۔ مٹی اور پانی کے
عناصر امر ربی کی قیادت میں ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل پر پہنچا کر انسانوں ہی کے لئے کار آمد اور پُر منفعت
بناتے چلے آ رہے ہیں۔ مگر خود غرضیاں اس حد تک تجاوز کر چکی ہیں۔ کہ جو انسان اپنے مال اور دولت
کا شمار نہیں کر سکتے۔ وہ ابھی دیگر انسانوں کو بھوکا مارنے کی دھن کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں۔
جو نظام حکومت کی کوتاہیوں کی وجہ سے ہے۔ اور انسانوں کے خود ساختہ آئین و قوانین کے عملی پیرا
ہونے اور قوانین قدرت سے انحراف کا نتیجہ ہے۔ اس لئے قوانین قدرت کی روشنی سے جب تک
انسانی دنیا پوری طرح منور نہ ہو۔ ظلمت اور جہالت کی تاریکیوں سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی
اس روشنی کو ہر شخص اپنے غور اور فکر میں لانا بھی نہایت آسان کر سکتا ہے۔ اور کوئی ایسی
رکاوٹ ہو ہی نہیں سکتی۔ جو تمام نسلِ انسانی کو ہم خیال اور یکجہت نہ کر سکے۔ مثلاً آسمانی
بادشاہت میں سورج حاکم اعلیٰ کی صورت میں واحد ہستی ہے۔ اور چاند سیارے ستارے
سبھی سب اس کے زیر فرمان ہیں۔ ان میں سے ہر ایک شب و روز اپنی گردش کے ذریعہ
خدمتِ خلق میں مصروف ہے۔ دن رات اور موسموں کا تغیر و تبدّل جن جن حقائق کو آشکارا
کرتا ہے۔ ان میں سے دن رات کی تبدیلیاں ایک ایسا منظر پیش کرتی ہیں۔ جن میں سے
سورج دن کے وقت پانی کو بخارات کی صورت میں بلندیوں پر لیجا کر چاند۔ سیّارو اور ستاروں
کے سپرد کر دیتا ہے۔ جو رات کے وقتوں میں انہی بخارات کو منجمد کر کے اوس یا شبنم کی صورت
میں زمین کی موجودہ اشیاء تک پہنچاتے ہیں۔ تاکہ اُن کی غذائیت کے کام آوے۔ اور
سورج کی کشش نے ہر ایک زندگی کی تربیت میں جو بڑھاؤ پیدا کیا ہے اُسے بھی محفوظ
رکھنے کے لیے
کرے۔ اسی نظریہ دین خدا کی تقلید میں ہر بشر کی تربیت کے سامان فراہم
بیت المال یعنی خزانہ عامرہ کے نام پر ہر شخص کی کمائی سے مخصوص حصہ حاصل کرنا لازم قرار
دیا گیا۔ اور اس خزانہ کو محفوظ رکھنے کا بھی ایسا ہی اہتمام کیا۔ جو انسانی جماعتوں کی حوصلہ افزائی کا
باعث رہے۔ اور جب بھی حکومت کو جماعت کی فلاح و بہبود کے لئے ضرورت درپیش ہو۔ کار آمد
کیا جا سکے۔ گویا ہر ایک چیز سے سورج بخارات کی صورت میں جو آبی مادہ حاصل کر کے پھر چاند
سیاروں اور ستاروں کی سردی پیدا کرنے والی لہروں کے ذریعہ منجمد کر کے جملہ اشیاء میں تقسیم
کئے چلا آتا ہے۔ اُسی کی تقلید میں ہر بشر کی آمدنی سے خاص حصہ کا حصول اور جمیع مخلوق کی
کی پرورش کے سامان اس ایک گردش سے قائم ہوتے ہیں۔ اور پھر ہر ایک چیز اپنی تربیت
اور تکمیل حاصل کرنے کے بعد جب دیگر مخلوق کی خدمت کے واسطے اپنے وجود یا پھولوں کی مہک
اور پھلوں کو پیش کرتی ہے۔ تو اس نظریہ کے تحت ہر شخص کی آمدنی و خرچ کو محاسبہ میں لے کر

سالانہ بچت سے چالیسواں حصّہ بطور زکوٰۃ وصول کر کے نظام حکومت پر صرف کرنا جائز قرار دیا۔
تاکہ نظام شمسی کی طرح جمیع انسانی دنیا ایسی تنظیم میں آجاوے کہ دیگر ہر ایک مخلوق کو کارآمد
بنانا اتحادی نظام میں آجاوے۔ اور مجالس رزم و بزم میں سب کے سب انسان شریک رہیں
دوسری گردش جو موسموں کا تغیر و تبدل کرتی چلی آرہی ہے۔ اور سردی اور گرمی برسات اور ہر موسم
میں مختلف رنگ برنگوں پھلوں اور پھولوں کے لئے اپنے پُرمنفعت بنانے کا اظہار کرتی اور بارش کے
دنوں میں ہر ٹکڑہ زمین کے کارآمد کر لینے کی شہادت کے طور پر ہے۔ اپنے بنیادی نقطہ کی رو سے
ہمیں سکھاتی ہے۔ کہ جسطرح قطب شمالی اور قطب جنوبی باہمی اتحاد سے ایک ایسا پائیدار نظام
قائم کئے ہوئے ہیں۔ جسمیں حکمران اعلیٰ سورج مشیران اعلیٰ چاند اور سیارے اور عناصر ستارے
سب کے سب گردش میں مصروف رہکر خدمتِ خلق کا نظام قائم کئے ہوئے چلے آرہے ہیں۔ اور
اللہ تعالےٰ کی اپنی ذات اس نظام میں امر ربی روح کی صورت میں۔ عناصر اربعہ کے ساتھ ہر ایک چیز کی
تعمیر میں ہر چیز کے رنگ میں جلوہ افروز ہے۔ اگر علمایانِ دین اور مشایخ عظام ہر ایک بشر کو اتحاد باہمی
سے ایسی تنظیم میں منسلک کرلیں۔ جس میں ہر چھوٹے بڑے کی جانی اور مالی طاقت یکساں مصروف بکار
رہے۔ اور حاکمانِ اعلیٰ دیگر انسانوں سے مغائرت کا مادہ چھوڑ کر یکجہتی پر مائل ہو جاویں۔ تو ہوا حرارت
مٹی۔ اور پانی پر اقتدار قائم کر کے معاشرت کی جملہ ذمہ داریوں کو ہر موسم اور ہر وقت کے لئے زیادہ
سے زیادہ اور آسان تر کیا جا سکتا ہے۔ اور جسطرح سورج چاند سیارے ستارے معہ زمین
ہوا اور پانی کے ہر رزم و بزم میں یکساں حصہ دار نظر آرہے ہیں تعلیم القرآن کے اندر ایسا نظام
موجود کیا گیا ہے جو نسل انسانی کو ایک تنظیم میں لا کھڑا کرے۔ علمایان دین اور مشایخ عظام جو اپنے
وقار کو کھو چکے ہیں۔ اور حکومت ارکان حکومت اور دیگر انسانوں کے وقار کو بھی اس حد تک بیکار کر چکے
ہیں۔ کہ انہیں یہ بھی یاد نہیں رہا۔ کہ تنظیم نسل انسانی سے ان کا کچھ تعلق اور واسطہ ہے بھی یا نہیں
حالانکہ علمایانِ دین اور مشایخ عظام کا وقار دنیا کے ہر حصہ میں اور ہر مذہب کے اندر مسلمہ ہے۔ مگر
کہیں نظر نہیں آتا۔ کہ قوانین قدرت کی پیروی کی جارہی ہے۔ اسطرح سے علمایانِ دین اور
مشایخ عظام کا وجود اگر اپنی ذمہ داریوں کو چھوڑ چکا ہے۔ تو نظام حکومت کی بھی وہ شان
کہیں نظر نہیں آتی۔ جو عناصر کے ساتھ یکجہتی کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہو۔ یا مخصوص سرمایہ دار
انسانوں کے سوا دیگر انسانوں سے ہمدردی کو موجود کئے ہوئے ہو۔ ایسی تنظیم قائم کرنے کے واسطے
جو قوانین قدرت کی تقلید میں ہو۔ جن جن ہدایات پر کاربند رہنا لازم آتا ہے۔ ان کی مکمل وضاحت
تعلیم القرآن سے تلاش کر کے پانچویں منزل کے بیان میں درج کر دی گئی ہے۔ اور جن جن
افراد یا قوموں نے اپنے آپکو قوانین قدرت کی تقلید کا پابند رکھا۔ ان کی نیض یابیوں کا بیان
چھٹی منزل میں واضح کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح انحراف کرنے والی قوموں کا مکمل بیان ساتویں
منزل میں موجود کیا گیا ہے۔ بگذرہ شدہ وقت کے بعد جس پُرامن نظامِ زندگی قائم ہونیکی

بشارت تعلیم القرآن میں موجود کی گئی ہے۔ اور جس کا آغاز جاہل اور ان تھک دیہاتی فرقہ میں یکجہتی قایم ہونے سے ہوگا۔ تو اسکو بھی اللہ تعالےٰ کی ذات نے افریقہ یورپ اور ایشیاء کے خشکی اور پانی کے میدانوں میں گرجتی ہوئی توپوں کے گولوں اور اڑتے ہوئے ہوائی جہازوں سے برسنے والے بموں کی آگ کے سایہ تلے فوجی جماعتوں کو متحد کر کے یقین دلا دیا ہے کہ اب خود غرض انسانوں کی دنیا تقدیر کی امداد کو یقینی کر لینے والوں کو اپنا اسیر نہیں رکھ سکتی۔ جبکہ سیاحت کے خود غرض اور مضبوط اڈے برطانیہ کی حکومت پر بھی مزدور جماعت نے اپنا تسلط جما لیا ہے۔ جو اب ہندوستان کے لئے بھی یہی کچھ سوچ رہے ہیں۔ کہ خود غرض انسانوں سے محنتی اور جفاکش تقدیر کی امداد یقینی کر لینے والوں کو کسی طرح نجات دلائی جاوے۔ تاکہ بمثل نظام شمسی سب کے سب محنتی اور جفاکش بنکر خدمت خلق میں مصروف ہو کر اور ہر ایک سرمایہ بمثل نظام ربانی کار آمد اور مفید ترہ سکیں۔ اور ہر ایک جان اور ہر ایک مال ایک اخوت میں آسکیں اس تلاش اور سوچ وچار کا مختصر حل اسی قدر ہے کہ تعلیم القرآن کے مطابق تمام انسانی دنیا کو ایک ہی آئین کا پابند کر کے ہر ایک معاشرت کے رفع کرنیکا کلی اہتمام کر کے خطۂ زمین کے ہر ٹکڑے کو سرسبز و شاداب کرنے پر تمام تر توجہ صرف کی جاوے۔ اور جو روپیہ مدفون دبنا یا فضول ضائع کیا جاتا ہے۔ اور فوجی ضروریات پر خرچ کیا جاتا ہے۔ ہر ٹکڑۂ زمین کیلئے پانی کی باہم رسانی پر خرچ کیا جا کر ذرائع معاشرت میں وسعت پیدا کی جاوے۔ تاکہ ہر بیکار انسان کار آمد ہو سکے۔ اور ہر کاروبار کو قوم کی ملکیت قرار دیکر ہر مال اور ہر جان کو مجالس رزم و بزم میں مساویانہ شریک رکھکر حفاظت ملک اور قوم کا بھی انتظام کیا جاوے۔ اس طرح سے ہر جان اور ہر سرمایہ اتحادی نظام میں آجانے سے ہر بستی۔ گاؤں۔ قصبہ اور شہر والوں کیلئے ضروری ہو جاویگا۔ کہ ہر ایک کاروبار کو مشترک رکھکر ضروریات زندگی کی بہم رسانی کیلئے باہمی تعلقات کی وابستگی میں واجب الفرض سابقہ کی روانی پر ایسی تنظیم قائم کریں۔ جو عناصر اربعہ امر ربی کی قیادت میں قایم کر کے ہر ایک چیز کو اس کے دایرہ کے اندر پایۂ تکمیل پر پہنچا رہے ہیں۔ یا جسم انسانی کی جملہ طاقتیں غذا کی تقسیم میں اپنے اتحاد کا ثبوت پیش کرتی ہیں۔ جن کا اہتمام ہر عبادت خانہ میں علمایانِ دین کی قیادت اور حساب و کتاب کے ذریعہ عمل پذیر رہے گا۔ اور مشایخ عظام ہر عبادت خانہ کے متعلقین کے آمدنی اور خرچ کی پڑتال سے ایسی نگرانی کرینگے۔ جو خود غرضیوں کے دایرہ کو بالکل بند کردے اور ہر چیز اور ہر انسان کی تعمیر۔ تربیت اور تکمیل پُر منفعت منازل حاصل کر لے اور کوئی چیز اور کوئی انسان بیکار نہ رہ سکے جیسا کہ زمین کی جملہ آتشیں اور انسانی جسم کی ظاہری اور باطنی طاقتیں مختلف فرایض بجالاتی ہوئیں اپنی تربیت اور تکمیل میں تو دین خدا کی مرہون منت ہیں۔ اور اخوت اور یگانگت اور یکجہتی کو قایم رکھتی ہوئیں دینِ اسلام کی شان کا اظہار کر رہی ہیں۔ جن کے قبول کرنے سے کسی ایک بشر کو انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن خود غرضیوں کی ہوس نے نسل انسانی کو ایک دوسرے سے اس قدر دور کر دیا ہے۔ کہ اب تو بھائی بھائی۔

باپ بیٹے - کنبہ خاندان - قوموں - مذاہب - اور ملک والوں میں سے کسی گھر کسی بستی - کسی گاؤں -
کسی قصبہ - کسی شہر میں دین خدا اور دین اسلام کو قبول ہی نہیں کیا جا رہا - بلکہ سرمایہ پرستی کو ہی آئین قرار
دیکر ایک دوسرے کو تباہ و برباد کرنا صفت ایمان میں داخل کر لیا گیا ہے جس پر شیطان کو بھی ناز ہے -
کہ جو وعدے میں نے اللہ تعالےٰ کی ذات سے حضرت آدم کی پیدائش کے وقت کئے تھے - میں نے ان کو
پورا کر دکھایا ہے - چونکہ ان وعدوں کی میعاد یوم قیامت تک تھی - جو اپنی نشانیوں کی رو سے پوری ہو چکی ہو
اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق وعدہ شدہ وقت پر اس طبقہ نے جو جاہل اور دیہاتیوں کے نام سے
موسوم اور تقدیر کی امداد کو یقینی بنانے کے دعوے دار ہے - اب امن اور چین قایم کرنے والی
تنظیم کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے - اسواسطے جملہ خود غرض انسانوں کو بھی اپنی تباہ کن چالوں سے
دستبردار ہونا ہوگا - جسکو ذات الرب العالمین اپنی حکمت عملیوں سے خود ہی مکمل کر دے گی - جو
تعلیم القرآن کے ایک ایک لفظ کی صداقت پر مبنی ہوگی - اور نسل انسانی کی یکجہتی کو ایسی منزل
پر پہنچا دے گی - کہ تمام انسانی دنیا براہ راست اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفت رب یا اشیاء
کی تکمیل سے تعلق پیدا کر کے تقدیر کی امداد کو یقینی کرتے ہوئے - اللہ تعالےٰ کے اسماء و صفات
کی تجلیات اور اس کے نتائج کے مرتبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہر ایک مغایرت کو رفع
کرنے پر مائل ہو جاویگی - جیسا کہ اللہ تعالےٰ کی ذات خود عناصر اربعہ کو متحد رکھکر اختیار کئے ہوئے ہے
اور اسی کی پیروی سے ہر انسان کے عمل پیرا ہونے یا نہ ہونے پر مومن اور کافر ہونے کی تمیز پیدا
ہوتی ہے - کیونکہ جو کوئی بھی اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پرمنفعت بنانے میں اس آئین کی
پیروی کریگا جس پر اللہ تعالےٰ کی ذات اپنی صفت رب کے ذریعہ عناصر سے یکجہتی قایم کئے
ہوئے ہے - تو اس یکجہتی کے نسل انسانی میں موجود ہو جانے سے ہر شخص مومن کہلانے کا مستحق
رہیگا ورنہ جہاں بھی انسانوں کی لوٹ کھسوٹ یا ظلم و تعدی سے منافرت اور مغایرت موجود کر کے
مساوی قایم کرنے کا اظہار جاری رہا - کفر لازم آکر انجام کار تباہی ہوگی جس سے بچاؤ پیدا کرنے کی
تعلیم دکتاب آئینہ اتحاد میں دین اسلام کی تشریح کرتے ہوئے تعلیم القرآن ہی سے واضح کیا گیا ہے - تاکہ
مومن اور کافر کی تمیز سے انسانی دنیا اصلاح حاصل کر سکے - اور ہر مقامی دائرہ کے اندر ہر ایک قوم
کی ذمہ داریاں جدا جدا اور مخصوص ہو کر جسطرح اعضاء جسمانی اپنے اپنے فرائض بجا لا کر یکجان کہلاتے ہیں
اور روئیدگیوں کی ذمہ داریاں خدمت خلق کیلئے مخصوص ہیں - اور چرند پرند اور حشرات الارض بھی
اپنی اپنی مخصوص عملی زندگی کو جدا جدا نہج پر نبھاتے چلے آ رہے ہیں - اور جیسا کہ انسانی دنیا ہندوستان
میں انگریزی حکومت کی آمد سے پہلے واجب العرض کی پابندیوں میں اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے
میں منفعت بنانے اور زرعی پیداواروں کی تقسیم سے معاشرتی ذمہ داریاں پوری کرتی ہوئی نظام اتحاد
میں موجود تھی - جس کا ثبوت ہر گاؤں قصبہ اور شہروں کی بود و باند اور دیوار بہ دیوار زراعتی تجارتی
صنعتی حرفتی - پیشہ وراں اور ہندو سکھ مسلمان عیسائی جو ہڑہ - چمار - ساہنسی وغیرہ کے مذاہب

اور ذاتوں کی تقسیم میں موجود ہوتے ہوئے آج بھی نظر آ رہا ہے۔ اگر موجودہ سرمایہ دارانہ اور نفاق انگیز
خودغرضیوں کو چھوڑ کر عناصر اربعہ کیطرح نظامِ اتحاد قایم کرلیا جاوے۔ تو اخوت اور یگانگت پیدا
کرنے میں صرف حوصلہ ہی کمزور نظر آ رہا ہے۔ جو اپنی معنوی صورتیں ترقی اور امن و چین قایم کرلینے کی
بنیاد ہے۔ کیونکہ جب عقلمند انسانوں میں ہوا۔ حرارت، مٹی اور پانی کے عناصر کو قوانین قدرت کی
تقلید میں حیوانات اور حشرات الارض کی ساخت جسمانی سے سبق آموز ہو کر ایسی ایسی مشینری تیار
تیار کر لی ہے کہ خشکی تری اور فضائے آسمانی کو بھی ان کے لئے پُر منفعت بنا چکی ہے۔ تو ان
سامانوں کی موجودگی میں حوصلہ کی عدم موجودگی سے اپنے جیسے ہم جنس انسانوں کو بھوکا مارنا اور
ان کو تباہ و برباد کرنے کی تجاویز میں ساعی رہنا باوجود عقلمند ہونے کے ان کی ظلمت اور جہالت
میں اسیری پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہی ظلمت اور جہالت ان کو اجازت نہیں دیتی کہ امرِ ربی
کی تقلید میں وہ اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی صفاتِ رحمانی اور رحیم کے سامان سمجھکر خدمتِ خلق کے لئے
پیش قدمی کریں تو ایسی عقل جو انسان کو خدا کی مخلوق سے مغائیرت پیدا کرنے پر مائل رکھے۔ اور
تباہی اور بربادی کے سامان پیدا کر کے امن و چین قایم کرنا مخلوق خدا کے لئے گوارا ہی نہ کرے۔ وہی اللہ تعالےٰ
کے مقرر کئے ہوئے قانون کے مطابق گمراہی میں داخل رہکر اپنی تباہی کے سامان خود ہی پیدا کرتی ہے
جس کی تصدیق میں مغربی اقوام نے اپنی تباہی خود ہی عملاً کر کے دکھادیا ہے۔ اور ابھی تک ایسی تدابیر
سوچ رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کی سرزمین سے بھی ایسے عقلمندوں کو اپنا ہمنوا بنانے میں کامیابی
حاصل کریں۔ جو نہ صرف ہندوستان کے چالیس کروڑ انسانوں کو خودغرض سرمایہ دارانہ نظام کا اسیر
رکھے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو دیگر ممالک کو اسیر کرنے میں بھی معاونت کا باعث رہے۔ مگر جیسا کہ حالات
حاضرہ کی روشنی سے ہر ایک ثبوت حاصل آ رہا ہے۔ ہندوستان کے کسان اور مزدور طبقہ کو انگریزی
حکومت کے طرزِ عمل سے جو جو سوجھ پیدا کرنے والے سامان سبق آموز کر چکے ہیں۔ اب سرمایہ دارانہ
نظام کو ختم کرنے کے لئے بھی وہ برسرِ آزما ہو رہے ہیں۔ کہ جن طاقتوں نے اُن کو قدرت کی امداد
یقینی کر لینے سے معذور کر رکھا ہے۔ اور آئندہ نسلوں کی سود و بہبود کا کوئی ذریعہ اُن کے
اقتدار میں نہیں رہنے دیا۔ اور موجودہ نظام حکومت کسانوں کی بادشاہت ختم کر کے خود
بھی کوئی ایسا نظام قایم نہیں کر سکا۔ جس سے ہر ایک کسان اور مزدور مطمئن ہو۔ کہ اُن کی
آئندہ نسلیں معاشرتی زندگی اور باہمی میل جول اور ربط و ضبط قایم رکھ سکیں گی۔ بلکہ ہر
کسان کو نظر آ رہا ہے۔ کہ اُن کی آئندہ نسلیں موجودہ نظامِ حکومت کے تحت یقیناً تقدیر کی امداد
کو یقینی کرنے سے معذور ہوتی جا رہی ہیں۔ اور یہی خیال تعلیم القرآن کی رو سے وعدہ شدہ
وقت پر ہر حصہ دنیا میں ظہور پذیر ہو رہا ہے اور ہر قوم یا ہر ملک کا کسان خواہاں ہے کہ ان کی نسلیں
نظامِ معاشرت قایم کرنے میں کسی غیر قوم کی محتاج نہ رہیں۔ تو ہندوستان کے کسانوں اور مزدوروں کا
باہمی اتفاق ممکن ہے۔ نظام حکومت کو ایسی صلاحیت پر لے آوے۔ جو داجب الحرمت

متروک کردہ کی قانونی حدود کو از سر نو قائم کر کے ہر پیشہ ور کو یکجہت کر دے۔ اور تمام نسل انسانی یکجان
بنجاوے۔ اور اپنی کسانوں اور مزدوروں کی یکجہتی عالمگیر وسعت میں آکر زراعت۔ تجارت۔ صنعت
اور حرفت کے پیشہ وروں کو ہم آہنگ کر کے ہر بشر کے کارآمد رکھنے اور ہر ایک چیز کو پُر منفعت بنا نیکی
جملہ تدابیر کو ایسے نظام میں لے آوے۔ کہ کسی طرف بھی سرمایہ دارانہ نظام خود غرضیوں کی تکمیل کا باعث
نہ رہے۔ بلکہ ہر سرمایہ۔ ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے ذخائر کیطرح خلق خدا کی تربیت تکمیل اور پُر منفعت
بنانے میں مصروف دیکر نسل انسانی کی باہمی مغائرت کو رفع کر کے اخوت و یگانگت قائم کرنیکا باعث رہے۔ اور
ایک دوسرے سے مغائرت کے سامانوں میں جو کچھ بھی خرابیاں ہویدا ہوتی ہیں ان کو گذشتہ قوموں کے خیالات
و اعمال سے مقابلہ کر کے یا موجودہ قومیں جو ایک دوسرے کی تباہی و بربادی کے سامان عمل میں لا رہی ہیں
اُن سے موازنہ کرتے ہوئے زمین کی نشانیوں اور اپنی جان سے بھی سبق آموز رہنے کے لئے قلم کی امداد سے
اپنی توجہ اور تدابیر کو ایسی سیدھی راہ پر چلالے۔ کہ نہ تو ان کی آئندہ نسلوں میں کوئی بیکار رہ سکے
اور نہ ہی دیگر پیشہ وروں کو لوٹ کھسوٹ کا موقعہ دے۔ بلکہ ہر ٹکڑہ زمین کے لئے پانی کا انتظام
موجود رکھکر جس جس پیداوار کے قابل ہر ٹکڑہ زمین پایا جاوے۔ ہر موسم کی نوعیت پر وہی پیداوار
حاصل کرنیکی ہمہ تن کوشش جاری رکھی جاوے۔ اور جہاں جہاں بھی انسانوں کی بیکاری کو رفع کرنا مقصود
ہو اُن کے لئے بھی ایسے سامان موجود ہیں۔ جن سے اُن کو کارآمد کیا جاسکے۔ جیسا کہ زمین کی
نشانیوں میں سے پایا جاتا ہے۔ کہ مرجھا جانے والی فصلوں کی پانی بہم پہونچا کر تربیت جاری کی
جاتی ہے۔ بھوکے حیوانات کو غذا بہم پہونچا کر موت سے بچایا جاتا ہے یا جسم انسانی کے کسی ایک
عضو کے بیمار ہو جانے سے جب تمام جسم کاروبار سے معطل ہو جاتا ہے۔ تو علاج معالجہ کے ذریعہ اس
عضو کی صحت یابی کا انتظام کر کے جسم کو قابلِ کار بنا لیا جاتا ہے۔ یا برفانی علاقوں سے برف کا موسم
آنے سے پہلے جانور ہجرت کر کے غذا کی بہم رسانی کے لئے گرم ملکوں میں آجاتے ہیں۔ غرضیکہ نسل انسانی
کی گفتار۔ رفتار۔ حرکات۔ سکنات اور جذبات سے مغائرت کو روکنے اور امن و چین کی صلاحیت
کیلئے جسقدر سامان ممکن ہو سکتے ہیں۔ ان کو تعلیم القرآن سے ہی منتخب کر کے یکجا کر دیا گیا ہے۔
تاکہ ان مختلف تاویلوں کی وجہ سے جو تعلیم القرآن کی حقیقت کو نہ سمجھنے سے پیدا شدہ اور مختلف
فرقہ بندیاں قائم کر کے مغائرت پیدا کرنے کے سامان بن چکی ہیں۔ بند کر کے ایسی فضا پیدا کی جاوے
جو نہ صرف مسلمانوں کو ایک دائرہ اتحاد میں لے آوے بلکہ جمیع نسل انسانی کو ایسی یکجہتی پر لے آوے
جو امر ربی کی حکومت کے اندر نظام شمسی کے سامان بہم پہنچانے کی تدابیر میں موجود ہیں۔ اور
جس سے تمام مخلوق یکساں فیض یاب ہو رہی ہے اور بجز نسل انسانی کے اور کسی نسل میں
نہ تو باہمی نفرت و حقارت موجود ہے اور نہ ایک نسل کو کسی دوسری نسل سے ہے۔
بلکہ ہر نسل خدمت خلق کو اپنا شعار قائم کر کے قربان ہوتی چلی آرہی ہے۔ اور یہ سمجھکر کہ
جب اللہ تعالے کی اپنی ذات ہر چیز کی تربیت اور تکمیل میں خود مصروف رہ کر خادمِ خلق

سے منکر نہیں۔ تو جن انسانوں کی خدمت پر اُسی ذاتِ واحد نے کائنات عالم کی ہر ایک چیز کو مامور فرما رکھا ہے۔ اگر وہ متحد رہکر اپنی ہی بہتری و بہبودی کے سامان بہم پہنچانے سے قاصر ہیں اور تقدیر کی امداد کو یقینی بنانا سمجھتے ہی نہیں اور نہ ہی دیگر مخلوق کی عملی زندگی سے سبق آموز ہوتے ہیں تو یہ نسل انسانی کا اپنا قصور ہے جو ان کے حوصلہ میں بخل پیدا کر کے ان کی سزا دہی کا باعث بن رہا ہے جبکہ زمین کی نشانیاں اور جسم انسانی کی جملہ طاقتیں بھی ہر آن متحد رکھنے کا سبق عطا فرما رہی ہیں اور نسل انسانی اپنی گمراہیوں کی سزا بھی ابتدا آفرینش سے بھگتتی چلی آ رہی ہے۔ جیسا کہ ایمان کی وضاحت کرتے ہوئے رسولوں کی عملی زندگی میں موجود کیا گیا ہے۔ کہ جس کسی بشر یا قوم نے تقدیر کی امداد حاصل کرنے سے منہ موڑ کر اپنی طاقت جسمانی۔ سرمایہ داری۔ کبر۔ ہنکار اور اپنی جمعیت کے زعم میں براہ راست اللہ تعالےٰ کی ذات سے تعلق رکھنے والوں کو اسیر رکھنا چاہا۔ ہمیشہ اور ہر جگہ یا ہر زمانہ اور ہر حصہ دنیا میں وہی محفوظ و مامون ہوئے۔ جن کا تعلق ہر گھڑی اللہ تعالےٰ کی ذات سے وابستہ رہا۔ اور وہی تباہ و برباد ہوئے۔ جنہوں نے خدا رسیدہ انسانوں کو مجبور کیا۔ وہ ذات واحد سے تعلق منقطع کر کے خدا کی بجائے ان کی عبادت کریں یا روزی رسانی کا وسیلہ قرار دیں۔ اس لئے ہر ایک کسان اور مزدور کی راہنمائی کے لئے اس ساتویں منزل کی ساتویں فصل میں جو بیان کیا جا رہا ہے اسی غرض کے لئے ہے۔ تاکہ موجودہ نظام حکومت کا نظام قدرت سے اچھی طرح موازنہ کریں اور پھر تعلیم القرآن سے دین خدا اور دین اسلام کی تعلیم کو جن دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس سے بھی موازنہ کریں۔ اور پھر انبیاء کی عملی زندگی کو بھی ذہن نشین کر کے موجودہ نظام حکومت سے موازنہ کریں۔ اور جسطرح ہر کسان اور ہر مزدور اللہ تعالےٰ کی صفت رب کی تقلید میں شب و روز خدمت خلق میں مصروف ہے اس عملی زندگی کا ہر ایک سرمایہ دار کی عملی زندگی سے بھی موازنہ کریں۔ خواہ یہ سرمایہ داری مالکِ زمین بننے کی حیثیت میں قائم شدہ ہے یا تجارتی صنعتی اور حرفتی صورت میں تو صاف نظر آتا ہے کہ موجودہ حکومت کی دستگیری ہر ایک سرمایہ دار کی امداد فرما رہی ہے مگر کسان اور مزدور کو اسی امتحان میں لئے ہوئے ہے جسطرح آذر بت بنانے والے نے حضرت ابراہیم خلیل ؑ کو آگ میں ڈالکر اس امتحان میں لیا تھا۔ کہ دیکھیں خدا کسطرح مدد کرتا ہے۔ موجودہ جنگ عالمگیر میں برستی ہوئی آگ کے سایہ تلے اگر تقدیر کی امداد کو یقینی کر لینے والے غلام ملکوں کے کسان اور مزدوروں کی جماعتوں کے حوصلہ کو اللہ تعالےٰ کی ذات نے اُسی رفعت پر پہنچا دیا ہے جو حضرت ابراہیم خلیل ؑ کو آگ سے بچا کر تمام دنیا کا پیشوا قرار دیکر اللہ تعالےٰ کی ذات نے عطا فرمایا ہوا ہے۔ تو اب انہی کسان اور مزدوروں کی پیشوائی ہر ایک سرمایہ کو ملکیت خدا قرار دیکر اور نسل انسانی کو واجب العرض متروک کردہ کی تنظیم میں بلحاظ ترکیب خطۂ ارض کو زرخیز اور پُرامن نظام زندگی قائم کرنے پر بھی یقینی کریگی۔ یہ امید کہ سرمایہ داروں کی حفاظت کرنیوالی

حکومت کسان اور مزدور کی اعانت کریگی ناممکن ہے اسلئے تقدیر کی امداد کو یقینی کر لینے والے ہر کسان اور مزدور کو از خود یکجہتی اختیار کر کے اُس واجب الفرض کی قانونی حدود کو جو انگریزی عملداری کی آمد سے پہلے مروج تھی اور جسکی رو سے ہر کسان بمنزلہ بادشاہ کے جمیع مخلوق کی رزق رسانی پر قادر تھا موجودہ سرمایہ دارانہ نظام سے جو کسانوں کو تباہ کر رہا ہے نجات حاصل کرنی چاہیئے۔ جس کیلئے جمیع نسل انسانی کو ایک ہی آئین میں آنا اور ہر ایک مغائرت کا رفع کرنا آئینہ اتحاد نامی کتاب کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی ذات نے نسلِ انسانی کو یکجہتی قایم کرنے کے لئے جو وصیت تعلیم القرآن میں موجود فرما رکھی ہے وہ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ کے ذریعہ جو ہدایات بھیجی گئی ہیں۔ جمیع نسل انسانی کو متحد کرنے کے لئے ان پر عامل ہونا ضروری اور لازمی ہے بدیں وجہ ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی مذہبی ذمہ داریوں کو سمجھے کہ خدمتِ خلق کے لئے اُن ذمہ داریوں کی رو سے اُسے کیا مرتبہ حاصل ہے تاکہ جسطرح ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کی ذمہ واریاں الگ الگ کارفرما ہیں۔ اسی طرح نسل انسانی کی ذمہ داریاں الگ الگ رکھی جاکر نظامِ حکومت بمثل امر ربیؔ قایم ہو۔ اور ہر انسان اپنے آپ کو ایک عنصر کی حیثیت سمجھتا ہوا مصروف بکار رہے۔ اور تقدیر کی امداد کا حصول ہر بشر کی عملی زندگی میں موجود رہے۔ جو جملہ مذاہب کے راہنماؤں کے ذریعہ ہر امت کو تعلیم دیا گیا ہے کہ جب ہر ایک انسان معاشرتی ضروریات کی بہم رسانی میں ظلمت اور جہالت سے نجات حاصل کرنے پر متحد ہو جاویگا۔ کوئی ظالم اور جفاکار بھی موجود نہیں رہیگا۔ اور ہر طرف نعرہ تکبیر اور کلمہ توحید کی صدا ہوگی۔ اور کسی انسان کو انسانوں کی پرستش میں جانے نہ دیا جاویگا۔ اور نہ ہی توپ اور تفنگ کے آگ برسانے والے آلات کسی کے کام آسکیں گے۔ بلکہ ہر مذہبی طاقت زمین کے زرخیز کرنے پر مصروف ہوگی۔ تاکہ چپہ چپہ بھر زمین کو کارآمد اور پُرمنفعت بنا کر آسائش اور راحت کے سامان پیدا کئے جاویں۔ اور ہر ایک بشر آئین کی صدا پکار کر غیریت سے زور کا واسطہ بھی نہ رکھے۔ اور سورۃ احزاب رکوع ۶ کی ہدایات ۴۱۔۴۲ کو مومنو اکثرت سے اللہ کو یاد کرو۔ اور صبح و شام اسکی تسبیح کرو۔ وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے۔ اور اس کے فرشتے بھی تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں لائے۔ اور وہ ایمانداروں پر مہربان ہے اور اسی سورۃ احزاب کے رکوع ۷ کی آیت ۵۶۔ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔ تاکہ امر ربی کی تقلید میں حضرت محمدؐ کی ذاتِ ستودہ صفات نے اپنے آپ کو مسلمانوں کی جماعت سے اخوت یگانگت اور یکجہتی کی مثال قایم کر کے جو نمونہ ہمکو دکھایا ہے اسی سے اتحاد نسل انسانی کا آغاز قایم ہو کر بالآخر وہ منزل حاصل کرے جسکو باب حقیقت میں قوانین قدرت کی تقلید میں واضح کیا گیا ہے اور امن پسند زندگی کے قایم کرنے کیلئے ہی ہر ایک بانیٔ مذہب نے ہر ایک ممکن کوشش کی اور جسپر آخری مہر دین اسلام پر تعلیم القرآن کی رو سے ثبت ہوئی جسکا قوانین قدرت سے موازنہ کر کے یقین لانا ہے

([illegible])

آئینۂ اتحاد
حصۂ دوئم
دین اسلام
یا
اس آئین کی تشریح جس پر
عامل ہونے سے ہر ایک مغائرت کو
رفع کیا جاسکتا ہے
— اور —
نسل انسانی خواہ کتنی بھی لاتعداد ذمہ داریوں میں تقسیم شدہ ہو۔ ایک مرکز ہدایت پر
مجتمع رہنا سب کے لئے لازم اور ضروری آتا ھے ✣

دل اور دماغ کو پاکیزہ اور خیالات و اعمال کو ہم آہنگ

کرنے والی مشعل معروف بہ

نورِ اسلام

دینِ خدا کو پایۂ تکمیل تک پوچانے کیلئے۔ تاکہ ہر ایک مخلوق کو جس جس غرض کی تکمیل کے لئے اللہ تعالےٰ کی ذات نے موجود فرما رکھا ہے۔ نسلِ انسانی کو ایک ایسی پُر عظمت اور پُر رفعت منزل تک رسائی حاصل کرنا ہے جو نسلِ انسانی میں سے ہر ایک مغایرت کو مٹا دے۔ اور ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل تک پونچانا اور پُر منفعت بنانا ایسی تنظیم میں آجاوے۔ کہ جس قدر مخلوق کائنات عالم میں موجود ہے۔ اُن کی تکمیل اور اُن کو پُر منفعت بنانے میں انسانی دنیا خواہ لاتعداد جماعتوں میں بھی تقسیم ہوجاوے۔ مگر ہر ایک چیز سے ہر انسان کو فیضیاب رہنے کا حق یکساں حاصل ہو۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے نسلِ انسانی کی گفتار، رفتار، حرکات، سکنات اور جذبات کو ایک ایسی تنظیم میں لانا جس سے نسلِ انسانی متحد رہنے کی عملی تعلیم مکمل کر سکے۔

دینِ اسلام کی روشنی پیدا کرنے والی شعاعیں ہیں۔ جن کا ہر انسان تک پہنچنا اور پھر ہر انسان کو ایسے دائرہ اقتدار میں لینا۔ جن سے ہر ایک مغایرت رفع ہوجاوے اور تمام انسانی دنیا ایک ہی طریقۂ تعلیم سے اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پر منفعت بنانے میں مصروف ہوجاوے۔ تاکہ زمین و آسمان کی وسعت کو پُر امن بستی بنالیا جاوے۔ دینِ اسلام کا بنیادی اصول ہے۔ جس پر ہر ایک انسان کو اس طرح غور و فکر کرنا چاہیئے۔ جس سے ہر ایک اس خرابی کو جو نسلِ انسانی میں مغایرت پیدا کرنے والے سامانوں میں ہے۔ از حد عقلمندی اور حوصلہ مندی سے ختم کر لیا جاوے۔ اور بغیر خون و خرابی جاری کئے ہر اصلاح قائم ہوجاوے۔ اور عناصر کے اتحاد سے جب ہر ایک زندگی پُر منفعت منزل حاصل کر لیتی ہے۔ اور عناصر کی بوسیدگی اس پُر منفعت منزل میں رکاوٹ پیدا کر کے انتشار کا باعث بن جاتی ہے۔ اس نظام میں بھی ایسی صلاحیت پیدا کی جاوے جو عناصر کے اتحاد میں پیدا شدہ بوسیدگی کو رفع کر سکے۔ جو انسانی طاقتوں میں ودیعت کیا جانا رسولوں کی عملی زندگی کے ذریعہ واضح شدہ ہے۔ اور جن سے تمام انسانوں کا روشنی قبول کر کے فیض یاب ہونا بھی یقینی ہے۔ جو تعلیم القرآن میں مذکور ہے اور یہ بھی مذکور ہے کہ اس مشعل کو پھونکوں سے بجھایا نہیں جا سکتا۔ جو تمام جہان کو روشنی پہنچاتا ہے۔

والسلام۔ (نیازمند نواب الدین)

پہلا باب

احکام شریعت جن سے باہمی ارتباط میں نیکی اور بدی کی تمیز پیدا ہوتی ہے

پہلی فصل (عام احکام)

(۱) اُن پڑھ نبی اور نور قرآن کی پیروی ہی ذریعہ نجات ہے۔
سورۃ اعراف رکوع ۱۹ آیت ۱۵۷۔ جو اس رسول نبی اُمی کے تابع ہوتے ہیں۔ جس کو وہ یہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک کام کا حکم دیتا اور بری باتوں سے منع کرتا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال ٹھہراتا اور بُری چیزیں اُن پر حرام کرتا۔ اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتارتا ہے جو اُن پر پڑے تھے۔ سو جو ایمان لائے اور اس نور قرآنی کے جو اس پر اترا ہے تابع ہوئے وہی نجات پائیں گے۔

(۲) اہل عقل ہی تعلیم القرآن پر عمل کرنے کے لئے نصیحت پذیر ہوتے ہیں۔
سورۃ آل عمران رکوع ۱ آیات ۵ تا ۷۔ اسی نے اے محمد تجھ پر کتاب نازل کی۔ اس میں بعض آیتیں پکی ہیں۔ اور وہی کتاب کی جڑ ہیں اور دوسری مختلف معانی کی ہیں سو جن کے دلوں میں کجی ہے وہ بتلاش فتنہ و تاویل مختلف معانی کے پیچھے جاتے ہیں۔ حالانکہ اُن کی تاویل اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو پکے عالم ہیں کہتے ہیں ہم اُن پر ایمان لائے سب کچھ ہمارے رب سے ہے اور سوائے اہل عقل کے اور لوگ عقل پذیر نہیں ہوتے اے رب ہمارے اب جبکہ تو ہمیں ہدایت کر چکا تو ہمارے دلوں کو گمراہ نہ کر اور اپنی طرف سے ہمیں رحمت دے تو ہی دینے والا ہے۔ اے ہمارے رب تو سب آدمیوں کو اُس دن جمع کریگا جس میں کچھ شبہ نہیں ہے بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا

(۳) کسی معبود کو جو خدا کے سوا ہے برا نہیں کہنا چاہیے۔
سورۃ انعام رکوع ۱۳ آیت ۱۰۸۔ تم مسلمان اُن کے معبودوں کو جن کو وہ خدا کے سوا پکارتے ہیں برا نہ کہو۔ کیونکہ وہ بے سمجھے سرکشی سے اللہ کو برا کہیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر امت کے لئے اُن کے اعمال اچھے دکھلائے ہیں۔ پھر انہیں اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ سو وہ انہیں جتائے گا جو وہ کرتے تھے۔

(۴) ہر کوشش کا تمام تر نتیجہ ناتوان مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو ستمگاروں کے مظالم سے آزادی دلانا ہے جو خدا کی راہ ہے۔
سورۃ نساء رکوع ۱۰ آیات ۷۷۔ ۷۸۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم خدا کی راہ میں اور اُن ناتوان مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لئے نہیں لڑتے جو کہتے تھے کہ اے ہمارے رب ہمیں اس شہر سے نکال

جس کے اہل ستمگار ہیں اور اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی حمایتی پیدا کر اور مددگار بھیج ایمان دار خدا کی راہ
راہ میں لڑتے ہیں اور کافر شیطان کی راہ میں۔ سو تم شیطان کے دوستوں کو قتل کرو۔ بے شک
شیطان کا مکر ضعیف ہے۔

(۵) جہاد (کوشش) آزادی میں مال خرچ کرنا اور خود شامل نہ ہونا فاسق بناتا ہے

سورہ توبہ رکوع ۷ آیات ۵۳ تا ۵۵۔ تم اپنے اموال خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے خدا تم سے ہرگز
قبول نہ کرے گا۔ کہ تم فاسق لوگ ہو اور ان کا دیا اس لئے قبول نہیں ہوتا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول
کے منکر ہیں۔ اور سستی سے نماز کو آتے ہیں اور برے دل سے خرچ کرتے ہیں سوائے محمد تو ان
کی دولت اور اولاد سے تعجب نہ کر۔ اللہ فقط یہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے انہیں حیات دنیا میں عذاب
دے اور وہ کافر مریں۔

(۶) معذوروں پر جہاد (کوشش) آزادی کی عدم شرکت گناہ نہیں مگر مالدار مسلمانوں کا شامل نہ ہونا انہیں ملزم اور فاسق بناتا ہے۔

سورہ توبہ رکوع ۱۲ آیات ۹۱ تا ۹۷۔ بہانہ کرنے والے گنوار آئے کہ انہیں رخصت ملے اور جنہوں نے اللہ
اور اس کے رسول کو چھوڑ دیا وہ خود ہی بیٹھ رہے۔ اب ان میں سے کافروں کو دکھ کا عذاب پہنچے گا۔
ضعیفوں اور بیماروں اور ان پر کچھ گناہ نہیں جن کے پاس خرچ نہیں جبکہ وہ اللہ اور اس کے
رسول کے خیر خواہ ہیں۔ نیکوں پر الزام کی راہ نہیں ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ
ان پر گناہ ہے کہ جب وہ تیرے پاس آئے کہ تو انہیں سواری دے تو نے کہا کہ میں وہ شے اپنے
پاس نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کروں تو وہ الٹے پھر گئے اور ان کی آنکھیں اس غم سے آنسو بہاتی
تھیں کہ وہ خرچ کو نہیں پاتے۔ الزام صرف ان پر ہے جو غنی ہو کر تجھ سے رخصت مانگتے
اور پچھلی عورتوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کی ہے
سو وہ نہیں جانتے جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تو تمہارے سامنے عذر کریں گے۔ تو کہہ
عذر نہ کرو۔ ہم تمہاری بات کا ہرگز یقین نہیں کریں گے ہمیں اللہ تمہاری خبریں دے چکا ہے۔ اور اب
اللہ اور اس کا رسول تمہیں تمہارے کام بتلائے گا۔ جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے تو تمہارے
سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم انہیں معاف کر دو تم انہیں معاف کر دینا وہ پلید ہیں اور ان
کا ٹھکانا دوزخ ہے ان کی کمائی کا بدلہ تم سے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ سو
اگر تم ان سے راضی ہو گئے تو خدا فاسق قوم سے راضی نہ ہو گا۔

(۷) جو کوئی بھی پر امن زندگی قائم رکھنے کے لئے خدا کی راہ میں گامزن رہنے کا عہد کرے۔ قابل قبول ہے۔

سورہ نساء رکوع ۱۳ آیت ۹۴۔ مسلمانو! جب تم خدا کی راہ میں سفر کرو تو خوب دریافت کر دادر
جو کوئی تمہیں سلام علیک کہے ایسے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔ تم دنیا کی زندگی کے لئے سامان

کی تلاش میں ہو۔ سو خدا کے پاس بہت سی نعمتیں ہیں تم پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ نے تم پر فضل کیا پس خوب تحقیق کرو۔ خدا تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

ہر امت کی جدا جدا شریعت اور ایک شریعت پر جھگڑا کرنے کی ممانعت لیکن دین خدا کی تکمیل سب کے لئے ضروری ہے۔

سورۂ حج رکوع ۹ آیات ۶۶ تا ۶۸۔ ہر امت کے لئے ہم نے ایک شریعت مقرر کی ہے جس پر وہ عمل کرتے ہیں پس چاہیئے کہ لوگ دینی امور میں تیرے ساتھ کچھ جھگڑا نہ کریں اور تو اپنے رب کی طرف بلا۔ بے شک تو سیدھے راستے پر ہے۔ اور جو وہ تجھ سے جھگڑیں تو کہہ کہ خدا خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان اِن باتوں میں فیصلہ کریگا جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔

(۹) خود غرض انسانوں کی حیثیت۔

سورۂ فرقان رکوع ۴ آیات ۴۵۔۴۶ بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا کیا تو اُس کا دار وغہ ہو سکتا ہے۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ اُن میں بہت لوگ سنتے یا سمجھتے ہیں وہ تو چارپاؤں کی مانند ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ۔

سورۂ جاثیہ رکوع ۳ آیت ۲۲۔ بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود ٹھہرایا اور باوجود علم کے اللہ نے اُسے گمراہ کیا اور اس کے دل اور کان پر مہر لگائی اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈالا۔ پس اللہ کے بعد کون ہے کہ اُسے ہدایت کرے۔ پھر کیا تم سوچتے نہیں۔

(۱۰) منافقوں اور کافروں کی حیثیت

سورۂ منافقون رکوع ۱۔ اے محمدؐ جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں بے شک تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو اُس کا رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافق جھوٹے ہیں اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنایا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا۔ بُرے کام ہیں جو وہ کرتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے پھر اُن کے دلوں پر مہر کی گئی۔ سو اب وہ سمجھتے نہیں اور جب تو انہیں دیکھے تو ان کے ڈیل ڈول تجھے خوش لگیں گے۔ اور اگر بات کہیں تو تو اُن کی بات کی طرف کان لگائے۔ گویا وہ لکڑیاں ہیں جو مکان میں لگی ہوئی ہیں۔ ہر آواز کو اپنے اوپر ہلاکت سمجھتے ہیں۔ وہی دشمن ہیں سو تو اُن سے ہوشیار رہ۔ اللہ انہیں غارت کرے کہاں سے پھیرے جاتے ہیں۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ آؤ تمہارے لئے رسول اللہ معافی مانگیں۔ تو اپنے سر مٹکاتے ہیں اور تو دیکھے گا کہ رکتے اور تکبر کرتے ہیں۔ اُن کے لئے تو مغفرت مانگے یا نہ مانگے اُن کے حق میں برابر ہے۔ اللہ تو انہیں نہ بخشے گا بے شک اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ اُن لوگوں پر جو رسول اللہ کے پاس ہیں خرچ نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں اور آسمان اور زمین کے خزانے اللہ کے ہیں۔ لیکن منافق نہیں سمجھتے کہتے ہیں اگر ہم لوٹ کر مدینے گئے تو عزت دار لوگ بےقدر لوگوں کو وہاں سے نکال دیں گے اور عزت اللہ اور اُس کے رسول اور مومنوں کے لئے ہے لیکن منافق یہ نہیں جانتے۔

(۱۱) مال اور اولاد بھی اللہ کی یاد سے غافل کرنے والے ہیں۔

سورۂ منافقون رکوع ۲ - مومنو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں۔ اور جس نے یہ کیا تو وہی لوگ زیانکار ہوں گے اور جو ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے پھر کہے کہ اے رب ایک وقت قریب تک تو نے مجھے مہلت کیوں نہیں دی کہ میں خیرات دیتا اور نیکوں میں ہو جاتا اور اللہ کسی جان کو جب اس کا وقت آجاتا ہے ہرگز مہلت نہیں دیتا۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

(۱۲) نفس کے بخل سے بچنا ہی مراد حاصل کرنا ہے۔

سورۂ تغابن رکوع ۲ - مومنو! بغیر حکم خدا کے کوئی مصیبت نہیں آتی اور جو اللہ پر ایمان لائے گا اللہ اس کے دل کو راہ دکھائے گا اور اللہ کو ہر شے معلوم ہے۔ اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منہ موڑو تو ہمارے رسول کا ذمہ صرف کھول کر پہنچا دینا تھا۔ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور چاہیئے کہ مومن اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔ مومنو! تمہاری بعض بیویاں اور اولاد تمہاری دشمن ہیں۔ سو تم ان سے بچتے رہو اور جو معاف کرو اور درگذر کرو اور بخش دو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد صرف آزمائش ہیں اور اور اجر عظیم اللہ کے پاس ہے اور جہاں تک ہو سکے تم اللہ سے ڈرو اور سنو اور مانو اور خرچ کرو۔ تمہارے لئے اچھا ہے اور جو کوئی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا۔ سو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں اگر تم اللہ کو قرضِ حسنہ دو تو وہ اس کو تمہارے لئے دو چند کر دیگا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدردان بردبار ہے۔

(۱۳) انسانی روحوں کا فرشتوں کی قطار میں کھڑا ہونا۔

سورۂ نبا ۷ رکوع ۲ - مومنو! بے شک متقیوں کو مراد ملتی ہے وہ باغ اور انگور ہیں اور نوجوان ہم عمر عورتیں اور چھلکتے پیالے - وہاں نہ کوئی بیہودہ بکواس سنیں گے اور نہ جھٹلانا یہ تیرے رب کا حساب سے دیا ہوا بدلا ہے جو آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہے، اس کا رب بڑی مہر والا ہے - کوئی اس سے بول نہ سکے گا۔ جس دن روح اور فرشتے قطار باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ اس دن سوائے اس کے جسے رحمٰن حکم دے اور وہ ٹھیک بولے اور کوئی نہیں بول سکے گا۔ یہ دن ضرور آنے والا ہے۔ سو جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا تیار رکھے ہم تمہیں نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرا چکے ہیں۔ جس دن آدمی دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور کافر کہے گا کہ کاش میں مٹی ہوتا۔

(۱۴) انسان کو فرشتہ خصلت بنانے کے گُر

سورۂ آل عمران رکوع ۱۱ - مومنو! خدا سے ایسا ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تم مسلمان ہی مرو۔ اور تم سب ملکر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو اور خدا کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو جبکہ تم آپس میں دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی اور اب تم اس کے فضل سے بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو خدا نے تمہیں اس سے بچا لیا یوں اللہ اپنی آیتیں تم پر کھولتا ہے شاید تم ہدایت پاؤ اور چاہیئے کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے

اور پسندیدہ بات کا حکم دے اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرے اور وہی مراد کو پہنچیں گے اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو۔ جنہوں نے صاف حکم پانے کے بعد تفرقہ ڈالا اور اختلاف میں پڑے اور انہیں کے لئے بڑا عذاب ہے جس دن بعض منہ سفید ہوں گے اور بعض منہ کالے ہوں گے۔ سو جن کے منہ کالے ہوں گے وہی ہیں جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے۔ سو اب کفر کے بدلہ میں عذاب چکھو اور جن کے منہ سفید ہوں گے سو اللہ کی رحمت میں ہوں گے وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی آیتیں ہیں ہم تجھے سچائی سے ان کو پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور سب کام اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

(۱۵) گھریلو زندگی میں پردے کے قائم کرنے اور دیگر ہدایات سے احسنت پیدا کر کے گھر کو

سورۂ نور رکوع ۸ ۔ مومنو! چاہیئے کہ تمہارے ہاتھ کے مال اور تمہارے نابالغ لڑکے تین وقت تم سے اجازت لیکر گھر میں آیا کریں نماز فجر سے پہلے اور جب تم دوپہر کو اپنے کپڑے اتار دیتے ہو اور بعد نماز عشاء یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں۔ بعد ان وقتوں کے ان پر اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم ایک دوسرے کے پاس پھیرا پھیری رکھتے ہی ہو۔ یوں اللہ تمہارے لئے احکام بیان کرتا ہے۔ اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں تو ان کو چاہیئے کہ اذن مانگیں جیسے ان سے اگلے لوگ لیتے ہیں اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور عورتوں میں سے وہ عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں۔ ان پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ اپنے کپڑے اتار رکھیں جب کہ وہ زینت دکھانے والی نہیں اور جو اس سے بھی بچیں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ سنتا اور جانتا ہے اور نہ اندھے پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیمار پر کچھ گناہ ہے اور نہ تمہاری جانوں پر کچھ گناہ ہے کہ تم اپنے گھروں سے یا باپوں کے گھروں سے یا اپنے ماؤں کے گھروں سے یا اپنی بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا چچاؤں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اس کے گھر سے جس کی کنجیوں کے تم مالک ہو یا اپنے دوست کے گھر سے۔ تم پر گناہ نہیں کہ اکھٹے ہو کر کھاؤ یا الگ الگ بیٹھ کر

پھر جب تم گھروں میں جاؤ تو اپنے لوگوں کو سلام کرو یہ خدا کی طرف سے برکت والی پاکیزہ دعا مقرر کی ہوئی ہے یوں اللہ تمہارے لئے آیتیں بیان کرتا ہے شاید تم سمجھو۔

دوسری فصل — انسان کو ظلمت۔ جہالت۔ فساد اور خونریزیوں میں گرفتار کرنے والے انسان کے اپنے اعمال۔

لعنت میں گرفتار انسانی دنیا کی وضاحت جن کی آخری منزل گاہ بھی آگ ہے

مشرکوں پر لعنت

(۱) سورہ نساء رکوع ۱۸ آیات ۱۱۷-۱۱۸ مشرک لوگ خدا کے سوا عورتوں کو پکارتے ہیں اور شیطان سرکش کو کیا پکارتے ہیں۔ جس پر خدا نے لعنت کی۔

(۲) ظالموں پر لعنت

سورہ اعراف رکوع ۵ آیات ۳۸-۳۹ جنہوں نے ہماری آیات جھٹلائیں اور اُن سے تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو اور مجرموں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ دوزخ ان کا بچھونا ہے اور انکے اوپر بالاپوش ہے اور ہم ظالموں کو اسی طرح بدلا دیتے ہیں۔

سورۂ مومن رکوع ۶ آیت ۵۸ جو لوگ بغیر کسی سند کے جو اُن کے پاس آئی ہو اللہ کی آیتوں میں۔ جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں سوائے تکبر کے اور کچھ نہیں جس تک وہ کبھی نہ پہنچیں گے۔ سو تو اللہ سے پناہ مانگ بے شک وہ جو ہے سنتا دیکھتا ہے۔

(۳) جھوٹوں پر لعنت

سورۂ آل عمران رکوع ۶ آیت نمبر ۵- جو کوئی بعد اس کے کہ تجھے علم حاصل ہو چکا ہے۔ اس بارے میں تجھ سے جھگڑے تو کہہ۔ کہ آؤ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں ایک جگہ جمع کریں پھر گڑگڑا کر دعا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں

(۴) دین کو ٹھٹھا اور کھیل بنانے والوں پر خدا کی لعنت۔

سورۂ مائدہ رکوع ۹ آیات ۶۳ تا ۶۵- مومنو اہل کتاب میں سے جو لوگ تمہارے دین کا ٹھٹھا اور کھیل بناتے ہیں۔ اُن کو اور کافروں کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ اور خدا سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ اور جب تم بانگ دے کر نماز کے لئے پکارتے ہو تو وہ اس کو ٹھٹھا اور کھیل ٹھہراتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ عقل لوگ ہیں۔ تو کہہ اے اہل کتاب کیا تم نے ہم سے اس لئے عناد باندھا ہے۔ کہ ہم خدا پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ہم پر اور ہم سے پہلے نازل ہوا ہے۔ اس کو مانتے ہیں اور یہ کہ تم میں اکثر فاسق ہیں۔ تو کہہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ جزاء میں اللہ کے نزدیک اس سے بدتر کون ہے۔ وہ جن پر خدا نے لعنت کی اور غصہ ہوا اور جن میں سے بعض کو بندر (حریص) اور سور (زانی) بنا دیا اور وہ شیطان کو پوجنے لگے۔ وہی درجہ میں بدتر اور راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

(۵) منکروں اور کافروں پر خدا کی لعنت

سورۂ بقرہ رکوع ۹ آیت نمبر ۱۵- جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی دلیلوں اور ہدایات کو چھپاتے ہیں

بعد اس کے کہ ہم ان کو لوگوں کے لئے کتاب میں بیان کر چکے ہیں تو ایسوں پر اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے اور سب لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔

وہ قابل مذمت افعال جو انسان کو خود غرضی پر ابھارتے ہیں اور جن کی آخری منزل گاہ بھی آگ ہے۔

(۱) **بخل کی مذمت**۔ سورہ آل عمران رکوع ۱۸ آیت ۱۸۰۔ جنہیں خدا نے اپنے فضل سے کچھ دیا ہے اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے حق میں برائی ہے جس پر وہ بخل کرتے ہیں۔ وہ قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہو گا۔

سورہ نساء۔ رکوع ۶ آیات ۳۷ تا ۳۸۔ وہ جو بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل سکھلاتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو اپنے اموال لوگوں کے دکھلاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور وہ اللہ اور آخری دن پر ایمان نہیں رکھتے اور جس کا ساتھی شیطان ہوا۔ اس کا برا ساتھی ہو گیا۔

سورہ توبہ رکوع ۱۰ آیات ۷۵ تا ۸۰ بعض ان میں سے وہ ہیں۔ جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ ہمیں اپنے فضل سے دیگا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور نیکوکار ہوں گے پھر جب اس نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو اس میں انہوں نے بخل کیا اور منہ موڑ کر ہٹ گئے پھر اللہ نے اس کا انجام اس دن تک کہ وہ اس سے ملیں ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا۔ اس لئے کہ جو وعدہ انہوں نے خدا سے کیا تھا۔ اس میں انہوں نے خدا سے وعدہ خلافی کی اور اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے ہیں۔ کیا نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بھید اور مشورے جانتا ہے اور بڑا غیب دان ہے۔ وہ جو دل کھول کر خیرات کرنے والے مسلمانوں کو عیب لگاتے ہیں۔ اور ان پر جو مزدوری سے کچھ پیدا کر کے دیتے ہیں عیب لگاتے ہیں پھر ان سے ٹھٹھا کرتے ہیں اللہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے اور انہیں دکھ کا عذاب ہو گا ان کے لئے معافی مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر دفعہ بھی ان کے لئے معافی مانگے گا تب بھی اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ یہ اس لئے کہ وہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہوئے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

(۲) **بدبخت کی مذمت**۔ سورہ ہود رکوع ۹ آیات ۱۰۵ تا ۱۱۰۔ جو کوئی عذاب آخرت سے ڈرتا ہے اس کے لئے اس بات میں نشان ہے۔ وہ ایک دن ہے جس میں سب آدمی جمع ہوں گے اور وہ دن ہے جس میں سب لوگ حاضر کئے جائیں گے اور ہم نے اس میں صرف ایک معین وقت تک کے لئے تاخیر کی ہے جب وہ دن آئے گا کوئی بے اذن خدا نہ بولے گا۔ سو ان میں کوئی بدبخت ہو گا اور کوئی نیک۔ سو جو بدبخت ہیں آگ میں جائیں گے ان کو وہاں چلانا اور دھاڑنا ہے جب تک آسمان اور زمین قائم ہے اسی آگ میں رہیں گے مگر جو تیرا رب چاہے بے شک تیرا رب جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔

(۳) **خود غرضی۔ دغابازی۔ خیانت۔ بہتان اور بدی کی مذمت**

سورہ نساء رکوع ۱۶۔ ہم نے تیری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ خدا جو کچھ تجھے سمجھائے اس سے تو لوگوں کے درمیان انصاف کرے اور تو خیانتیوں کا حامی نہ ہو اور خدا سے مغفرت مانگ۔ اللہ

بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ اپنے دلوں میں دغا رکھتے ہیں اُن کی طرف ہو کر تو جھگڑا نہ کر خدا دغاباز گنہگار کو پسند
نہیں کرتا لوگوں سے باتیں چھپاتے ہیں۔ خدا سے نہیں چھپا سکتے وہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ اُن باتوں کے
مشورے کرتے ہیں جو خدا کو پسند نہیں ہیں اور جو صلاح وہ کرتے ہیں خدا کے قابو میں ہے۔ سنتے ہو! تم وہ لوگ
ہو کہ دنیاوی زندگی میں تم نے اُن کی طرف سے جھگڑ لیا۔ لیکن قیامت کے دن اُن کی طرف سے کون جھگڑے گا
یا کون وہاں اُن کا وکیل ہوگا اور جو کوئی بد کام کرے یا اپنی جان پر ستم کرے۔ پھر خدا سے مغفرت
مانگے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائیں گے۔ اور جو کوئی بدی کرتا ہے اپنی جان پر کماتا ہے۔ اور اللہ جاننے والا
حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی خطا یا گناہ کماتا ہے پھر اُس کو بے قصور کے ذمہ لگائے تو اس نے صریح گناہ اور بہتان کو اپنے سر اٹھایا

(۴) فتنہ اور جادو کی مذمت۔ سورۂ بقرہ رکوع ۱۲ آیات ۹۶-۹۷۔ وہ خاص اس علم کے پیچھے لگے ہیں۔ جو
سلیمان کی سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے۔ سلیمان تو کافر نہ تھا مگر شیاطین کافر تھے لوگوں کو جادو سکھلاتے
تھے۔ اور جو شہر بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر اترا تھا۔ وہ دونوں نہیں سکھلاتے کسی
کو جب تک کہ انہیں یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو فتنے ہیں پس کافر مت بن۔ پھر لوگ اُن
سے وہ سیکھتے جس سے کسی مرد اور اس کی عورت میں جدائی ڈالیں اور اُس سے بغیر حکم خدا کسی کو ضرر
نہیں پہنچا سکتے۔ وہ اُن باتوں کو سیکھتے ہیں جن سے ان کا نقصان ہے نہ نفع اور جان چکے تھے کہ اس کے خریدار
کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے بری چیز ہے جس کے لئے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچا۔ اگر اُن کو سمجھ ہوتی
اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے پاس اچھا بدلہ تھا۔

(۵) شراب۔ جوا۔ بت اور فال کے تیروں کی مذمت

سورۂ مائدہ رکوع ۱۲ آیات ۹۲-۹۳۔ مومنو! شراب جوا۔ اور بت اور فال کے تیر سب شیطان کے
گندے کام ہیں تو تم اُن سے بچو۔ شاید تمہارا بھلا ہو۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے۔ کہ شراب اور جوئے
سے تمہارے درمیان عداوت اور فساد ڈالے اور تمہیں خدا کے ڈر اور نماز سے روکے۔ پس کیا تم
باز آنا چاہتے ہو اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور بچے رہو۔ پھر اگر تم اطاعت سے پھر گئے تو جان
لو۔ کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف پہنچا دینا ہے۔

(۶) خیرات دیکر احسان جتانے یا ایذا پہنچانے والوں کی مذمت

سورۂ بقرہ رکوع ۳۶ آیت ۲۶۶۔ مومنو! احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنی خیرات کو رائگاں نہ کرو
جیسے وہ اپنا مال لوگوں کے دکھلانے کو خرچ کرتا ہے اور خدا پر اور آخری دن پر ایمان نہیں رکھتا سو
اس کی مثال اس صاف پتھر کی مانند ہے جس پر کچھ مٹی پڑی ہو پھر اس پر موسلا دھار پانی برسے
اور وہ اس کو صاف کر دے۔ اپنی کمائی پر کچھ اختیار نہیں رکھتے اور خدا منکروں کو ہدایت نہیں کرتا۔

(۷) حسد کی مذمت۔ سورۂ نساء رکوع ۸ آیات ۵۶-۵۷۔ کیا یہودیوں کا سلطنت میں کچھ حصہ ہے
اگر ہو۔ تو لوگوں کو کھجور کا شگاف بھی نہ دیں گے کیا لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو خدا نے
انہیں اپنے فضل سے دی ہے۔ سو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت دی ہے اور بڑی

سلطنت بخشی تھی۔ پھر کوئی اس پر ایمان لایا اور کسی نے اس سے منہ موڑا۔ اور جلتا جہنم کافی ہے

(۸) **سود کی مذمت** - سورۂ بقرہ رکوع ۳۸ آیت ۲۷۶ - سود خوار آدمی قیامت کے دن اس طرح اٹھیں گے جیسے جن نے چمٹ کر خبطی بنا دیا ہو - یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا کہ بیع بھی سود ہی جیسی چیز ہے حالانکہ خدا نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام پھر جس کے پاس اس کے رب کی نصیحت پہنچی اور وہ باز آیا تو جو کچھ پہلے لے چکا ہے ۔ وہ اس کا ہوا اور حکم اس کا خدا کی طرف ہے - اور جو کوئی پھرے ۔ تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔

(۹) **شاعری کی مذمت** - سورہ شعرا، رکوع ۱۱ آیات ۲۲۱ تا ۲۲۸ - میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس شخص پر اترتے ہیں۔ وہ ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں سنی ہوئی بات لا ڈالتے ہیں اور بہت ان میں جھوٹے ہیں اور شاعروں کی بات بھی وہی مانتے ہیں جو گمراہ ہیں۔ کیا تو نے نہ دیکھا کہ وہ ہر میدان اور مضمون میں سر مارتے ہیں - اور وہ باتیں کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور بعد ظلم سہنے کے بدلا لیا اور عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس کروٹ پر الٹتے ہیں۔

(۱۰) **زنا - ناحق لینی اور قتل کی مذمت** - سورۂ نسا، رکوع ۵ آیات ۳۲ - ۳۴ - مومنو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ لیکن آپس کی رضامندی سے تجارت ہو تو مضائقہ نہیں اور باہم خونریزی نہ کرو۔ بے شک خدا تم پر مہربان ہے اور جو کوئی زور زبردستی سے ایسا کریگا ہم اسے آگ میں ڈالیں گے اور یہ کام خدا پر آسان ہے

سورۂ بنی اسرائیل - رکوع ۴ آیات ۳۳ تا ۳۵ - افلاس کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ انہیں اور تمہیں ہم رزق دیتے ہیں ان کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے ۔ اور زنا کے نزدیک نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو نہ مارو مگر حق پر اور جو ظلم سے مارا گیا تو اس کے وارث کو ہم نے زور دیا ہے سو اسے چاہیے کہ وہ قتل میں زیادتی نہ کرے وہ مدد دیا گیا ہوگا

(۱۱) **کافروں کا کہا ماننے کی مذمت** - سورۂ آل عمران رکوع ۱۶ آیات ۱۴۹ تا ۱۵۱ - مومنو! اگر تم کافروں کا کہا مانو گے تو وہ تمہیں الٹے پھیر دیں گے پھر تم گھاٹے میں پڑ جاؤ گے۔ تمہارا اللہ کارساز ہے اور وہ اچھا مددگار - اب ہم کافروں کے دلوں میں خوف ڈالیں گے - اس لیے کہ انہوں نے خدا کا شریک اس کو ٹھہرایا ہے جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کے رہنے کی جگہ بری ہے۔

(۲) **وہ افعال جن کے بجا لانے کی ممانعت کی گئی ہے** کیونکہ ان سے فتنہ اور فساد برپا ہونے کا احتمال ہے اور امن و چین قائم نہیں رہ سکتا۔

(۱) **امانت میں خیانت کی ممانعت** - سورۂ انفال رکوع ۳ آیات ۲۷ - ۲۸ - مومنو! اللہ اور رسول سے اور آپس کی امانتوں میں خیانت نہ کرو اور تم جانتے ہو اور جانو کہ تمہارے مال۔

اولاد فتنہ ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

(۲) احرام میں شکار کی ممانعت۔ سورۂ مائدہ رکوع ۱۳ آیات ۹۶-۹۷۔ مومنو! جب تم احرام میں ہو تو شکار نہ مارو جو کوئی تم میں سے عمداً شکار مارے تو اس کا بدلہ اس کے برابر مویشی دینا ہوگا جو تم میں دو معتبر آدمی تجویز کریں گے کہ کعبہ میں قربانی پہنچا دے یا اس کا کفارہ محتاجوں کو کھانا دینا یا اس کے برابر روزے رکھنا تاکہ وہ اپنے کام وبال چکھے۔ پہلے جو ہو گیا خدا نے معاف کر دیا اور جو کوئی پھر کریگا۔ اللہ اس سے انتقام لیگا اور اللہ غالب بدلا لینے والا ہے۔ تمہارے لیئے دریائی شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لیئے حلال کیا گیا ہے اور تم پر جنگلی شکار حرام ہے جب تک تم احرام میں ہو اللہ سے ڈرو جس کے پاس جاؤگے۔

(۳) ایذا دینے کی ممانعت۔ سورۂ احزاب رکوع ۷ آیت ۵۸۔ وہ جو ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی کام کیا ہو ایذا دیتے ہیں انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے۔

(۴) بت پرستی اور دروغ گوئی کی ممانعت۔ سورۂ نحل رکوع ۵ آیات ۳۷-۳۸۔ مشرکوں نے کہا کہ اگر خدا چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے اس کے سوا کسی کو نہ پوجتے اور ہم بغیر حکم اس کے کسی شے کو حرام نہ ٹھہراتے۔ ایسے ہی ان سے اگلوں نے کہا تھا۔ سو رسولوں پر صرف کھول کر پیغام پہنچانا ہے۔ اور ہر امت پر ہم نے ایک رسول بھیجا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور گمراہی سے بچے رہو۔ پھر ان میں سے کسی کو اللہ نے ہدایت کی اور کسی پر گمراہی قائم ہو گئی سو زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

(۵) بدگمانی۔ جاسوسی اور غیبت کی ممانعت۔ سورہ حجرات رکوع ۲ آیت ۱۲!

مومنو! اکثر گمانوں سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں اور جاسوسی نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو۔ کیا کوئی تم میں سے اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے۔ سو اس سے تو تمہیں نفرت آتی ہے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(۶) بدکاری تمسخر اور عیب چینی کرنے کی ممانعت۔ سورہ حجرات رکوع ۲ آیت ۱۱۔

مومنو! ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ۔ اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ برا نام ایمان کے بعد بدکاری ہے اور جس نے توبہ نہ کی وہی ظالم ہے۔

(۷) تکبر کرنے کی ممانعت۔ (اقوام یورپ پر درج شدہ مثال صادق آتی ہے)

سورۂ اعراف رکوع ۱۷ آیات ۱۴۶ تا ۱۴۷۔ وہ جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں میں انہیں اپنی نشانیوں سے پھیر دونگا اور اگر وہ ساری نشانیاں دیکھیں اس پر ایمان نہیں لاتے اور اگر راستی کی راہ دیکھتے ہیں تو اسے راہ نہیں ٹھہراتے اور اگر گمراہی کی راہ دیکھتے ہیں تو اسے راہ ٹھہراتے ہیں۔ یہ اس لیئے کہ ہماری آیات کو جھٹلایا

اور اُن سے غافل رہے اور جنہوں نے ہماری آیات اور آخری دن کی ملاقات کو جھٹلایا اُن کے اعمال ضائع ہوئے۔ جو کرتے تھے اسی کا بدلا پائیں گے۔

(۸) **رشک کی ممانعت** ۔ سورۂ نساء رکوع ۵ آیت ۳۶۔

خدا نے تم میں سے بعض کو بعض پر جو فضیلت بخشی ہے تم اُس کی تمنا نہ کرو۔ مردوں کے لئے اُن کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لئے اُن کی کمائی کا حصہ ہے اور اللہ سے اُس کا فضل مانگو بے شک اللہ کو سب کچھ معلوم ہے

(۹) **زناکی ممانعت** ۔ سورۂ نور رکوع ۱۔

یہ ایک سورت ہے جسے ہم نے نازل کیا اور اُسے فرض کیا اور اس میں ہم نے کھلی نشانیاں نازل کیں شاید تم نصیحت مانو۔ زنا کار عورت اور زنا کار مرد اِن میں سے ہر ایک کو سو (یکصد) دُرّے مارو اور چاہیئے کہ تمہیں اُن پر اللہ کا حکم جاری کرنے میں رحم نہ آئے اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیئے کہ اُن کو سزا دیتے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہو۔ زنا کار مرد صرف زانیہ یا مشرک عورت سے نکاح کرتا ہے اور زانیہ سے صرف زانی یا مشرک نکاح کرتا ہے یہ بات مومنین پر حرام ہے۔

(۱۰) **شرک کی ممانعت** ۔ سورۂ اعراف رکوع ۴ ایت ۳۱۔

اے محمد۔ تو کہہ میرے رب نے سب بد کام ظاہر و پوشیدہ اور گناہ اور ناحق بغاوت حرام کی ہے اور یہ بھی حرام کیا ہے کہ تم اُس شئے کو جس کے بارے میں خدا نے دلیل نازل نہیں کی خدا کا شریک ٹھہراؤ اور یہ کہ تم خدا پر وہ باتیں بولو جو تم نہیں جانتے۔

(۱۱) **شمس و قمر کو سجدہ کرنے کی ممانعت** ۔ سورۂ اعراف رکوع ۵ آیات ۳۷ - ۳۸

اُس کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو۔ جس نے انہیں پیدا کیا اگر تم اُسی کو پوجتے ہو۔ پھر اگر وہ تکبر کریں تو جو تیرے رب کے پاس ہیں وہ رات دن اُس کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور وہ نہیں تھکتے

(۱۲) **شہیدوں کو مردہ کہنے کی ممانعت** ۔ سورۂ بقرہ رکوع ۱۹ آیت ۱۴۹۔

جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں۔ اُن کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم اُن سے واقف نہیں کیونکہ سورۂ نساء رکوع ۹ آیت ۷۰ کے مطابق ۔ جو کوئی اللہ کا اور رسول کا تابعدار ہوا سو وہی لوگ اُن لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے اپنا فضل کیا ہے یعنی نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیکوں کار دل کے ساتھ ہوں گے اور یہ عمدہ رفیق ہیں۔

(۱۳) **شیطان (خود غرضی) کے قدموں پہ چلنے ممانعت** ۔ سورۂ بقرہ رکوع ۲۱ آیات ۱۶۳ - ۱۶۴۔

لوگو! جو کچھ زمین میں حلال و طیب ہے اُسے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تمہیں صرف بدی کرنے کا اور فحش کاموں کا اور خدا کی نسبت وہ باتیں جو تمہیں معلوم نہیں بولنے کا حکم دیتا ہے۔

(۱۴) **فضول خرچی کی ممانعت۔** سورۂ انعام رکوع ۱۷ آیت ۱۴۱۔
اللہ وہ ہے جس نے ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے اور بغیر ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے باغ اور کھجوریں اور کھیت
پیدا کئے جن کے پھل طرح طرح کے ہیں۔ اور زیتون اور انار ہم شکل اور غیر ہم شکل ہیں۔ اس کے پھل
میں سے کھاؤ جبکہ پھل لگیں اور اُس کا حق ادا کرو جس دن کھیتی کٹے اور بے جا نہ اڑاؤ کہ وہ فضول
خرچوں کو پسند نہیں کرتا۔
سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۳ آیات ۲۹ - ۳۰
رشتہ دار کو اس کا حق دے اور محتاج اور مسافر کو بھی فضول خرچ نہ ہو بے شک فضول خرچ شیطان
کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

(۱۵) **فساد برپا کرنے کی ممانعت۔** سورۂ اعراف رکوع ۷ آیت ۵۶۔
زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ اور بخوف امید اسے پکارو۔ اللہ کی رحمت
بھلے لوگوں کے قریب ہے۔
سورہ بقرہ رکوع ۲ آیات ۱۰ - ۱۱ جب کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو صلح کار ہیں
خبردار رہو۔ وہی فساد کرنے والے ہیں لیکن سمجھتے نہیں۔

(۱۶) **فسق کی ممانعت۔** (از حد قابل غور و فکر) سورۂ توبہ رکوع ۳ آیات ۲۳ - ۲۴۔
مومنو! اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کی نسبت کفر کو دوست رکھیں تو تم اُن کو اپنا رفیق نہ بناؤ اور
جو تم میں اُن کی رفاقت کریگا وہی ظالم ہیں۔ تو کہہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور
قبیلے والے اور وہ مال جو تم نے کمائے اور وہ تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات
جن سے خوش ہو تمہیں اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی راہ میں جہاد سے زیادہ عزیز ہیں تو ذرا
صبر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتا۔
سورۂ سجدہ رکوع ۲ آیات ۲۰ تا ۲۲ - وہ جو فاسق ہیں اُن کا ٹھکانا آگ ہے۔ جب وہ وہاں سے نکلنے
کا ارادہ کریں گے پھر اسی میں لوٹائے جائیں گے اور اُن سے کہا جائے گا کہ آگ کا عذاب چکھو جسے
تم جھٹلاتے تھے اور بڑے عذاب سے پہلے ہم ضرور انہیں قریب کا عذاب چکھائیں گے شاید وہ
پھریں اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے کہ جس کو اُس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی۔ پھر
اُن سے منہ موڑا۔ ہمیں ان مجرموں سے بدلا لینا ہے (مناظر جنگ ۱۴-۱۹۱۸ء اور ۱۹۳۹ء پر صادق ہے)

(۱۷) **قسم کی ممانعت۔** سورۂ بقرہ رکوع ۲۸ آیات ۲۲۴ - ۲۲۵
خدا کو اپنی قسموں کا حیلہ نہ بناؤ کہ نہ سلوک کرو اور ۔ ۔ ۔ نہ ۔ ۔ ۔ اللہ سے ڈرو اور نہ لوگوں
میں اصلاح کراؤ اور خدا سنتا اور جانتا ہے۔ تمہاری بیہودہ قسموں پر خدا تمہیں نہیں پکڑے گا
لیکن جو کچھ تمہارے دل کماتے ہیں اُن پر تمہیں پکڑیگا اور خدا بخشنے والا بردبار ہے۔

(۱۸) **کذب کی ممانعت۔** [illegible] ۱۹۴۲ء [illegible] قوموں کا ذہنی اور عملی خاکہ!

سورۂ اعراف رکوع ۴ ۔ اے محمدؐ ۔ تو کہہ ۔ اللہ کی زینت جو اُس نے بندوں کے لئے نکالی ہے اور
کھانے کی پاک چیزیں کس نے حرام کی ہیں ۔ تو کہہ یہ چیزیں حیات دنیا میں ایمانوں کے لئے ہیں اور قیامت
کو خالص انہیں کے لئے ہو جائیں گی یوں ہم سمجھ داروں کو مفصل آیات سناتے ہیں تو کہہ کہ میرے رب نے
سب بدکام ظاہر و پوشیدہ اور گناہ اور ناحق بغاوت حرام کی ہے ۔ اور یہ بھی حرام کیا کہ تم اُس
شے کو جس کے بارے میں خدا نے دلیل نازل نہیں کی خدا کا شریک ٹھہراؤ اور یہ کہ تم خدا پر وہ باتیں لوجو
جو تم نہیں جانتے اور ہر فرقہ کے لئے ایک وقت مقرر ہے ۔ سو جب اُن کا وقت آئے گا ایک ساعت کی
بھی دیر اور جلدی نہ کرسکیں گے اے بنی آدم ۔ اگر تمہارے درمیان سے تم پاس رسول آئیں اور میری
آیات تمہیں سنائیں تو جو کوئی ڈرا اور درست ہوا انہیں نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے
اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ۔ اور اُن سے تکبر کیا وہی دوزخی ہیں ۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ سو
اُس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے خدا پر جھوٹ باندھا یا اُس کی آیات کو جھٹلایا ۔ وہ اپنا حصہ تقدیری کتاب میں سے
پائیں گے یہاں تک کہ جب ہمارے رسول ان کے پاس جانیں نکالنے آئیں گے پوچھیں گے وہ کہاں ہیں جنہیں تم
خدا کے سوا پکارتے تھے ۔ یہ کہیں گے وہ ہم سے کھوئے گئے اور انہوں نے اپنی جانوں پر گواہی دی کہ وہ کافر تھے ۔ اللہ کہیگا
جنوں اور آدمیوں کی امتوں میں جو تم سے پہلے ہو گذری ہیں ۔ تم بھی آگ میں داخل ہو ۔ جب ایک امت داخل
ہوگی دوسری کو لعنت کریگی ۔ یہاں تک کہ جب سب دوزخ میں رل مل چکیں گے تو پچھلے پہلوں کے حق میں
کہینگے ۔ اے ہمارے رب ہمیں انہوں نے بہکایا تھا سو انہیں آگ کا عذاب دونا دے ۔ وہ کہیگا سب کیلئے دونا
ہے مگر تم نہیں جانتے اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے کہ تمہیں ہم پر کچھ فضیلت نہیں ہے سو تم ہی اپنے اعمال کے سبب عذاب چکھو ۔

(۱۹) **کفر کو اختیار کرنے کی ممانعت** دیکھو کہ زمین ۔ مکان ۔ سرمایہ اور دیگر ترقی کن ذرائع کو اتحادی
تنظیم سے انفرادی ملکیتوں میں تقسیم کرنا کفر میں داخل ہوتا ہے ۔
سورۂ نساء رکوع ۱۹ آیت ۱۳۰ جو کچھ زمین آسمان میں ہے اللہ ہی کا ہے اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب
دی گئی اُن کو اور تم کو ہم نے نصیحت کی کہ اللہ سے ڈرو اور جو کافر ہو جاؤ تو جو کچھ آسمان اور زمین
میں ہے خدا کا ہے اور خدا بے پرواہ قابل تعریف ہے اور اللہ کا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے
اور اللہ کارساز کافی ہے ۔
سورۂ نساء رکوع ۲۳ آیت ۱۶۸ ۔ لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق کے ساتھ رسول
آیا ہے ۔ سو تم ایمان لاؤ تمہارا بھلا ہوگا اور جو کافر ہو جاؤ گے تو جو کچھ آسمان و زمین میں ہے ۔ اللہ ہی کا ہے
اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۔

(۲۰) **کم تولنے کی ممانعت** ۔ سورۂ انعام رکوع ۱۹ آیت ۱۵۳ ۔ مال یتیم کے نزدیک نہ جاؤ مگر بطور احسن جب
تک یتیم بالغ نہ ہو انصاف کے ساتھ ماپ تول پوری کرو ۔ ہم کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف
نہیں دیتے اور جب بولو تو باانصاف بولو ۔ اگرچہ قرابتی کیوں نہ ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو ۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کا
اُس نے تمہیں حکم دیا ہے شاید تم سوچو

سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۴ آیت ۳۵۔ جب ناپو پیمانہ پورا بھرو اور سیدھی ترازو دیں تولو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام بہت عمدہ ہے

سورۂ تطفیف۔ کم دینے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب لوگوں سے ناپ لیں تو پورا بھریں اور جب انہیں ناپ کر یا وزن کر کے دیں تو گھٹا کر دیں۔ کیا وہ خیال نہیں کرتے کہ وہ اٹھائے جائیں گے ایک بڑے دن کے لئے۔ جس دن آدمی جہان کے رب کے سامنے کھڑے ہونگے ہرگز نہیں بدکاروں کے اعمال نامے قید خانہ میں پہونچے اور تو کیا جانے قید خانہ کیا ہے؟ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اسے صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے باہر نکلا ہوا گنہگار ہے۔

۲۱ گمراہی اختیار کرنے کی ممانعت۔ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۱ آیت ۹۹

جسے اللہ ہدایت کرے وہی ہدایت پر ہے اور جسے گمراہ کرے اُن کے لئے اس کے سوا تو کسی کو رفیق نہ پائے گا اور ہم قیامت کے دن انہیں اوندھے منہ اندھے اور گونگے اور بہرے کر کے اٹھائیں گے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ جب جہنم بجھنے لگے گی۔ ہم اُن پر زیادہ آگ بھڑکا دیں گے۔

۲۲ مسجدوں کے پاس فتنہ برپا کرنے کی ممانعت۔ سورہ بقرہ رکوع ۲۴ آیات ۱۸۷ تا ۱۸۸

خدا کی راہ میں اُن سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ مگر زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ خدا زیادتی کرنے والے سے محبت نہیں رکھتا جہاں پاؤ ان کو قتل کرو اور وہاں سے اُن کو نکالو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے۔ اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو جب تک کہ اس میں تم سے نہ لڑیں پھر اگر وہ تم کو ماریں تو تم اُن کو مارو یہی کافروں کا بدلا ہے پھر اگر وہ باز آئیں تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۳ ماہِ حرام میں لڑنے کی ممانعت۔ سورۂ بقرہ رکوع ۲۸ آیت ۲۱۳

تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ماہ حرام میں لڑنا کیسا ہے۔ تو کہہ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور خدا کی راہ سے روکنا اور اس کو نہ ماننا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے اہل کو وہاں سے نکالنا خدا کے نزدیک اس سے بڑا گناہ ہے اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے اور وہ تو تم سے لڑنے کو لگے ہی رہتے ہیں تاکہ اگر اُن سے ہو سکے تو وہ تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہوا اور کفر ہی میں مر گیا۔ تو ایسوں ہی کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو جاتے ہیں اور وہی دوزخی ہیں۔

(۲۴) مبالغہ اختیار کرنے کی ممانعت۔ سورہ نساء رکوع ۲۳ آیت ۱۶۹۔

اے اہل کتاب اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور خدا کی نسبت صرف حق بات بولو مسیح عیسے ابن مریم تو صرف اللہ کا رسول اور اُس کا کلمہ ہے۔ جسے اُس نے مریم کی طرف ڈالا تھا اور روح ہے اس کی طرف سے پس تم اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو باز آؤ تمہارا بھلا ہوگا

اللہ جو ہے وہ تو ایک ہی معبود ہے۔ وہ اس بات سے پاک ہے۔ کہ اس کے کوئی بیٹا ہو۔ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اُسی کا ہے اور اللہ کارساز کافی ہے۔

سورۂ مائدہ رکوع ۱۰ آیت ۸۱ ۔ اے محمدؐ ۔ تو کہہ ۔ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور اس قوم کے خیالات نہ مانو جو پہلے گمراہ ہو گئے اور بہتوں کو بہکا گئے اور آپ سیدھی راہ سے بھٹک گئے۔

(۱۴۵) **منافقوں سے رفاقت کی ممانعت** ۔ سورۂ بقرہ رکوع ۲ ۔ آدمیوں میں بعض ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور آخری دن پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ ہرگز مومن نہیں ہیں۔ وہ خدا اور مومنوں کو فریب دیتے ہیں حالانکہ کسی کو فریب نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو اور نہیں سمجھتے۔ اُن کے دلوں میں بیماری ہے۔ پھر خدا نے اُن کی بیماری بڑھا دی۔ جھوٹ بولنے کے سبب ان کے لئے دردناک عذاب ہے جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو صلح کار ہیں۔ خبردار رہو وہی فساد کرنے والے ہیں لیکن سمجھتے نہیں۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم بھی اُسی طرح ایمان لائیں جس طرح احمق آدمی ایمان لائے ہیں خبردار رہو وہی احمق ہیں لیکن جانتے نہیں۔ اور جب مومنوں سے ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے ہیں اور جب اپنے شیاطین کے ساتھ اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو ٹھٹھا کرتے ہیں۔ خدا اُن سے ٹھٹھا کرتا ہے اور ان کی شرارت میں انہیں کھینچتا ہے۔ وہ حیران پھرتے ہیں یہی ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی پھر ان کی سوداگری نے نفع نہ دیا اور انہوں نے ہدایت نہ پائی۔ اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص نے آگ جلائی جب اُس کا گرداروشن ہوا تو خدا ان کی روشنی کو لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ وہ کچھ نہیں دیکھتے۔ بہرے ہیں گونگے ہیں۔ اندھے ہیں وہ نہیں پھریں گے یا آسمان سے مینہ برسے اس میں تاریکی اور گرج اور بجلی ہو اور کڑک کے سبب موت کے ڈر سے وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور اللہ کافروں کو گھیر رہا ہے۔ قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں اُچک لے جائے جب وہ اُن پر چمکتی ہے تو وہ اس میں چلتے ہیں اور جب اُن پر اندھیرا ہوتا ہے تو کھڑے رہتے ہیں اور اگر خدا چاہے تو اُن کے کانوں اور آنکھوں کو لے جائے کہ خدا ہر شے پر قادر ہے۔ (دیگر بہت سی آیات بخوف طوالت درج نہیں کی گئیں ہیں)

(۱۴۶) **نصارے اور یہود سے دوستی کی ممانعت** ۔

سورۂ مائدہ ۔ رکوع ۸ آیت ۵۶ ۔ تم یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ سب آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں سے جو کوئی ان کا دوست ہوا تو وہ اُن میں ہو گیا۔ بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

تیسری فصل

راعی اور رعایا کے ظاہر و باطن کو ایک اخوت میں لانے کا ضابطہ تاکہ امن اور چین قائم ہو

(۱) ایمان پر پابند رہنے کے احکام

سورہ آل عمران رکوع ۱۸ آیت ۱۷۴۔ خدا ایسا نہیں ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کر دے لیکن اللہ
اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ سو تم اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان
لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔
سورہ نساء رکوع ۷ آیت ۵۰۔ اے کتاب والو۔ جو کچھ ہم نے تمہاری کتاب کا مصدق نازل کیا ہے۔ تم
اُس پر ایمان لاؤ۔ پیشتر اس کے کہ ہم بہت سے چہرے دن کو مٹا دیں پھر اُن کو ان کی پشت (ایام جہالت)
کی طرف پھیریں یا ہم ان پر لعنت کریں جیسے ہم نے اہل سبت پر لعنت کی تھی (حکومت سے محرومی)
اور اللہ کا کام کیا ہوا ہے۔
سورہ نساء رکوع ۲۰ آیت ۱۳۵۔ مومنو! تم اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس کتاب پر جو خدا نے اپنے رسول
پر نازل کی اور اُس کتاب پر جو اُس سے پہلے اُس نے نازل کی تھی ایمان لاؤ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے
فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں کا اور آخری دن کا منکر ہوا وہ گمراہی میں بہت دور جا پڑا۔

(۲) امانت ادا کرنے کا حکم۔ سورہ نساء رکوع ۸ آیت ۶۱۔ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتوں کو اُن کے
اہل کی طرف پہنچا دیا کرو اور جب تم آدمیوں میں منصف بنو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ اللہ تمہیں اچھی
نصیحت دیتا ہے اور اللہ سنتا اور دیکھتا ہے۔

(۳) احسان کرنے کے احکام۔ سورہ بقرہ رکوع ۲۴ آیت ۱۹۱۔ خدا کی راہ میں خرچ کرو اور اپنی جانوں کو ہلاکت
میں نہ ڈالو اور نیکی کرو۔ بے شک اللہ نیکوں سے محبت رکھتا ہے
سورہ نحل رکوع ۱۳ آیت ۹۲۔ اللہ عدل اور نیکی اور اہل قرابت کو کچھ دینے کا حکم کرتا اور بے حیائی اور ناپسند بات
اور سرکشی سے منع کرتا ہے تمہیں سمجھاتا ہے شاید تم یاد رکھو۔

(۴) بدی اور بے حیائی سے بچنے کے احکام۔ سورہ نساء رکوع ۳ آیات ۱۹ تا ۲۱۔
تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں بدکاری کریں اُن پر تم اپنے مسلمانوں میں سے چار گواہ طلب کرو
پھر اگر وہ گواہی دیں تو اُن عورتوں کو اپنے گھروں میں مقید رکھو یہاں تک کہ اُن کو موت اٹھا لے یا
اللہ اُن کے لئے کوئی راہ نکالے اور جو تم میں سے دو مرد بدکاری (لواطت) کریں تو اُن دونوں کو
تکلیف پہنچاؤ پھر اگر وہ توبہ کریں اور درست ہو جائیں تو ان کا خیال چھوڑ دو۔ بے شک خدا توبہ
قبول کرنے والا ہے۔
سورہ اعراف رکوع ۳ آیات ۲۶-۲۷۔ اے بنی آدم۔ تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسے تمہارے

ماں باپ کو جنت سے نکلا یا اُن کے کپڑے اُن پر سے کھینچتا تھا کہ ان کی شرمگاہیں دکھلائے۔ شیطان اور اس کی قوم تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں کہ تم نہیں دیکھ سکتے۔ ہم نے شیطان کو بے ایمان کا دوست بنایا ہے اور خدا نے ہمیں ایسا حکم دیا ہے۔ تو کہہ کہ خدا بدی کا حکم نہیں دیا کرتا۔ کیا تم خدا کی نسبت وہ باتیں بولتے ہو جن کا علم نہیں رکھتے۔

سورہ اعراف رکوع ۴ آیت ۳۱۔ تو کہہ۔ میرے رب نے سب بدکام ظاہر و پوشیدہ اور ناحق بغاوت حرام کیا ہے کہ تم اُس شے کو جس کے بارہ میں خدا نے دلیل نازل نہیں کی خدا کا شریک ٹھہراؤ کہ تم خدا پر وہ باتیں بولو جو تم نہیں جانتے۔

(۵) پاک اور ناپاک میں تمیز قائم کر کے ناپاک سے علیٰحدگی اختیار کرنے کے احکام

سورۂ مائدہ رکوع ۱۳ آیت ۱۰۰۔ پاک اور ناپاک برابر نہیں۔ اگرچہ ناپاک کی بہتات تجھے پسند آئے۔ سو اے عقلمند و خدا سے ڈرو۔ شاید تمہارا بھلا ہو۔

سورۂ احزاب آیت ۱۔ اے نبی اللہ سے ڈر اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مان۔ بے شک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

۶ پرہیز گاری اور تقوے اختیار کرنے کے احکام۔ سورۂ نسا آیت ۱
لوگو۔ اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک شخص سے پیدا کیا اور اُسی سے اُس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور اُس اللہ سے ڈرو۔ جس کے نام سے تم سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت سے بے شک خدا تم پر نگہبان ہے

سورہ مائدہ رکوع ۶ آیت ۳۹۔ مومنو! اللہ سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اُس کی راہ میں جہاد کرو۔ شاید تمہارا بھلا ہو

سورہ انفال رکوع ۳ آیت ۲۵ تم اُس فتنہ سے ڈرتے رہو۔ جو تم میں سے بالخصوص ظالموں ہی کو نہیں پکڑیگا بلکہ عام ہے اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

سورہ لقمان رکوع ۴ آیت ۳۲۔ لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اُس دن سے ڈرو کہ نہ باپ بیٹے کے کچھ کام آئے گا اور نہ بیٹا باپ کے کچھ کام آئیگا۔

سورۂ حجرات آیت ۱۰۔ مسلمان جو ہیں سو آپس میں بھائی ہیں۔ تو تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان ملاپ کرا دو اور اللہ سے ڈرو شاید تم پر رحم کیا جائے۔

سورہ حشر رکوع ۳ آیات ۱۸۔ مومنو! اللہ سے ڈرو اور چاہیئے کہ ہر نفس فکر کرے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تمہارے اعمال سے خبردار ہے

سورہ تغابن رکوع ۲ آیت ۱۶۔ جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرو اور سنو اور مانو اور خرچ کرو تمہارے لئے اچھا ہے اور جو کوئی اپنے نفس کے بخل بچایا گیا سو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچیں گے

(۷) توبہ اختیار کرنے کے احکام۔ سورۂ ہود آیت ۳۔

تم اپنے رب سے مغفرت چاہو پھر اُس کی طرف توبہ کرو کہ مقررہ وقت تک، وہ تمہیں اچھا فائدہ دیگا اور ہر بڑائی والے کو اُس کی بڑائی بخشے گا اور جو تم پھر جاؤ گے تو میں تمہاری نسبت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

سورۂ ہود رکوع ۵ آیات ۵۲-۵۵- اے قوم اپنے رب سے مغفرت مانگو پھر اُس کی طرف رجوع ہو۔ وہ تم پر آسمان کے دہانے چھوڑ دے گا اور تمہیں قوت پر قوت دے گا اور تم گنہگار ہو کر نہ بھاگو

سورۂ تحریم رکوع ۲ آیات ۸- مومنو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرو۔ شاید تمہارا رب تم سے تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں باغوں میں داخل کرے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جس دن اللہ نبی کو رسوا نہ کرے گا اور نہ اُن کو جو اُس کے ساتھ ایمان لائے ہیں اُن کی روشنی اُن کے آگے اور داہنی دوڑے گی کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے روشنی پوری کر دے اور ہمیں بخش دے تو ہر شے پر قادر ہے۔

(۸) جہاد (کوشش) کرنے کے متعلق احکام۔ سورۂ نساء رکوع ۱۰ آیات ۷۷-۷۸
تمہیں کیا ہو گیا کہ تم خدا کی راہ میں اور ان ناتوان مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لئے نہیں لڑتے جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب۔ ہمیں اس شہر سے نکال جس کے اہل ستمگار ہیں اور اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی حمایتی پیدا کر اور مددگار بھیج۔ ایماندار خدا کی راہ میں لڑتے ہیں اور کافر شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں۔ سو تم شیطان کے دوستوں کو قتل کر دو بے شک شیطان کا مکر ضعیف ہے۔

سورہ توبہ رکوع ۶- مومنو! تمہیں کیا ہوا جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں باہر نکلو۔ تو تم زمین کی طرف گر پڑتے ہو۔ کیا تم آخرت کو چھوڑ کر حیاتِ دنیا پر راضی ہوئے ہو۔ سو حیات دنیا کی پونجی آخرت کے مقابلہ میں حقیر ہے۔ اگر نہ نکلو گے تو خدا تمہیں دکھ کا عذاب کرے گا اور تمہارے سوا اور لوگ بدل لائے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ اگر تم محمدؐ کی مدد نہ کرو گے خدا نے اس کی مدد اس وقت کی تھی۔ جب کافروں نے اُسے مکہ سے اِس حال میں نکالا کہ وہ دو میں دوسرے تھے۔ جب وہ دونوں غارِ ثور میں چھپے تھے جب دونوں میں کا ایک ساتھی کہنے لگا مت ڈر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اپنی طرف سے اُن پر تسلی نازل کی فوجوں سے جنہیں تم نے دیکھا اللہ نے اُن کی مدد کی اور کافروں کی بات نیچی رکھی اور خدا کی بات ہی بلند ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ مسلمانو! ہلکے اور بوجھل لڑنے کو نکلو اور اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر سمجھتے ہو۔

(۹) رزق حلال کھانے اور شکر کرنے کے احکام۔ سورہ بقرہ رکوع ۲۱ آیات ۱۶۷-۱۶۸
مومنو! پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دی ہیں کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اُس کے سچے پرستار ہو۔ سوائے اس کے نہیں کہ مُردہ اور لہو اور سور کا گوشت اور جو غیر اللہ کے نام سے ذبح ہو اتم پر حرام ہے لیکن جو شخص ایسی حالت میں کہ باغی اور نافرمان نہ ہو ناچار ہو جائے اُس پر اُن کا کھانا۔

کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۰) صبر کرنے کے احکام یکہ ہر کام کے لئے جو وقت معین ہے اُس وقت تک صبر کرنا واجب ہے سورہ ہود رکوع ۔ آیات ۱۲ آ تا ۱۱۷ – ہم نے موسےٰ کو کتاب دی تھی پھر اُس میں اختلاف ہوا اور اگر ایک لفظ نہ ہوتا جو تیرے رب سے پہلے نکل چکا ہے تو ان کے درمیان ابھی فیصلہ ہو جاتا اور ان لوگوں کو اس قرآن میں بیکا شبہ ہے اور بے شک جب وقت آیا تیرا رب سب کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیگا کہ وہ اُن کے کاموں سے خبردار ہے۔ پس تو اے محمد مع اپنے تائب ساتھیوں کے جیسا تجھے حکم ہوا سیدھا رہ اور سرکشی نہ کرو۔ وہ تمہارے کام دیکھتا اور تم ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ نہ پکڑے اور سوائے اللہ کے کوئی تمہارا دوست نہیں پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے اور تو دن کے دونوں طرفوں میں اور کچھ رات گئے نماز پڑھا کر کہ نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں یہ ذکر کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے اور صبر کر – اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا تو جو اُمتیں تم سے پہلے گذری ہیں ان میں ایسے صاحب شعور کیوں نہ ہوئے کہ زمین میں فساد کرنے سے لوگوں کو منع کرتے مگر تھوڑے ہوئے جنہیں ہم نے ان میں سے بچا لیا اور ظالموں نے اُسی کی پیروی کی جس میں آسودگی پائی اور وہ گنہگار تھے اور تیرا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دے اور وہاں کے لوگ نیک ہوں اگر تیرا رب چاہتا تو سب کو ایک راہ پر کر دیتا اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے مگر جس پر تیرے رب کا رحم ہوا اور خدا نے انہیں ایسا ہی پیدا کیا اور تیرے رب کی بات پوری ہوئی کہ البتہ میں جنات اور آدمیوں سے دوزخ بھر دونگا اور رسولوں کی خبروں میں وہ سب باتیں جن سے تیرے دل کو قائم کریں ہم تجھے سناتے ہیں اور اس میں (قرآن) تیرے پاس حق بات آئی ہے اور مومنین کے لئے نصیحت اور یاد دہانی ہے اور نہ ماننے والوں سے کہہ دے کہ اپنی جگہ میں کام کرتے رہو اور ہم بھی کام کرتے ہیں اور راہ تکتے رہو ہم بھی راہ تکتے ہیں اور زمین و آسمان کی پوشیدہ بات خدا کے پاس ہے اور سارا کام اُسی کے پاس جاتا ہے۔ تو اس کی عبادت کر اور اس پر بھروسہ رکھ اور تیرا رب اُن کے کاموں سے غافل نہیں ہے

سورہ کہف رکوع ۱۰ – تا آنکہ ایک کشتی میں دونوں سوار ہوئے خضر نے کشتی میں چھید کر دیا موسےٰ نے کہا کیا تو نے اس لئے چھید کیا کہ اہل کشتی کو ڈبو دے تو نے انوکھا کام کیا۔ بولا کیا میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیگا – کہا میری بھول پر مجھ سے مؤاخذہ نہ کر اور میرے کام کے سبب میرے سر پہ سختی نہ ڈال۔ پھر دونوں چلے تا آنکہ ایک لڑکے سے دونوں ملے خضر نے اُسے قتل کیا۔ موسےٰ نے کہا کیا تو نے ایک پاک جان کو بغیر قصاص کے مار ڈالا یہ تو نے ناپسند کام کیا بولا کیا میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا۔ موسےٰ بولا اگر میں اس کے بعد تجھ سے کوئی بات پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا تو میری طرف سے معذور ہو گا۔ پھر دونوں چلے اور ایک گاؤں کے لوگوں کے پاس دونوں آئے اور اُن سے کھانا مانگا انہوں

نے ان کی مہمانی سے انکار کر دیا وہاں انہوں نے ایک دیوار پائی جو گرا چاہتی تھی۔ خضر نے اس
دیوار کو سیدھا کھڑا کر دیا۔ موسےٰ بولا اگر تو چاہتا تو اس محنت پر ان سے مزدوری لے سکتا تھا
اُس نے کہا اب مجھ میں اور تجھ میں جدائی ہے۔ اب میں تجھے اُس کا بھید جس پر تو صبر نہ کر سکا بتاؤں
گا۔ وہ کشتی چند محتاجوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے سو میں نے چاہا کہ اُسے عیب دار کر دوں
اور اُس کے پرے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی زبردستی چھین لیتا تھا اور وہ لڑکا جو تھا اس کے والدین
مومن تھے۔ سو ہم ڈر گئے کہ کہیں یہ لڑکا اُن کے سروں پر سرکشی اور کفر نہ ڈالے سو ہم نے ارادہ
کیا کہ اُن کا رب اُن کے لئے ستھرائی اور محبت میں اُس سے بہتر اور اقرب لڑکا بدل دے گا اور وہ
دیوار جو تھی سو شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ گڑا تھا اور ان کا باپ نیک
شخص تھا۔ سو تیرے رب نے چاہا کہ وہ دونوں جوان ہو کر اپنا وہ خزانہ تیرے رب کی رحمت سے نکالیں
اور میں نے یہ کام اپنی طرف سے نہیں کیا۔ یہ اُسکا بھید ہے جس پہ تو صبر نہ کر سکا

۱۱۔ معاملت داری کے متعلق احکام۔ سورہ بقرہ رکوع ۳۹۔ آیت ۲۸۲ +

مومنو! جب تم میعاد مقررہ تک آپس میں لین دین کا معاملہ کرو تو اُسے لکھ لیا کرو۔ اور چاہیئے کہ تمہارے
درمیان کوئی کاتب بانصاف لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے۔ جیسا خدا نے اُسے سکھلایا ہے
سو وہ لکھے اور لکھا دے۔ وہ جس پر حق ہے۔ اور اللہ سے جو اس کا رب ہے ڈرے۔ اور اس میں سے کچھ
نہ گھٹا دے۔ اگر وہ بیوقوف یا ضعیف ہو۔ یا وہ خود لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ تو اس کا ولی بالانصاف املا
بتائے۔ اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ کر لیا کرو۔ اور جو دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔ جن کو تم
گواہوں میں پسند کرو۔ اور یہ اس لئے کہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری عورت اُسے یاد دلائے
اور جب گواہ بلوائے جائیں تو انکار نہ کریں۔ اور اس کے لکھنے میں سستی نہ کرو۔ چھوٹا معاملہ ہو یا بڑا۔ اس
کے وعدہ تک۔ اس میں خدا کے نزدیک زیادہ انصاف ہے۔ اور گواہی کے لئے خوب پختگی اور زیادہ
قریب ہے۔ کہ تم شک میں نہ پڑو۔ البتہ اگر روبرو کی تجارت ہو۔ اور تم میں دست گرداں معاملہ ہو۔ تو اگر اس کو
نہ لکھو۔ تو تم پر گناہ نہیں۔ اور جب آپس میں لین دین کرو تو گواہ بنا لیا کرو۔ اور چاہیئے کہ کاتب اور گواہ کو نقصان
نہ پہنچایا جائے۔ اور اگر ایسا کرو گے۔ تو یہ تم میں گنہگاری ہے۔ اور خدا سے ڈرو۔ اور خدا تم کو سکھلاتا ہے
اور خدا ہر بات سے واقف ہے ÷

سورہ نساء رکوع ۸ آیت ۶۱۔ جب تم آدمیوں میں منصف ہو۔ تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ اللہ تمہیں
اچھی نصیحت دیتا ہے۔ اور اللہ سنتا دیکھتا ہے +

سورہ مائدہ رکوع ۲ آیت ۱۱۔ مومنو! اللہ کے لئے انصاف کیساتھ گواہی دینے کو کھڑے ہو جایا کرو۔ اور
کسی قوم کی عداوت تمہیں اس امر پر آمادہ نہ کرے۔ کہ انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو۔ یہی بات تقویٰ کے
قریب ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ خدا تمہارے کاموں سے خبردار ہے +

۱۲۔ کام کرنے سے پہلے نیک و بد انجام کو سوچ وچار کرنے کے احکام۔

سورۂ کہف رکوع ۱۲ - کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے سوا میرے بندوں کو حامی ٹھہرائیں - ہم نے کافروں کی مہمانی کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے تو کہہ کہ کیا ہم تمہیں بتلائیں کہ اعمال میں زیادہ زیانکار کون ہے - وہ جن کی کوشش حیات دنیا میں اکارت گئی اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی آیتوں اور اُس کی ملاقات کے منکر ہیں سو اُن کے اعمال اکارت ہوئے سو ہم اُن کے لئے قیامت کے دن تول قائم نہ کریں گے یہ اُن کا بدلہ جہنم ہے اس سبب سے کہ وہ کافر ہوئے اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو ٹھٹھا ٹھہرایا جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اُن کی مہمانی کے لئے ٹھنڈی چھاؤں کے باغ ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے وہاں سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے - تو کہہ اگر میرے رب کی باتوں کے لئے سمندر سیاہی بن جائے تو میرے رب کی باتیں تمام ہونے سے پہلے سمندر خرچ ہو جائے گا اور اگرچہ ہم ایسا ہی ایک اور سمندر مدد میں لائیں تو کہہ میں بھی آدمی ہوں تمہاری مانند میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود فقط ایک معبود ہے پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے اس کو چاہیئے کہ عمل نیک کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے -

سورۂ حٰم السجدہ رکوع ۵ - اُس سے بہتر کس کی بات ہے جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک کام کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں اور نیکی اور بدی برابر نہیں - بدی کو اس خصلت سے جو بہت اچھی ہو دفع کر کہ یکایک وہ شخص جس کو تجھ سے عداوت ہے ایسا ہو جاویگا - کہ گویا وہ رشتہ دار دوست ہے اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے - جو صابر ہیں اور یہ بات اُسی کو ملتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تجھے بہکانے تو اللہ کی پناہ پکڑ بے شک وہ سنتا جانتا ہے ....

۳ غلاموں اور عوام سے نیک سلوک کرنے کے احکام:

سورۂ بقرہ رکوع ۲۲ آیت ۱۷۷ نیکی صرف یہ ہی نہیں کہ اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو لیکن نیکی اُس کی جو خدا پر اور آخری دن پر اور فرشتوں پر اور کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لائے اور مال باوجود محبوب ہونے کے قرابتیوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور منگتوں کو دے اور گردنیں —— چھڑانے میں خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور قول اقرار کرکے - اپنا عہد پورا کرے -

۴ علانیہ اور در پردہ فقراء، مسافر اور مساکین وغیرہ سے نیک سلوک کرنے کے احکام

سورہ بقرہ رکوع ۳۷ آیات ۲۷۳ - ۲۷۴ - تم جو خیرات دیتے ہو یا نذر مانتے ہو اللہ اُسے جانتا ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے اگر تم خیرات کو ظاہر کر کے دو تو اچھی بات ہے - اور اگر اُسے چھپاؤ اور فقیروں کو دو وہ تمہارے لئے اور بھی بہتر ہے

اور اس سے تمہارے بعض گناہ دور ہو جائیں گے اور خدا تمہارے کاموں سے واقف ہے - اُن کی ہدایت تیرا ذمہ نہیں لیکن جس کو اللہ چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جو مال تم خرچ کرو گے وہ تم کو پورا ملے گا - اور تم پر ظلم نہ ہوگا - خیرات اُن محتاجوں کے لئے ہے - جو خدا کی راہ میں رکے پڑے ہیں - زمین پر چل پھر

نہیں سکتے۔ بے خبر آدمی اُن کی عدم سوال کے سبب اِن کو غنی گمان کرتا ہے۔ تو اُن کو اُن کے چہرے سے پہچانے گا وہ آدمیوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے اور جو مال تم خرچ کرو گے خدا کو معلوم ہے۔

۱۵ ماں باپ کی اطاعت کرنے کے احکام۔ سورۂ بنی اسرائیل۔ رکوع ۳ آیات ۲۳-۲۵۔ تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے نیکی کرو۔ اگر اُن میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بوڑھے ہو جائیں تو اُن کو اُف بھی نہ کہہ اور نہ ان کو جھڑک اور اُن کے سامنے ادب سے بات کر اور مہربانی سے عاجزی کے بازو ان کے لئے جھکا اور کہہ کہ اے رب اِن دونوں پر رحم فرما جیسا کہ اِن دونوں نے جب میں چھوٹا تھا مجھے پالا ہے۔

سورۂ لقمان رکوع ۲ آیات ۱۳-۱۴۔ ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارہ میں نصیحت کی۔ اس کی ماں نے تھک تھک کر اسے پیٹ میں رکھا اور اس کا دودھ چھوڑانا دو برس میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر کر۔ میری طرف پھر لوٹ کر آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات پر اڑیں کہ جس کا تجھے علم نہیں کہ تو اس کو میرا شریک کرے تو تو اُن کا حکم نہ مان اور دنیا میں اُن کے ساتھ اچھی طرح رہ اور جو میری طرف رجوع ہو تو اس کی پیروی کر پھر تم کو میری طرف پھر آنا ہے سو میں تمہیں بتاؤں گا جو تم کرتے تھے۔

۱۶ مسلمانوں کے دو گروہوں کی جنگ میں دیگر مسلمانوں کے لئے احکام۔ سورۂ حجرات رکوع ۱ آیات ۹-۱۰۔ اگر مسلمانوں کے دو فرقے آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔ اور پھر اگر ایک جماعت دوسری پر تعدی کرے تو جو تعدی کرتی ہے اُس سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع کرے پھر اگر وہ رجوع کرے تو انصاف کے ساتھ اُن میں صلح کرا دو اور انصاف کرو۔ بے شک خدا منصفوں کو پسند کرتا ہے مسلمان جو ہیں سو آپس میں بھائی ہیں تو تم اُن دونوں بھائیوں کے درمیان ملاپ کرا دو اور اللہ سے ڈرو۔ شاید تم پر رحم ہو۔

۱۷ میراث کی حفاظت۔ استعمال اور تقسیم کے احکام۔ سورۂ نساء رکوع ۱-۲ آیات ۴ تا ۱۸ اپنے اموال جو اللہ نے تمہاری معیشت ٹھہرائے ہیں بیوقوفوں کو نہ دو۔ ہاں اس میں سے انہیں کھلاؤ پہناؤ اور اُن سے مناسب بات بولو اور یتیموں کو آزماؤ یہاں تک کہ وہ نکاح کی حد کو پہنچیں اگر تم اُن میں ہوشیاری پاؤ تو اُن کے مال اُن کو دے دو اور اس خوف سے کہ کہیں وہ بڑے نہ ہو جائیں ان کو زیادتی اور جلدی سے نہ کھاؤ اور جو کفیل غنی ہو اُس کو چاہیئے کہ بچے اور جو محتاج ہو وہ مناسب طور سے کھائے۔ پھر جب تم یتیموں کے مال انہیں دو تو اُن پر دو گواہ مقرر کر دو اور خدا محاسب کافی ہے۔ جو کچھ والدین اور قرابتی ترکہ چھوڑیں اُس میں مردوں کا حصہ ہے اور جو کچھ والدین اور قرابتی چھوڑیں اس میں عورتوں کا حصہ ہے مال تھوڑا ہو یا بہت۔ یہ حصہ مقرر کیا ہوا ہے اور تقسیم میراث کے وقت جب قرابتی اور یتیم اور محتاج حاضر ہوں تو اُس مال میں سے انہیں کچھ دو اور ان سے اچھی بات بولو اور چاہیئے کہ ڈریں وہ لوگ کہ اگر اپنے پیچھے ناتوان اولاد چھوڑیں

تو اُن پر ڈریں۔ پس چاہیئے کہ وہ خدا سے ڈریں اور سیدھی بات بولیں۔ جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال۔ کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں۔ اور وہ دوزخ میں جائیں گے۔
تمہاری اولاد کے بارہ میں خدا تمہیں وصیت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے اگر دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو کل ترکہ میں سے دو ثلث ملیں گے۔ اور جو صرف ایک لڑکی ہو آدھا اور میت کے والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا بشرطیکہ میت کا کوئی لڑکا ہو اور اگر لڑکا نہ ہو اور اُس کے ماں باپ اُس کے وارث ہوں تو اُس کی ماں کا تیسرا حصہ ہے اور اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو اُس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے بعد ادا کے قرضہ اور وصیت کے جو میت کر گیا ہو۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ اور بیٹوں میں سے کون تمہارے نفع کے لئے نزدیک تر ہے۔ اللہ نے حصہ مقرر کیا ہے۔ بے شک خدا جاننے والا۔ اور حکمت والا ہے اور جو کچھ تمہاری عورتیں چھوڑ مریں اُس کا نصف حصہ تمہارا ہے اگر اُن کے اولاد نہ ہو پھر اگر اُن کے اولاد ہو تو تمہیں اُن کے ترکہ سے چوتھا حصہ ملے گا بعد ادائے قرضہ یا وصیت کے جو وہ کر گئی ہوں اور جو کچھ تم چھوڑ مرو اُس میں سے عورتوں کو چوتھا حصہ ملے گا اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو تمہارے ترکہ میں سے عورتوں کو آٹھواں حصہ ملیگا بعد ادائے قرضہ یا وصیت کے جو تم کر جاؤ گے اور جو مورث مرد یا عورت کلالہ ہو یعنی نہ اُس کے باپ ہو نہ بیٹا اور اُس کے ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو اُن دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے پھر اگر اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب تہائی میں برابر کے شریک ہیں بعد ادائے قرضہ یا وصیت کے جو کی گئی ہو اور جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو۔ یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ جاننے والا بردبار ہے یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کریگا اللہ اُسے اُن باغوں میں داخل کریگا جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ انہیں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی مراد پانا ہے۔ اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کریگا اور خدا کی حدوں سے تجاوز کریگا۔ اُسے خدا آگ میں ڈالے گا۔ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اُس کے لئے رسوائی کا عذاب ہے۔
سورہ نساء رکوع ۲۴ آیت ۱۷۵۔ وہ تجھ سے فتوےٰ مانگتے ہیں تو کہہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتوےٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی مرد مر جائے۔ کہ اُس کے اولاد نہ ہو اور اُس کے ایک بہن ہو تو نصف ترکہ بہن کا ہے اور یہ بھائی بھی اُس بہن کا وارث ہے اگر اُس کے اولاد نہ ہو۔ پھر اگر اُس کی دو بہنیں ہوں تو اس کے ترکہ میں سے اُن دونوں بہنوں کے دو ثلث ہیں اور اگر اس کے وارث کئی بہن بھائی ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ اللہ تمہارے لئے بیان کرتا ہے تاکہ تم نہ بہکو اور اللہ ہر شے سے واقف ہے۔
(۱۸) مردوں اور عورتوں کی راہنمائی کے لئے نکاح کے متعلق احکام۔ سورہ نساء رکوع ۱ آیت ۳۔ اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں میں عدل نہ کر سکو گے تو سوائے اُن کے عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں دو دو تین تین چار چار نکاح میں لاؤ اور اگر یہ خوف ہو کہ عدل قائم نہ رکھ سکو گے

تو ایک ہی نکاح کرو یا وہ جو تمہارے ہاتھوں کا مال ہو (لونڈی) اس دستور سے قریب ہے کہ تم ظلم
نہ کرو گے اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ کچھ اپنی خوشی سے چھوڑیں تو تم اس کو
لذت اور مزے سے کھاؤ۔

سورۂ نساء رکوع ۳۔ ۴ آیات ۲۳ تا ۱۹۔ مومنو! تمہیں زبردستی عورتوں کا وارث بننا حلال نہیں اور
نہ یہ کہ انہیں بند رکھو تاکہ اپنا دیا ہوا کچھ اُن سے چھین لو ہاں جب کہ وہ آشکارا بے حیائی کریں تو
مضائقہ نہیں اور عورتوں کے ساتھ اچھی طرح رہا کرو۔ پھر اگر وہ تمہیں بری معلوم ہوں تو شاید کہ تم
کسی شے کو برا سمجھو اور خدا اُس میں سے بہت بھلائی پیدا کرے اور اگر تم بجائے ایک عورت کے
دوسری عورت بدلنا چاہو اور ان میں سے کسی کو بہت دے بیٹھے ہو تو اُس سے کچھ نہ لو۔ کیا تم بہتان
اور صریح گناہ سے لیتے ہو اور تم کیونکر لیتے ہو جبکہ تم آپس میں مل چکے ہو اور وہ عورتیں تم سے پختہ
عہد لے چکی ہیں۔ اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہیں مگر جو
آگے ہو گیا سو ہو گیا یہ بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بری راہ۔ تمہارے اوپر حرام کی گئیں تمہاری
مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری دودھ پلانی
مائیں اور دودھ کی بہنیں اور تمہاری ساسیں اور تمہاری عورتوں کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں
تمہاری اُن عورتوں سے جن کے ساتھ ہمبستر ہو چکے ہو لیکن اگر تم اُن کے ساتھ ہمبستر نہیں ہوئے تو
اُن پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں اور یہ کہ دو سگی بہنوں کو جمع کرو مگر جو آگے
ہو چکا سو ہو چکا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور شوہروں والی عورتوں کا نکاح میں لانا بھی حرام
ہے مگر جو تمہارے ہاتھوں کی ملک ہو جائیں۔ یہ اللہ نے تم پر لکھ دیا ہے اور ان کے سوا تمہیں سب
عورتیں حلال ہیں کہ تم اپنے مال دے کر طلب کرو بجا لیکہ تم پارسا ہو نہ مستی نکالنے والے۔ پس ان
عورتوں میں سے جس سے تم نے فائدہ اٹھایا ان کا حق مہر دے دو اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ بعد
مقرر کرنے مہر کے کسی بات پر آپس میں راضی ہو جاؤ جو تم میں سے مسلمان بیبیوں کے ساتھ نکاح کا
مقدور نہ رکھتا ہو۔ وہ تمہاری مسلمان باندیوں کے ساتھ جو تمہاری ملک ہوں نکاح کرے اور خدا
تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تم آپس میں ایک ہو۔ سو باندیوں سے نکاح اُن کے مالکوں کی
اجازت سے کرو اور دستور کے موافق اُن کے مہر دو جب کہ باندیاں نیک ہوں نہ زناکار
اور پوشیدہ یار رکھنے والی

سورۂ نور رکوع ۴ آیات ۳۲۔ ۳۳۔ اپنی رانڈوں اور اپنے نیک غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح
کرا دو اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے تونگر کر دے گا اور اللہ سمائی والا اور جاننے
والا ہے۔ اور چاہیئے کہ جو لوگ نکاح کا مقدور نہیں رکھتے پرہیزگار رہیں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے
تونگر کرے اور جو لوگ تمہارے ہاتھ کے مال ہیں سے کچھ دے کر اپنی آزادی کی تحریر چاہتے ہیں
ان کو آزادی کی تحریر لکھ دو اگر تم ان میں کچھ نیکی معلوم کرو۔ اور اللہ کے مال میں سے جو اُس نے دیا

ہے انہیں دو اور اپنی باندیوں پر اگر وہ پرہیزگاری چاہیں زنا کرانے کے لئے جبر نہ کرو کہ اس طریق سے حیاتِ دنیا کا اسباب کمایا چاہو اور جو کوئی اُن پر جبر کرے گا تو اُن کے جبر کرنے کے بعد اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۹ عورتوں کے حق مہر اور خرچ اور طلاق کے احکام۔ سورۂ بقرہ رکوع ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ -

مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین نوبت (ایام ماہواری) تک روکیں اور اُن کو اس کا چھپانا جو خدا نے اُن کے رحموں میں پیدا کیا ہے حلال نہیں ہے اگر وہ اللہ اور آخری دن پہ ایمان رکھتی ہیں اور اس عرصہ میں اگر وہ صلح کرنا چاہیں تو اُن خاوندوں کا حق ہے کہ انہیں پھیر لیں اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسے مردوں کا اُن پر حق ہے + دستور کے موافق اور مردوں کا عورتوں کے اوپر درجہ ہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

طلاق دو بار ہے پھر خوبی کے ساتھ روک لینا ہے یا نیکی سے رخصت کرنا اور تمہیں حلال نہیں کہ اپنے دئیے ہوئے میں سے کچھ اُن سے واپس لو مگر جبکہ وہ دونوں ڈریں کہ خدا کے قاعدے قائم نہ رکھ سکیں گے پس اگر تم ڈرو کہ دونوں خدا کے قاعدے قائم نہ رکھ سکیں گے تو اُن دونوں پر کچھ گناہ نہیں کہ عورت بدلا دیکے چھوٹ جائے یہ خدا کے مقرر کئے ہوئے قواعد ہیں سو تم اُن سے باہر نہ ہو اور جو کوئی خدا کے مقرر کئے ہوئے قاعدوں سے باہر ہوا سو وہی لوگ ظالم ہیں۔ پھر اگر وہ اُس کو طلاق دے چکا ہے تو اُس کے بعد وہ عورت اُس مرد کے لئے حلال نہیں ہے جب تک کہ وہ اُس کے سوا کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر وہ اُس کو طلاق دے تو اُن دونوں کا پھر مل جانا گناہ نہیں ہے اگر وہ خیال کریں کہ خدا کے قواعد ٹھیک رکھ سکیں گے یہ اللہ کے قواعد ہیں جنہیں وہ جاننے والوں کے لئے بیان کرتا ہے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی عدت کو پہنچیں تو انہیں خوبی کے ساتھ روک لو یا خوبی کے ساتھ چھوڑ دو اور اُن کو ایذا دینے کے لئے نہ روکو جب کہ وہ حسب دستور آپس میں راضی ہو جائیں یہ نصیحت اُس کو کی جاتی ہے جو تم میں سے خدا اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اس میں تمہارے لئے پاکیزگی اور ستھرائی زیادہ ہے اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے! اور بچے والی عورتیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں جو کوئی دودھ کی عدت پوری کرنا چاہے اور بچے کے باپ پر اُن کا کھانا کپڑا ہوگا۔ دستور کے موافق۔ کسی کو اس کی گنجائش سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی نہ ماں کو اس کے بچے کے سبب ضرر پہنچایا جاوے اور نہ باپ کو اس کے بچے کے سبب سے۔ اور وارث پر بھی یہی ذمہ ہے۔ پھر اگر وہ دونوں اپنی آپس کی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو اُن پر کچھ گناہ نہیں ہے اور اگر تم یہ چاہو کہ اپنی اولاد کو دودھ پلوائیں تو تم پر بھی کچھ گناہ نہیں ہے جبکہ تم دستور کے مطابق مقررہ اجرت دے دو اور خدا سے ڈرو اور جانو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُسے دیکھتا ہے اور جو لوگ تم میں سے عورتیں چھوڑ کر مر جائیں تو وہ عورتیں چار مہینے دس دن تک اپنے آپ کو روکیں پھر جب وہ اپنی عدت کو پہنچیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہے وہ جو اپنے حق میں حسبِ دستور کرتی ہیں اور خدا تمہارے کاموں

سے خبردار ہے اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ البتہ عورتوں کو نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو۔ خدا جانتا ہے کہ تم اُن کا ذکر کرو گے مگر تم اُن سے خفیہ وعدہ نہ کر بیٹھو۔ ہاں حسب دستور کوئی بات کہہ دو اور نکاح کا ارادہ نہ کرو جب تک خدا کا نوشتہ اپنی عدت کو نہ پہنچے اور جان لو جو تمہارے دل میں ہے اللہ کو معلوم ہے۔ سو اس سے ڈرو اور جانو کہ اللہ جاننے والا بردبار ہے۔

اگر تم نے عورتوں کو ان کے ساتھ ہم بستر ہونے سے پہلے طلاق دے دی یا اُن کا مہر مقرر نہیں کیا اور طلاق دے دی تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اور چاہیئے کہ غنی اور تنگ دست آدمی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اُن کو خرچ دیں جیسے خرچ کا دستور ہے یہ نیکوکاروں پر حق ہے اور جو لوگ تم میں عورتیں چھوڑ کے مر جاتے ہیں وہ ایک سال تک خرچ دینے کی وصیت کر جائیں نہ یہ کہ نکال دی جائیں پھر اگر وہ آپ نکل جائیں تو تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو وہ اپنے حق دستور کے مطابق تجویز کریں اور اللہ زبردست حکمت والا ہے اور طلاق یافتہ عورتوں کو حسب دستور خرچ دینا چاہیئے یہ پرہیزگاروں پر لازم ہے۔

سورہ احزاب رکوع ۶ آیت ۴۸۔ مومنو! جب تم ایماندار عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر اُن کی عدت کا کچھ حق نہیں کہ اُن سے شمار پوری کراؤ۔ سو تم انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح رخصت کر دو

سورہ طلاق آیات ۱۔ ۳۔ اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں اُن کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدت گنتے رہو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ انہیں اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر جب وہ صریح بے حیائی کا کام کریں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے بڑھا اُس نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ کون جانے کہ شاید اللہ طلاق کے بعد کوئی نئی بات نکالے پھر جب وہ اپنے وقت کو پہنچیں تو انہیں اچھی طرح رکھ لو یا اچھی طرح جدا کر دو اور دو معتبر اپنے میں سے گواہ کر لو اور اللہ کے لئے سیدھی گواہی دو یہ وہ حکم ہے جس کے ساتھ اُس کو جو اللہ اور پچھلے دنوں پر ایمان رکھتا ہے نصیحت کی جاتی ہے اور جو اللہ سے ڈر گیا وہ اس کے لئے نکلنے کی راہ پیدا کریگا اور اُسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کو گمان نہ ہوگا۔

۲۰. معافی اور درگذر کی حقیقت کو سمجھنے اور انجام کو مدنظر رکھنے کے احکام۔

سورہ بقرہ رکوع ۱۳ آیت ۱۰۹۔ اہل کتاب میں بہت لوگ ہیں۔ جن پر حق ظاہر ہو چکا اور وہ اپنے دل میں حسد کر کے چاہتے ہیں کہ کسی طرح تمہارے ایمان کو کفر سے بدل ڈالیں۔ سو تم درگذر کرو اور خیال میں نہ لاؤ یہانتک کہ خدا کا حکم آئے بے شک خدا ہر شے پر قادر ہے۔

سورہ بقرہ رکوع ۴۰ آیت ۲۸۶۔ خدا کسی کو اُس کی گنجائش سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اُس کی کمائی کا فائدہ اور نقصان اُسی کے لئے ہے۔ اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے یا ہم نے خطا کی تو ہرگز ہم پر گرفت نہ کر اور ہمارے رب ہم پر اتنا بوجھ نہ ڈال جیسے اگلوں پر تو نے رکھا اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے اور ہم سے درگذر کر اور ہمیں بخشش دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا آقا

ہے کہ ہمیں کافر قوم پر مدد دے

سورۂ آلِ عمران رکوع ع ۱۴ آیات ۱۲۵ تا ۱۲۸۔ مومنو! - دونے پر دونا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو شاید تم مراد کو پہنچو۔ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے اور اللہ اور رسول کی تابعداری کرو۔ شاید تم پر رحم ہو اور اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض سارے آسمان اور زمین کی برابر ہے پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے جو آسائش اور تنگی میں خرچ کرتے اور غصہ کو ضبط کرتے اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور اللہ نیکوں سے محبت رکھتا ہے

سورۂ آلِ عمران رکوع ۱۷ آیات ۱۵۰ تا ۱۵۱۔ مومنو! تم اُن کافروں کی مانند نہ بنو جو اپنے بھائیوں کے حق میں جب وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں کہتے ہیں کہ اگر ہمارے ساتھ رہتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے تاکہ اللہ اُن کے دلوں میں اس بات سے حسرت پیدا کرے حالانکہ اللہ ہی زندگی دیتا اور مارتا ہے اور خدا تمہارے کام دیکھتا ہے اور اگر خدا کی راہ میں تم مارے جاؤ گے یا مر جاؤ گے تو خدا کی مغفرت و رحمت اُس سے بہتر ہے جو تم دنیا میں جمع کرتے ہو۔ اگر تم مر گئے یا قتل ہوئے تو اللہ کی طرف جمع ہو گے سو خدا کی مہربانی ہے اے محمدؐ تو ان کے لئے نرم دل ہو گیا اور اگر سخت گو اور سخت دل ہوتا تو وہ تیرے گرد سے بھاگ جاتے سو تو اُن کو معاف کر اور اُن کے لئے مغفرت مانگ اور کام میں اُن سے مشورہ لے۔ پھر جب تو بات ٹھہرا چکے تو تو خدا پر توکل رکھ۔ بے شک خدا توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اگر خدا تمہاری مدد کرے گا تو کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دیگا تو اُس کے بعد کون ہے کہ تمہاری مدد کرے اور چاہیئے کہ ایماندار خدا پر ہی بھروسہ رکھیں۔

سورۂ مائدہ رکوع ۳ آیت ۱۴۔ بنی اسرائیل کی عہد شکنی کے سبب ہم نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے دل سیاہ کر دئے کہ وہ باتوں کو اُن کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور جو نصیحت انہیں ملی تھی اُس کا ایک حصہ بھول گئے اور تو ہمیشہ اُن کی ایک خیانت سے مطلع ہوتا ہے

سورۂ اعراف رکوع ۲۴ آیات ۱۹۷ تا ۱۹۸۔ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی مدد کر سکتے ہیں اور اگر تم انہیں راہ کی طرف پکارو تو وہ سنتے نہیں اور تو ان بتوں کو دیکھتا ہے گویا وہ تیری طرف تاک رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے۔ معافی کی خو پکڑ اور نیک باتوں کا حکم دے اور نادانوں سے مونہ موڑ۔

سورۂ نور رکوع ۳ آیات ۲۲۔ تم میں سے جو لوگ بزرگی اور مقدور والے ہیں قسم نہ کھائیں کہ رشتہ داروں اور محتاجوں اور راہِ خدا میں وطن چھوڑنے والوں کو کچھ نہ دیں گے اچھا ہے کہ معاف کریں اور درگذر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے؟ کہ اللہ تمہیں بخشے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سورۂ تغابن رکوع ۲ آیت ۱۴ مومنو! - تمہاری بعض بیویاں اور اولاد تمہاری دشمن ہیں سو تم اُن سے بچتے رہو اور جو معاف کرو اور درگذر کرو اور بخش دو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۱ متکبر حاکموں کی فہمائش کے لئے احکام سورۂ محمدؐ رکوع ۳ آیات ۲۲ تا ۲۴

تم میں سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم حاکم بنائے جاؤ تو زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتے توڑ دو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی پھر انہیں بہرہ اور اُن کی آنکھوں کو اندھا کر دیا سو وہ کیا قرآن مجید میں دھیان نہیں کرتے یا دلوں پر اُن کے قفل لگے ہوئے ہیں۔

۲۲ معاوضہ یا قصاص لینے کے احکام۔

سورہ بقرہ رکوع ۲۲ آیات ۱۷۳ تا ۱۷۵۔ مومنو! مقتولوں کا قصاص تم پر فرض کیا گیا ہے آزاد کے بدلے آزاد۔ غلام کے بدلے غلام۔ عورت کے بدلے عورت پھر جس کو اُس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف ہو جائے تو چاہیئے کہ دستور کے مطابق پیچھے لگے اور اُس کی طرف نیکی سے ارادہ کیا جائے یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف و رحمت ہے اس کے بعد اگر کوئی زیادتی کرے تو اس کو دُکھ کا عذاب ہوگا اور اے عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

سورۂ مائدہ رکوع ۷ آیت ۴۹۔ ہم نے توریت میں یوں لکھا ہے کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ برابر ہے پھر جس نے اس کو معاف کر دیا تو وہ اُس کے لیے کفارہ ہو گیا اور جو خدا کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کریگا وہی ظالم ہیں۔

۲۳ مجامعت اور حیض کے متعلق احکام ۔ سورہ بقرہ رکوع ۲۸ آیات ۲۲۲۔۲۲۳۔ اے محمدؐ۔ تجھ کو حیض کی بابت پوچھتے ہیں۔ تو کہہ کہ وہ گندگی ہے سو حیض کے وقت عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو لیں اُن کے قریب نہ جاؤ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو اُن کے پاس اُدھر سے جاؤ جدھر سے خدا نے تم کو حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔ تمہاری عورتیں تمہاری کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو جاؤ اور اپنی جانوں کے لئے پہلے سے تدبیر کرو اور خدا سے ڈرو اور جان لو کہ تمہیں اُس سے ملاقات کرنا ہے اور خوشخبری سنا ایمانداروں کو۔

۲۴ نیک کاموں کے کرنے کی ترغیب اور نتیجہ ۔ سورہ مومنون رکوع ۴ آیات ۵۹ تا ۶۴

جو لوگ اپنے خدا کے خوف سے تھر تھراتے ہیں اور اپنے رب کی آیتوں کو مانتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے اور وہ دیتے ہیں کہ دیتے ہیں اور اُن کے دل ڈرتے ہیں۔ کہ انہیں رب کی طرف جانا ہے یہ لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے اور وہ اُن کے لئے آگے بڑھتے ہیں اور ہم کسی شخص کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو سچ بولتی ہے۔ اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔

۲۵ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عام لوگوں کو وصیت - سورہ نساء رکوع ۱۹ آیات ۱۳۰ تا ۱۳۴ -
جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اللہ ہی کا ہے اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اُن کو اور تم کو ہم نے وصیت کی ہے کہ اللہ سے ڈرو اور جو کافر ہو جاؤ تو جو کچھ آسمان و زمین میں ہے خدا کا ہے اور خدا بے پرواہ قابل تعریف ہے اور اللہ کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور اللہ کارساز کافی ہے - اے لوگو اگر اللہ چاہے تمہیں نابود کر دے اور دوسرے لوگ پیدا کر لے اور اللہ اس پر قادر ہے جو کوئی دنیا کا ثواب چاہتا ہے سو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت کا ثواب موجود ہے اور خدا سنتا دیکھتا ہے -

سورہ انعام رکوع ۱۹ - اے محمد تو کہہ - آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا - اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین سے نیکی کرو اور بخوف افلاس اولاد کو نہ مارو تمہیں اور انہیں رزق ہم دیتے ہیں اور بے حیائی کے نزدیک نہ جاؤ جو ظاہر ہو اُس کے بھی اور جو چھپی ہو اُس کے بھی اور جس کا قتل خدا نے حرام کیا ہے اُسے قتل نہ کرو مگر بانصاف - یہ باتیں ہیں جن کا تم کو حکم ملا ہے شاید تم سمجھو - اور مال یتیم کے نزدیک نہ جاؤ مگر بطور احسن جب تک یتیم بالغ نہ ہو اور انصاف کے ساتھ ناپ تول پوری کرو - ہم کسی نفس کو اُس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب بولو با انصاف بولو اگرچہ قرابتی کیوں نہ ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو - یہ باتیں ہیں جن کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے شاید سوچو اور کہ یہ میری سیدھی راہ ہے سو اُس پر چلو اور کئی راہوں پر نہ چلو کہ وہ راہیں تمہیں اس کی راہ سے الگ کر دیں گی یہ ہیں جو اُس نے تمہیں حکم دئے ہیں شاید تم ڈرو -

سورہ بلد آیات ۴ تا ۱۷ - ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے کیا وہ گمان کرتا ہے کہ اُس پر کوئی قابو نہ پا سکے گا - کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال خرچ کیا کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اُسے کسی نے نہیں دیکھا - کیا ہم نے اُسے دو آنکھیں نہیں دیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ اور ہم نے اُسے دونوں گھاٹیاں دکھلا دیں پھر بھی وہ گھاٹی پر ہو کر نہ گزرا اور تو کیا سمجھا گھاٹی کیا ہے وہ گردن چھوڑانا ہے یا بھوک کے دن کھانا کھلانا رشتہ دار یتیم یا محتاج کو جو خاک پر لوٹتا ہے پھر ان لوگوں میں داخل ہونا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو رحم کی بھی وصیت کرتے ہیں -

۲۶ ہدایت کا حصول اللہ کے دین کو سمجھنے ہی سے پورا ہوتا ہے - سورہ بقرہ رکوع ۱۴ آیت ۱۱۴
اے محمد یہودی اور نصاریٰ تجھ سے کبھی راضی نہ ہوں گے جب تک تو ان کے دین کے تابع نہ ہو تو کہہ کہ ہدایت وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے اور اگر تو علم پانے کے بعد اُن کی خواہشوں کے تابع ہو گا تو اللہ کے ہاتھ سے کوئی تیرا حامی اور مددگار نہ ہو گا -

۲۷ ہدایت کا اجرا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے سورہ انعام رکوع ۱۵ آیات ۱۲۵ تا ۱۲۷ -

جسے اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے۔ اُس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہے اُس کا سینہ نہایت تنگ بھینچا ہوا کر دیتا ہے گویا وہ زور سے آسمان پر چڑھتا ہے اسی طرح اللہ بے ایمانوں پر ناپاکی ڈالے گا اور یہ تیرے رب کی سیدھی راہ ہے فکر کرنے والوں کے لئے ہم نے آیات کھول سنائیں اور اُن کے لئے اُن کے رب پاس سلامتی کا گھر ہے۔ اور وہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کا دوست ہے

سورۂ قصص رکوع ۶ آیت ۵۶ - اے محمدؐ۔ تو جسے چاہے ہدایت نہیں کر سکتا لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت کرے اور وہ راہ پر آنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

۲۸ جملہ مخلوق سے احسن سلوک کرنے کے احکام۔ سورۂ نساء رکوع ۶ آیت ۳۰۔ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین اور قرابتیوں اور یتیموں اور محتاجوں سے اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور لونڈی غلام سے نیکی کرو۔ اور خدا کسی اترانے والے اور بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

دوسرا باب طریقت یعنی اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی پیدا کرنے والی تعلیم

جس طرح ربوبیت کے دائرہ میں عناصر اربعہ (ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی) کا اتحاد امر ربی یا روح کی قیادت میں ہر ایک چیز کو اس کے دائرہ کے اندر کمال تک پہونچانے میں مصروف ہے اسی طرح دین اسلام کے اندر کلمہ۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ اور حج کے پانچ ارکان ہیں۔ جو نسل انسانی کو اخوت یگانگت اور یکجہتی کی تعلیم سے فیضیاب کر کے امن و چین کی زندگی قائم کرنے کی راہنمائی فرماتے ہیں۔

رکنِ اوّل۔ کلمہ

یعنی روزانہ گفت و کلام میں ایسی اصلاح کرنا

جس کا رجوع اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی

پر مبنی ہو

پہلا کلمہ طیب۔ جس کو سمجھنے اور اُس پہ عامل ہونے سے انسانی دل اور دماغ میں نظام قدرت کی پیروی سے پاکیزگی حاصل آتی ہے۔

نفس مضمون۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

عام مروجہ معنی۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

حقیقت افروز معنی۔ لفظ الٰہ اپنے معانی کی رو سے حکمران اعلےٰ کے معنوں میں مستعمل ہے۔ جو بجز اللہ کی ذات کے اور کوئی دوسرا نہیں۔ اور یہ وہ حکومت ہے۔ جس کی نگرانی میں ہر ایک چیز اپنے دائرہ کے اندر کمال حاصل کر رہی ہے۔ چونکہ اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پونچانے میں نسل انسانی اللہ تعالےٰ کی صفت رب کے تحت اس کے نائب کی حیثیت پر مامور ہے اور ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل تک پونچانے میں نسل انسانی اللہ تعالےٰ کی صفت رحمٰن کے سامانوں میں بھی داخل ہے۔ اور یہ بحیثیت ایک جزو کے اُسے باقی سامان ہائے سے بھی ایسا تعلق قائم رکھنا ہے۔ جس سے ہر ایک چیز اپنی تکمیل حاصل کر کے خدمتِ خلق کے واسطے مفید تر ہو سکے۔ اسواسطے انسانوں اور جملہ دیگر اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پونچانے میں جس قدر جہد و جہد ضروری ہے اس کو بجالانا اُسی طرح لازم آتا ہے۔ جس کی تعلیم حضرت محمد رسول خدا نے ہمیں عمل کر دکھائی ہے۔ مختصراً یہ کہ ہر انسان کو علمی اور عملی طور پر عبادت در مذہب کی تکمیل کے لیئے اللہ اور رسول کی تابعداری اختیار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اللہ کی ذات جس طرح ہر ظاہر و باطن میں یکساں جلوہ افروز ہے۔ حضرت محمد کی ذات نے بھی اپنے ایام حیات میں اپنے آپ کو کبھی بھی ظاہری اور باطنی حالتوں میں حدود اخوت۔ یگانگیت اور یکجہتی کے باہر نہیں جانے دیا۔ اور ہمیشہ مساوات کو قائم رکھا اور کبھی بھی خود غرضی پر آمادہ نہ ہوئے۔ جس پر ہر حکمران کا اپنا طرز عمل وہی رہنا چاہیئے جو اللہ تعالےٰ کی ذات نے اپنے لیئے اختیار کر رکھا ہے اور پھر حضرت محمد کی ذات نے بھی اسی پر عامل ہو نا جاری کیا۔

مقصود حقیقی۔ یہی ہے۔ کہ جس طرح ارض و سما کی جملہ اشیاء ایک ہی حکومت اعلےٰ کے نظام کے تحت میں اپنی تربیت اور تکمیل یکساں حاصل کرتی ہیں اور عناصر اور امر بی ہیں۔ مساوات و یکجہتی جاری ہے۔ نسل انسانی بھی حضرت محمد کی ہدایات اور طرز عمل پر عامل ہو کر تمام راحتیں حاصل کرے۔ جن سے اخوت۔ یگانگیت اور یکجہتی حاصل ہو۔

مثال۔ جس سے عقل میں فراوانی اور حوصلہ میں وسعت پیدا ہو کر نسل انسانی کا یکجہت ہو جانا لازم آتا ہے۔

سورہ ذاریات رکوع ۱ آیات ۲۰ - ۲۱۔ یقین کرنے والوں کے لیئے زمین میں نشانیاں ہیں اور تمہاری جانوں میں بھی پھر کیا تم کو سوجھ نہیں؟

سوچ لیا جاوے۔ کہ جسم انسانی کی جملہ ظاہری اور باطنی طاقتیں جب یکجان بھی ہیں۔ یکجہت بھی ہیں۔ اور ایک ہی غذا کو باہم تقسیم کرنے میں بھی متحد ہیں۔ اور جب کوئی ایک عضو کسی انسانی غلطی کی وجہ سے ہی معطل ہو جاتا ہے۔ تو اُس کا اثر تمام جسم انسانی کو معطل کر دیتا ہے۔ تو کیا اپنے ہی جسم سے جب متحد رہنے کا درس حاصل آرہا ہے۔ تو پھر خود غرضیوں میں آلودہ ہو کر بنی آدم اعضائے یک دیگر اند کے سلسلہ کو کیوں توڑا جا رہا ہے۔ لازم ہے کہ اس نقطہ کو سمجھنے اور عامل رہنے پر پوری توجہ دی جاوے۔

دوسرا کلمہ - کلمۂ شہادت - یعنی یہ گواہی کہ میں نے کلمہ طیب کے معانی کو علم و عمل میں داخل کر لیا ہے۔
نفس مضمون - اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔

عام مروجہ معنی - میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود (حکمران) نہیں - وہ ایک ہے نہیں ہے شریک اس کا اور میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ تحقیق محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

حقیقت افروز معنی - اللہ تعالےٰ کی ذات کے متعلق شہادت کو اصلاح کلام میں داخل کرنا اس لئے ضروری ہے تاکہ بغیر ذات باری تعالےٰ کسی دیگر طاقت کا وسائل تربیت و تکمیل کا ذمہ دار ہونا ذہن سے اٹھ جائے۔ جیسا کہ سورۂ نحل رکوع ۵ آیت ۳۸ میں مذکور ہے۔ کہ ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت یعنی گمراہی یابت پرستی سے بچے رہو پھر ان میں سے کسی کو اللہ نے ہدایت کی اور کسی پر گمراہی قائم ہو گئی۔ سو زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ تکذیبوں کا انجام کیا ہوا

اور مزید تصدیق سورہ حج رکوع ۴ آیات ۳۱ - ۳۲ سے ہوتی ہے۔ کہ تم بتوں کی ناپاکی اور جھوٹ بولنے سے بچتے رہو۔ اللہ کے لئے یکطرفہ ہو کر نہ اس کے ساتھ شریک بنا کر اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ گویا آسمان سے گر پڑا پھر اسے پرندے اُچک لے گئے یا اسے ہوا نے کسی دور جگہ میں لے جا کر پٹک دیا۔ یہ حکم اس لئے ہے تاکہ خدا کے ساتھ شریک ٹھہرائے جانے سے جو اختلافات نسل انسانی کے قول اور فعل میں دخیل ہو جاتے ہیں وہی انسانوں کو عذاب یا تکلیف میں ڈالنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ بقرہ رکوع ۲۰ - ۲۱ کی آیات ۱۶۰ تا ۱۶۴ میں واضح احکام موجود ہیں۔ کہ لوگوں میں سے بعضے وہ ہیں جو خدا کے سوا شریک پکڑتے ہیں وہ ان سے ایسی محبت کرتے ہیں۔ جیسی محبت خدا سے چاہیئے۔ اور وہ جو ایماندار ہیں۔ وہ خدا کی محبت میں اُن سے بڑھے ہوئے ہیں اور کاش ظالم وہ گھڑی دیکھ لیں جس گھڑی عذاب دیکھیں گے اور جان لیں گے کہ سب قوت خدا ہی کو ہے اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جب وہ بیزار ہوں گے اور یہ تابعین کہیں گے کہ اگر ہم دوبارہ دنیا میں جائیں تو اُن سے بیزار ہوں گے جیسے یہ ہم سے بیزار ہو گئے ہیں۔ اسی طرح اللہ اُن کے اعمال کی حسرتیں ان پر ظاہر کریگا اور وہ آگ سے نکلنے نہ پائیں گے۔ لوگو! جو کچھ زمین میں حلال و طیب ہے اُسے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں صرف بدی کرنے اور فحش کاموں کا اور خدا کی نسبت وہ باتیں جو تمہیں معلوم نہیں بولنے کا حکم دیتا ہے۔

اور حضرت محمدؐ کی ذات کے متعلق اُن کے بندہ ہونے اور رسول ہونے کو اصلاح کلام میں لانا اس لئے ضروری ہے تاکہ سورۂ توبہ رکوع ۵ آیات ۳۰ تا ۳۲ میں یہودیوں اور نصاریٰ کے جن خیالات کا اظہار ہے۔ وہ مسلمانوں کے دلوں سے اُٹھ جائے جو بالفاظ قرآن کریم حسب ذیل ہے۔ یہود نے کہا کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ یہ اُن کے منہ کی باتیں ہیں۔ اگلے کافروں کی بات کی ریس کرتے ہیں۔ انہیں خدا کی مار کہاں اُلٹے جاتے ہیں خدا کے سوا اپنے احبار (علماء) و رہبان (مشائخ) اور مسیح بن مریم کو خدا کا بیٹا بنایا حالانکہ ان کو یہی حکم ہوا تھا کہ وہ واحد خدا کی عبادت کریں۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اُن کے شرک

سے وہ پاک ہے وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ یہ چاہتا ہے کہ اپنے نور کو پورا کرے اگرچہ کافر ناخوش ہوں۔ اور سورۂ نساء رکوع ۸ آیات ۱۱۶ - ۱۱۷ میں جس شرک کی ممانعت کی گئی ہے۔ کہ اللہ یہ نہیں بخشتا کہ اُس کا شریک ٹھہرایا جائے اور اُس کے نیچے جو گناہ ہے جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ مشرک لوگ خدا کے سوا عورتوں یعنی دیویوں کو پکارتے ہیں اور شیطان سرکش کو پکارتے ہیں۔

جس پر جملہ برگزیدہ انسانوں کی تعلیم پر مہر ثبت کرنے والے کا اپنے آپ کو عام انسانوں کی صف میں لانا تاکہ آئندہ کسی شخص کو پرستش میں لانے کا خیال ہی محو ہو جائے جمیع انسانوں کو بنی آدم اعضائے یک دیگر اندکی تعلیم پر لانا ہے۔

مقصودِ حقیقی۔ اِن ہر دو شہادتوں پر قائم ہونے سے یہی ہے۔ کہ حاکم اور محکوم ایک ایسے نظام میں بہر طور رہیں جس سے وہ اخوت و یگانگیت یا اتحاد اور یکجہتی قائم ہو جس کو اللہ العالمین نے اپنی صفت رب کے پردہ میں جمیع مخلوق سے قائم کر رکھا ہے۔

قانون قدرت کی رو سے عقل اور حوصلہ کو منوّر کرنے والی مثالیں۔

انسان کے اپنے وجود میں دماغ بمنزلہ بادشاہ۔ حفاظت اور ذمہ داریوں کی رو سے اوّلے مرتبہ رکھتا ہے۔ جس کی راہنمائی کے لئے آنکھیں۔ کان اور دل نازک ترین عضو ہیں۔ اور بول و براز کی راہیں غلیظ ترین حصہ ہیں کیا کوئی بشر اس صداقت سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ بول و براز کی دونوں نالیوں میں سے اگر کسی ایک میں نقص پیدا ہو کر صفائی کے فرض کو ادا کرنے سے قاصر ہو جائے۔ تو اِن کے پیدا ہونے کا باعث آنکھوں کانوں اور دل کی خود غرضانہ خواہشات میں سے کوئی ایسی خواہش ہوگی جس نے اپنا بُرا اثر معدہ یا مثانہ پر ڈالا اور نقص واقعہ ہوا۔ گویا خود غرضی کے ایک فعل نے اگر جسم کو تکلیف میں مبتلا کر کے یہ سبق دیا ہے۔ کہ ہر شخص اپنی صحت و سلامتی کا خود ذمہ وار ہے۔ تو کان اور آنکھیں بیرونی تاثرات کو جب دل پر ڈال کر انسان کو خود غرضی پر آمادہ کرتے ہیں تو ایک غائبانہ طاقت انسان کو روکنے کے لئے دل پر اپنا اثر ڈالتی ہے۔

یہی غائبانہ طاقت اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ اگر دل راہنمائی سے انحراف کر کے خود غرضی پر قائم رہا۔ تو آنکھوں کانوں اور دل کی گمراہی ہی گویا ایک شرک ہو گئی۔ جن کو روکنے کی تعلیم اس کلمہ میں دی گئی ہے تاکہ ہر ایک انسان اس قسم کی جملہ دور بینیوں کو نگاہ میں رکھ کر اور عقل میں فراوانی پیدا کر کے اسی طرح قیام امن و چین اور حصول فلاح و بہبودی کو شاں ہو۔ جس طرح انسان کے اپنے وجود کے جملہ اعضا خواہاں یا متلاشی ہیں۔

۳۔ تیسرا کلمہ تمجید یعنی بزرگی اور عظمت دلانے والا۔

نفس مضمون۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ٥

عام مروجہ معنی۔ پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہوں سے بچاؤ اور نیکی کی توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے جو بلند اور بڑی عظمت

والا ہے۔

حقیقت افروز معنی۔ سبحان کے معنی ہیں جو پاکیزگی حقیقت افزا ہے وہ اس شان اور عظمت کی مظہر ہے جو کائنات عالم کے ایسے وسیع اور پائیدار نظام کو چلا رہی ہے جس کو ہر ظاہر بین آنکھ دیکھ رہی ہے کہ اس نظام میں ذرہ بھر بھی فرق واقع نہیں ہو رہا۔ اور یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی کو حاصل ہے۔ انسان کبھی ایسی قدرت پر قادر نہیں ہو سکتا ہے اس واسطے ہر ایک تعریف کی حقیقی مستحق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ اللہ بہت بڑا ہے اور ہر ایک لغزش سے بچاؤ اور ہر ایک حوصلہ یا ہمت کا عطا کرنا اسی سے ہے جو بڑی رفعت اور بڑی عظمت والا ہے۔

مقصود حقیقی۔ چونکہ انسان بھی اللہ تعالیٰ کی صفت رحمان کے تحت اشیاء کو ان کے دائرہ کے اندر پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جس قدر سامانوں کی ضرورت ہے انہی میں سے ایک سامان ہے مگر سبحانہ ہی اللہ تعالیٰ کی ذات نے نسل انسانی کو اشرف المخلوق پیدا کر کے اپنے اسماء و صفات کی تجلیات عطا فرما کر اپنا امین اور اپنی عظمت اور رفعت کے قیام کے لئے اپنے نائب کا منصب عطا فرما رکھا ہے۔ اس واسطے انسان کو بزرگی اور عظمت حاصل کرنے کے لئے عقل اور حوصلہ سے اس طرح کام لینا چاہیئے کہ اس ذات واحد کی رفعت اور عظمت کے قائم رکھنے میں نسل انسانی اسی طرح ممد و معاون ثابت ہو جس کا اللہ تعالیٰ کی صفت سبحان کی پاکیزگی میں راز مضمر ہے تاکہ نسل انسانی اس پر عشق کرتی ہوئی ہمیشہ اسی کلمہ کا ورد قائم رکھے اور اپنے کار و باری رفتار میں نہ تو اس کی ذات کے سوا کسی غیر کی طرف خوف و خطرہ کو دل میں جگہ دے اور نہ ہی اپنی قوت اور اقتدار کے حصول میں اس ذات باری کی امداد کے سوا کسی غیر سے متوقع ہو جبکہ وہ ذات اعلیٰ اور ارفع نسل انسانی کی ہر قسم کی امداد خود فرما رہی ہے۔

قانون قدرت سے عقل اور حوصلہ کو منور کرنے والی مثالیں۔

جو کہ جسم انسانی میں آنکھیں اور کان بیرونی تاثرات کو دل پر منقش کرنے کے سامان ہیں اور دل کی طاقت اگر دماغ یعنی عقل کی راہنمائی اختیار کر کے منقش شدہ تاثرات کا کوا زنا چھے اور برے نتائج سے کرے اور پھر ان تاثرات کو زیر عمل لانے کے لئے ایسی تدبیر اختیار کرے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی صفت سبحان کے برخلاف کوئی عمل واقعہ نہ ہو۔ تو انسان کی اس عالی حوصلگی پر اس کی آنکھیں اور کان بھی اس کو مطعون نہیں کرتے بلکہ ہر شخص بھی تحسین اور تعریف کرتا ہے۔ مگر جہاں عقل کی راہنمائی کو اختیار ہی نہ کیا جاوے۔ اور آگ کے شعلہ کی طرح تاثرات سے جسم و جان کو امتحان میں ڈالدیا جاوے اور بد نتائج پر پہونچ کر انسان کا اپنا دل بھی اس پر نفرین اور لعنت کرے۔ تو از خود ہی انسان سمجھ لیتا ہے کہ میں نے برا کام کیا۔ اور یہ تصدیق اس کے تقدس سے گرنے اور اللہ تعالیٰ کی صفت سبحان کی پیروی کے خلاف واقعہ ہو کر از خود ہی اس کی گمراہی کا ثبوت بن جاتی ہے اس کلمہ میں اشارہ یہی ہے۔ کہ انسانی عقل کو دماغ کی مرکزی صورتیں جو عظمت اور رفعت حاصل ہے اس میں ایسی وسعت پیدا کی جاوے جو قوانین قدرت پر حاوی ہو کہ ہر منزل پر انسان کی راہبری کر سکے۔ تاکہ انسان کو اس راہنمائی میں کسی غیر سے خوف و خطرہ بھی نہ رہے اور جس قدر بھی قوت کی ضرورت ہو۔ عقل اور

حوصلہ سے حاصل کرے۔ کیونکہ یہی ذریعہ تقدس اور کامیابی کے حصول کا ہے۔

ہم چوتھا کلمہ توحید۔ یعنی ایک مرکز اتحاد پر لانے والا۔

نفس مضمون۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

عام مروجہ معنی۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ ایک ہے کوئی شریک اس کا نہیں اُسی کے واسطے ہے ملک اور اُسی کے سو واسطے ہے تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے ہمیشہ کے لئے جسے کبھی موت نہیں مالک ہے جلال اور بزرگی کا اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حقیقت افروز معنی۔ اللہ تعالیٰ کے وحدہٗ لاشریک ہونے کے متعلق کلمہ شہادت میں وضاحت ہو چکی ہے۔ اسی وحدانیت کا مزید اطمینان اِس کلمہ میں۔ یہاں یہ کہا گیا ہے۔ کہ آسمانوں اور زمین کی وسعت میں جس قدر ملک ہے اُسی کے واسطے ہے خطۂ ارض پر جو دعوےٰ کیا جاتا ہے کہ ملک بادشاہ کا یا فلاں قطعہ زمین فلاں بن فلاں کا ہے قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ زمین کو اور جو کچھ اس میں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور ہر ایک تعریف کا حقیقی مستحق وہی ہے اور اُسی کو دائمی زندگی حاصل ہے اور کبھی موت نہیں۔ ہر ایک جلال اور بزرگی کا مالک ہے اور جو کچھ بھی بھلائی پہنچ رہی ہے اِس میں اُسی کا ہاتھ کار فرما ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مقصود حقیقی۔ یہی ہے کہ خطۂ ارض کی وسعت میں انسانوں کی طرف سے ہمچو ما دیگرے نیست کے جس قدر دعوے کئے جاتے ہیں۔ وہ سب باطل ہیں۔ کیونکہ کسی ایک کے ہاتھ میں بھی ایسی قدرت حاصل نہیں۔ کہ وہ کسی چیز کو زندہ کر سکے۔ جیسا کہ وسعت ارض میں دیکھا جا رہا ہے۔ کہ باوجود ہوا۔ حرارت اور مٹی کے ہر جگہ موجود ہونے اور زمین میں کئی قسم کے بیجوں کے مخفی رہنے کے پانی کی امداد کے بغیر ان تخم ہائی موجودہ یا خطۂ ارض کو زندہ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں اور بعض ایسے تخم پھر بھی زمین کے اندر پنہاں موجود رہتے ہیں۔ جن کی روئیدگی کا موسم نہیں ہوتا۔ اور انہیں ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کا اتحاد کچھ گزند نہیں پہنچاتا اور اس وقت تک محفوظ رہتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی ذات کو ان کا ایسا رکھنا منظور ہے۔ اور جب وہ کسی کو بھلائی یا برائی پہنچانا چاہتا ہے۔ تو اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ جیسا کہ بھیر زمین سے کئی ایک تباہیوں کے مناظر دیکھے جا رہے ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت عطا کرنے کا سلسلہ دیکھا جا رہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

قانون قدرت سے عقل اور حوصلہ کو منور کرنے والی مثالیں:-

۱۔ یہ کہ زمین اور آسمان کی وسعت میں اللہ تعالیٰ کی ذات نے نظام شمسی کو ایک موجب قرار دے رکھا ہے جس میں سورج گرمی پیدا کرنے کے لئے اور چاند۔ سیارے اور ستارے سردی پیدا کرنے کے لئے دن اور رات پیدا کرنے والی اور سردی اور گرمی کے سمان پیدا کرنے والی دوگونہ گردشوں میں ہر وقت مصروف دیکھے جاتے ہیں اور جو اختیار اور ذمہ داری ہر ایک کے لئے معین ہے اس کو بجالاتے ہوئے ایک ایسے مرکز پر رواں رہتے ہیں کہ نہ تو انکی رفتار میں فرق واقعہ ہوتا ہے اور نہ ہی باہمی تصادم کا امکان ہے۔ اور جب تک یہ نظام موجود ہے۔ کائنات عالم بھی موجود ہے۔

(۲) سورج اپنی گرمی سے پانی کو بخارات کی صورتمیں زمین سے اٹھاتا ہے اور چاند اور ستاروں کی سردی بخارات کو منجمد کرکے شبنم یا بارش کی صورتمیں جہاں کہیں اللہ تعالےٰ کی ذات کو اس پانی کا پونچانا مطلوب ہوتا ہے انہی سرد اور گرم تاثرات سے ہوا کو متحرک کرکے پونچانے میں مصروف ہے۔ اور پھر ہوا جب آندھی کی صورت اختیار کرتی ہے تو درختوں اور دیگر روئیدگیوں کی جڑوں تک جھکولوں کے ذریعہ ان کو ہلا ہلا کر جڑوں کی آخری منزل تک اپنے (ہوا) کے پونچنے کا سامان بن جاتی ہے۔

یہ وہ سبق ہے۔ جس سے انسانوں نے مستفید ہوکر نہریں۔ چاہات اور تالاب احداث کرکے اور پانی کو اپنے قابو میں لاکر کھیتی باڑی اور باغ کیاری کا انتظام قائم کرکے مخلوق خدا کی خدمت کو اپنے ذمہ لیا۔ اور یہ افضل ترین جماعت ہے۔ جو خدمت خلق میں اللہ تعالےٰ کی پیروی کررہی ہے۔ کیونکہ انکے کھیتوں سے کیڑے۔ مکوڑے۔ جانور۔ چرند۔ پرند۔ بغیر استحقاق کے بھی فیض یاب ہوکر حمد باری تعالےٰ فرماتے ہیں۔ اور ان کے مہیا کردہ پانیوں سے سیر ہوکر زندگی کی احسنیت کو مکمل کرتے ہیں۔ اور ان خدمات کی بجا آوری میں کبھی ایسے انسانوں نے تنگ ہوکر اپنے مشغلہ سے انحراف نہیں کیا۔

اس طرح سے ہر درخت اور ہر روئیدگی نشو و نما حاصل کرکے اور اپنی پختگی پر پونچکر نسل انسانی اور دیگر مخلوق کی زندگی کے سامان پوری کررہی ہے۔ اور جب تک یہ نظام موجود ہے۔ کائنات عالم بھی موجود ہے۔

(۳) اللہ تعالےٰ کی ذات ایسی صورت میں نسل انسانی کی تکمیل چاہتی ہے۔ کہ جس طرح سورج (اسرافیل فرشتہ) اپنے معاونین چاند۔ سیاروں اور ستاروں کو کار آمد رکھ کر اور خود بھی ان کے ساتھ یکساں رفتار سے دوگونہ گردشوں میں محو رہ کر کائنات عالم کی ہرایک چیز تک ہوا۔ حرارت۔ اور پانی کو پونچانے میں مصروف عمل ہے۔ زمینی بادشاہتیں بھی اسی نظام عمل کی پیروی کریں۔ اور ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانیوں پر متحدہ تصرف حاصل کرکے اس طرح شاغل بکار رہیں۔ کہ ہرایک چیز پایۂ تکمیل بھی حاصل کرتی چلی جاوے اور ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانیوں کو اس طرح کار آمد بنایا جاوے کہ ان کے استعمال میں ہرایک ہستی آزاد ہو۔ اور جس طرح سورج۔ چاند۔ ستارے اور سیارے حسابی دائروں کے اندر مقید ہیں اور ہر ایک چیز ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے عناصر کو جس جس تناسب سے حاصل کرکے حسابی دائروں میں زندگی کی نشوونما۔ تربیت اور تکمیل حاصل کررہی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ان حسابی دائروں کی تقلید میں نسل انسانی کو بھی ایسے حسابی دائروں میں مقید کیا جاوے۔ جس سے ہوا۔ حرارت مٹی اور پانی کے متحدہ نظام میں آکر جس قدر اشیاء بھی بحر و بر اور فضاء آسمانی میں دیکھی جارہی ہیں۔ تکمیل پذیر ہوں اور ان کو ایسے طریق پر کار آمد بنایا جاوے۔ کہ جس سے انسانوں میں بھی وہی اخوت قائم ہوجاوے جسکو اللہ تعالےٰ کی ذات نے روح کی صورت میں ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی سے۔ بلجہت رہنے میں اختیار کررکھا ہے کیونکہ نسل انسانی اس کے امین اور نائب ہونے کی سرفرازی تبھی مکمل کریگی۔ جب ایک متحدہ محاذ قائم کریگی۔ اور باہمی خصومت اور خود غرضیوں کی ہرایک بدعت کو رفع کرنے میں کامیاب ہوجاوے گی بعد اس کے لئے اور بھی بہت سی مثالیں قابل بیان ہیں مگر بخوف طوالت ابھی ان کو نظر انداز کیا جا

رہا ہے۔ البتہ نماز۔ روزہ اور زکواۃ کے بیانات میں انکو واضح کردیا جاویگا

۵۔ پانچواں کلمہ استغفار۔ یعنی توبہ کرنا اور معافی مانگنا۔

نفس مضمون۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب اذنبتہ عمداً او خطاً سراً او علانیۃ واتوب الیہ من الذنب الذی اعلم ومن الذنب الذی لا اعلم انک انت علام الغیوب وستار العیوب وغفار الذنوب ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

عام مروجہ معنی۔ معافی مانگتا ہوں میں اللہ سے جو میرا مددگار ہے ہر گناہ کی جو میں نے کیا جان کر یا بھول کر چھپ کر یا ظاہر اور میں توبہ کرتا ہوں اُس کی درگاہ میں ہر گناہ سے۔ جو میں جانتا ہوں اور اُس سے جو میں نہیں جانتا۔ بے شک تو ہی جاننے والا ہے غیب کا اور چھپانے والا عیبوں کا اور بخشنے والا گناہوں کا اور گناہ سے بچاؤ اور نیکی کی توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے جو بلند اور بڑی عظمت والا ہے۔

حقیقت افروز معنی۔ ان تین چار دل کلمات میں جہاں مظاہرات قدرت کو نگاہ میں رکھ کر عقل اور حوصلہ میں وسعت اور فراوانی حاصل کرنے کی تعلیم مضمر ہے۔ اب انسان کے خیالات اور خواہشات کو قوانین قدرت کی مطابقت میں لانا تعلیم دیا جا رہا ہے تاکہ انسان ہر قسم کے خیالات اور خواہشات کو پاکیزگی پر مجتمع کر سکے اور اُس کو معلوم رہے کہ دل کی پاکیزگی باقی تمام اعضاء کو پاکیزہ کرنے کی پائدار دلیل ہے۔ جو ہر بشر کی ہدایت کے لئے ہے کہ ہر گناہ کی جو جان بوجھ کر یا بھول سے ہوا اور چھپ کر یا ظاہر ہوا اور جس کو جانتا ہوں یا نہیں جانتا اللہ تعالےٰ کی ذات سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں یا عہد کرتا ہوں کہ آئندہ ہر گناہ سے اپنے آپ کو بچاؤنگا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ہی عیب یا غیب کا جاننے والا ہے۔ چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور ہر گناہ سے بچاؤ اور نیکی کی امید اللہ ہی کی مدد سے ہے جو بلند اور بڑی عظمت والا ہے۔

مقصود حقیقی۔ یہی ہے کہ جب انسان اپنے اچھے اور برے اعمال پر خود بھی نگاہ رکھے اور اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ میرے ہر عیب و ثواب کو معلوم کرنیکے وسائل اللہ تعالےٰ کی ذات نے موجود کر رکھے ہیں۔ اور جس کی تقلید پر حکومت ارضی پر واجب آتی ہے کہ حسابی اعداد و شمار کا سلسلہ قائم کر کے ہر آدمی کی عملی زندگی کے ریکارڈ موجود رکھنے اور پھر اسی ریکارڈ کے مطابق ہر بشر کی جزا و سزا یعنی معاشرتی آسائشوں کے نظام کو استوار کرے تو ممکن نہیں کہ کوئی شخص اپنے اپنے فرائض منصبی سے کوتاہی یا ایک دوسرے کی تکلیف یا چوری۔ ڈاکہ زنی۔ گداگری شعبدہ بازیوں اور دیگر قسم کے مکر و فریب کی چالیں عمل میں لاکر انحراف احکام حکومت کرے یا دوسروں کے لئے باعث تکلیف ہو۔ کیونکہ جب ہر بشر کے دماغ یا عقل میں یہ بات سمائیگی کہ حکومتی نظام پر ہی ہر نیکی اور بدی کا دار و مدار ہے اور کسی شخص کے عیب و ثواب حکومت سے چھپ نہیں سکتے۔ تو لازمی طور پر جمیع انسانی دنیا ہم خیال اور ہم رنگ ہو جاویگی۔ اور ہر ایک مخاصمت اور خود غرضی ختم ہو جاوے گی جس کے بعد وہی منظر قائم ہو جاوے گا جو قوانین قدرت کی روانی میں دیکھا جا رہا ہے اور نسل انسانی کے اپنی منازل عروج (امین اور نائب خدا) پر پونہچنے کی یہی راہ ہے۔

قانون قدرت سے عقل اور حوصلہ کو منور کرنے والی مثالیں۔ جو کہ اس قاعدہ دکھلا رہیں نسل انسانی
کو یکجہت رکھنے کی عملی تعلیم دی جا رہی ہے جس کا تعلق انسانی جذبات اور خواہشات کو ایک مرکز پر قابو
کرنے سے ہے۔ اسواسطے جو انسان انہیں اصولوں یا قوانین اللہ کو کھوٹا خیال کرتے ہیں۔ انہیں ہندوستان کی تاریخ پر
نظر دوڑانی چاہیئے۔ کہ خیالات اور خواہشات باہمی تنگ دودمیں خودغرضیاں واقعہ ہونے کی وجہ سے یہاں کے
رہنے والے کس طرح ابتدا سے ہی غیر ملکی حکومتوں کے طلبگار چلے آرہے ہیں۔ اور ملک کے ذرائع ترقی
یا مال و دولت کو غیروں کی بھینٹ چڑھائے اور اپنے لئے صرف غداّرانہ صورتیں اختیار کر کے اپنوں
ہی کو ہر ایک عیب کا مجموعہ بنا کر قانون الٰہیات سے انحراف کر رہے ہیں۔ انکی برائے نام عبادت بھی محض
دکھاوہ ہی ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے ہر مذہبی عنصر کی عبادت میں اگر کچھ بھی اللہ تعالےٰ کی قدرت سے سبق
آموز ہوکر ہندوستانی باشندوں میں اخوت پیدا کرنے کا خیال ہو تو کسی ایک طرف سے بھی قوانین
قدرت کو مدنظر رکھکر جملہ مذاہب کو ہم آہنگ کرنا مشکل نہیں رہتا۔ جبکہ ہر بشر دیکھ رہا ہے۔ کہ سورج
معہ اپنے ہمراہی سیاروں اور ستاروں کے ایک متحدہ محاذ قائم کر کے کائنات عالم کی جمیع مخلوق کی زندگی
کا باعث ہو رہے ہیں۔ عناصر اربعہ امر ربی یا روح کی معیت میں ہر ایک چیز کو اسکے دائرہ کے اندر کمال
تک پہنچانے میں یکجہت چلے آرہے ہیں۔ ایک درخت کے پتے فضا آسمانی سے اور جڑیں زمین سے غذا
حاصل کر کے ان غذاؤں کا تبادلہ کرنے میں ایسے یکجہت ہیں۔ جس سے تنا تنومندی حاصل کر کے اس اتحاد
کے صدقے میں اپنا پھل۔ پھول۔ سایہ اور دیگر آسائشیں مخلوق خدا کو پیش کرتا رہتا ہے صد افسوس کہ
ہندوستان کے ان خودغرض بھائیوں نے اپنی نااتفاقیوں سے اپنے تمام اثاثہ کو جس طرح تباہ و برباد کر کے
غیر ملکی مالکان کے گھروں میں پہنچا دیا ہے۔ اُس سے قطع کراب دیگر ہمسایہ دار ان مالکان کو نکالکر اپنا
تسلط جمانے کی جنگ لڑ رہے ہیں اور ہندوستان کے باشندوں کی وہی ذہنیت اپنی خرابیاں رفع
کر کے اپنے پاؤں آپ کھڑا ہونے کی بجائے پھر غیروں کی پیش قدمی پر تلی ہوئی ہیں اور ہر ایک
جماعت یہ چاہتی ہے کہ اُسے وقار حاصل ہو۔ مگر یہ کسی ایک کی خواہش میں موجود نہیں۔ کہ ملک یکجہت
ہو اور ملکی وقار قائم ہو۔ کیونکہ ہر ایک جماعت اپنے خود ساختہ طور اور طریقوں کو استعمال میں لارہی
ہے اور قطعاً" دیکھا ہی نہیں جاتا۔ کہ جب جملہ مذاہب کی بنیادی تعلیم ایک ہے۔ تو جس قدر اختلافات
بنائے مخاصمت بن رہے ہیں۔ مذہبی اصولوں پر ان کی اصلاح کی جاوے۔ اور جس طرح مختلف قسم
کی روئیدگیاں۔ مختلف قسم کی دیگر مخلوق اپنی غذائیت کے حصول اور اپنے جذبات و بلنار کی
تکمیل میں خود پرستیوں کو بالائے طاق رکھ کر خدمت خلق کے فرض کو بجالاتی ہیں۔ الانسان کیوں ان
سے عاری ہیں۔

متکبر۔ دولتمند۔ اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیم یافتہ اور عالیشان محلات میں رہنے والوں کو جو ملک میں ہڑتالیں
سٹرائکیں اور دیگر قسم کی نفاق انگیز چالوں کے عادی بن کر اگر ملک کو اپنی ان چالوں سے ڈرا دیتے ہیں
تو انہیں اسوقت کا بھی انتظار کرنا چاہیئے۔ جب کسان اور مزدور کھیتی اختیار کر کے زراعت۔ تجارت صنعت اور

حرفت کے جملہ مشاغل کو اپنی تحویل میں لے کر ہر ایک پیشہ کو پایہ تکمیل پر پہنچاتے ہیں اور پھر ہر ایک چیز کو کارآمد بناتے اور بلاتفریق مذہب وملت جہاں جہاں کوئی جماعت کام کر رہی ہے ان کے وسائل معاشرت کو وہاں تک اور جملہ سرمایہ کو ایک مرکز پر مرکوز کر کے لوہار۔ ترکھان۔ نائی۔ دھوبی۔ جولاہا۔ کمہار۔ زرگر۔ بزاز۔ تیلی۔ دھنیہ وغیرہ کو ملیسی تنظیم میں لانے پر قادر ہو جاویں گے۔ جو رواجات دہی میں قانونی طور پر ہے۔ اور پنچائتی فیصلہ جات کے ذریعہ وکیلوں اور دیگر دلالوں کے محتاج نہیں رہیں گے اور اپنی اجناس کو اپنی ضروریات سے زیادہ ہونے کی صورتمیں مہنگے نرخوں پر فروخت یا بعض دیگر اشیا کے تبادلہ میں دینا اپنے تابع کر لیں گے۔ تو اس وقت اُن کی پوزیشن کیا ہوگی۔ یاد رکھنے والی بات ہے کہ جب اشیا کو پایہ تکمیل تک پہنچانے والے انسان کے لئے اللہ تعالےٰ کی صفات یعنی فرشتے تک سجدہ کریں تو یہ اس جاہل طبقہ کاشتکاروں یا ماتحتاں میں باہمی اخوت قائم ہو گئی۔ آپکو بھی سربسجود ہونا پڑیگا جس کا آج بھی اعتراف ہے کہ زمیندار کو بادشاہ کہا جاتا ہے۔ مگر عملاً انکار ہے۔ اور یہی اعتراف جو دستخط کا باعث بے عمل ہونے والا ہے۔ اُس وقت سے پہلے کہ کاشتکار طبقہ پاک اور ناپاک کو جدا جدا کرنے پر خود مائل ہوتے اہل علم۔ اہل عقل اور اہل حوصلہ افراد کے لئے لازم ہے کہ بہترین تدابیر سے وہ فضاء پیدا کریں۔ جس سے زمین۔ مکانات۔ حکومت۔ سرمایہ اور جملہ کاروبار متحدہ محاذ قائم کریں۔ اور ہر تدبیر کی بناء قوانین ربّانی پر ہو

۱۶ چھٹا کلمہ ردّ کفر۔ یعنی وہ وسائل جن سے نااتفاقیوں کو دور کر کے اتحاد ممکن کیا جاسکتا ہے

نفس مضمون۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُہْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّہَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ○

عام مروّجہ معنی۔ اے اللہ تحقیق میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ شریک بناؤں تیرا کسی چیز کو کہ جانتا ہوں اُس کو اور معافی مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں نہیں جانتا اس کو میں نے توبہ کی اس سے اور بیزار ہوا کفر سے، اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلخوری سے اور گندی باتوں سے اور بہتان سے اور سب گناہوں سے اور میں ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

حقیقت افروز معنی۔ اولیں چار کلمات میں قیام اتحاد کے لئے قوانین قدرت سے اور پانچویں کلمہ میں انسان کے خیالات اور جذبات پر قابو حاصل کر کے اتحاد اور یکجہتی کی جس تعلیم کا سبق دیا گیا ہے۔ اس کلمہ میں بھی اسی تعلیم کی طرف اعادہ کیا گیا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ کی ذات کو لاشریک تسلیم کرتے ہوئے کسی غیر کی عبادت سے لازم آتا ہے اور قسم کیا گیا ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالےٰ کا شریک گردانا جاتا ہے میں جانتا ہوں اور یہ غلط ہے کہ میں نہیں جانتا اور بعد معافی کے میں نے توبہ کی یا عہد کیا اور میں بیزار ہوا ایسے تمام اعمال و افعال سے جو کفر۔ شرک۔ جھوٹ۔ غیبت۔ بدعت۔ چغلخوری گندی باتوں۔ بہتان سے اور گناہ سے جو انسانوں میں دشمنی اور مخاصمت پیدا کرتے ہیں اور میں اللہ یا اللہ تعالےٰ کی ذات۔ صفات۔ کتاب اور رسولوں پر اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے بغیر اور کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ

کے رسول ہیں۔

مقصود حقیقی۔ وہی ہے جو پانچویں کلمہ کے مقصود میں بیان ہو چکا ہے اور قوانین قدرت سے عقل اور حوالہ کو منوّر کرنے والی مثالیں بھی وہی کافی ہیں۔ جن کا تذکرہ پانچویں کلمہ کی وضاحت میں آچکا ہے اللہ تکبر کرنے والوں نفاق ڈالنے والوں۔ خود غرضوں۔ دولتمندوں۔ ذاتی وجاہت کے بغیر دوسری مخلوق کی بہبودی سے تغافل کرنے والوں محتاجوں اور قابل رحم اشخاص کو چھوڑ کر اپنی پیٹ بھرنے پر قائم ہونے والوں اور اتحاد اور ترقی کے جملہ وسائل کو پس پشت ڈالنے والوں کی آگاہی کے لئے اللہ تعالےٰ کے چند احکام درج کر دینے ضروری ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کے احکام کا ہر بشر تک پونچانا ضروری ہے۔

سورۂ بقرہ رکوع ۲ آیات ۱۰ تا ۱۲ کہ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو صلح کار ہیں۔ خبردار ہو وہی فساد کرنے والے ہیں۔ لیکن سمجھتے نہیں۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں کیا ہم بھی اُسی طرح ایمان لائیں جس طرح احمق آدمی ایمان لائے ہیں۔ خبردار رہو۔ وہی احمق ہیں لیکن جانتے نہیں اور سورہ بقرہ رکوع ۷، آیت ۵۸ میں کثرت کی خواہش کو ذلّت اور محتاجی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جو بنی اسرائیلیوں کی نسبت ہے۔ کہ جب تم نے کہا اے موسےٰ ہم ایک کھانے پر صبر نہ کریں گے تو ہمارے لئے اپنے رب کو پکار کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین سے اگتی ہیں۔ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز۔ تو موسےٰ نے کہا کیا تم اچھی چیزوں کو ادنےٰ چیزوں سے بدلنا چاہتے ہو۔ کسی شہر میں اتر جاؤ جو مانگتے ہو تم کو ملے گا۔ اور اُن پر ذلّت اور محتاجی ڈالی گئی اور خدا کا غضب لے کے پھرے یہ اس لئے کہ وہ خدا کی نشانیوں سے کفر کرتے تھے اور ناحق نبیوں کو قتل کیا کرتے تھے۔ اس لئے کہ نافرمان تھے اور حد سے نکل جاتے تھے۔ اور سورہ بقرہ رکوع ۱۶ آیت ۱۳۲ میں یکجہتی کی تعلیم کو جن مختصر سے الفاظ میں واضح کیا گیا ہے اور اُس کے اثبات میں کائنات عالم کی ہر ایک چیز شاہد ہے اس کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ اور ہم اُس کی بندگی کرتے ہیں۔ رنگ اللہ کا ہے اور کس کا رنگ اللہ سے بہتر ہے ہم اسکی بندگی کرتے ہیں اے سورۂ آل عمران رکوع ۷، آیت ۷۹ بر اُن کا عمل ہے۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم پر جاہلوں کے حق کا گناہ نہیں ہے اور وہ خدا پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ اور سورہ آل عمران رکوع ۱۸ آیات ۱۷۱ تا ۱۷۳ میں جو فیصلہ اللہ تعالےٰ کی ذات نے محفوظ فرما رکھا ہے کہ وہ امن پسند انسانوں کی امداد فرمائے گا کبھی فراموش نہیں ہو سکتا۔ جو بالفاظ ذیل ہے۔ کہ جنھوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا وہ ہرگز خدا کو کچھ ضرر نہ پونچا سکیں گے اور اُن کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے اور کافر یہ گمان نہ کریں کہ ہم جو انہیں ڈھیل دیتے ہیں وہ اُن کے حق میں بہتر ہے ہم تو انہیں اس لئے مہلت دیتے ہیں کہ وہ گناہ میں بڑھتے جائیں اور ان کے لئے رسوائی کا عذاب ہے۔ اور خدا ایسا نہیں کہ وہ مومنوں کو اسی حالت پر چھوڑے رکھے جس پر تم اب ہو۔ یہاں تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے جدا کر دیگا اور سورہ آل عمران رکوع ۲۰ آیت ۹۶ کی تشریح بھی عملی پیرایہ ہو کر رہے گی۔ جو کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے۔ یہ اُن کے لئے تھوڑا سا فائدہ ہے پھر دوزخ ہے۔ اور وہ برا بچھونا ہے۔ اور مائدہ رکوع ۱۵ آیات ۱۲ تا ۱۵ میں نصاریٰ کے زوال بھی اظہر من الشمس ہے۔ کہ یہ لوگ از حد شکر گذار ہیں اسلئے ان پر وعدہ کا عذاب پورا ہوا۔ رہے

جو یا بیں الفاظ ہے۔ کہ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تیرے رب میں ایسی قدرت ہے کہ آسمان سے ہم پر ایک خوان نازل کرے۔ عیسیٰ نے کہا اللہ سے ڈرو۔ اگر تم مومن ہو۔ وہ بولے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان ہو اور ہم جانیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس پر گواہ ہیں۔ عیسیٰ بن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے رب آسمان سے ہم پر ایک خوان نازل کر کہ ہمارے لئے عید ہو۔ ہمارے پہلے اور پچھلوں کے لئے اور تیری طرف سے ایک نشان ہو۔ اور ہمیں رزق دے اور تو بہتر رزق دینے والا ہے۔ خدا نے کہا وہ خوان میں تم پر نازل کرونگا پھر جو کوئی اس کے بعد کافر ہو جائے گا اُسے ایسا دکھ دونگا۔ کہ ویسا دکھ جہاں میں کسی کو نہ دونگا۔ جو سورۂ ابراہیم رکوع، کی رو سے کہ جب ظالموں کو سزا دینے کا وقت آئیگا آگ کرتوں کی شکل میں اُن سے ہم آہنگ ہوگی اور ہر کسی کو اُن کی کمائی کا بدلہ مل جائے گا۔ اس وقت زمین کا نقشہ بھی بدل جائے گا۔ جو قرآن میں یا یں الفاظ مذکور ہیں۔ کہ (اے محمدؐ) تو گمان نہ کر کہ اللہ ظالموں کے کام سے بے خبر ہے۔ اُن کو تو اُس دن تک مہلت دیتا ہے جس میں آنکھیں اوپر لگی رہ جائیں گی۔ اپنے سر اوپر اٹھائے دوڑتے پھریں گے ان کی آنکھیں ان کی طرف نہ لوٹیں گی اور اُن کے دل اڑ جائینگے اور لوگوں کو اُس دن سے ڈرا جس دن اُن پر عذاب آئیگا۔ تب ظالم کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں تھوڑی مدت تک مہلت دے۔ کہ تیری دعوت کو مانیں اور رسولوں کے تابع ہوں۔ کیا تم پہلے قسمیں نہ کھاتے تھے کہ تمہیں کچھ زوال نہ ہوگا۔ اور جن کفار سابق نے اپنی جانوں پر ستم کیا تم ان کے گھروں میں رہتے تھے اور تم پر کھل چکا تھا۔ کہ ہم نے اُن سے کیا سلوک کیا تھا۔ اور ہم کہاوتیں تمہیں سنا چکے تھے اور وہ اپنا مکر کر چکے ہیں۔ اور اُن کا مکر اللہ کے سامنے ہے اور اُن کا مکر ایسا نہیں کہ اُس سے پہاڑ ٹل جائیں۔ سو تو یہ خیال نہ کر کہ اللہ اپنا وعدہ اپنے رسولوں سے خلاف کریگا۔ بے شک اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے۔ جس دن یہ زمین ایک اور زمین سے بدل دی جائیگی اور سب آسمان بھی اور اللہ اکیلے زبردست کے سامنے سب نکلینگے اور تو اُس دن گنہگاروں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھے گا۔ اُن کے کرتے گندھک یا رال کے ہونگے اور اُن کے چہرے آگ چھپائے گی تاکہ خدا ہر کسی کو اُس کی کمائی کا بدلا دے۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ لوگوں کو پہنچا دینا ہے اور تاکہ وہ اس سے ڈرتے جائیں اور جانیں کہ وہی ایک معبود ہے۔ اور تاکہ عقلمند نصیحت پکڑیں۔

دوسرا اور تیسرا رکن ۔ نماز اور زکوٰۃ

جن کے ذریعہ بتقلید قوانین قدرت یعنی سورج ۔ چاند ستاروں اور ستاروں کے نسل انسانی کے جملہ پیشہ وروں میں ایسی یکجہتی پیدا کرتا ہے ۔ جو سورج کی شعاعوں کی مانند آمدنی کے جملہ ذرائع کو ایک آئین پر مجتمع کر دیں ۔ اور پھر جمع شدہ سرمایہ کو چاند ستاروں اور ستاروں کی ٹھنڈک پہنچانے والی لہروں کی طرح ہر ایک

زندگی تک ایک پائیدار اصول مقرر کر کے پہنچانے میں
مصروف رہیں ۔ اور خودی یا خود غرضی کا کسی ایک انسان
میں وجود تک باقی نہ رہے ۔ اگر کوئی انحراف کرے
تو اسے بھی پر امن طور اور طریقوں سے ہی اصلاح پر لیا جاوے
تا آنکہ ظلمت اور جہالت کا نام تک مٹ جاوے
اور دشمنی پیدا ہی نہ ہو سکے

(۱) دل اور دماغ کی صفائی سے پہلے وضو کے ذریعہ جسم کو پاک و صاف کرنا ۔ تا کہ مجلسی آداب قائم ہوں ۔

سورۂ مائدہ رکوع ۲ آیت ۸ ۔ ۹ ۔ مسلمانو ! جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہو تو اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھو لیا کرو اور اپنے سروں پر مسح کر لیا کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک ۔ اور اگر ناپاک ہو تو غسل کر لیا کرو ۔ اور جو بیمار ہو یا مسافر یا کوئی تم میں سے پاخانہ سے آئے یا تم نے عورت کو چھوا اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو ۔ اس مٹی سے اپنے ہاتھ اور منہ مل لیا کرو ۔ خدا تم پر مشکل رکھنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا اور تم پر اپنا احسان پورا کرنا چاہتا ہے ۔ شاید تم شکر کرو ۔

(۲) ان حالتوں میں ممانعت نماز جب کہ عقل پاکیزگی قبول نہ کر سکے ۔ تا کہ بیہودہ گوئی کا انسداد قائم ہو ۔ سورۂ نساء رکوع ۷ آیت ۴۳ ۔

مسلمانو ! جب تم نشہ میں ہو ۔ تو نماز کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ جب تم سمجھنے لگو کہ کیا کہتے ہو ۔ اور نہ بحالت جنابت جب تک غسل نہ کرو ۔ اگر مسافرت میں ہو مضائقہ نہیں اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر یا کوئی تم میں سے پاخانہ سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو پھر اپنے مونہوں اور ہاتھوں پر مسح کر لیا کرو ۔ بے شک خدا معاف کرنے والا بخشنے والا ہے

(۳) نماز میں زینت یعنی لباس پہننے کا حکم اور فضول خرچی کی ممانعت۔ تاکہ یگانگت اور یکجہتی قائم رہا ہو۔ سورۂ اعراف رکوع ۳ آیت ۲۹
اے بنی آدم۔ ہر نماز کے وقت اپنی زینت (لباس) لے لیا کرو۔ اور کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو کہ وہ فضول خرچوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۴) نماز اور زکوٰۃ کی احسنت اور اخراجات میں یکجہتی قائم کرنا تاکہ صف بندیاں استقامت حاصل کریں۔

۱ سورہ بقرہ رکوع ۲۲ آیت ۱۷۷۔ نیکی صرف یہی نہیں کہ اپنے مونہہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو۔ لیکن نیکی اُس کی جو خدا پر اور آخری دن پر اور فرشتوں پر اور کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لائے اور مال باوجود محبوب ہونے کے قرابتوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور منگتوں کو دے اور گردنیں چھوڑانے میں خرچ کرے۔ اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور قول و قرار کر کے اپنا عہد پورا کرے۔ اور وہ جو سختیوں اور تکلیفوں میں اور بوقت جنگ جہاد میں صابر ہیں۔ وہی سچے اور پرہیزگار ہیں۔

(۲) سورۂ بقرہ رکوع ۲۶ آیت ۲۱۱۔ اے محمدؐ۔ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہم کیا چیز خرچ کریں تو کہہ جو مال تم خرچ کرو وہ والدین اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے لیئے ہے اور جو نیکی کرو گے وہ اللہ کو معلوم ہے۔

۳ سورۂ بقرہ رکوع ۲۷ آیات ۲۱۶ - ۲۱۷۔ اے محمدؐ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں تو کہہ جس قدر حاجت سے زیادہ ہو یوں اللہ تمہارے لیئے آیتیں بیان کرتا ہے شاید تم فکر کرو۔

(۵) پیدل چلنے اور سواری میں بھی نماز کو قائم رکھنے کا حکم تاکہ بوجہ غفلت یا ڈر نا پاکی اثر انداز نہ ہو۔ سورۂ بقرہ رکوع ۳۱ آیات ۲۳۹ - ۲۴۰
نمازوں سے اور بیچ والی نماز سے خبردار رہو اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے ہوا کرو پھر اگر تم کو خوف ہو تو پیادہ یا سوار ہی نماز پڑھو۔ پھر جب امن میں آجاؤ تو خدا کو یاد کرو۔ جیسا کہ اُس نے تم کو وہ باتیں سکھلائیں جو تم نہ جانتے تھے۔

۶ بحالت سفر یا خوف نماز میں تخفیف کر لینے کا حکم۔ تاکہ بوجہ غفلت یا ڈر ناپاکی اثر انداز نہ ہو اور حفاظت مقدم رہتے اور سردار قوم کی حفاظت کا انتظام بھی مدنظر رہے۔ سورۂ نساء رکوع ۱۵ جب تم زمین میں سفر کرو اور کافروں کی طرف سے فتنہ میں پڑنے کا تمہیں خوف ہو تو نماز میں سے کچھ کم کر دینا گناہ نہیں ہے۔ کیونکہ کافر تمہارے صریح دشمن ہیں۔ اور اے محمدؐ جب تو ان میں ہو اور ان کے لیئے نماز قائم کرنے تو چاہیئے کہ ایک جماعت مسلمانوں کی ہتھیار بند ہو کر تیرے پاس کھڑی ہو پھر جب وہ سجدہ کر چکیں۔ تو وہ تمہاری پشت پر جائیں اور دوسری جماعت آجائے جس نے نماز نہیں پڑھی اب وہ تیرے ساتھ پڑھیں اور اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھیں۔ کافروں کی آرزو ہے۔ کہ کاش تم اپنے ہتھیاروں اور اسباب سے غافل ہو جاؤ۔ اور وہ تم پر یکبارگی دھاوا کریں۔ اور اگر تم بارش کی تکلیف یا بیماری کے سبب

مارنے کے ہتھیار رکھ دو۔ تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ البتہ اپنا بچاؤ کر لو۔ اللہ نے کافروں کے لئے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر جب تم نماز پڑھ چکو۔ تو کھڑے اور بیٹھے خدا کو یاد کرو۔ پھر جب تم کو اطمینان ہو تو پوری نماز پڑھو۔

کیونکہ مسلمانوں پر اوقات معینہ میں نماز فرض کی گئی ہے اور ان کا پیچھا کرنے سے سست نہ ہو اگر تم بے چین ہو تو وہ بھی بے چین ہیں۔ جیسے کہ تم بے چین ہو اور تمہیں خدا سے امید ہے جو انہیں نہیں ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۷) نماز اور زکوٰۃ کے ذریعہ پاک اور ناپاک کی تمیز۔ تاکہ ہر فرد مال اور جان کی قربانیوں سے صف بندیوں میں شامل رہے۔ سورۂ توبہ رکوع ۳ آیات ۱۷-۱۸

مشرکوں کا کام نہیں۔ کہ اپنی جانوں پر کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ کی مسجدیں آباد کریں۔ ان کے اعمال ضائع ہوئے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ خدا کی مسجدیں فقط وہ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ پس توقع ہے کہ وہی ہدایت یافتہ ہوں گے

(۸) نماز اور زکوٰۃ کی تعلیم سے مشرکوں کے پاک کرنے کا حکم۔ تاکہ ہر بشر یکجہتی کے دائرہ میں شامل رہے۔

(۱) سورۂ توبہ رکوع ۱ آیات ۴ تا ۶۔ جن مشرکوں سے تم نے عہد کیا تھا پھر انہوں نے تمہارے عہد میں کچھ قصور نہیں کیا اور کسی کو تمہارے مقابلہ میں مدد نہیں دی۔ ان سے ان کا عہد ان کی مدت تک تم پورا کرو۔ اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے پھر جب حرمت کے مہینے گذر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور پکڑو اور گھیرو۔ اور ہر گھات کی جگہ میں ان کے لئے بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے۔ یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سنے پھر اسے اس کے امن کی جگہ پہنچا دے یہ اس لئے ہے کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔

۲ سورۂ توبہ رکوع ۲ آیات ۱۰ تا ۱۲۔ مشرک کسی مسلمان کے حق میں خویشی اور عہد کا کچھ لحاظ نہیں کرتے اور وہی زیادتی پر ہیں۔ سو اگر وہ توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ اور ہم اہل علم کے لئے پتے کھولتے ہیں۔ اور جو وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم ان کفر کے اماموں سے لڑو۔ ان کی قسمیں کچھ نہیں۔ شاید وہ باز آجائیں۔

۹ نماز اور خرچ یا جان اور مال کو صف بندیوں میں لانے کی تلقین۔ تاکہ امن وچین قائم رہے۔

(۱) سورۂ بقرہ رکوع ۱۹ آیات ۱۵۱ تا ۱۵۲۔ مومنو! صبر اور نماز سے قوت حاصل کرو۔ بے شک خدا صابروں کے ساتھ ہے اور جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں۔ ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم اس سے واقف نہیں اور کسی قدر خوف اور بھوک اور جانوں اور

میووں کے نقصان سے ہم تم کو آزمائیں گے اور بشارت دے اُن صابروں کو کہ جب اُن پر مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا کا مال ہیں اور اُسی کی طرف جانے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں پر اُن کے رب کی طرف سے مہربانی ہے اور وہی ہدایت پر ہیں۔

(۲) سورہ بقرہ رکوع ۳۴ آیت ۲۵۵۔ مومنو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اُس میں سے خرچ کرو اُس دن کے آنے سے پہلے جس میں بیع اور دوستی اور شفاعت نہیں ہے اور وہ جو منکر ہیں وہی ظالم ہیں۔

(۳) سورہ انفال رکوع ۱ آیات ۲ تا ۴۔ ایماندار وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام آئے اُن کے دل ڈر جائیں اور جب اُن کے سامنے اُس کی آیات پڑھی جائیں اُن کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں جو نماز پڑھتے اور ہمارا دیا ہوا خرچ کرتے ہیں۔ وہی سچے مومن ہیں اُن کے لیے اُن کے رب کے پاس درجے ہیں اور مغفرت اور عزت کا رزق۔

(۴) سورہ مومنون رکوع ۱۔ ایماندار کامیاب ہوئے۔ وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں اور وہ جو بیہودہ بات سے مونہہ موڑتے ہیں۔ اور وہ جو زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا اپنے ہاتھ کے مال سے کہ اس میں ملامت نہیں پھر جس نے سوا اُن عورتوں کے کچھ اور چاہا تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے اور وہ اپنی نمازوں سے خبردار ہیں وہی میراث لینے والے ہیں جو فردوس کے وارث ہونگے وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۱۰) حکومتی نظام میں صرف آنے والی رقم زکوٰۃ کا صحیح بیان۔ سورۃ توبہ رکوع ۷۔ ۸ آیات ۵۸ تا ۶۰۔ اے محمد۔ کوئی ہے جو تقسیم زکوٰۃ کی بابت تجھے عیب لگاتا ہے۔ سو اگر اُس میں سے انہیں ملے تو راضی ہوں اور جو انہیں اُس میں سے نہ ملے تو فوراً ہی ناراض ہیں اور اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اُس کے رسول نے انہیں دیا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ ہمیں اللہ اور اُس کا رسول اپنی مہر سے پھر کبھی کچھ دے دیگا۔ ہم تو اللہ کی طرف راغب ہیں۔ تو بہتر تھا۔

زکوٰۃ کا مال صرف فقیروں اور محتاجوں کے لئے ہے اور اُن کے لئے جو اُس پر کارندے ہیں اور ان کے لئے جن کے دل اسلام کی طرف راغب کرنے منظور ہیں اور گردنوں کے چھڑانے اور قرضداروں اور خرچ جہاد اور مسافروں کے لئے۔ خدا سے فرض ہو لیا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۱۱) رقوم زکوٰۃ سے انسانوں کے بھلے بُرے کاموں کو مشترک کر کے انہیں دشمنی پیدا کرنے والی جملہ جاہلیت سے پاک انسان بنانا ہے۔ سورہ توبہ رکوع ۱۳ آیات ۱۰۲ تا ۱۰۴
اے محمد۔ جنہوں نے اپنے گناہوں کو مان لیا اور اپنے بھلے بُرے کام کو ملا دیا شاید اللہ انہیں معاف کرے بےشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اُن کے مال سے زکوٰۃ لے کر تو انہیں پاک و صاف کرے اور ان کے لئے دعا خیر کر کہ تیری دعا ان کی تسلی ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور اُن کی زکوٰۃ لیتا اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور اے محمد۔ تو کہہ کہ عمل کرو۔ اللہ اور اُس کا رسول اور مسلمان تمہارے کام دیکھیں گے۔ پھر تم اُس کی طرف جو ظاہر

اور باطن سے واقف ہے لوٹائے جاؤگے سو وہ تمہارے کام تمہیں بتائیگا

(۱۲) نماز اور زکوٰۃ یا جان و مال کو صف بندیوں میں لاکر خرچ کرنا انسانی اعمال سے نیک نتائج پیدا کرنے کے لئے ہے۔ سورہ نمل رکوع ۱ آیات ۱ تا ۶۔

یہ قرآن اور کھلی کتاب (مناظر ارض و سماء) کی آیتیں ہیں۔ مومنوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ جو لوگ آخرت (انجام) پر یقین نہیں رکھتے ان کے اعمال ہم نے اُن کو اچھے کر دکھلائے ہیں۔ سو وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو بری طرح کا عذاب ہوتا ہے اور وہی انجام میں سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے۔ اور تجھ کو یہ قرآن ایک حکمت والے باخبر کی طرف سے القا کیا جاتا ہے۔

(۱۳) نماز اور زکوٰۃ کے ارکان یا مال اور جان کو صف بندیوں میں لانا فلاح و بہبود کے حصول کا ذریعہ ہیں اور مناظر ارض و سماء کی پیروی سے دشمنی پیدا کرنے والے نقائص کو دور کرنے کی راہنمائی کرتے ہیں۔

سورۂ **لقمان**۔ یہ حکمت والی کتاب (مناظر زمین و آسمان) کی آیتیں ہیں۔ نیکوں کے لئے ہدایت اور رحمت۔ وہ جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور نیک کام پر یقین رکھتے ہیں وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ اور آدمیوں میں کوئی ہے۔ کہ کھیل کی بات خریدتا ہے تاکہ خدا کی راہ سے بے سمجھے گمراہ کرے اور اُسے ٹھٹھے میں اڑائے۔ ایسوں ہی کو ذلت کا عذاب ہوگا۔ اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو غرور کے مارے منہ پھیر لیتا ہے گویا اُن کو سنا ہی نہیں گویا ان کے دونوں کان بھاری ہیں پس اے محمد تو اُسے دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کے لئے جنت کے باغ ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمتوں والا ہے۔ اسی نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے پیدا کیا کہ تم انہیں دیکھ رہے ہو اور زمین میں پہاڑ ڈال دیئے کہ وہ زمین تمہیں لے کر جھک نہ جائے اور ہر طرح کے جانور اس میں پھیلائے اور آسمان سے ہم نے پانی اُتارا پھر ہم نے اس میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگائے۔ یہ اللہ کی پیدائش ہے پس اب تم مجھے دکھاؤ کہ اوروں نے جو اللہ کے سوا ہیں کیا پیدا کیا ہے بلکہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں۔

اور ہم نے لقمان کو حکمت دی کہ اللہ کا شکر کر اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے ہی نفع کے لئے شکر کرتا ہے اور جو کوئی کفر کرتا ہے تو اللہ بے پرواہ قابل تعریف ہے اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے وقت اُس سے کہا کہ بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ بے شک شرک کرنا بڑا ظلم ہے اور ہم نے انسان کو اُس کے ماں باپ کے بارہ میں نصیحت کی۔ اُس کی ماں نے تھک تھک کر اُسے پیٹ میں رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر کر میری طرف پھر لوٹ کر آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات پر اڑیں۔ کہ جس کا تجھے علم نہیں اُس کو تو

تو میرا شریک کرے۔ تو تو اُن کا حکم نہ مان اور دنیا میں اُن کے ساتھ اچھی طرح رہ۔ اور جو میری طرف رجوع کرے اس
کی پیروی کر۔ پھر تمکو میری طرف پھر آنا ہے۔ سو میں تمہیں بتاؤں گا۔ جو تم کرتے تھے بیٹے اگر کوئی چیز رائی
دانہ کے برابر بھی ہو۔ پھر وہ کسی پتھر یا آسمان یا زمین میں ہو۔ اُسے بھی اللہ لا موجود کرے گا۔ بیشک اللہ
باریک بین خبردار ہے۔ بیٹے نماز پڑھا کر اور بھلائی کا حکم دے۔ اور برائی سے منع کر۔ جو تجھ پر پڑے۔ اس پر صبر
کر بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔ اور لوگوں کی طرف سے اپنا رخ نہ پھیر اور زمین پر اترا کر نہ چل بیشک اللہ کسی اترانے
والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔ اور درمیانہ چال چل اور اپنی آواز نیچی رکھ۔ بیشک تمام آوازوں سے بُری گدھوں
کی آواز ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اس کو اللہ نے
تمہارا مسخر کیا ہے۔ اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کی ہیں۔ اور آدمیوں میں کوئی
ایسا ہے۔ کہ بغیر علم اور بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے خدا کے بارہ میں جھگڑتا ہے۔ اور جب
اُن سے کہا جاتا ہے۔ کہ جو خدا نے نازل کیا ہے۔ اس کا اتباع کرو تو کہتے ہیں۔ کہ نہیں ہم تو اسی کل پر
چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے۔ بھلا اور جو شیطان انہیں دوزخ کے عذاب کی
طرف بلاتا ہو تو بھی؟ اور جس نے اپنا منہ اللہ کی طرف متوجہ کیا۔ اور وہ نیک ہے۔ تو اس نے
پختہ دستاویز پکڑی ہے۔ اور ہر کام کا انجام خدا کی ہی طرف ہے۔ اور جو کوئی کافر ہوا تو۔ اس کا کفر
تجھے غمگین نہ کرے۔ انہیں ہماری طرف پھر آنا ہے۔ پھر جو وہ کرتے تھے۔ ہم انہیں بتائیں گے
بیشک جو دلوں میں ہے۔ اللہ جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا سا فائدہ دیں گے۔ پھر سخت عذاب کی طرف
ہم انہیں پکڑ بلائیں گے۔ اور جو تو اُن سے پوچھے۔ کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا۔ تو کہیں گے۔
کہ اللہ نے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ پھر اُن میں بہت لوگ نہیں جانتے۔ جو کچھ آسمانوں
اور زمین میں ہے اللہ کا ہے۔ بیشک اللہ ہی بے پرواہ قابل تعریف ہے۔ اور زمین میں جتنے درخت
ہیں۔ اگر سب قلم بن جائیں۔ اور سمندر انکی سیاہی اس کے بعد سات سمندر اس کی مدد کریں۔ تو بھی
اللہ کی باتیں تمام نہ ہونگی۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ تمہارا پیدا کرنا۔ اور مرے پیچھے تمہارا
جلا اٹھانا۔ ایسا ہی ہے جیسے ایک تن کا۔ بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا؟ کہ سمندر
میں کشتیاں خدا کے فضل سے چلتی ہیں۔ کہ وہ تمہیں کچھ اپنی قدرتیں دکھائے۔ بیشک اس میں ہر ایک صبر
کرنے والے شکر گذار کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور جب کہ اُن کو مثل سائبانوں کے موج ڈھانپتی ہے
تو وہ اللہ کو خالص اُسی کی عبادت کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں نجات دیکر خشکی
پر پہنچا دیتا ہے۔ تو کوئی اُن میں میانہ رو ہوتا ہے۔ اور ہماری آیتوں کا انکار تو صرف قول کے جھوٹے
ناشکرے ہی کرتے ہیں۔ لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو کہ نہ باپ بیٹے کے کچھ کام آئیگا اور نہ بیٹا باپ کے
بیشک اللہ کا وعدہ حق ہے۔ سو تمہیں دنیا کی زندگی فریب نہ دے اور خدا کے بارہ میں تمہیں وہ فریبی
(گمراہ دل) فریب نہ دے۔ بیشک اللہ ہی ہے جسکو قیامت کا علم ہے۔ اور وہی مینہ برساتا ہے
اور جو رحموں میں ہے۔ وہ جانتا ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا۔ کہ کل وہ کیا کرے گا۔ اور کوئی نہیں جانتا۔

کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی جاننے والا خبردار ہے۔

۱۴۔ مستورات کو بھی اپنے سرمایہ۔ اور کاروبار کی حفاظت کیلئے دشمنی پیدا کرنے والے جذبات سے بچاؤ کیلئے نماز اور زکوٰۃ یا جان اور مال کو صف بندیوں میں لاکر نظام قائم کرنا چاہیئے

سورۂ احزاب رکوع ۴ ۔ اے نبی! اپنی بیبیوں سے کہدے۔ کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائیش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں اچھی طرح سے رخصت کروں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور پچھلے گھر کو چاہتی ہو۔ تو اللہ نے تم میں سے نیکوں کے لئے اجر عظیم تیار کیا ہے۔ نبی کی بیبیو! جو کوئی تم میں سے صریح بے حیائی کا کام کرے گی۔ اس کو دوہرا عذاب دیا جاوے گا۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ اور جو کوئی تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور نیک عمل کرے گی۔ ہم اُس کو دونا اجر دیں گے۔ اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کی ہے۔ نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی مانند نہیں ہو۔ اگر تم ڈرو تو تم دب کر نہ بولو۔ کہ جس کے دل میں نفاق ہے۔ وہ لالچ کرے اور معقول بات کہو۔ اور اپنے گھروں میں ٹھہرو۔ اور اپنا بناؤ سنگار دکھاتی نہ پھرو۔ جیسے پہلے جاہلیت میں دکھانے کا دستور تھا۔ اور نماز پڑھو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اس گھر والیو! اللہ یہی چاہتا ہے۔ کہ تم سے ناپاکی دور کرے۔ اور تمہیں خوب پاک کرے۔ اور اللہ کی آیتوں اور حکمت میں سے جو کچھ تمہارے گھروں میں پڑھا جاتا ہے اُسے یاد کرو۔ بیشک اللہ بھید جاننے والا اور خبردار ہے

۱۵۔ جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور اپنے مال سے بہترین نتائج اور فلاح مخلوق کے منکر ہیں۔ وہی مشرک ہیں۔

سورۂ حم سجدہ رکوع ۱ حم۔ بڑے مہربان نہایت رحم والے کی طرف سے نزول ہے۔ یہ کتاب ہے جس کی آیتیں وضاحت سے بیان کیگئی ہیں۔ قرآن عربی ہے۔ اُن لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں۔ خوشی اور ڈر سناتا ہے۔ پھر اُن میں سے بہتوں نے منہ موڑ لیا۔ سو وہ نہیں سنتے۔ اور کہا کہ جس چیز کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اس کیلئے ہمارے دل پردوں میں ہیں۔ اور ہمارے کان بھاری ہیں۔ ہمارے اور تیرے درمیان پردہ ہے۔ پس تو اپنا کام کر۔ ہم اپنا کام کرتے ہیں۔ تو کہہ میں بھی تمہاری ہی مانند بشر ہوں۔ میری طرف وحی کیجاتی ہے۔ کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ سو اُسی کی طرف سیدھے رہو۔ اور اس سے معافی مانگو۔ اور مشرکوں پر افسوس ہے۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور آخرت کے منکر ہیں۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے۔ اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کو بے انتہا ثواب ملیگا۔

۱۶۔ سجدہ یا نماز کی صف بندیوں میں مناظر عالم سے سمجھ پیدا کر کے ایسی تدابیر کا عمل میں لانا واجب ہے کہ مشرک بھی اصلاح حاصل کر کے دوست اور رشتہ داروں کی مانند بن جاویں۔

سورۂ حم سجدہ رکوع ۵۔ اس سے بہتر کس کی بات ہے۔ جس نے اللہ کی طرف بلایا۔ اور نیک کام کئے اور کہا۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں۔ بدی کو اس خصلت سے جو بہت اچھی ہو دفع کر کہ یکایک وہ شخص جس کو تجھ سے عداوت ہے۔ ایسا ہو جائیگا۔ کہ گویا وہ رشتہ دار دوست ہے۔ اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے۔ جو صابر ہیں۔ اور یہ بات اُسی کو ملتی ہے۔ جو بڑا صاحب نصیب ہے۔ اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تجھے بہکائے۔ تو اللہ کی پناہ پکڑ۔ بیشک وہی سنتا جانتا ہے۔ اور اس کی

نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں - نہ سورج کو سجدہ کرو - اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے - اگر تم اُسی کو پوجتے ہو - پھر اگر وہ تکبر کریں - تو جو تیرے رب کے پاس ہیں - وہ رات اور دن اس کی تسبیح کرتے ہیں - اور وہ نہیں تھکتے - اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے - کہ تو زمین کو دیکھتا ہے - کہ دبی پڑی ہے پھر جب ہم اس پر پانی نازل کرتے ہیں - تو لہلہاتی اور بڑھتی ہے - بیشک جس نے اُسے جلایا وہی مردوں کو جلانے والا ہے - بیشک وہ ہر شے پر قادر ہے جو لوگ ہماری آیتوں میں کجروی کرتے ہیں - وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں - بھلا وہ جو آگ میں ڈالا جاوے بہتر ہے - یا وہ جو قیامت کے دن امن سے آئے گا جو چاہو کرو - وہ تمہارے کام دیکھتا ہے جو لوگ ذکر (قرآن) کے جب وہ اُن کے پاس آیا منکر ہوئے - اور یہ تو نادر کتاب ہے - اس میں جھوٹ کا دخل نہیں - نہ اس کے آگے سے اور نہ اُس کے پیچھے سے اس کی اتاری ہوئی ہے جو حکمت والا قابل تعریف ہے - اے محمدؐ تجھ سے وہی کہا جاتا ہے - جو تجھ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا تھا - بیشک تیرے رب کے ہاں مغفرت بھی ہے - اور دردناک عذاب بھی -

۱۷- اللہ اور رسول کے احکام کے مطابق متفق رہ کر کام کرنے اور خرچ کرنے سے مقصود یہ ہے کہ تمہاری اتحادی طاقت مضبوط ہو کیونکہ اتحادی طاقت قائم نہ رکھنے والی قوم باقی نہیں رہ سکتی

سورۃ محمدؐ رکوع ۴ - جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے - کیا وہ یہ گمان کرتے ہیں - کہ اللہ اُن کی دلی عداوتوں کو ظاہر نہ کریگا - اور اگر ہم چاہیں تو وہ اشخاص تجھے دکھلا دیں - پھر اے محمدؐ تو انہیں اُن کی پیشانی سے تو پہچان ہی چکا ہے - اور آئندہ کو تو انہیں اُن کی بات کے ڈھب سے پہچان لے گا - اور اللہ تمہارے کام جانتا ہے - اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے - یہاں تک کہ ہم تم میں سے مجاہدین اور صابرین کو معلوم کریں - اور تمہاری خبروں کو آزمائیں - جو لوگ کافر ہوئے - اور انہوں نے اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا - اور بعد اس کے کہ اُن پر ہدایت ظاہر ہو چکی - رسول کی مخالفت کی وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے - اور وہ اُن کے اعمال اکارت کر دیگا - مومنو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو - اور اپنے اعمال ضایع نہ کرو - جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے اللہ کی راہ سے روکا - پھر کافر ہی مر گئے - اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا - سو تم بودے نہ بنو - اور صلح کی طرف نہ بلاؤ - اور تم ہی غالب رہو گے - اور خدا تمہارے ساتھ ہے - اور وہ تمہارے اعمال ضایع نہ کریگا - دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشہ ہے - اور جو تم ایمان لاؤ - اور ڈرو تو وہ تمہارے اجر تمہیں دیگا - اور تمہارے مال تم سے نہ مانگیگا - اور اگر وہ تمہارے مال تم سے مانگے - پھر تم سے سوال کرنے میں مبالغہ کرے - تو تم بخیلی کرو - اور وہ تمہاری دلی عداوتیں ظاہر کرے سنتے ہو تم وہ لوگ ہو - کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے - پھر تم میں کوئی ہے جو بخیلی کرتا ہے - اور جو بخل کرتا ہے وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے - اور اللہ

غنی ہے - اور تم محتاج ہو - اور اگر تم پھر جاؤ گے - تو وہ تمہارے سوا اور قوم بدل لائے گا - پھر وہ تمہاری مانند نہ ہوں گے ؏

۱۸- جو کہ اشیا کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا - اور پُر منفعت بنانا

انسانی ذمہ واریوں میں ہے۔ اس واسطے مال و جان کو صف بندیوں میں لا کر ہر آن ان ذمہ واریوں کو پورا کرنے کیلئے مصروف کر دینا ہے

سورۃ ق رکوع ۳ آیت ۳۸ تا ۴۵ - ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے درمیان میں ہے - اس کو چھ دن میں بنایا - اور ہمیں کچھ ماندگی نہ آئی - سو جو وہ کہتے ہیں تو اس پر صبر کر اور سورج نکلنے اور چھپنے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر - اور کچھ حصہ رات میں بھی اس کی تسبیح کر - اور سجدہ کے پیچھے بھی - اور اے محمد سن لے جس دن آواز دینے والا نزدیک جگہ سے پکارے گا - جس دن ایک چنگھاڑ حق سے سنیں گے یہ قبروں سے نکلنے کا دن ہے ہم جو ہیں - ہم ہی مارتے اور جلاتے ہیں - اور ہماری ہی طرف پھر لوٹ کر آنا ہے - جس دن اُن کے سروں پر سے زمین پھٹے گی - دوڑیں گے یہ حشر ہم پر آسان ہے - ہم خوب جانتے ہیں - جو وہ کہتے ہیں - اور تو ان پر زبردستی کرنے والا نہیں ہے - سو تو قرآن سے نصیحت کر - جو میرے عذاب کے وعدہ سے ڈرتا ہے

۱۹- خرچ کرنا اور سجدہ کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ربّ (روح) کی عبادت کو سمجھ کر ایسی کوشش پر عمل پیرا ہوتا ہے جس سے ہر شخص اپنا بوجھ خود اٹھا سکے - اور اس کی ہر کوشش اُسے بامراد رکھے

سورہ نجم رکوع ۳ - بھلا تو نے اُسے بھی دیکھا جس نے منہ پھیر لیا - اور تھوڑا مال دیا - اور سخت دل ہو گیا - کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے - کہ وہ دیکھتا ہے - کیا اُسے اس بات کی خبر نہیں پہنچی - جو موسیٰ کے صحیفوں میں لکھی ہے - جو اس نے کوشش کی - اور یہ کہ اس کی کوشش اُسے دکھائی جائے گی - پھر اُسے پورا بدلہ ملے گا - اور یہ کہ تیرے رب کی طرف پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے - اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے - اور یہ کہ اس نے مذکر اور مونث کا جوڑا پیدا کیا - نطفہ سے جب ٹپکایا گیا - اور یہ کہ دوسری پیدائش اس کے ذمہ ہے - اور یہ کہ اسی نے غنی کیا اور پونجی دی - اور یہ کہ وہی شعریٰ ستارہ کا رب ہے - اور کہ اُسی نے پہلے عاد کو ہلاک کیا - اور ثمود کو پھر باقی نہ چھوڑا - اور اس سے پہلے قوم نوح کو کہ وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے اور گری ہوئی بستیوں کو دے پٹکا - پھر اس پر چھا گیا جو چھا گیا - پھر اب تو اپنے رب کی نعمتوں پر شبہ کرے گا - یہ تو پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے

قریب آنے والی قریب آ گئی ہے - سوائے اللہ کے اس کا ظاہر کرنے والا کوئی نہیں ہے

کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ اور ہنستے ہو۔ اور روتے نہیں۔ اور تم کھلاڑیاں کر رہے ہو۔ بس اللہ
کو سجدہ کرو۔ اور پوجو ٭

۲۰۔ ہر ایک دشمنی کو مٹا دینے کیلئے مال و جان کے خرچ میں فراخدلی کرنیوالوں اور تنگدلوں کا انجام

(۱) سورۂ بقرہ رکوع ۳۶۔ ان کی مثال جو راہ خدا میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ اس دانہ کی مثال
ہے۔ جس نے سات بالیں اگائیں۔ اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔ اور خدا جس کے لئے چاہے
بڑھاتا ہے۔ اور خدا وسعت اور علم والا ہے۔ وہ جو خدا کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں
پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے نہ ایذا دیتے ہیں۔ انہیں کے لئے ان کے رب کے
پاس بدلہ ہے۔ نہ ان کو کچھ خوف ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ بھلی بات بولنا اور درگذر کرنا
اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا ہو۔ اور اللہ بے پرواہ بردبار ہے۔ مومنو! احسان
جتا کر اور ایذا دیکر اپنی خیرات کو رائیگاں نہ کرو۔ جیسے وہ جو اپنا مال لوگوں کے دکھلانے کو خرچ
کرتا ہے۔ اور خدا پر اور آخری دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ سو اس کی مثال اس صاف پتھر کی مانند ہے
جس پر موٹی مٹی پڑی ہو۔ پھر اس پر موسلادھار پانی برسے۔ اور وہ اس کو صاف کردے۔ گویا اپنی کمائی پر
جو کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ اور خدا منکروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ ان کی مثال جو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے
کے لئے اور اپنے دلی اعتقاد سے اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ ایسی ہے۔ جیسے کسی بلندی پر ایک باغ ہو۔ اور
اس پر موسلادھار مینہ برسے۔ پھر وہ اپنے پھل دوچند لائے۔ اور اگر موسلادھار مینہ اس پر نہ برسے۔ تو
اوس ہی کافی ہے۔ اور خدا تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے ٭

(۲) سورۂ بقرہ۔ رکوع ۳۷۔ مومنو! اپنی کمائی کی اچھی چیزوں میں سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے
زمین سے نکالا ہے۔ خرچ کرو۔ اور ناکارہ شے پر نیت نہ دھرو۔ کہ اس میں سے خرچ کرنے لگو۔ حالانکہ تم خود
اسے ایسا نہیں چاہتے۔ کیونکہ اس میں چشم پوشی کرو۔ اور جان لو کہ اللہ بے پرواہ قابل تعریف ہے۔ شیطان تم سے
تنگدستی کا وعدہ کرتا۔ اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔ اور خدا تمہیں اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتا ہے
اور خدا صاحب وسعت اور جاننے والا ہے۔ جسے چاہے حکمت دیتا ہے۔ اور جسے حکمت دی گئی۔ اسے بڑی
خوبی ملی۔ اور نصیحت وہی قبول کرتے ہیں۔ جو عقلمند ہیں۔ اور تم جو خیرات دیتے ہو۔ یا نذر مانتے ہو۔ اللہ اسے
جانتا ہے۔ اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ اگر تم خیرات کو ظاہر کرکے دو تو اچھی بات ہے۔ اور اگر
اسے چھپاؤ اور فقیروں کو دو۔ وہ تمہارے لئے اور بھی بہتر ہے۔ اور اس سے تمہارے بعضے گناہ دور ہو جائیں گے
اور خدا تمہارے کاموں سے واقف ہے۔ ان کی ہدایت تیرا ذمہ نہیں۔ لیکن جس کو اللہ چاہتا ہے۔ ہدایت
کرتا ہے۔ اور جو مال تم خرچ کروگے۔ تم کو وہ پورا ملیگا۔ اور تم پر ظلم نہ ہوگا۔ خیرات ان محتاجوں کے لئے ہے

جو خدا کی راہ میں رُکے پڑے ہیں۔ زمین پر چل پھر نہیں سکتے۔ بے خبر آدمی انکی عدم سوالی کے سبب اُن کو غنی گمان کرتا ہے۔ تو اُن کے چہرے سے پہچانے گا۔ وہ آدمیوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔ اور جو مال تم خرچ کروگے خدا کو معلوم ہے ؛

۴۔ سورۃ بقرہ رکوع ۳۸ - جو لوگ رات کو اور دن کو اپنے اموال پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں۔ اُن کو اُن کے رب کے پاس بدلا ملے گا۔ اور نہ انہیں کچھ خوف ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ سود خور آدمی قیامت کے دن اس طرح اُٹھیں گے۔ جیسے وہ اُٹھتا ہے جسے جن نے چمٹ کے خبطی بنا دیا ہو۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا۔ کہ بیع تو سود ہی جیسی چیز ہے۔ حالانکہ بیع کو خدا نے حلال کیا ہے۔ اور سود کو حرام۔ پھر جس کے پاس اس کے رب کی نصیحت پہنچ گئی۔ اور وہ باز آیا۔ تو جو کچھ وہ پہلے لیچکا ہے۔ وہ اس کا ہوا۔ اور حکم اس کا خدا کی طرف ہے۔ اور جو کوئی پھرے۔ تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں۔ اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے خدا سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اور خدا کسی ناشکر گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے۔ اور نماز قایم کی۔ اور زکوٰۃ دی۔ انہیں اُن کے رب کے پاس بدلا ملیگا۔ اور نہ اُن کو کچھ خوف ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

مومنو! اللہ سے ڈرو۔ اور جو سود باقی رہ گیا ہے۔ اُسے چھوڑ دو۔ اگر تم مومن ہو۔ پھر اگر تم ایسا نہ کرو۔ تو خبردار ہو جاؤ۔ اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کو اور جو توبہ کرو۔ تو تم کو تمہارے اصل ملیں گے نہ تم کسی پر ظلم کرو۔ اور نہ کوئی تم پر اور اگر کوئی شخص تنگی میں ہے۔ تو اسکو تونگری تک مہلت دینا چاہیئے۔ اور جو تم خیرات کرو۔ تو تمہارا بھلا ہے۔ اگر سمجھدار ہو۔ اور اس دن سے ڈرتے ہو جس میں تم خدا کی طرف واپس جاؤگے۔ پھر ہر کسی کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ ملیگا ؛

۲۱۔ ہر قسم کے عبادت خانے جہاں مال و جان کو سخت بندیوں میں لا کر فلاح و بہبود کے حصول اور ہر جھگڑا اور فساد پیدا کرنیوالی برائیوں کا روزانہ سدِ باب کیا جاتا ہے اللہ تعالےٰ کو مطلوب ہے اس ذات پاک نے اپنی حفاظت میں لے رکھے ہیں

سورۃ حج رکوع ۶ - اُن مسلمانوں کو جن سے کفار لڑتے ہیں۔ جہاد کی اجازت دی گئی۔ اس لئے کہ ان پر ظلم ہوا۔ اور اللہ اُن کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ ہیں۔ جو صرف اتنا کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ ناحق اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ایک کو ایک سے دفع نہ کرے۔ تو مسیحی فقیروں کے تکیئے اور گرجے اور یہود کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جہاں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے ضرور ڈھائی جاتیں۔ اور اللہ اُسے ضرور مدد دیگا۔ جو اللہ کو مدد دیتا ہے۔ بیشک اللہ غالب ہے۔ زور والا وہ لوگ کہ اگر ہم زمین میں انہیں مقدور دیں۔ تو نماز پڑھیں۔ اور زکوٰۃ دیں۔ اور بھلائی کا حکم کریں اور بری باتوں سے منع کریں۔ اور سب معاملات کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے ؛

۲۲- قوانین قدرت کی پیروی پر صف بندیاں قائم کرنا اور مال و جان خرچ کرنا انسانوں کو دشمنی سے پاک کرنا ہے

سورۂ توبہ رکوع ۱۴ آیات ۱۱۱ تا ۱۱۲- مسلمانوں سے اُن کی جانیں اور مال اللہ نے بعوض بہشت خرید کی ہیں- وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں- پھر مارتے ہیں- اور مرتے ہیں- یہ سچا وعدہ ہے- جو اللہ پر لازم اور توریت و انجیل و قرآن میں لکھا ہے- اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کا پورا کرنے والا کون ہے سو اپنی اس بیع پر جو تم نے اس سے کی خوشی کرو- اور یہ بڑی مراد پانی ہے- یہ لوگ توبہ کرنے والے عبادت گذار- تعریف کرنے والے سفر کرنے والے- رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں سے روکنے والے اور حدود الٰہی کے محافظ ہیں- اور اے محمد تو ایسے ایمانداروں کو بشارت دے ٭

۲- سورہ رعد رکوع ۳- کیا وہ شخص جو جانتا ہے- کہ جو کچھ تیرے رب سے اے محمد تیری طرف نازل ہوا حق ہے- اس کی مانند ہو جائے گا- جو اندھا ہے- وہ سمجھتے ہیں جنہیں عقل ہے- جو اللہ کا عہد پورا کرتے اور عہد شکنی نہیں کرتے- اور جو اللہ نے جوڑنے کو کہا- وہ جوڑتے ہیں- اور اپنے رب سے ڈرتے اور بُرے حساب سے اندیشہ کرتے ہیں- اور جو بتلاش توجہ اپنے رب کے صبر کرتے اور نماز قائم کرتے اور جو ہم نے انہیں دیا اس سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں- اور بدیوں کو نیکیاں کر کے دفع کرتے ہیں اچھا گھر انہیں کے لئے ہے- رہنے کے باغ ہیں- جن میں وہ داخل ہوں گے- اور اُن کے آباء و ازواج و اولاد میں سے بھی جو نیکوکار ہیں- اور ہر دروازہ سے اُن کے پاس فرشتے آئیں گے- سلام و علیکم- تمہارے صبر کے سبب سو خوب ملا- اچھا گھر اور جو لوگ بعد پختگی خدا کا عہد توڑتے اور جو اللہ نے جوڑنے کو کہا- وہ کاٹتے اور زمین میں فساد کرتے ہیں- ایسوں کے لئے لعنت ہے- اور انہیں کے لئے بُرا گھر ہے- اللہ جس کی چاہے روزی فراخ کرتا- اور تنگ کرتا ہے- اور وہ حیاتِ دنیا سے خوش ہیں- اور حیات دنیا آخرت کے مقابلہ میں کچھ نہیں- مگر تھوڑا فائدہ ٭

۲۳- مظاہرات عالم کی راہنمائی میں صف بندیاں قائم کرنا ہر ایک بدی بیحیائی- دشمنی پیدا کرنے والے افعال سے انسانوں کو پاک کرتا ہے

سورۂ عنکبوت رکوع ۵- کتاب (مظاہرات عالم) میں سے اے محمد جو کچھ تجھ پر نازل ہو- اُس سے مطالعہ کر اور نماز کو قائم کر- بیشک نماز بیحیائی اور ناپسند بات سے روکتی ہے- اور البتہ اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے- اور اللہ جانتا ہے- جو تم کرتے ہو- اور تم اہل کتاب کے ساتھ جھگڑا نہ کرو- مگر ایسے

طور پر جو بہتر ہو - ہاں جنہوں نے ان میں سے تم پر ظلم کیا - اور کہو کہ جو ہماری طرف اترا ہے - اور جو تمہاری طرف اترا ہے - ہم اُسے مانتے ہیں - اور ہمارا تمہارا معبود ایک ہے - اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں - اور اسی طرح اے محمدؐ ہم نے تیری طرف قرآن نازل کیا ہے - سو جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اُسے مانتے ہیں - اور ان میں سے بھی بعض وہ ہیں، کہ اس کو مانتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں - جو کافر ہیں اور اس سے پہلے تو نہ کوئی کتاب پڑھتا تھا - اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے اُسے لکھتا تھا - اگر ایسا کرتا ہوتا - تو اس وقت البتہ یہ جھوٹے شبہ کر سکتے تھے - بلکہ (یہ مظاہرات عالم) تو کھلی آیتیں ہیں - اُن کے سینوں میں جنہیں علم دیا گیا ہے - اور ہماری آیتوں (مظاہرات عالم سے حاصل کردہ اسباق) کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو ظالم ہیں - اور وہ کہتے ہیں - کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کچھ نشانیاں کیوں نازل نہ ہوئیں اے محمدؐ کہہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں - اور میں تو صرف کھول کر ڈرانے والا ہوں - کیا اُن کو یہ کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر کتاب نازل کی - اُن کے سامنے پڑھی جاتی ہے - بیشک اس میں ایماندار لوگوں کے لئے رحمت اور نصیحت ہے +

۲۴- ہر نماز یعنی صف بندی قائم کرنے میں غور اور فکر کرو - کہ وہ کسطرح مارتا اور کسطرح زندہ کرتا ہے اور آسمان و زمین کے نظاروں میں سے سبق حاصل کر کے نماز یا صف بندیاں قائم کرنے میں ایسا دستور العمل بناؤ جو انسانی زندگی کو بھی اخوت و یگانگت اور یکجہتی پر لے آوے

سورہ روم رکوع ۲-۳-۴ - اللہ پہلی بار پیدا کرتا ہے - پھر اُسے دھرائے گا - پھر تم اس کی طرف لوٹ کر جاؤ گے - اور جس دن قیامت قائم ہوگی - مجرم ناامید رہ جائیں گے - اور اُن کے شریکوں میں سے کوئی اُن کا شفیع نہ ہوگا - اور وہ آپ اپنے شریکوں کے منکر ہوں گے - اور جس دن قیامت قائم ہوگی اُسدن لوگ متفرق ہو جائیں گے - سو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے - اُن کی باغ میں آؤ بھگت کی جاوے گی - اور جو کافر ہوئے - اور انہوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا - وہ عذاب میں پکڑے آئیں گے - پس پاکی ہے اللہ کو جب تم صبح کرو - اور جب تم شام کرو - اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کے لئے تعریف ہے - اور تیسرے پہر اور جب تم دوپہر کرتے ہو وہ مردہ میں سے زندہ اور زندہ میں سے مردہ نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کرتا ہے - اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے - اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے - کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا - پھر ناگہاں تم بشر ہو گئے - جو پھیل رہے ہو - اور اس کی نشانیوں

میں سے یہ ہے۔ کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں پیدا کیں۔ تاکہ تم اُن کے
پاس آرام حاصل کرو۔ اور تمہارے درمیان مہر و محبت پیدا کی۔ بیشک اس میں دھیان کرنیوالوں
کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائیش اور تمہاری بولیوں
اور رنگتوں کا اختلاف ہے۔ بیشک اس میں جہان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اس کی
نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کا سونا اور اس کے فضل (روزی) کو تلاش کرنا ہے۔
بیشک اس میں اُن لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں نشانیاں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے
کہ وہ تمہیں ڈرانے اور لالچ دلانے کے لئے بجلی دکھلاتا ہے۔ اور آسمان سے پانی اوتارتا ہے
پھر اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کرتا ہے۔ بیشک اس میں اُن لوگوں کے لئے جو
عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اُس کے
حکم سے قایم ہے۔ پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک بار پکارے گا۔ تو تم فوراً ہی نکل آؤ گے
اور جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اُسی کا ہے۔ سب اُس کے حکم کے تابع ہیں۔ اور وہی
ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اُسے دُھرائے گا۔ اور وہ اس پر آسان ہے۔ اور آسمانوں اور
زمین میں اُس کی شان سب سے بلند ہے۔ اور وہی غالب حکمت والا ہے۔ اللہ نے تمہارے ہی اندر
سے تمہارے لئے ایک مثال بیان کی ہے کہ جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے۔ کیا اس میں تمہارے
باندی غلاموں میں سے جو تمہارے ہاتھ کا مال ہیں کوئی تمہارے شریک ہیں۔ ایسے کہ تم اس
رزق میں برابر ہو۔ کہ اُن سے بھی ایسا ہی ڈرو۔ جیسا اپنے آپس کے لوگوں سے ڈرتے ہو۔
یوں ہم اُن لوگوں سے جو عقل رکھتے ہیں۔ پتے کھولتے ہیں۔ بلکہ ظالم بغیر علم اپنی خواہشوں
کے تابع ہیں۔ سو جسے اللہ نے گمراہ کیا۔ اُسے کون راہ بتائے۔ اور اُن کا کوئی مددگار نہیں۔
پس اے محمد صلعم تو ایک طرف کا ہو کر اپنا منہ دین کے لئے سیدھا کر۔ اللہ کی فطرت جس پر اس
نے آدمیوں کو پیدا کیا ہے۔ کیونکہ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں۔ یہ سیدھا دین ہے
لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے۔ سب اس کی طرف رجوع ہو کر اور تم سب اس سے ڈرو۔
اور نماز پڑھو۔ اور مشرکوں میں نہ ہو۔ جنہوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور گروہ گروہ
ہو گئے۔ اُن میں سے ہر فرقہ جو اس کے پاس ہے خوش ہے۔ اور جب آدمیوں پر سختی
آتی ہے۔ تو اپنے رب کو اس کی طرف رجوع ہو کر پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنی طرف سے
انہیں رحمت چکھاتا ہے۔ تب ہی ایک فریق اُن میں سے اپنے رب کا شریک ٹھیراتا
ہے۔ تاکہ جو ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس کی ناشکری کریں۔ سو فایدہ اٹھا لو۔ آگے
معلوم کر لو گے۔ کیا ہم نے ان پر کوئی سند نازل کی ہے۔ کہ جو یہ شریک کرتے ہیں
اس کو وہ بتا رہی ہے۔ اور جب ہم آدمیوں کو کچھ رحمت چکھاتے ہیں۔ تو وہ اس سے
خوش ہوتے ہیں۔ اور اگر اُن کے کاموں کے سبب جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں

ان پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو وہ فوراً ہی نا اُمید ہو جاتے ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا۔ کہ اللہ جس کیلئے چاہتے روزی فراخ اور تنگ کرتا ہے۔ بیشک اس میں ایماندار لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ سو رشتہ دار کو اس کا حق دے اور محتاج اور مسافر کو بھی۔ یہ اُن کے لئے جو اللہ کی رضامندی چاہتے ہیں۔ بہتر ہے۔ اور وہی چھٹکارا پانے والے ہیں۔ اور جو کچھ تم سود پر دیتے ہو۔ کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے۔ وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو تم خدا کی رضامندی کی طلب میں زکوٰۃ دیتے ہو۔ سو ایسے ہی لوگ ہیں۔ جن کے دونے ہو گئے۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی۔ پھر تمہیں مار یگا پھر تمہیں جلائے گا۔ تمہارے شریکوں میں کوئی ہے۔ کہ ان کاموں میں سے کچھ کر سکے وہ پاک ہے۔ اور جو وہ شرک کرتے ہیں۔ اس سے بالاتر ہے۔

۲۵۔ صف بندیاں (نماز) قائم کرنا مظاہرات عالم یعنی عناصر اربعہ اور امر ربی

یعنی روح کی صفات کی تقلید میں ہے۔ جو اس وجہ سے ہے۔ کہ انسان بحیثیت اُس کے نائب کے خطۂ ارض کے نظام میں اس کی اسماء و صفات کی تجلیات کا امین اور اس کی عظمت و جبروت کو قایم کرنے والوں سے ہے گویا نظام حکومت کیلئے ہر ایک چیز کو اس کے دائرہ کے اندر پایۂ تکمیل تک پہنچانا جس طرح ہوا، حرارت مٹی اور پانی کی تنظیم سے امر ربی یا روح کی قیادت میں احکم الحاکمین کی حکومت میں دیکھا جا رہا ہے۔ نسل انسانی کے باہمی اتحاد کو اُسی مرتبہ پر پہنچانا ہے جو احکم الحاکمین کی حکومت میں معین و مددگار رہا ہے۔

سورہ صافات رکوع ۵ آیات ۱۶۴ تا ۱۸۲۔ جو کوئی ہم میں سے ہے۔ اس کا ایک مقام معین ہے۔ اور ہم (عملی لحاظ سے) صف باندھنے والے ہیں۔ اور ہم تسبیح میں لگے ہوئے ہیں۔ اور یہ (انسان) تو یہ کہتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے پاس اگلوں کا حال ہوتا۔ تو ہم ضرور اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے۔ سو اس سے منکر ہو گئے اب عنقریب معلوم کر لیں گے۔ اور ہمارے بندوں پیغمبروں کے حق میں پہلے ہمارا حکم صادر ہو چکا ہے کہ بیشک انہیں کی مدد کی جائے گی۔ اور ہمارا لشکر جو ہے وہی غالب رہا کرتا ہے۔ سو اے محمد تو ان سے ایک وقت تک منہ موڑے۔ اور انہیں دیکھتا رہ۔ عنقریب وہ بھی دیکھ لیں گے۔ کیا وہ ہمارا عذاب جلد مانگتے ہیں۔ سو جس وقت وہ اُن کی انگنائی یعنی صحن میں اترے گا۔ تو ڈرائے ہوؤں کی صبح بری ہوگی۔ اور اُن سے ایک وقت تک منہ موڑے۔ اور دیکھتا رہ۔ عنقریب وہ بھی دیکھ لیں گے۔ تیرا رب جو عزت کا رب ہے۔ اُن کی باتوں سے پاک ہے۔ اور رسولوں پر سلام ہے۔ اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جو سارے جہان کا رب ہے۔ جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور آخرت یعنی بہترین نتائج اور فلاح مخلوق کے منکر ہیں۔ وہی مشرک ہیں۔

۲۶۔ نماز یا صف بندیوں کا قائم کرنا اس لئے بھی ہے۔ تاکہ ہر ایک

کام اور جو خرچ کرنا مطلوب ہے۔ مشورہ سے ہو اور ایک دوسرے پر اگر کوئی زیادتی ہو رہی ہو۔ یا ہو چکی ہو۔ تو اس کے انتقام وغیرہ کی نسبت نصفہ کیا جاوے جس کی تکمیل اہل ابتداء اہل اسلام میں مسلمانوں کی عملی زندگی کو ہدایت کے نام پہ تحریریں لانے پر موقوف کی گئی +

سورۂ شوریٰ رکوع ۴۔ جو مصیبت تم پر آتی ہے۔ وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی کا بدلا ہے۔ اور بہت باتوں سے وہ درگذر کرتا ہے۔ اور تم زمین میں بھاگ کر عاجز کرنے والے نہیں ہو۔ اور اللہ کے سوا تمہارے لئے کوئی کارساز اور مددگار نہیں ہے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے سمندر میں جہاز ہیں جیسے پہاڑ۔ اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے۔ پس جہاز سمندر کی پشت پر کھڑے رہ جائیں۔ اور بہت تقصیریں معاف کرتا ہے۔ اور تاکہ وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں۔ جان لیں کہ اُن کے لئے کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں ہے۔ سو جو تمہیں کچھ شئے ملی ہے۔ حیاتِ دنیا کی بہرہ مندی ہے۔ اور جو اللہ کے پاس ہے۔ وہ ایماندار ول اور اُن کے لئے جو اپنے آپ پر بھروسہ رکھتے ہیں بہتر اور پائیدار ہے۔ اور اُن کے لئے جو کبیرہ گناہوں اور بےحیائی کے کاموں سے بچتے ہیں۔ اور جب انہیں غصہ آتا ہے۔ تو وہ معاف کر دیتے ہیں۔ اور اُن کے لئے جنہوں نے اپنے آپ کا فرمان مان لیا اور نماز پڑھی۔ اور اُن کا کام اُن کے درمیان مشورہ سے ہوتا ہے۔ اور جو ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور اُن کے لئے کہ جب اُن پر زیادتی ہوتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔ اور بدی کا بدلہ اُسی کی مانند بدی ہے۔ پھر جس نے معاف کیا۔ اور صلح کی تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو کوئی ظلم سہنے کے بعد بدلا لیگا۔ تو اُن پر ...... کے لئے دکھ کا عذاب ہے۔ اور جس نے صبر کیا۔ اور بخش دیا۔ تو البتہ یہ بات ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

۲۷۔ عروج اور ترقی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے۔ کہ جماعت بندیوں کی ترتیب

ایسے طریقہ سے کیجاوے۔ کہ ہر منگتے اور ہارے کو بھی اُس تنظیم سے باانصاف حصہ ملتا رہے۔ ورنہ لوم وعید پر مال جمع کرنے والوں کی ہر کوشش نامکن ہو جاوے گی۔ جو راحت کے سامان بہم پہنچا سکے

سورۂ معارج۔ ایک مانگنے والے نے وعدہ عذاب مانگا جو واقع ہونے والا ہے۔ وہ کافروں کے لئے ہے اس کو کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ وہ عذاب اس اللہ کی طرف سے ہے۔ جو سیڑھیوں والا ہے۔ فرشتے اور جبریل اس کی طرف چڑھتے ہیں۔ اور وہ عذاب اس دن ہوگا۔ جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے۔ پس تو اچھی طرح صبر کر۔ وہ اُسے دور دیکھتے ہیں۔ اور ہم اُسے قریب دیکھتے ہیں۔ جس دن آسمان پگھلتے تانبے کی مانند ہو جائے گا۔ اور پہاڑ ایسے ہونگے۔ جیسے رنگی ہوئی اون۔ اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا جو انہیں دکھلائے جائیں گے۔ مجرم آرزو کرے گا۔ کہ کاش اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے عوض اپنے بیٹے دیدے۔ اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی اور اپنا سارا گھرانہ جس میں رہتا تھا۔ اور جتنے زمین میں ہیں وہ سب۔ پھر یہ فدیہ اُسے چھڑائے۔ ہرگز نہ چھوٹے گا، وہ تپتی آگ ہے۔ منہ کی کھال کھینچنے والی وہ آگ اس آدمی کو جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا۔ پکارتی ہے۔ اور جس نے مال جمع کیا۔ سینت رکھا بیشک آدمی کچے جی کا پیدا کیا گیا ہے۔ جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے۔ تو بیچین ہو جاتا ہے۔ اور جب اُسے بھلائی پہنچتی ہے۔ تو بخیل بنجاتا ہے۔ مگر نمازی لوگ جو اپنی نماز پر قائم ہیں۔ اور وہ جن کے مالوں میں حصہ مقرر ہے۔ منگتے اور ہارے کا اور جو انصاف کے دن کا یقین رکھتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کے

عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک اُن کے رب کا عذاب وہ چیز ہے جس سے نڈر نہیں ہونا چاہیئے
اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا اپنے ہاتھ کے مال (یا لونڈیوں) سے
کہ اس میں اُن میں الزام نہیں۔ پھر جو کوئی اس کے سوا ڈھونڈے۔ تو وہی لوگ حد سے
بڑھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھتے ہیں۔ اور جو اپنی گواہیوں پہ
قایم ہیں۔ اور وہ جو اپنی نماز سے خبردار ہیں۔ وہی لوگ عزت سے باغوں میں ہیں۔

۲۸۔ جماعت بندیوں اور مساوات کے قیام کیلئے ہر راہنما یا پیشوا کیلئے ضروری ہے کہ ہر جماعت کی راہنمائی کیلئے قرآن کریم کا

بغور مطالعہ کرکے ہدایت حاصل کریں۔ چونکہ دن کا وقت مختلف مشاغل میں مصروفیت کا ہے
اس واسطے راہنما اور اس کے اُن ساتھیوں کو جو مختلف جماعتوں کی راہنمائی پر مامور ہیں لازم ہے
کہ رات کے وقتوں میں ٹھہر ٹھہر کر ہر ایک آیت قرآن کریم سے اپنے اپنے مطالب کے موافق اسباق
حاصل کریں

سورۂ مزمل۔ اے جھرمٹ مارنے والے رات کو اُٹھ۔ مگر تھوڑا آدھی رات یا تھوڑا اس سے کم کر۔
یا اس پر زیادہ کر۔ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر صاف پڑھ۔ ہم تجھ پر ایک بھاری بات ڈالنے والے
ہیں۔ بیشک رات کا اُٹھنا نفس کو سخت کچلنے والا اور قول کو زیادہ درست کرنے والا ہے
دن میں تجھے لمبا شغل رہتا ہے۔ اور اپنے ربّ کا نام یاد کر۔ یا صفنے رب کا مطالعہ کر۔ اور سب
سے الگ ہوکر اس کی طرف خوب متوجہ ہو۔ وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی
معبود نہیں۔ سو تو اسی کو کارساز بنا۔ اور جو وہ کہتے ہیں اس پر صبر کر۔ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ
دے۔ اور مجھے اور جھٹلانے والے کو جو نعمت والے ہیں چھوڑ دے۔ اور انہیں تھوڑی سی مدد
دے۔ بیشک ہمارے پاس بیڑیاں اور آگ کا ڈھیر ہے۔ اور کھانا جو گلے میں اٹکے اور دردناک
عذاب جس دن زمین اور پہاڑ کانپیں گے۔ اور پہاڑ ریت کے بھربھرے ٹیلے ہو جائیں گے۔ (اے
لوگو!) ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے۔ جو تم پر گواہ ہے۔ جیسے کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول
بھیجا تھا۔ سو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی۔ سو ہم نے اُسے سخت پکڑ میں دھر پکڑا۔ سو اگر تم کافر
ہوگئے تو اس دن سے کیونکر بچو گے۔ جو لڑکوں کو بوڑھا بنا دیگا۔ اُس دن آسمان پھٹ جائے گا۔
اس کا وعدہ ہونے والا ہے۔ یہ تو نصیحت ہے۔ سو جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف راہ پکڑے۔
اے محمد تیرا رب جانتا ہے۔ کہ تو قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات اور تہائی رات اٹھتا ہے
اور اُس میں جو تیرے ساتھ ہیں۔ ایک جماعت اٹھتی ہے۔ اور اللہ رات دن کا اندازہ کرتا ہے
اللہ نے معلوم کرلیا۔ کہ تم اس کو نبھا نہ سکو گے تو وہ تم پہ مہربان ہوا۔ اب قرآن میں سے جس قدر

آسان ہو پڑھو۔ خدا کو معلوم ہے کہ تم میں بیمار ہونگے۔ اور بعض اللہ کے فضل (روزی) تلاش کرتے ہوئے
زمین میں پھریں گے۔ اور بعض اللہ کی راہ میں مقاتلہ کریں گے پس قرآن میں سے جس قدر آسان ہو پڑھو
اور نماز پڑھو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور اللہ کو قرض حسنہ دو۔ اور جو بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے۔ اس کو اللہ
کے پاس بہتر اور ثواب میں بڑا پاؤ گے۔ اور اللہ سے مغفرت مانگو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

۲۹۔ راہنمائے قوم یا پیشوا کیلئے فرض ہے کہ وہ جماعت بندیاں قائم کرنے اور مفلوک الحال انسانوں کو آسودہ حال کرنے اور بہبودہ بکواس کرنیوالوں کو روکنے اور

امن و چین قائم کرنے کیلئے ہر ممکن جد و جہد عمل میں لاوے۔ اور خود بھی دشمنی پیدا کرنیوالے
خیالات اور اعمال سے پاکیزگی وسعت خیالی اور علو حوصلگی پیدا کرے۔ اور راضی برضا الٰہی رہے
اور دوزخ کی حقیقت کو سمجھے۔ کیونکہ دشمنی پیدا کرنا ہی دوزخ کی راہ اختیار کرتا ہے +

سورہ مدثر۔ اے لحاف میں لپٹنے والے اٹھ اور ڈرا۔ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔ اور اپنے
کپڑے پاک کر۔ اور پلیدی دور کر۔ اور زیادہ عوض لینے کے لئے احسان نہ کر۔ اور اپنے رب کے
حکم کا منتظر رہ۔ پھر جب نرسنگا پھونکا جاوے گا۔ تو وہ اس دن سخت دن ہے۔ کافروں پر آسان
نہیں مجھے اور اس شخص کو جسے میں نے اکلوتا پیدا کیا۔ چھوڑ دے۔ اور میں نے اسے بہت مال دیا
اور مجلس میں بیٹھنے والے بیٹے دیئے۔ اور میں نے اس کے لئے اچھی تیاری کی۔ پھر لالچ کرتا ہے
کہ اور بھی دوں۔ ہرگز نہیں وہ ہماری آیتوں کا دشمن ہے اب میں اسے بڑی چڑھائی پر چڑھاؤنگا
اور اس نے سوچا۔ اور اندازہ کیا۔ پس وہ قتل کیا جائیو۔ اس نے کیسا اندازہ کیا۔ پھر قتل کیا جائیو۔ اس
نے کیسا اندازہ کیا۔ پھر نظر کی پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا۔ پیٹھ پھیری۔ اور غرور کیا۔ پھر بولا۔ کہ
اور کچھ نہیں۔ یہ صرف جادو ہے۔ جو نقل ہوتا چلا آتا ہے۔ اور کہ یہ صرف آدمی کا قول ہے۔
اب میں اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ اور تو کیا سمجھا کہ دوزخ کیا ہے۔ وہ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے
چمڑا جھلسنے والی اس پر انیس (۱۹) شخص نگہبان ہیں۔ دوزخ پر مقرر کئے ہیں۔ وہ بھی فرشتے ہیں
اور ان کی جو شمار کی ہے۔ سو کافروں کے جانچنے کیلئے رکھا ہے۔ تاکہ وہ لوگ یقین کریں جنہیں
کتاب ملی ہے۔ اور ایمانداروں کا ایمان بڑھے۔ اور جنہیں کتاب ملی ہے۔ وہ اور مسلمان شک نہ
کریں۔ اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے۔ اور کافر کہیں کہ اس مثال سے اللہ نے کیا ارادہ
کیا ہے۔ یوں اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے اور تیرے رب کے لشکر اس کے سوا کوئی
نہیں جانتا۔ اور وہ (دوزخ) تو آدمی کے لئے صرف ایک نصیحت ہے
نہیں نہیں ہم کو چاند کی قسم اور رات کی قسم جب وہ پیٹھ پھیرے۔ اور صبح کی قسم جب وہ روشن ہو
بیشک وہ دوزخ بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔ آدمی کے لئے ڈراوا ہے۔ اس کے لئے جو

اس کی تسبیح کرے - یہ لوگ دنیا چاہتے ہیں - اور ایک بھاری دن کو اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑتے ہیں
ہم نے انہیں پیدا کیا - اور ان کے قوی مضبوط کئے اور جب ہم چاہیں تو ان کی جگہ ان کے مثل لے آئیں یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ پکڑے اور جب تک اللہ نہ چاہے تم کوئی بات
نہیں چاہ سکتے - بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے - جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے
اور جو ظالم ہیں اُن کے لئے اس نے دکھ دینے والا عذاب تیار کیا ہے -

۳۲ - بنی اسرائیلیوں کیلئے تنبیہ کہ نفاق انگیز اور فتنہ اور فساد برپا کرنیوالی چالوں کو چھوڑ کر مال اور جان کو صرف بندوں میں لاکر

حکومت خود اختیاری قایم کرو - جو منشار ذات باری تعالیٰ ہے - ورنہ عذاب میں پکڑے جاؤ گے

(۱) سورہ بقرہ رکوع ۵ - اے بنی اسرائیل میرے اس فضل کو یاد کرو - جو میں نے تم پر کیا - اور تم میرے
عہد کو پورا کرو - تو میں تمہارا عہد پورا کروں گا - اور مجھ ہی سے ڈرو - اور مان لو - اس کو جو کچھ میں نے نازل کیا
ہے - سچ بتاتا - اس چیز کو جو تمہارے پاس ہے - اور تم پہلے اس کے منکر نہ ہو - اور میری آیتوں
کے بدلے تھوڑا مول نہ لو - اور مجھ سے ڈرتے رہو - اور سچ کو جھوٹ میں نہ ملاؤ - اور نہ جان بوجھ کر
حق کو چھپاؤ - اور نماز پڑھو - اور زکوٰۃ دو - اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکو - کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم
دیتے ہو - اور اپنی جانوں کو بھولے جاتے ہو - اور تم تو کتاب پڑھتے ہو - پھر کیا نہیں سمجھتے - اور صبر
اور نماز کے ساتھ مدد چاہو - ہاں وہ بھاری تو ہے - مگر نہ اُن پر جن کے دل پگھلے ہیں - جنہیں یہ خیال ہو
کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے - اور اُن کو اسی کی طرف جانا ہے -

(۲) سورہ بقرہ رکوع ۱۰ - جب ہم نے بنی اسرائیل سے قرار لیا - کہ وہ صرف اللہ کی بندگی کریں گے
اور والدین اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں سے نیک سلوک رکھیں گے - اور لوگوں سے
اچھی بات بولیں گے - اور نماز قایم کریں گے - اور زکوٰۃ دیں گے - پر تم پھر گئے - لیکن تھوڑے آدمی
تم میں سے نہ پھرے - اور تم تو پھر جانے والے ہو - اور جب ہم نے تم سے اقرار کیا - کہ آپس
میں خونریزی نہ کرنا - اور اپنے لوگوں کو اپنے وطن سے نہ نکالنا - پھر تم نے اقرار کیا -
اور تم خود گواہ ہو - پھر تم آپس میں ویسے ہی خونریزی کرتے ہو - اور اپنے میں سے ایک فرقہ
کو اُن کے وطن سے نکال دیتے ہو - گناہ اور ظلم سے اُن پر غلبہ کرتے ہو - پھر اگر وہ قیدی
ہو کر تمہارے پاس آتے ہیں - تو اُن کا معاوضہ لیکر انہیں چھوڑتے ہو - اور اُن کا تو نکالنا ہی
تم پر حرام تھا - پھر کیا کتاب کی بعض باتیں مانتے اور بعض باتوں کا انکار کرتے ہو - پس جو
کوئی تم میں سے ایسا کرتا ہے - اس کی سزا اس کے کیا سزا ہے - کہ دنیا میں رسوا ہوں
اور قیامت کے دن نہایت سخت عذاب کی طرف بھیجے جائیں - اور خدا تمہارے کاموں
سے غافل نہیں - یہ وہی ہیں جنہوں نے دنیوی زندگی آخرت کے بدلہ میں خریدی ہے

اُن کا عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا۔ نہ اُن کو کچھ مدد ملیگی ۔

۳۔ سورۂ بقرہ رکوع ۱۳۔ آیات ۱۰۳ تا ۱۰۶۔ اہل کتاب میں سے بہت لوگ ہیں جن پر حق ظاہر ہو چکا اور وہ اپنے دل میں حسد کر کے چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح تمہارے ایمان کو کفر سے بدل ڈالیں۔ سو تم درگذر کرو۔ اور خیال میں نہ لاؤ۔ یہاں تک کہ خدا کا حکم آئے بیشک خدا ہر شے پر قادر ہے۔ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ اور جو بھلائی تم اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجو گے۔ اس کو اللہ کے پاس پاؤ گے۔ بیشک اللہ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جنت میں کوئی نہ جائے گا۔ جب تک یہودی یا نصرانی نہ ہو جائے۔ یہ اُن کی آرزوئیں ہیں۔ تو کہہ تم اپنی دلیل لاؤ۔ اگر سچے ہو۔ البتہ جس نے اپنا منہ اللہ کو سونپ دیا۔ اور نیکی کرتا ہے۔ اس کو خدا سے اجر ملیگا اور نہ ان پر خوف ہے۔ اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

۳۳۔ آگ پر فتنہ میں پڑنیکی تصدیق جس سے محفوظ رہنے کی انہی اشخاص کو اللہ تعالیٰ کی ذات بشارت فرما رہی ہے۔ جو مال اور جان

کو صفت بندیوں میں لا کر انسانوں اور اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پر منفعت بنانے میں مصروف ہیں

سورۂ ذاریات رکوع ۱ قسم ہے اڑا کر بکھیرنے والیوں کی۔ پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی۔ پھر نرمی سے چلنے والیوں کی۔ پھر حکم سے بانٹنے والیوں کی۔ بیشک جو وعدہ تمہیں ملا ہے سو سچ ہے۔ اور بیشک انصاف ہونے والا ہے۔ آسمان جالیدار کی قسم کہ تم جھگڑے کی بات میں پڑے ہو۔ جو پھیرا گیا۔ وہی اس سے پھیرا جاتا ہے۔ اٹکل دوڑانے والے مارے گئے۔ وہ جو غفلت میں بھول رہے ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ انصاف کا دن کب ہوگا جس دن وہ آگ پر فتنہ میں پڑیں گے۔ اپنی شرارت کا پھل پاچکو گے۔ یہ وہ ہے جسے تم جلد مانگتے تھے بیشک متقی باغوں اور چشموں میں ہونگے۔ جو کچھ انہیں اُن کے رب نے دیا ہے۔ اُسے لے رہے ہونگے کیونکہ یہ لوگ اس سے پہلے نیکوکار تھے رات کو کم سوتے تھے۔ اور صبح کے وقتوں میں معافی مانگتے تھے۔ اور اُن کے مالوں میں سائل اور ہارے کا حق تھا۔ اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری جانوں میں بھی پھر کیا تمکو سوجھ نہیں۔ اور آسمانوں میں تمہاری روزی ہے۔ اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ سو آسمان اور زمین کے رب کی قسم یہ کلام حق ہے۔ جیسا کہ تم بولتے ہو ۔

۳۴۔ مال اور جان کو صفت بندیوں میں لا کر اپنے وقت سے بچنے کی تلقین کہ جب تک دن رات کی کوششیں انسانوں اور اشیاء کو

پایۂ تکمیل تک پہنچانے پر صرف نہ ہو نگی۔ آنیوالے عذاب سے

جو انسانوں کی اپنی ہی مشتعل کی ہوئی آگ سے ہوگا۔ کسی طرح بھی حفاظت نہیں ہوگی۔ اور اس آخری عذاب سے پہلے اسی طرح کا ایک اور عذاب ہے ◆

سورۂ طور۔ قسم کوہ طور کی۔ اور لکھی ہوئی کتاب کی کشادہ ورق میں۔ اور بیت المعمور کی اور اونچی چھت کی اور بہتے دریا کی۔ بیشک تیرے رب کا عذاب آنے والا ہے۔ اس کا ہٹانے والا کوئی نہیں جبدن آسمان کپکپا کر لرزے گا۔ اور پہاڑ چلتے پھریں گے۔ سو اسدن جھگڑنے والوں کی خرابی ہے۔ جو بکواس کرتے ہوئے کھیلتے ہیں۔ جس دن دوزخ کی آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے یہی وہ آگ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔ کیا یہ جادو ہے۔ کیا تمہیں سوجھتا نہیں۔ اس میں گھسو صبر کرو یا نہ کرو۔ تم کو برابر ہے۔ تمہیں وہی بدلا ملیگا۔ جو تم کرتے تھے۔ بیشک متقی لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہونگے۔ جو انہیں اُن کے رب نے دیا اور اُن کے رب نے دوزخ کے عذاب سے بچایا اس پر خوشیاں کرتے ہونگے۔ جو عمل تم کرتے تھے۔ اُن کے صلہ میں خوشگوار کھاؤ پیو۔ تختوں پر جو برابر بچھے ہونگے۔ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور ہم نے گورے رنگ کی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں اُن سے بیاہ دی ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی اولاد ایمان میں اُن کے پیچھے چلی۔ اُن کی اولاد کو ہم اُن سے ملا دیں گے۔ اور اُن کے عمل میں سے ہم انہیں کوئی شے کم نہیں دیں گے۔ ہر آدمی اپنی کمائی میں پھنسا ہوا ہے۔ اور جس قسم کا میوہ اور گوشت وہ چاہیں گے۔ ہم اُن کے لئے اس کی ریل پیل کر دیں گے۔ وہاں وہ ایک دوسرے سے پیالے جھپٹ لیتے ہیں۔ نہ اس میں بیہودہ گوئی ہے۔ اور نہ گناہ۔ اور اُن کے آس پاس اُن کے جوان لڑکے پھرتے ہیں۔ گویا وہ چھپے ہوئے موتی ہیں۔ اور بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم اپنے گھر میں ڈرتے رہتے تھے۔ سو اللہ نے ہم پر احسان کیا۔ اور ہمیں گرم ہوا کے عذاب سے بچایا۔ ہم تو پہلے ہی اُسے پکارتے تھے۔ بیشک۔ وہی احسان کرنے والا مہربان ہے۔ سو اے محمدؐ اب تو نصیحت کر۔ کہ تو اب اپنے رب کے فضل سے حاضرات کرنے والا ہے۔ اور نہ دیوانہ۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ شاعر ہے ہم اس کی نسبت گردش زمانہ کے منتظر ہیں۔ تو کہہ تم منتظر رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں کیا ان کی عقلیں انہیں ایسا حکم دیتی ہیں۔ یا وہ سرکش لوگ ہیں۔ کیا وہ کہتے ہیں۔ کہ اُس نے قرآن بنا لیا ہے۔ کوئی نہیں۔ بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ سو اگر وہ سچے ہیں۔ تو اسی طرح کی کوئی بات وہ بھی لے آئیں۔ کیا وہ بغیر کسی بنانے والے کے بن گئے۔ یا وہ خود ہی خالق ہیں۔ یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ کوئی نہیں۔ بلکہ وہ یقین نہیں کرتے۔ یا اُن کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں۔ یا وہ داروغہ ہیں۔ یا اُن کے پاس کوئی سیڑھی ہے۔ جس پر وہ سن لیتے ہیں پس ان کا سننے والا کوئی صریح دلیل لائے۔ کیا خدا کے لئے بیٹیاں ہیں۔ اور تمہارے لئے

بیٹے - کیا تو ان سے کچھ مزدوری مانگتا ہے - کہ اُن پر چٹی کا بوجھ ہے - کیا اُن کے پاس علم غیب ہے پھر وہ لکھ لیتے ہیں - یا وہ کچھ مکر کیا چاہتے ہیں - سو وہ جو کافر ہیں - خود ہی مکر میں پھنستے ہیں - یا اُن کا خدا اُس کے سوا کوئی معبود ہے - وہ اللہ اُن کے شریک بنانے سے پاک ہے - اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو کہیں - کہ تہ بر تہ جما ہوا بادل ہے - سو تو انہیں چھوڑ - یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملاقات کریں - جس میں وہ بیہوش کئے جائیں گے - جس دن اُن کا فریب اُن کے کچھ کام نہ آئے گا - اور نہ انہیں مدد پہنچیگی - اور بیشک اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا اس سے پہلے ایک اور عذاب ہے - لیکن ان میں بہت لوگ نہیں جانتے - اور تو اپنے رب کے حکم کا منتظر رہ - کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے - اور جب تو اٹھے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کر اور کچھ رات گئے اُس کی تسبیح کر - اور جب ستارے پیٹھ پھیریں

——— ۱۱۱ یا اللہ ———

۳۵ - ہر بستی - ہر قوم - ہر ملک - ہر مذہبی جماعت یا جمیع انسانی دنیا کے مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر قوانین فطرت کے تحت جس کو

سورہ بقرہ رکوع ۳ - آیت ۲۷ - خدا وہی ہے - جس نے تمہارے لئے زمین کی سب چیزوں کو پیدا کیا پھر وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا - اور سات آسمان ٹھیک کئے - اور وہ ہر شے کو جانتا ہے - اور

سورۂ روم رکوع ۴ آیات ۲۹-۳۰ میں واضح کیا گیا ہے (پس تو اے محمدؐ ایک طرف کا ہو کر اپنا منہ دین کے لئے سیدھا کر - اللہ کی فطرت جس پر اس نے آدمیوں کو پیدا کیا ہے - اللہ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں یہ سیدھا دین ہے - لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے - سب اُس کی طرف رجوع ہو کر اور تم سب اس سے ڈرو اور نماز قایم کرو - اور مشرکوں میں نہ ہو) یکجہتی قایم کر کے انسانوں اور اشیاء کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور پر منفعت بنانے میں ہر آن مصروف رہتے ہیں - وہی زمین میں اللہ تعالےٰ کے قایمقام یا نایب کی منزلت حاصل کرتے ہیں - اور منکروں ہی کے لئے ہر ایک عذاب ہے -

سورہ فاطر - رکوع ۴ - ۵ - اے محمدؐ کیا تو نے یہ نہیں دیکھا؟ کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا - پھر ہم نے اس سے رنگ برنگ کے میوے نکالے - اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ گھاٹیاں ہیں - جن کے رنگ مختلف ہیں - اور کالے بھجنگ ہیں - اور اسی طرح آدمیوں اور کیڑوں اور چارپایوں میں بھی کئی رنگ کے ہیں - اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف عالم لوگ ہی ڈرتے ہیں - بیشک اللہ زبردست ہے بخشنے والا - جو لوگ اللہ کی کتاب (مظاہرات عالم) مطالعہ کرتے - اور نماز قایم کرتے - اور جو ہم نے انہیں دیا ہے - اس میں سے چھپا کر اور علانیہ خرچ کرتے ہیں - وہ اس تجارت کی اُمید رکھتے ہیں - جو برباد نہ ہوگی - تاکہ وہ انہیں اُن کا پورا بدلہ دے - اور اپنے فضل سے کچھ انہیں زیادہ دے

بیشک وہ بخشنے والا قدردان ہے۔ اور جو کتاب ہم نے تیری طرف نازل کی ہے وہی حق ہے۔ جو اُس سے پہلے ہے۔ اس کی تصدیق کرتی ہے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں سے خبردار ہے۔ اور انہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر ہم نے کتاب کا اپنے بندوں میں سے انہیں وارث کیا ہے۔ جنہیں ہم نے چن لیا۔ پھر اُن میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کر رہا ہے۔ اور کوئی اُن میں مونہہ زور ہے۔ اور کوئی اُن میں اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھ گیا ہے۔ یہی بڑی بزرگی ہے۔ رہنے کے باغ ہیں۔ جن میں وہ داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں گہنا پہنایا جائے گا۔ سونے کے کنگن اور موتی۔ اور وہاں اُن کا لباس ریشمی ہوگا۔ اور کہیں گے۔ کہ اللہ کا شکر ہے۔ جس نے ہم سے غم دور کیا ہے۔ بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے۔ جسنے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں اتارا۔ نہ اس میں ہمیں کچھ رنج پہنچتا ہے۔ اور نہ اس میں ہمیں کسی قسم کی تھکان لاحق ہوتی ہے۔ اور جو کافر ہیں۔ اُن کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ نہ تو اُن کے لئے موت ہی کا حکم ہوتا ہے کہ مر جائیں۔ اور نہ اُن سے دوزخ کا عذاب ہی ہلکا کیا جاتا ہے۔ ہر شکر گذار کو ہم یوں ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ اور وہ دوزخ میں چیخیں ماریں گے۔ کہ اے ہمارے رب ہمیں نکال کہ جو کچھ ہم کرتے تھے۔ اس کے خلاف نیک عمل کریں۔ کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی۔ کہ اس میں جو کوئی سوچنا چاہے سوچ لے اور تمہارے پاس ڈرانے والا آ چکا تھا۔ پس چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں جانتا ہے۔ اس کو خوب معلوم ہے۔ جو دلوں کے اندر چھپا ہے۔ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں قائمقام کیا۔ اس پر بھی جو کافر ہوگا۔ تو اس کے کفر کا وبال اُسی پر ہے۔ اور کافروں کے حق میں اُن کا کفر اُن کے رب کے ہاں غصہ ہی بڑھاتا ہے۔ اور کافروں کے حق میں اُن کا کفر نقصان ہی بڑھاتا ہے۔ اے محمدؐ تو کہہ بھلا تم نے اپنے شریکوں کو بھی دیکھا جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ مجھے تو دکھلاؤ۔ کہ انہوں نے زمین سے کیا چیز پیدا کی۔ یا اُن کا کچھ آسمانوں میں حصہ ہے۔ یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے۔ کہ وہ اس کتاب کی سند رکھتے ہیں۔ کوئی نہیں۔ بلکہ ظالم ایک دوسرے کو فریب ہی کا وعدہ دیتے ہیں۔ بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے۔ کہ ٹل نہ جائیں۔ اور اگر وہ دونوں ٹل جائیں۔ تو اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ کہ اُن دونوں کو تھام سکے۔ بیشک وہ بخشنے والا ہے۔ وہ اللہ کی سخت قسمیں کھایا کرتے تھے۔ کہ اگر اُن کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے گا۔ تو وہ ہر ایک اُمت سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔ پھر جب اُن کے پاس ڈرانے والا آیا۔ تو اُن کی نفرت ہی بڑھی۔ یہ بسبب اس کے کہ وہ زمین میں تکبر کرتے اور بُری تدبیریں سوچتے تھے۔ اور بُری تدبیر کا اثر بُری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتا ہے۔ تو کیا اب وہ اگلوں کے دستور کی ہی راہ دیکھتے ہیں۔ سو تو اے محمد خدا کے دستور میں ہرگز تبدیلی نہ پائے گا۔ اور نہ تو ہرگز خدا کے دستور کو ٹلتا ہوا پائے گا۔ کیا انہوں نے ملک کی سیر نہیں کی۔ کہ دیکھیں کہ اُن کا کیا انجام ہوا۔ جو اُن سے پہلے ہو گذرے ہیں۔ اور وہ اُن سے قوت میں سخت تھے۔ اور اللہ وہ نہیں۔ کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اُسے تھکا دے۔ بیشک وہ جاننے والا قدرت والا ہے۔ اور اگر اللہ آدمیوں کو اُن کے اعمال کے سبب پکڑ لے۔ تو زمین کی پشت پر کسی چلنے والے کو نہ چھوڑے۔ لیکن وہ ایک مقررہ وقت تک انہیں مہلت دے رہا ہے۔ پھر جب

اُن کا وقت آ ئے گا۔ تو اس کے سب بندے اُس کی نگاہ میں ہیں۔

۳۶۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لانیکی غرض۔ ناتوان مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو ستمگاروں کے مظالم سے نجات دلانے اور اتحادی طاقت قائم کرنے

کے لئے نظامِ حکومت قایم کرنا بھی ہے

سورۂ نساء رکوع ۱۰۔ مومنو! اپنا بچاؤ کرلو۔ سو جدی جدی فوج تنکر کوچ کرو۔ یا اکھٹے نکلو۔ اور تم میں کوئی ایسا ہے۔ کہ نکلنے میں دیر کرتا ہے۔ پھر اگر کوئی مصیبت تم پر آ گئی تو کہتا ہے۔ کہ مجھ پر خدا نے فضل کیا۔ کہ میں اُن کے ساتھ حاضر نہ تھا۔ اور جو خدا سے تمہیں کچھ فضل ملا تو ایسی ایسی باتیں کرتا ہے۔ کہ گویا تم میں اور اس میں کچھ دوستی نہ تھی۔ کہ اے کاش میں بھی اُن کے ساتھ ہوتا۔ اور بڑی مراد پاتا۔ جو لوگ حیاتِ دنیا کو آخرت کے عوض بیچتے ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ خدا کی راہ میں جہاد کریں۔ اور جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑے۔ پھر مارا جائے یا غالب ہو۔ ہم اُسے بڑا ثواب دیں گے۔ اور تمہیں کیا ہو گیا۔ کہ تم خدا کی راہ میں اور اُن ناتواں مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لئے نہیں لڑتے۔ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس شہر سے نکال جس کے اہل ستمگار ہیں۔ اور اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی حمایتی پیدا کر اور مددگار بھیج۔ ایماندار خدا کی راہ میں لڑتے ہیں۔ اور کافر شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں۔ سو تم شیطان کے دوستوں کو قتل کرو۔ بیشک شیطان کا مکر ضعیف ہے۔

۳۷۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لا کر عدل اور انصاف کا قائم کرنا۔ اور صاحبِ اختیار انسانوں کی اطاعت کو اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ آگ اور

تباہی میں گرفتار رہنا ہے

سورۂ نساء رکوع ۸۔ اے محمدؐ۔ کیا تو نے اُن کی طرف نہ دیکھا۔ جنہیں کتاب میں سے حصہ ملا ہے۔ کہ وہ بتوں اور شیطان پر ایمان لائے ہیں۔ اور وہ کفار کے حق میں کہتے ہیں۔ کہ یہ مسلمانوں کی نسبت زیادہ راہ یافتہ ہیں یہی وہ لوگ ہیں۔ جن پر خدا نے لعنت کی۔ اُس کے لئے تو کوئی مددگار نہ پائے گا۔ کیا اُن کا سلطنت میں کچھ حصہ ہے۔ اگر ہو تو لوگوں کو کھجور کا شگاف بھی نہ دیں گے۔ کیا لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو خدا نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے۔ سو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت دی۔ اور بڑی سلطنت بخشی تھی۔ پھر اُن میں سے کوئی اس کتاب پر ایمان لایا۔ اور کسی نے اس سے منہ موڑا۔ اور جلتا جہنم کافی ہے۔ جو ہماری آیتوں سے منکر ہوتے ہیں۔ اُن کو ہم آگ میں ڈالیں گے۔ جب اُن کا چمڑہ گل جائیگا۔ تو ہم اُن کو دوسرا چمڑا بدل دیں گے۔ تاکہ عذاب چکھتے رہیں۔ بیشک خدا غالب حکمت والا ہے۔ اور وہ جو ایمان لائے

اور نیک کام کئے - ہم انہیں باغوں میں داخل کریں گے - جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں - وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے
اُن کے لئے وہاں ستھری عورتیں ہوں گی - اور ہم انہیں وہاں سایہ دار چھاؤں میں داخل کریں گے - خدا تمہیں
حکم دیتا ہے - کہ تم امانتوں کو اُن کے اہل کی طرف پہنچادیا کرو - اور جب تم آدمیوں میں منصف ہو - تو انصاف
سے فیصلہ کرو - اللہ تمہیں اچھی نصیحت دیتا ہے - اور اللہ سنتا دیکھتا ہے - مسلمانو! اللہ کی اور رسول کی
اور اُن اختیار والوں کی جو تم میں سے ہیں اطاعت کرو - پھر اگر کسی شے میں تمہارا جھگڑا ہو جائے - تو اسکو
خدا اور رسول کی طرف لیجاؤ - اگر تم اللہ پر اور آخری دن پر ایمان رکھتے ہو - یہ بہتر ہے اور اچھا ہے انجام میں

۳۸ - مال اور جان کو یکجہتی میں لانا آئین قدرت کی خلاف ورزی کرنیوالوں سے دشمنی پیدا ہوکر جنگ و جدال کا بھی پیش خیمہ ہے اسواسطے یکجہتی قبول کرنیوالوں کے

ہر جان و مال کو آئین جنگ اور انصاف میں حصہ دار ہونا اور شامل جہاد رہنا ازبس لازم اور ضروری ہے
اور خلاف ورزیاں کرنیوالوں سے قطع تعلق لازم آتا ہے

سورۂ نساء رکوع ۱۳ - اے محمدؐ کسی مسلمان کو لائق نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کرے - مگر بھول چوک سے اور جو
کوئی کسی مسلمان کو بھول سے قتل کرے - تو اُس کو ایک مسلمان گردن آزاد کرنا اور مقتول کے وارثوں کو خون
بہا دینا چاہیئے - مگر یہ کہ اس کے وارث خیرات کردیں - پھر اگر وہ مقتول مومن تمہاری دشمن قوم سے
ہو تو صرف ایک مسلمان گردن آزاد کرنا ہے - اور اگر مقتول اس قوم میں سے ہو - جس کے ساتھ تمہارا
عہد ہے - تب اس کے وارثوں کو خون بہا دینا ہے - اور مسلمان گردن بھی آزاد کرنا - پھر اگر قاتل یہ مقدور
نہ رکھتا ہو - تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے - یہ خدا کی طرف سے توبہ ہے - اور خدا جاننے والا
حکمت والا ہے - اور جو مسلمان کو عمداً قتل کرے - اس کا بدلہ دوزخ ہے - اس میں ہمیشہ وہ رہے گا
اور قاتل پر خدا کا غضب اور اُسی کی لعنت ہے - اور خدا نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے -
مسلمانو! جب تم خدا کی راہ میں سفر کرو - تو خوب دریافت کرو - اور جو کوئی تمہیں - السلام علیک کہے :-
اُسے یہ نہ کہو - کہ تو مسلمان نہیں ہے - تم دنیا کی زندگی کے لئے سامان کی تلاش میں ہو - سو خدا کے پاس
بہت سی غنیمتیں ہیں - تم بھی پہلے ایسے ہی تھے - پھر اللہ نے تم پر فضل کیا - پس خوب تحقیق کرو - خدا تمہارے
کاموں سے خبردار ہے - معذوروں کے سوا جنگ سے بیٹھ رہنے والے مسلمان اور خدا کی راہ میں اپنی جان
و مال سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں - جو لوگ اپنی جان و مال سے جہاد کرتے ہیں - اُن کو خدا نے بیٹھ
رہنے والوں پر مرتبہ میں بزرگی دی ہے - اور اللہ نے سب کو خوبی کا وعدہ دیا ہے - اور بیٹھ رہنے والوں
کی نسبت مجاہدین کے لئے اللہ نے اجر عظیم زیادہ کیا ہے - اس کی طرف سے مدارج ہیں - اور مغفرت
اور رحمت ہے - اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے -

۳۹- مال اور جان کو صف بندیوں میں لا کر گواہی دینے اور انصاف کے قایم کرنے میں حقیقت کو چھوڑنا شیطان کی پیروی کرنا ہے اور اسی طرح

منافقوں۔ مشرکوں اور کافروں سے دوستی قایم کرنا۔ مومنوں کو فریب دینا ہے۔ اور ہر معاملہ میں اللہ اور اس کے رسول پر اور قرآن کریم پر اور دیگر جملہ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے سورۂ نساء رکوع ۲۰۔۲۱۔ مومنو! انصاف پر قایم رہو۔ خدا کے لئے گواہ ہو کر اگرچہ اپنی جان پر ہو یا والدین اور قرابتیوں پر۔ اگر وہ شخص غنی ہو یا فقیر۔ اللہ دونوں پر مہربان ہے۔ سو تم اپنی خواہش کے تابع نہ ہو۔ کہ انصاف سے عدول کرو۔ اگر تم پیچ مارو گے۔ یا طرح دیجاؤ گے۔ تو خدا تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ مومنو! تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو خدا نے اپنے رسول پر نازل کی ہے۔ اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے اس نے نازل کی تھی۔ ایمان لاؤ۔ اور جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں کا۔ اور آخری دن کا منکر ہوا۔ وہ گمراہی میں بہت دور جا پڑا۔ جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے۔ پھر کافر ہوتے۔ پھر کفر میں بڑھتے گئے۔ خدا انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ اور ہرگز راہ ہدایت نہ دکھائے گا۔ منافقوں کو خوشخبری سنا دے۔ کہ ان کے لئے دکھ دینے کا عذاب ہے۔ وہ لوگ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا وہ اُن کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں۔ تو عزت تو ساری خدا ہی کے پاس ہے۔ اور خدا تم پر قرآن میں یہ بات نازل کر چکا ہے۔ کہ جب تم خدا کی آیتوں کی نسبت انکار اور ٹھٹھا سنو۔ تو اُن کے پاس نہ بیٹھو۔ جب تک وہ دوسری بات میں خوض نہ کریں۔ ورنہ تم بھی اُن کی مانند ہو گے۔ بیشک خدا سارے منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔ وہ منافق تمہیں تاکتے رہتے ہیں۔ پھر اگر تمہیں خدا کی طرف سے فتح ملتی ہے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ اور جو کافروں کی قسمت یاور ہوتی ہے۔ تو اُن سے کہتے ہیں۔ کہ کیا ہم نے تمہیں نہ گھیر لیا۔ اور مسلمانوں سے نہ بچا لیا تھا۔ سو خدا تمہارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔ اور خدا کافروں کو مومنین پر ہرگز راہ نہ دے گا۔

بیشک منافق خدا کو فریب دیتے ہیں۔ اور خدا انہیں فریب دیتا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں کو دکھاتے ہیں۔ اور خدا کو یاد نہیں کرتے۔ مگر تھوڑا اقرار و انکار کے درمیان ترددمیں ہیں۔ نہ اِن میں نہ اُن میں۔ اور جسے اللہ گمراہ کرے۔ اس کے لئے تو کوئی راہ نہ پائے گا۔ مومنو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم اللہ کا صریح الزام اپنے اوپر لیا چاہتے ہو۔ بیشک منافق آگ کے طبقہ زیریں میں رہیں گے۔ اور تو اُن کے لئے ہرگز کوئی مددگار نہ پائے گا۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اور سنور گئے۔ اور خدا کو مضبوط پکڑا۔ اور اپنا دین خدا کے لئے خالص کیا۔ سو وہ مومنین کے ساتھ ہیں۔ اور عنقریب مومنین کو خدا بڑا ثواب دے گا۔ اگر تم شکر گذار بنو۔ اور ایمان لاؤ تو خدا کو تمہیں عذاب دینے سے کیا فائدہ ہو گا۔ اور خدا قدر دان اور جاننے والا ہے۔

۴۔ قومیت کی بنیاد نیکی اور پرہیزگاری میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا اور گناہ و زیادتی سے بچنا اور حلال و حرام کی تمیز پیدا کرنا بھی ہے

جو امن و چین قایم ہونے کی مکمل واضح اور آخری دلیل ہے۔ اسواسطے ہر مال اور جان کو اتحادی نظام میں لانے سے ہی قومیت کی بنیاد قایم ہوتی ہے

سورہ مایدہ رکوع ۱۔ مومنو! اپنے وعدوں کو پورا کرو۔ مویشی چارپائے تمہیں حلال ہوئے۔ مگر وہ جو تم کو بتائے جائیں گے۔ مگر احرام میں شکار حلال نہ جانو۔ اللہ جو چاہے حکم دے۔

مومنو! اللہ کی نشانیوں اور ماہ حرام اور قربانی اور گلے میں ہار پہنے ہوئے جانوروں کی اور بیت الحرام (کعبہ) کے آنیوالوں کی بے حرمتی نہ کرو۔ کہ وہ اپنے رب کے فضل اور خوشی کی تلاش میں ہیں۔ اور جب تم احرام سے نکلو۔ تو شکار کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی بہ سبب اس کے کہ انہوں نے تمہیں مسجد الحرام سے روکا۔ تمہیں اس امر پر آمادہ نہ کرے۔ کہ تم اس پر زیادتی کرو۔ اور نیکی اور پرہیزگاری میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور گناہ اور زیادتی میں معاون نہ ہو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ مردہ اور لہو اور سور کا گوشت اور اللہ کے سوا کسی غیر کے نام کا ذبیح تم پر حرام ہوا ہے۔ اور گلا گھونٹا۔ اور چوٹ سے مارا ہوا۔ اور اوپر سے گر کر مرا ہوا۔ اور سینگوں سے مارا ہوا اور درندوں کا کھایا ہوا تم پر حرام ہے۔ مگر جسے تم ذبح کرلو۔ اور کھڑے پتھروں پر جو ذبح ہو حرام ہے۔ اور فال کے تیروں سے قسمت آزمائی کرنا بھی حرام ہے۔ یہ گناہ ہے۔ آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہوگئے سو تم اُن سے نہ ڈرو۔ اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں تمہارا دین تمہیں پورا دے چکا۔ اور میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کردی۔ اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا۔ پس جو کوئی بھوک سے مجبور ہو۔ اور گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ اُن کو کیا حلال ہے تو کہہ تم کو ستھری چیزیں حلال ہیں۔ اور وہ شکاری جانور جن کو تم سدھاؤ۔ اور شکار کرنے کے لئے تم اُن کو سدھاؤ۔ جو خدا نے تمہیں سکھایا ہے۔ پس جو کچھ وہ تمہارے لئے پکڑیں اس میں سے کھاؤ۔ اور اس پر اللہ کا نام لو۔ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ آج سب ستھری چیزیں تمہیں حلال کی گئیں۔ اور اہل کتاب کا کھانا تمہیں حلال ہے۔ اور تمہارا کھانا اُن کو حلال ہے۔ اور مسلمان پاک دامن عورتیں اور اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں بھی تمہیں حلال ہیں۔ جبکہ تم اُن کے مہر اُن کو دے دو۔ اور کہ تم پارسا رہنے والے ہو۔ نہ مستی نکالنے والے اور نہ پوشیدہ آشنائی رکھنے والے۔ اور جو کوئی ایمان کا منکر ہوا۔ اس کے اعمال برباد ہوگئے۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے

۱۴۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر یکجہتی سے انحراف کیوجہ سے یہودیوں اور عیسائیوں میں قیامت تک عداوت اور کینہ کا پیدا ہونا

اور اُن کے ارادوں میں ظلمت اور جہالت چھا کر ہلاکت آفرین منازل تک پہنچنا تھی اُن کو اسلام پر مائل کرنیکی دعوت ہے۔ تاکہ یہودیوں اور عیسائیوں میں بھی یکجہتی قائم ہو

سورہ مایدہ رکوع ۳۔ اللہ بنی اسرائیل سے عہد لے چکا ہے۔ اور ہم نے اُن میں بارہ سردار اٹھائے۔ اور اللہ نے کہا۔ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز قایم کرو۔ اور زکواۃ دو۔ اور میرے رسولوں کو مانو۔ اور اُن کی مدد کرو۔ اور خدا کو قرض حسنہ دو۔ تو میں تم سے تمہاری بدیاں دور کر دوں گا۔ اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ پھر اس کے بعد جو کوئی تم میں کافر ہوگا۔ وہ بیشک سیدھی راہ سے بہک گیا۔ سو اُن کی عہد شکنی کے سبب ہم نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے دل سیاہ کر دیئے۔ کہ وہ باتوں کو اُن کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں۔ اور جو نصیحت انہیں ملی تھی۔ اس کا ایک حصہ بھول گئے۔ اور تو ہمیشہ اُن کی ایک خیانت سے مطلع ہوتا ہے۔ مگر تھوڑے اُن میں ایسے نہیں۔ سو اُن سے درگذر کر۔ اور انہیں معاف رکھ۔ بیشک خدا نیکی کرنیوالوں کو چاہتا ہے۔ اور وہ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ اُن سے بھی ہم نے عہد لیا تھا۔ سو وہ بھی اس نصیحت کا جو انہیں ملی تھی۔ ایک حصہ تھا بھول گئے سو ہم نے اُن دونوں فرقوں کے درمیان روز قیامت تک عداوت اور کینہ اٹھا دیا ہے۔ اور عنقریب خدا انہیں اس سے آگاہ کرے گا۔ جو وہ کیا کرتے تھے۔ اے اہل کتاب ہمارا رسول تمہارے پاس آیا ہے۔ کتاب کی بہت باتیں جو تم چھپاتے تھے تم پر کھولتا ہے۔ اور بہت باتوں سے درگذر کرتا ہے۔ خدا سے تمہارے پاس روشنی اور کھلی کتاب آئی ہے۔ اس کتاب سے خدا اُسے جو اُس کی مرضی کے تابع ہے سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے۔ اور اپنے حکم سے انہیں تاریکیوں سے روشنی میں لاتا ہے۔ اور انہیں راہ راست دکھاتا ہے۔ بیشک وہ کافر ہیں۔ جو مسیح ابن مریم کو اللہ کہتے ہیں۔ اے محمدؐ تو کہہ کہ اگر اللہ مسیح بن مریم اور اس کی ماں کو اور اُن سب کو جو زمین میں ہیں۔ ہلاک کرنا چاہے۔ تو اس کے ارادہ کو کون روک سکتا ہے۔ اور آسمان اور زمین اور اُن کے درمیان جو کچھ بھی ہے سب کا بادشاہ خدا ہی ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ تو کہہ پھر وہ تمہارے گناہوں کے سبب تمہیں عذاب کیوں کرتا ہے نہیں تم انسان ہو۔ اس کی خلقت میں سے وہ جسے چاہے بخشتا اور جسے چاہے عذاب کرتا ہے اور آسمان اور زمین اور اُن کے درمیان اللہ ہی کی سلطنت ہے۔ اور اُسی کی طرف جانا ہے اے اہل کتاب ہمارا رسول بیان سنانے کو تمہاری طرف اس وقت آیا ہے۔ جبکہ رسول آنے موقوف ہوگئے تھے۔ اور نا کہ تم نہ کہو۔ کہ ہمارے پاس کوئی بشیر و نذیر نہیں آیا بیشک تمہارے پاس بشیر و نذیر آگیا۔ اللہ ہر شے پر قادر ہے *

۴۲-ہر مال و جان کو یکجہتی میں لے آنے سے مسلمانوں یہودیوں صابئین (ستارہ پرست وغیرہ) اور نصاریٰ کے ایک آئین میں آنے آخری دن پر ایمان لانے

اور نیک کام کرنے میں خوف وہراس وغیرہ کی کوئی روکاوٹ ہو ہی نہیں سکتی ؎

سورۂ مائدہ رکوع ۱۰-اے رسول جو تیرے رب سے تجھ پر نازل ہوا-اُن تک پہنچاوے-اگر تو یہ نہ کرے-تو تو نے اس کا پیغام نہ پہنچایا-اور خدا تجھے آدمیوں سے بچائے گا-بیشک خدا کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا-اے محمدؐ تو کہہ اے اہل کتاب تم کچھ راہ پر نہیں ہو-جب تک کہ تم توریت وانجیل پر اور جو تمہارے رب سے تمہاری طرف نازل ہوا-اس پہ قایم نہ ہوجاؤ-اور اے محمدؐ جو کچھ تیرے رب سے تیری طرف اترا ہے-یہ تو اُن میں سے بہتوں کے درمیان شرارت اور کفر ہی بڑھائے گا-سو تو کافر قوم پر افسوس نہ کر-مسلمانوں اور یہودیوں اور صابئین ونصاریٰ میں سے جو کوئی اللہ اور آخری دن پہ ایمان لائے اور نیک کام کرے-تو انہیں نہ کچھ خوف ہوگا-اور نہ وہ غمگین ہونگے-ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا-اور اُن کی طرف رسول بھیجے-جب کوئی رسول اُن کے پاس ایسی بات لایا-جو انہیں ناپسند تھی-انہوں نے کتنوں کو جھٹلایا-اور کتنوں کو قتل کیا-اور خیال کیا کہ کچھ خرابی نہ ہوگی سو اندھے اور بہرے ہوگئے-پھر خدا اُن پر متوجہ ہوا-پھر اُن میں بہت لوگ اندھے اور بہرے ہوگئے-اور اللہ اُن کے کام دیکھتا ہے-بیشک وہ کافر ہوگئے-جو کہتے ہیں کہ اللہ جو ہے وہ مسیح بن مریم ہی ہے-اور مسیح نے کہا تھا-کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو-جو میرا اور تمہارا رب ہے-جس نے خدا کا شریک ٹھیرایا-خدا اُس پر جنت حرام کرے گا-اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے-

-اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا-بیشک وہ کافر ہیں-جو کہتے ہیں-کہ اللہ تین میں سے ایک ہے-اور سوائے ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں ہے-اگر وہ اس بات کو جو کہتے ہیں-نہ چھوڑیں گے-تو اُن میں جو کافر ہیں دکھ دینے والا عذاب پائیں گے-وہ کیوں نہیں اللہ کی طرف توبہ کرکے گناہ بخشواتے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے-مسیح اور کچھ نہیں-مگر ایک رسول-اس سے پہلے بہت رسول گذر چکے ہیں-اور اس کی ماں صدیقہ تھی-وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے-دیکھ ہم اُن کے لئے کسطرح نشانیاں بیان کرتے ہیں-پھر دیکھ وہ کہاں الٹے جاتے ہیں-تو کہہ کیا تم خدا کے سوا اُسے پوجتے ہو-جس کے اختیار میں نہ تمہارا نفع ہے-اور نہ نقصان-اور اللہ وہی سننے والا اور جاننے والا ہے-تو کہہ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور اس قوم کے خیالات نہ مانو-جو پہلے گمراہ ہوگئے اور بہتوں کو بہکا گئے-اور آپ سیدھی راہ سے بھٹک گئے

۴۳-مال اور جان کو قوانین قدرت کی پیروی میں لانے اور اتحادی نظام قائم کرنے اور جمیع نسل انسانی کو اخوت-یگانگت اور یکجہتی میں لانے

اور ہر ایک مغایرت کو رفع کرنے کا جو نظام تعلیم القرآن میں موجود کیا گیا

اور جس پر عمل پیرا ہونا حضرت محمدؐ ختم الانبیاء نے قایم کر کے اور ایک نمونہ بنکر دکھا دیا۔ بالآخر یہی
مظاہرات عالم کی تعلیم جمیع امتوں کے متحد کرنے میں مہدی کا مرتبہ حاصل کرے گی۔ اور وہ شخص جو
انبیاء کی عملی زندگی قرآن کریم اور مظاہراتِ عالم کی تعلیم میں یکسانیت ذہن نشین کریگا۔ وہی انسان مہدی ہوگا
سورۂ انعام رکوع ۷۔ (اے محمدؐ) تو کہہ اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو۔ مجھے اُن کا پوجنا منع ہوا ہے۔ تو کہہ میں
تمہاری مرضی پر نہیں چلتا۔ اگر چلوں تو میں بہک چکا۔ اور ہدایت یافتوں میں نہ رہا۔ تو کہہ مجھے میرے رب سے شہادت
پہنچی۔ اور تم نے اس کو جھٹلایا ہے۔ میرے پاس وہ چیز نہیں جس کے مانگنے میں تم جلدی کرتے ہو۔ اللہ کے
سوا کسی کا حکم نہیں۔ وہ حق ظاہر کرتا۔ اور وہ اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔ تو کہہ اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی۔ جس
کے مانگنے میں تم جلدی کرتے ہو۔ تو میرا تمہارا فیصلہ ہی ہو جاتا۔ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور غیب
کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں۔ اس کے سوا اُن کو کوئی نہیں جانتا۔ اور اُسے معلوم ہے جو جنگل اور دریا میں
ہے۔ اور کوئی پتا نہیں گرتا جسے وہ نہ جانتا ہو۔ اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں گرتا۔ اور نہ تر و خشک
ہے۔ جو کھلی کتاب میں نہ ہو۔ اور وہی ہے جو تمہیں رات کو مار ڈالتا ہے۔ اور جو تم نے دن میں کیا ہے
جانتا ہے۔ پھر تمہیں دن میں زندہ کرتا ہے۔ تاکہ وقت مقررہ پورا ہو جائے۔ پھر تمہیں اس کی طرف
جانا ہے۔ پھر تمہیں جتائے گا۔ جو تم کرتے تھے۔

سورۂ اعراف رکوع ۲۳۔ اے محمدؐ۔ جنہوں نے ہماری آیات جھٹلائیں ہم آہستہ آہستہ انہیں کھینچیں گے
ایسا کہ انہیں معلوم نہ ہوگا۔ اور میں انہیں مہلت دوں گا۔ میرا داؤ پکا ہے۔ کیا وہ فکر نہیں کرتے۔ کہ اُن کا
صاحب مجنوں نہیں ہے۔ وہ تو صریح ڈرانے والا ہے۔ کیا وہ زمین آسمان کی سلطنت میں اور جو شے اللہ
نے پیدا کی ہے۔ اس میں فکر نہیں کرتے۔ اور نہ اس بارہ میں کہ شاید اُن کی اجل نزدیک آ گئی ہو۔ پھر قرآن کے بعد
وہ کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے۔ جسے اللہ نے بہکایا۔ اُسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ اور وہ انہیں
اُن کی گمراہی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے۔ تجھ سے قیامت کی بابت پوچھتے ہیں۔ کہ کب قایم ہوگی۔ تو کہہ
اس کا علم تو فقط میرے رب کو ہے۔ وہی اس کے وقت پر اُسے کھول دکھائے گا۔ اور وہ گھڑی آسمان
و زمین میں بھاری بات ہے تم پر آئے گی۔ نواچانک آئے گی۔ تجھ سے ایسے پوچھتے ہیں۔ گویا تو اس کا
کھوجی ہے۔ تو کہہ اس کا علم تو فقط خدا کو ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ تو کہہ میں اپنی جان کے بھلے یا
بُرے کا مالک نہیں ہوں۔ لیکن جو کچھ اللہ چاہے۔ اور اگر میں غیب کی بات جانتا۔ تو بہت سی خوبیاں جمع
کر لیتا۔ اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی۔ میں تو مومنوں کو صرف ڈرانے والا اور خوشی سنانے والا ہوں۔

سورۂ ہود رکوع ۲۔ اے محمدؐ اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت چکھائیں۔ پھر اس رحمت کو اس سے چھین
لیں۔ تو وہ ناامید اور ناشکر ہوتا ہے۔ اور اگر ہم اُسے تکلیف کے بعد جو اُسے پہنچے نعمت چکھائیں۔ تو کہتا
ہے۔ کہ میری طرف سے سختیاں چلی گئیں۔ تو وہ خوشی کرنے والا اور شیخی خورا ہے۔ مگر جو ثابت قدم و نیک اعمال ہیں

انہیں کے لئے مغفرت اور بڑا ثواب ہے۔ سو اے محمدؐ۔ کہیں تو وحی کی باتیں جو تجھ پر نازل ہوئیں چھوڑ بیٹھے گا
اور تیرا دل اس سے تنگ ہو جائے گا۔ کہ وہ کہتے ہیں کہ اس پر خزانہ کیوں نہ نازل ہوا۔ یا اس کے ساتھ
کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا۔ تو تو ڈرسنانے والا ہے۔ اور اللہ ہر شے پر وکیل ہے۔ کیا کہتے ہیں۔ کہ اس نے
جھوٹ باندھا ہے۔ تو کہہ ایسی جھوٹ باندھی ہوئی تم دس ہی آیتیں لے آؤ۔ اور خدا کے سوا جسے پکار
سکتے ہو پکار دو۔ اگر سچے ہو۔ پھر اگر تمہاری بات نہ مانیں تو جانو کہ یہ اللہ کے علم سے نازل ہوا ہے
اور یہ کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس اب تم حکم مانتے ہو؟ جو کوئی حیات دنیا اور اس کی
زینت کا طالب ہے۔ ہم اُسے دنیا میں اُس کے اعمال کا بدلہ پورا دیں گے۔ اور اس میں انہیں نقصان
نہ ہوگا۔ یہ وہی ہیں۔ جن کا حصہ آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں۔ اور اُن کے کردار اور اعمال
ضائع و باطل ہیں۔ بھلا ایک شخص جو اپنے رب کی کھلی راہ پر ہے۔ اور اس کے پیچھے رب سے ایک گواہ ہے
اور اس کے آگے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت ہے۔ وہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اور فرقوں میں سے
جو قرآن کا منکر ہے۔ سو اس کے وعدہ کی جگہ آگ ہے۔ پس اے محمدؐ تو قرآن کی نسبت شک میں نہ رہ۔ وہ
تیرے رب سے حق ہے۔ لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے۔ جو اللہ
پر جھوٹ باندھے۔ وہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش ہونگے۔ اور گواہ کہیں گے یہی ہیں۔ جنہوں نے
اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ سنتا ہے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے
اور اس میں کجی تلاش کرتے ہیں۔ اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔ وہ ملک میں بھاگ کر تھکا نہ سکیں گے۔
اور اللہ کے سوا اُن کا کوئی دوست نہ ہوگا۔ اُن کو دونا عذاب ملیگا۔ کہ وہ سنتے دیکھتے نہ تھے۔ یہی
لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالا۔ اور جھوٹ جو باندھا تھا۔ اُن سے گم ہو گیا۔ آپ
ہی ہوا کہ آخرت میں سب سے زیادہ زیانکار ہیں۔ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے۔ اور رب کے
سامنے عاجزی کی وہی بہشتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ دو فرقوں کی ایسی مثال ہے۔ جیسے
اندھا اور بہرہ اور دیکھتا اور سنتا۔ کیا مثال میں دونوں برابر ہیں۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے

سورہ رعد رکوع ۶۔ اے محمدؐ۔ تجھ سے پہلے ہم نے کتنے رسول بھیجے۔ اور اُن کو ہم نے عورتیں اور اولاد
دی۔ اور کوئی رسول بغیر حکم خدا کوئی معجزہ نہیں لا سکا۔ ہر وعدہ لکھا ہوا ہے۔ اللہ جو چاہے اس میں
سے مٹا دے۔ اور جو چاہے رکھے۔ اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔ اور جو وعدے ہم نے اُن سے
کئے ہیں۔ اُن میں سے اگر کوئی وعدہ ہم تجھے دکھلا دیں یا تجھے وفات دیں۔ تو تیرا ذمہ صرف پیغام پہنچانا
ہے۔ اور ہمارا ذمہ حساب لینا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہم زمین کو اس کے اطراف سے گھٹاتے چلے آتے
ہیں۔ اور اللہ حکم کرتا ہے۔ اور کوئی اس کے حکم کو پیچھے ہٹانے والا نہیں۔ اور وہ جلد حساب لینے والا ہے
اور اُن کے اگلے بھی مکر کر گئے ہیں۔ سو سب مکر اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جانتا ہے۔ جو ہر نفس کماتا
ہے۔ اور اب کافروں کو معلوم ہو جاوے گا۔ کہ پچھلا گھر کس کے لئے ہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ تو رسول
نہیں ہے۔ تو کہہ تمہارے اور میرے درمیان اللہ گواہ کافی ہے۔ اور وہ شخص بھی گواہ ہے جسے کتاب کا علم ہے

سورۂ حج رکوع ۲۔ اے محمدؐ۔ آدمیوں میں سے کوئی ایسا ہے۔ کہ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتا ہے۔ سو اگر اُسے بھلائی پہنچتی ہے۔ تو اس سے تسلی پاتا ہے۔ اور جو اس پر آزمایش آتی ہے۔ تو اپنے منہ پر پلٹ جاتا ہے۔ دنیا اور آخرت گنوائی۔ صریح نقصان یہی ہے۔ اللہ کے سوا اُسے پکارتا ہے۔ جو نہ اُسے نقصان پہنچا سکے اور نہ نفع۔ یہی پرلے درجہ کی گمراہی ہے۔ اُسے پکارتا ہے۔ جس سے نفع کی نسبت اُس کا نقصان زیادہ نزدیک ہے۔ بیشک برا دوست ہے اور برا رفیق۔ جو ایمان لائے اور نیک کام کیئے۔ اللہ انہیں باغوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اللہ جو چاہے سو کرے۔ جو کوئی یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اللہ اُسے دنیا اور آخرت میں ہرگز مدد نہ دیگا۔ تو اُسے چاہیئے کہ وہ آسمان کی طرف ایک رسی لٹکائے پھر کاٹ ڈالے۔ پھر دیکھے کہ اس کی یہ تدبیر اُس کا غصہ کھوتی ہے یا نہیں۔ اور یوں ہم نے یہ قرآن کھلی نشانیاں اوتارا ہے۔ اور اس لئے اوتارا ہے۔ کہ بیشک اللہ جسے چاہے ہدایت کرے۔ جو مسلمان ہوئے۔ اور جو یہود ہوئے اور صابئین اور نصاریٰ اور مجوس اور جو مشرک ہیں اللہ قیامت کے دن اُن میں فیصلہ کرے گا۔ اللہ ہر شئے پر حاضر ہے۔ کیا تو نے نہ دیکھا جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے اور آدمیوں میں سے بہت لوگ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بہت ہیں جن پر عذاب قایم ہو گیا۔ اور جسکو اللہ ذلیل کرے۔ اُسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔ اللہ جو چاہے سو کرے۔ یہ دو مدعی ہیں۔ اپنے رب میں جھگڑا کرتے ہیں۔ سو وہ جو کافر ہیں۔ اُن کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے جائیں گے۔ اُن کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا۔ اُسی پانی سے اُن کا چمڑا اور جو اُن کے پیٹ میں ہے گلایا جائیگا اور لوہے کے ہتھوڑے اُن کے لئے موجود ہیں۔ جب دوزخ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے۔ کہ غم سے بچیں۔ پھر اُسی میں لوٹائے جائیں گے۔ اور چکھو جلن کا عذاب۔

سورۂ شعراء رکوع ۱۔ طسم۔ یہ کھلی کتاب کی آئتیں ہیں۔ اے محمدؐ۔ شاید تو اس غم میں اپنی جان کھونے والا ہے۔ کہ وہ مسلمان نہیں ہوئے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے کوئی نشان اُن پر نازل کریں۔ پھر اُن کی گردنیں اس نشانی کے سامنے نیچی رہ جائیں۔ اور رحمٰن کی طرف سے اُن کے پاس جب کبھی بھی کوئی نئی نصیحت آئی۔ اُسی سے انہوں نے منہ موڑا۔ سو یہ تو جھٹلا چکے۔ اب عنقریب انہیں اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ جس پر ٹھٹھا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے زمین کی طرف نہ دیکھا۔ کہ اس میں ہم نے کس قدر ہر جنس کی نفیس چیزیں اُگائی ہیں۔ بیشک اس میں نشانی ہے۔ اور اکثر اُن میں ماننے والے نہیں۔ اور البتہ تیرا رب وہی غالب مہربان ہے۔

۴۴۔ اللہ تعالیٰ کی ذات والاصفات کا فیصلہ کہ مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر پُر امن زندگی قایم کرنے کیلئے دین خدا کی تقلید میں

ہر ایک مغائرت کو رفع کرنے کی جو تعلیم دین اسلام کے نام پر نسلِ انسانی

تک پہنچائی گئی ہے۔ بالآخر وہی عمل پذیر ہوگی۔ اور اُسی سے ہی مہدی کا مرتبہ حاصل ہوگا۔

سورۂ آل عمران رکوع ۲۔ آیت ۱۷۔ دین خدا کے نزدیک اسلام ہے۔ اور اہل کتاب نے جو اختلاف ڈالا ہے۔ وہ بعد علم حاصل کرنے کے آپس کی ضد سے ڈالا ہے۔ اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہوگا تو اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

سورۂ آل عمران رکوع ۹۔ آیت ۷۹۔ جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے۔ وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

سورۂ انعام رکوع ۱۵۔ آیت ۱۲۵۔ جسے اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے۔ اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کا سینہ نہایت تنگ بھچا ہُوا کر دیتا ہے۔ گویا وہ زور سے آسمان (بلندیوں) پر چڑھتا ہے۔ اسی طرح اللہ بے ایمانوں پر ناپاکی ڈالے گا۔

سورۂ آل عمران رکوع ۹۔ آیت ۷۷۔ کیا وہ خدا کے دین کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں حالانکہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اپنی خوشی اور زور سے اُسی کے حکم میں ہے۔ اور اُسی کی طرف وہ پھر جائیں گے۔

سورۂ نساء رکوع ۹۔ آیت ۶۸۔ اے محمدؐ تیرے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان ہو نہیں سکتے جب تک اپنے جھگڑے میں تجھے منصف نہ بنائیں۔ پھر جو تو فیصلہ دے اس پر اپنے دلوں میں تنگ نہ ہوں۔ اور تابعدار بنکر تسلیم کریں

سورہ مائدہ رکوع ۷۔ آیت ۵۳۔ لوگو! تم میں سے ہر کسی کو ہم نے ایک شریعت اور ایک راہ دی ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا۔ تو تم سب کو ایک ہی دین پر کر دیتا۔ لیکن وہ تمہیں اپنے دیئے ہوئے میں آزماتا ہے۔ سو تم خوبیوں میں سبقت لیجاؤ۔ اللہ ہی کی طرف سب کو جانا ہے۔ سو وہ تمہاری اختلافی باتوں میں تمہیں آگاہی بخشے گا۔

سورۂ انعام رکوع ۴۔ آیت ۳۸۔ کوئی رینگنے والا جانور۔ یا دو بازو سے اڑنے والا پرندہ زمین میں نہیں ہے۔ مگر تم آدمیوں کی مانند وہ بھی امتیں ہیں۔ ہم نے کتاب میں کوئی چیز لکھنے سے نہیں چھوڑی۔ پھر وہ اپنے رب کی طرف جائیں گے۔

سورۂ انفال رکوع ۷۔ آیت ۵۵۔ اللہ کسی قسم کی نعمت دیکر بدلا نہیں کرتا۔ جب تک وہ خود اپنے دلوں کی بات نہ بدلیں۔ اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

سورۂ توبہ رکوع ۵۔ آیت ۳۳۔ اُسی نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ وہ اس دین کو تمام دنیا کے دینوں پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرک بُرا مانیں۔

سورۂ محمدؐ رکوع ۴۔ آیت ۲۰۔ وہی ہے جس نے ہدایت اور سچا دین دیکر اپنا رسول بھیجا۔ تاکہ وہ

اُسے ہر دین پر غلبہ دے۔ اور اللہ کافی گواہ ہے۔
سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۔ آیت ۹۔ یہ قرآن وہ راہ دکھلاتا ہے۔ جو بہت سیدھی ہے۔ اور نیک اعمال مومنین کو بشارت دیتا ہے۔
سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۰۔ آیت ۹۱۔ ہم نے آدمیوں کے لئے اس قرآن میں ہر ایک مثال کو طرح طرح سے بیان کیا ہے۔ پھر بھی اکثر لوگوں نے ناشکری ہی کی۔
سورۂ صف رکوع ۱۔ آیات ۶ تا ۹۔ جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا۔ کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوُا آیا ہوں۔ مجھ سے آگے جو توریت ہے۔ میں اس کا مصدق ہوں۔ اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں۔ جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمدؐ ہوگا۔ پھر جب وہ کھلی نشانیاں لیکر اُن کے پاس آیا۔ تو بولے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور اس سے بڑھکر ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ حالانکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں۔ اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنیوالا ہے اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے۔ اور اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔
سورۂ تغابن رکوع ۱۔ آیت ۸۔ تم اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ۔ اور جو تم کرتے ہو۔ اللہ خبردار ہے۔

۵۴۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر پُرامن زندگی قائم کرنے کیلئے جنگ عالمگیر ۱۹۳۹-۴۵ء اور اس سے پہلے جنگ عظیم ۱۹۱۴-۱۵ء

کے وقوع پذیر ہونیکی نشانیاں جبکہ تعلیم القرآن پر رجوع لانا اور عامل ہونا نسل انسانی کیواسطے ضروری ہوگا۔
سورۂ سجدہ رکوع ۲۔ اے محمدؐ کاش تو دیکھے جب مجرم اپنے رب کے سامنے اپنے سر نیچے کئے ہوئے ہونگے۔ اے ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا۔ اب ہمیں پھر بھیج کہ ہم نیکی کریں۔ اب ہمیں یقین آگیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو اس کی ہدایت پہنچا دیتے۔ لیکن میرا قول پورا ہوُا۔ کہ میں دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے بھر دوں گا۔ پس اب تم مزہ چکھو۔ اس لئے کہ تم اپنے اس دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے۔ ہم بھی تمہیں بھول گئے ہیں۔ اور جو تم کرتے تھے اس کے بدلے میں ہمیشہ کا عذاب چکھو۔ ہماری آیتوں پر صرف وہی ایمان لاتے ہیں۔ کہ جب انہیں ہماری آیتوں سے نصیحت کی جاتی ہے۔ تو وہ فوراً سجدہ میں گرتے اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ اُن کی کروٹیں بچھونوں سے الگ رہتی ہیں۔ خوف اور طمع سے اپنے رب کو پکارتے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پس کوئی شخص نہیں جانتا

کہ اُن کے اعمال کے بدلے میں اُن کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک سے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ بھلا جو شخص مومن ہے۔ کیا اس کی برابر ہو جائے گا۔ جو فاسق ہے۔ ہرگز برابر نہیں ہوتے۔ سو وہ جو ایمان لائے۔ اور انہوں نے نیک کام کئے۔ اُن کے اعمال کے بدلے مہمانی میں رہنے کے باغ ملیں گے۔ اور رہے جو فاسق ہیں اُن کا ٹھکانا آگ ہے۔ جب وہاں سے نکلنے کا ارادہ کریں گے۔ پھر اُسی میں لوٹائے جائیں گے۔ اور اُن سے کہا جائے گا۔ کہ آگ کا عذاب چکھو۔ جسے تم جھٹلاتے تھے۔ اور بڑے عذاب سے پہلے ہم ضرور انہیں قریب کا عذاب بھی چکھائیں گے۔ شاید وہ پھریں۔ اور اُس سے زیادہ ظالم کون ہے۔ کہ اُس کو اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی۔ پھر اُن سے منہ موڑا۔ ہمیں ان مجرموں سے بدلا لینا ضرور ہے۔

سورۃ طور۔ رکوع ۲۔ اے محمدؐ۔ اب تو نصیحت کر کہ تو اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہے اور نہ دیوانہ۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ شاعر ہے۔ ہم اُن کی نسبت گردشِ زمانہ کے منتظر ہیں۔ اے محمدؐ تو کہہ تم منتظر رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ کیا اُن کی عقلیں انہیں ایسا حکم دیتی ہیں۔ یا وہ سرکش لوگ ہیں۔ کیا وہ کہتے ہیں۔ کہ اس نے قرآن بنا لیا ہے۔ کوئی نہیں۔ بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ سو اگر وہ سچے ہیں تو اسی طرح کی کوئی بات وہ بھی لے آئیں۔ کیا وہ بغیر کسی بنانے والے کے بن گئے ہیں۔ یا وہ خود ہی خالق ہیں۔ یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ کوئی نہیں۔ بلکہ وہ یقین نہیں کرتے۔ یا اُن کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں۔ یا وہ داروغہ ہیں۔ یا اُن کے پاس کوئی سیڑھی ہے۔ جس پر سُن لیتے ہیں۔ پس اُن کا سننے والا کوئی صریح دلیل لائے۔ کیا خدا کے لئے بیٹیاں ہیں۔ اور تمہارے لئے بیٹے۔ کیا تو اُن سے کچھ مزدوری مانگتا ہے۔ کہ اُن پر چٹی کا بوجھ ہے۔ کیا اُن کے پاس علم غیب ہے۔ پھر وہ لکھ لیتے ہیں۔ یا وہ کچھ مکر کیا چاہتے ہیں۔ سو وہ جو کافر ہیں۔ وہی مکر میں پھنستے ہیں۔ یا اُن کا خدا کے سوا کوئی اور معبود ہے۔ وہ اللہ اُن کے شریک بنانے سے پاک ہے۔ اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو کہیں کہ تہہ بر تہہ جما ہوا بادل ہے۔ سو تو اے محمدؐ انہیں چھوڑ یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملاقات کریں۔ جس میں وہ بیہوش کئے جائیں گے۔ جس دن اُن کا فریب اُن کے کچھ کام نہ آئے گا۔ اور نہ انہیں مدد پہنچے گی۔ بیشک اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا۔ اس سے پہلے ایک اور عذاب ہے۔ لیکن اُن میں بہت لوگ نہیں جانتے۔ اور تو اپنے رب کے حکم کا منتظر رہ۔ کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور جب تو اُٹھے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کر اور جب ستارے پیٹھ پھیریں۔

۶۴۔ مال اور جان کو صرف بندوں میں لانا اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی تجلیات کے امین اور اس کے نائب کے مرتبہ پر مامور رہ کر ان تمام

ذمہ واریوں کو پورا کرنا ہے۔ جن پر اللہ تعالیٰ کی ذات خود کارفرما ہے

اور جن کا مکمل بیان تمہیدی بیان اور سورۃ فاتحہ کی ابتدائی تین منازل میں واضح کرتے ہوئے مابعد کی چار منازل پر عمل پیرا ہونے کی ہدایات حصّہ اول میں دیا گیا ہے۔

۷۴۔ ہر مال اور جان کو صف بندیوں میں لا کر جب تک ذرہ ذرہ کارآمد اور پُر منفعت نہیں بنایا جاویگا۔ اللہ تعالیٰ ظالموں اور ستمگاروں کو ختم کرتا رہتا ہے گا

سورۂ ذاریات از اول تا آخر۔ قسم ہے اڑا کر بکھیرنے والیوں کی۔ اور پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی۔ پھر نرمی سے چلنے والیوں کی۔ پھر حکم سے بانٹنے والیوں کی۔ بیشک جو وعدہ تمہیں ملا ہے۔ سو سچ ہے اور بیشک انصاف ہونے والا ہے۔ آسمان جالی دار کی قسم۔ کہ تم جھگڑے کی بات میں پڑے ہو۔ اس سے وہی پھرا جاتا ہے۔ جو پھرا گیا۔ اٹکل دوڑانے والے مارے گئے۔ وہ جو غفلت میں بھول رہے ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ انصاف کا دن کب ہوگا۔ جس دن وہ آگ پر فتنہ میں پڑیں گے۔ اپنی شرارت کا ثمر چکھو۔ یہ وہ ہے جسے تم جلد مانگتے تھے۔ بیشک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو کچھ انہیں اُن کے رب نے دیا ہے۔ اُسے لے رہے ہوں گے۔ کیونکہ اس سے پہلے یہ لوگ نیکوکار تھے۔ رات کو کم سوتے تھے۔ اور صبح کے وقتوں میں معافی مانگتے تھے۔ اور اُن کے مالوں میں سائل اور ہارے کا حق تھا اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری جانوں میں بھی۔ پھر کیا تم کو سوجھتا نہیں؟ اور آسمان میں تمہاری روزی ہے۔ اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ سو آسمان اور زمین کے رب کی قسم کہ یہ کلام حق ہے۔ جیسا کہ تم بولتے ہو۔

اے محمدؐ۔ بھلا تیرے پاس ابراہیم کے عزت دار مہمانوں کی حکایت بھی پہنچی ہے؟ جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے کہ سلام۔ وہ بولا سلام۔ یہ اجنبی لوگ ہیں۔ پھر اپنے گھر کی طرف دوڑا اور ایک بچھڑا گھی میں تلا ہوا لے آیا۔ پھر اُن کے پاس رکھ دیا۔ کہا تم کیوں نہیں کھاتے؟ پھر دل میں اُن سے ڈرا۔ وہ بولے اندیشہ نہ کر۔ اور انہوں نے ایک صاحب علم لڑکے کی بشارت دی۔ پھر اس کی عورت چلاتی سامنے آئی۔ پھر اپنا منہ پیٹ لیا۔ اور بولی بڑھیا بانجھ۔ وہ بولے تیرے رب نے اسی طرح کہا ہے وہ جو ہے وہی حکمت والا خبردار ہے۔ ابراہیم نے کہا۔ پھر اے رسولو تمہارا مطلب کیا ہے۔ وہ بولے ہم ایک گنہگار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ کہ اُن پر مٹی کے پتھر برسائیں۔ جن پر تیرے رب کے یہاں حد سے باہر نکلنے والوں کے لئے نشان پڑے ہوئے ہیں۔ پھر اس بستی میں جتنے ایماندار تھے۔ اُن کو وہاں سے ہم نے نکال لیا۔ اور ہم نے وہاں سوائے ایک گھر کے مسلمانوں کا اور کوئی

گھر نہ پایا۔ اور ہم نے وہاں اُن کے لئے جو دکھ دینے والے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ایک نشان چھوڑ رکھا۔ اور موسیٰ میں نشانیاں ہیں۔ جب ہم نے اُسے کھلی سند دیکر فرعون کی طرف بھیجا۔ پھر اس نے اپنے زور پر منہ موڑا اور کہا کہ یہ جادوگر یا دیوانہ ہے۔ پھر ہم نے اُسے اور اس کے لشکروں کو پکڑا۔ اور انہیں دریا میں پھینک دیا۔ اور وہ قابل ملامت تھا۔ اور قوم عاد میں بھی نشانیاں ہیں۔ جب ہم نے اُن پر بے نفع ہوا بھیجی۔ جس چیز پر وہ گذرتی تھی۔ اس کو گلی ہوئی ہڈی کی طرح کئے بغیر نہیں چھوڑتی تھی۔ اور ثمود میں نشانیاں ہیں۔ جب انہیں کہا گیا۔ کہ ایک وقت تک فایدہ اٹھالو۔ پھر وہ اپنے رب کے حکم سے سرکشی کرنے لگے تو انہیں کڑک نے آپکڑا۔ اور وہ دیکھ رہے تھے۔ سو وہ نہ اُٹھ سکے اور نہ بدلا لے سکے۔ اور اس سے پہلے نوح کی قوم کو بیشک وہ بدکار لوگ تھے۔ اور اے محمدؐ آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں کی قوت سے بنایا اور ہم مقدور والے ہیں۔ اور زمین کو ہم نے فرش کردیا۔ سو ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر شے کی دو قسمیں بنائیں۔ شاید کہ تم دھیان کرو۔ پس تم اللہ کی طرف بھاگو۔ میں تمہیں اُس کی طرف سے صریح ڈرانے والا ہوں۔ اور اللہ کی ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھیراؤ۔ میں تمہیں اس کی طرف سے کھول کر ڈرانے والا ہوں۔ اسی طرح اِن سے پہلوں کے پاس بھی جب کبھی کوئی رسول آیا۔ اس کی نسبت انہوں نے یہی کہا جادوگر ہے۔ یا دیوانہ۔ کیا یہ لوگ ایک دوسرے کو یہی وصیت کرتے چلے آتے ہیں۔ کوئی نہیں۔ بلکہ یہ سرکش لوگ ہیں سو تو اے محمدؐ اُن سے منہ موڑے اب تجھ پر ملامت نہیں ہے۔ اور نصیحت کرتا رہ۔ کہ نصیحت کرنا مومنین کو مفید ہے۔ اور میں نے جنوں اور آدمیوں کو صرف اسی لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ میری عبادت کریں میں اُن سے کچھ روزینہ نہیں چاہتا۔ اور نہ یہ چاہتا ہوں۔ کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔ اللہ جو ہے بیشک وہی روزی دینے والا صاحب قوت زبردست ہے۔ سو اُن ظالموں کے لئے بھی ایک ڈول ہے۔ جیسے اُن کے ہم مشربوں کے لئے ایک ڈول تھا۔ پس مجھ سے جلدی نہ کریں۔ سو کافروں کے لئے اُن کے اس دن سے جس کا انہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ خرابی ہے۔

۴۸۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر پہاڑوں۔ زمین۔ کھلی فضا سمندروں۔ اونچے آسمان اور بخارات بنکر اڑجانے والے پانیوں کو ایسی

تنظیم میں لانا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی صفت رب کی ذمہ واریوں میں معاون ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے سے ٹل نہیں سکتا۔ جو آکر رہے گا

سورہ طور از اول تا آخر۔ قسم کوہ طور کی۔ اور لکھی ہوئی کتاب کی۔ کشادہ ورق میں۔ اور بیت المعمور کی اور اونچی چھت کی۔ اور ابلتے دریا کی۔ کہ بیشک تیرے رب کا عذاب آنے والا ہے۔ اس کا ہٹانے والا کوئی نہیں۔ جس دن آسمان کپکپا کر لرزنے لگا۔ اور پہاڑ چلتے پھریں گے۔ سو اُس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔ جو بکواس کرتے ہوئے کھیلتے ہیں۔ جس دن دوزخ کی آگ کی طرف

دھکے دیکر دھکیلے جائیں گے - یہی وہ آگ ہے - جسے تم جھٹلاتے تھے - کیا یہ جادو ہے - یا تمہیں سوجھتا نہیں
اِس میں گھسو - صبر کرو یا نہ صبر کرو - تم کو برابر ہے - تمہیں وہی بدلہ ملیگا - جو تم کرتے تھے - بیشک متقی لوگ
باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے - جو انہیں اُن کے رب نے دیا - اور اُن کے رب نے انہیں دوزخ کے
عذاب سے بچایا - اس پر خوشیاں کرتے ہوں گے - جو عمل تم کرتے تھے - اُن کے صلہ میں خوش گوار کھاؤ پیو -
تختوں پر جو برابر بچھے ہوں گے - تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں - اور ہم نے گورے رنگ کی بڑی بڑی آنکھوں
والی عورتیں اُن سے بیاہ دی ہیں - اور جو لوگ ایمان لائے - اور اُن کی اولاد ایمان میں اُن کے پیچھے چلی -
اُن کی اولاد کو ہم اُن سے ملا دیں گے - اور اُن کے عمل میں سے ہم انہیں کوئی شے کم نہیں دیں گے - ہر آدمی
اپنی کمائی میں پھنسا ہوا ہے - اور جس قسم کا میوہ اور گوشت وہ چاہیں گے ہم اُن کے لئے اس کی
ریل پیل کر دیں گے - وہاں وہ ایک دوسرے سے پیالے جھپٹ لیتے ہیں - نہ اس میں بیہودہ گوئی ہے -
اور نہ گناہ - اور اُن کے آس پاس اُن کے جوان لڑکے پھرتے ہیں - گویا وہ چھپے ہوئے موتی ہیں - اور
بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتے ہیں - کہتے ہیں - ہم اپنے گھر میں ڈرتے رہتے تھے - سو اللہ نے
ہم پر احسان کیا - اور ہمیں گرم ہوا کے عذاب سے بچایا - ہم تو پہلے ہی اُسے پکارتے تھے - بیشک
وہی احسان کرنے والا مہربان ہے -

سو اے محمدؐ - اب تو نصیحت کر کہ تو اپنے رب کے فضل سے نہ حاضرات کرنے والا ہے اور نہ دیوانہ
کیا وہ کہتے ہیں کہ شاعر ہے - ہم اس کی نسبت گردش زمانہ کے منتظر ہیں - اے محمد تو کہہ تم منتظر رہو -
میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں - کیا اُن کی عقلیں انہیں ایسے حکم دیتی ہیں - یا وہ سرکش لوگ ہیں
کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن بنا لیا ہے - کوئی نہیں - بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے - سو اگر وہ سچے ہیں
تو اسی طرح کی کوئی بات وہ بھی لے آئیں - کیا وہ بغیر کسی بنانے والے کے بن گئے ہیں - یا وہ خود ہی خالق
ہیں - یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے - کوئی نہیں بلکہ وہ یقین نہیں کرتے - یا اُن کے
پاس تیرے رب کے خزانے ہیں - یا وہ داروغہ ہیں - یا اُن کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر سُن لیتے
ہیں - پس اُن کا سننے والا کوئی صریح دلیل لائے - کیا خدا کے لئے بیٹیاں ہیں - اور تمہارے لئے بیٹے -
کیا تو اُن سے کچھ مزدوری مانگتا ہے - کہ اُن پر چٹی کا بوجھ ہے - کیا اُن کے پاس علم غیب ہے - پھر وہ
لکھ لیتے ہیں - یا وہ کچھ مکر کیا چاہتے ہیں - سو جو کافر ہیں - وہی مکر میں پھنسے ہیں - یا اُن کا خدا کے سوا
کوئی اور معبود ہے - وہ اللہ اُن کے شریک بنانے سے پاک ہے - اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا
گرتا ہوا دیکھیں تو کہیں کہ تہہ بر تہہ جما ہوا بادل ہے - سو اے محمدؐ تو انہیں چھوڑ - یہاں تک کہ وہ اپنے
اس دن سے ملاقات کریں - جس میں وہ بیہوش کئے جائیں گے - جس دن اُن کا فریب اُن کے کچھ
کام نہ آئے گا - اور نہ انہیں مدد پہنچے گی - اور بیشک اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا - اُس سے
پہلے ایک اور عذاب ہے - لیکن اُن میں بہت لوگ نہیں جانتے - اور اے محمدؐ تو اپنے رب کے حکم کا
منتظر رہ - کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے - اور جب تو اٹھے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اُس کی

تسبیح کر۔ اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کر۔ اور جب ستارے پیٹھ پھیریں۔

۹۴۔ ہر ایک کامیابی کا دارومدار اور منازل عروج کا حصول تب ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ جب ستاروں کی طرح ہر شخص مصروف پیکار رہے

اور بیری کے درخت کی مانند ثمردار اور خدمت خلق کے لئے اپنی ہر ایک طاقت کو بھی مصروف پیکار رکھے۔ اور اُن منازل کو جو صفت رب سے حاصل آتی ہیں ہر آن سمجھ میں رکھے۔ ورنہ تباہی میں گرفتار آنا یقینی ہے

سورۂ نجم از اوّل تا آخر۔ تارے کی قسم جب گرے۔ تمہارا رفیق نہ گمراہ ہوا ہے۔ اور نہ بے راہ چلا ہے۔ اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ تو وہ وحی ہے۔ جو اس پر نازل ہوتی ہے۔ سخت قوتوں والے نے اُسے سکھلایا ہے۔ جو زبردست ہے۔ وہ سیدھا کھڑا ہو گیا تھا۔ اور وہ آسمان کے اونچے کنارہ پر تھا۔ پھر وہ نزدیک ہوا۔ اور نیچے اتر آیا۔ سو وہ کمان کی برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ پھر اُس نے اپنے بندہ کی طرف جو وحی نازل کرنی تھی کی۔ جو اس نے دیکھا اس میں اس کے دل نے جھوٹ نہیں ملایا۔ اب کیا تم اس سے اس چیز میں جھگڑو گے۔ جس کا اس نے معائنہ کیا۔ حالانکہ اس نے اُسے ایک دفعہ اور بھی دیکھا ہے۔ پرلی حد کی بیری کے پاس رہنے کی بہشت ہے۔ جب چھپا رہا تھا اس بیری پر جو کچھ چھپا رہا تھا۔ نگاہ نہ بہکی۔ اور نہ حد سے بڑھی۔ بیشک اس نے اپنے رب کے بڑے بڑے نمونے دیکھے۔ بھلا تم نے دیکھا لات و عزّیٰ اور منات۔ تیسرا پچھلا۔ کیا تمہارے لئے لڑکے اور اللہ کے لئے لڑکیاں؟ یہ اس وقت بے انصافی کی تقسیم ہے۔ یہ بت کچھ نہیں۔ مگر چند نام ہیں۔ جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے اُن کے بارہ میں کوئی سند نہیں اتاری۔ یہ لوگ صرف اٹکلوں اور نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں۔ حالانکہ اُن کے پاس اُن کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔ کیا انسان جس بات کی تمنا کرتا ہو پا سکتا ہے؟ سو یہ جہان بعد وہ جہان اللہ کے ہاتھ میں ہے اور آسمانوں پر کتنے ہی فرشتے ہیں۔ کہ اُن کی شفاعت کچھ کام نہیں آسکتی۔ مگر اس کے بعد کہ اللہ جس کے لئے چاہے اجازت دے اور راضی ہو۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ وہ فرشتوں کے نام عورتوں کے سے رکھتے ہیں۔ اور اُن کو اس کا علم نہیں۔ صرف گمان پر چلتے ہیں۔ اور ٹھیک بات میں گمان کچھ کام نہیں آتا۔ سو جو ہمارے ذکر سے منہ موڑے۔ اور سوائے دنیا کی زندگی کے اور کچھ نہ چاہے اے محمد تو اُس سے تو منہ پھیر لے۔ اُن کے علم کی انتہا یہیں تک ہے۔ تیرا رب ہی اُسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا ہوا ہے۔ اور وہ اُسے بھی خوب جانتا ہے۔ جو ہدایت پر ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کا ہے۔ تاکہ بدکاروں کو اُن کے اعمال کا بدلا ملے۔ اور نیک کرداروں کو اچھا بدلا دے۔ جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں۔ مگر صغیرہ گناہ اُن سے

ہو جاتے ہیں۔ بیشک تیرے رب کی مغفرت بڑی وسیع ہے۔ وہ تمہیں خوب جانتا ہے۔ جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا۔ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں بچے تھے۔ سو تم اپنے نفسوں کو پاک نہ ٹھہراؤ پرہیزگار کو وہی خوب جانتا ہے۔ اے محمدؐ بھلا تو نے اُسے بھی دیکھا جس نے منہ پھیر لیا۔ اور تھوڑا مال دیدیا۔ اور سخت دل ہو گیا۔ کیا اس کے پاس علم غیب ہے۔ کہ وہ دیکھتا ہے۔ کیا اُسے اس بات کی خبر نہیں پہنچی۔ جو موسیٰ کے صحیفوں میں لکھی ہے۔ اور ابراہیم کے جو وفادار تھا۔ یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور یہ کہ انسان کے لئے وہی ہے جو اس نے کوشش کی۔ اور یہ کہ اُس کی کوشش اُسے دکھائی جائے گی۔ پھر اُسے پورا بدلہ ملیگا۔ اور یہ کہ تیرے رب کی طرف پہنچنا ہے۔ اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے۔ اور یہ کہ اس نے مذکر و مؤنث جوڑا پیدا کیا۔ نطفہ سے جب ٹپکایا گیا۔ اور یہ کہ دوسری پیدائش اس کے ذمہ ہے۔ اور یہ کہ اُسی نے غنی کیا اور پونجی دی۔ اور یہ کہ وہی شعریٰ ستارہ کا رب ہے اور یہ کہ اُسی نے پہلے عاد کو ہلاک کیا۔ اور ثمود کو پھر باقی نہ چھوڑا۔ اور اس سے پہلے قوم نوح کو کہ وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے۔ اور الٹی ہوئی بستیوں کو دے پٹکا۔ پھر اس پر چھا گیا۔ جو چھا گیا۔ پھر اب تو اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس نعمت میں شبہ کرے گا۔ یہ تو پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے قریب آنے والی قریب آگئی ہے۔ سوائے اللہ کے اس کا ظاہر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ اور ہنستے ہو۔ اور روتے نہیں۔ اور تم کھلاڑیاں کر رہے ہو۔ پس اللہ کو سجدہ کرو۔ اور پیروی کرو۔

۵۰۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر یکجہتی اختیار کرنا اس وجہ سے بھی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے نسل انسانی کو زمین۔ آسمان۔ پہاڑوں

اور فرشتوں پر جو اقتدار عطا فرما رکھا ہے۔ اس اقتدار کو اللہ تعالیٰ کے نظام کی پیروی میں ہی جس سے اس نے جداگانہ صفتوں میں تقسیم ہو کر اور ہر ایک صفت کی ذمہ واری جدا جدا مخصوص فرما کر ہماری راہبری کا نظام قایم کر رکھا ہے۔ کہ جب تک کسی چیز کی تکمیل کے لئے جسقدر سامان ضروری ہیں۔ اُن کا استعمال ہر چیز کی تکمیل میں معاون نہیں ہوتا۔ کوئی چیز پایۂ تکمیل حاصل نہیں کر سکتی۔ اسواسطے نسل انسانی کی جو جو بھی جداگانہ اُمتیں یا۔ کاروباری جماعتیں الگ الگ موجود ہیں۔ تاوقتیکہ سب سے پہلے اُن کی تکمیل میں نفرت حقارت۔ ظلمت۔ جہالت۔ فساد اور خونریزیوں کو ملیا میٹ کر کے یکجہتی اختیار نہ کر لی جاوے۔ نسل انسانی کا تعمیری پروگرام تکمیل ہو ہی نہیں سکتا۔ جیسا کہ تعلیم القرآن اور حوالہ جات ذیل کے ذریعہ خاص طور پر تعلیم دیا گیا ہے۔ کہ بالآخر نیک انسانوں کی حفاظت کے لئے بدکردار اپنی ہی روشن کی ہوئی آگ میں بھسم ہوں گے +

سورۂ صافات - ص - زمر - مومن - حم السجدہ - شوریٰ - زخرف - دخان - جاثیہ - احقاف - محمدؐ - فتح حجرات - ق - ذاریات - طور - نجم - قمر - رحمٰن - واقعہ - حدید - مجادلہ - حشر - ممتحنہ - صف - جمعہ - منافقون تغابن وغیرہ وغیرہ -

اور کتاب ہذا میں بھی واضح کیا گیا ہے - تاکہ قوانین قدرت کی رو سے جس طرح دیگر مخلوق بے لوث خدمت بجا لا رہی ہے - نسل انسانی کے زمین و آسمان اور ان کی درمیانی چیزوں اور جو کچھ گیلی مٹی کے نیچے ہے - اُن سب کو اپنے اقتدار میں لانے کے بعد اپنی جہالت اور ظلمت کی وجہ سے جن فساد انگیز بدلیوں سے واسطہ موجود ہے - ہر ایک سرمایہ اور ہر ایک جان کو یکجہت کر کے پُرامن نظامِ زندگی قایم کریں - جس کے لئے بحر و بر اور فضائے آسمانی میں ہر ایک وسعت موجود ہے - اور جہاں کہیں بھی انسانی بستی موجود ہوگی - وہاں ہر ایک آسایش اور کاروبار کا موجود کر دینا بھی آسان تر ہوگا - جو ہر ایک مغایرت کو رفع کر کے ہر ایک کام کے نیک اور بد نتایج پر پہنچا کر - انسانوں کو دین خدا کی پیروی پر لا موجود کرے گا - جو تعلیم القرآن کا مقصدِ اولیٰ ہے - اور جماعتی یکجہتی سے حاصل آتا ہے

چوتھا رکن روزہ یا تعزیریں } جو کہ نسل انسانی کو اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے - اس لئے ایام خشک سالی میں امر ربی یعنی روح نباتات وغیرہ کو زندہ دیکھنے کے لئے جسطرح اُن کے جذبات اور خواہشات کو صبر آزما حدوں تک سہارا کا باعث رہتی ہے - اسی طرح نسل انسانی کے جذبات اور خواہشات کو برضا مندی خود ہی عملی زندگی کے پابند کر کے وہی استقامت حاصل کرنا - تاکہ ایسی تعزیروں سے ہر انسان ہر معاملہ میں صلاحیت اور یکجہتی پیدا کر سکے - اور ایک ہی آئین کی پابندی سے ہر ایک فساد انگیز خرابی کا انسداد ہو سکے - اور انسانی جانوں کو قتل اور خونریزیوں سے بچایا جا کر از حد رحمدل - ہمدرد اور یکجان بنایا جاوے - جو برضا مندی یا بجبر ایک آئین کے پابند رکھنے کے ضابطہ کے طور پر ہے اور قوانین قدرت کی تقلید میں ہے -

سورۂ بقرہ رکوع ۱۹ - آیات ۱۵۰ تا ۱۵۲ - اے محمدؐ - کسی قدر خوف اور بھوک اور جانوں اور مالوں اور میووں کے نقصان سے ہم تم کو آزمائیں گے - اور بشارت دے اُن صابروں کو - کہ جب اُن پر مصیبت آتی ہے - تو کہتے ہیں - کہ ہم خدا کا مال ہیں - اور اُسی کی طرف جانے والے ہیں - ایسے ہی لوگوں پر اُن کے رب کی طرف سے رحمت اور مہربانی ہے - اور وہی ہدایت پر ہیں -

۱ - روزہ کا حکم اور ماہِ رمضان کی فضیلت کہ جب اتحادِ باہمی کے ذریعہ خواہشات کو ایسے امتحانوں سے کامیابی حاصل کرنے کیلئے عقل اور فکر سے کام لیا جاوے - تو اللہ تعالیٰ کی ذات خود ہی راہنما بن جاتی ہے +

سورہ بقرہ رکوع ۲۳ - مومنو! تم پر روزہ فرض ہوا ہے۔ جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض ہوا تھا۔ شاید تم پرہیز گار ہو جاؤ۔ چند روز ہیں شمار کئے ہوئے۔ پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا مسافر وہ دوسرے دنوں میں شمار کرلے۔ اور جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں وہ فدیہ دیں۔ ایک فقیر کی خوراک۔ اور جو کوئی شوق سے نیکی کرتا ہے۔ اس کیلئے بہتر ہے۔ اور جو تم روزہ رکھو۔ تمہارے لئے اچھا ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ ہے۔ جس میں قرآن نازل ہوا۔ کہ وہ لوگوں کے لئے ہدایت اور ہدایت کی کھلی دلیلیں اور فرقان یعنی فرق کرنے کی چیز ہے۔ پھر جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پائے چاہیئے۔ کہ اس میں روزہ رکھے۔ اور جو مریض یا مسافر ہو۔ اُسے دوسرے دنوں میں شمار چاہیئے۔ خدا تم پر آسانی چاہتا ہے۔ اور مشکل ڈالنا نہیں چاہتا۔ اور تاکہ تم شمار پوری کرو۔ اور اس لئے کہ اس نے تمہیں ہدایت کی ہے۔ خدا کی بڑائی کرو۔ اور تاکہ تم شکر گذار ہو۔ جب میرے بندے میری بابت (اے محمدؐ) تجھ سے سوال کریں۔ تو کہہ۔ کہ میں نزدیک ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے۔ میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ پس چاہیئے کہ وہ مجھے مانیں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں۔ شاید وہ نیک راہ پر آجائیں۔ روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے ہم بستر ہونا تمہارے لئے حلال کیا گیا ہے۔ عورتیں تمہاری پوشاک ہیں اور تم اُن کی پوشاک ہو۔ اللہ کو تمہاری چوری معلوم ہو گئی ہے۔ سو اس نے تم کو معاف کیا۔ اور تم سے درگذر کی۔ سو اب عورتوں سے مباشرت کرو۔ اور جو کچھ خدا نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے۔ اس کو ڈھونڈو اور جب تک فجر کو سفید دھاگا کالے دھاگے سے صاف جدا نظر نہ آوے۔ کھاؤ پیو۔ پھر رات تک روزہ تمام کرو۔ اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف کے لئے بیٹھے ہو۔ اس وقت عورتوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں۔ سو اُن کے نزدیک نہ جاؤ۔ اللہ آدمیوں کے لئے اپنی آئتیں یوں بیان کرتا ہے۔ شاید وہ پرہیز گار ہو جائیں۔ اور آپسمیں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ اور نہ اس کو حکام تک پہنچاؤ۔ کہ گناہ کے ساتھ آدمیوں کے مال میں سے کچھ کاٹ کوٹ کے کھا جاؤ۔ اور تمکو معلوم ہے

۲۔ صاحب وسعت انسان جو حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے جائیں اور بعض مجبوریاں آداب و فرائض حج کی تکمیل میں حارج ہوں

بذریعہ روزہ تکمیل حج کے احکام

سورہ بقرہ رکوع ۲۴ - آیت ۱۹۲ - اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو۔ پھر اگر تم روکے جاؤ۔ تو جو کچھ میسر ہو قربانی بھیجدو۔ اور اپنے سر نہ منڈاؤ۔ جب تک قربانی اپنی جگہ میں نہ پہنچے۔ پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو۔ یا اس کے سر میں کوئی دکھ ہو۔ تو چاہیئے کہ وہ فدیہ دے۔ روزہ یا صدقہ یا ذبیحہ۔ پھر جب تم امن پاؤ تو جس نے حج کے ساتھ عمرہ ملاکر فائدہ اٹھایا ہے۔ اُسکو چاہیئے۔ کہ جو کچھ میسر ہو۔ قربانی دے۔ پھر جس کو قربانی میسر نہ ہو۔ وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے۔ اور سات روزے اس وقت رکھے۔ جب تم اپنے گھروں کو لوٹو۔ یہ پورے دس دن ہو گئے۔ یہ حکم اس کے لئے ہے

جس کے گھر والے مسجدِ حرام کے پاس نہ ہوں - اور خدا سے ڈرتے رہو - اور جانو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے -

۳- حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے اور بدعہدیوں کی پاداش میں روزہ رکھنے کے احکام - تاکہ ایسی تعزیروں سے اتحادی اغراض میں تقویت حاصل ہو

سورۂ مائدہ رکوع ۱۲- آیات ۸۹ تا ۹۱- مومنو! ستھری چیزیں جو خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہیں حرام نہ ٹھہراؤ - اور حد سے نہ بڑھو - اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا - اور اللہ کے دیئے ہوئے میں سے ستھری اور حلال چیزیں کھاؤ - اور اللہ سے ڈرو - جس پر تم ایمان لائے ہو - خدا تم کو تمہاری بے فائدہ قسموں پر نہ پکڑے گا - لیکن تم کو تمہاری پکی قسموں پر پکڑے گا - پس پکی قسموں کا کفارہ دس محتاجوں کو کھلانا ہے - اوسط درجہ کا کھانا - جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو - یا اس کا کفارہ اُن کو کپڑا دینا ہے - یا غلام آزاد کرنا - پھر جو کوئی نہ پائے - وہ تین دن روزہ رکھے - یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے - جب تم قسم کھا بیٹھو - اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو - اللہ یوں تمہیں اپنی آئتیں بتاتا ہے - شاید کہ تم شکر کرو -

۴- حالتِ احرام میں شکار مارنے کا کفارہ جس سے بھی یہی مقصود ہے کہ جو بھی عہد کیا جاوے اسکو توڑنے پر انسان کو ہرگز مائل نہ ہونا چاہیئے

کیونکہ بدعہد انسان کی قدر و منزلت قایم نہیں رہ سکتی - اور یہ تعزیریں بھی اسی لئے ہیں - تاکہ اغراضِ اتحاد میں تقویت حاصل ہو

سورۂ مائدہ رکوع ۱۳- آیات ۹۵-۹۶- مومنو! خدا تمہیں کچھ شکار میں کہ تمہارے ہاتھ اور نیزے اُسے پہنچیں گے - آزمائے گا - تاکہ اللہ کو معلوم ہو جائے - کہ کون اُس سے بن دیکھے ڈرتا ہے - پھر جس نے اس کے بعد زیادتی کی تو اُسے دکھ دینے والا عذاب ہوگا -

مومنو! جب تم احرام میں ہو - تو شکار نہ مارو - اور جو کوئی تم سے عمداً شکار مارے تو اس کا بدلہ اس کی برابر مویشی دینا ہوگا - جو تم میں دو معتبر شخص تجویز کریں گے - کہ کعبہ میں قربانی پہنچادے - یا اس کا کفارہ محتاجوں کو کھانا دینا یا اس کے برابر روزے رکھنا - تاکہ وہ اپنے کام کا وبال چکھے - پہلے جو ہو گیا خدا نے معاف کر دیا - اور جو کوئی پھر کرے گا - اللہ اس سے انتقام لے گا - اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے

۵- کسی مصلحت کی بناء پر جو انسانوں کے شر سے محفوظ رکھے دن بھر

زبان کو بند رکھنا بھی روزہ کی صفت میں داخل ہے۔

سورۂ مریم رکوع ۲۔ آیات ۲۳ تا ۳۵۔ پھر جننے کا درد اُسے ایک کھجور کی جڑ کے پاس لے آیا۔ بولی کاش کہ میں اِس سے پہلے مر چکتی۔ اور بھولی بسری ہو جاتی۔ پھر اس کے نیچے سے (اس لڑکے نے) اس کو آواز دی۔ کہ غم نہ کھا۔ تیرے رب نے تیرے نیچے (قدموں کے تلے) ایک پانی کا چشمہ جاری کیا ہے۔ اور تو اپنی طرف کھجور کا تنہ ہلا۔ تجھ پر پکی کھجوریں گریں گی۔ سو کھا اور پی۔ اور آنکھ ٹھنڈی رکھ۔ اور جو تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہیو۔ کہ میں نے خدا کے لئے روزہ کی منت مانی ہے۔ سو آج میں ہرگز کسی آدمی سے نہ بولوں گی۔ پھر مریم لڑکے کو اپنے لوگوں کے پاس گود میں لائی۔ بولے۔ اے مریم تو نے بہت بڑی حرکت کی۔ اے ہارون کی بہن تیرا باپ بد آدمی نہ تھا۔ اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی۔ اس پر مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے ہم اُس سے جو گہوارہ میں بچہ ہے کیونکر کلام کریں۔ بچہ بولا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے کتاب (انجیل) دی اور نبی بنایا ہے۔ اور مجھے مبارک کیا۔ جہاں کہیں میں ہوں۔ اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ جب تک میں زندہ رہوں۔ اور مجھے ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا ٹھہرایا۔ اور مجھے ظالم بدبخت نہیں بنایا۔ اور مجھ پر سلام ہے۔ جس دن میں پیدا ہوا۔ اور جس دن میں مروں گا۔ اور جس دن میں جی اٹھوں گا۔ یہ ہے عیسیٰ بن مریم۔ سچی بات ہے۔ جس میں وہ شک کر رہے ہیں۔

۶۔ روزہ رکھنے والے مرد روزہ رکھنے والی عورتیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری میں اجرِ عظیم اور معافی کے مستحق ہیں۔

سورۂ احزاب رکوع ۵۔ آیات ۳۵۔ ۳۶۔ بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد۔ اور ایماندار عورتیں۔ اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں۔ اور سچے مرد اور سچی عورتیں۔ اور صابر مرد اور صابر عورتیں۔ اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں۔ اور خیرات کرنے والے مرد۔ اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھنے والے مرد اور محفوظ رکھنے والی عورتیں۔ اور اللہ کو بہت سا یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں۔ اُن کے لئے اللہ نے معافی اور اجرِ عظیم تیار کیا ہے۔ اور جب اللہ اور اس کا رسول کوئی بات مقرر کرے۔ تو کسی ایماندار مرد اور ایماندار عورت کا کام نہیں کہ اُن کو اپنے کام کا اختیار رہے۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ وہ صریح گمراہ ہوا۔

۷۔ اللہ اور اس کے رسول کی حدوں کو غصہ اور جلد بازی کی وجہ سے

توڑ کر جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں۔ اگر وہ پھر اپنی انہی

عورتوں کی طرف رجوع کرنا چاہیں۔ تو قبل اس کے کہ وہ اُن کو ہاتھ لگائیں۔ دیگر تعزیروں کو پورا نہ کر سکنے کی صورت میں پے درپے دو مہینے روزے رکھے۔ جو اس لئے ہے۔ تاکہ لوگ اللہ اور اُس کے رسول کی حدوں کو سمجھیں

سورۂ مجادلہ رکوع ۱۔ آیات ۲ تا ۶۔ جو لوگ تم میں اپنی عورتوں کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں۔ وہ اُن کی مائیں نہیں ہیں۔ اُن کی مائیں تو وہی ہیں۔ جنہوں نے اُن کو جنا۔ اور وہ ایک نامعقول بات اور جھوٹ بول دیتے ہیں۔ اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ جو لوگ اپنی عورتوں کو ماں کہہ بیٹھیں۔ پھر جو کہا تھا۔ اس سے پھرنا چاہیں تو قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ ایک گردن آزاد کرنا ہے یہ تمہیں نصیحت دی جاتی ہے۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے واقف ہے۔ پھر جو کوئی نہ پائے۔ تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے دو مہینے پے درپے روزے رکھے۔ پھر جو کوئی یہ نہ کرسکے تو ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلائے۔ یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور یہ اللہ کی حدّیں ہیں۔ اور کافروں کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ خوار ہوئے۔ جیسے اُن سے پہلے لوگ خوار ہوئے تھے۔ اور ہم نے صاف آیتیں نازل کیں۔ اور کافروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ جب اللہ اُن سب کو اٹھائے گا۔ پھر اُن کے کاموں کی انہیں خبر دیگا۔ اللہ نے اُن کو شمار کر رکھا ہے۔ اور یہ انہیں بھول گئے۔ اور اللہ ہر شئے پر مطلع ہے

۴۔ مومنوں پر لازم اور فرض ہے کہ وہ اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو روزہ اور دیگر ارکانِ دینی کی فضیلت سے کما حقہ واقف کرکے اور

بالخصوص مستورات کو ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ایسی حکمتِ عملی سے تبلیغ کریں جس سے گھر میں نااتفاقی پیدا ہو کر تباہی اور ساماں پیدا نہ ہو سکیں

سورۂ تحریم رکوع ۱۔ اے نبی جو چیز اللہ نے تجھے حلال کردی ہے۔ تو اُسے کیوں حرام کرتا ہے۔ تو اپنی عورتوں کی خوشنودی چاہتا ہے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ مسلمانو! خدا نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کو توڑ ڈالنے کا ٹھہراؤ مقرر کردیا ہے۔ اور اللہ تمہارا کارساز ہے۔ اور وہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی بیویوں میں سے ایک سے کوئی بات چھپا کر کہی۔ پھر جب اس نے اس بات کی خبر کردی۔ اور اللہ نے نبی کو اس انشاء پر مطلع کردیا۔ تو نبی نے کچھ تو جتادی۔ اور کچھ ٹلادی۔ پھر جب یہ اس عورت کو جتایا تو بولی کہ تجھے یہ کس نے بتایا۔ نبی نے کہا۔ مجھے جاننے والے واقف نے خبر دی ہے اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ کرو تو بہتر ہے۔ کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں۔ اور جو تم

دونوں نبی پر چڑھائی کروگی۔ تو اللہ اس کا رفیق ہے۔ اور جبرائیل اور سب نیک مومن اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں (یہاں بھی جبرائیل کو الگ بیان کرنا عقل انسانی ہی مراد ہے) اگر نبی تمہیں طلاق دے تو قریب ہے کہ اس کا رب اُسے تم سے بہتر بیویاں بدل دے۔ جو مسلمان ایماندار نماز پڑھنے والی توبہ کرنے والی عبادت گذار۔ روزہ دار۔ ناشوہر دیدہ اور کنواریاں ہوں۔ مومنو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اس آگ پر سنگدل زور آور فرشتے مقرر ہیں۔ جو اللہ انہیں حکم کرتا ہے۔ وہ اس کے حکم میں نافرمانی نہیں کرتے۔ اور جو حکم پاتے ہیں کرتے ہیں

پانچواں رکن (حج خانہ کعبہ یا ہر ایک ایسی بیگانگی سے بچاؤ حاصل کرنے کی تعلیم کا حصول جو انسانوں میں مغایرت پیدا کرکے

فساد اور خونریزیوں کا باعث ہیں۔ جو کہ نسل انسانی کو اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنے ہی اختیار کئے ہوئے رنگ پر لانا ہے۔ اور یہ رنگ امر ربی (روح) کی صورت میں عناصر اربعہ یا ہوا حرارت مٹی اور پانی کے ساتھ ہم آہنگی اختیار کرنے میں ہر ایک چیز کے ظاہر اور باطن میں جس یکجہتی کو قائم کئے نظر آرہا ہے۔ حج خانہ کعبہ میں اُسی ہم آہنگی اور یکجہتی پر لانے کے لئے تعلیم دی جارہی ہے۔ تاکہ مجاہدات یعنی مالی قربانیوں۔ عملی پیروی یا عبادات اور ظاہری وضعداری میں ہر دور و نزدیک کے بسنے والے ایک ہی رنگ کی زندگی گذارنا سیکھیں۔ جس سے انسانوں میں سے باہمی مغایرت کا مادہ اڑ جائے اور امن و چین کا حصول یقینی ہو جاوے۔ جیسا کہ:- سورۂ حج رکوع ۴ میں مذکور ہے۔ (کہ ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کا ٹھکانا درست کر دیا۔ یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر۔ اور میرے گھر کو اہل طواف و قیام اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک کر اور لوگوں میں حج کے لئے پکار دے۔ کہ تیرے پاس پیدل آئیں۔ اور ہر لاغر شتر پر سوار ہو کر ہر ایک دور کی راہ سے چلے آئیں۔ کہ اپنے فائدوں کے لئے حاضر ہوں) اور مکمل ہدایات سورۂ حج۔ مومنون۔ نور۔ فرقان میں دی گئی ہیں۔ کہ مال اور جان کو صف بندیوں میں لانا انہی متذکرہ اغراض کی تکمیل کے لئے ہے۔ اور اسی طرح سورۂ آل عمران رکوع ۱۰۔ آیات ۹۰ تا ۹۲ میں (کہ سب سے پہلا گھر جو آدمیوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ برکت والا اور سارے جہان کے لئے ہدایت ہے۔ اس میں کھلے نشان ہیں۔ یعنی ابراہیم کے کھڑے ہونیکی جگہ اور جو اس میں داخل ہوتا ہے۔ امن پاتا ہے۔ اور اللہ کے لئے اس گھر کا حج اس شخص پر لازم ہے۔ جو اس تک آسانی سے راہ پاوے۔ اور جس نے نہ مانا۔ تو خدا جہان کے لوگوں سے بے پروا ہے) وضاحت کی گئی ہے۔

گویا تعلیم القرآن (گہرا اتحاد) قوم کے لئے ذرایع علمی میں ہر انسان کے فہم و فراست اور حوصلہ و استقلال کو ترقی دینے اور توجہ کی تکمیل کے لئے بے مثل ہے۔ تو خانہ کعبہ کا حج عملی وسائل کی رو سے

[illegible]

دنیاء عالم کے انسانوں کو اخوت ۔ یگانگت اور یکجہتی پر لانے کے لئے بے مثل تدبیر ہے۔ اسی واسطے جہاں قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنے اوپر لے رکھی ہے۔ خانہ کعبہ کی حفاظت کا بھی وہی ذات اہتمام فرماتی ہے۔ جیسا کہ سورہٗ فیل اور سورہٗ قریش میں مذکور ہے (کہ کیا تو نے نہیں دیکھا؟ کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے اس کا داؤ غلط نہیں کر دیا۔ اور اُن پر ندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے۔ جو کھنگر کے پتھر اُن پر پھینکتے تھے۔ پھر انہیں ایسا کر دیا جیسے کھایا ہوا بھس (سورہٗ فیل) اور قریش کو الفت دلانے کے لئے انہیں جاڑے اور گرمی کے سفر کی الفت دلانے کے لئے۔ تو چاہیئے کہ وہ سب۔ اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا۔ اور خوف سے انہیں امن بخشا۔ سورہٗ قریش) ان دونوں سورتوں کے تعلق کو سورہٗ قریش کی آئتیں بیان کرتے ہوئے واضح کیا گیا ہے۔ کہ خدا نے ہاتھی والوں کو اس لئے غارت کیا ہے۔ کہ قریش کو سفر میں کسی طرح کی مزاحمت نہ رہے۔ تو انہیں بھی چاہیئے کہ خداوند کریم کی بندگی کریں۔ اور اسی طرح اُن تمام عبادت گاہوں کے احترام کو کہ جہاں اتحاد اور ترقی کن وسائل حاصل کرنے کے لئے جماعت بندیوں کا انصرام موجود ہے۔

سورہٗ حج رکوع ۶۔ آیت ۱۱ میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ اگر اللہ لوگوں کو ایک سے ایک کو دفع نہ کرے تو تکیئے اور گرجے اور عبادت خانے اور مسجدیں جہاں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے۔ ضرور ڈھائی جاویں۔ اور اللہ اُسے ضرور مدد دیگا۔ جو اللہ کو مدد دیتا ہے۔ بیشک اللہ غالب اور زور والا ہے۔ کیونکہ ہر قسم کی عبادت گاہوں کے برقرار رہنے سے ایک ایسے وقت میں جبکہ جملہ مذاہب کے اندر نسل انسانی کا ایک اخوت اور یگانگت میں آکر یکجہت رہنا تسلیم کر لیا جاویگا۔ ہر ایک عبادت خانہ اپنے اپنے پیروؤں میں وسعت خیالی اور علو حوصلگی پیدا کرنے کا باعث رہے گا۔ یہی وہ نقطہ ہے۔ جس پر کعبہ کی یونیورسٹی کے تحت گاؤں گاؤں میں مسجدیں اور عبادت خانے تعمیر ہو رہے ہیں۔ جن سب میں نسل انسانی کو اتحاد اور ترقی کے وسائل پر غور و فکر کر کے عملی اقدام کئے جانے کا رجحان رکھا گیا ہے جیسا کہ بحوالہ جات ذیل عیاں ہے۔ کہ مسجدیں ہی دین خدا کی تلقین اور تکمیل کا ذریعہ ہیں۔

۱۔ سورہٗ بقرہ رکوع ۱۴۔ آیات ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ اس سے بڑھکر ظالم کون ہے۔ جس نے خدا کی مسجدوں میں اس کے نام کا ذکر کرنے سے منع کیا۔ اور مسجدوں کے اجاڑنے میں کوشش کی۔ ایسوں کو لائق نہیں تھا کہ مسجدوں میں آویں۔ مگر ڈرتے ہوئے۔ اُن کے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بُرا عذاب ہے مشرق اور مغرب اللہ کی ہے۔ پس جدھر تم منہ کرو۔ ادھر اللہ کا منہ ہے۔ اللہ سمائی والا جاننے والا ہے

۲۔ سورہٗ توبہ رکوع ۳۔ آیات ۱۷ تا ۲۲۔ مشرکوں کا کام نہیں کہ اپنی جانوں پر کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ کی مسجدیں آباد کریں۔ اُن کے اعمال ضائع ہوئے۔ اور وہ آگ میں رہیں گے۔ خدا کی مسجدیں فقط وہ آباد کرتے ہیں۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتے۔ اور نماز (صف بندیاں) قائم کرتے۔ اور زکوٰۃ دیتے۔ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ پس توقع ہے۔ کہ وہی ہدایت یافتہ ہوں۔ کیا تم نے

حاجیوں کو پانی پلانا۔ اور مسجد حرام (کعبہ) کا آباد رکھنا اس شخص کے برابر سمجھ لیا۔ جو اللہ پر اور آخری دن پر ایمان لایا۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ وہ خدا کے نزدیک برابر نہیں۔ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو ایمان لائے اور ہجرت کی۔ اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کیا۔ اللہ کے نزدیک اُن کا درجہ بڑا ہے۔ اور وہی کامیاب ہیں۔ اُن کا رب انہیں اپنی رحمت اور رضامندی کی اور اُن باغوں کی۔ جہاں اُن کے لئے دائمی نعمت ہے۔ بشارت دیتا ہے۔ اور وہاں ہمیشہ رہیں گے اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

۳۔ سورۂ جن رکوع ۱۔ آیات ۱۶ تا ۱۹۔ یہ وحی کی گئی ہے۔ کہ اگر لوگ طریقہ پر قائم رہتے تو ہم انہیں بہت پانی پلاتے۔ تاکہ ہم انہیں اس پانی میں آزمائیں۔ اور جو کوئی اپنے رب کی یاد سے منہ موڑیگا اُسے وہ چڑھتے عذاب میں داخل کرے گا۔ اور یہ کہ مسجدیں اللہ کی ہیں۔ سو تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔ اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اُسکو پکارنے کھڑا ہوا۔ تو وہ لوگ (جاہل) اس پر گرے پڑتے تھے

۴۔ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۔ پاک ہے۔ وہ ذات جو اپنے بندہ (محمدؐ) کو راتوں رات مسجد حرام (کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت دی ہے۔ لیگیا۔ تاکہ ہم اُسے اپنی بعض نشانیاں دکھلائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت ٹھہرایا۔ کہ میرے سوا تم کسی کو کارساز نہ جانو۔ اے اُن لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں چڑھایا تھا۔ نوح بندہ شکر گذار تھا۔ اور اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں صاف کہہ سنایا۔ کہ تم زمین میں دوبار فساد کروگے۔ اور نہایت مغرور سرکش ہوگے۔ پھر جب اُن دو فسادوں میں سے پہلے فساد کا وقت آیا۔ تو ہم نے اپنے سخت جنگ آور بندے تم پر بھیجے۔ پھر وہ گھروں میں آگھسے۔ اور خدا کا وعدہ ہونا تھا۔ پھر ہم نے اُن پر تمہیں غلبہ دیا۔ اور مال و اولاد سے تمہیں مدد دی۔ اور تمہارا لشکر بڑھایا۔ اگر تم بھلائی کروگے تو اپنے لئے کروگے۔ اور اگر برائی کروگے۔ تو بھی اپنے لئے۔ پھر جب پچھلا وعدہ آیا۔ تو ہم نے دوسرے بندے بھیجے۔ کہ وہ تمہارے چہرے اوداس کریں۔ اور مسجد میں داخل ہوں۔ جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے۔ اور جس پر غالب آئیں۔ اس کو پوری طرح برباد کریں۔ اب نزدیک ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ اور جو تم لوٹوگے۔ تو ہم بھی لوٹیں گے۔ اور ہم نے کافروں کے لئے جہنم کو جیل خانہ بنایا ہے۔ یہ قرآن وہ راہ دکھلاتا ہے۔ جو بہت سیدھی ہے۔ اور نیک اعمال مومنین کو بشارت دیتا ہے۔ کہ اُن کے لئے بڑا اجر ہے۔ اور جو آخرت کو نہیں مانتے۔ اُن کے لئے اللہ کا عذاب ہم نے تیار کیا ہے۔

سورۂ توبہ رکوع ۱۳۔ آیات ۱۰۸ تا ۱۱۱۔ جنہوں نے بہ نیت ضرر و کفر اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے اور اس کی گھات کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے لڑ چکا تھا۔ ایک مسجد بنائی ہے اے محمدؐ۔ تو کبھی اس مسجد میں نہ کھڑا ہو۔ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر

رکھی گئی ہے۔ زیادہ لائق ہے۔ کہ تو اس میں کھڑا ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں۔ جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ کیا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد خوف خدا اور اس کی رضا مندی پر رکھی وہ بہتر ہے۔ یا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ڈھنے والی کھائی کے کنارہ پر رکھی۔ پھر اُسے لیکر دوزخ کی آگ میں گر پڑی۔ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہمیشہ اُن کے دلوں میں شبہ کا باعث ہوگی۔ جب تک اُن کے دل پارہ پارہ نہ ہوں۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

جملہ عبادت گاہوں کا احترام قوموں اور مذاہب کے تعمیر کرنیوالے جملہ انبیاء کے متحد الخیال اور متحد العمل ہونیکی وجہ سے ہے!

۱۔ کل نبی ایک ہی مذہب پر } سورہ بقرہ رکوع ۱۶۔ آیت ۱۳۰۔ تم بولو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اُس پر جو ہماری طرف نازل ہوا ہے اور اُس پر جو ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب اور اس کے بارہ بیٹوں پر نازل ہوا۔ اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو ملا تھا۔ اور جو کچھ تمام نبیوں کو اُن کے رب سے دیا گیا ہے۔ ہم اُن کے درمیان کسی میں بھی فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اُس کے مطیع ہیں۔ اور

سورہ آل عمران رکوع ۹۔ آیت ۷۸۔ تو کہہ کہ ہم خدا پر ایمان لائے۔ اور اس پر جو ہم پر نازل ہوا ہے اور جو ابراہیم اور اسماعیل و اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد پر نازل ہوا تھا۔ اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور سب نبیوں کو اُن کے رب سے ملا تھا۔ ہم اُن میں سے کسی کو جُدا نہیں کرتے۔ اور ہم اُن کے فرمانبردار ہیں*

۲۔ تمام نبیوں کے لوگ دشمن ہوئے ہیں } سورہ انعام رکوع ۱۴۔ آیت ۱۱۲۔ ہم نے ہر نبی کے دشمن شیطان آدمی اور جن بنائے۔ کہ فریب دینے کو ملمع باتیں ایک دوسرے کے جی میں ڈالتے ہیں۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ تو انہیں اُن کے افترا میں چھوڑ دے۔

۳۔ بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت حاصل ہے } سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶۔ آیت ۵۵ تا ۵۷ اے محمدؐ) میرے بندوں سے کہہ۔ کہ وہ بات بولیں جو بہتر ہے۔ شیطان اُن میں آپس میں لڑائی کراتا ہے۔ بیشک شیطان آدمی کا صریح دشمن ہے۔ تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے۔ اگر چاہے تم پر رحم کرے۔ یا چاہے تمہیں عذاب دے۔ اور ہم نے تجھے اُن پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا۔ جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اُن کو تیرا رب خوب جانتا ہے۔ اور بعض نبیوں کو ہم نے بعض پر بزرگی دی۔ اور داؤد کو ہم نے زبور دی۔

۴- حضرت محمدؐ جمیع انسانی دنیا کو تعلیم القرآن کی منادی کیواسطے منصب نبوّت پر سرفراز ہوئے۔ اور جس کسی کو یہ قرآن پہنچے اُسے بھی منادی کا حکم دیا۔

سورۂ انعام رکوع ۲۔ آیات ۱۹-۲۰۔ (اے محمدؐ) تو کہہ گواہی کس چیز کی بڑی ہے۔ تو کہہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے۔ اور یہ قرآن میری طرف اترا ہے۔ تاکہ میں اس سے تم کو اور جس کو پہنچے اُس کو ڈراؤں۔ کیا تم گواہی دیتے ہو۔ کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں۔ تو کہہ میں گواہی نہ دوں گا۔ تو کہہ وہی ایک معبود ہے۔ اور جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔ میں اُن سے بیزار ہوں جن کو ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ اسکو ایسا پہچانتے ہیں۔ جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی جانیں خسارہ میں ڈالیں۔ وہی ایمان نہیں لاتے۔

۵- آپ کی تعلیم وہی ہے جو تمام انبیاء علیہم السلام کی ہے!

سورۂ حٰم سجدہ رکوع ۵۔ آیت ۴۳۔ اے محمدؐ۔ تجھ سے وہی کہا جاتا ہے۔ جو تجھ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا تھا۔ بیشک تیرے رب کے ہاں مغفرت بھی ہے۔ اور دردناک عذاب بھی ہے

۶- آپ کی طرف وہی وحی بھیجی گئی ہے جیسی دیگر انبیاء سابقین پر بھیجی گئی تھی

سورۂ نساء رکوع ۲۳۔ آیات ۱۶۱ تا ۱۶۳۔ (اے محمدؐ) ہم نے تیری طرف ایسی وحی بھیجی ہے جیسی ہم نے نوحؑ اور اس کے بعد اور نبیوں اور ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق و یعقوب اور اس کی اولاد اور عیسٰی و ایوب و یونس و ہارون و سلیمان کی طرف بھیجی تھی۔ اور داؤد کو ہم نے زبور دی اور کئی رسول ہیں۔ جن کا احوال ہم نے تجھے پہلے سنایا۔ اور کئی رسول ہیں۔ جن کا حال ہم نے تجھے نہیں سنایا۔ اور خدا نے موسٰی سے باتیں کی تھیں۔ بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بہت رسول آچکے ہیں۔ تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کو خدا پر الزام کا موقعہ نہ رہے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

۷- آپ خاتم النبیین ہیں۔ یعنی جس قدر بھی انبیاء کی تعلیمات ہیں۔ اُن کے مصدق اور اتحاد اور ترقی کے قوانین پر آخری مہر لگانے والے ہیں۔

سورۂ احزاب رکوع ۵۔ آیات ۳۸ تا ۴۰۔ جو بات اللہ نے نبی کے لئے ٹھہرادی ہے۔ اس میں نبی پر کچھ تنگی نہیں۔ اللہ کا دستور ہے۔ جو اُن لوگوں میں جو پہلے ہو گذرے ہیں جاری رہا ہے

اللہ کا کام اندازہ پر مقرر کیا ہوا ہے۔ جو خدا کے پیغام پہونچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ اور اللہ حساب لینے والا کافی ہے۔ محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے۔ لیکن اللہ کا رسول اور سب نبیوں پر مہر ہے۔ اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے۔

۸۔ آپ نے انبیاء سابق کی عملی زندگی سے بہت سی باتیں حاصل کیں اور جمیع نسل انسانی کو وعدہ شدہ وقت سے پہلے اتحاد باہمی حاصل کرنیکی تلقین کی۔ یہ کہ زمین اور ہر انسان مشترک زندگی بسر کریں گے

سورۂ مریم رکوع اتا ۲۔ کہٰیٰعٓصٓ۔ (کافی۔ ہادی۔ برکت والا۔ عالم۔ صادق۔ یہ تعریفی الفاظ ہیں جن پر خطاب کیا گیا ہے)۔ (اے محمدؐ) یہ تیرے رب کی رحمت کا بیان ہے۔ اس کے بندہ زکریا پر جب اس نے اپنے رب کو ہلکی آواز سے پکارا۔ بولا اے رب میرے بدن کی ہڈیاں سست ہوگئیں۔ اور بڑھاپے سے سر مثل آگ کی ہوگیا۔ اور میں کبھی تجھ سے اے رب دعا کرکے محروم نہیں رہا۔ اور میں اپنے بعد وارثوں سے ڈرتا ہوں۔ اور میری عورت بانجھ ہے۔ سو تو اپنی طرف سے مجھے ایک وارث بخش۔ جو میرا وارث ہو۔ اور اولاد یعقوب کا بھی وارث ہو۔ اور اے رب اُسے پسندیدہ کر۔ اے زکریا ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔ جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ اس وقت سے پہلے ہم نے کوئی آدمی اُس کا ہمنام نہیں کیا۔ بولا اے رب میرے لڑکا کیونکر ہوگا۔ حالانکہ میری عورت بانجھ ہے۔ اور میں بڑھاپے سے ضعیفی میں آگیا۔ فرمایا یوں ہی ہوگا۔ تیرے رب نے کہا ہے یہ کام مجھ پر آسان ہے۔ اور میں نے تجھے پہلے بنایا۔ اور تو کچھ چیز نہ تھا۔ بولا اے رب میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر۔ کہا تیری نشانی یہ ہے۔ کہ تو چنگا بھلا لوگوں سے تین رات نہ بول سکے گا۔ پھر وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے سامنے آیا۔ پھر اُن کی طرف اشارہ کیا۔ کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو۔ اے یحییٰ زور سے کتاب تھام لے۔ اور ہم نے طفلی میں اُسے حکم دیا۔ (یعنی نبوت) اور اپنی طرف سے شفقت اور ستھرائی۔ اور وہ پرہیزگار تھا۔ اور اپنے والدین سے نیکی کرتا تھا۔ اور سرکش و نافرمان نہ تھا۔ اور سلام ہے اس پر جس دن وہ پیدا ہوا۔ اور جس دن وہ مریگا۔ اور جس دن جی کر اٹھ کھڑا ہوگا۔

اور کتاب میں مریم کو یاد کر۔ جب وہ اپنے لوگوں سے ایک شرقی مکان میں الگ ہو بیٹھی۔ پھر اُن کی طرف سے ایک پردہ ڈال دیا۔ پھر ہم نے اس کی طرف اپنی روح کو بھیجدیا۔ پھر وہ روح پورا انسان بنکر اس کے سامنے آئی۔ مریم نے کہا میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں۔ اگر تو پرہیزگار ہے۔ کہا میں تو تیرے رب کا رسول ہوں۔ تا کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا بخشوں۔ وہ بولی میرے لڑکا کیونکر ہوگا۔ اور کسی آدمی نے مجھے نہیں چھوا۔ میں ہرگز بدکار نہیں۔ بولا۔ یوں ہی ہوگا۔ تیرے رب نے کہا ہے۔ کہ یہ کام مجھ پر آسان ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس لڑکے کو آدمیوں کے لئے معجزہ اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں۔ اور اس پیدائش کا معاملہ ازل سے مقرر ہے۔ پھر مریم نے اس لڑکے کو پیٹ میں لیا۔ پھر اُسے

حمل میں لیکر کسی دور کے مکان میں کنارہ ہو بیٹھی - پھر جننے کا درد اُسے ایک کھجور کی جڑ کے پاس لے آیا -
بولی کاش کہ میں بھولی بسری ہو جاتی - پھر اس کے نیچے سے (اس لڑکے نے) اس کو آواز دی - کہ غم نہ کھا -
تیرے رب نے تیرے نیچے (قدموں کے تلے) ایک پانی کا چشمہ جاری کیا ہے - اور تو اپنی طرف کھجور کا تنہ ہلا -
تجھ پر پکی کھجوریں گریں گی - سو کھا اور پی - اور آنکھ ٹھنڈی رکھ - اور جو تو کسی آدمی کو دیکھے - تو کہیو - کہ
میں نے خدا کے لئے روزہ کی منت مانی ہے - سو آج میں ہرگز کسی آدمی سے نہ بولوں گی - پھر مریم لڑکے کو
اپنے لوگوں کے پاس گود میں لائی - بولے اے مریم تو نے بہت بُری حرکت کی - اے ہارون کی بہن تیرا
باپ بد آدمی نہ تھا - اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی - اس پر مریم نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا - وہ بولے
ہم اُس سے جو گہوارہ میں بچہ ہے - کیونکر کلام کریں - بچہ بولا میں اللہ کا بندہ ہوں - اس نے مجھے کتاب
دی اور نبی بنایا ہے - اور مجھے مبارک کیا - جہاں کہیں میں ہوں - اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا - جب
تک میں زندہ ہوں - اور مجھے ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا ٹھہرایا - اور مجھے ظالم بدبخت
نہیں بنایا - اور مجھ پر سلام ہے - جس دن میں پیدا ہوا - اور جس دن مروں گا - اور جس دن میں جی
اٹھوں گا - یہ ہے عیسیٰ بن مریم سچی بات ہے - جس میں وہ شک کر رہے ہیں - خدا کو لائق نہیں کہ
کوئی بیٹا رکھے - وہ پاک ہے - جب کوئی بات ٹھہراتا ہے - تو اس کو کہتا ہے کہ ہوجا - سو وہ ہوجاتی ہے
اور عیسیٰ نے کہا - کہ بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے - سو اس کی عبادت کرو - یہ راہ راست ہے - پھر
فرقوں نے آپس میں اختلاف کیا سو بڑے دن کی حضوری کے وقت کافروں کے لئے واویلا ہے - جس
دن ہمارے سامنے آئیں گے - کیا کچھ سنیں گے - اور کیا کچھ دیکھیں گے - لیکن ظالم آج کے دن صریح
گمراہی میں ہیں - اور اے محمدؐ تو انہیں حسرت کے دن سے ڈرا - جب مقدمہ فیصل ہوگا - اور وہ غفلت
میں ہیں - اور ایمان نہیں لاتے - ہم زمین کے اور ہر کسی شخص کے جو زمین پر ہے وارث ہوں گے - اور
وہ سب ہماری طرف آئیں گے - (وعدہ شدہ دن کے بعد جو نظام عمل قائم ہوگا - اس کی یاددہانی پہلے
سے موجود ہے - کہ زمین اور جملہ انسان ایک ہی اتحادی نظام قائم کریں گے) - اور کتاب میں ابراہیم کا
ذکر کر - بیشک وہ سچا نبی تھا - جب اس نے اپنے باپ سے کہا - کہ ابا جان تم اُسے کیوں پوجتے ہو - جو
نہ سن سکے - اور نہ دیکھ سکے اور نہ تمہارے کچھ کام آئے - اے میرے باپ مجھے وہ علم ملا ہے - جو تجھے
نہیں ملا - سو تو میرے تابع ہوجا - میں تجھے سیدھی راہ دکھلاؤں گا - اے میرے باپ شیطان کی عبادت
نہ کر - شیطان رحمان کا نافرمان ہے - اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں - کہ رحمٰن کی طرف سے تجھ پر عذاب
آجائے - اور پھر تو شیطان کا ساتھی ہوجائے - بولا اے ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے
اگر تو باز نہ آئے گا - تو میں تجھے سنگسار کردوں گا - اور چلا جا مدت تک مجھ سے دور رہ - ابراہیم بولا
سلام علیک (میں چلا) اپنے رب سے تیرے لئے مغفرت مانگوں گا - وہ مجھ پر مہربان ہے - اور
میں تم سے اور جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو - اُن سے یکسو ہوتا ہوں - اور اپنے رب کو پکارتا
ہوں - اور اُمید ہے کہ میں اپنے رب سے دعا کرکے بے نصیب نہ ہوں گا - پھر جب وہ اُن سے

اور اللہ کے سوا اُن کے معبودوں سے جنہیں وہ پکارتے تھے۔ یکسو ہُوا۔ تو ہم نے اُسے اسحاق اور یعقوب بخشا۔ اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا۔ اور ان تینوں کو ہم نے اپنی رحمت سے دیا۔ اور ہم نے اُن کے لئے سچا بول اونچا رکھا۔

اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کر بیشک وہ چُنا ہُوا اور رسول نبی تھا۔ اور ہم نے اُسے کوہ طور کی دہنی جانب سے پکارا۔ اور بھید بتانے کو اپنے نزدیک کیا۔ اور ہم نے اپنی رحمت سے اُسے اس کا بھائی ہارون نبی بخشا۔ اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کر۔ وہ وعدہ کا سچا اور رسول نبی تھا۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا۔ اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھا۔ اور کتاب میں ادریس کا ذکر کر۔ بیشک وہ سچا نبی تھا۔ اور ہم نے اُسے اونچے مکان پر اٹھالیا۔ یہ وہ ہیں۔ جو اولاد آدم میں سے نبیوں میں تھا ہیں۔ جن پر اللہ نے فضل کیا۔ اور اُن کی نسل ہیں۔ جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ چڑھالیا تھا۔ اور اولاد میں سے ابراہیم و اسرائیل کی اور اُن میں سے جنہیں ہم نے ہدایت کی۔ اور برگزیدہ کیا۔ جب رحمان کی آیتیں اُن کے سامنے پڑھی جاتی تھیں۔ تو روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے تھے۔ پھر اُن کی جگہ ایسے ناخلف لوگ جانشین ہوئے۔ کہ نماز چھوڑ دی۔ اور شہوتوں کے تابع ہوئے۔ سو عنقریب اُن کو اُن کی گمراہی کی سزا ملیگی (دیو رپ والوں کے لئے عبرت انگیز سبق ہے) مگر جنہوں نے توبہ کی۔ اور ایمان لائے۔ اور نیک کام کئے۔ سو وہ بہشت میں داخل ہوں گے۔ اور اُن پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ ہمیشہ رہنے کے باغ جن کا رحمان نے بن دیکھے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے۔ بیشک اس کا وعدہ آنے والا ہے۔ وہاں بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ مگر سلام اور ان کا رزق صبح و شام وہاں انہیں ملا کرے گا یہی جنت ہے۔ جس کا ہم اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو وارث کریں گے۔ جو متقی ہیں۔ اور ہم بغیر تیرے رب کے نہیں اترتے۔ (وحی کے نزول کی نوعیت ہے۔ کہ اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ہر ضرورت میں جو عقل راہنمائی کرتی ہے وہی وحی ہے) جو ہمارے آگے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان میں ہے اُسی اللہ کا ہے۔ اور تیرا رب بھولنے والا نہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیانی اشیاء کا رب ہے سو تو اس کی عبادت کر۔ اور اس کی عبادت پر قایم رہ۔ کیا تو اس کے کسی ہمنام کو پہچانتا ہے۔

۹۔ اس احسنت کی وجہ سے جو نیکی کی تلقین سے مخلوق خدا کی خدمت اور عظمت کیلئے کیجاوے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اپنے اسماء و صفات کی تجلیات

سے امداد فرماتی ہے۔ اور ہر ایک انسان کو بھی راغب کرتی ہے۔ تاکہ وہ بھی امدادی رہیں ۔

سورہ احزاب رکوع ۷۔ آیات ۵۶ تا ۵۔ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ سو مومنو! تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو۔ جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ اللہ نے دنیا اور آخرت میں اُن پر لعنت کی ہے۔ اور اُن کے لئے رسوائی کا عذاب تیار کیا ہے۔ اور وہ جو ایماندار مرد اور

ایماندار عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی کام کیا ہو ایذا دیتے ہیں۔ انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے۔

۱۰۔ ہر نبی اپنے مرتبہ اور عظمت کی رو سے نسلِ انسانی میں فلاح و بہبود اور امن و چین قائم کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوتا ہے

اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہر نبی کی اس توجہ کی تکمیل کے لئے جو فلاح و بہبود اور امن و چین کے قیام کا باعث ہو۔ بہترین تدابیر اور حکمت سے راہنمائی فرماتی رہتی ہے

سورۂ نساء رکوع ۸۔ (اے محمدؐ) کیا تو نے اُن کی طرف نہ دیکھا۔ جنہیں کتاب (لوح محفوظ یا مظاہرات قدرت) میں سے حصہ (عقل اور فکر سے کام لینے کا مادہ) ملا ہے۔ کہ وہ بتوں اور شیطان پر ایمان لاتے ہیں۔ اور وہ کفار کے حق میں کہتے ہیں۔ کہ یہ مسلمانوں کی نسبت زیادہ راہ پائے ہوئے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی۔ اور جس پر خدا نے لعنت کی۔ اس کے لئے تو کوئی مددگار نہ پائے گا۔ کیا ان (یہودیوں) کا سلطنت میں کچھ حصہ ہے۔ اگر ہو تو لوگوں کو کھجور کا شگاف بھی نہ دیں گے۔ کیا لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں۔ جو خدا نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے۔ سو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت دی۔ اور بڑی سلطنت بخشی تھی۔ پھر اُن میں سے (یہود نصاریٰ اور مسلمان) کوئی اس کتاب پر ایمان لایا۔ اور کسی نے اس سے منہ موڑا۔ اور جلتا جہنم کافی ہے۔ جو ہماری آیتوں سے منکر ہوئے ہیں۔ اُن کو ہم آگ میں ڈالیں گے۔ جب اُن کا چمڑا گل جائیگا۔ تو ہم اُن کو دوسرا چمڑا بدل دینگے تاکہ عذاب چکھتے رہیں۔ بیشک خدا غالب حکمت والا ہے۔ اور وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے۔ ہم انہیں باغوں میں داخل کریں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اُن کے لئے وہاں ستھری عورتیں ہوں گی۔ اور ہم انہیں سایہ دار چھاؤں میں داخل کریں گے۔ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتوں کو اُن کے اہل کی طرف پہنچا دیا کرو۔ اور جب تم آدمیوں میں منصف بنو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ اللہ تمہیں اچھی نصیحت دیتا ہے۔ اور اللہ سنتا دیکھتا ہے۔ مسلمانو! اللہ اور رسول کی اور اُن اختیار والوں کی جو تم میں سے ہیں۔ اطاعت کرو۔ پھر اگر کسی شے میں تمہارا جھگڑا ہو جائے۔ تو اس کو خدا اور رسول کی طرف لیجاؤ۔ اگر تم اللہ پر اور آخری دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے۔ اور اچھا ہے انجام میں۔

۱۱۔ ہر انسان کے لئے دین اسلام میں داخل ہونے کی تلقین

سورۂ بقرہ رکوع ۲۵ آیات ۱۹۷ تا ۲۰۶۔ جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو۔ تو اللہ کو یاد کرو۔ جیسے تم اپنے باپ دادوں کو یاد کیا کرتے تھے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ پھر لوگوں میں کوئی ایسا ہے

جو کہتا ہے۔ کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں حصّہ دے۔ اور اس کے لئے آخرت میں کچھ حصّہ نہیں ہے اور کوئی ان میں ایسا ہے جو کہتا ہے۔ کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی خوبی دے اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ ایسوں ہی کے لئے اُن کی کمائی کا حصّہ ہے۔ اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور چند گنتی کے دنوں میں اللہ کو یاد کرو۔ پھر جو کوئی جلدی کر کے دو دن میں چلا گیا۔ اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ اور جو کوئی پیچھے رہ گیا۔ اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ اس کے لئے جو ڈرتا ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اور جانو کہ تم اُسی کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔ اور بعضا آدمی ایسا ہے۔ کہ دنیا کی زندگی میں اُس کی بات تجھے اچھی لگتی ہے اور وہ اللہ کو اپنے دل کی بات پر گواہ ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔ اور جب پیٹھ پھیرتا ہے زمین پر دوڑتا پھرتا ہے۔ تاکہ اس میں فساد کرے۔ اور کھیتوں اور نسلوں کو ہلاک کرے۔ اور خدا فساد نہیں چاہتا۔ اور جب اُسے کہا جاتا ہے۔ کہ خدا سے ڈر۔ تو تکبّر اس کو گناہ کی طرف کھینچتا ہے سو اُسے جہنم کافی ہے۔ اور بے شبہ وہ بُرا البترہ ہے۔ اور کوئی شخص ہے۔ کہ اپنی جان بیچکر خدا کی مرضیات تلاش کرتا ہے۔ اور خدا بندوں پر شفیق ہے۔

مومنو! دین اسلام میں پورے طور پر داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔ پھر اگر تم صاف حکم پانے کے بعد ڈگمگا گئے۔ تو جانو اللہ زبردست ہے حکمت والا۔ کیا لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہ اللہ بادلوں کے سایہ میں اُن کے پاس آئے۔ اور فرشتے آئیں۔ اور بات کا فیصلہ ہو جائے گا۔ حالانکہ اللہ کی طرف سب امور رجوع کریں گے۔

تیسرا باب (حقیقت یعنی ثمرات جو احکام رب العالمین پر عامل ہونے سے نسل انسانی کو حاصل ہوں گے)

اور ایک ہی آسائش اور امن و چین میں سب کے سب زندگی بسر کریں گے

سورۂ فاطر رکوع ۴۔ آیات ۲۹ تا ۳۸۔ ہم نے کتاب (زمین و آسمان کی وسعت) کا اپنے بندوں میں سے انہیں وارث کیا ہے۔ جنہیں ہم نے چن لیا۔ پھر اُن میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کر رہا ہے۔ اور کوئی اُن میں میانہ رو ہے اور کوئی اُن میں اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھ گیا ہے۔ یہی بڑی زندگی ہے۔ رہنے کے باغ ہیں۔ جن میں وہ داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں گہنا پہنایا جاوے گا۔ سونے کے کنگن اور موتی۔ اور وہاں اُن کا لباس ریشمی ہوگا اور کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے۔ جس نے ہم سے غم دور کیا۔ بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں اتارا۔ نہ اس میں کوئی رنج پہنچتا ہے اور نہ اس میں کسی قسم کا تھکان لاحق ہوتی ہے۔

۲۔ سورۂ فتح آیات ۱ تا ۵۔ اے محمدؐ ہم نے تیرے لئے کھلی ہوئی فتح کا فیصلہ کیا۔ تاکہ اللہ

تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔ اور اپنی نعمت تمام کرے۔ اور تجھے راہ راست دکھلائے۔ اور تجھے قوی مدد دے۔ وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل کی۔ تاکہ وہ ایمان میں اپنے یقین کے ساتھ اور بڑھ جائیں۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ کے ہیں۔ اور اللہ خبردار حکمت والا ہے۔ تاکہ وہ ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو ایسے باغوں میں داخل کرتے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ اُن کی بدیاں اُن سے دور کرے۔ اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی مراد ملنی ہے۔

۳۔ سورۂ ذاریات رکوع ۱ آیات ۱۵ تا ۱۹۔ بیشک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو انہیں اُن کے رب نے دیا ہے اُسے لے رہے ہوں گے۔ کیونکہ یہ لوگ اس سے پہلے نیکوکار تھے۔ رات کو کم سوتے تھے۔ اور صبح کے وقتوں میں معافی مانگتے تھے۔ اور اُن کے مالوں میں سائل اور ہارے کا حق تھا۔

۴۔ سورۂ طور رکوع ۱۔ آیات ۱۷ تا ۲۸۔ بیشک متقی لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ جو انہیں اُن کے رب نے دیا۔ اور اُن کے رب نے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچایا۔ اس پر خوشیاں کرتے ہوں گے جو عمل تم کرتے تھے۔ اُن کے صلہ میں خوشگوار کھاؤ پیو۔ تختوں پر جو برابر بچھے ہوں گے تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ اور ہم نے گورے رنگ کی بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں اُن سے بیاہ دی ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے۔ اور اُن کی اولاد ایمان میں اُن کے پیچھے چلی۔ اُن کی اولاد کو ہم اُن سے ملا دینگے اور اُن کے عمل میں سے ہم انہیں کوئی شے کم نہیں دیں گے۔ ہر آدمی اپنی کمائی میں پھنسا ہوا ہے اور جس قسم کا میوہ اور گوشت وہ چاہیں گے۔ ہم اُن کے لئے اس کی ریل پیل کر دیں گے۔ وہاں وہ ایک دوسرے سے پیالے جھپٹ لیتے ہیں۔ نہ اس میں بیہودہ گوئی ہے۔ اور نہ گناہ۔ اور اُن کے آس پاس جوان لڑکے پھرتے ہوں گے۔ گویا وہ چھپے ہوئے موتی ہیں۔ اور بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ ہم اپنے گھر میں ڈرتے رہتے تھے۔ سو اللہ نے ہم پر احسان کیا۔ اور ہمیں گرم ہوا کے عذاب سے بچایا۔ ہم تو پہلے ہی اُسے پکارتے تھے۔ بیشک وہی احسان کرنے والا مہربان ہے۔

۵۔ سورۂ قمر رکوع ۳۔ آیات ۴۹ تا ۵۵۔ ہم نے ہر شے اندازہ سے پیدا کی ہے۔ اور ہمارا حکم صرف ایک بات ہے۔ جیسے آنکھ کی جھپک اور ہم تمہارے ہم مذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ سو کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے۔ اور ہر شے جو انہوں نے کی ہے۔ کتابوں میں لکھی ہے۔ اور ہر چھوٹا بڑا کام لکھا ہوا ہے۔ بیشک متقی لوگ باغوں اور نہروں میں ہونگے۔ صاحب وزرت بادشاہ کے پاس سچی بیٹھک میں بیٹھیں گے۔

۶۔ سورۂ صف رکوع ۲۔ مومنو! میں تمہیں ایک سوداگری بتاؤں؟ کہ تمہیں دکھ کی مار سے بچائے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دیگا۔ اور تمہیں باغوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور عمدہ گھروں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں

ہوں گے۔ یہ ہے بڑی مراد ملنی۔ اور ایک اور چیز بھی دیگا۔ جسے تم چاہتے ہو۔ اللہ کی طرف سے مدد اور فتح قریب۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنا۔ مومنو! تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ۔ جیسے مریم کے بیٹے عیسیٰ نے حواریوں سے کہا تھا۔ کہ کون ہے۔ جو اللہ کی راہ میں میری مدد کرے۔ حواری بولے کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ پھر بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت ایمان لائی۔ اور ایک جماعت کافر رہی۔ سو ہم نے اُن لوگوں کو جو ایماندار تھے۔ اُن کے دشمنوں پر مدد دی۔ پھر وہ غالب رہے۔

۷۔ سورۂ تغابن رکوع ۱۔ آیات ۸ تا ۱۰۔ تم اللہ اور اس کے رسول اور نور (قرآن) پر جو ہم نے نازل کیا ہے۔ ایمان لاؤ اور جو تم کرتے ہو۔ اللہ خبردار ہے۔ جس دن وہ تمہیں اکٹھا کرنے کے دن اکٹھا کرے گا۔ یہی ہار جیت کا دن ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا۔ اور اچھے کام کرے گا۔ خدا اس کے گناہ اس سے دور کر دیگا۔ اور اُسے باغوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی مراد ملنی ہے۔ اور جو کافر ہوئے اور انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ وہی دوزخی ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ بُری جگہ ہے۔

۸۔ سورۂ تحریم رکوع ۲۔ آیت ۸۔ مومنو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرو۔ شاید تمہارا رب تم سے تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں باغوں میں داخل کرے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جس دن اللہ نبی کو رسوا نہ کریگا۔ اور نہ اُن کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ اُن کی روشنی اُن کے آگے اور دائیں طرف دوڑیگی۔ کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہمارے لئے روشنی پوری کر دے۔ اور ہمیں بخش دے۔ تو ہر شے پر قادر ہے۔

۹۔ سورۂ محمدؐ رکوع ۲۔ آیات ۱۶۔ ۱۷۔ اس بہشت کا بیان جس کا متقیوں سے وعدہ ہُوا ہے۔ یہ ہے۔ کہ وہاں اس پانی کی نہریں ہیں جس میں بدبو نہیں۔ اور دودھ کی نہریں ہیں۔ جس کا مزہ نہیں بدلا۔ اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کو لذت دیتی ہیں۔ اور صاف شہد کی نہریں ہیں۔ اور اُن کے لئے وہاں ہر قسم کا میوہ ہے اور اُن کے رب کی طرف سے معافی۔ کیا یہ لوگ اس کی مانند ہو سکتے ہیں۔ جو ہمیشہ آگ میں رہے گا۔ اور وہ کھولتا پانی پلائے جائیں گے۔ پھر وہ اُن کی انتڑیاں کاٹ ڈالے گا۔

۱۰۔ سورۂ یٰسین رکوع ۴۔ نرسنگا پھونکا جائے گا۔ پھر تبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑیں گے۔ کہیں گے ہائے ہماری کمبختی۔ ہمیں ہماری خوابگاہ سے کس نے اٹھا دیا۔ یہ وہ ہے جو رحمان نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔ یہ واقعہ صرف ایک جھنکار ہوگی۔ پھر فوراً ہی وہ سب ہمارے پاس پکڑے آئیں گے۔ سو آج کسی نفس پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور وہی بدلا پاؤ گے۔ جو کرتے تھے۔ بیشک بہشتی لوگ آج کے دن شغل میں باتیں کرتے ہیں۔ وہ اور اُن کی بیبیاں سایوں میں تختوں پر تکیئے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ اُن کے لئے وہاں میوے ہیں۔ اور جو کچھ وہ مانگیں گے اُن کے لئے موجود ہے۔ رب مہربان کیطرف سے سلام کہا جائیگا۔

۱۱۔ سورۂ مجادلہ رکوع ۳۔ آیت ۲۲۔ اے محمدؐ تو کوئی ایسی قوم نہ پائے گا۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھے۔ پھر ایسوں سے دوستی کرے۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ اُن کے باپ یا اُن کے بیٹے یا اُن کے بھائی یا اُن کے کنبے کے لوگ کیوں نہ ہوں۔ اُن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی روح سے اُن کی مدد کی ہے۔ اور وہ انہیں باغوں میں داخل کریگا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے خوش اور وہ اللہ سے خوش۔ وہ اللہ کے لوگ ہیں۔ سنتا ہے اللہ ہی کے لوگ مراد کو پہنچیں گے۔

۱۲- سورۂ بیّنہ آیات ۷ تا ۸ - بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے - وہی ساری خلقت میں اچھے ہیں - اُن کا بدلہ اُن کے رب کے پاس رہنے کے باغ ہیں - اُن کے نیچے نہریں بہتی ہیں - وہاں ہمیشہ رہیں گے - اللہ اُن سے اور وہ اللہ سے راضی - یہ اُس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرا!

چوتھا باب } معرفت یعنی یہ جاننا کہ نسل انسانی تعلیم القرآن مظاہرات عالم اور انبیاء کی عملی زندگی کی مطابقت سے سبق آموز ہو کر

اپنی اپنی ذمہ داریوں کے احساس اور تکمیل یا یکجہت رہ کر اخوّت اور یگانگت کے قایم کرنے میں کن کن ذرائع سے کامیاب ہو گی

اوّل - انفرادی ذمہ واریاں } ایک انسان کی سمجھ میں فراوانی پیدا کر نیکی مستحکم ہدایت کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ - یعنی تم میں سے ہر ایک صاحب رعیّت ہے - اور ہر ایک سے اس کی رعیّت کے بارہ میں پوچھ ہو گی -

دوئم - حکومتی ذمہ واریاں } جس طرح اللہ تعالےٰ کی ذات نے اپنے وجود کو ہر ایک آنکھ سے اوجھل رکھکر اپنی صفات کے ذریعہ اپنی حقیقت کو ظاہر فرما رکھا ہے اسی طرح تنظیم انسانی میں حکمران کے وجود کا پردہ قایم کر کے نسل انسانی کی باہمی تنظیم سے ہر ایک چیز کی تربیت تکمیل اور پُر منفعت بنانے کو ایسے مسلک میں لیا جانا قرار دیا ہے - کہ حاکم اور محکوم اخوّت یگانگت اور یکجہتی کے قایم کرنے میں مغایرت کو قریب تک نہ آنے دیں - جیسا کہ عناصر اربعہ اور امر ربی (روح) کی تنظیم کائنات عالم کی ہر ایک چیز کے مناظر سے ہماری راہنمائی فرما رہی ہے اور عناصر میں سے سورج کو داخلی اور خارجی طور پر عناصر کی امداد ہر ایک چیز تک پہنچانے کی فوقیت حاصل ہے - یا جسم انسانی کے اندر بھی جملہ ظاہری اور باطنی طاقتیں مختلف فرائض بجا لاتی ہوئیں یکجان اور یکجہت ہیں - اور سب کی سب ایک ہی ذریعہ خوراک سے تربیت اور تکمیل حاصل کرتی ہیں - اور اُن میں سے بھی مغز (مخزن عقل) کو انسانی جسم اور کاروبار کی صحت اور سلامتی کے لئے داخلی اور خارجی فوقیت حاصل ہے - اور حضرت محمدؐ ختم المرسلین کی ذاتِ والاصفات نے اپنی متذکرہ مثالوں کی پیروی میں باوجود ان پڑھ اور یتیم ہونے کے اپنی عقل اور عالی حوصلگی سے عرب کے مجہول اور ظالم انسانوں کی جماعتوں کو اخوّت - یگانگت اور یکجہتی کے ایسے نظام میں منسلک کر کے واضح کر دیا - کہ جب جملہ اغراض اور سرمایہ کو مشترک کر لیا جاوے - اور صاحب وسعت - صاحب عقل - اور صاحب حوصلہ انسان متحد ہو جائیں - تو انسانی عظمت اور رفعت از خود قایم ہوتی چلی آتی ہے - اور ہر ایک مشکل آسان تر ہو جاتی ہے - پھر کسی قسم کی مغایرت کبھی باقی نہیں رہتی - اور نہ ہی ندامت - جہالت - فساد اور خونریزیاں باقی رہتی ہیں - جن کا اظہار ذیل کی ۲۲ ابتدائی چار ہدایات آپ پر نازل ہوئیں اُن کے معانی میں موجود ہے

پہلی وحی - سورۂ علق آیات ۱ تا ۵ - اے محمدؐ - اپنے رب کے نام کا مطالعہ کر - جس نے پیدا کیا انسان کو

پھٹکی سے بنایا۔مطالعہ کر۔اور تیرا رب بہت بزرگ ہے۔جس نے قلم سے علم سکھلایا۔آدمی کو وہ کچھ سکھلایا۔جو وہ نہ جانتا تھا۔ہرگز نہیں البتہ آدمی سرکشی کرتا ہے۔جب آپ کو تونگر دیکھتا ہے۔ بیشک تیرے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

دوسری وحی } سورہ قلم آیات ۱تا۸۔ ن۔قلم کی قسم۔اور جو کچھ لکھتے ہیں۔اس کی قسم۔کہ تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے۔اور تیرے لئے بے انتہا اجر ہے۔اور بیشک تو بڑا خلیق ہے۔سو اب تو بھی دیکھ لیگا۔اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔کہ تم میں کون دیوانہ ہے۔بیشک تیرا رب اُسے خوب جانتا ہے۔جو اس کی راہ سے بہکا ہوا ہے۔اور وہ اُن کو بھی خوب جانتا ہے۔جو ہدایت پر ہیں۔سو تو جھٹلانے والوں کا کہا نہ مان۔

تیسری وحی } سورۂ مزمل آیات ۱تا۸۔ اے جھرمٹ مارنے والے رات کو اٹھا کر مگر تھوڑا۔آدھی رات یا تھوڑا اس سے کم کر یا اس سے زیادہ کر۔اور قرآن کو ٹھیر ٹھیر کر صاف پڑھ۔ہم تجھ پر ایک بھاری بات ڈالنے والے ہیں۔بیشک رات کو اٹھنا نفس کو سخت کچلنے والا اور قول کو زیادہ درست کرنے والا ہے۔دن میں تجھے لمبا شغل رہتا ہے۔اور اپنے رب کا نام یاد کر۔اور سب سے الگ ہو کر اس کی طرف خوب متوجہ ہو۔

چوتھی وحی } سورۂ مدثر آیات ۱تا۷۔ اے لحاف میں لپٹنے والے اٹھ اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔اور اپنے کپڑے پاک کر۔اور پلیدی دور کر۔اور زیادہ عوض لینے کے لئے احسان نہ کر۔اور اپنے رب کے حکم کا منتظر رہ۔

یہ وہ اسباق ہیں جو انسانوں کے ظاہر اور باطن کو یکجہتی پر لانے کے سامانوں سے آگاہ کرنے۔اور استعمال میں لاکر اخوت اور یگانگت پر آئینی راہنمائی کرتے ہیں۔تاکہ اتحاد باہمی سے نسل انسانی اس عظمت اور رفعت تک رسائی حاصل کرے۔جس کو اللہ تعالیٰ کی ذات نے نسل انسانی کے لئے مخصوص فرما رکھا ہے۔

سوئم لوازمات حکومت } عرفان کی حقیقت جسکو انسانی فہم و فراست اور عملی زندگی میں پائیداری حاصل کرنا ہے۔

از روئے تعلیم القرآن مراتب ذیل سے تکمیل پذیر ہوگی

۱۔ احسن ترین روش کے قیام کے لئے نظام قدرت۔انبیاء کی عملی زندگی اور تعلیم القرآن بشیر و نذیر ہیں۔ بحوالہ منزل اول فصل ۵۔

۲۔ پانی کی تنظیم سے فلاح و بہبود حاصل کرنا ہی بہترین تدابیر سے ہے۔بحوالہ منزل اول فصل اوّل

۳۔ خطہ ارض کو پُر امن مسکن بنانا اللہ تعالیٰ کی ذات نے انسانی ذمہ داریوں میں تفویض فرما رکھا ہے۔ بحوالہ منزل دوئم فصل ۴۔

۴۔ یہ احکام کہ جن جن بھی قدرتی وسائل سے پانی مہیا ہو رہا ہے۔ اُن کو انسانی اقتدار میں لاکر۔ اور اس سے ہر ٹکڑہ زمین کو سر سبز و شاداب کرکے پُرمنفعت مسکن بنایا جاوے۔ اس بارہ میں جہاں کہیں بھی چاہات۔ نہروں۔ چشموں اور تالابوں کی تنظیم سے اور ابر بادلوں سے پانی حاصل کرنا انسانی اقتدار میں کر لیا گیا ہے۔ بیابان جنگلوں کو پُرمنفعت حالت میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ بحوالہ منزل سیوم فصل ۳

۵۔ بحیثیت نائب خدا بخشنہ مغز انسانوں کا عقل خداداد کے ذریعہ نسل انسانی کو اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی کی خوبیوں اور فوائد سے آگاہ کرتے ہوئے راہنمائی اختیار کرنا تاکہ ظلمت۔ جہالت۔ فساد اور خونریزیوں سے نجات حاصل ہو۔ بحوالہ تمہیدی بیان فصل ۴۔

۶۔ یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری جانوں میں بھی۔ پھر کیا تم کو سوجھ نہیں؟ بحوالہ سورۃ ذاریات۔ آیات ۲۰۔ ۲۱۔ فراوانی عقل کے لئے آیات متذکرہ کی راہنمائی کو مد نظر رکھنا بھی لازم رہتا ہے۔

۷۔ اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اُن سے مفاد حاصل کرنیکی ہر ممکن کوشش کرنا جو کہ بہترین تدابیر سے ہے۔ اس لئے اس کو عملی زندگی میں پائداری دینا ضروری آتا ہے۔ بحوالہ منزل اول فصل ۴

۸۔ جو کہ مشترکہ اغراض کو اتحادی نظام سے سرانجام کرنا جمیع انسانی دنیا کو متحد الخیال کرنے کی کلید ہے اسواسطے جملہ کاروبار کو متحد کرنا ضروری ہے۔ بحوالہ منزل اوّل فصل ۹۔

۹۔ جو کہ مشترکہ اغراض کا اتحادی نظام سے سرانجام کرنا۔ ظالم اور مظلوم کو ایک اخوت میں لانے کی یقینی تدبیر قرار دیا گیا ہے۔ اس واسطے ہر ممکن صورت میں اس پر عامل ہونا ضروری ہے۔ بحوالہ منزل اول فصل ۱۰۔

۱۰۔ ہر ایک جان اور ہر ایک سرمایہ کو عناصر اربعہ کی طرح یکجہت رہنا جو کہ ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ ہر ایک دشمنی کا سدِ باب ہو جاوے۔ اس واسطے اس تدبیر کو عمل میں لانا بھی اشد ضروری ہے۔ بحوالہ منزل اول فصل ۱۴۔

۱۱۔ جو کہ حکومت کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے کہ ہر بشر کو اپنی کمائی پر قادر رہکر امن و چین سے زندگی بسر کرنے پر مائل رکھنا چاہیئے۔ اسواسطے نظام حکومت کو ایسی اصلاح پر لانا واجب آتا ہے۔ بحوالہ منزل اوّل فصل ۱۵۔

۱۲۔ جو کہ ایک دوسرے کی کمائی پر ناجائز دست و برد کا طریقہ نظام حکومت کی کوتاہیوں کی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ اسواسطے نظام حکومت کی ان کوتاہیوں کی اصلاح کرنا واجب آتا ہے۔ بحوالہ منزل اوّل فصل ۱۶۔

۱۳۔ جو کہ واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر پُرامن نظام حکومت قایم کرنا چاہیئے۔ ورنہ سخت سے سخت تکالیف میں مبتلا ہونے سے ڈرایا گیا ہے۔ اسواسطے نظام حکومت میں ایسی صلاحیت قایم ہونا ضروری ہے۔ بحوالہ منزل ۵ فصل ۷ ضمن ۱۴۔

۱۴- جوکہ ہر بستی اور ہر عبادت خانہ میں ہر روزہ دشمنی پیدا کرنے والی خرابیوں کو بند کر کے امن و چین قایم کرنے کی جملہ تدابیر کو اختیار کرنا لازم قرار دیا گیا ہے۔ اسو اسطے نظام حکومت کی زیر نگرانی ایسی تدابیر پر ہر بستی والوں کو پابند آنا ضروری قرار دیا جاوے۔ بحوالہ باب طریقت حصّہ دویم۔

۱۵- جوکہ حکومت موجودہ کے آئین نے پُرامن زندگی قایم کرنے کی تمام تدابیر کو معطل کر رکھا ہے جن کی وجہ سے ملک کا ہر ایک باشندہ اور حکومت بھی بدنام ہے۔ اس واسطے اس آئین میں تبدیلی کی جانی اشد ضروری ہے۔ بحوالہ منزل ۷، فصل ۷۔

۱۶- لازم ہے کہ تعلیم القرآن۔ انبیاء کی عملی زندگی اور مظاہرات عالم سے سبق آموز ہو کر حکومت موجودہ کے آئین و قوانین کی احسنت اور برائیوں پر غور اور فکر کر کے ہر بستی والے اپنے اپنے عبادت خانوں میں مجالس مشاورت قایم کر کے اپنی جملہ ضروریات پر قادر آنیکی قدرت پیدا کریں۔ اور پھر جملہ بستیوں کو ایک آئین میں لانے کے لئے مجالس ملکی قایم کی جاویں۔ تاکہ بڑھتی ہوئی نسل انسانی کے ساتھ ساتھ جنگلوں اور بیابانوں کو سرسبز و شاداب کر کے ہر ایک انسان کی عملی زندگی کو کار آمد بنا کر پُرامن مسکن قایم کیئے جاویں۔ اور اس پُرامن نظام کو اسی پایہ پر پہنچایا جاوے جس طرح ہر انسان کے وجود کی جملہ ظاہری اور باطنی طاقتیں یکجان ہو کر دکھا رہی ہیں۔ اور پھر ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے عناصر امر ربی (روح) کی قیادت میں کائنات عالم کی ہر ایک چیز کی تربیت تکمیل اور پُرمنفعت بنانے اور امر ربی (روح) کے ہم رتبہ ہو کر دکھاتے چلے آرہے ہیں اور اسی طرح جب ہر ایک چیز اپنی پرمنفعت منزل حاصل کرنے سے پہلے جسمانی تکمیل کی خواہاں ہے۔ یا ہر انسان پختہ مغز ہو کر نیکی اور بدی کے نتایج کو کسی تدبیر کرنے سے پہلے ہی سمجھ جاتا ہے۔ مگر پختہ مغز ہونے سے پہلے اور مابعد تک جسم انسانی کے ہر عضو کی صحت اور سلامتی ضروری رہتی ہے۔ تو اسی طرح نسل انسانی کی تکمیل جو مختلف ذمہ واریوں میں تقسیم شدہ ہے نظام اتحاد سے بہتر سے بہتر معاشرت اور تربیت حاصل کر کے پُرمنفعت منزل تک پہنچائے جانے کی مستحق ہے۔ تاکہ جمیع نسل انسانی ایک ہی آئین امن کی پابندہ کر نفرت اور حقارت کو ملیامیٹ کر دے۔ اور ہر شخص جس ذمہ واری کو بھی بجا لا رہا ہے۔ پُرامن زندگی کے قیام میں بنی آدم اعضائے یک دیگر اند۔ خوش و خرم رہ سکے۔ یا عناصر اربعہ کی طرح عملی زندگی میں آکر اپنے وجود کو ایسی روحانیت اور ایسے رنگ میں لا موجود کرے۔ کہ سب کے سب حاکم۔ عقلمند۔ حوصلہ مند۔ ذمہ وار۔ امیر کبیر اور کارکن ہی کارکن نظر آویں۔ جیسا کہ جسم انسانی کے اعضاء اور آسمانی بادشاہت میں سورج اور چاند کے ہمراہی سیارے اور ستارے درخشاں نظر آرہے ہیں۔ جن میں چھوٹے بھی ہیں۔ بڑے بھی ہیں۔ رفتاریں بھی ہیں۔ گو ہر ایک کی چال جدا جدا ہے۔ مگر شمال سے جنوب۔ جنوب سے شمال۔ مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق ہر ایک کا رجوع ہے۔ جو پہلو بدلنے تک

ایسے یکجہت ہیں۔ کہ دوری اور نزدیکی میں ہوتے ہوئے کبھی متصادم بھی نہیں ہوتے۔ مخالف بھی نہیں چلتے۔ غفلت بھی نہیں کرتے۔ فرائض منصبی کی بجا آوری میں ہر آن مشغول بھی ہیں۔ گویا حقیقی معنوں میں ہر ایک کی جو جو بھی خاص عبادت ہے۔ عملی زندگی میں قایم کرتے ہوئے زمین والوں کی تربیت کے سامان بھی بن رہے ہیں۔ اور راہنما بھی ہیں۔ کہ جب تک آسمانی بادشاہت کی طرح زمین والے بادشاہت قایم نہیں کریں گے۔ حقیقی راحت جو عرفان کی صحیح منزل ہے۔ حاصل کر ہی نہیں سکتے اور اسی تعلیم کو یقین کامل سے ذہن نشین کرنا ایمانی وضاحت کے تحت آغاز کتاب ہذا میں بیان ہو چکا ہے۔ جس میں رسولوں کے ذریعہ جن جن ہدایات کا نفاذ ہو چکا ہے۔ اور جو جو طاقتیں اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کو عطا فرما رکھی ہیں اُن سب کو جاری کر کے۔ نسل انسانی کو بھی ایک اتحادی روحانیت قایم کرنا ہے۔ جس میں ختم المرسلین کو یہ ہدایت ہوئی۔ کہ دنیا والوں میں پکار کر دے۔ کہ مغائرت پیدا کرنے والی چالوں پر میں ہرگز عمل نہ کروں گا۔

(سورۂ کافرون۔ اے محمدؐ۔ تو کہہ اے کافرو جسے تم پوجتے ہو۔ اُسے میں نہیں پوجتا۔ اور جسے میں پوجتا ہوں۔ اُسے تم پوجنے والے نہیں۔ اور نہ میں پوجنے والا ہوں۔ جسے تم پوج رہے ہو۔ اور نہ تم پوجنے والے ہو۔ جسے میں پوجتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین) کیونکہ بالآخر فتح تو اُسی کے لئے ہے۔ جو دین خدا یا اتحادی نظام قایم کرنے میں کوشاں رہے گا۔

(سورۂ نصر۔ اے محمدؐ جب اللہ کی مدد اور فتح آ گئی۔ اور تو دیکھتا ہے۔ کہ آدمی اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں۔ تو اب تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کر اور اُس سے مغفرت مانگ بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے) اور یہ بھی یقین دلا دیا۔ کہ مغائرت پیدا کرنے والی جملہ چالوں سے اللہ تعالیٰ تجھے پناہ دے گا۔

(سورۂ فلق۔ اے محمدؐ۔ تو کہہ۔ میں صبح کے رب کی پناہ میں آیا۔ اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی اور اندھیری رات کی برائی سے جب وہ تاریک ہو جائے اور گرہوں پر پھونک مارنے والی عورتوں کی برائی سے اور حاسد کی برائی سے جب وہ حسد کرے) اور

(سورۂ ناس۔ اے محمدؐ۔ تو کہہ میں آدمیوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ آدمیوں کے بادشاہ کی۔ آدمیوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی۔ بدی سے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور آدمیوں میں سے)۔

گویا اس سمجھ کے پیدا ہو جانے سے کہ عملی زندگی میں یکجہتی قایم ہو کر ہر ایک فتنہ۔ فساد ظلمت اور جہالت کا ظہور بند ہو کر خدمت خلق کا واحد جذبہ ہر طرف امن و چین قایم کر دے گا۔ تعلیم القرآن کی رو سے اس جذبہ کے پیدا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات نے جو وقت مقرر فرما رکھا ہے۔ وہ چونکہ جنگ عالمگیر ۱۹۳۹-۴۵ء اور جنگ عظیم ۱۹۱۴-۱۸ء کی نشانیوں کی رو سے آ چکا ہے۔ اسی لئے نسل انسانی دنیا کے گوشہ گوشہ میں ایسے آئین کی متلاشی ہے۔ جس سے قتل اور خونریزیاں بند

کردی جاویں۔ اور پُرامن زندگی کا نظام قایم ہو۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات نے نیاز مند کی راہنمائی فرمائی جس سے عین وقت پر یہ نسخہ ریاضی کے اصولوں پر ترتیب دیکر پیش کیا جا رہا ہے۔ تاکہ جملہ مذاہب کے ستاستدان متفق آکر اور مغایرت پیدا کرنے والے سامانوں کو ملیامیٹ کر کے امن وچین قایم کرنے میں مشغول ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی تجلیات کے امین اور نائب ہونے کی منزل کو بھی مکمل کریں۔ اور وہ تدابیر مستعمل ہوں۔ جو اس وصیت کے پردہ میں محفوظ ہیں۔ جن کو دقایر اسلامی کے عنوان سے درج کتاب ہذا کیا جا چکا ہے۔ اور انہی کے استعمال سے حضرت محمدؐ ختم المرسلین اور ختم الانبیاء کی ذات والاصفات نے جاہل اور ظالم عربوں کو اس عظمت اور رفعت پر پہنچا دیا۔ جس کا ذکر شعائر اسلامی اور پھر منزل اوّل کی اکیسویں فصل کی مثالوں میں واضح کیا جا چکا ہے۔ اور وعدہ شدہ وقت کے بعد نسل انسانی کو اسی عظمت اور رفعت پر آنیکی بشارت بھی تعلیم القرآن کے ذریعہ دی جا رہی ہے۔ کیونکہ قومی سرمایہ کی امانت جہاں کہیں بھی کسی ایک خاندان یا جماعت کے اختیارات میں مسلّط ہوئی۔ وہیں تفوق کو ذاتی حق قرار دیکر سرمایہ داری کو ذاتی بنا لیا گیا۔ اور اسی طرح سے جماعت بندیاں چپقلش کا باعث بن کر قتل اور خونریزیوں پر اتر آئیں۔ جن سے سرمایہ باعث نقص ہو کر نسل انسانی کی تباہی و بربادی کا باعث بنتا چلا آ رہا ہے۔ اور نسل انسانی خودغرضیوں میں مبتلا رہکر یکجان ہونے کی منازل سے گرتی چلی جا رہی ہے۔ تعلیم القرآن ہیچو قسم کی تمام خرابیوں کو رفع کر کے نسل انسانی کو یکجان اور یکجہت رہنے کی مکمل راہنما ہے۔ جس کی وضاحت گو اپنے اپنے موقعہ پر کتاب ہذا میں کردی گئی ہے۔ تاہم تربیت کے اصولوں پر ہر مذہب ہر قوم اور ہر برادری کی راہنمائی کے لئے پھر واضح کیا جاتا ہے۔ کہ

انسان کا وجود اللہ تعالیٰ کی ذات والاصفات نے کائنات عالم کی عملی زندگی کو قایم کرنے کے سامانوں میں موجود کر رکھا ہے!

جن کی رو سے صفت رحمان کے سامانوں میں بھی شامل ہے اور صفت رحیم کے ذریعہ دیگر سامانوں کو استعمال کر کے ہر ایک چیز کی تربیت اور تکمیل کی ذمہ واریاں بھی اسی پر عائد ہیں۔ اسواسطے جن جن ہدایات سے اللہ تعالیٰ کی ذات نے انسان کی راہنمائی یوم اوّل یا بروقت پیدائش حضرت آدمؑ کو فرمائی۔ اُن پر غور و خوض کر کے عمل پیرا ہونا انسانی سرشت میں موجود چلا آ رہا ہے

انکی حیثیت امین کی امانت کی ان ذمہ واریوں کو سمجھنا جو انسانوں کی عملی زندگی میں موجود رہیں۔ اور جن سے اپنے مرتبہ میں زمین و آسمان اور پہاڑوں سے فائق ہے۔

مگر خود غرضیاں اُسے ذلیل و خوار کیئے ہوئے ہیں۔

۲۔ بحیثیت نائب خدا } اللہ تعالیٰ کے نائب ہونیکی ذمہ داریوں کو سمجھنا جو انسان کی عملی زندگی میں موجود ہیں۔ اور جن کی وجہ سے فرشتے بھی سجدہ ریز ہیں۔ مگر باہمی نااتفاقیاں باعث تباہی بن رہی ہیں۔

۳۔ فرشتوں کی تقلید } جسطرح ہر فرشتہ صرف ایک ہی ذمہ داری پر مامور ہے۔ اُسی طرح انسانوں میں ایک ایک ذمہ داری کو تقسیم کرنا اس بارہ میں نظامِ حکومت جو انسانوں کا اپنا قایم کردہ ہے۔ فی زمانہ امرِ ربّی (روح) یا جسم انسانی کی جملہ ظاہری اور باطنی طاقتوں کی یکجان اور یکجہت ہونے کی تقلید سے بالکل باہر ہے۔

۴۔ انسان کا از حد ظالم اور از حد جاہل ہونا } انسان کو اپنے از حد ظالم اور از حد جاہل بنانے والے خیالات کو سمجھنا اور سدھارنا جن سے وہ فسادی اور خونریز کے نام سے بدنام ہے۔ اور جن کو فروغ دینے والی صرف انسانی خود غرضیاں ہیں۔ جو شیطان کے نام سے موسوم اور دشمنی پیدا کرنے والے سامانوں میں سے ہیں۔

۵۔ انسان کا اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی تجلّیات سے متصف ہونا

اپنی عقل کو منوّر کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفت رب سے کیا کیا ہدایات حاصل ہوتی ہیں۔ جن کے حصول کا ذریعہ آنکھوں۔ کانوں اور دِل کی طاقتوں میں ہے۔

۶۔ انسان کا اپنی ذلت اور خواری کے سامانوں کو سمجھنا!

دشمنی پیدا کرنے والے خیالات اور اعمال کو سمجھنا۔ جو آرام دہ جگہ سے دھکیلے جانے کا باعث بنتے چلے آرہے ہیں۔

۷۔ فرائض انسانی کی حقیقت کو سمجھنا } اللہ تعالیٰ کو اس کی خوبیاں سنانا اور پاکی بیان کرنا جب فرایض انسانی میں نہیں۔ بلکہ زمین میں کام چلانا اور پُر امن مسکن بنانا ہی فرائض یا عبادت انسانی ہے۔ تو فرائض اور عبادت کی ذمہ داریوں کا سمجھنا اور یکجہتی قایم کرکے بڑھتی ہوئی نسل انسانی کے واسطے معاشرت اور آسایش کے سامانوں کو پُر امن طور اور طریقوں سے بہم پہنچا کر خطۂ ارض کو پُر امن مسکن بنانا انسانی ذمہ داریوں میں ہے

۸۔ کائنات عالم کی ہر ایک چیز کو نسل انسانی کیواسطے پُر منفعت بنانا

جس قدر چیزیں کائنات عالم میں موجود ہیں۔ اُن تمام کے علوم سے واقف ہو کر اپنے ہی لئے پُر منفعت بنانا اور خدمتِ خلق کے فرائض کو نگاہ میں رکھنا جب فرائض انسانی میں داخل ہے۔ اور

۹- یہ بھی واضح کیا جا چکا ہے:- کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اس کو اللہ نے تمہارا مسخر کیا ہے۔ اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کی ہیں۔ تو جس نے اپنا منہ اللہ کی طرف متوجہ کیا۔ اور وہ نیک ہے۔ تو اُس نے پختہ دستاویز پکڑی ہے۔ اور ہر کام کا انجام خدا ہی کی طرف ہے۔ پھر وہ لوگ جو اپنے باپ دادوں کی پیروی کرتے ہوئے اپنی ہی اولادوں کو ایک دوسرے کا دشمن بنانے میں مشغول ہیں۔ اس رفعت اور عظمت کو کب حاصل کر سکتے ہیں۔ جس پر اللہ تعالیٰ کی ذات نسل انسانی کو پہونچانا چاہتی ہے۔ اور ختم المرسلین کی ذات ستودہ صفات نے جاہل ظالم اور ان پڑھ عربوں کو اللہ رب العالمین کی پیروی کرتے ہوئے اس رفعت پر پہنچا کر دکھا دیا۔ مگر جب سرمایہ داری کی ہوس اس رفعت پر پہنچکر پھر عود کر آئی۔ مسلمانوں کا وہ جذبہ جو تمام نسل انسانی کو کھینچ کر لاتا چلا آرہا تھا۔ اپنی ہی خانہ جنگیوں کی بناء پر منتشر ہو کر اپنے ہی مفتوحہ ممالک کو غیروں کی بھینٹ کرنے میں تبدیل ہو گیا۔ اور ابھی تک مغایرت کو رفع کرنے والے علوم سے الگ رہکر خانہ جنگیوں میں مصروف ہے۔ یا صاحبِ وسعت۔ صاحب عقل۔ اور صاحب حوصلہ مسلمان اپنے ہی اعضاء کو دوسروں کی غلامی میں دھکیل کر دیگر مذاہب والوں کو بھی اسی تعلیم پر راغب کرتے چلے آرہے ہیں۔ جن سے ملک کا درجہ اس حد تک تجاوز کر جاوے۔ کہ کوئی ایک قوم۔ مذہب یا برادری بھی آسودہ حال نہ رہ سکے۔ بلکہ سرمایہ داروں کی جنگ دنیا کے ہر حصہ میں منادی کر دے۔ کہ لا اِلٰہ الا اللہ کی پیروی سے فی زمانہ ہر ایک مسلمان غافل ہے۔ البتہ ایسے تمام جذبات زوروں پر ہیں۔ جو آرام جگہ یا مرتبہ کے حصول میں مانع آرہے ہیں۔ حالانکہ ایسی جماعتوں میں عالم بھی شامل ہیں۔ اور مشایخ عظام بھی۔ جن کے فرائض میں تعلیم القرآن کی پیروی پر تمام انسانی دنیا کو لاکر امن و چین قایم کرنا داخل ہے۔ مگر زمانہ کی رفتار کچھ ایسی بگڑ چکی ہے۔ کہ دیگر مذاہب کے علمایان دین اور مشایخ عظام بھی اُسی رو میں بہتے چلے آرہے ہیں۔ جن پر سرمایہ داروں کی جماعت کاربند ہے۔ اور یہ سمجھا ہی نہیں جا رہا۔ کہ کرشن جی مہاراج نے جب اپنا تمام سرمایہ اور فوج ترازو کے ایک پلڑے پر رکھکر دوسری طرف صرف اپنے وجود کو لا کھڑا کیا۔ تو فتح اُسی فریق کو ہوئی جس طرف کرشن جی مہاراج کا حوصلہ اور عقلمندی کارفرما تھی۔ اور اسی طرح سری رامچندر جی مہاراج کے کانوں تک جب یہ آواز پہنچی۔ کہ میری سوتیلی ماں اپنے بیٹ جائے بھرت کیواسطے چتر شاہی کا مطالبہ مہاراجہ جسرتھ تک پہنچا رہی ہے: اور اصلی مستحق کے واسطے بن باس ہونیکا مطالبہ بھی ساتھ ہی ہے۔ تو آپ کی ذات ستودہ صفات نے دشمنی اور فتنہ وفساد سے بچنے کے لئے باپ کی طرف سے ہاں یا نہ کے الفاظ کہے بغیر ہی اپنی سوتیلی والدہ کے مطالبات کے آگے سرِ تسلیم خم کر کے بن باس ہونا قبول کر لیا۔ تو ہندو قوم کے راہنماؤں کو یہی سوچنا چاہیئے۔ کہ سرمایہ داری کو تیاگ کر جس بشر نے جنگل اور بیابانوں کی زندگی قبول کی اور جس کی امداد اللہ تعالےٰ نے ایسے وقت فرما کر ہندو قوم پر روشن کر دیا کہ جب راون کی چیرہ دستیوں پر غالب آنے کے لئے سری رامچندر جی کے پاس کوئی سرمایہ اور فوج تک موجود نہ تھی۔ تو آپ کے چتر شاہی حکومت اور سرمایہ کو تیاگ دینے کی قربانی کے صدقہ میں اس قدر افواج کس نے

فراہم کردیں۔ جس نے راون کی ظلمت اور جہالت کو ملیا میٹ کر دیا۔ تو اے بزرگان ہنود آپ جس سرمایہ داری کی دھن میں مصروف ہیں۔ آپ جن برگزیدہ انسانوں کی پیروی کا دن رات دعویٰ کرتے ہیں جب انہوں نے اسی سرمایہ داری کو تیاگ کر خدمتِ خلق کے جذبات کو مقدم قرار دیا۔ اور انہی جذبات کے ذریعہ کامیابی حاصل کری۔ کیا آج ایسے جذبات کو استعمال کرنے والوں کا وجود موجود نہیں۔ یا فی زمانہ ایسے جذبات کی قدردانی ضروری نہیں۔ اسی طرح جس قدر دیگر مذاہب موجود ہیں۔ اُن سب کے راہنما اسی ایک جذبہ سے سرشار نظر آرہے ہیں۔ مگر آجکل کی دنیا کچھ ایسی بگڑ چکی ہے۔ کہ سرمایہ داروں کے آستانوں میں نظامِ اتحاد اور امن وچین کو تلاش کر رہی ہے۔ حالانکہ ہر ایک مذہبی ادارہ اس حقیقت سے پورے طور پر آشنا ہے۔ کہ آج تک وہیں جرأت اور حوصلہ کارآمد رہا ہے۔ جہاں سرمایۂ عقل سے دشمنی پیدا کرنے والی تمام چالوں کو ملیا میٹ کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ مسلمانوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں۔ عیسائیوں یہودیوں اور دیگر مذاہب میں ہزارہا اختلافات ہوں۔ مگر ہندوستان کے برگزیدہ انسانوں کی عملی زندگی جب سرمایہ کو تیاگ کر دشمنی پیدا کرنے والی چالوں کے نیست ونابود کرنے پر اُسی طرح راہنما ہے جس طرح تعلیم القرآن یعنی

۱۰- **اللہ** ہی ہر ایک چیز کا مالک پیدا کرنے والا اور روزی رساں ہے۔ جو سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ اور جس کا نظام انسانوں نے خود قایم کرنا ہے۔ اسواسطے اُسی کے نظام کی پیروی کرنی چاہیئے تاکہ فلاح وبہبود حاصل ہو۔

۱۱- **جو کچھ** آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ اور جو کچھ گیلی مٹی کے نیچے ہے سب اللہ کی میراث ہے۔ موجودہ حکومتی اداروں نے اُن کو انسانی وراثت قرار دیکر تفریق اور دشمنی پیدا کرنے کے جو قوانین بنا رکھے ہیں۔ وہی قوموں اور ملکوں کی تباہی کا باعث ہیں۔ جو ملیا میٹ ہوں گے۔ اور وعدہ شدہ وقت کے بعد ہر ایک حکومت کو قوانین قدرت کا پابند ہونا پڑے گا۔

۱۲- **آسمانوں** اور زمین اور جو کچھ بھی اُن کے درمیان ہے رب کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ جو جملہ اشیاء کی تکمیل میں ظاہری اور باطنی انتظامات سے عناصرِ اربعہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر خود بھی خدمتِ خلق میں مصروف ہے۔ اور اُسی نے اشیاء کو ایک دوسرے کی خدمت پر مامور فرما رکھا ہے۔ اِسی لئے موجودہ حکومتیں جو اِس آئین رب العالمین کی پیروی سے غافل ہیں تباہی اور سامانوں کی ذمہ دار ہیں نظامِ حکومت کی اصلاح قوانینِ قدرت کے مطابق ہونی چاہیئے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات نے ایک وقت مقرر فرما رکھا ہے۔

۱۳- **آسمانوں** اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ اپنے نیک بندوں کی اعانت فرماتا ہے۔ تاکہ اشیاء کی تکمیل کا سلسلہ اور نظامِ عالم قایم رہے۔

۱۴- **آخری** نتیجہ پر پہنچکر مال ودولت انسانوں کے کچھ کام نہیں آتا۔ گویا نفس پرستی کے دعوے باطل ہیں۔ انسانوں اور اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے پر جو کچھ بھی صرف کیا جائے۔ اُسی سے انسان نجات حاصل کرتا ہے

گویا سرمایہ داری کو انفرادی ملکیت قرار دینا ہی جب ظلمت اور جہالت کے سامان بن جانے سے ملک میں مفلسی قتل اور خونریزیاں برپا ہونیکی مستحکم دلیل بن چکا ہے۔ تو آئندہ والے زمانہ کے لئے جب نظام حکومت کی اصلاح ہوکر۔

۱۵- **اختلافات** باہمی کا مٹانا۔ ۱۶- بیع- دوستی اور شفاعت کا مٹا دینا۔ ۱۷- مال کی تقسیم کو پرامن تنظیم میں لانا۔ ۱۸- قومی ہوا کا قایم رکھنا تاکہ یگانگت اور یکجہتی موجود رہے۔

۱۹- قومی وقار قایم رکھنے کے لئے ہر ایک انسان کے دل میں پاکیزگی پیدا کرنا۔

۲۰- ایسے آدمیوں کی تلاش جو تھوڑی تعداد ہو کر اپنے سے سوگنی تعداد اور مختلف الخیال آدمیوں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کر دکھائیں۔ ۲۱- ہجرت کے ذریعہ رفاقت اور یکجہتی کا قایم کرنا اور فتنہ و فساد کو روکنا۔ ۲۲- خواندہ اور ناخواندہ یا عاقلوں اور جاہلوں کو پرامن نظام معیشت میں لانا ۲۳- ہر ایک چیز کو عقلمندوں کے ذریعہ کارآمد بنانا۔ ۲۴- معاشرت کے جملہ وسائل میں احسنت قایم کرنا۔ ۲۵- حساب وکتاب رکھنے سے جب نیک و بد اعمال کا ظہور از خود فیصلہ کن آتا ہے اس پر کاربند ہونا۔ ۲۶- عورتوں کی رقوم حق مہر کو زوجیت قایم ہونے سے پیشتر وصول کرکے ان رقوم کو فضیلت حاصل کرنے والے سامانوں میں شامل کرنا۔ ۲۷- ہر مقروض کے قرض کی ادائیگی اور اس کے بچوں کی حفاظت کا حکومتی ذمہ داریوں میں رہنا۔ ۲۸- مال اور جان کو صفت بندیوں میں لاکر پرامن نظام زندگی قایم کرنا۔ ۲۹- باہمی صلاح اور مشوروں کے لئے جاہل اور عقلمند ہر پیشہ کے انسانوں سے ملکی فلاح و بہبود کے لئے مجالس کے قیام کا ہر بستی تک میں انتظام کرنا جب حکومتی فرض قرار دیا گیا ہے۔ تو

اندریں حالات یہی لازم آتا ہے۔ کہ ظالم اور مظلوم۔ حاکم اور محکوم۔ مرد اور عورت تک نظام حکومت میں ہم آہنگ اور ہم رتبہ قرار دیکر ایسی تنظیم قایم کی جاوے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے:۔

سورۂ شوریٰ رکوع ۲- آیت ۱۱ کہ (اے محمدؐ- اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کی وہ باتیں مقرر کیں۔ جس کا اس نے نوحؑ کو حکم دیا تھا۔ اور جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے۔ اور جو ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا تھا۔ یہ کہ دین کو قایم رکھو۔ اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ مشرکوں پر یہ بات بھاری ہے)۔ الفاظ میں ہدائت کیا ہے۔ اور ان برتر ہستیوں کی عملی زندگی میں سرمایہ داری کی بجائے عقل اور حوصلہ کو کام میں لاکر۔ ۳۰- قبل از وقت مصائب کے بچاؤ کی سبیل اختیار کرنے ۳۱- جنگلوں اور بیابانوں میں پرامن مسکن قایم کرنے۔ ۳۲- غلاموں کی اسیری سے قوم کو نجات دلانے۔ ۳۳- عناصر اربعہ اور مردہ صفت انسانوں میں زندگی کی روح پیدا کرنے اور ۳۴- ستائے ہوئے انسانوں کو عظمت اور رفعت منزل پر پہنچانے کے حقائق کو واضح کیا گیا ہے۔

۳۵- اگر آج بھی کوئی قوم اپنے آپ کو عظمت اور رفعت کی پرمنفعت منازل پر لانا چاہے۔ تو موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کو پس پشت ڈالکر ہر ایک قوم کو اپنا اپنا سرمایہ قایم کرنے کے لئے مستورات کی رقوم

حق مہر کو ادا کرے تاکہ عورتیں بھی نظام حکومت میں دخیل رہیں۔ اس سرمایہ کو فضیلت حاصل کرنے والے سامانوں میں مستعمل کر کے موجودہ نظام حکومت کے تحت ہی ہر بستی ہر منڈی اور ہر ایک درآمد برآمد کے موقعہ پر ضروریات خانگی کی بہم رسانی اور خانگی ضروریات سے فالتو اشیاء کو فروخت کرنے کے جملہ انتظامات کو اپنے ہاتھوں میں کر لینا چاہیئے۔

۳۶۔ ہر مال اور ہر جان کو صف بندیوں میں لا کر مجالس مشاورت اور روزانہ کاروبار کو پُر منفعت منازل تک پہنچا نیکی تدابیر کر کے ہر ایک جھگڑے اور فساد کو اپنے ہی عبادت خانوں کی پنچایتوں کے فیصلوں سے روزانہ ختم کرنا اختیار کر لیں۔ تو ایک ہی طرز کی عملی زندگی ہر جگہ ہر قسم کی آسائش قائم کرنے میں کامیابی ممکن کریگی۔

۳۷۔ جو کہ ہر ایک تنظیم کا آغاز ہر بستی سے شروع کیا جاتا ہے۔ جہاں زرعی کاروبار کو فروغ دیکر ایک پائیدار شعار کو قائم بھی رکھنا ہے۔ تاکہ بڑھتی ہوئی نسل انسانی کے واسطے ہر گاؤں کے رقبہ کو فی ہل کی اوسط سے محفوظ رکھکر باقی کے واسطے بذریعہ ہجرت انتظام ہوتا رہے۔ اس واسطے کل پیداوار کا نصف ہر کاشتکار کی ضروریات کے واسطے محفوظ رکھکر باقی نصف کو قومی سرمایہ میں جمع رکھا جاوے۔ اور ہر حکومت کے ذریعہ اس قومی سرمایہ سے وسیع جنگلوں کی سیرابی کے انتظامات کرتے ہوئے بڑھتی ہوئی نسل انسانی کو اقامت گزیں کیا جاوے۔ تو زراعت پیشہ قومیں جو مزدوری پیشہ میں تبدیل ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ زراعت پیشہ میں واپس لائی جا سکتی ہیں۔ اور ابھی جب کہ پنجاب کے دریاؤں سے نہروں کا جال وسعت حاصل کرتا چلا جا رہا ہے۔ اور ہر ایک جنگل کو سرسبز و شاداب کیا جاتا ہے۔ زراعت پیشہ اقوام کے لئے اتحاد باہمی سے عظمت اور رفعت حاصل کرنیکا کافی موقعہ حاصل ہے۔

۳۸۔ اور یہ بھی تبھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جب مال اور جان کو متحدہ طاقت اور یکجہتی سے افراد قوم کو سرمایہ داروں کے چنگل سے نکالنے پر پوری طرح توجہ مبذول کی جاوے اور اپنی موجودہ سرمایہ داری کی اراضیات اور سرکاری اراضیات کی خرید اور عارضی کاشت پر سرکاری رقبہ جات کے حصول نیز بڑے بڑے مالکان اراضی سے متاجری پر رقبہ جات حاصل کر کے قوم کو متحد کرنے اور اُن کے ذرائع تجارت صنعت و حرفت یا درآمد و برآمد کو قومی ہاتھوں میں ہی رکھا جاوے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ قوم اپنے مراتب زندگی میں باوقار منزل حاصل نہ کر لے۔ ورنہ سرمایہ داروں کے چنگل سے رہائی مشکل ہے اور موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کی موجودگی میں اتحاد اقوام و امن و چین کا قیام ناممکن۔

۳۹۔ کیونکہ اگر یہ مان بھی لیا جاوے۔ کہ فی زمانہ سرمایہ دار فلاح یافتہ ہیں۔ اُن کی قدر و منزلت مسلّمہ ہے۔ تو جب تک ہر ایک سرمایہ دار اپنی قوم کے لئے یکجان رہنے کے سامانوں کو قائم کر کے قوم کو مرفع الحال بنانیکی تدابیر پر عامل نہ ہو۔ سرمایہ دار قوم کے لئے کس طرح قابل قدر ہو سکتا ہے اور جب تک سرمایہ داری وہ وسعت، عقل اور حوصلہ پیدا نہ کرے۔ جس سے بیکاروں کو باکام

کیا جاوے۔ ننگوں اور بھوکوں کو پُر منفعت بنایا جاوے۔ نفرت اور حقارت کو ملیا میٹ کر دیا جاوے اخوت اور یگانگت قایم کی جاوے۔ مجالس رزم اور بزم میں سب برابر کے شریک ہوں۔ ظلمت اور جہالت کو رفع کر دیا جاوے۔ خود غرضیاں۔ فتنہ۔ فساد۔ قتل اور خونریزیاں بند کر دیں۔ موجودہ سرمایہ داروں کے وجود سے ملک اور اقوام کس طرح مستفید ہو سکتی ہیں

۴۰۔ فی زمانہ جب فرعون مزاجی اور قارون صفت ہونا بالعموم موجودہ سرمایہ داری نظام میں موجود ہے۔ عداوت اور کینہ سے بھی خالی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفت رب کی پیروی سے بھی منکر ہیں۔ حریص اور لالچی ہونیکی وجہ سے کثرت کی خواہش میں بھی مبتلا ہیں۔ دین کی پابندی بھی اُن کے لئے ضروری نہیں۔ ایک ہی مذہب کے پیرو ہو کر مختلف جماعت بندیاں قایم کر کے دانستہ طور پر احکامِ الٰہی سے بھی منحرف ہیں۔ جنہیں خدمتِ خلق کی ذمہ واریوں کو ادا کرنے والے بھی شامل ہو کر ملک میں بد امنی کا باعث بن رہے ہیں۔

۴۱۔ اگر ملکوں اور قوموں کی گذشتہ تاریخ اور یورپ کے سرمایہ دارانہ نظام نے یورپین قوموں کو جن تباہی خیز مناظر میں مبتلا کیا اور کر رکھا ہے۔ مطالعہ میں لیا جاوے۔ تو ہر ایک سرمایہ دار اسی طرح لڑائی جھگڑوں میں مبتلا رہکر ختم ہو جاویگا۔ جیسا کہ قرآن کریم کے معجزنما بیانات شاہد ہیں بشارت بھی دے رہے ہیں۔ ڈرا بھی رہے ہیں۔ کہ سب سے پہلے انسانی جانوں کی نگہداشت تربیت اور تکمیل اس انداز سے کیجاوے۔ جس سے ہر شخص باکار رہکر اپنی ہی کمائی سے اپنی زندگی کی حفاظت کا باعث رہے۔ پھر ہر ایک روئیدگی ہر جاندار مخلوق ہر قطرۂ آب۔ ہر ٹکڑۂ زمین کو کارآمد بنا کر انسانی عظمت اور رفعت کو اس قدر بلند کیا جاوے۔ جس سے اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی صحیح معنوں میں قایم ہو جاوے۔ جو اللہ تعالیٰ کی ذات والاتبار کا منشأ حقیقی ہے۔ اس طرح سے جو سرمایہ داری قایم ہوگی اس کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ کی ذات فرماوے گی۔ کیونکہ جب قومی سرمایہ کسی کی ذاتی ملکیت ہی نہیں رہے گا۔ اور ہر ایک یکساں مستفید ہو سکیگا۔ تو ہر ایک انسان خود ہی محافظ و نگہبان رہے گا۔ اور کسی کو کسی پر طعن و تشنیع کرنے کی ضرورت بھی باقی نہیں رہیگی بلکہ ہر ایک مغایرت پیدا کرنے والی خرابی کا روزانہ انسداد ہر بستی اور ہر عبادت خانہ میں موجود رہے گا۔ اور ہر شخص کو اپنے فرائض منصبی کو بھی روزانہ ادا کرنا ہوگا۔ خواہ برضا ہو یا بجبر۔ یہ فکر کسی کو دامنگیر نہیں رہے گا۔ کہ صبح کے کھانے کو گھر میں کچھ نہیں۔ دودھ۔ دہی۔ گھی کا کچھ انتظام نہیں۔ بیمار کا علاج۔ مکان کی مرمت۔ پہننے کو کپڑے کسطرح مہیا ہوں۔ کیونکہ صاحب وسعت۔ صاحب عقل اور صاحب حوصلہ انسانوں کی قیادت میں تعلیم القرآن کی رو سے جو نظام حکومت قایم ہوگا۔ بیابان جنگلوں میں کام کرنے والوں تک کی ہر ایک رہائش و آسایش کا انتظام حکومت کی تحویل میں رہکر باحسن سرانجام ہوگا اور اب جبکہ آواز کا دور و نزدیک سے سننا۔ سامان ہائے زندگی کا دور و نزدیک سے پونچانا بحر و بر

اور فضائے آسمانی میں رہائش پذیر ہونا ممکن ہوگیا ہے۔ تو نسل انسانی کی تنظیم بھی جب نسل انسانی کے اپنے ہی قبضۂ اقتدار میں ہے۔ اب تکمیل پذیر ہوکر رہیگی۔ کیونکہ وہ تمام سامان انسانی اقتدار میں آچکے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی ذات نے انسانی اقتدار میں دیکر یقین کامل کرا رکھا تھا۔ اور وہ سمجھ بھی پیدا ہو چکی ہے۔ جو دین خدا پر تمام انسانی دنیا کو عامل کر دے۔ اور دینِ اسلام وسیلہ رہے تو دینِ اسلام کا انسانی دنیا کو یہ ذہن نشین کراتا کہ جب عناصر اربعہ کسی تخم سے ہم آہنگی اختیار کر لیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی ذات امر ربی یا روح کی قیادت میں خود ہر ایک چیز کی تربیت۔ تکمیل اور پر منفعت بنانے میں مصروف ہو جاتی ہے۔ جو اس کی اپنی عبادت ہے۔ اور اسی صفت رب کے تحت انسان اللہ تعالےٰ کے نائب کے مرتبہ پر مامور ہے۔ تو ہر ایک بشر اگر ہر چیز کی تکمیل اکیلا نہیں کرسکتا۔ تو جدا جدا چیزوں کی تکمیل پر جدا جدا جماعتوں کی تقرری اور پھر تمام نسل انسانی کا ہر ایک چیز کے مفاد سے مستفید ہونا انسانی دنیا کو یکجہت کرنے کی پائدار دلیل ہے۔ جس کا دوسرا نام انسانی نظام حکومت ہے۔ اور مذہب اسلام کی رو سے اُسی کی اصلاح مطلوب ہے۔

پنجم بہ فضیلت حاصل کرنے والی جماعت!

ان پڑھ اور یتیمی میں پرورش پانے والے نبی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب کہ جب بھی ان پڑھ اور دیہاتی انسانوں نے جو ازحد محنت کش اور اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں دن رات مصروف اور راسخ العقیدہ ہیں۔ خلق خدا کی پرورش کرنے والی ذمہ داریوں کو قلم کی امداد اور مال و جان کی صف بندیوں سے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ دنیا میں امن و چین کا قیام ازحد آسان اور ممکن ہو جاویگا

سورۂ احقاف رکوع ۴۔ اے محمدؐ۔ جتنی بستیاں تمہارے آس پاس تھیں۔ اُن کو ہم نے ہلاک کیا اور ہم نے اُن سے پھیر پھیر کر آیتیں بیان کیں۔ کہ شاید وہ رجوع لائیں۔ پھر اُن کی مدد انہوں نے کیوں نہ کی۔ جن کو انہوں نے خدا کے سوا تقرب کی غرض سے معبود مقرر کیا تھا۔ بلکہ وہ ان سے گم ہو گئے اور یہ اُن کے جھوٹ کی اور جو وہ افترا کرتے تھے۔ اُس کی حقیقت ہے۔ اور جب ہم نے جاہل اور ان تھک انسانوں میں کئی شخص تیری طرف متوجہ کر دیئے۔ کہ قرآن سنیں۔ پھر جب وہ اس کے پاس حاضر ہوئے۔ تو آپس میں بولے کہ چپ رہو۔ پھر جب پڑھنا تمام ہوا۔ تو اپنی قوم کی طرف ڈرتے ہوئے لوٹے۔ بولے۔ اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے۔ اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ وہ دینِ حق اور راہ راست کی طرف ہدایت کرتی ہے۔ اے قوم اللہ کی طرف بلانے والے کی بات مان لو۔ اس پر ایمان لاؤ۔ کہ وہ تمہارے گناہ بخشے۔ اور دکھ دینے والے عذاب سے تمہیں پناہ دے۔ اور جو کوئی اللہ کی طرف بلانے والے

کو نہ مانے گا۔ تو وہ زمین میں تھکا نہ سکیگا۔ اور نہ خدا کے سوا اُن کے لئے کوئی حمایتی ہے۔ وہی
لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا۔ کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو
پیدا کیا۔ اور اُن کے پیدا کرنے سے وہ نہ تھکا۔ وہ اس بات پر بھی قادر ہے۔ کہ مردے جلائے
کیوں نہیں؟ بیشک وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اور جس دن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا آگ کے سامنے
لائے جائیں گے۔ کیا یہ دوزخ حق نہیں ہے۔ کہیں گے کیوں نہیں۔ ہمیں اپنے رب کی قسم حق ہے
کہیگا تو اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو رئیس جیسے عالی ہمت رسولوں نے صبر کیا۔ اے محمدؐ تو بھی
صبر کر۔ اور اُن کے لئے جلدی نہ کر۔ جس دن وہ لوگ اس چیز کو دیکھیں گے۔ جس کا اُن سے وعدہ
دیا جاتا ہے۔ ایسے ہو جائیں گے۔ کہ گویا وہ سوائے دن کی ایک گھڑی کے دنیا میں نہ رہے تھے
یہ پیغام پہنچا دینا ہے۔ اب ہلاک وہی ہوں گے۔ جو بے حکم ہیں۔

سورۂ حجرات رکوع ۲۔ آیات ۱۴ تا ۱۸۔ دیہاتیوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ اے محمدؐ
تو کہہ تم ایمان نہیں لاتے۔ لیکن تم یوں کہو۔ کہ ہم مسلمان ہوئے ہیں۔ اور ایمان تو ابھی تمہارے
دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ تم کو
تمہارے اعمال کا بدلہ کچھ کم نہ دیگا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ مومن وہ ہیں۔ جو
اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شبہ نہ کیا۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں
سے جہاد کیا وہی سچے ہیں۔ اے محمدؐ تو کہہ کیا تم اللہ کو اپنی دیانتداری جتاتے ہو۔ اور اللہ جانتا ہے
جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے۔ وہ تجھ پر احسان
جتاتے ہیں۔ کہ مسلمان ہوئے ہیں۔ تو کہہ اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ اللہ تم پر احسان
رکھتا ہے۔ کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی۔ اگر تم سچے ہو۔ بیشک اللہ آسمانوں
اور زمین کے چھپے بھید جانتا ہے۔ اور جو تم کرتے ہو۔ اللہ دیکھتا ہے۔

سورۂ جن۔ اے محمدؐ۔ تو کہہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے سنا تو انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے
ایک عجیب قرآن سنا۔ وہ بھلائی کی طرف راہ دکھاتا ہے۔ سو ہم اس پر ایمان لائے۔ اور ہم ہرگز اپنے
رب کا کسی کو شریک نہ ٹھیرائیں گے۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی عزت بلند ہے۔ نہ اُس نے کوئی جورو
رکھی ہے۔ اور نہ بیٹا۔ اور یہ کہ ہم میں سے بیوقوف جن (انسان) اللہ کی نسبت جھوٹ کہا کرتے تھے۔ اور
یہ کہ ہمیں یہ خیال تھا۔ کہ آدمی (صاحب وسعت انسان) اور جن (بیوقوف انسان) اللہ پر ہرگز جھوٹ
نہ بولیں گے۔ اور یہ کہ انسانوں میں سے کتنے ہی مرد تھے کہ جنوں کے کتنے ہی مردوں سے پناہ مانگا
کرتے تھے۔ سو اُن لوگوں نے جنوں کا تکبر اور بڑھایا۔ اور یہ کہ جیسے تم خیال کرتے تھے ویسے ہی وہ
بھی خیال کرتے تھے۔ کہ اللہ ہرگز کسی کو نہ اٹھائے گا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے سخت
چوکیداروں اور آگ کے شعلوں سے بھرا پایا۔ اور یہ کہ ہم پہلے آسمان کے بعض ٹھکانوں میں بات
سننے کو بیٹھ جایا کرتے تھے۔ پر جو کوئی سننا چاہے تو وہ اپنے لئے آگ کا انگارہ تیار پائے گا

اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ زمین کے رہنے والوں کے ساتھ برا ارادہ کیا گیا ہے۔ یا اُن کے رب نے اُن کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔ اور یہ کہ بعض ہم میں نیک ہیں۔ اور بعض اس کے سوا ہیں۔ ہم مختلف راہوں پہ ہیں۔ اور یہ کہ ہم نے جانا کہ ہم اللہ کو زمین میں ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے۔ اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکیں گے۔ اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت کی بات سنی تو ہم اُس پر ایمان لائے۔ سو جو کوئی اپنے رب پر ایمان لائے گا۔ وہ نہ کسی نقصان سے ڈریگا۔ اور نہ کسی ستم سے۔ اور یہ کہ بعض ہم میں مسلمان ہیں۔ اور بعض ظالم ہیں۔ سو جو کوئی مسلمان ہوا تو یہ وہی ہیں۔ جنہوں نے نیکی کا قصد کیا ہے۔ اور وہ جو ظالم ہیں۔ وہ جہنم کا ایندھن ہونگے۔ اور یہ وحی کی گئی ہے۔ کہ اگر لوگ طریقہ پر قایم رہتے تو ہم انہیں بہت پانی پلاتے۔ تاکہ ہم انہیں اس پانی میں آزمائیں۔ اور جو کوئی اپنے رب کی یاد سے منہ موڑے گا۔ اُسے وہ چڑھنے عذاب میں داخل کرے گا۔ اور یہ کہ مسجدیں اللہ کی ہیں۔ سو اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔ اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اُسکو پکارنے کھڑا ہوا۔ تو وہ لوگ بیوقوف انسان) اُس پر گرے پڑتے تھے۔

اے محمدؐ۔ تو کہہ میں اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں۔ اور کسی کو اس کا شریک نہیں کرتا۔ تو کہہ میں تمہارے لئے برائی اور ہدایت کا اختیار نہیں رکھتا۔ تو کہہ مجھے اللہ کے ہاتھ کوئی نہ بچائے گا۔ اور میں اس کے سوا کوئی رہنے کی جگہ نہ پاؤں گا۔ مگر اللہ کی طرف سے پہنچانا اور اس کے پیغام دینے میرا فرض ہے۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہاں تک کہ جب اُسے دیکھیں گے جس کا اُن سے وعدہ ہوا ہے۔ تب جانیں گے۔ کہ کون مددگار کی طرف سے کمزور اور کون شمار میں کمتر ہے۔ تو کہہ میں نہیں جانتا۔ کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے۔ یا میرا رب اس کے لئے مدت مقرر کرے گا۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے۔ سو اپنے غیب سے کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ مگر جس کو رسالت کے لئے پسند کر لیا۔ تو وہ اُس کے آگے اور پیچھے چوکیدار چلاتا ہے۔ تاکہ وہ جانے کہ اُن رسولوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچائے ہیں اور جو اُن کے پاس ہے قابو میں رکھا ہے۔ اور ہر شے کی شمار گن رکھی ہے۔

ششم:۔ محکم احادیث جو قوانین قدرت کی روانی سے ہر بشر کو سبق آموز

کر رہی ہیں۔ خواہ کوئی خواندہ ہو یا ناخواندہ۔ حاکم ہو یا محکوم۔ اور کسی ملک۔ مذہب اور ملت کی پابندیوں کا اسیر کیوں نہ ہو

جب عقل اور حوصلہ کو منبع ہدایت قرار دے لیا جاوے۔ اور آنکھوں کانوں اور دل کی طاقتوں کو جو انسان کو فعل مختار بنانے کے ذرائع ہیں۔ عقل اور حوصلہ کے ذریعہ ہر ایک کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پُر منفعت بنانے پر مبذول رکھا جاوے۔ تو مظاہرات عالم سائنٹیفک کی عملی

زندگی اور تعلیم القرآن ہی ایسی محکم احادیث ہیں۔ جو ہر ایک جاہل سے جاہل کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے موثر آسکتی ہیں۔ البتہ قلم کی امداد حاصل کر کے ہر ایک بشر کی عملی زندگی یا گفتار و رفتار کو محاسبہ میں لینا حکمران کی ذمہ واریوں میں ہے۔ جس کے لئے نظام شمسی کا ضابطہ اور کائناتِ عالم کی ہر مخلوق جن جن حسابی دائروں کے اندر تربیت حاصل کر رہی ہیں۔ بطور شاہد کے موجود ہیں۔ مانا کہ جملہ مذاہب اپنی اپنی علمی اور عملی روایات کا کتابی ذخیرہ کافی سے زیادہ موجود رکھے ہوئے ہیں۔ مگر جب ہر مذہب انسانی روایات کے ذریعہ کئی کئی حصوں میں بٹ کر اپنے ہی ہم مذہبوں کی تکذیب اور تخریب کو شیوۂ زندگی قرار دے رہا ہے۔ اور ہر روز نئی نئی تاویلیں فساد اور فتنہ کو جگانے کے لئے پیدا کی جاتی ہیں۔ تو یہ کسطرح ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی فرقہ اپنی ضد کو چھوڑ کر دوسرے کی ہٹ کو قبول کرے جبکہ خود غرضیوں کے وجود کا خاتمہ کرنا کسی فرقہ، مذہب، ملک، حکومت یا انسانی دنیا کی عقل اور حوصلہ سے باہر ہے۔ چونکہ انبیاء کی عملی زندگی کے تحت انسانی دنیا مختلف جماعت بندیوں میں تقسیم شدہ ہے۔ اور یہ جماعت بندیاں جب ہر نبی کے پیروؤں کی عملی زندگی کو اپنے اپنے مذہبی آئین کی ذمہ واریوں پر کاربند کرلیں گی۔ تو صرف وہی نظریے انسانی دنیا کو یکجہت کرنے کی راہنمائی کریں گے جو یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری جانوں میں بھی۔ پھر کیا تم کو سوجھ نہیں؟ اور جن کی تمہید سے دنیا کے آخری نبی نے ہر ایک مغایرت کے رفع کرنے کا اہتمام تعلیم القرآن کے ذریعہ موجود کر کے مسلمانوں کی ذمہ واریوں پر مخصوص فرما کر دینِ خدا پر جمیع انسانی دنیا کو لانا فرض قرار دے لیا ہے اور جس قدر دیگر انبیاء کی عملی ذمہ داریاں ہر مذہب کے لئے مخصوص ہیں۔ اُن کو بھی واضح کر دیا ہے۔ لہذا

ہر مذہب کے صاحب وسعت، صاحب عقل اور صاحب حوصلہ

بزرگوں سے التجا ہے کہ نمائشی اور بے اصول کانفرنسیں جو ہمیشہ بے نتیجہ ثابت ہوتی چلی آرہی ہیں۔ اِن کو ہمیشہ کیواسطے خیرباد کہہ دیا جاوے۔ اور مدِنظر رکھا جاوے۔ کہ

۱۔ ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے ہر عنصر کو کامیاب کرنا کس طرح ممکن کیا جا سکتا ہے

۲۔ ہر ایک چیز کو پر منفعت بنانا کسطرح ممکن کیا جا سکتا ہے

۳۔ ہر ایک بشر کو مشغول بکار رکھکر جمیع نسلِ انسانی کی رہائش اور آسائش وغیرہ کے سامانوں کو ایک تنظیم میں لاکر امن و چین کا حصول کسطرح ممکن کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ مختلف مذاہب اور سرمایہ داری کے نام پر جو دھڑہ بازیاں قائم شدہ ہیں۔ ان کی اصلاح کو کس طرح ممکن کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ جس قدر فتنے اور فساد نہ صرف انسانوں بلکہ دیگر مخلوق اور عناصر کو تباہ و برباد کرتے دیکھے جا رہے ہیں۔ ان کا ملیا میٹ کرنا کسطرح ممکن کیا جا سکتا ہے۔

۶- ہر ایک جھگڑے اور فساد کا خاتمہ کرنے سے جب موجودہ زمانہ کی ہر محکمہ کی عدالتیں قائم دیکھی جارہی ہیں۔ تو انصاف اور عدل کا قیام کسطرح ممکن کیا جاسکتا ہے۔

۷- دعوتٹ زنکر۔ زناء۔ جوا وغیرہ وغیرہ نقصان رساں خرابیوں کا انسداد کسطرح ممکن کیا جاسکتا ہے

۸- جب رہائش گاہیں سرسبز اور لہلہاتی زرخیز زمین کے اندر صحت و سلامتی کی ضامن ہیں۔ تو تنگ و تاریک کوٹھڑیوں سے انسانوں کو کھلی فضاء میں لانا کسطرح ممکن کیا جاسکتا ہے۔

۹- سرمایہ داری کی جڑیں جب فریب کاریوں سے نشوونما حاصل کرکے کسانوں اور مزدوروں کو بھوکا مارنے کی تنظیم کو اختیار کئے ہوتے ہیں۔ تو وہی شرائط واجب العرض کی روشنی میں ہر پیشہ کے انسانوں کو ایک اخوت میں لانا کسطرح ممکن کیا جاسکتا ہے۔

۱۰- موجودہ حکومتی نظام جب ہر ایک چیز کی اس کے ہر ایک مرحلہ پر حفاظت کرنے سے قاصر ہے تو نظامِ حکومت میں ایسی اصلاح جس سے ہر ایک انسان اور ہر ایک دیگر مخلوق بہترین تربیت حاصل کرکے پُر منفعت منزل تک رسائی حاصل کرے کسطرح ممکن کیا جاسکتا ہے

۱۱- مغایرت پیدا کرنے والے جس قدر سامان آج روئے زمین پر نسل انسانی میں موجود ہیں ان کی اصلاح کو کسطرح ممکن کیا جاسکتا ہے۔

۱۲- معاشرت کے سامان جب وافر سے وافر پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ اور ہر بیماری کا علاج بھی مشکل نہیں رہا۔ تو موجودہ زمانہ کے ترقی یافتہ حالات کی رو سے ہر بشر کی ضرورت کے مطابق معاشرت اور صحت کی قائمی کو کس طرح ممکن کیا جاسکتا ہے وغیرہ وغیرہ

۱۳- موجودہ تعلیم گاہیں اگر قوانین قدرت۔ انبیاء کی عملی زندگی اور تعلیم القرآن کی آئینی حدود اور عملی تعلیم سے بچوں کو فیضیاب نہیں کررہیں۔ تو یکجہتی اور اخوت و یگانگت پر لائے جانے والی تعلیم سے انسانی نسلوں کو بہرہ ور کرنا کسطرح ممکن کیا جاسکتا ہے۔

۱۴- گداگری کی تقلید میں جماعت بندیوں کی استقامت کے لئے جو بھاگ دوڑ جاری کیجا چکی ہے۔ قدیم و جدید گداگروں کو روکنا کسطرح ممکن کیا جاسکتا ہے

۱۵- نظامِ حکومت کی ابتداء ہر عبادت خانہ اور ہر بستی والوں کے مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر جملہ حوائج زندگی کی بہم رسانی پر قادر ہوکر عبادت گاہوں اور بستیوں والوں سے بہترین کارکنوں کے انتخاب سے شروع کرکے درمیانی اور اعلیٰ مجالس ملکی میں یکجہتی قائم کرنا کس طرح ممکن کیا جاسکتا ہے۔

۱۶- جسقدر زراعتی۔ صنعتی۔ تجارتی اور حرفتی ادارے قائم شدہ ہیں یا آئندہ قائم کئے جاویں۔ ان کو ہر بشر کی حصہ داری میں کسطرح ممکن کیا جاسکتا ہے

۱۷- اسلامی رواجات میں جمعرات کا ختم اور جمعہ کا خطبہ اگر ہر کنبہ کی ہفتہ وار اشیاء خوردنی کے خاتمہ اور پھر ہر ایک عبادت خانہ میں جمعہ کے خطبہ کو ہر کنبہ داری کے اخراجات کا موازنہ کرنے پر قائم کرلیا جاوے

تو کنبہ داری کا حسابی نظام قایم کر کے۔ کفایت شعار بنایا جا سکتا ہے۔ تو اس نظام میں علمایانِ دین اور مشایخ عظام کی امداد کو کسطرح ممکن کیا جا سکتا ہے۔

الغرض ایسے تمام سامان سوتح اور سمجھ میں لئے جاویں۔ جن کی بدولت نسل انسانی میں اخوت یگانگت اور یکجہتی تربیت حاصل کرے اور ہر ایک مخلوق کو پُر منفعت بنا کر انسانی روحوں کو فرشتوں کی صف میں لا کھڑا کرے۔ اور ہر انسان اپنی اشرف المخلوق حیثیت کو اپنی زندگی ہی میں مکمل کر کے اپنے مرتبۂ امین اور نائب کی عظمت پر یقین کامل لا سکے +

ہفتم:۔ شرف انسانی

شرف انسانی کے سامان ازروئے تعلیم القرآن۔ یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری جانوں میں بھی۔ پھر کیا تم کو سوجھ نہیں؟

سورۂ ذاریات کی انہی دو آیات میں مضمر ہیں۔ جن سے عقل اور حوصلہ میں فراوانی پیدا ہو کر ہر ایک عظمت اور رفعت حاصل آتی ہے۔ ان ہر دو طاقتوں میں فراوانی پیدا کرنے والے سامانوں کی تشریح:۔

۱۔ سورۂ احزاب آیت ۷۲ میں موجود ہے۔ جو عنایات الٰہی میں سے پہلی پیشکش ہے۔ کہ ہم نے امانت آسمانوں۔ زمین اور پہاڑوں پر پیش کی۔ جس کو اٹھانے سے انہوں نے انکار کیا۔ اور ڈر گئے۔ پھر انسان نے اُس کو اٹھا لیا۔ بیشک وہ بڑا ظالم اور جاہل تھا۔

بظاہر حالات جب کائناتِ عالم کی ہر ایک چیز کا وجود پانی کی بہم رسانی سے ہی وجود میں آتا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین اور پہاڑ تینوں آج بھی پانی کی تنظیم میں مصروف دیکھے جا رہے ہیں۔ تو ہر چیز کے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جس قدر پانی کی امداد ہمیشہ لازم دیکھی جا رہی ہے۔ جب اس بہم رسانی سے تینوں ڈر گئے۔ تو اُن کے انکار پر انسانی حوصلہ نے وہ جرأت دکھائی جس پر اشرف المخلوق کے نام سے سرفراز ہوا۔ اور پانی کی بہم رسانی کو اپنی تنظیم میں لیکر ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مصروف ہے۔ مگر ازحد ظالم اور ازحد جاہل ہونے کی وجہ سے اپنی ذمہ داریوں سے خطا کر جانا بھی جب انسان کی فطرت میں روزِ ازل سے موجود چلا آ رہا ہے تو اس کو دور کرنے کے لئے اوّلین انسان کے یوم پیدائش پر ہی تمام فرشتوں کو انسان کے زیرنگین کر کے اللہ تعالیٰ کی ذات والاصفات نے آگاہ کر دیا۔ کہ ان سامانوں کو استعمال میں لانے کی قدرت موجود دینے پر ظلمت اور جہالت قایم نہیں رہ سکیگی۔ بلکہ ظلمت اور جہالت کا ظہور اسی وقت ہوگا۔ جب انسان اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل میں مصروف ہو کر خدمتِ خلق کے جذبات سے الگ ہو جاویگا۔ کیونکہ ہر ایک چیز کو کارآمد کرنے کے علم سے محروم ہو کر جب ذاتی خواہشات پر ہی متوجہ ہو گیا۔ تو بخل اور وسعت بالمقابل کھڑی ہو کر متصادم ہوں گی۔ جن سے قتل خونریزیاں وغیرہ وغیرہ خرابیاں بداثر قایم کریں گی۔

ان خرابیوں کو رفع کرنے کے لئے ہر ایک مذہبی دایرہ میں علمایان دین اور مشایخ عظام کی جماعتوں کا تقرر عمل میں آیا۔ اور ہر دو جماعتوں کو خود غرضیوں کے دایروں سے بے نیاز رکھنے کا اہتمام ہر ایک مذہبی دایرہ میں ایک ہی نہج پر رایج ہوا۔ مگر ان جماعتوں کے دایرۂ قدرت میں جب وہ وسعت موجود نہ رہی جن کی وجہ سے اُن کی قدر و منزلت مسلمہ رہتی بلکہ ایسے سامان ان ہر دو جماعتوں کی حفاظت کیلئے مہیا کئے گئے

جو اُن کو گداگری کی حد تک گرا دینے والے تھے۔ تو جہاں علمایان دین اور مشائخ عظام جو در حقیقت قومی زندگی کی روح تھی۔ قوموں کی نظروں سے گر گئے۔ تو میں بھی اپنی اپنی منزل و قار سے گر نی شروع ہو ئیں۔ اور ان جماعتوں کی جگہ اُن انسانوں نے حاصل کر لی۔ جن کے پاس دوسروں کو مرعوب کرنے اور کمزوروں کی کمائی پر غاصبانہ دست و برد حاصل کر کے اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل کے سوا خدمتِ خلق کا کوئی جذبہ کارفرما نہ تھا۔ اب اگر یہ جابرانہ نظام حکومت جو خود غرضیوں کا وضع کردہ ہے قایم رہنے کے قابل ہوتا۔ تو ہر حصۂ دنیا میں اس کی خوبیاں تسلیم کی جاتیں۔ مگر دیکھا جا رہا ہے۔ کہ اس نظام پر طعن و تشنیع ہو رہی ہے۔ تو طعن و تشنیع کے سامان جو دنیا کے ہر حصہ میں ایسے نظام کو حقارت اور نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ کسی نہ کسی جدید نظام کی طرف دنیا والوں کو راغب کر رہے ہیں۔ اور ہر حصۂ دنیا میں تلاش جاری ہے۔ کہ کس طرح خود غرضانہ خواہشات رکھنے والوں سے نجات حاصل ہو۔ تو جہاں تک غایرانہ نگاہ ڈالی جاوے۔ نظام قدرت کی صحیح پیروی یا انسانی جان کی صحیح مثال کے سوا کوئی ایسا قانون نظر ہی نہیں آتا۔ جو نسل انسانی کی اصلاح کر سکے۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ قوانین قدرت کی پیروی میں یا کاسۂ سر کے اندر جسطرح ہر انسانی عضو اپنی اپنی نمائندگی موجود رکھکر جسم انسانی کی تقویت میں معاون رہتا ہے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی جماعت کی نمائندگی کا انتظام کر کے نسل انسانی کی عظمت اور رفعت کو قایم کیا جاوے۔ جن کا وجود دیہاتی نظام کے اندر واجب الرض کی قانونی حاروں میں بھی مسلمہ ہے۔ اور ہر عبادت خانہ کے اندر مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر اتحادی زندگی قایم کرنے کی تعمیر بھی ہر ایک مذہب نے موجود کر رکھی ہے۔ مگر حقیقت مفقود ہو چکی ہے۔ اس لئے حقیقت کو موجود کرنے کے لئے لفظ عبادت کے مفہوم کی اصلاح اور دعاؤں کے مفہوم میں جدت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ حقیقت قایم ہو سکے۔ اور خود غرضیوں کی تکمیل کے لئے وضع شدہ قانون بند ہوں۔ اور پھر انسان کی اشرف المخلوق حیثیت ایسی قایم ہو۔ کہ ہر ایک خود غرض بھی آمنّا و صدقنا کہتے ہوئے اپنے ہی جیسے انسانوں کو بھوکوں مارنے کی بجائے خوش و خورم رکھنا اپنا فرض منصبی سمجھ لے۔

الٰہ العالمین یا احکم الحاکمین کے آئین کی روشنی

ہر شخص خواہ وہ لکھنے پڑھنے کی تعلیم سے بہرہ مند ہے یا نہیں۔ اگر قوانین قدرت پر عبور حاصل کرنے پر کچھ بھی غور و فکر کر کے تقدیر کی امداد کو اپنا معین و مددگار بنانا چاہے۔ تو نظام شمسی کے اندر اکیلے سورج کا دن کے وقت اپنی شعاعوں کے ذریعہ ہر ایک زندہ چیز کے وجود سے آبی مادہ اپنی طرف کھینچنا۔ جو ہر چیز میں بڑھاؤ پیدا کرنے کی سبیل ہے۔ اور پھر رات کے وقتوں میں چاند اور ستاروں کا سرد لہریں پیدا کر کے ہر ایک بڑھاؤ کو ٹھوس صورت میں تبدیل کرنے اور بخارات کو مجتمع کر کے ہر ایک زندگی تک شبنم کی صورت میں پہنچانا۔ یا انہی سرد اور گرم تاثرات سے ہوا کا پیدا کرنا اور پانی کو بادلوں کی صورت میں پہاڑوں اور بیابان علاقوں تک پہنچانا ایک ایسا دستور العمل ہے۔ جو ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے عناصر کی ہم آہنگی سے جس قدر اشیاء دنیا میں دیکھی جا رہی ہیں۔ ان سب کی تربیت ہر ایک چیز کے دایرہ کے اندر ہو رہا ہے

اور اللہ تعالیٰ کی صفت جس سے ہر ایک چیز اپنے دائرہ کے اندر تکمیل حاصل کرتی چلی آرہی ہے۔ غلیظ سے غلیظ مادوں کو کارآمد بنانے میں بھی مصروف ہے۔ اور عناصر اربعہ بھی اسی ہم آہنگی میں مصروف دیکھے جارہے ہیں۔ جو اللہ کی اپنی عبادت ہے۔ تو نسل انسانی جو اللہ تعالیٰ کے نائب کے مرتبہ پر مامور ہے۔ اور لاتعداد انسان سورج کی کرنوں کی مانند ہیں اُن کے لئے بھی ایک مرکز کو اس قدر یا مدار بنانا لازم آتا ہے۔ جو آفتاب کی کرنوں اور چاند ستاروں جیسی لہریں پیدا کر کے ہر ایک چیز کو پُر منفعت منزل تک پہنچانا مستقل دستور العمل بنالیں۔

انسانی تنظیم قائم کرنے والی طاقت

حضرت محمدؐ کے قول کے مطابق اوّل وہ چیز جو خدا نے پیدا کی عقل ہے۔ اور پھر یہ قول کہ سب چیزوں سے پہلے خدا نے قلم کو پیدا کیا۔ اور پھر تیسرا قول کہ اے جابر سب سے پہلے خدا نے تیرے نبی کا نور پیدا کیا۔ گو ہر سہ قول بظاہر متضاد ہیں۔ مگر عقل کی روشنی سے تینوں ایک ہی مفہوم میں آجاتے ہیں۔ کیونکہ بجز نسل انسانی اور کسی مخلوق کو ایسا مادۂ عقل اللہ تعالیٰ نے عطا ہی نہیں فرمایا۔ جو جملہ مخلوق کی تربیت، تکمیل اور پُر منفعت بنانے کی ہر ایک منزل پر عبور حاصل کر سکے۔ اور یہ صرف انسانی عقل ہی کی عقدہ کشائیاں ہیں۔ جن سے ایک نقطہ کو وسعت دیکر یا ایک خط کو توڑ مروڑ کر حروف کی صورت میں عقل کو منوّر کرنے کے سامان پیدا کر دیئے۔ جن کے ذریعہ گذرے ہوئے زمانہ کی روایات آنیوالے زمانہ کو سدھارنے کے لئے راہنما بن رہی ہیں۔ اور پھر تیسرا قول ایک اَن پڑھ اور یتیمی میں پرورش پانے والے انسان کا قوانین قدرت اور انسانی جان سے متاثر ہو کر اس نتیجہ پر پہنچنا۔ کہ نسل انسانی کو اپنی ذمہ داریوں کی رو سے یکجہتی پر آنا اسی طرح ضروری ہے۔ جسطرح عناصر اربعہ ہر چیز کی تعمیر اور تکمیل فرما رہے ہیں۔ یا انسانی وجود ایک ہی ذریعہ خوراک سے جملہ ظاہری اور باطنی طاقتوں کی یکجہتی اختیار کئے چلا آرہا ہے۔ تو آپ کا اپنی ہر دو متذکرہ بالا قوانین کی روشنی سے متاثر ہو کر ایسی قوم کو جو اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی عملی زندگی میں مصروف ہے خطاب کرنا کہ جب بھی انہوں نے عقل کی روشنی کو قبول کر کے قلم کی امداد کو راہنما بنالیا۔ خود غرض عناصر کا ہر ایک غلبہ ملیامیٹ ہو جانا ممکن کر لیا جاوے گا۔ غلط نہیں ہے۔

انسانی تنظیم کی طرف رجوع

کیونکہ ایمان کی علمی اور عملی وضاحت میں جو جو سامان انسانی دنیا کی یکجہتی کے لئے مذکور ہو چکے ہیں۔ دین خدا کی تفاصیل سے جب ہر ایک بشر اطمینان اور یقین حاصل کر کے عبادت اور دعاؤں کے ذریعہ تقدیری امداد کا حصول لازم کر لیگا۔ تو دین اسلام کی وضاحت ہر ایک مغایرت واقع کرنے کے لئے کسی قسم کی پیچیدگی نسل انسانی میں پیدا ہی نہیں ہونے دیگی۔ بلکہ مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر ہر بشر کی ہر خواہش کی تکمیل آسان تر ہو جاویگی۔ تو کون ہے۔ جو خواہ مخواہ اپنے ہتھیاروں سے دنیا

کو تباہ و برباد کرنے کی جرأت کر سکے۔ جو یورپ والوں کی جدید تحقیقاتوں نے پیدا کر کے اپنے تکبّر۔ غرور اور سرمایہ داری کی حفاظت کے لئے ایجاد کر لئے ہیں۔ اور جو یہ جاننے سے قاصر ہیں۔ کہ جب ہوا کا ایک جھونکا اُن کو تباہ و برباد کر سکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب سے وہ اپنی حفاظت کیا کر سکتے ہیں اور کیا کریں گے۔ جبکہ اُن کی باہمی نا اتفاقیاں ہی اُن کی بیخکنی کا باعث بن رہی ہیں۔ اور یہ جانتے ہوئے۔ کہ جہاں کہیں بھی نا اتفاقیوں نے زور پکڑا۔ وہیں عناصر تک تباہی و بربادی سے نہ بچے۔ اور ہر زندگی ختم ہو کر رہی۔ ربوبیت کے قانون سے منکر در حقیقت خود ہی نیست و نابود ہونے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور از حد جہالت اور از حد ظلمت میں گھرے ہوئے ہیں۔ کیا ہوا جو دوسروں کے گھر تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ مستقل طور پر اِن کی زندگی کا شیوہ یا عبادت ہو کر آگ ہی کے شعلے روشن رکھنے کے لئے ہر ایک تدبیر یا ہر ایک دعاء پر عامل ہے۔ اور قانونِ قدرت کی رو سے جب آگ ہر ایک زندگی کو ختم کرنے کا آلہ ہے۔ اس آگ سے پانی کے جوہر حاصل آنے از حد مشکل بلکہ ناممکن ہیں۔ مشرق والے بھی گو انہی کے غلام اور انہی کی رعیّت ہیں۔ مگر پھر بھی پانی کی عبادت اور پانی ہی کو دعاؤں کا شغلہ قرار دینے میں ابھی تک یکجہت ہیں۔ اور آگ کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہونگی جو تحریک نشو و نما حاصل کر رہی ہے۔ اغلباً اُن کی نجات کو ممکن ہی نہیں بلکہ پیشوا بنا کر رہے گی۔

آخری تنظیم

چونکہ عقل انسانی نے بحر و برّ اور فضائے آسمانی پر قدرت حاصل کر لی ہے۔ اور آواز کو بھی نزدیک تر کر لیا گیا ہے۔ نیز ذخائر رہائش و آسائش کا ہر دور و نزدیک تک پہنچانا سہل تر کر لیا گیا ہے۔ اس لئے قوانین قدرت یا انسانی جان کے ضابطہ کی پیروی میں جماعت بندیوں کا قائم کرنا جن سے ہر شخص کو باکار رکھ کر ہر چیز کو پُر منفعت بنانے کا مشغلہ ایسی یکجہتی میں آ جاوے۔ کہ ہر بشر کی کمائی کے مطابق رہائش و آسائش میسّر رہے۔ اور اتحادی تنظیم ایسی وسعت حاصل کر لے۔ جس سے ہر ایک مغایرت پیدا کرنے والی خرابی ملیامیٹ ہو جاوے۔ جو صرف انفرادی سرمایہ داری کا ثمرہ ہیں اصلاح کلام۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لانا اور تجربات از خود ہی ایک ہی عملی زندگی پر انسانوں کو لا کھڑا کریں گی۔ جن سب کی نگرانی ایک مرکزِ اتحاد سے سرانجام ہونی بالکل آسان ہو جاویگی کیونکہ خصومت کی اصلی جڑ خود غرضیاں ہیں۔ جن سے متاثر ہو کر ہر انسان ایک دوسرے سے برتری حاصل کرنے کی ہوس میں آ کر نمائش کاریاں شروع کرتا رہتا ہے۔ مگر اتحادی نظام جو مظاہراتِ قدرت اور وجودِ انسانی کے اخوّت۔ یگانگت اور یکجہتی کی شہادتیں پیش کر رہا ہے۔ ہر مذہب اور ہر ملک والوں کے لئے جب ایک ہی ذریعہ ہدایت بن جاویگا۔ تو انسانوں کا اپنی اپنی ذمہ واریوں میں تقسیم ہو کر منسلک ہو جانا جسطرح مظاہرات عالم کے اندر ہوا۔ حرارت مٹی اور پانی کے عناصر بہ لحاظ اتحاد

قایم کئے ہوئے ہیں۔ یا جسم انسانی کی مختلف طاقتیں۔ تو مذاہب کی ہئیت ترکیبی صرف ایسی شناخت میں جلوہ گر رہ سکتی ہیں۔ جس سے معلوم کیا جا سکے۔ کہ ہر شخص کا تعلق کس کاروباری جماعت سے ہے تاکہ ہر کاروباری جماعت اپنے اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری کے لئے ایسی تنظیم قایم کرے۔ جس کے نظام ترکیبی میں یکجہتی پیدا کرنے والے عناصر کا انتخاب ان کی اپنی مرضی کے مطابق ہو۔ اور اپنی اپنی جماعتوں کی ضروریات پوری کرنیکی پوری اہلیت رکھتا ہو۔ دوسری جماعتوں سے اسطرح مربوط ہو۔ جسطرح اعضاء جسمانی یا عناصر اپنی عملی زندگی میں دیکھے جا رہے ہیں۔ اور کسی کو کسی سے کچھ پرخاش نہیں۔ بلکہ ایک کی رکاوٹ سے دیگر بھی بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور سب کے اتحاد سے ہر ایک چیز پایہ تکمیل حاصل کر کے پر منفعت بنتی دیکھی جا رہی ہے۔ جو انسان آنکھوں سے دیکھکر کانوں سے سنکر یقین کامل کے ساتھ اس نوشتہ کو عقل کے ترازو میں لائیں گے۔ یقیناً" خدمت خلق اُن کا شیوہ بن جاوے گا۔ اور جو برگزیدہ انسان اس تعلیم سے متاثر ہو کر انسانی دنیا کو یکجہت کرنیکی حوصلہ مندی کریں گے۔ اُن کے اپنے ہی وجود سے انسانی دنیا کو اخوت اور یگانگت میں لانے کی ایسی طاقتیں حاصل ہو جائیں گی۔ کہ حق و باطل کی تمیز اُن کے لئے کچھ مشکل نہیں رہیگی اور باطل کو دور کرنا اور حق کو اختیار کرنا اُن کا نصب العین ہو جاوے گا۔ اور ہر عبادت اور دعاء اسلام علیکم و رحمتہ اللہ۔ اسلام علیکم و رحمتہ اللہ پر ختم ہوگی۔ جو سلامتی اور امن وچین سے رہنے کی بشارت کے طور پر آج بھی رائج ہے۔ اور حقیقت حاصل ہو جانے پر اسلامی تعلیم کو تکمیل کر دکھائیگی کیونکہ کوئی مغائیرت باقی نہ رہے گی۔

ہشتم:۔ مہدئ آخرالزمان

ممکن نہیں کہ کوئی انسان ایسا پیدا ہو۔ جو ظلمت۔ جہالت۔ فساد۔ اور خونریزیوں سے انسانی دنیا کو نجات دلا سکے۔ مگر تعلیم القرآن شاہد ہے۔ کہ ہر مال اور ہر جان کو یکجہتی پر لے آنے سے مسلمانوں یہودیوں۔ ستارہ پرست وغیرہ اور نصاریٰ کے ایک آئین میں آنے۔ آخری دن پر ایمان لانے۔ اور نیک کام کرنے میں خوف وہراس کرنے کی کوئی رکاوٹ ہو ہی نہیں سکتی۔

(دوسرا و تیسرا رکن ضمن ۴۴ باب طریقت حصہ دویم) اور مال اور جان کو قوانین قدرت کی پیروی میں لانے اور اتحادی نظام قایم کرنے اور جمیع نسل انسانی کو اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی میں لانے اور ہر ایک مغائیرت کو رفع کرنے کا جو نظام تعلیم القرآن میں موجود کیا گیا۔ اور جس پر عمل پیرا ہونا حضرت محمد ختم الانبیاء نے قایم کر کے اور ایک نمونہ بنکر دکھا دیا۔ بالآخر یہی تعلیم جمیع اُمتوں کے متحد کرنے میں مہدی کا مرتبہ حاصل کرے گی۔ اور وہ شخص جو انبیاء کی عملی زندگی تعلیم القرآن اور مظاہرات عالم کی تعلیم میں یکسانیت ممکن کر دکھائے گا۔ وہ انسان بھی مہدی ہوگا۔

(دوسرا اور تیسرا رکن ضمن ۴۳- باب طریقت حصہ دوئیم) اور اللہ تعالیٰ کی ذات و الا صفات کا فیصلہ۔ کہ مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر پُرامن زندگی قایم کرنے کے لئے دین خدا کی تقلید میں ہر ایک مغایرت کو رفع کرنیکی جو تعلیم دینِ اسلام کے نام پر نسلِ انسانی تک پہنچائی گئی ہے۔ بالآخر وہی عمل پذیر ہوگی۔ اور اِسے ہی مہدی کا مرتبہ حاصل ہوگا۔ (دوسرا اور تیسرا رکن ضمن ۴۴ باب طریقت حصہ دوئیم) اور مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر پُرامن زندگی قایم کرنے کے لئے جنگ عالمگیر ۴۵-۱۹۳۹ء اور اس سے پہلے جنگ عظیم ۱۸-۱۹۱۴ء کے وقوع پذیر ہونے کی نشانیاں جبکہ تعلیم القرآن پر رجوع لانا اور عامل ہونا نسل انسانی کے واسطے ضروری رہے گا۔ (دوسرا اور تیسرا رکن ضمن ۴۵- باب طریقت، حصہ دوئیم) اور پھر بحوالہ جات تورات و انجیل۔ جب قرآن کریم میں یہ وضاحت بھی موجود ہے۔ کہ حضرت محمدؐ کی ذات والا صفات ہی بحیثیت ختم المرسلین اور ختم الانبیاء تکمیل نسل انسانی کا باعث ہوگی۔ جس پر جملہ دیگر مذاہب کو بھی اتفاق ہے۔ تو جیساکہ سورۂ ہود اور سورہ رعد کی تعلیم مہدی کے بارہ میں فیصلہ کن ہے۔ کہ جو کوئی بھی کتاب کے علم سے پوری طرح واقف اور عامل ہوکر دکھا دے۔ جس سے انسانی دنیا کی یکجہتی قایم ہو۔ وہی مہدی ہے تو کیا اس تعلیم کو جاری کرے۔ جس کی وضاحت کتاب ہذا میں کردی گئی ہے۔ جس بستی والے بھی اپنی جملہ ضروریات کی بہم رسانی پر قدرت حاصل کرلیں۔ وہ بستی ہدایت یافتہ کے نام سے موسوم نہیں ہو سکتی؟ یا وہ حکمران جو اپنی تمام رعایا کو یکجہت ہوکر فارغ البالی کے دروازہ تک پہنچا دے۔ اور کسی قسم کی مغایرت کو موجود نہ رہنے دے۔ ایسے حکمران کے لئے مہدی کا مرتبہ زیب نہیں دیتا؟ بہرحال بگڑے ہوئے نظام کے اندر ممکن ہے مہدی کے مرتبہ یا تعلیم کو سمجھنے میں رکاوٹیں محسوس ہوں۔ اس لئے آسانی کے لئے مزید تشریح کی جاتی ہے۔ تاکہ کسی ایک بشر کو سمجھنے کی کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے۔ اور ہر شخص پائیدار نظریہ کی ہدایات ذہن نشین کرکے اور اپنی ذاتی رائے کی ہدایات سے بھی مستفید ہوکر یکجہتی قایم کرنے پر اُتر آوے

پائیدار نظریہ

یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں اور تمہاری جانوں میں بھی پھر کیا تم کو سوجھ نہیں؟ (سورۂ ذاریات آیات ۲۰-۲۱- جن میں سے صرف انسانی جان کے نظریہ کو ہر ایک انسان کے ذہن نشین کرنے کے لئے پیشرو قرار دیا جاتا ہے۔ تاکہ ہر شخص اپنے ہی جسم کی تعلیم پر عامل ہوکر خود ہی مہدی یا ہدایت یافتہ بن جاوے

انسانی جسم کی تربیت تکمیل اور پُرمنفعت بنانے والے سامان

وہی ہیں۔ جو کائنات عالم کی ہر ایک زندگی اور موت کی منزل سے گذرنے والی چیزوں کے ہیں۔ اور

اور عناصر اربعہ یعنی ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے نام سے موسوم اور امر ربی (روح) کی قیادت میں کارفرما ہیں

وجود انسانی کا تخمی مادہ

پانی کی بوندیں جو قطرات منی کے نام سے موسوم ہیں۔ اور تربیت تکمیل اور پُر منفعت منزل تک ہر ایک چیز کو پہنچانے کے لئے پانی کی بوندوں سے ہی نظام جاری کر کے نسل انسانی اپنے مرتبہ میں اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کی تجلیات کی امین اور نائب کے مرتبہ پر مامور ہے۔ جن کے لئے نسل انسانی کے اپنے وجود کی تربیت تکمیل اور پر منفعت ہونا بطور ایک شاہد کے ہے۔ کیونکہ جسم انسانی۔ زمین۔ آسمان پہاڑوں۔ ندی۔ نالوں۔ روئیدگیوں۔ جواہرات۔ فرشتوں۔ شیطان۔ جن۔ بھوت وغیرہ وغیرہ ہر چیز کا مجموعہ یہی ہے۔

وجود انسانی کی ظاہری اور باطنی طاقتیں

ظاہری طاقتیں تو کان۔ آنکھیں۔ سر۔ بال۔ منہ۔ زبان۔ ناک۔ پیشانی۔ بازو۔ انگلیاں۔ ہاتھ ناخن۔ چمڑہ۔ دھڑ۔ ٹانگیں۔ پاؤں۔ بول و براز کی راہیں۔ اور

باطنی طاقتیں۔ حلق۔ معدہ۔ مثانہ۔ انتڑیاں۔ دل۔ گردہ۔ جگر۔ پھیپھڑہ۔ ہڈیاں مغز وغیرہ وغیرہ ہیں جو تمام کی تمام یکجا ہیں۔

پانی کا عنصر ایک فرشتہ کی حیثیت میں کسطرح ہر ایک عضو تک پہنچ رہا ہے

پانی جو ہر ایک زندگی کی بنیاد قایم کرتا ہے۔ جسم کے ہر ایک عضو کو خوراک کی طاقت بہم پہنچانے میں انتڑیوں کے ذریعہ کارفرما ہے۔ جو ہڈیوں کے خون کے اعلیٰ جوہر سے مغز کی غذا بھی بہم پہنچاتا ہے۔ اور سر سے پاؤں تک ایک ایک حصۂ جسم میں خون کی روانی سے تازہ سے تازہ غذا تقسیم کرنے میں مشغول ہے اور ساتھ ہی ساتھ دل کی مشینری میں سے گذار کر خون کو صاف رکھنا بھی اختیار کئے ہوئے ہے۔ تا کہ خون کی کثافت کسی جسمانی عضو میں خرابی پیدا کرنے کا باعث نہ بن جاوے۔ اس نظریہ کی رو سے ہر بستی والوں کے لئے لازم ہے کہ ہر ایک زندگی تک پانی کے عنصر کو حدِ اعتدال تک پونچانے کا نظام قایم کریں۔ جو ایک جداگانہ جماعت کے ماتحت رہے۔

ایک فرشتہ کی حیثیت میں پانی کے عنصر کو ہر ایک عضو تک پہنچانے میں ہوا امدادی آتی ہے

جسطرح ہوا بڑے بڑے بادلوں کو فضائے میں لئے پھرتی ہے۔ اُسی طرح نتھنوں کے ذریعہ ہوا جسم انسانی میں داخل ہو کر خون کو جسم کے ہر حصہ میں پہنچانے کی معاونت کرتی ہے۔ جس سے ہر عضو زندگی قایم کئے ہوئے ہے۔

اسی طرح غذا کی تقسیم ہر بستی والوں کو ایسے طریقہ سے کرنی چاہیئے۔ جس سے زندگی قایم رکھنے والی جملہ اشیاء تربیت حاصل کر سکیں۔ جو بھی ایک جداگانہ جماعت کے ذریعہ سرانجام ہونی چاہیئے۔ جو فرشتوں کی عملی زندگی کی تقلید کے طور پر ہے۔

ایک فرشتہ کی حیثیت میں پانی اور ہوا کے عناصر کو رفتار میں لانیوالی حرارت کی امداد بھی ضروری ہے

جو غذا حلق کے ذریعہ معدہ میں داخل ہوتی ہے۔ اور حرارت اندرونی کے ذریعہ جو امر ربی سے جسم انسانی میں موجود رکھی گئی ہے۔ غذا اور پانی کو تحلیل کر کے جسم انسانی کی تربیت کرنے والے حصّہ کو خون کی صورت میں دل کے حوالہ کرتی اور پاک اور صاف کرنے کے بعد جسم کے ہر حصہ تک پونچانے میں معاونت کرتی ہے اور غذا کے فضول مادوں کو بول و براز کی نالیوں کے ذریعہ خارج کرنے میں مصروف رہتی ہے۔ جب تک غذا سے پیدا شدہ خون کی اوسط مقدار ہر ایک حصہ جسم میں حرارت کے ذریعہ صحیح مقدار میں پہنچتی رہتی ہے۔ انسانی جسم توانا اور تندرست رہتا ہے۔ الّا جہاں کہیں جسم انسانی اپنی ہی کوتاہیوں سے پیدا شدہ خون کو ہر ایک عضو تک پہنچانے میں قاصر ہو جاتا ہے۔ جو چربی یا بلغمی مادہ کی شکل اختیار کر کے حقیقت سے بعید ہو جاتا ہے۔ تو جسم انسانی کی طاقتیں معطل ہو کر بیکار ہونا شروع ہو جاتی ہیں اسی طرح جس بستی میں غذائی مادہ ہر ایک زندگی کی تربیت تک رسائی حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ حرارت یا حکومت میں غنودگی یا غفلت پیدا کرکے چربی کی سرمایہ داری یا بلغم کی طرح فضول ضایع جانیوالی شکل قایم کر لیتا ہے۔ تو بستی والوں کی طاقتوں کو معطل کر کے بیکاری پر لے آتا ہے۔ اور اس طرح سے عناصر اپنی اتحادی طاقت کو منتشر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اندریں حالات امر ربی (روح) کی طاقت اُن کا ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔

فرشتوں کی تقلید میں ہر عضو جسمانی تربیت میں یکجہت رہکر جسم انسان کی حکومت کو مکمل کئے ہوئے ہیں

مختلف ذمہ واریاں جو حرفت کے نام سے موسوم ہیں اور زراعت۔ تجارت۔ صنعت اور حرفت کے نام سے موسوم ہیں۔ اُن کو آنکھوں۔ کانوں۔ دل۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ بازو۔ ٹانگوں۔ حلق۔ زبان۔ نتھنوں۔ بالوں۔ انگلیوں۔ ناخنوں۔ ہڈیوں۔ مغز۔ خون۔ بول و براز کی نالیوں۔ دل۔ گردہ۔ مثانہ۔ پھیپھڑہ۔ معدہ وغیرہ وغیرہ میں اگر تقسیم کرکے اُن کی ذمہ واریوں میں یکجہتی کو جب ہر شخص قبول و تسلیم کئے چلا آرہا ہے۔ تو ان سب طاقتوں کی یکجہتی اور یک جان ہونا جب حصول ہدایات کی زبردست سے زبردست دلیل ہے تو اسی طرح ہر بستی والوں۔ ہر ملک والوں۔ اور پھر دنیا والوں کو غذا ئیت کی تقسیم میں یکجہت کر لیا جاوے تو کون شخص ہے جو مہدی کی منزل حاصل نہیں کر سکتا۔ غرضیکہ بڑے بڑے آدمی جو دین خدا کو پس پشت ڈالکر اپنی سرمایہ داری کی پرستش پر دنیا والوں کو لانے میں جبر کا استعمال کر رہے ہیں اُن کو بھی معمولی سے معمولی تعلیم کے ذریعہ انسانوں کی صف میں لانا اگر ممکن کر لیا جاوے۔ تو شیطان

کا نام بھی نابود ہو جاویگا۔ جس کے لئے آج کل دنیا کے ہر حصہ میں کوشش شروع ہو چکی ہو جس کی کامیابی ہر بشر کو یقیناً مومن اور مہدی کی منزل تک پہنچا دے گی۔

پانی کا ظاہری اور باطنی وجود

بظاہر پانی ایک بہہ جانے والی چیز ہے۔ اور جس رنگ میں رنگا جاوے۔ وہی صورت اختیار کر لیتا ہے منجمد ہو کر برف بن جاتا ہے۔ اور لگا تار مدتِ مدید تک منجمد رہتا ہوا بلور کی پائدار دھات میں بھی تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اور جہاں کہیں سورج کی ہفت رنگی کرنیں پہنچتی ہیں جواہرات کی صورت میں بھی ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ دنیا کی ہر ایک چیز کا وجود جب پانی سے ہی تعمیر شدہ ہے اور انسانی جسم خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ تخمی صورت میں پانی کی چند بوندوں نے جسم انسانی کی ساخت میں کیا کچھ موجود کر دکھایا ہے۔ تو اسی طرح پانی کے استعمال سے وسیع خطۂ ارض کو پُر امن مسکن بنانا اور بڑھتی ہوئی نسل انسانی کے واسطے احسن ترین تدابیر سے ذرائع معاشرت میں فراوانی پیدا کرنا۔ ہر جان۔ ہر مال اور ہر صاحب وسعت۔ ہر صاحب عقل۔ اور ہر صاحب حوصلہ انسانوں کی ذمہ واریوں میں ہے۔ جن کو یکجہتی پر لانا۔ یکجان بنانا۔ تعلیم القرآن کے ذریعہ سکھایا جا رہا ہے تاکہ ہر ایک سرمایہ اور ہر ایک مخلوق ایک آئین میں آکر تربیت تکمیل اور پُر منفعت منزل حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاوے۔ اور کائنات عالم یا جسم انسانی کا وجود ہر بشر کے لئے مہدی یا مخزن ہدایت کا کام دے۔ کیونکہ جب جسم انسانی کے جملہ ظاہری اور باطنی اعضاء ایک ہی خوراک سے جو حلق کے ذریعہ معدہ میں پہنچتی ہے۔ اپنی اپنی طاقتوں کے قائم رکھنے کے لئے غذا کی تقسیم میں متحد ہیں۔ تو اس کھلی ہوئی تعلیم پر عامل ہونا جبکہ اسی جسم انسانی کے اندر مغز کے اردگرد مختلف طاقتوں کی راہنمائی کے لئے مغز ہی کے حصص تقسیم ہو کر ہر ایک عضو انسانی کی حفاظت کر رہے ہیں۔ جن سے سرمایہ داروں کو سبق آموز ہو کر عقل اور حوصلہ میں وہ وسعت پیدا کرنی چاہیئے۔ جس سے کائنات عالم کی ہر ایک چیز کار آمد اور پُر منفعت بنکر اُن کے لئے سجدہ ریز ہے۔ کیونکہ ہر بستی ہر ملک اور جمیع نسل انسانی کے ایک اخوت میں آجانے سے جب ہر طرف سے ایک دوسرے کی سلامتی کے لئے بالمقابل قدم قدم پر آوازیں آنا شروع ہو جاویں گی۔ تو کوئی بشر ایسا موجود ہی نہیں رہے گا۔ جو ان خوش آئند آوازوں کی قیود سے باہر رہ سکے۔

یہ امر کہ اللہ تعالے کی ذات اور فرشتے نبی آخر الزمان پر سلامتی کی دعائیں بھیج رہے ہیں۔ اسی لئے ہے۔ کہ آپ نے اپنے آپکو عبد کی منزل سے آگے بڑھانے میں کبھی پیشقدمی نہیں کی۔ اور جس لباس میں مسلمانوں کی جماعت ملبوس رہتی۔ اس سے اپنے آپ کو کبھی باہر نہ نکالا۔ اور نہ کبھی سرمایہ کو ذاتی ملکیت بنا لیا۔ بلکہ ہر سرمایہ قوم ہی میں بانٹا اور بوقت ضرورت قوم ہی سے جان اور

مال کی بانٹ کر کے قوم کی غنیمت اور رفعت پر صرف کیا۔ جو بعینہٖ جسم انسانی کی جان اور کائنات عالم کے نظام میں امر ربی (روح) کی تقلید تھی۔ اور اسی نظریہ پر بعد از ہزارہا رسوائیوں اور نتائج جنگ سے متاثر ہو کر جمیع نسل انسانی کو اتحاد قائم کرنے پر راغب ہونا گویا شعائر اسلامی کے اس مرتبہ کو تسلیم کر لینا ہے۔ کہ جب کوئی مسلمان کسی دیگر قوم سے کوئی معاہدہ کر لیتا تھا۔ تو تمام مسلمان اس معاہدہ کی پابندی کو اپنا فرض قرار دے لیتے تھے۔ کیونکہ اعضائے جسمانی کی ساخت میں یہی جذبہ کارفرما نظر آ رہا ہے۔ اور اسی پر حکومتی استقامت کے لئے سورۂ حم سجدہ میں ہر حاکم کو از حد رحمدل رہ کر نسل انسانی کو اعضاء جسمانی کی طرح یکجان رکھنے کی تعلیم موجود کی گئی ہے جس پر لازم آتا ہے۔ کہ اس مذہبی شعار کو قائم کرنے میں پیش قدمی کی جاوے۔ تاکہ جسم انسانی کے کسی عضو کی تکلیف کا احساس جب ہر ایک عضو پر اثر انداز آتا ہے۔ تو ہر ایک بستی کو اگر ایک جسم قرار دے لیا جاوے تو ہر باشندہ کی تکلیف میں سب کے سب کا شریک ہونا ضروری ہے اور ہر بستی کے حاکم یا ناظم پر وہی فرائض ادا کرنے لازم آ دیں گے۔ جن پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات اندھیری راتوں میں بستی والوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے مصروف گشت رہتی تھی۔ اور اپنے کندھوں پر سامان خوردنی اٹھا اٹھا کر پہنچانا فرض تصور رکئے ہوئے تھی۔ اور ایک غیر عورت کے وضع حمل کے وقت اپنی بیوی کی خدمات سے بھی گریزاں نہیں تھی۔ اور جب آپ ہی کے عہد میں دس دس ہزار کافروں کو مار بھگانا صرف دس مسلمانوں کی جماعت نے ثابت کر دکھایا تھا۔ اور وہ فضا پیدا کر دی جو ایرانی ایلچی اور شہنشاہ چین کے مکالمہ میں کتاب ہذا کے اندر موجود کی گئی ہے۔ تو ایسا انسان ہی مہدی کے نام سے موسوم ہو کر دجل اور فریب کاریوں کا خاتمہ کر دے گا۔

ششم: مصنف کی عملی زندگی

عملی دنیا اس وقت تک متاثر نہیں ہو سکتی جب تک علمی طور پر طمانیت حاصل نہ کر لے۔ اگر یہ کہ اعداد یا کامیابیوں کے حصول کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کی جاویں۔ جہاں تک تعلیم القرآن اس بارہ میں راہنما ہے۔ اور جسم انسانی کے وجود سے تعبیر حاصل کی جا سکتی ہے۔ صاحب وسعت، صاحب عقل اور صاحب حوصلہ انسانوں کو ہی پیشوا قرار دیا جانا لازم آتا ہے۔ تاکہ ہر ایک سرمایہ اور ہر ایک جان کو انفرادی زندگی میں تاکہ ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل اور پر منفعت بنانے کی منزل تک پہنچا کر نسل انسانی ہی کی بہتری و بہبودی کے سامان پیدا کریں۔ اور ہر ایک مغایرت رفع ہو سکے۔ اس تمیز کو جب ہر ایک انسان کے اعضاء جسمانی میں بطور مثال کے سمجھنا تعلیم دیا گیا ہے۔ تو یہ بھی از خود ہی راہنما بن جاتی ہے۔ کہ نسل انسانی میں سمجھداروں اور بے سمجھوں کے وجود کو جدا جدا قرار دے کر جن اور انس کے نام سے مخاطب کرنا بھی تعلیم القرآن کے اندر اسی غرض و غایت کو سمجھانے کیلئے ہے۔ اور جن کا مفہوم از حد شفقت طلب کاموں کو قبول کرنے والوں اور انس کا مفہوم دور اندیش اور اور صاحب فہم و فراست انسانوں پر جو مثل اعضاء جسمانی نسل انسانی کو متحد رکھنے کی جرات، حوصلہ اور وسعت

رکھتے ہوں۔ اطلاق پذیر آتا ہے۔

خاندانی حالات

مصنف کے خاندان میں ہر دو قسم کے انسان نسلاً بعد نسلاً ابھی تک موجود چلے آرہے ہیں۔ جنہیں ملازمت زراعت اور تجارت کرنے والے موجود رہے ہیں۔ مصنف کے والد یا چار اپنی مملوکہ اراضیات میں خود کاشت بھی کرتے تھے۔ اور جن جن ٹکڑہ ہائے اراضی پر دیگر کسان کاشت کرتے تھے۔ اُن سے لگان یا غلہ بٹائی بھی وصول کرتے تھے۔ اور بیلوں اور بھینسوں کی خرید و فروخت کے ذریعہ تجارت کا شغل بھی رکھتے تھے اور اپنی جدی اراضیات کے علاوہ تھوڑے تھوڑے رقبہ جات خرید کر وسعت پسند بھی تھے۔ ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی۔ عزت اور ننگ و ناموس کو قایم رکھا۔ جہاں تک یاد پڑتا ہے۔ قرضہ کبھی برداشت نہ کیا بلکہ ہر بیاہ شادی کے اخراجات گھر کی آمدنی سے ہی پورے کئے گئے۔ تکبر۔ رعونت۔ فضول خرچی نام کو بھی نزدیک تک نہیں آنے دی۔ ہمیشہ اپنی کمائی اور اخراجات پر خود قادر رہے۔ اور اپنے گاؤں اور اردگرد کے دیہات اور رشتہ داروں میں باوقار رہے۔

مصنف کی عملی زندگی کی ابتدا بزمانہ طالب علمی

ورنیکلر مڈل سکول کی تیسری جماعت کے ایام طالب علمی میں جب ایک دیگر ہم کلاس نے جو سرمایہ دار قوم سے تھا۔ ہیڈماسٹر صاحب سے اپنے آپ کو جماعت کے پہلے نمبر پر اپنا نام درج رجسٹر کرانیکی خواہش کا اظہار کیا۔ جس کا عملی طور پر سہ ماہی اول کے امتحان میں نتیجہ ظہور پذیر ہونے میں طالب علم مذکور کی ناجائز حمایت کی گئی۔ تاہم بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ تو جماعت کو تین حصوں میں تقسیم کر کے کند ذہن اور غیر حاضر رہنے والے طالب علم تو مصنف کتاب ہذا کی تحویل میں دیئے گئے۔ اور باقی لڑکوں کو دو دیگر کی تحویل میں تقسیم کر کے ایک تاریخ مقرر کر دی گئی۔ کہ اس تاریخ پر ہر سہ پارٹیوں کا مقابلہ کرایا جاوے گا۔ جس نے اپنی پارٹی کی تربیت بہتر کر دکھائی۔ اُسی کو جماعت میں اول نمبر ہونے کا موقعہ دیا جاویگا۔ اس مقابلہ میں جب نیاز مند کی پارٹی کا وہ لڑکا جو رجسٹر میں آخری نمبر پر تھا۔ جب دوسری دونوں پارٹیوں پر غالب رہا تو احاطہ سکول اور قصبہ کے علاوہ دور دور تک شہرہ ہوگیا۔ کہ نواب الدین کا طریق تربیت جب نالائق سے نالائق لڑکے کو ابھار کر دوسرے قابل طالب علموں پر فائق آنے میں کامیاب آگیا ہے۔ تو دوسروں کا اول نمبر حاصل کرنا ناممکن ہے۔

ایام طالب علمی کی دوسری کامیابیاں

اسی سال ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب مدارس کے سہ ماہی اور ششماہی معائنہ جات سکول کے دوران میں صرف اقلیدس کے ایک ایک سوال کے حل کو جب ہر دو معائنہ جات میں حل کر دیا گیا۔

تو سکول کی رلئے بک میں یہ اندراج کہ جہاں جہاں بھی لڑکوں کی ذہنی لیاقت معلوم کرنے کے لئے یہ سوالات دیئے گئے۔ سوائے اس ایک لڑکے کے آج تک کہیں بھی اِن کو حل نہیں کیا گیا۔ انسپکٹر صاحب مدارس کمشنری لاہور کے ہاتھوں انعامات کی تقسیم مدرسہ احنالہ کی نیک نامی میں قبولیت کا باعث ہوئی۔

آغاز ملازمت اور اصولی بحث

۱۹ سال کی عمر میں آٹھ روپیہ تنخواہ پر پٹوار نہر کی ملازمت کے نام پر محکمہ نہر کے نظام حکومت میں داخل ہُوا۔ جہاں حکومت اور رعیت کے باہمی تعلقات سے واسطہ پڑا۔ گو رعایا کے حقوق کی حفاظت کی کوئی ذمہ واری ادنےٰ درجہ کے ملازم کی ذمہ داریوں میں قانوناً موجود نہیں تھی۔ تاہم فصل ربیع کی کاشتہ فصلیں جب ایک مخصوص رقبہ کے علاوہ ہر طرف سیراب ہو چکیں۔ تو اس خیال نے کہ جب تقسیم پانی کا ایک ہی دستور ہے۔ اور جہاں کمی پانی کی وجہ سے فصلوں کا خراب ہونا یقینی نظر آ رہا ہو۔ تو حقیقت کو حکام تک کیوں نہ پہنچایا جاوے۔ جس پر تحریری رپورٹ دیگر زمینداروں کو ضلعدار صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا۔ اور صاحب ممدوح نے انہیں تیسرے دن حاضر آنے کا حکم دیا اور جب تیسرے دن زمینداران حاضر ہوئے۔ تو اصل رپورٹ واپس کر دی۔ اور فرمایا کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے جب بجنسہ اصل رپورٹ واپس پہنچی۔ تو اُسی وقت ایک دوسری رپورٹ شامل کر کے زمینداران کو صاحب افسر سب ڈویژن بہادر کی خدمت میں بھیجا گیا۔ جب ہر دو کاغذات صاحب ممدوح کی سماعت میں آئے۔ تو اگلے ہی دن موقعہ پر پہنچکر اور حالات موقعہ کی تصدیق کر کے صاحب ممدوح نے اُسی دن عارضی انتظام تا پختگی فصلات عمل پیرا کر دیا۔ جو حوصلہ افزائی کے لئے آغاز ملازمت کی بحث میں پہلی کامیابی تھی۔

پختگی فصل کے بعد پھر بحث شروع ہوئی۔ کہ مستقل انتظام کیا ہونا چاہیئے۔ اس حل کیلئے ضلعدار صاحب اور نیاز مند کے درمیان برابر ایک ہفتہ تحریری بحث جاری رہی۔ ضلعدار صاحب ڈسچارج مجوزہ کی رو سے کمی پانی تسلیم ہی نہیں کرتے تھے۔ مگر نیاز مند کی طرف سے ایک تہائی کمی حسابی اعداد و شمار سے ہر روز ضلعدار صاحب کی خدمت میں پیش کیجاتی تھی۔ جس کا آخری فیصلہ بھی بالآخر صاحب افسر سب ڈویژن بہادر کے ذاتی معائنہ میں آ کر ہی طے ہُوا۔ اور موگہ ایزاد کر دیا گیا۔

تیسرا موقعہ۔ ایک پٹوار نویس کی خود غرضیوں نے پیدا کیا۔ جبکہ ایک موقعہ پر راجباہ اور مائینر دونوں میں تقسیم پانی کے لئے گیٹ کام کرتے تھے۔ اور اِن دونوں گیٹوں کے درمیان سے ایک موگہ بھی قریباً ۱۰۰ مربعہ رقبہ کی آبپاشی کے لئے موجود تھا۔ جب راجباہ اور مائینر کے پانی کی تقسیم کو گیٹ اٹھا کر پٹوار نویس پورا رکھتا۔ تو موگہ قریباً بند ہو جاتا۔ اور جب مقررہ اندازہ سے ڈراف قایم کر کے پانی تقسیم کیا جاتا۔ تو چار پہر میں یہی موگہ ۱۵-۱۶ ایکڑ آبپاشی کر لیتا۔ پٹوار نویس کی

ان چالوں سے تنگ آکر زمینداروں نے واویلا شروع کیا۔ تو جملہ حصہ داراں موگہ کی پنچایت قائم کرکے ہر ماہ کے واسطے دو ممبران کے ذریعہ پانی کو یکساں سیرابی کے لئے انتظام اُن کے ذہن نشین کرایا گیا۔ اور ایک نمبردار کو مزید تیسرے ممبر کے طور پر ہمراہی رکھا گیا۔ تاکہ دو کے اختلافات کی صورت میں نمبردار کی معاونت کام دے سکے۔ ہر ماہ ممبران کے ادل بدل میں کوئی کسی کی ناجائز امداد یا مخالفت بھی نہیں کرسکتا تھا۔ اور پنچایتی حقوق بھی کسی کی ذاتی وراثت سے محفوظ تھے۔ جس کا اثر یہ ہؤا۔ کہ پٹوال نویس کی خود غرضیاں بھی باعث تکلیف نہ رہیں۔ اور گاؤں والوں کے اتحاد کو افسران متقامی کی خوشنودی سے پانچہزار روپیہ انعام میں دیا گیا۔ جس سے مسافرخانہ تعمیر کردیا گیا۔ اور ریگولیشن بجائے کھیتوں کے نال بناکر قائم ہؤا۔

دوسرے حلقہ میں تبدیلی اور پہلی کامیابی

کچھ عرصہ کے بعد جب نیاز مند کو دوسرے حلقہ میں تبدیل کرکے بھیجا گیا۔ اور وہاں پہنچکر جملہ حالات کا جائزہ لیا گیا۔ تو ایک موگہ جس سے باغیچہ کوٹھی محکمہ نہر اور ۳۰۔۳۲ مربعہ زمین زمینداروں کی سیراب ہوتی تھی۔ اس پہ فصلات کی حالت بہت ہی بُری تھی۔ حالانکہ دیگر ہر جگہ فصلیں نہایت اچھی اور پانی میں فراوانی موجود تھی۔ ضلعدار صاحب سیکشن رخصت پر تھے۔ اس واسطے امر واقعہ کی مکمل رپورٹ براہ راست صاحب افسر سب ڈویژن بہادر کی خدمت میں بھیجکر التماس کیا گیا۔ کہ جب عندالدورہ کوٹھی معلومہ پر تشریف لاویں۔ تو اس موگہ کی فصلوں کا ضرور معائنہ فرماویں۔ چنانچہ یہاں بھی صاحب ممدوح کے بنگلہ پر تشریف آور ہوکر معائنہ موقعہ کرتے ہی مفلوک الحال زمینداروں کے بھاگ کھل گئے۔ کیونکہ یہاں بھی دو ریگولیٹروں کے درمیان موگہ کی موجودگی زمینداروں کو پٹوال نویس کی گرفت میں آنے ہی سے باعث تباہی ہوتی چلی آتی تھی۔ اور کاغذات میں رقبہ مجوزہ کے اندر آبپاشی کی زیادتی ذریعہ نجات بننے سے منکر تھی۔ اب ان کلفتوں سے نجات حاصل ہوکر دونوں راجباہوں سے ایک ایک موگہ عطا ہوکر اُن کی راحت کے مکمل سامان موجود ہوگئے۔

مزید کامیابی جس کا دارومدار قوانین مجربہ وقت کی قباحتوں کے رفع کرنے پر تھا۔

محکمہ نہر کی ذمہ داریوں میں تشخیص لگان کے مسئلہ نے اہلکاران محکمہ مال کو ہمیشہ سے از حد پریشان رکھا جس کے نتیجہ میں خرابہ کے کھیتوں کی فردات پٹواریان مال تیار کرتے اور افسران محکمہ مال ان پر تصدیق فرماتے۔ پھر تین پرت چھاپہ شدہ فارموں پہ تیار کئے جاکر دو پرت پٹواری مال یا خود رسید خوالہ پٹواری نہر کرتا۔ تاکہ ضلعدار نہران فردات کے مطابق ملاحظہ موقعہ کرکے مجرائی خرابہ کا فیصلہ کرے۔ اور بعد فیصلہ مجرائی خرابہ ایک پرت محکمہ مال کو واپس کیا جاوے۔ اور ایک ریکارڈ محکمہ نہر میں رہے۔ اس دستور کے عمل میں آنے سے محکمہ نہر کے کسی افسر کو کوئی اختیار نہیں تھا۔ کہ فرد

نمبران مرتبہ پٹواری مال کے بغیر کسی دیگر نمبر کو معائنہ کر سکے۔ یا مجرائی خرابہ عمل میں لا دے
نیاز مند کا حلقہ ریلوے سٹیشن کے قریب تھا۔ اور گرداور قانونگوئے اور تحصیل کا ہیڈ کوارٹر دوسرا ریلوے سٹیشن تھا۔ پٹواریان مال نہر ایک گاؤں کی پڑتال گرداوری اور پڑتال خرابہ کے لئے زمینداران و نمبرداران کو ریلوے سٹیشن پر لے آتے۔ جہاں دوسرے سٹیشن سے بذریعۂ ریل گرداور قانونگو صاحب بمعیت تحصیلدار صاحب تشریف لا کر پڑتال درج کاغذات فرما کر واپس ہو جاتے۔ غرض جب پٹواریان مال کی تیار شدہ فردات نیاز مند کو بحیثیت پٹواری نہر موصول ہوئیں۔ تو بعد مقابلہ کاغذات گرداوری محکمہ نہر کے جب یہ پایا گیا۔ کہ موقعہ کے لحاظ سے جن نمبران میں پوری پیداوار ہے۔ ان کو تو خرابہ میں دیا گیا ہے۔ یا جہاں موقعہ پر کوئی کاشت نہیں وہ نمبران بھی درج خرابہ ہیں۔ مگر جن نمبران کی پیداوار قابل مجرائی خرابہ ہے۔ اُن کو فردات میں لایا ہی نہیں گیا۔ حالانکہ تصدیق موقعہ کے وتخط فردات پر گرداور قانونگو اور تحصیلدار صاحب دونوں کے موجود ہیں۔ تو نیاز مند نے دیہہ وار ایسے اختلافات کی فردات بھی مرتب کیں۔ اور نمبرداران و زمینداران کے بیانات بھی قلمبند کر لئے۔ کہ پٹواری مال نے تو اپنی طمع نفسانی کے تحت غلط اندراجات کئے ہیں۔ اور افسران نے تین تین چار چار میل کی دوری سے ریلوے سٹیشن پر تصدیق موقعہ دکھا دی ہے۔ اس طرح سے جو کاغذات مرتب کئے گئے ان کو ضلعدار صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ تاکہ جہاں قابل مجرائی خرابہ نمبران درج فردات نہیں ہوئے۔ اُن کی نسبت بموجودگی فصل کوئی قانونی فیصلہ کیا جاوے۔ حسنِ اتفاق سے انہی دنوں صاحب مہتمم بہادر بمعیت صاحب افسر سب ڈویژن بہادر تشریف لے آئے۔ تو اُن کی خدمت میں تمام کاغذات پیش ہوئے کہ بعد تصدیق اس دوعملی سے زمینداران کو نقصان رسانی سے بچایا جاوے۔ جس پر ہر ایک نمبر کی صرف ایک موضع میں تصدیق ہوئی جس کو بعد ازاں انہی دنوں افسران محکمہ مال نے بھی تصدیق کیا اور نتیجتہً فرد درخواست خرابہ کے تمام سے جو قواعد مرتب ہو کر شایع ہوئے۔ اور آج تک پنجاب کی جملہ نہروں پر جاری ہیں۔ نافذ ہوئے۔ اور محکمہ مال کا تمام تعلق اُٹھ گیا۔

اتحادِ باہمی کے ذریعہ تقسیم پانی کا انتظام

اسی حلقہ میں جو ضلع سیالکوٹ کے آبادکاروں کے دیہات پر مشتمل تھا۔ اور باہمی دھڑہ بازیاں قایم کر کے لوٹ پانی کی داریاں توڑ کر صرف اپنی فصلوں کی تربیت کو مقدم قرار دیا جانا احسن قرار دیا جاتا تھا۔ خواہ دوسرے تباہ و برباد ہو جائیں۔ ایسے موسم میں جبکہ امساک باراں کی وجہ سے دریاؤں میں پانی اس قدر کم ہو گیا تھا کہ موسم سرما میں دو ہفتہ لگاتار نہریں بند ہونے کے بعد ایک ہفتہ کے واسطے وارہ پانی میسر آتا تھا۔ زمینداروں کا وارہ شکنیاں کر کے زمینداروں اور نظام حکومت دونوں کے واسطے سخت مضر تھا۔ نیاز مند نے حلقہ کے پانچوں دیہات کے نمبرداران اور سمجھدار زمینداروں کو اکٹھا کر کے اُن کی روش کے اچھے اور برے نتایج سے آگاہ کیا۔ جس پر قرار پایا۔ کہ ہر موگہ کے زمینداروں کی پنچائت قایم کی جاوے۔ جو پانی کا ہر وارہ آنے پر

ہر ایک مربعہ کے جس قدر کھیتوں کی اشد سیرابی ضروری ہے۔ اُن کی تعداد معین کرے۔ جو ہفتہ کی واری کے پانچ دنوں میں سیراب ہو سکے۔ اس طرح سے باقی دو دن جن کا ناکہ جات یا راجباہوں کی وارہ بندیوں میں کم ہو جانے کا گمان ہو سکتا ہے۔ محفوظ رکھکر ہر ایک اشد ضرورت کو جب پورا کر لیا جاوے۔ تو باقی دو دنوں کے واسطے پھر پہلے کی طرح ایسے کھیتوں کو محاسبہ میں لیا جاوے۔ جن کے آئندہ وارہ آنے تک خراب ہو جانیکا احتمال ہے۔ اور جو دو دنوں میں سیراب ہو سکیں۔ اس انتظام سے جو لوگ مارے مارے افسروں کے پیچھے پیچھے بھاگا کرتے تھے۔ اُن کو بھی اپنا تمام وقت کاروبار میں صرف کرنے کا موقعہ حاصل آگیا۔ اور پانی کو احتیاط سے استعمال میں لانے کا ایک دستور العمل بھی قایم ہو گیا۔ اور ہر وارہ پانی نہر کے لئے پنچایت میں تبدیلی کرکے ہر ایک کی ضد بھی توڑ دی گئی۔ جو دھڑہ بازیوں کی وجہ سے باہمی مناشرت کا باعث بنتی تھی مگر یہ کہ اس تنظیم کی حفاظت نیاز مند کو صبح سے شام تک خود ہر ایک موقعہ پر پہنچکر اور پڑتال کرکے روزانہ کرنی پڑتی تھی۔ تاکہ جس رفتار کے مطابق تقسیم پانی کا دستور قایم ہو چکا ہے۔ اس میں تبدیلی نہ ہونے پاوے۔ اور پانی بھی کفایت شعاری سے مستعمل ہو۔ جونہی اس تنظیم کا علم افسران مقامی تک پہنچا۔ اور زمینداروں کا تانتا اُن تک پہنچنے سے بند ہوا۔ ہر ایک طرف سے اس پر پسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ اور فوراً ہی نیاز مند کو سیالکوٹی زمینداروں کے دیگر گیاراں دیہات میں بھی اسی دستور العمل کو رائج کرنے کا اور کامیاب کرنے کا کام سپرد کر دیا گیا۔ جس سے بجائے پانچ دیہات کے اب سولہ دیہات کی نگرانی کرنی پڑی۔ جسکو نباہ کر دکھایا گیا۔ کہ نظام حکومت میں احسنت موجود ہو جانے سے نہ صرف رعایا بلکہ حکومت کے نظام ترکیبی میں کسطرح صلاحیت پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور فصلوں کو خرابہ سے بچا کر پیداوار کا بڑھانا بھی انسانوں کے اپنے اختیار میں رہتا ہے۔ کیونکہ کسی فصل کو معمول سے زیادہ پانی دینا اُسی طرح نقصان دہ رہتا ہے۔ جس طرح انسان زیادہ خوراک پیٹ میں ڈال کر نقصان اٹھاتا ہے۔ اور ایسا پانی دینا جو پیاسے کی پیاس مٹانے کے لئے کافی ہو۔ اسی طرح فصلوں کو بھی فتور بناتا ہے۔ جس طرح انسانی وجود سکبساری سے چاک اور چوبند ہو جاتا ہے۔ اور جاہات کی آبپاشی میں بھی یہی راز منصور ہے۔

تیسرے حلقہ میں تبادلہ

اس متذکرہ بالا تنظیم کے قیام میں زمینداری تنازعات کو مٹا کر اُن کو فارغ البالی اور اتحاد باہمی سے اپنے ہی مفاد کو اپنے قابو میں رکھنے کی تعلیم کو محسوس کرکے نیاز مند کو ایک ایسے حلقہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ جہاں سرمایہ داروں کے باہمی تنازعات ہمیشہ مقامی افسروں کو الجھنوں میں ڈالے رکھتے تھے۔ جہاں پہنچکر نیاز مند نے ایسی غیر جانبداری اختیار کی۔ کہ کوئی یہ کہہ ہی نہ سکے۔ کہ فلاں کی طرفداری کرکے فلاں کو نقصان پونچانا مقصود ہے۔ بلکہ ان تمام سرمایہ داروں کو جب یہ یقین ہو لیا کہ اب یا تو اپنے تنازعات کا فیصلہ ہم خود کریں۔ یا افسران مقامی۔ کیونکہ پٹواری حلقہ کی رائے تو کا

اس میں کچھ عمل ودخل نہیں۔ اور اسی طرز عمل کو جب ضلعدار صاحب نے بھی اختیار کرلیا۔ تو جملہ سرمایہ دار ازخود باہمی رضامندی سے اپنے تنازعات کو ختم کرنے پر اتر آئے۔ جن کو مستقل وارہ بندی اور ہر ایک سے حصہ کی کھال صفائی اور جس جس موقعہ سے ایک دوسرے سے پانی لینا اور دینا تقاطے کرکے اُن کو مطمئین کردیا گیا۔ اور ہر گاؤں والے باہمی ربط اور ضبط قایم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اور کسی کو ناجایز مفاد کے حصول کی خاطر افسران کے دروازوں تک جانے کی ضرورت ہی باقی نہ رہی۔

ریماڈلنگ سکیم اور ایک گاؤں والوں پر ناگہانی آفت

چھوٹا سا راجباہ تھا۔ ہیڈ راجباہ کے متصل ہی راجباہ میں ایک سٹاپ ڈیم بنا کر ایک طرف تو ایک گاؤں کے لئے مائینر کے ذریعہ سیرابی کا انتظام تھا۔ اور دیگر تین دیہات ڈائرکٹ راجباہ سے سیراب ہوتے تھے ریماڈلنگ کے ذریعہ اس سٹاپ ڈیم کو اٹھا دیا گیا۔ اور نئی چک بندیاں تجویز کرکے موگہ جات کی حدود میں تبدیلیاں کردی گئیں۔ جس سے ڈائرکٹ راجباہ کے رقبوں پر تو اچھا اثر ہوا۔ لیکن مائینر کی فصل کاشتہ جو قریباً باراں صد ایکڑ تھی۔ تباہ و برباد ہونی شروع ہوگئی۔ سرمایہ داروں کا گاؤں تلملا اٹھا۔ عرضیاں۔ تاریں۔ بھاگ دوڑ جو کچھ بھی بن پڑا سب کچھ کیا گیا۔ ضلعدار صاحب علاقہ کی کوششیں بھی بے اثر ہوتی چلی گئیں۔ کیونکہ ریماڈلنگ سکیم کے عمل پیرا کرنے میں جن غلطیوں کا وقوع ہوچکا تھا۔ ان پر پردہ پوشی کی جارہی تھی۔ کہ اتفاقاً یوپین افسر سب ڈویژن صاحب بہادر پڑتال پیمایش پختہ کیواسطے تشریف آور ہوئے۔ حسن اتفاق یا سرمایہ داروں کی خوش قسمتی جس پلاٹ کو پڑتال میں لیا گیا وہ ہیڈ راجباہ کے قریب جاکر ختم ہوا۔ جب پڑتال کا کام ختم ہوگیا۔ تو نیازمند عرض گذار ہوا۔ کہ اگر زمینداروں کی کسی مشکل کا حل حضور انور کے معائینہ موقعہ کئے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ اور حضور والا نے ابھی تک معائینہ موقعہ کئے جانے کا کوئی حکم بھی صادر نہیں فرمایا۔ تو کیا ایسے موقعہ پر جب حضور انور موجود ہوچکے ہیں۔ اگر حضور والا کے نوٹس میں لا دیا جاوے۔ تو یہ چیز نیازمند کے فرائض منصبی سے غیر تو شمار نہیں ہوگی۔ جس پر صاحب ممدوح نے فرمایا۔ کہ ہم بہت خوش ہوں گے۔ اگر ہمیں ابھی ملاحظہ موقعہ کرادیا جاوے۔ تو جہاں کھڑے تھے اس مائینر کی طرف آپ کی توجہ دلائی گئی۔ کہ باراں صد ایکڑ فصل ربیعہ کاشتہ جو مائینر ہذا سے پختگی حاصل کرے گی۔ تباہ و برباد ہورہی ہے۔ اس مائینر کا ڈسچارج لیکر معلوم کرلیا جاوے۔ کہ موجودہ پانی اس تعداد رقبہ کی سیرابی کتنے دنوں تک کرسکتا ہے جب ڈسچارج لیا گیا۔ تو بقدر ایک تہائی مجوزہ سے کم تھا۔ جس پر صاحب ممدوح نے نیازمند سے اس کمی کو پورا کرنے کے انتظام کی نسبت پوچھا۔ تو عرض کردیا گیا۔ راجباہ میں ڈاف قایم کرکے مائینر میں پانی زیادہ کیا جاسکتا ہے۔ اور کوئی دوسری سبیل ہو ہی نہیں سکتی۔ تو صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم ڈاف کا انتظام کرو۔ ہم ضلعدار صاحب اور اوورسیر صاحب علاقہ کو آج ہی موقعہ پر بھیجدیں گے۔ تاکہ فصلیں جلد تر سیراب ہوجاویں۔ الغرض تھوڑی سی سمجھ سے سرمایہ داروں کی تگ و دو

کی ناکامی پر حاوی آنا آسان ہوگیا۔ اور ہر ایک افسر اور سرمایہ دار کی طرف سے تحسین کہی گئی۔ اس واقعہ کے بعد اس ادنیٰ درجہ کی ملازمت سے اوپر والی منزل میں ترقی یاب ہوا۔ جس سے ملازمت کا دوسرا دور شروع ہوا۔ ۲۵ سال کے عرصہ ملازمت پٹواری میں اگر زمینداروں سے ہم خیال ہوکر عملی کارروائیوں میں فراوانی پیدا کرنے کی سوجھ بیدار ہو چکی تھی۔ تو منشی لائین میں ترقی یاب ہونے سے یہی سوجھ پابند ہو گئی۔ کیونکہ براہ راست زمینداروں سے تعلق اٹھ گیا۔ جب تک ضلعداری منشی رہا ہر ایک ضلعدار کے تحت حکم دفتری کاروبار کی ذمہ داریوں کو پورا کرنا لازم رہا۔ تاہم ہر ایک اہلکار کی کاروباری رفتار۔ زمینداروں کا از حد جاہل اور از حد ظالم ہونا دو چیزیں زینہ کی پہلی منزل پر پہنچ کر عیاں ہونی شروع ہو گئیں۔ چونکہ نیاز مند خود از حد ظالم اور از حد جاہل فرقہ سے تھا۔ اس واسطے جہالت اور ظلمت کے سامانوں کو رفع کرنے پر گو ہر ممکن کوشش میں مصروف رہا۔ مگر پھر بھی کچھ پیش نہ جاتی تھی۔ کیونکہ ایک ضلعداری سیکشن میں جب چھوٹے بڑے زمینداروں کو ہم خیال بنانے کی کوششیں افسران کی مخالفتوں کے باوجود بھی قریب آ رہی تھیں۔ تو نیاز مند کو نہ صرف ڈویژن کو ہی چھوڑنا پڑا۔ بلکہ صوبہ سرحد میں تبدیل کر دیا گیا۔

اس تبدیلی سے اب وہ خوف وہراس بھی مٹ گیا۔ جو خوشامدانہ زندگی قبول کرنے سے دامنگیر رہتا ہے۔ اب تجسس تھی تو یہی کہ کیا ارکان حکومت بھی زمینداروں کی ظلمت اور جہالت کے ذمہ وار ہیں۔ یا صرف زمیندار ہی فعل مختار ہیں۔ جن کا نتیجہ ظلمت اور جہالت کی صورت میں نظر آ رہا ہے۔

صوبہ سرحد میں گئے ہوئے ابھی تین چار ماہ ہی ہوئے تھے۔ کہ وہاں ڈویژن بھر کی ظاہری اور باطنی ہر ایک صورت ذہن نشین ہو گئی۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ یہاں قانون بالکل بے حقیقت چیز ہے۔ اور قانون کا جاننے والا نفی کے برابر۔ کیونکہ ایک سپیشل گریڈ کے ڈپٹی کلکٹر کی ذاتی رائے جس کا عرصہ ملازمت زائد از چالیس سال اسی ڈویژن کا ہے۔ ہر قانون سے فائق ہے اس عملی حالت کے ذہن نشین ہو جانے کے بعد یہ احساس پیدا ہوا۔ کہ جہاں یہ حالت ہو اس کا تدارک بھی ہونا چاہیئے۔ سوچتے سوچتے علم محاسبہ کی بنیاد جب مضبوط ترین سامان نظر آگئی۔ تو اولاً ایسے تمام ریکارڈ از بر کرنے شروع کئے۔ جن سے بے آئین سرزمین کو آئین کی پابندیوں میں لانا ممکن ہو جاوے۔ اور پھر دائرہ قانون کو چھوڑ کر جو احکام صادر ہوئے تھے۔ اُن پر قانونی وضاحت کرتے ہوئے اصلاح کی کوشش کی۔ مگر یہ تجویز کارگر نہ ہوئی۔ بلکہ نیاز مند کے ایسے خیالات کو کچلنے کی تدبیروں پر عمل ہونا شروع ہو گیا۔ گو اکیلا تھا۔ مگر پھر بھی اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے میں ہر طرح کی امداد میسر ہو گئی۔ تو مردانہ وار جرأت کر کے خلاف قانون جو جو بھی کارروائیاں جاری تھیں۔ اُن کو بنیادی لائین قرار دیکر بذریعہ درخواست ہائے افسران مقامی کی خدمت میں یہ ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ کہ موجودہ ڈپٹی کلکٹر جب تک کہ وہ ڈویژن ہذا میں ہے۔ ریونیو کی کوئی کارروائی ضابطہ کی

پابندیوں میں آہی نہیں سکتی۔ جن پر بالآخر تین اگزیکٹو انجینئر صاحبان کا بورڈ تحقیقات کے لئے مامور ہوا۔ اس بورڈ میں ایسے ایسے واقعات روشنی میں لائے گئے۔ جو جوڈیشل ایکشن لئے جانے کے قابل قرار دیئے جاتے رہے۔ مگر ان پر نیازمند کی یہ التجا، کہ جب نگرانی نفی کے برابر ہے۔ تو ایسی غلطیوں کا انتظام نگرانی کی پائداری سے بآسانی ہو سکتا ہے۔ جوڈیشل ایکشن کس قدر اہلکاران کے برخلاف لیں گے۔ جبکہ قابل ایکشن امورات کی نگرانی کرنے والے بھی اس ذمہ داری سے بچ نہیں سکتے۔ اور جب ایسی خلاف آئین کارروائیاں بورڈ کے نوٹس میں لائی گئیں۔ جن کی رو سے مقامی دائرہ میں ایسے ایسے اختیارات جاری تھے۔ جن کا لوکل گورنمنٹ ہی نفاذ کر سکتی ہے۔ اور صاحبان اگزیکٹو انجینئر بہادر کے دائرہ اختیارات سے باہر تھے۔ اور بعض ایسے واقعات تھے، جہاں دانستہ طور پر خود غرضیوں کی تکمیل میں رعایا کے حقوق کو کسی طرف تو کچلا گیا۔ اور کسی طرف ناجائز مفاد پہنچایا گیا۔ اور یہ سب کے سب نہ بباطن بلکہ کھلے بندوں عمل پیرا تھے۔ ایسے ہر موقعہ پر یورپین ڈویژنل افسر صاحب بہادر صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر کو مورد الزام گردانتے۔ مگر ڈپٹی صاحب بہادر ایسے الزام سے بچاؤ کا پہلو پیش کر دیتے۔ غرضیکہ دس بجے صبح سے آٹھ بجے شام تک زبانی بحث مباحثوں سے جب ممبران بورڈ کی جو تینوں کے تینوں یورپین تھے۔ تسلی ہو گئی۔ کہ جو کچھ بھی اس قدر بحث مباحثہ میں ثابت ہوا ہے۔ وہ یہی ہے کہ فی الواقعی طور پر خلاف آئین کارروائیاں عمل پیرا ہیں۔ مگر ان کارروائیوں کو جو از روئے ریکارڈ ثابت کر دی گئی ہیں۔ اگر حکومت تک پہنچایا جاوے تو صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر کے ساتھ ہم تینوں بھی جو اس ڈویژن میں یکے بعد دیگرے تعینات رہ چکے ہیں۔ ان بے ضابطگیوں کے ذمہ دار ہیں۔ اسواسطے چاہتے ہیں کہ اس معاملہ کو یہیں ختم کر دیا جاوے۔ اور یہ کہ تمہارا تبادلہ پنجاب ہو چکا ہوا ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ تم یہیں رہکر ہمیں بھی ریونیو کے کام سے واقف کرو۔ اور یہاں کے عملہ کو بھی۔ جس پر نیازمند نے عرض کیا۔ کہ اگر آپ یہاں کے ریونیو عملہ کی کارگذاریوں اور خلاف آئین کارروائیوں سے مطمئن ہو چکے ہیں۔ تو حکمران قوم تک حقائق کا پہنچا دینا ہی ضروری تھا۔ انتظام کرنا حکومت کی ذمہ داریوں میں ہے۔ اور یہ کہ -/۱۸ روپے ماہوار تنخواہ پر امرت سر آنے جانے کے اخراجات بھی پورے نہیں ہو سکتے۔ اس واسطے صوبہ سرحد میں زندگی کی اغراض کو پورا کرنا مشکل ہے۔ برضامندی خود رہنے کو تیار نہیں ہوں جس پر وعدہ دیا گیا۔ کہ ہم تینوں تمہیں فائدہ پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ تو جب سرگودہا سے نیازمند کو فارغ کرنے والے نے آکر رپورٹ حاضری دے دی۔ جو صاحب اگزیکٹو انجینئر بہادر کے ملاحظہ میں دورہ مقام پشاور پر آئی۔ تو صاحب ممدوح نے ڈاکخانہ کے ذریعہ ڈائرکٹ تار دیکر نیازمند کو مطلع کیا۔ کہ کل دس بجے صبح ہمیں کوٹھی پر بمقام مردان ملو۔ اور بغیر اجازت کے چارج مت دو تو اس وقت بھی نیازمند نے اپنی رضامندی سے وہاں رہنا قبول نہ کیا۔ تب چارج دیکر سرگودہا ڈویژن جانے کے لئے احکام دئے گئے۔ یہاں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے۔ کہ اپنے مفاد یا بہبودی کے حصول کے موقعہ کو کیوں چھوڑا۔ مگر جب طبیعت نے وہاں کی آب و ہوا میں بیقاعدگیوں کے بغیر پرامن زندگی۔

کا کوئی دستور محسوس تک نہیں کیا تھا۔ تو خود پرستی کے لالچ میں مبتلا ہو کر کفر کو اختیار کرنا کسطرح قبول کیا جاتا بہر حال آٹھ۔ نو ماہ کا قلیل عرصہ گذار کر پھر پنجاب واپس آ گیا۔ مگر اطمینان حاصل ہو گیا۔ کہ زمینداروں کے ظلمت اور جہالت میں گرفتار رہنے کا موجب زیادہ تر ارکان حکومت کی عدم توجہی و عدم نگرانی سے تعلق رکھتا ہے۔ جن میں گو صاحب وسعت بھی ہیں۔ صاحب عقل بھی ہیں اور صاحب حوصلہ بھی موجود ہیں۔ اور حقیقت کے معلوم ہو جانے پر سرِ تسلیم خم کرنے سے اعلیٰ و ادنےٰ میں سے کسی کو انکار نہیں بلکہ تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ کہ علمی طور پر ابھی وہ وسعت حاصل نہیں۔ جس سے نگرانی مکمل ہو سکے۔ تو وسعت خیالی اور علو حوصلگی کو یکجہت رکھنے اور پُر منفعت بنانے کے لئے یقیناً کسی ایسی شاہراہ کی ضرورت ہے۔ جو قدم قدم پر راستہ کی خرابیوں اور خوبیوں سے آگاہ کرتی ہوئی منزل مقصود تک پہنچا دے۔ مانا کہ قانون حکومت میں ایسی تمام ضرورتوں کی بھی بہم رسانی کو مدِ نظر رکھا گیا ہے مگر عملاً جب ارکان حکومت ہی غافل۔ آرام طلب۔ محنت اور مشقت سے جی چرانے والے۔ اور اپنی ذمہ واریوں پر انحصار رکھکر خود قانون کی خلاف ورزیوں میں مصروف ہیں۔ اور حکومت کے پاس براہ راست ایسا کوئی نظام موجود نہیں۔ جس سے وہ موازنہ کر سکے۔ کہ فی الواقعی طور پر حکومت یا آئین حکومت کا احترام کیا جا رہا ہے۔ تو خانہ بدوش قومیں جو آئین حکومت سے آزاد رہکر اپنے تمام جھگڑے اور جھمیلے اپنی ہی پنچائتوں میں فیصلہ کیکے دوزیوں کو بھی ختم کر لیتے ہیں۔ اور ایک ہی طرز کی معاشرت۔ پوشاک۔ خوراک اور آسائش کے سامان رکھتی ہوئیں سرمایہ داری کی دھن سے بھی پاک و صاف ہیں۔ تو کیا عقلمندوں کے ذریعہ اس وسعت کا پیدا کرنا محال ہے۔ جو فی زمانہ خانہ بدوشوں سے زیادہ وسائل زندگی پر اقتدار قایم کیئے ہوئے ہیں۔ جوکہ نیازمند نے اپنے ایام ملازمت میں قریباً قریباً اسی اصول کو مدِ نظر رکھا ہے۔ جس سے صاحب وسعت۔ صاحب عقل اور صاحب حوصلہ ارکان حکومت پر واضح کر دیا جاوے۔ کہ اگر محاسبہ کے عمل کو پوری نگرانی میں لے لیا جاوے۔ تو ہر ایک بشر کے خیالات اور اعمال پر قابو پا کر ہر ایک کو پُر امن بنایا جا سکتا ہے۔ اسواسطے جن جن تدابیر کو اختیار کیا جانا روا رکھا گیا۔ اُن کی مزید تشریح کیجاتی ہے۔ تاکہ ارکان حکومت کی غلط کاریاں اُن کی ظلمت اور جہالت کا ثبوت پیش کرتی ہوئیں طبقۂ زمینداران کی راہنمائی کر سکیں۔ کہ اپنی آسودگی کے لئے پہلے اپنے گھروں میں خانہ بدوشوں جیسی یکسانیت جو اخوت و یگانگت قایم کرنے کی کلید ہے۔ موجود کریں۔ پھر اتحادی نظام ہی کے ذریعہ ہر کامیابی کے لئے حکومت کی امداد فرمادیں۔ اور حکومت ہی سے امداد حاصل کریں۔

اِمداد باہمی کی دو مثالیں

محکمہ نہر کے ریکارڈ میں پٹواریان کے سٹرائیک کرنے کی پہلی مثال جس بناء پر عمل میں آئی۔ اس کی مختصر روئیداد یہی ہے کہ ایک تحصیلداری کے پٹواری ایک کوٹھی کے کوارٹروں میں فصل خریف کی کھتونی

بنانے کے لئے جہاں ضلعداری ہیڈ کوارٹر بھی تھا۔ جمع تھے۔ کہ انہی دنوں صاحب افسر سب ڈویژن علاقہ بھی دورہ پر تشریف لے آئے۔ اور صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر بھی۔ جنہوں نے فصل ربیع کے اندراج اور عدم اندراج کی پڑتال ملاحظہ خسرہ جات اور موقعہ کی رو سے شروع کی اور عدم اندراج کی بناء پر مواخذہ شروع کیا۔ جس پر اس سیکشن کے پٹواریاں نے کام بند کر دیا۔ اور کاغذات حوالہ ضلعدار صاحب کر کے احاطہ کوٹھی سے نکل گئے۔ اور دوسرے سیکشنوں میں جا جا کر جہاں جہاں بھی پٹواری جمع تھے ان کو بھی ہمنوا بنا کر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے قریب منڈی میں جہاں ریلوے سٹیشن بھی تھا۔ جمع ہو گئے۔ اور ساتھ ہی پنجاب کی دیگر نہروں کے پٹواریاں کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش شروع کی۔ جس میں بھی انکو کامیابی ہوتی گئی۔

صاحب ڈویژنل افسر بہادر بہمراہی صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر موقعہ پر تشریف لیجا کر پٹواریان کو سمجھانے اور کام پر واپس لانے میں کامیاب نہ ہوئے۔ اور جب صاحب ڈویژنل افسر بہادر نے صاحب چیف انجینئر بہادر سے جو دورہ پر تشریف فرما ہوئے۔ اس معاملہ کا تذکرہ کیا۔ تو صاحب چیف انجینئر بہادر کا یہ اظہار کہ جب آپ انجینئرنگ ڈویژن میں تھے۔ تو انجینئرنگ سٹاف نے سٹرائیک کر دی۔ اب آپ ریونیو ڈویژن میں ہیں۔ تو ریونیو سٹاف نے سٹرائیک کر دی۔ کیا سمجھا جاوے کہ سٹاف کا قصور ہے۔ یا نگرانی کرنے والوں کا۔ بہر حال مکمل تحقیقات کر کے مناسب کارروائی کی جاوے۔ ایسے جواب سے امپیریل سروس کے یورپین افسر پر جو اثر ہو سکتا ہے۔ کھلے لفظوں میں ڈویژنل افسر کی زبانی اپنے ایک سب ڈویژنل افسر سے یہ تھا۔ کہ صاحب چیف انجینئر بہادر کے ان الفاظ کی وجہ سے ہم نے تین دن ہوئے کچھ نہیں کھایا۔ اور نہ ہی نیند آتی ہے۔ اور یہ بھی افسوس ہے۔ کہ ہم خود پٹواریان کے پاس چلکر گئے۔ مگر انہوں نے ایک نہ مانی اب کیا کیا جاوے۔ بہر حال جسطرح بھی ہو۔ پٹواریان کا کام پر واپس لانا ضروری ہے۔ کیونکہ پنجاب بھر میں یہ وبا پھیلتی جا رہی ہے۔ جس پر صاحب افسر سب ڈویژن بہادر نے نیاز مند سے تمام قصہ بیان کیا۔ اور نیاز مند منڈی میں پٹواریان سے بات چیت کرنے کے لئے گیا۔ جب سب حالات معلوم کر لئے۔ تو یہ استفسار کہ آپ نے سٹرائیک تو کر دی۔ مگر یہ امر ابھی تک مخفی ہے۔ کہ آپ نے اپنے کن مطالبات کو مدنظر رکھکر کام چھوڑا۔ اور کام چھوڑنے سے پہلے حکومت کو کوئی نوٹس بھی دیا۔ اور ڈویژنل کمیٹی میں پریذیڈنٹ اور سکرٹری وغیرہ عہدہ داروں کے ذریعہ ریزولیوشن درج ہوا۔ تو اس پر تمام پٹواری ہراساں ہو گئے۔ کیونکہ ان باتوں کا کوئی وجود پہلے موجود نہیں تھا۔ بہر حال ڈویژن کی انجمن اور عہدہ داران منتخب ہوئے۔ اور گوجرانوالہ میں مطالبات کی جو قرار داد انجمن پٹواریان نے منظور کی ہوئی تھی۔ انہی کو مدنظر رکھ کر بذریعہ تار ڈویژنل افسر۔ صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر بہادر اور صاحب چیف انجینئر بہادر تک مطالبات بھیجدیئے گئے۔ جن کی منظوری ہو جانے پر یہ بھی عرض کر دیا گیا۔ کہ جملہ پٹواریان اپنے اپنے کام پر

واپس آکر وقت پر کاغذات کھتونی مرتب کر کے داخل کر دیں گے۔ دوسرے دن صاحب ڈویژنل افسر بہادر نے جو جو مطالبات اُن کے اپنے اختیار میں تھے۔ اُن کو منظور کرنے اور باقی کی منظوری کے لئے افسران بالا کی خدمت میں سفارش کرنے کی اطلاعات بھیجدیں۔ جس پر نیاز مند بہمراہی صاحب افسر سب ڈویژن بہادر اور ایک ضلعدار صاحب منڈی میں پٹواریان کے پاس گئے۔ تب پٹواریان نے اپنی طرف سے وہ تمام قصے سنا سنا کر جن سے اُن کو سابقہ رہتا تھا۔ اور اب واپس آجانے کی صورت میں بعض سرکردہ کو سزاؤں کے عتاب سے بچانے کی داستانیں بیان کیں۔ تو صاحب افسر سب ڈویژن بہادر نے اُن کو یقین دلا دیا۔ کہ تم واپس آجاؤ۔ ہم کسی ایک پٹواری کے برخلاف ایکشن نہ لینے کا یقین دلاتے ہیں۔ اور صاحب ڈویژنل افسر بہادر سے فیصلہ کر لیں گے۔ چنانچہ اس فیصلہ کے منظور ہو جانے پر پٹواریان نے کام پر واپس آنے کا وعدہ دے دیا۔ اور صاحب ڈویژنل افسر بہادر نے کسی ایک پٹواری کے برخلاف ایکشن نہ لینے کو جب منظور کر لیا گیا۔ تو اگلے ہی دن پٹواریان اپنے اپنے سیکشن میں جانے شروع ہو گئے اور جو دیگر نہروں پر گئے ہوئے تھے۔ وہ بھی واپس آکر حاضر ہو گئے۔

یہ شعلہ تھا یا آگ بہر حال پٹواریان کی آنکھیں کھل گئیں کہ باہمی اتحاد میں کیا کیا خوبیاں بھری پڑی ہیں اور خوف وہراس بھی اڑ گیا۔ مگر خود غرض دنیا کب ان باتوں کو برداشت کر سکتی ہے سلگتے سلگتے اتحاد اور خود غرضیوں نے بھڑک کر آگ کے شعلوں کی صورت پیدا کر لی۔ کیونکہ سابقہ ڈویژنل افسر صاحب کے تبدیل ہو جانے پر جب نئے ڈویژنل افسر صاحب بہادر پہلے ہی دورہ میں صاحب افسر سب ڈویژن بہادر کے ہمراہ ٹانگہ پر دورہ فرما رہے تھے۔ تو صاحب ڈویژنل افسر بہادر نے ڈویژن کے صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر کے بارہ میں استفسار فرمایا کہ ڈویژن میں اُن کا کیا طرز عمل ہے۔ جس پر صاحب افسر سب ڈویژن بہادر کی طرف سے یہ جواب کہ میں ذاتی طور پر تو کچھ نہیں جانتا مگر سٹرائیک پٹواریان کے ایام میں ایسی ایسی باتیں پٹواری بیان کرتے تھے ان باتوں کو سنکر صاحب ڈویژنل افسر بہادر نے فرمایا۔ کیا آپ اُن پٹواریوں کے نام بتا سکتے ہیں تب سب ڈویژن افسر بہادر نے فرمایا۔ کہ آپ کو ان کی کیوں ضرورت ہے۔ تو یہ معلوم کر کے کہ ایک گمنام درخواست جس میں یہ سب باتیں درج ہیں۔ صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر بہادر کی طرف سے تحقیقات کے لئے کانفیڈنشیل آئی ہے۔ جس کی تحقیقات کر کے کانفیڈنشل ہی رپورٹ کرنی ہے۔ تب صاحب افسر سب ڈویژن بہادر کی طرف سے نیاز مند کا نام پیش کیا گیا کہ وہ ہر ایک کے نام سے پورے واقف ہیں۔ گو نیاز مند ان دنوں ڈویژنل اوفس میں تبدیل ہو چکا تھا۔ تاہم نیاز مند نے ہر ایک واقعہ جس جس پٹواری کی زبانی سنا تھا سب ڈویژن وار اُن کے نام عرض کر دیئے۔ جنہوں نے اپنے بیانات تحریری صورت میں صاحب ڈویژنل افسر بہادر کے پیش کر دیئے جو صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر بہادر کی خدمت میں پہنچنے پر مزید حکم صادر ہوا

کہ جملہ ریونیو سٹاف سے اسبارہ میں دریافت ہوگی۔ اسواسطے ایک خاص مقام پر تمام ریونیو سٹاف کو بلانے
کا انتظام کر کے اطلاع بھیجدی جاوے۔ تاکہ صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر بہادر خود تحقیقات فرماویں۔ الغرض
ہر ایک معاملہ پٹواریان کے بیانات اور کاغذی ریکارڈ سے بموجودگی صاحبڈپٹی کلکٹر بہادر ثابت ہوتا چلا گیا
اور پٹواریان کی یکجہتی ڈپٹی صاحب بہادر کے تنزل کا باعث ہوئی۔ اگر ڈپٹی صاحب بہادر از خود اس معاملہ
کو چیف انجینئر بہادر تک نہ پہنچاتے۔ بلکہ نرمی اور آشتی سے سلجھانے کی کوشش فرماتے۔ تو صاحب
چیف انجینئر بہادر بھی صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر بہادر کو تمام ریونیو سٹاف کو تحقیقات میں لینے کا
حکم صادر نہ فرماتے اور نہ ہی ڈپٹی صاحب بہادر کے اپنی قلم سے لکھے ہوئے الفاظ روشنی میں آکر آپکی
نقصان رسانی کا باعث ہوتے۔ مگر حکومتی اقتدار جو خاک کے ذروں کی ہمنوائی۔ ہوا کی رفتار میں شمولیت
۔حرارت کی سرد و گرم لہروں سے ہمسری اور پانی کے قطرات کی اہمیت سے الگ تھلگ رکھنے کا
عادی اور ہیبت سے حاکمان وقت کی شان ربوبیت معمولی انسانوں سے الگ رکھنے کا ایک مستقل
شیوہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ کب اس نقطہ کی سوجھ پیدا ہونے دیتا ہے۔ جو جان کے نام سے وجود
انسانی کی جملہ ظاہری اور باطنی طاقتوں کو یکجہت رکھے ہوئے ہے۔ اس سوجھ اور جذبہ سے انکار
کا نتیجہ باہمی خانہ جنگی کی صورت میں ایک رکن حکومت کے لئے جب زبوں ہو سکتا ہے۔ تو اتحاد باہمی
سے انکار خود غرضیوں کی صورت میں جلوہ افروز ہو کر تباہی اور سامان پیدا کرنے میں مصروف رہیگا۔
اس بارہ میں نیاز مند کی ذاتی رائے تو یہی ہے۔ کہ اگر قوانین مجریہ کی رو سے صاحبڈپٹی کلکٹر بہادر
کو یہ اختیارات حاصل ہیں۔ کہ صاحب ڈویژنل افسر بہادر کی خدمت میں ڈویژن کے اہلکاران
کے طرز عمل کے متعلق رائے زنی کرنے کا اُن کو ہر وقت حق حاصل ہے۔ اور پھر اُن کے پڑتال
کردہ رقبہ کی کوئی دوسرا افسر پڑتال بھی نہیں کر سکتا۔ تو ایسی صورت میں جب ایسے اختیارات
کو ناجائز استعمال کر کے اپنے ہی خواسے یعنی ماتحت عملہ کو اپنی غلط کاریوں کا رازداں بنا کر مخالفت
کا موقعہ پیدا کر لیا جاوے۔ تو ایسی خرابیاں بھی قوانین حکومت کے غلط ہوتے ہی کا باعث قرار دی جا سکتی
ہیں۔ جو نسل انسانی کو یکجہت کرنے اور اخوت و یگانگت میں لانے کی روش کے بالکل برخلاف
بلکہ عناد اور فساد بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔

اسی قسم کا ایک اور وقوعہ

ایک نواحی ڈویژن میں اس سے پہلے اسی قسم کا ایک کیس جو پہلے فیصلہ میں آچکا تھا۔ اور وہاں
پٹواریان کی مجموعی تعداد بھی کارفرما نہیں تھی۔ مگر دلیل فرض کاری کا جذبہ پیش رو بنا۔ صاحبڈپٹی کلکٹر
بہادر نے پڑتال شدہ کار موقعہ کی تصدیق کئے بغیر پٹواری کے کام پر بھروسہ کر کے اپنی کارگذاری
میں لے لی۔ حسن اتفاق کہ اس پٹواری کا تبادلہ اس حلقہ سے دوسرے ڈویژن میں ہوگیا۔ اور
ضلعدار صاحب علاقہ بھی کئی سالوں کی ریاستی ملازمت سے اس شرط پر پنجاب واپس آ کر

اسی سیکشن میں جہاں فرضی پڑتال کا وقوعہ عمل پذیر ہوا تھا۔ تبدیل ہو کر آ گئے۔ کہ جب تک محکمہ آبپاشی پنجاب میں رہکر اچھی سفارشیں حاصل نہ کر لو۔ ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر ترقی یاب ہو ہی نہیں سکتے۔ اس سلسلہ میں جب ضلعدار صاحب یورپین افسر سب ڈویژن صاحب بہادر سے پہلے ہی دن سلام کے واسطے حاضر ہوئے اور اپنی غرض وغائیت بیان کی تو صاحب افسر سب ڈویژن بہادر کا یہ فرمان کہ آپ ڈپٹی صاحب بہادر سے تعلقات قائم کرکے اپنی غرض حاصل کریں۔ ورنہ ہم تو اسی وقت امدادی رہیں گے۔ جب ہم اطمینان کر لیں گے۔ کہ آپ ہماری حسب منشاء کام کر رہے ہیں۔ اور بظاہر کسی قسم کی غفلت بھی نہیں ہو رہی۔ بہر نوع اوہر چارج لیا۔ ادہر جس گاؤں کی پڑتال فرضی کیگئی تھی۔ فوراً ہی اس گاؤں کے پٹواری نے پیمائیش پختہ کے دوران میں جب بے شمار رقبہ جات کو درج خسرہ نہ پایا۔ اور ڈپٹی صاحب بہادر کی پڑتال بھی تازہ کی ہوئی کے دستخط بھی خسرہ پر موجود تھے۔ امر واقعہ کو ضلعدار صاحب کے پیش کر دیا۔ جو اصل خسرہ اور فرد اختلافات کو لیکر صاحب افسر سب ڈویژن بہادر کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اور واضح کر دیا۔ کہ آئین حکومت کی رو سے اب حکم دیا جاوے۔ کہ کیا کیا جاوے۔ اسی آئین حکومت کی آڑ لیکر صاحب سب ڈویژن افسر بہادر صاحب ڈویژنل افسر کی خدمت میں اور پھر صاحب ڈویژنل افسر بہادر صاحب سپرنٹنڈنگ انجنیئر بہادر کی خدمت میں جو ایک ہی مقام پر رونق افروز تھے۔ حاضر ہوئے۔ کہ اس قانون کی موجودگی میں اب کیا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اسی دن صاحب ڈویژنل افسر بہادر چالیس میل کے فاصلہ پر موقعہ پر پہنچے۔ اور صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر کو بھی بذریعہ تار موقعہ پر بلوا لیا۔

تھوڑا تھوڑا رقبہ روزانہ پڑتال ہوتا۔ اور ہر ایک تفاوت برآمدہ کی نسبت موقعہ پر ہی ڈپٹی صاحب بہادر سے جواب لے لیا جاتا۔ کئی دنوں کے بعد جب موقعہ کی کارروائی ختم ہو گئی۔ تب فرد جرم مرتب کر کے ہر ایک جرم پر تحریراً جواب لینا شروع ہوا۔ نیازمند ان دنوں دوسرے ڈویژن میں سب ڈویژنل منشی تھا۔ اور ڈپٹی صاحب بہادر سے تعارف بھی حاصل نہیں تھا۔ ایسی حالت میں خواہ کتنا ہی بہادر کوئی کیوں نہ ہو۔ جب مشورہ لینے کا بھی کوئی موقعہ حاصل نہ ہو۔ اور اپنے ماتحت بھی گریزاں ہوں۔ ہر انسان ضرور گھبرا جاتا ہے۔ اور اپنی ہی غلطیاں اسے مستقبل کی یاد کرا دیتی ہیں۔ جن کی پاداش میں ڈپٹی صاحب بہادر کی تنزلی عمل میں آئی۔ کیونکہ فرد پڑتال شدکار۔ کتاب خسرہ شدکار۔ اور موقعہ کی تصدیق کا اقبال جرم کسی کی امداد کے سہارا کو کامیاب کریں۔ تو کس سامان اور کن ذرائع سے۔ بہر حال ہر انسان جب آئین قدرت۔ آئین مذہب۔ آئین اتحاد۔ آئین امن۔ آئین ترقی اور آئین کامیابی کی سمجھ سے باہر ہو جاوے۔ تو نتائج کا سمجھ لینا کہیں بھی مشکل نہیں رہتا۔ اور جس ملک والوں کو ان آئین وقوانین کے سمجھنے کی ضرورت ہی نہ ہو۔ تو ان کا پرامن زندگی قائم کر لینا کسطرح ممکن آ سکتا ہے

بناوٹی دوستی

آجکل کی دوستیاں جس رنگ میں رنگی ہوئی ہیں۔ ان کی عملی مثال سے بھی نیازمند کو جس قدر واسطہ پڑ چکا ہے مختصراً عرض کئے دیتا ہوں۔ ایک سینئر گریڈ کا ضلعدار ڈویژن میں حاضری کی رپورٹ دیتا ہے۔ اور منتظر ہے۔ کہ ڈویژن کے ہیڈکوارٹر کے قریب تر دو سیکشنوں میں سے کس سیکشن کا چارج دلایا جاتا ہے۔

حسنِ اتفاق سے ہمرد میکشنوں میں دو ایسے دوست تعنیات تھے۔ جن کی رفاقت کو ہر ایک مانتا تھا۔ مگر اب ہر دو اس ہی کوشش میں تقسیم ہو گئے۔ کہ کسطرح دوسرے کو نکالنے اور اپنے لئے رہنے کا موقعہ پیدا کیا جاوے۔ نوداود ضلعدار صاحب کی نیاز مند سے کوئی شناسائی نہیں تھی۔ مگر ایک دن جب وہ ایک اوورسیر کے صاحب افسر سب ڈویژن کی کوٹھی کے احاطہ میں بیرونی سڑک کے قریب کھڑے تھے اور نیاز مند اس سڑک پر گذر رہا تھا۔ تو نوداود ضلعدار صاحب نے فرمایا۔ کہ چودھری صاحب آپ مجھے نہیں جانتے۔ میں فلاں ہوں۔ اور آپ سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ فلاں ضلعدار صاحب کو آگاہ کر دیں۔ کہ اُن کے برخلاف ایک خاص قسم کی تحقیقات شروع ہو چکی ہے۔ جس میں ہم دونوں بھی اُن کے برخلاف شہادت دینے کے لئے آئے ہیں۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ آن بھول مارے جائیں اس مختصر سی داستان کی اطلاع اُن تک پہنچا دی گئی۔ مگر تحقیقات بھی آناً فاناً زور پکڑتی گئی۔ جس کے پیروکار دوسرے ضلعدار صاحب تھے۔ اور صاحب ڈویژنل افسر بہادر صاحب ڈویژنل افسر بہادر کی امداد فرما کر ہر شہادت میں معاون تھے۔ بلکہ ایک دوسرے سب ڈویژن کے صاحب افسر سب ڈویژن اور اُن کا شاف بھی شامل تفتیش تھا۔ تا آنکہ تحقیقات مکمل کر لی گئی۔ اور چارج شیٹ لگا کر جوابدہی کے لئے ملزم ضلعدار صاحب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر طلب ہو گئے۔ ابھی فرد چارج شیٹ تیار نہیں ہوئی تھی۔ کہ اُن کے برخلاف پیروی میں مشغول ضلعدار صاحب کا روزنامچہ ان کی نظر میں آ گیا جس سے اُن کی سراسیمگی خوشی میں تبدیل ہو گئی۔ کیونکہ پیروکار صاحب شہادتوں کی رو سے اپنے آپ کو اور اپنے مخالف کو جن راستوں پر گذرتے ثابت کر رہے تھے۔ اُن کا روزنامچہ یوم وقوعہ کو ان راستوں پر جانا ثابت نہیں کرتا تھا۔ جب یہ معاملہ صاحب ڈویژنل افسر بہادر کے ملاحظہ میں آیا تو یورپین ڈویژنل افسر اس قدر متاثر ہوا۔ کہ جو کوئی اپنی رفتار کو ازبر نہیں کرتا۔ اس کی گفتار بھی قابل اعتماد نہیں۔ ممکن ہے۔ تحقیقات میں غلطی نہ ہو۔ مگر جب بانئے کیس خود غلطی کر کے دوسروں کو غلطی میں ڈالنا چاہے۔ کون ہے۔ ایسوں کی عملی زندگی سے کسی شاندار مستقبل کی امید رکھ سکے۔

محکمہ نہر کے اہلکاروں کی ذمہ واریاں

جوکہ پانی کی تنظیم اور پانی کی تقسیم کے صحیح استعمال میں رعایا کی فلاح و بہبود کا تعلق وابستہ ہے۔ جس کے لئے محکمہ نہر نے ہر ایک راجباہ اور مائینر کی نگرانی کے لئے پنسال نویس مقرر فرما رکھے ہیں۔ جو جاری شدہ پانی کی پنسال اور ڈسچارج کی اطلاع صبح و شام ہر ذمہ وار افسر تک بذریعہ تار اور ڈاک پونچاتے ہیں اور یہ بھی لازم رکھا گیا ہے۔ کہ ہر ایک راجباہ اور مائینر کا ماہواری ڈسچارج انجینئرنگ اور ریونیو سٹاف لیتا رہے۔ تاکہ سلٹ اور برم کے بڑھ جانے کی صورت میں ڈسچارج مجوزہ سے جو کمی سرزد ہوتی رہتی ہے ساتھ ہی ساتھ اس کمی کو پورا رکھنے کا انتظام بھی موجود رہے۔ اور پھر جس قدر پانی اغراض آبپاشی کے واسطے تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ہفتہ میں دو بار کی گشت پٹواریان کو لازم قرار دیکر ماہواری شدکار بھی لیجاتی ہے

تاکہ پانی کی بہم رسانی کو وزن کرنے میں سہولت حاصل رہے۔ کہ سیراب شدہ رقبوں میں فی ایکڑ کس تناسب کی اوسط سے پانی خرچ ہوا ہے۔ اور فی مکعب فٹ ڈسچارج پر کس قدر رقبہ اوسطاً سیراب ہوا۔ اس حقیقت کو ملحوظ رکھنے سے ہر ایک انچارج افسر اگر کچھ بھی محنت اور تکلیف گوارا کرے۔ تو کسی ایک موقعہ پر بھی کسی زمیندار کو شکائیت کا موقعہ حاصل نہیں رہتا۔ مگر بالعموم اِن گہرائیوں تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی ہی نہیں جاتی۔ بلکہ ایک طرف تو انجینئرنگ سٹاف تھوڑے ڈسچارج کو زیادہ ظاہر کر کے اپنی سہولت کو نہیں چھوڑتا۔ یا ہر ایک راجباہ اور مائینر کے ہیڈ سے ٹیل تک تقسیم پانی میں یکسانیت کو فراموش کئے رہتا ہے۔ تو دوسری طرف آبپاشی شدہ کھیتوں کے اندراج میں بھی دانستہ کوتاہیاں روا رکھی جاتی ہیں۔ اس طرح سے انجینئرنگ کی اعلیٰ ذمہ واریاں اِس ذمہ واری سے بھی غافل ہو جاتی ہیں۔ جن کی رو سے ڈلٹا اور ڈیوٹی کی رو سے ہر ایک راجباہ اور مائینر کو یکسانیت پر لایا جاوے۔ بلکہ ہر ایک موگہ کی آبپاشی کو یکسانیت پر لانے کے لئے ماہواری شدکار کے اعداد و شمار بھی راہنما بنکر ہر ایک اعلیٰ افسر کو وجوہات کے معلوم کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ کہ جہاں جہاں اعداد آبپاشی میں یکساں تناسب نہیں۔ تصدیق موقعہ کر کے وہ وجوہات معلوم کر لئے جاویں۔ جن سے تناسب آبپاشی میں یکسانیت پیدا کی جاوے۔ نیاز مند نے چھ ڈویژنوں میں بحیثیت منشی سب ڈویژن کام کیا ہے۔ اور شدکار ماہواری ملاحظہ خسرہ جات۔ رپورٹ ہائے پیمائش پختہ پر ہمیشہ ہر موگہ اور ہر گاؤں کی آبپاشی کا رقبہ مجوزہ اور سابقہ دو یا تین سالوں کی آبپاشی سے موازنہ کر کے پٹواریان ضلعدار صاحبان سے معمول سے کمی اور معمول سے غیر معمولی بیشی کو معلوم کر کے کوشش جاری رکھی۔ کہ تناسب میں یکسانیت پیدا کی جاوے۔ اور جب ہیڈ منشی کی ڈیوٹی پر تعنیات ہوا۔ تب بھی نگرانی اندراج اور آبرسانی پانی کا اسی ترازو سے وزن کرنا جاری رکھا۔ اور انجینئر افسران کے نگرانی کے اس دستور کے ذہن میں آجانے سے ہمیشہ یہی نتائج برآمد ہوئے۔ کہ نظام آبرسانی میں اوورسیروں اور ضلعدار صاحبان کو مصروف رکھنے میں سب ڈویژنل افسران اور ڈویژنل افسران ہر آن کوشاں رہتے۔ اور ہر ماہ ڈلٹا میں یکسانیت اور معمولی سے معمولی گہرائی اور آبپاشی کی زیادتی پر سب ڈویژن یا سب ڈویژن کے لئے شکریہ پر شکریہ اعلیٰ افسران سے حاصل آتے۔ جو صرف علم الحساب کے ذریعہ نگرانی کا نتیجہ تھے۔

محکمہ نہر نے چھوٹی چھوٹی کیاریاں بنا کر کفایت شعاری سے پانی کو استعمال میں لانے کا قانون بھی وضع کر رکھا تھا۔ جس پر عملدرآمد تقریباً قریباً ہر جگہ ناممکن تھا۔ مگر اس قانون کی آڑ لیکر زمینداروں پر تاوان کہاں کیارہ بالعموم قائم ہو جاتا تھا۔ اور پھر اس لگائے ہوئے تاوان کے برخلاف اپیل کرنا گویا افسرانِ مقامی سے مخالفت کو خریدنا ہوتا تھا۔ سال ۱۹۲۷ء میں جب صاحب چیف انجینئر بہادر نے پنجاب کی ہر ایک نہر کے مقامی افسران سے استفسار فرمایا۔ کہ قاعدہ ۱۹۰۵ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۳ء کس حد تک مفید یا غیر ضروری ہے۔ تو اس کے جواب کے لئے دیوان رتن چند صاحب افسر سب ڈویژن بہادر نے

وہ چٹھی نیازمند کو دی۔ اور فرمایا کہ آپ اس پر جو کچھ بھی جواب موزوں ہو سکے۔ اس کا مسودہ بناکر دیدیں جو معقول اور با دلیل ہو۔ تو نیازمند نے جس موضوع پر اس قاعدہ کا غیر ضروری ہونا قرار دیا۔ وہ تفصیلات ذیل سے عیاں ہے۔

۱۔ اس قاعدہ کی رو سے نہری پانی کا استعمال اسی طرح لازم آتا ہے۔ جس طرح چاہات کے پانی کو استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ چاہات کے پانی کے استعمال میں ہر ایک زمیندار اس سمجھ سے پوری طرح آشنا ہوتا ہے۔ کہ مقررہ انداز سے پانی کی زیادتی عام فصلوں کے لئے کبھی مفید نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے معمول کو مد نظر رکھکر چھوٹے چھوٹے کیاروں کے ذریعہ پانی بہم پہنچایا جاتا ہے۔ اور جب کوئی فصل دن کی دھوپ میں مرجھانا شروع کردے۔ دوسرا پانی دیگر کھیت یا فصل کی پیاس کو مٹانے کے لئے پھر مقررہ انداز پر دیدیا جاتا ہے۔ اور خواہ دن ہو یا اندھیری رات پانی لگانے والا مقررہ انداز کو نگاہ میں رکھنے یا نگرانی کے لئے موجود اور چاک وچوبند رہتا ہے۔

۳۔ اس طرح سے جو آبپاشی کی جاتی ہے۔ اس کا اثر پیداوار کی فراوانی کے لئے نہایت کامیاب رہتا ہے جو کھیتوں کی کاشتہ فصلوں کے نتائج سے ہر ایک زمیندار سمجھکر اس پر عامل چلا آرہا ہے۔ اور جس کا تجربہ سال ۱۹۰۵ء کی فصل ربیعہ میں جو تجربات محکمہ نہر نے اپنے خرچ سے اور اپنی تحویل میں ہل چلائی آبپاشی۔ تخم ریزی اور کٹائی و برداشت فصل تک رکھکر نتائج حاصل کئے تھے۔ کہ فی ایکڑ پیداوار کی اوسط انہی کھیتوں میں سے زیادہ برآمد ہوئی۔ جن میں پانی ہر واری کی سیرابی میں چاہی اندازوں کے مطابق مہیا کیا گیا۔ اور وہ کھیت جن میں اوسط اندازہ سے ۸۰ یا ۱۰۰ فیصدی تک زیادہ پانی دیا گیا۔ وہاں غلہ کی پیداوار تو کم تھی۔ الّا بھوسہ زیادہ مقدار سے برآمد ہوا۔ اور جہاں فصلوں کو دی ہوئی ہدایات کی رو سے ان کے مرجھا جانے یا وہی خواہشات کا اظہار کرنے کے باوجود پانی نہیں دیا جا سکتا تھا۔ وہ بھی خراب ہی ہوا۔ اور غذائیت حاصل نہ آنے سے دانہ توانائی حاصل نہ کر سکا

۴۔ چاہات کی آبپاشی میں ۰.۲ یا ۰.۳ مکعب فٹ ڈسچارج سے زیادہ نہیں تھی پانی کی مقدار نہیں ہوتی جب تک محکمہ نہر اسی انداز کے قریب قریب نہروں کے پانی کی تقسیم پر قادر آکر چھوٹی چھوٹی کیاریوں کے آئین پر عمل پیرا ہونے پر خود راغب نہ کرے۔ آبپاشی کنندگان پر قانونی بندش لازم ہی نہیں آتی

۵۔ نظام آبپاشی محکمہ نہر میں چار چار مکعب فٹ ڈسچارج کے موگہ جات موجود ہیں۔ اگر دو پہر فی مربعہ واری بھی مقررہ شدہ ہو۔ تو دو پہر واری میں موگہ کا پانی تین انچہ فی واری پانی خرچ ہونے کی صورت میں حسابی اعداد و شمار سے۔ ۴ ڈسچارج × ۶۰ سکنڈ × ۶۰ منٹ × ۶ گھنٹہ = ۸۶۴۰۰ مکعب فٹ ڈسچارج ایک ایکڑ کے ۴۳۵۶۰

مربعہ فٹوں میں دو فٹ گہرائی میں پانی کھڑا کر سکتا ہے۔ جو تین انچہ فی واری کے صرف پانی کی اوسط سے ۸ ایکڑ آبپاشی کرے گا۔ اب اس ۸ ایکڑ کو ۶ گھنٹوں میں تقسیم کیا جاوے۔ تو ایک ایکڑ کی سیرابی

کے واسطے ۴۵ منٹ اور ایک کنال کے واسطے ۶ منٹ صرف ہوئے تو لازم اور ضروری ہے۔ کہ ہر ۶ منٹ کے بعد ایک ایک کیارہ کا ناکہ بدلنا ضروری رہیگا۔ اور جب چھ منٹ سے زائد عرصہ ایک ناکہ بدلنے میں صرف ہو جاتا ہے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ ہر ایک کیارہ کے لئے مقررہ انداز پر پانی صرف ہو۔ اور یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ بجز نگرانی کرنے والے زمینداروں کی کافی تعداد کے آبپاشی کے معاملہ میں سہولت حاصل ہو۔

۶۔ عام مشاہدہ یقین دلاتا ہے کہ فی ہل ایک دو سے زیادہ تعداد کارکنوں کی کبھی نہیں ہوتی جنکو کھال کی نگرانی اور پانی کو ٹوٹ جانے سے بچاؤ کا انتظام بھی کرنا ہوتا ہے۔ فصلات اور مویشیوں کی نگرانی بھی شامل ہوتی ہے۔ بیماری اور بعض دیگر مجبوریاں٭ جہالت پر چلنے کی راہنمائی کریں۔ وہاں ہر شخص اپنی سہولت کو نگاہ میں رکھتا ہے۔ تو اس قدر ڈسچارج فی موگہ کی موجودگی میں فی ایکڑ یا فی لائین (۵ ایکڑ) کو جو زمیندار پانی لگا لیتے ہیں۔ وہ مجبور ہو کر ایسا کرتے ہیں۔ جن کی مجبوری محکمہ نہر کی اپنی پیدا کردہ نظام حکومت کے ذریعہ ہے۔ جن سے پیداواروں میں وہ ترقی حاصل نہیں۔ جو چاہات سے حاصل ہے۔

جب تک محکمہ نہر تقسیم پانی کے انداز کو اس منزل تک نہ لے آوے۔ جس سے زمیندار بسہولت ایک ایک کنال کے کیاروں میں سیرابی فصلات کر سکیں۔ قاعدہ ۹۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۳ء کی پابندیاں آئینی مرتبہ حاصل کرنے سے پہلے ہی ان الفاظ کو از حد پسند کیا گیا۔ اور یہی دلائل جب حکومت عالیہ تک پہنچے۔ تو اس قاعدہ ہی کو حذف کر دیا گیا۔

۳۸ سالہ ملازمت کی بہت سی طویل داستانوں کو چھوڑ کر انہی متذکرہ بالا حالات سے متاثر کرنے کے لئے صرف یہی کافی ہے۔ کہ جب ارکان حکومت رعیت کی فلاح و بہبود پر راغب آجاویں تو ہر انسانی عقل اور حوصلہ میں وہ وسعت اور فراوانی پیدا کی جا سکتی ہے۔ جو ہر ایک کام کو عبادت اور ہر ایک تدبیر کو دعاء کے صحیح مفہوم میں لا کر نہ صرف نسل انسانی بلکہ ہر خطۂ ارض اور ہر مخلوق کو پُر منفعت بنا کر نسل انسانی کو اشرف المخلوق بنا سکتی ہے۔ ورنہ انہی انسانوں میں سور بھی ہیں۔ بندر بھی ہیں۔ کتے بھی ہیں۔ کوے بھی ہیں۔ بچھو بھی ہیں۔ سانپ بھی ہیں۔ اور جو کچھ بھی مزید کہا جاوے سب کچھ ہیں۔ اور جو کچھ بھی بننا چاہیں۔ بقول (عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے)۔ بن سکتے ہیں۔ مگر تبھی جب نظام حکومت میں ہر انسان کی سود و بہبود کے سامان موجود ہوں۔ اور لگان مالگذاری یا دیگر ٹیکس بعض اشخاص کی عیش پرستیوں کے لئے مخصوص نہ ہوں۔ بلکہ مملکت کی ہر ایک چیز کو پُر منفعت بنانے پر صرف ہوں۔ تو نہ کوئی چور رہ سکتا ہے۔ نہ ڈاکو نہ بھوکا۔ نہ ننگا۔ نہ معذور نہ مفلوک الحال۔ بلکہ بلا لحاظ کسی مذہب و ملت اور بغیر کسی جنگ و جدال اور سرمایہ داری میں مبتلا ہونے کے جن پانچ انبیاء کرام کی عملی زندگی کو ایک نظام میں آنا ہے۔ موجودہ زمانہ کی تبدیل شدہ روش تو یقین دلا رہی ہے

٭ جہالت گو اعلیٰ و ادنیٰ طبقہ میں ہرگز ورثہ میں چلی آ رہی ہے۔ مگر جہاں جہاں مجبوریاں ۔۔۔ و معذوریاں بھی ہمراہ رہتی ہیں۔

کہ اب ہر ایک مغایرت رفع ہو کر اتحادی زندگی قایم ہو کر رہیگی۔

دہم:- چرواہوں کی قومی راہنمائی

جو کہ ہر ایک چرواہے کا ریوڑ امن وچین قایم رکھنے میں بیمثال ہے۔ اسواسطے جاہل انسانوں پر فایز ہونے کا جنہیں فخر حاصل ہے۔ اگر وہ بھیڑیوں کا جامہ اوڑھ چکے ہیں۔ تو جاہل انسانوں کو ان کے مظالم سے نجات دلانے کا اہتمام اب بھی چرواہے ہی قایم کر دکھائیں۔ تو یہ چیز اُن کے آئین فطرت میں داخل ہے۔ جس قدر بھی مذاہب اور فرقہ بندیاں آج نظر آرہی ہیں۔ ان سب کی بنیاد نہایت سادہ زندگی بسر کرنے والے چرواہوں ہی نے تعمیر کی ہے۔ مگر آج اس اصول نے تبدیلی اختیار کر کے ہر مذہب اور فرقہ بندی کا سرتاج سرمایہ داری کو بنا رکھا ہے۔ اور ہر ایک سرمایہ دار ایک دوسرے سے فوقیت حاصل کرنے اور دوسروں کو محکوم بنانے میں جن کسانوں یا مزدوروں کی کمائی سے سرمایہ حاصل کرتا ہے۔ اُن کو اور سرمایہ کو تباہ کرنے کے سوا اور کسی دھن میں مشغول نہیں۔ اسواسطے بحیثیت راعی (چرواہا) قوم کا ایک فرد اور انجمن راعیان کے ایک راہنما کی حیثیت سے ہر قوم کو اپنا مستقبل روشن رکھنے کے لئے۔ یہی راہنمائی کافی ہے۔ کہ پنجاب کے دریاؤں سے وسیع جنگلوں کو سیراب کرنے کی جو مہم حکومت کے زیر انتظام جاری ہے۔ اور جس کے اثبات میں حکومتی اعلانات کی نقل دیدی گئی ہے اور جہاں زراعت۔ تجارت۔ صنعت اور حرفت کے میدان ہر قوم میں اتحادی زندگی قایم کرنے کے لئے بشارت دے رہے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر موجودہ نظام کے جنگل سے کسانوں اور مزدوروں کو نکالنے کی عملی تدابیر جن کے ثبوت میں بھی اخباری حوالہ دیا گیا ہے۔ کہ باہمی اتحاد قایم کرنے کی تحریک شروع ہو چکی ہے۔ نو آبادیوں میں مہاجرت اختیار کر کے اپنی ہی آئندہ نسلوں کے لئے عارضی کاشت کے پٹہ جات حاصل کر کے اپنی آئندہ نسلوں کی فلاح وبہبود کے ضابطہ کو اپنے زیر نگیں کریں۔ اور تجارتی کاروبار اور کارخانہ واریاں بھی اپنے ہی اہتمام میں لے لیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ حکومت معاونت سے انکار کرے۔ البتہ یہ ضروری ہے۔ کہ ہر قوم کی ہر انتظامیہ جماعت ایسے افراد پر مشتمل ہو جن میں ہر مغایرت رفع کرنے کے جذبات بھرپور ہوں۔ اور ہر فتنہ اور فساد سے قوم کو محفوظ رکھ سکیں۔ یا مختصراً قوانین قدرت۔ انبیاء کی عملی زندگی اور تعلیم القرآن پر انہیں عبور حاصل ہو۔ اور ہر جاہل سے جاہل بھی (یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں اور تمہاری جانوں میں بھی پھر کیا تمکو سوجھ نہیں؟) سمجھ سکے۔ کہ عملی میدان میں اُسے کیا مرتبہ حاصل ہے۔ اور اپنے مرتبہ کے فرایض کو پورا کر دکھانا اس کی ہر عبادت کا فرض ہے۔ جس کی شہادت ہر جسم انسانی میں موجود ہے۔ اور اس شہادت کی بناء پر ہر ایک مغایرت اور فتنہ اور فساد پیدا کرنے والی خرابیوں کا علاج ہر فرقہ اور ہر مذہب والے کے لئے یکساں حیثیت رکھتا ہے۔

ثانیاً۔ ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے عناصر امر ربی (روح) کی قیادت میں:-
جب ہر ایک زندگی کی تکمیل فرماتے دیکھے جارہے ہیں۔ تو جملہ اقوام کے اتحاد کو ایک مرکز پر

لانے کی ہر ایک ممکن تدبیر بھی کامیاب کر دکھائیں - جو ختم المرسلین کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے موجود کر رکھی ہے - اور جس کی ابتدا شخصیتوں کے دائرہ سے نکال کر قومی تنظیم کے ذریعہ ہر ایک کو سرمایہ داری میں اور مجالس رزم و بزم میں متحد رکھنے پر شروع ہوتی ہے - تاکہ کسی کو کسی طرح سے حسد - کینہ - بغض پیدا ہی نہ ہو - اور نہ چوری - راہزنی - ڈکیتیوں - جوا یا فریب کاریوں کی ضرورت رہے - جس کی شہادت ہر جسم انسانی میں موجود ہے - کہ کسطرح ظاہری اور باطنی طاقتیں ہم آہنگ ہیں - اور تعلیم القرآن بھی ہر عقل اور ہر حوصلہ میں وسعت پیدا کر کے نسل انسانی کو متحد کرنے میں راہنمائی فرما رہی ہے - جو اغراض اتحاد امن و چین اور خطۂ ارض کو جنت نشان بنانیکی ہر ایک خوشخبری بھی پہنچا رہی ہے - اور جمیع نسل انسانی کے واسطے رہائیش اور آسائیش کی جملہ ضروریات ایک ہی نہج پر قایم کرنے پر پہنچا کر ختم ہوتی ہے - اور کسی طرح بھی مخصوص شخصیتوں کو وائیٹ ہال اور گلگنڈہ ہال تعمیر کر کے رعونت کے جذبات قایم کرنے کی اجازت نہیں دیتی - بلکہ اپنی بول و براز کی راہوں کو صاف رکھنے میں جسطرح ہر شخص خود ذمہ وار ہے - اسی طرح نسل انسانی کی ذمہ واریوں کو مختلف مذاہب اور ملتوں میں تقسیم کر کے تعلیم القرآن وضاحت فرما رہی ہے - کہ بنی آدم اعضائے یک دگرند پر کار فرما ہو کر اپنی اپنی ذمہ واریوں کی حفاظت کریں - آنکھوں کا کام آنکھوں سے اور معدہ کا کام معدہ سے لیں وغیرہ وغیرہ - حریص آنکھیں - حریص کان - اور حریص دل عقل کی راہنمائی میں آ کر بالکل سدھر جاتے ہیں - مگر ان تینوں کا اتحاد جب کسی انسان یا قوم کو خود غرضیوں کی تعمیر پر مصروف کر دیتا ہے تو لامحالہ جب ان میں دور اندیشی یا اچھے اور برے انجام تک پہنچنے کی تمیز ہی نہیں - تو یہی خود غرض خیال انسانوں کو اور ترقی کن وسائل کو تباہ و برباد کرنے پر تل جاتی ہیں - جو شیطان کے نام سے موصوف ہیں اور ہر طرف یا دنیا کے ہر گوشہ میں اپنی کارگذاریاں دکھا دکھا کر تباہی و بربادی کے لئے نئے نئے سامان بنانے میں مصروف ہیں - جو کہ آئیندہ تعمیر ملک اور اقوام میں یہی سامان بیابان جنگلوں اور بیکار انسانوں کو کار آمد بنانے میں مصروف ہونیوالے ہیں - اس واسطے ہر قوم اور ہر ملک کے افراد کا فرض ہے - کہ اپنی تمام تر طاقتوں کو متحد کر کے اپنی ضروریات کی تکمیل اپنے ہاتھوں میں کریں - اور ایک قوم دوسری قوم سے ہم عہد ہونے میں بھی کسی مغائیرت قایم کرنے والی خرابی کو بالکل اٹھا دے تاکہ آہستہ آہستہ جمیع نسل انسانی متحد ہو سکے - روشنی کے ان جذبات کا اظہار مشرقی اقوام کی تنظیم سے ہی شروع ہوگا - جو مظلوم بھی ہیں اور محکوم بھی - اور مغربی اقوام صدیوں سے باوجود سمجھدار ہونے اور حاکم ہونے کے جب خود از حد جہالت کی اسیری میں آ کر نہ صرف باہمی قتل اور خونریزیوں میں مصروف دیکھی جا رہی ہیں - بلکہ مشرقی اقوام کے لئے امن و چین اور آسودگی کا دروازہ بھی انہوں نے بند کر رکھا ہے - تو مشرق والوں کا فرض ہے - کہ قوانین قدرت کی پابندیوں پر مغرب والوں کو بھی لانے اور دنیا کی فلاح و بہبود کو موجود کرنے میں کوشاں ہوں اور ہر آن اعلیٰ (روح) اور انسانی جان کی یکجہتی کو پیش رو رکھکر ایسا نظام حکومت قایم کریں - جو انسانی سرا پیشوا پردہ

میں مغز کی تقسیم سے ہر ایک انسانی عضو کی حفاظت کرتا نظر آرہا ہے۔ اور جس پر قانون شکنی کا کوئی الزام عاید ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جس کی مکمل تشریح آئینی حالت میں دین خدا کے حصہ میں عبادت اور دعاؤں کے نام سے اور قواعد پر عمل پیرا ہونا دین اسلام کے حصہ میں واضح کیا جاچکا ہے۔ لازم ہے کہ بے معنی عبادتوں کو رب حقیقت آفروز عبادتوں میں تبدیلی کر کے نسل انسانی میں یکجہتی اور امن و چین قایم کرنے پر رجوع کیا جاوے۔ تاکہ ہر بشر تقدیر کی امداد سے یکساں مستفید ہو سکے۔

۱۔ پنجاب کی زرعی ترقی کے لئے چالیس کروڑ روپیہ کی سکیم

پنجاب میں ہائیڈروالیکٹرک پاور کی تجاویز

(از محکمہ اطلاعات پنجاب) اخبار شہباز مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۴۵ء میں چھپ چکا ہے)

اگرچہ پنجاب میں ایک بہترین نہری نظام ہے۔ لیکن صوبہ کے تقریباً تین کروڑ دس لاکھ ایکڑ زیر کاشت رقبہ میں اس وقت صرف ایک کروڑ بتیس لاکھ ایکڑ آبپاشی ہے۔ چالیس لاکھ ایکڑ کنوؤں تالابوں۔ اور بہم رسانی آب کے دیگر ذرایع سے سیراب ہوتے ہیں۔ ابھی تک ایسے وسیع رقبے ہیں جو بالخصوص صوبہ پنجاب کے شمال جنوب۔ مشرق مغرب میں واقع ہیں۔ اپنی زراعت کے لئے تھوڑی اور کبھی کبھار بارش پر دارومدار رکھتے ہیں اور جنہیں آبپاشی کی سخت ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں پنجاب میں کوئلہ کی شدید قلت کی وجہ سے صوبہ کو صنعتی بنانے میں امداد دینے اور اس کے باشندوں کے معیار زیست کو بلند کرنے کے لئے یہ نہایت اہم اور ضروری ہے کہ ہائیڈروالیکٹرک پاور کثیر تعداد میں پیدا کئے جائے۔ اس لئے آبپاشی کی سہولتوں اور سستی قیمت پر برقی طاقت کو وسیع تر پیمانہ پر مہیا کرنے کی غرض سے محکمہ آبپاشی کے پہلے پانچ سالہ پروگرام میں متعدد تجاویز شامل کیگئی ہیں۔ ان تجاویز میں ایک تھل پراجیکٹ بھی ہے۔ جس سے میانوالی۔ مظفر گڑھ۔ شاہپور۔ کے اضلاع سیراب ہوں گے۔ اور جس کے مکمل ہونے پر تقریباً ۲۰ لاکھ ایکڑ رقبہ کی آبپاشی ہوگی۔ یہ پراجیکٹ زیر تعمیر ہے۔ میانوالی ہائیڈرل اور پلنگ پراجیکٹ میں نہر تھل کے آخری سرے کی مین لائین میں سے کھال میں ۳۵ فٹ کی آبشار کو استعمال کیا گیا ہے۔ اور اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس سے ۶۶۰۰ کیلوواٹس کی طاقت پیدا ہوگی جو آبپاشی اور صنعتی اغراض کے لئے استعمال کی جائے گی۔ رسول ہائیڈرل ٹیوب ویل پراجیکٹ کی بدولت صوبہ میں تقریباً ساڑھے سات لاکھ ایکڑ رقبہ میں مزید فصلیں سالانہ بوئی جا سکیں گی۔ اس کی وجہ سے شمالی نہروں پر دو لاکھ چار لاکھ ایکڑ رقبہ اچھی سرکاری بنجر زمین کی ترقی ہوگی۔ اور اصلاح اراضی سے متعلقہ سرگرمیوں کو بھی امداد ملیگی۔ جن میں خراب قسم کی دو لاکھ ایکڑ سرکاری بنجر اراضی کو اصلاح کے متعلق کوشش شامل ہے۔ یہ پراجیکٹ تقریباً تین سال میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

گذشتہ دو سال کے دوران میں پنجاب میں کم و بیش مندرجہ ذیل پانی ذخیرہ کرنے کی سکیموں کے متعلق تحقیقات کیگئی ہے۔ ستلج پر بھاکرا ڈیم دریائے جمنا کی گورنر شاخ پر کشن اور کلسی ڈیم جمنا کی گیری شاخ

پر چاندنی ڈیم - پنجاب پر دھیان گڑھ ڈیم - اور بیاس پر لارجی ڈیم - ان کے علاوہ اور بھی کئی چھوٹی چھوٹی تجاویز ہیں - ان سب میں سے بھاکرا سکیم بہت امید افزا ہے - اور اس کے متعلق پہلے کام کیا جا رہا ہے - اس پراجیکٹ کے متعلق یہ تجویز ہے کہ بھاکرا کے مقام پر ایک گھاٹی میں دریائے ستلج کے پار ۴۸۰ فٹ اونچا ایک ڈیم تیار کیا جائے - جس میں ۳۴ لاکھ ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کیا جائے گا - نظام آبپاشی ۲۰۰ میل پختہ میں رہاین اور متعدد چھوٹی نہروں میں مشتمل ہوگا - جس سے تقریباً ۴۵ لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا - اس سے اضلاع رہتک حصار - کرنال - نیز ملحقہ ہندوستانی ریاستوں کے بعض حصوں کی دوامی آبپاشی ہوگی - اس سے ضلع فیروزپور کے نئے رقبوں کی غیر دوامی آبپاشی بھی ہوگی - اس پراجیکٹ کے ذریعہ ۱۶۰۰۰۰ کلو واٹس کی طاقت پیدا ہوگی - جو صوبہ بھر میں استعمال کی جا سکے گی -

ساری سکیم پر سات سال میں تخمیناً ۷۰،۴۲ کروڑ روپیہ صرف ہوگا - اندازہ لگایا گیا ہے - کہ جب یہ سکیم مکمل ہو جائے گی - تو سالانہ خالص منافع ۱۳-۳۵ لاکھ روپیہ ہوگا - دوسری سکیموں میں گوڑگاؤں اریگیشن پراجیکٹ ضلع گوڑگاؤں میں کم بلند پشتوں کی تعمیر رقبہ لسبت دوآب سے متعلق پراجیکٹ اور ٹل وار گنواں کے ذریعہ نہر حسن عربی کی توسیع سکیم کو دوامی آبپاشی کے قابل بنانا شامل ہے

آئندہ پانچ سال میں ایک ارب روپیہ کے خرچ کے پروگرام میں حکومت پنجاب نے آبپاشی کی مختلف تجاویز کے لئے چالیس کروڑ روپیہ مخصوص کیا ہے +

اتحاد اقوام کے سلسلہ میں کسانوں اور مزدوروں کا اخوت - یگانگت یکجہتی اور امن وچین قائم کرنے کیلئے مذہبی اختلافات کو مٹانے پر رجوع لانا

(از اخبار احسان ۳ جون ۱۹۴۵ء)

۲۶ مئی کی شام کو پنجاب کے مزدوروں کی تیسری سالانہ کانفرنس ہوئی جس میں پنجاب کی ۳۴ یونینوں کے ۱۱۹ ڈیلیگیٹ شامل ہوئے - جو مختلف پندرہ مراکز سے تشریف لائے - پچاس سے زیادہ ریزولیوشن پاس ہوئے - ایک اجلاس پرانی اور ایک اجلاس نئی جنرل کونسل کا ہوا

ڈیلیگیٹوں کے دو اجلاس ہوئے - ایک ڈیلی گیٹوں، عام مزدوروں اور عوام کا کھلا جلسہ اتوار پچھلے پہر ہوا - کانفرنس کا افتتاح رفیق - بی - ٹی رندیوے کی عدم موجودگی میں رفیق تیجا سنگھ سوتنتر نے کیا - آپ نے مزدوروں کی تنظیم اور اس شاندار کانفرنس پر مبارکباد دیتے ہوئے بتایا - کہ مزدور جماعت بیدار ہو چکی ہے - اس کے پیدا شدہ طبقے نہ صرف اپنے فرائض کو پہچان گئے ہیں - بلکہ دنیا کی جدوجہد آزادی میں اہم پارٹ بھی ادا کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے -

رفیق کے - ایس - مان صدر استقبالیہ کمیٹی نے تمام ڈیلی گیٹوں کو خوش آمدید کہا - امرتسر کے سیاسی اقتصادی پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے لیبر فیڈریشن امرتسر کی تاریخ بتائی - آپ نے واضح کیا - کہ لیبر فیڈریشن کے لیڈر رشیر مختیار

کا مقامی حکام اور سرمایہ داروں کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

اس کے بعد رفیق فضل آہنی قربان نے اپنی صدارتی تقریر کی جس کے دوران میں آپ نے کہا کہ، اس کانفرنس پر اُن رفقائے کار کی یاد دلاتا ہوں۔ جو مختلف قید و بند کی وجہ سے یہاں موجود نہیں۔

رفقا موہن لال، اچھپال سنگھ، ٹیکا رام سخن - اور سوڈھی بینٹی داس - ان رفقائے کار کی یاد دلاتا ہوں۔ جو آزادی کی جدوجہد میں شہید ہوئے۔

رفقائے رام کشن - بی اے - رتن سنگھ - کرتار سنگھ - ایشر سنگھ کھارا - احمد علی - عبدالرحیم پوپلزئی - یامین اور غلام نبی۔ تمام حاضرین تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے - آپ نے مزدوروں کے مختلف طبقوں کی اجرتوں - مہنگائی الاؤنس اور بونس کا ذکر کرتے ہوئے کہا - کہ ہماری اصلی اجرتیں گھٹی ہیں - جبکہ مالکوں کے منافع حیات کئی گنا بڑھے ہیں - اور حکومت نے بھی ہماری امداد کی بجائے مالکوں کی طرفداری کی ہے۔ حکومت اور مالک نے ہماری پیداوار پالیسی سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی زبردست کوشش کی، اسے ہماری کمزوری سمجھا۔

یورپ کی جنگ ختم ہوگئی - تجارتی رقابتیں بڑھ رہی ہیں - فوجیوں کی واپسی کا سوال سامنے ہے۔ مگر ہم موجودہ نوکر شاہی کو امپیریلسٹ مفاد کے پیش نظر نااہل سمجھتے ہیں - وہ ہندوستان کی صنعت کو محفوظ نہیں رکھ سکتی - جنگ سے آمدہ فوجیوں اور جنگی سامان بنانے والے مزدوروں کا صحیح انتظام نہیں رکھ سکتی۔

مشکلات کا اصلی حل سوشلزم ہے - مگر خود سوشلزم لانے کے لئے قومی حکومت کی ضرورت ہے - جو قومی اتحاد ہی سے آسکتی ہے - مگر قومی اتحاد کے لئے قوموں کا حق خود مختاری تسلیم کرنے کی ضرورت ہے۔

نوکر شاہی ہم میں پھوٹ ڈالنے کے لئے انڈین فیڈریشن آف لیبر کی حمایت و اعانت کرتی ہے - ہندوستان کی رجعت پسند طاقتیں گاندھی جی کے پروگرام کے نام سے مزدور سیوا سنگھ بنا رہی ہے - جس میں کئی گمراہ شدہ قوم پرست بھی شامل ہیں۔

ہم واضح طور پر اعلان کرتے ہیں - کہ ہم سامراج شاہی اور دیسی رجعت پسندی کی ہر ایک پھوٹ ڈلوانے والی سرگرمی کے خلاف ڈٹ کر لڑیں گے۔

پلاننگ کے متعلق آپ نے کہا - ہم ایسا پلاننگ چاہتے ہیں - جس میں عوامی لوٹ کھسوٹ ختم ہو - جو صرف سوشلزم میں ہی ہو سکتا ہے - ہاں مزدوروں کا معیار زندگی بہتر کرنے کے لئے ایک درمیانی راستہ نکل سکتا ہے مگر اس کے لئے بھی مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

ا - حکومت ایسی قائم ہو - جس پر عوام کو اعتماد ہو۔

ب - بنیادی صنعتوں کو قومی قرار دیا جائے - بقایا صنعتوں اور تجارتی کاروبار کو سختی سے کنٹرول کیا جائے

ج - زراعت میں انقلاب ہو - زمینیں قومی ملکیت قرار دی جائیں۔

د - ملک کی آمدن کو ایسے طریقہ سے تقسیم کیا جائے - کہ محنت کرنے والوں (مزدوروں - کسانوں) کا معیار زندگی اونچا کیا جائے - ان کی بنیادی اجرتیں مقرر کی جائیں - بیکاری اور بیماری کا بیمہ اور بڑھاپے کا وظیفہ مقرر کیا جائے - دیگر سوشل سہولتیں مہیا کی جائیں - اگر ایسا نہ کیا جائے تو ایسے پلاننگ کا مطلب عوام کی منظم لوٹ کھسوٹ کا پلاننگ ہوگا

موجودہ حکومت کی نکتہ چینی کا سوال ہی کیا۔ جو سرمایہ داروں کے ڈر سے آج تک وائل لیبر کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ نہیں پہنا سکی۔ ہمیں اس پر کوئی اعتبار نہیں۔ کہ یہ پیداواری مسائل کو عوام کی اصلاح و بہبود کے لئے حل کر سکے۔ یا ہمارا معیار زندگی بلند کر سکے۔

اس سیاسی اور اقتصادی حالت کے پیش نظر ہمیں مندرجہ ذیل فرائض سر انجام دینے ہوں گے (۱) قومی اتحاد کی خاطر متوازی یونینیں بنانے والوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے۔ پھوٹ ڈالنے والوں کی سازشوں کا انکشاف کیا جائے
(ب) مزدور جماعت کے ان طبقوں کو جن میں نیا ابھار پیدا ہو رہا ہے۔ بہتر تشکل میں منظم و متحد کرنے میں امداد کی جائے
پوسٹ ٹیلیگراف۔ کلریکل سٹاف۔ ٹیچر۔ بجلی گھر۔ اور ہائیڈرو الیکٹرک۔ پارچہ باف۔ موٹر ٹرانسپورٹ ورکر وغیرہ
۲۔ راشننگ و کنٹرول کے سلسلہ میں تیل مٹی۔ چینی اور کپڑے وغیرہ کی غلط تقسیم کو روکا جائے۔ مزدور یونینوں کو ڈپو دلوائے جائیں۔ راشن شدہ اشیاء کی تقسیم میں انفرادی آمدن اور امیر و غریب کا امتیاز اڑایا جائے
(ب) گندم کی قیمتوں کو راشن اور غیر راشن شدہ شہروں میں قریب قریب لایا جائے۔
(ج) کوآپریٹو سوسائیٹیوں کا جال بچھایا جائے
۳۔ جب تک کم از کم بنیادی اجرت مقرر نہیں ہوتی۔ موجودہ اجرت اور مہنگائی الاؤنس کو اکٹھا کر کے کم از کم عارضی بنیادی اجرت قرار دیا جائے۔ یعنی اشیاء کی قیمتوں کے کم ہونے کی صورت میں کسی مزدور کو اس سے کم نہ ملے۔
۴۔ حکومت کی قومی پیداوار بڑھانے اور مزدور جماعت کی معیار زندگی اونچا کرنے کی سکیموں اور کمیٹیوں میں پورا پورا حصہ لیا جائے۔ ہم مزدوروں نے غربت و افلاس و بیکاری کے دن کاٹے ہیں۔ ہم ملک میں صنعتی ترقی اور ملک کی دولت میں اضافہ چاہتے ہیں۔ مگر قومی پیداوار کی ترقی اور ملکی آمدن کی زیادہ سے زیادہ مساویانہ تقسیم کے اقدامات کی حمایت کریں گے۔

یوں تو مزدور جماعت کے مختلف طبقوں کے علیحدہ علیحدہ مطالبات ہیں۔ مگر ساری مزدور جماعت کے بنیادی مشترکہ مطالبات کا مندرجہ ذیل چارٹ کی تبلیغ ملک کے گوشہ میں کرنا ہو گی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ کانفرنس میں اس چارٹ کو ایک ریزولیوشن کے ذریعہ منظور کیا جائے گا۔

آخر میں رفیق قربان نے کہا۔ کہ آپ میرے ساتھ لال فوجوں کو سلام بھیجنے میں شریک ہوں۔ جنہوں نے فسطائیت کو تباہ کیا۔ سرمایہ دارانہ نظام کو ناقابل تلافی ضرب لگائی۔ جرمن ریشتاغ پر یوم مئی کو لال جھنڈا لہرایا۔

آخر میں سوویٹ کے سان فرانسسکو ڈیلیگیشن اور اس کے رہنما رفیق مولوٹوف کو آداب عرض کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے دنیا بھر کی غلام قوموں اور ہندوستان کی آزادی کا سوال اٹھایا۔ اس کے بعد یہ اجلاس انقلابی نعروں کے درمیان ختم ہوا۔

تہذیبی پروگرام:۔ رات کو تہذیبی پروگرام ہوا۔ جس میں اردو پنجابی شاعروں نے اپنے اپنے کلام سنائے

ڈیلی گیٹوں کا اجلاس } اتوار کی صبح کو ڈیلی گیٹوں کے اجلاس میں پچاس سے اوپر ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جو کہ آگے مندرجہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ڈیلی گیٹوں، مزدوروں اور عوام کا کھلا اجلاس

بعد دوپہر ڈیلی گیٹوں، مزدوروں اور عوام کے سامنے رفیق حاجی دوست محمد جنرل سیکرٹری سالٹ مائینرز لیبر ایسوسی ایشن کھیوڑہ نے پرچم کشائی کی رسم ادا کرتے ہوئے ایک مختصر سی تقریر میں جھنڈا کی اہمیت بتائی سوویٹ ترکستان کے مسلمانوں کی ترقی کی تعریف کی۔

لال فوجوں کو سلام } اس کے بعد کانفرنس کے کھلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ حاضرین تین ہزار کے لگ بھگ تھے۔ مزدور شہید دل کی آشنی چھور اور جونپور کے ساتھیوں کے ریزولیوشن پاس کرنے کے بعد رفیق ایم اے مجید جو کہ پنجاب کی مزدور تحریک کے جنم داتوں میں ہیں ۔ ۔ نے کانفرنس کو مبارکباد دی۔ ازاں بعد صدر کل ہند ٹریڈ یونین کانگرس رفیق مرینل کانتی بوس اور دیگر ساتھیوں کے پیغامات پڑھے گئے۔ رفیق جگت رام دت کا پیغام سنایا گیا۔ رفیق اچھر سنگھ چھینہ نے کسان کمیٹی کی طرف سے پیغام دیتے ہوئے لال فوجوں کو مبارکبادی ریزولیوشن پیش کیا۔ رفیق سندھی خاں نے تائید کی۔ رفیق شیش کمار نے سول لبرٹی یونین کی طرف سے کانفرنس کو پیغام دیتے ہوئے شہری آزادی کا ریزولیوشن پیش کیا جس کی تائید صوفی عبدالغفار مسلم لیگی نے بڑے زوردار الفاظ میں کی۔ اس کی تائید مزید کسان لیڈر رفیق دلیپ سنگھ پٹیالہ نے کی۔ پنڈت پرتھوی دت وید کانگرسی نے کانفرنس کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ۔ مزدور بھائیو! اپنی اپنی تنظیم کو مضبوط کرو۔ اور وطن کی غلامی کی زنجیروں کو توڑ دو۔

بنیادی حقوق } اس کے بعد تانگہ ڈرائیوروں اور میونسپل ملازمین کی تکلیفات پر اللہ رکھا چمن اور رفیق فضل الدین نے روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مزدوروں کے بنیادی حقوق اور متوازی یونینسٹوں کے متعلق ریزولیوشن پیش ہوئے رفقا چھجو مل۔ وشنو دت۔ ساجد۔ گردھاری لال۔ شریف متین نے تقریریں کیں۔ ریلوے مزدوروں کا ریزولیوشن صدر کی طرف سے پیش ہو کر منظور ہوا۔ آخر میں رفیق رام سنگھ دت نے سیاسی ریزولیوشن پیش کیا۔ اور رفیق نیپا سنگھ سوتنتر نے تائید کی۔ رفیق قربان نے کانفرنس کے فیصلوں اور استقبالیہ کمیٹی کے انتظام کے متعلق شکریہ ادا کر کے کانفرنس کو کانگرس لیگ اتحاد صوبہ مزدور کمیٹی۔ کل ہند ٹریڈ یونین کانگریس اور انقلاب زندہ باد کے نعروں سے ختم کیا۔

پولیٹیکل ریزولیوشن } آج جبکہ یورپ میں جنگ ختم ہو گئی ہے۔ اور فسطائیت و نازیت کے بنیادی مہرے کا خاتمہ ہو کر ہٹلری فوجوں نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ رجعت پسند طاقتوں کی اتحاد شکن چالیں روز بروز بے اثر ہوتی جا رہی ہیں۔ عوامی بیداری۔ عوامی اتحاد میں تبدیل ہو کر اکثر یورپین ممالک میں عوامی حکومتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور اُن میں زیادہ تر ترقی پسند عناصر روز بروز ڈیموکریٹک ہوتی جا رہی ہیں۔ باقی ممالک میں طاقت کے حصول کے لئے جد و جہد بڑھتی جا رہی ہے۔

جنگ کا رُخ مشرق کی طرف بدل گیا ہے۔ جس کا کوئی بوجھ ہمارے ملک پر پڑے گا۔ اور جنگ کے جلد از جلد خاتمہ کے مقصد کے پیش نظر دنیا بھر کے عوام کی نگاہیں پھر سے بڑی سرعت کے ساتھ ہندوستان کے مسئلہ پر

مرکوز ہوتی شروع ہو گئیں ہیں۔ جمعیت اقوام کی پہلی کھلی کانفرنس میں دنیا بھر کے عوامی لیڈر سوویٹ یونین کے ڈیلی گیٹ رفیق مولوٹوف نے آزادی ہند کا مسئلہ اٹھایا۔

جنگ کے جلد از جلد خاتمہ کے مقصد کے پیش نظر ہمارا ملک ایک اہم پارٹ ادا کر سکتا ہے۔ اور اس پارٹ کے ادا کرنے سے اپنی اور دیگر ایشیائی ممالک کی آزادی کو قریب تر لا سکتا ہے۔ ذرائع پیداوار اور انسانی زندگی کی تباہی سے بچا کر مابعد جنگ کی تعمیر میں انسانی فلاح و بہبود کے لئے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ افسوسناک امر واقع ہے۔ کہ ہمارے ملک میں تا حال سیاسی جمود موجود ہے۔ قومی راہنما ابھی تک جیلوں میں نظر بند پڑے ہیں سیاسی پارٹیوں میں پھوٹ در پھوٹ ہے۔ اقتصادی بحران ابھی تک جاری ہے۔ گو اناج کا قحط ابھی کچھ کم ہوا ہے۔ تاہم کپڑے کا قحط تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے۔ وبائیں موجود ہیں۔ ذخیرہ بازاری و چور بازاری موجود ہے مزدور جماعت نہایت ہی بری حالت میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ عوام کا کافی حصہ غیر مطمئن ہے۔

برطانوی سامراج شاہی۔ ذخیرہ بازی اور چور منڈی کو دور کرنے، مزدور کسان جماعتوں اور دیگر عوام کو مطمئن کرنے اور اُن کا دلی تعاون حاصل کرنے میں یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ ناکام رہی ہے۔ اور سیاسی جمود کو قائم رکھنے کے لئے آج تک ہر ممکن طریقے استعمال کر رہی ہے۔ اس کے باوجود مرکزی مجلس قوانین ساز اور بعض صوبائی اسمبلیوں میں ملک کی دو بڑی سیاسی جماعتیں کانگرس و مسلم لیگ نوکر شاہی کے خلاف متحد ہو کر کام کر رہی ہیں۔ اور تا جنگ ایک عارضی مرکزی حکومت کی تجویز پر متحد ہو چکی ہیں۔

جنگ کے دوران میں نئے کارخانے قائم ہوئے ہیں۔ نئی زمینیں آباد ہوئی ہیں۔ صنعتی اور زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ ہندوستان کا مال مشرق قریب کی منڈیوں میں گیا ہے۔ فوجوں کے لئے بھی زیادہ پیداوار کی گئی ہے۔ لیکن آج سامراج شاہی ہندوستان کی صنعتی ترقی کو اپنے مفاد کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر یہ سامراج شاہی ہمارے ملک پر مسلط رہی تو یقیناً صنعت اور عوام کی زندگی پر بہت برا اثر ہو گا۔

سامراج شاہی کے مسلط رہنے کی صورت میں ملک کی ساری زندگی نہایت خوفناک صورت اختیار کر سکتی ہے لہٰذا فسطائیت کو آخری ضرب لگانے کے لئے ایشیا اور بالخصوص اپنے ملک کی آزادی حاصل کرنے کے لئے مابعد جنگ کی تعمیر میں اور عوامی فلاح و بہبودی میں پورا حصہ لینے کے لئے ہمارے ملک کو اپنا تواریخی پارٹ ادا کرنا نہایت لازمی ہے۔

اس تواریخی پارٹ کو ادا کرنے کے لئے ملک کے اندر کم از کم ایک ایسی عارضی حکومت کا قیام نہایت لازمی ہے۔ جسے تمام ترقی پسند سیاسی پارٹیوں کا اعتماد حاصل ہو۔ اور یہ اعتماد حاصل کرنے کے لئے قوموں کے جمہوری حقوق خود مختیاری کو تسلیم کرنے کی ضرورت ہے۔

لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قومی رہنماؤں کو رہا کرے۔ اور کانگرس و مسلم لیگ کے رہنماؤں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ آپس میں ملکر قوموں کے حق خود مختاری کی بنا پر سمجھوتہ کریں۔ مزدور جماعت کو اپیل کرتا ہے۔ کہ بین الاقوامی اور قومی حالات کا احساس کرتے ہوئے اپنے ہر دلعزیز رہنماؤں کو مجبور کریں

کہ متحد ہو کر عارضی قومی حکومت کے قیام کے لئے زور دار آواز بلند کریں۔
نیز یہ اجلاس پنجاب کے دیش بھگتوں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ پنجاب میں کانگرس۔ لیگ۔ کے اتحاد کی مہم کو جاری رکھتے ہوئے یونینسٹ وزارت اور دیگر رجعت پسند طاقتوں کے خلاف متحدہ محاذ بنائیں۔ اور حکومت سے مطالبہ کریں۔ کہ قومی رہنماؤں کو رہا کر دیا جائے۔

مزدوروں کے بنیادی حقوق!

اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ آج جنگ جلد از جلد ختم کرنے اور جنگ کے بعد سوسائٹی کی تعمیر ایسے طریقہ سے کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ جس میں عالمگیر امن قایم رہ سکے۔ یہ لازم ہوتا ہے۔ کہ دنیا بھر کی پیداواری طاقتوں بالخصوص مزدور جماعت کی قوت خرید زیادہ سے زیادہ بڑھائی جائے۔
یہ کانفرنس اس امر کو جانتے ہوئے کہ مزدور جماعت کے علیحدہ طبقوں کے اپنے مخصوص مطالبات ہیں۔ ساری مزدور جماعت کے لئے مندرجہ ذیل بنیادی مطالبات کا ایک مشترکہ چارٹر منظور کرتی ہے؟

۱۔ ہر ایک بالغ مزدور کو بلا تمیز مرد وزن و قوم تمام منتخب پبلک اداروں میں رائے دہندگی کا حق تسلیم کر لیا جائے
۲۔ مزدور یونینوں کو قانونی طور پر تسلیم کیا جائے۔
۳۔ بنیادی اُجرتیں:۔ مزدوروں کی بنیادی اجرت کم از کم پچاس روپے ہونی چاہیئے۔ جس سے عام مزدوروں کا معیار زندگی کافی اچھا قایم رہ سکے۔ ہر مزدور کو سال میں تین ماہ کا بونس دیا جائے جو ہر چار ماہ کے بعد ادا ہوتا ہے
۴۔ **اوقات کام**:۔ کام کے اوقات یومیہ آٹھ گھنٹے تک ہوں۔ ساتویں دن لازمی با تنخواہ تعطیل ہو۔ اور اوور ٹایم منسوخ کر دیا جائے۔ پچپن سال کی عمر کے بعد تنخواہ کا نصف بطور پنشن ملنا چاہیئے۔
۵۔ بیماری اور بیکاری کا بیمہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ مزدوروں کی قوت کار بحال رکھی جا سکے۔
۶۔ مزدور کو سال میں ایک ماہ کی رخصت بمعہ تنخواہ دی جائے۔
۷۔ تمام مزدوروں کو اچھے رہایشی مکانات بلا کرایہ مہیا کیئے جائیں۔
۸۔ تمام مزدوروں کے بچوں کے لئے میٹرک کے معیار تک تعلیم مفت اور لازمی ہو۔ بالغ مزدوروں کیلئے رات کے سکول کھولے جائیں۔
۹۔ تمام مزدور اور اُن کے بچوں کے لئے تفریح گاہیں مہیا کی جائیں۔
۱۰۔ زچہ عورتوں کو ایام زچگی میں مفت طبی امداد دی جائے اور تین ماہ کی با تنخواہ رخصت دی جائے۔
۱۱۔ کام کرنے والی عورتوں کے بچوں کے لئے کارخانوں کے ساتھ ہی جدید قسم کے پنگوڑے کریش (CRECHES) تیار کئے جائیں۔ جہاں تربیت یافتہ دائیں اُن کے بچوں کی نگہداشت کریں۔

نیز یہ اجلاس اپنی جماعت سے پُر زور اپیل کرتا ہے۔ کہ مندرجہ بالا چارٹر کو تسلیم کرانے کے لئے اپنی جماعت کو زیادہ سے زیادہ منظم اور مضبوط کرتے ہوئے زوردار جدوجہد کریں۔

یازدہم:- اراکین انجمن راعیان ریاست بہاولپور سے خطاب

کہ اگر انفرادی طور پر اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہونیکی تدابیر میں آپ نے دیگر قوموں سے فوقیت حاصل گو نہیں ممکن کرلی ہے۔ تو اتحادی طاقت قایم کرکے اور جمیع انبیاء کی عملی زندگی کے دستور پر عامل ہو کر مذہب اسلام کو زندہ کر کے نسل انسانی کو متحد کرنے کی تجاویز کو بھی بغیر جنگ و جدال تکمیل کرد کھائیں گو انجمن ہذا بذریعہ نمبری ۴۳ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۲ء بہاولپور گورنمنٹ سے شرف منظوری حاصل کر چکی ہوئی ہے۔ مگر اغراض و مقاصد انجمن میں

(۱) انجمن کا طریقہ کار ہمیشہ والیئے ملک اور حکومت عالیہ سے وفاداری و اظہار عقیدت ہوگا۔

۲- شریعت اسلامی اور قوانین مجریہ حکومت وقت کے پابند رہکر اغراض قوم کو سرانجام دیا جاوے گا۔

۳- رسومات قبیحہ کو ترک کر کے روایات اسلامی کو عملاً اختیار کیا جاوے گا۔

۴- شادی غمی اور عام حالتوں میں فضول اخراجات سے قوم کو بچایا جاکر کفایت شعاری کو جاری کیا جاویگا۔

۵- ہر فرد قوم کو صاحب نصاب کی حیثیت میں لانے کے واسطے اخراجات میں کمی اور آمدنی میں اضافہ کرنیکی سعی اور انجمن کے حلقہ اثر میں ازدیاد افراد قوم یا ازدیاد نسل کے ساتھ ساتھ ازدیاد وسائل معاشرت بہم پہنچانے کے واسطے۔ تعلیمی۔ زراعتی۔ تجارتی اور صنعتی کاروبار کو ہاتھ میں لینے کی ہر ممکن کوشش کی جاوے گی۔

جب ابتدائی طے شدہ اصول موجود کئے جا چکے تھے۔ تو جب تک کوئی ایسا آئین اور عمل پیرا ہونے کا ضابطہ موجود نہ ہو۔ جس کی روشنی میں قومی فلاح و بہبود تربیت حاصل کر کے پُر منفعت منزل حاصل کر سکے۔ اغراض انجمن کے لئے چندہ کی وصولی اور نمائشی جلسوں کے انعقاد کو مصلحتاً بند رکھا گیا۔ اب لگاتار جدوجہد سے اسلامی آئین و قوانین کو تعلیم القرآن کی رو سے دین خدا اور دین اسلام کے نام پر مکمل کر لیا گیا ہے۔ جو ہر قوم کو ایسی راہوں پر چلانے میں معین و مددگار رہ سکتا ہے۔ تاکہ اغراض و مقاصد انجمن کو نگاہ میں رکھکر جماعت بندیوں کے ذریعہ مرکزی نظام قایم کر کے اور جس سے افراد قوم کا ایک ایک بچہ بھی کامیاب زندگی بسر کرنے پر مائل ہو سکے اور قوم کا ہر ایک سرمایہ بھی کار آمد اور مفید تر رہکر افراد قوم کی حفاظت کر سکے۔ اور حتی الامکان قومی ضروریات کو پورا کرنے کے تمام سامان بھی اپنے اقتدار میں لا سکے۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے مقدمہ بازیاں اور فضول خرچیاں ختم کر کے بیاہ شادیوں وغیرہ کی رسومات کو بھی نہایت سادگی اور آسانی سے سرانجام دیا جاوے۔ اور تمام تر کوششوں کا دارومدار قوم کو دوسروں کی ملازمتوں اور مزارعت میں رہنے یا جانے سے بند رکھنے پر متوجہ رہے۔ اور جوں جوں آیندہ نسلیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ زراعتی۔ تجارتی صنعتی ملازمت حکومت اور دیگر حرفتی پیشوں کے حصول میں فراوانی پیدا کرنے کے سامان فراہم کرنے ضروری ہیں

اور دین خدا کی کتاب کے ان دو اوراق کے مطالعہ سے جو سورۂ ذاریات کی آیات ۲۰ و ۲۱ میں موجود ہیں۔ ایک طرف اگر ان بی جان جس طرح وجود انسانی کی جملہ ظاہری اور باطنی طاقتوں کو اخوت اور یگانگت کی منزل پر یکجہت رکھنے کی شہادت بہم پہنچا رہی ہے۔ قوم کو ایک وجود قرار دیکر افراد قوم کو یک جان بنانا نصب العین قرار دیا جاوے۔ تو دوسری طرف اگر زمین کی نشانیوں میں جو ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے وجود سے امر ربی یا (روح) کی قیادت میں تربیت۔ تکمیل اور پُر منفعت منازل طے کرتی ہوئیں کھلے بندوں راہنمائی فرما رہی ہیں۔ تو جمیع نسل انسانی کو ایک قیادت میں لانا بھی تعجب خیز نہیں رہتا۔ بلکہ نہایت آسان رہتا ہے۔ صرف ضرورت ایسی سمجھ کی ہے۔ جو سرمایہ داری کے استعمال میں وہ وسعت پیدا کر دے۔ جس پر قانون قدرت عامل ہے۔ اور اسی کی پیروی میں حضرت محمدؐ رسول خدا نے عمل کر کے اور ایک نمونہ قایم کر کے دکھا دیا۔ اور مابعد حضرت ابابکر صدیقؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ دو خلفاء راشدین کے وقتوں میں نظر آ رہا ہے۔ اور آئیندہ کے لئے بشارت بھی چلی آ رہی ہے۔ کہ دین محمدی یا دین اسلام ہی جمیع نسل انسانی کی تربیت۔ تکمیل۔ پُر منفعت بنانے یا اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی قایم کر کے پُر امن نظام زندگی قایم کرنے کی اہلیت رکھتا ہے باقی جس قدر مذاہب یا دین ہیں۔ وہ درحقیقت اس کامل دین کا ایک ایک حصہ ہیں۔ چونکہ جن پانچ طے شدہ اصولوں پر عامل رہنے کی اجازت حکومت عالیہ سے حاصل کی جا چکی ہیں۔ ان کی پابندیوں سے انحراف گویا خود غرضیوں کا قبول کرنا ہے۔ اسواسطے جہاں تک حکومتی۔ اسلامی۔ ملکی اور ہمسایہ قوموں سے تعلقات کا واسطہ ہے۔ ہر صبر۔ ہر حوصلہ۔ اور ہر عقلمندی سے اُن پر عمل کرنا اشد ضروری ہے بلکہ زراعت کاری میں بھی قوم کے عملی کارناموں میں اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے۔ پُر منفعت بنانے۔ اور نقد سرکی امداد کے یقینی کئے جانے میں جو منزلت حاصل کی جا چکی ہے۔ اُسی کی روشنی میں اب یہ بھی لازم آتا ہے۔ کہ تعلیم القرآن کو پورے سوچ وچار میں لاکر اور اپنی قوم کو زندہ قوم بنا کر مذہب اسلام کو زندہ کرنے میں بھی ایسی مساعی عمل میں لائی جاویں۔ تاکہ دیگر ادیان بھی اِسی اتحادی نظام کی پیروی کر کے پُر امن زندگی قایم کرنے پر متوجہ ہوں۔ اور تمام نسل انسانی ایک ہی آئین دینِ خدا کی پابند رہ کر خطۂ ارض کو جنت نشان بنانا آسان تر کر دے۔ مثلاً افراد قوم کی توجہ نے انفرادی طاقتوں کے بل بوتے پر ریاست بہاولپور میں سرکاری اراضیات ۶۰-۷۰ فیصدی کے تناسب میں حاصل کر کے قریباً قریباً اب تو حقوق ملکیت بھی حاصل کر لئے ہیں۔ تو جس مزید وسعت کی ابھی توقع موجود ہے۔ کیا راعین قوم کا اتحادی جذبہ عباسیہ نہر کے جاری ہونے پر اسی ریاست کے اندر اپنے نو آبادی کے قایم کردہ تناسب کو قایم رکھکر آئیندہ نسلوں کی حفاظت کا سامان موجود نہیں کر سکتا۔ یا موجودہ منڈیوں میں تجارتی کاروبار کے ہاتھ میں کر لینے سے جو سبق حاصل ہو چکا ہے۔ آئیندہ حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ بلکہ دورانِ جنگ بعض اشیاء پر کنٹرول قایم ہو جانے کے تجربہ نے ارکانِ حکومت اور موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کے باہمی تصادم سے جو بیدار کر دیا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کا حصول اور فروخت جب تک قومی حفاظت میں آکر قوم کی

حفاظت نہیں کرے گا۔ امن وچین کا حصول ناممکن رہے گا۔ پس اے محبانِ قوم زرعی ترقی کے جس پروگرام کو آپ کے مطالعہ کے لیئے کتاب ہذا میں موجود کیا گیا ہے۔ اس کو مدِ نظر رکھکر چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو مرکزی صورت قایم کرکے اگر آپ اضلاع منٹگمری۔ ملتان۔ لائل پور، سرگودہا کے علاوہ تھل پراجیکٹ کے سرکاری رقبہ جات سے قوم کو دوسروں کی اسیری سے نجات دلانے کے لئے کچھ بھی سوچیں فکر کریں۔ اور حوصلہ کو کام میں لائیں۔ تو صرف مستورات کی رقوم حق مہر کو ادا کرکے (تاکہ اولاد بھی صلاحیت حاصل کرلے) قومی سرمایہ داری قایم کرلیں۔ اور مردوں کی کمائی سے جس قدر رقوم حاصل آسکیں۔ اُن میں مزید شامل کرلیں اور پھر ہر جان اور ہر مال کو جماعت بندیوں میں لاکر زراعتی۔ تجارتی۔ صنعتی۔ حرفتی۔ تعلیمی۔ ملازمتی اداروں کے قیام سے آپ کیا کچھ نہیں کرسکتے۔ نفی کا سوال تو کم حوصلہ۔ فضول خرچ اور نکمے سرمایہ داروں کو پیش رو بنانے سے حاصل آتا ہے۔ جن پر خود غرضیاں سوار ہو جاتی ہیں۔ جیب شیطان کا حلفیہ قول ہے کہ ہزار عالم کا گمراہ کرنا ایک امتی سے مجھ پر زیادہ آسان ہے۔ تو جہاں شیطان کوئی راہ ہی نہ پاسکے۔ اُسی راستہ پر چلیں۔ قوم کو قوم بنایئں۔ راعین قوم بہرحال سرزمین عرب سے مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو کر وارد شدہ قوم ہے۔ تو جس غرض کے لئے وارد ہوئی ہے۔ اس کو بھی ادا کرنا چاہیئے۔ ہاں طرز عمل میں وہ تمام خوبیاں موجود ہونی لازم ہیں۔ جو راعی یا راعٔی کے الفاظ کی معنوی خوبیوں میں موجود ہیں۔ تو آب و تاب کو عملی زندگی کے اختیار ہو جانے پر اللہ تعالےٰ کی ذات ہی عطا فرمانے والی ہے (جس پر وہ کونسا عقدہ ہے جو وا نہیں سکتا: ہمت کرے اِنسان تو کیا ہو نہیں سکتا۔ اور یا عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی۔ یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے) کے مقولے صادق کریں۔

بہر حال خطۂ ارض کو جنت نشان بنانے پر ہر پیشقدمی کیجئے۔ اور اسی طرح عبادت کو اپنا مشغلہ بنا لیجئے۔ جسطرح اللہ تعالیٰ کی ذات فرما رہی ہے یا اولیٰ اُمت نے اختیار کیئے رکھا فضول طرۂ بازیاں کیا نتائج پیدا کرسکتی ہیں۔ جو خود بناوٹ ہیں۔ اور مادۂ نزہبیت سے خود بھی عاری رکھتی ہیں۔ البتہ وہ شان ضرور پیدا کرنی ہوگی۔ جو مرکزی نگرانی کو آفتاب کی مانند چاند سیاروں اور ستاروں کی طرح قوم کی درخشانی کا باعث بھی ہو۔ اور ہر ایک زندگی کی حفاظت بھی نظام شمسی کی طرح جاری رکھ سکے مانا کہ عام طور پر یہ احساس ہر فرد قوم میں موجود ہے۔ جو عظمت اور رفعت کے اس راز کو سمجھنے میں روکاوٹ کا باعث بنے۔ اس لئے قوانین قدرت سے جس طرح ہر تخم فیضیاب ہو کر نشو حاصل کرتا ہے۔ اور تربیت اور تکمیل کے بعد خدمتِ خلق کو اپنی عبادت قرار دیئے چلا آرہا ہے۔ آپ اس راز کو ہی سمجھیں کہ جب بے حس و حرکت تخمی مادوں کو زندہ کر دکھانے میں آپ کی ہر امداد کامیاب رہتی ہے۔ تو کیا حساس انسانوں میں زندگی نو کی روح پیدا کرنا مشکل ہے۔ اگر اس پر بھی آپ اپنی ہمتوں۔ ارادوں۔ حوصلہ اور عقل کو حرکت میں لانے سے سجھتے ہوں۔ تو ایمان کی علمی وضاحت کے اندر رسولوں کی عملی زندگی پر غور اور فکر کریں۔ کہ کس کسطرح باہمت انسانوں نے بغیر کسی جنگ وجدال کے انسانی دنیا کو اپنی عظمت اور رفعت قایم کرنے کی تعلیم سے متوز کیا۔ اور پھر ایک ایک برگزیدہ انسان نے اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی پر چھوڑ کر عقل اور حوصلہ سے کامیابیوں یا تقدیر کی امداد کو اپنا ہمنوا بنانے کی پیش قدمی کی۔ تو کن کن

طاقتوں یا تجلیات سے اللہ تعالےٰ کی ذات والا صفات نے انہیں منور کیا۔ دینِ خدا اور دینِ اسلام کی وضاحتوں میں جب ایسے تمام سامان موجود کر دیئے گئے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر اسلامی امت دیگر ادیان کے برگزیدہ نبیوں سے زیادہ مرتبہ حاصل کرلیگی۔ اور ہادیٔ اعظم نے اسلامی زندگی قایم کرنے کے لیے جملہ دیگر ادیان کی پیروی کو بھی لازم قرار دیا ہے۔ اور پھر نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی تعلیمات کو اسلامی تعلیم میں شامل کرکے نسلِ انسانی کو یکجہت کرنے کی بشارت بھی موجود ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ نوجہاں نوحؑ کی امداد اللہ تعالےٰ نے لکڑی کی کشتی سے فرمائی۔ حضرت ابراہیمؑ کی امداد قوانین قدرت کو شیوۂ ایمان بنانے۔ اور راضی برضاءِ الٰہی رہنے اور ارادہ پر مضبوطی سے قایم رہنے کے صلہ میں جلتی ہوئی آگ سے فرمائی۔ حضرت موسیٰؑ کو ظالموں کے پنجے سے اپنی قوم کو آزادی دلانے میں بے جان چیزوں کو زندہ ظاہر کرکے اور آبِ رواں سے راہ گذر پیدا کرکے فرمائی۔ اور حضرت عیسیٰؑ کی ذات اعلیٰ اور ارفع نے معذوروں انسانوں اور عناصر کو باکار کرکے زندگی کی نئی روح ڈالکر فرمائی۔ تو کیا وہ ذات اقدس اپنے آخری اور محبوب نبی کی اس تعلیم کو جو ہر ایک مغایرت کو رفع کرکے نسلِ انسانی کو وعدہ شدہ وقت پر اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی میں لانے کا خود ہی وعدہ فرما چکی ہے پورا نہیں فرمائے گی۔ اٹھیں کمرہمت باندھیں۔ خود غرضیوں کو خیرباد کہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کریں۔ ہر کسی سے مغایرت ترک کرکے اپنی حفاظت کے تمام سامان موجود کریں یقیناً ہر قوم۔ ہر حکومت۔ ہر سرمایہ ہی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بھی آپ کی معین و مددگار رہے گی۔ اگر حضرت ابراہیمؑ کی تعلیم کو تمام انسانی دنیا کی پیشوائی کرنی ہے۔ تو جو جو قوم بھی قوانین قدرت کی راہنمائی کی معتقد ہے۔ آپ کے ہر ایک فیصلہ کو جو قوانین قدرت کی روشنی میں ہم آہنگ رہنے پر مبذول کرے قبول کرے گی۔ اور آہستہ آہستہ مغایرت کے تمام سامان رفع کرکے یکجہت ہونا دستور العمل میں داخل کرے گی۔ اور کسی جنگ و جدال کی ضرورت ہی درپیش نہیں رہے گی۔ تو لے برادرانِ قوم اللہ تعالےٰ کی ذات نے دیہات کو یا دیہاتیوں کو جب امن وچین قایم کرنے کا منبع قرار دیئے جانے کی تعلیم موجود کر رکھی ہے۔ اور زمین کا سرسبز و شاداب کرنا بھی ان سامانوں میں سے ہے۔ اور آپ کی نسبت یہ تسلیم کیا جا چکا ہے۔ کہ ایسی قوم تھوڑی سے تھوڑی زمین کی پیداواروں سے کنبہ پروری کر سکتی ہے۔ تو چرواہوں کی حیثیت قایم کرکے زراعت کاری کے ذریعہ واجب الحرض کی قانونی حدود میں انسانی دنیا کو یکجہت کرنے کی ابتدا کریں۔ تاکہ ہر ایک مغایرت برفع ہو۔ اور شیطان کو ہمیشہ کے واسطے دفن کر دیا جاوے۔

دوازدہم:- ہم عہد اور بد عہد قومیں!

تعلیم القرآن کی رو سے جب اس امر کا اظہار ہو چکا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنے ہی نفس سے کائنات عالم کی ہر ایک چیز کو پیدا کیا۔ اور پھر پانی کے وجود سے ہر ایک چیز کا ظہور بھی کیا۔ اور نسلِ انسانی کا وجود بھی پانی کی بوندوں سے تکمیل پذیر ہوتا چلا آرہا ہے۔ اور یہ بھی تعلیم القرآن کے ذریعہ واضح ہو چکا ہے کہ ایک ہی انسان کے وجود سے جمیع نسل انسانی کا آغاز ہوا۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنی ظاہری

اور باطنی طاقتیں نسلِ انسانی کو عطا فرما رکھی ہیں۔ اور اپنے ظاہری اور باطنی علوم سے زمین کی نشانیوں اور انسانی جانوں کی مثالوں سے واضح کرکے اپنی عبادت کے راز سے ہر ایک انسان کو یہ بھی بشارت عطا فرما رکھی ہے۔ کہ دعاؤں کے مفہوم میں انسانی دنیا کو متحد کرکے بمثل نظامِ شمسی جب تنظیم قائم کرنے اور قلم کی امداد سے ہر ایک شخص کے اعمال و افعال یا آمدنی اور خرچ کے ذرائع کی مکمل حفاظت کی جاسکتی ہے۔ اور تعلیم الاسلام کے ذریعہ ایسی تنظیم کے قیام کے لئے ہر انسان کی گفتار۔ رفتار۔ حرکات سکنات اور جذبات یا کلمہ۔ حج۔ (جان کی قربانیوں۔ مال کی قربانیوں) نماز (انسانی جانوں کی یکجہتی) زکوٰۃ (انسانی سرمایہ کی یکجہتی) اور روزہ (انسانی خواہشات کی یکجہتی) کے قوانین کو وضع کرکے ہر پیشہ کے مسلمانوں کو ایک ہی آئین میں لانے کے سامانوں کو بھی موجود کر دیا گیا ہے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس قدر مثالوں پر انسانوں کو متوجہ کیا جا رہا ہے۔ اُن کی روشنی میں کوئی شریف سے شریف گھرانہ اعلیٰ سے اعلیٰ خاندان۔ بڑے سے بڑا حکمت بھرا ادارہ۔ زبردست سے زبردست حکومت دعویٰ گیر ہوسکتی ہے کہ کسی ایک مثال کی طرح ہم عہد ہے۔ یا والیانِ دیہہ۔ والیانِ ملک۔ والیانِ سیاست۔ والیانِ حکمت۔ والیانِ زراعت۔ والیانِ تجارت۔ والیانِ صنعت۔ والیانِ عمل وغیرہ وغیرہ میں پایا جا رہا ہے۔ کہ کہیں بھی اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی کا وہ سماں موجود ہے۔ جس کو دینِ خدا کے ذریعۂ قرآن الحکیم نے واضح کیا ہے یا عملی زندگی کی وہ روانی موجود ہے۔ جو قواعدِ اسلام کی پابند کر رہی ہو۔ ضرورت ہے۔ کہ جسطرح عناصرِ اربعہ امرِ ازلی کی ہم عہدی میں آئے ہوئے اور یکجہت رکھنے کی تنظیم میں پابند دیکھے جا رہے ہیں۔ ہر قوم اپنی اپنی مذہبی پابندیوں کو سنبھالے اور جمیع نسلِ انسانی کے ساتھ یکجہتی کا وجود قائم کرکے خوش حالی اور امن و چین کا دور دورہ قائم کرے اور کسی ایسے شخص۔ ایسی جماعت۔ ایسی قوم سے واسطہ ہی نہ رکھے۔ یالین دین ہی بند کر دے۔ جو نسلِ انسانی کو دائرہ اخوت سے خارج کرنے پر یا ذرائع مغائرت جاری رکھنے اور خودغرضیوں پر مجبور کرے۔ کیونکہ باہمی دشمنی پیدا ہو جانیوالے سامانوں ہی کی وجہ سے نسلِ انسانی کے جدِ امجد کو تکلیفوں میں مبتلا ہونا پڑا اور انہی کو ختم کرکے امن وچین کی سبیل نکالنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوتا چلا آ رہا ہے مگر از حد ظلمت اور از حد جہالت میں گھری ہوئی انسانی دنیا امن وچین کے راستوں پر چلنے سے عاری ہوتی چلی آ رہی ہے اور فتنے۔ فساد۔ قتل اور خونریزیوں کا مشغلہ پسند خاطر بنائے ہوئے ہے۔ جو ذات باری تعالیٰ کی حکومتی پیروی سے بدعہدیوں کے نتیجہ کی سزا کے طور پر ہیں۔ کیونکہ نسلِ انسانی کو اپنی زبان ہی اپنے کردار سے بدعہدی میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔ جن کا خاتمہ قلم کی امداد کے بغیر اور سامان ہائے زندگی کو خدا کی ملکیت قرار دیئے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ اور یہ اہتمام انسان کی اپنی ذمہ داریوں میں ہے جو عقل اور حوصلہ کی زیرِ نگرانی طے ہونگی۔ جن میں سے ایک کی تکمیل ہو چکی ہے۔ اور دوسرے کی ابھی باقی ہے۔ جس پر توجہ ابھی تک مبذول ہی نہیں ہوئی۔ مگر ہو کر رہے گی۔ اور تمام بدعہد قومیں۔ حکومتیں۔ مذہبی ادارے اور افراد۔ جو قانون اللہ العالمین کی خلاف ورزیاں کرنے میں مشغول ہیں راہ راست پر آ جاویں گے۔ ورنہ آگ کا مشغلہ اُن کی تباہی و بربادی کرتا رہے گا۔

ہم عہد اور بد عہد قوموں میں تمیز پیدا کرنے کیلئے یاد رکھنے والی باتیں تاکہ نسل انسانی کی عملی زندگی کو اخوت، یگانگت اور یکجہتی پر لانیکی جو کوشش چلی آرہی ہے۔ پایہ تکمیل کو حاصل کرسکے

انسانی عظمت اور رفعت کا راز تعلیم القرآن کی رو سے ہر ایک شخص کے ذہن اور عقل رسا میں یکجہتی قایم ہوکر عملی زندگی کو اسطرح سدھارتے میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نسلِ انسانی کو زمین پر اپنا نائب بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور اس مرتبہ کی تکمیل کے لئے اپنی ظاہری اور باطنی طاقتوں سے بھی سرفراز فرمایا۔ اور ہر ایک دیگر مخلوق بھی انسان ہی کے ذاتی مفاد کے لئے مخصوص فرمادی نیز ہر ایک چیز کو کار آمد اور پُر منفعت بنانیکی تعلیم سے بھی نسلِ انسانی کو منور کردیا۔ اور خودغرضیوں کا وجود جو نسلِ انسانی میں ظلمت اور جہالت کا باعث ہوکر فتنہ۔ فساد۔ قتل اور خونریزیاں قایم کئے چلا آرہا ہے۔ اُسکو بھی حکمت الٰہی کا ایک عطیہ قرار دیا۔ کیونکہ خودغرضیاں ہی ایک ایسا ذریعہ ہیں۔ جو نسلِ انسانی کے حوصلہ اور عقل میں فراوانی پیدا کرکے اللہ العالمین کے نظام کی پیروی کے لئے اسی آئین سے جو یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری جانوں میں بھی پھر کیا تمکو سوجھ نہیں؟ سبق آموز کرتی ہیں۔ کہ انفرادی اور اتحادی ذمہ داریاں کس کس طرح سرانجام کی جادیں۔ تو ان خودغرضیوں کو بدنام کرنا۔ انسانی عظمت اور رفعت کو بھی بدنام کرنا ہے۔ کیونکہ ہر ایک چیز اور ہر ایک چیز کے علم سے جب مکمل واقفیت حاصل کرلی جاوے۔ تو بجز اتحاد باہمی کے جھگڑا اور فساد موجود ہی نہیں سکتا۔ ہاں جب تک زمین کی نشانیوں اور انسانی جان کے اتحادی اور انفرادی علوم سے ہر شخص پوری طرح آگاہ نہ ہولے۔ انسانوں میں خودغرضیوں کی بناء پر ایک دوسرے کا دشمن ہوجانا بھی ممکن آتا ہے۔ یہ مادہ جو ہر انسان کے اپنے ہی وجود میں ہے۔ تعلیم القرآن کی رو سے شیطان کے نام سے موسوم اور نسلِ انسانی کی گراوٹ کا باعث رہکر ہر ایک تباہی و بربادی کو وجود کئے چلا آرہا ہے اسی تباہی و بربادی خیز مادہ کو نیست و نابود کرنے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی تجلیات سے منور ہوکر ہر ایک چیز کو کار آمد اور پُر منفعت بنانے کی تعلیم سے نسلِ انسانی کو بہرہ ور کرنے کے لئے ہر حصۂ دنیا میں ہر ملک اور ہر قوم کے اندر برگزیدہ انسان رسولوں کے مرتبہ پر فائز ہوکر مبعوث ہوئے۔ جن سب کی تعلیم کا لبِ لباب تعلیم القرآن کے مطابق کتاب ہذا میں عام فہم الفاظ میں موجود کردیا گیا ہے۔ اور جس کی رو سے بالآخر انسانی دنیا کو یکجہتی پر آنا ہے۔

رسولوں کے ذریعہ آئی ہوئی تعلیم کا مطالعہ جو نسلِ انسانی کو یکجان بنانے پر دلالت کرتا ہے

جب اس تمام تر تعلیم پر جو دینِ خدا کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات نے اپنے برگزیدہ انسانوں کے ذریعہ ظلمت اور جہالت میں گرفتار انسانوں کی راہنمائی کے واسطے ارسال فرمائی۔ نہایت غور اور دوربینی سے مطالعہ کیا جاوے تو صاف طور پر عیاں ہوجاتا ہے۔ کہ ہر ایک رسول کی تعلیم اور عملی زندگی پُر امن ذرائع سے ہی اپنی اپنی اُمتوں کے یکجہت رکھنے پر مبذول رہی ہے۔ اور جو قوم بھی تباہ و برباد ہوئی ہے۔ وہ خیالات اور اعمال میں اختلاف پیدا ہوجانیکی کی وجہ سے اپنی ہی خواہشات کے زیر اثر آکر ہوتی ہے۔ اسی لئے ابتداء آفرینش نسل انسانی سے برگزیدہ انسانوں نے قوانینِ قدرت پر عامل کرنے کی جدوجہد کو زمین کی نشانیوں اور انسانی جان کو پایدار دلیل قرار دیکر پراگندہ خیال

جاہل انسانوں کو جو جن کے نام سے تعلیم القرآن میں موسوم چلے آتے ہیں۔ اور سمجھدار انسان جن کو تعلیم القرآن میں انس کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ ایک ہی طریقۂ تعلیم اور عمل سے راہنمائی فرمائی

انس کے نام سے جو انسانی دنیا موسوم ہے۔ اُن سب کی ہم عہدی جو جاہل انسانوں کی راہنمائی پر مامور ہو کر جمیع نسل انسانی کو ہم خیال اور ہم آہنگ کرنے پر راغب کرتی ہے

۱۔ سب رسولوں کی طرف توحید کی وحی آئی۔
۲۔ رسول بغیر حکم خدا کوئی نشان نہیں لا سکتے۔
۳۔ رسول اس لئے بھیجے گئے۔ کہ اُن کی اطاعت کی جاوے۔
۴۔ رسولوں کا دشمن کافر ہے۔
۵۔ ہر رسول کی زبان اس کی قوم کی زبان تھی۔
۶۔ ہر امت کے لئے ایک رسول۔
۷۔ ہر امت کی جدا جدا شریعت۔
۸۔ تمام رسولوں کا یکساں درجہ۔

جن کے نام جو انسانی دنیا موسوم ہے اُن کی گمراہیاں جن میں جاہل اور سمجھدار ہر دو قسم کے انسان شامل ہیں اور بجز خود غرضیوں کی تکمیل کے امن و چین قائم کرنے نہیں باعث مزاحمت ہیں

۱۔ مشترکہ اغراض میں بھی یکجہتی کا قائم نہ کرنا۔
۲۔ جن اسباب کی رو سے تباہی لازم آتی ہے۔ اُن سے واقف ہو کر بھی بچاؤ کی سبیل کا اختیار نہ کرنا۔
۳۔ جب مختلف الخیال ہونے سے دشمنی اور عداوت پیدا ہو کر تباہی وارد ہوتی ہے۔ تو یکجہتی کا اختیار نہ کرنا۔
۴۔ جو جو اشیاء وسائل ترقی کا جزو ہیں۔ اُن کی غور و پرداخت سے غافل اور گمراہ ہونا۔
۵۔ نسلی ترقی کرنے والے عناصر کو فضول جان کر ضایع کرنا
۶۔ وسائل معاشرت وتقسیم اشیاء معاشرت میں مغایرت پیدا کرنا۔
۷۔ قوانین قدرت کی فہمید اور پیروی سے انحراف کرنا۔
۸۔ گذشتہ قوموں کے حالات سے سبق آموز ہو کر عبرت کا حاصل نہ کرنا۔
۹۔ ہر کام کو شروع کرنے سے پہلے کائنات عالم کے نظام سے سبق آموز ہونے سے منکر رہنا۔
۱۰۔ ملکی سیاحت سے تباہی خیز مناظر پر غور اور فکر کرکے بچاؤ کے لئے احسن ترین تدابیر کا عمل میں لانا۔

۱۱- شیر خوار بچوں تک سے نصیحت آموز ہوکر اصلاح کو قبول نہ کرنا۔
۱۲- ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پُر منفعت بنانے سے منکر رہنا۔
۱۳- جس قدر کاروبار انسانوں کے ذریعہ سرانجام پاتے ہیں۔ ان سب کو اتحادی نظام میں لانے سے کنارہ کش رہنا۔
۱۴- خطۂ ارض کو سرسبز و شاداب کر کے رزق میں فراوانی کے سامانوں کی بہم رسانی یا موجودہ سامانوں کے استعمال میں غفلت۔ کوتاہی یا رخنہ اندازیاں کرنا۔
۱۵ خود غرضی کے محدود دائرہ میں اسیر رہکر وسائل روزی اور حصول امن کے ذرائع قائم کرنے میں کنارہ کشی اختیار کرنا۔
۱۶- جو لوگ آئین رب العالمین پر دن رات عامل رہکر پُر امن نظام زندگی کے وسائل بہم پونچانے میں مصروف ہیں۔ اُن کی عملی زندگی کو حقارت اور نفرت انگیز خیال کر کے اُن کی بہبودی سے دست کش ہونا۔
۱۷- دانا اور پختہ کار انسانوں کا اللہ تعالیٰ کے نظام کی وسعت سے سبق آموز نہ رہکر اپنی ذاتی اغراض کی وسعت میں مصروف رہنا۔
۱۸- مذاہب عالم میں اختلافات کو ذمہ داریوں کی حدود سے باہر لیجا کر تفریق پیدا کر نیکی بُری رسومات کو پیدا کرنا۔

ظلمت اور جہالت میں جن و انس یا جاہل اور سمجھدار انسانوں کی جماعتوں کے مساوی طور پر شامل ہونے کے ثبوت

۱- حضرت نوحؑ کی قوم ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنے کی تدابیر پر بضد اور متکبر تھی۔ اور اپنے بچاؤ کی سبیل کی محتاج تک نہ تھی۔ جن میں سے وہی سلامتی حاصل کر سکے۔ جو عاقبت بین انسان کے زیر فرمان اپنے بچاؤ کی سبیل قائم کرنے میں متحد الخیال اور متحد العمل ہوئے۔ اور باقی سب کے سب غرقاب ہوئے

۲- قوم عاد قوانین قدرت کی فہمید اور پیروی سے منحرف تھی اور خود ساختہ آئین و قوانین کے تحت ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو مغلوب کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتا تھا۔ جب انہی میں سے ایک انسان حضرت ہودؑ نے اُن کو یکجہت رہکر تمام قوم کو خوش حال رکھنے کی طرف رجوع دلایا۔ اور قوم نوحؑ کی مثال پیش کی۔ کہ کہیں قوم نوح جیسی تباہی تم پر نازل نہ ہو۔ تو قوم کی اس خواہش کو کہ جس سے تو ڈراتا ہے اگر سچا ہے تو لے آ۔ یہ قوم بھی تباہ و برباد ہوئی۔

۳- قوم ثمود جو قوم عاد کے بعد جانشین ہوئی۔ اس قوم نے زمین اور پانی کو انفرادی ملکیت قرار دیکر قوم کو یکجہتی کے دائرہ سے خارج کر دیا۔ یہاں تک کہ مویشیوں کو غذا اور پانی کا میسر آنا بھی بند ہو گیا۔ تب انہی میں سے ایک انسان حضرت صالحؑ نے اِن کو روکا۔ اور ایک اونٹنی کو وسیلہ بنا کر کھلا چرنے اور پانی پینے کے لئے چھوڑ دیا۔ مگر قوم نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے۔ تاکہ اُن کی زمینوں میں چل پھر بھی نہ سکے۔ اور نہ پانی پی سکے۔ اور قوم نوح و قوم عاد کے انجام کو مدنظر رکھنے سے انکار بھی کیا۔ اور اپنے ہی خود ساختہ آئین و قوانین

کے پابند رہے۔ اور صالحؑ اور اُس کے گھر والوں پر شبخون مارنے کا ارادہ کیا۔ جس پر یہ قوم تباہ و برباد ہوئی

۴- قوم مدین } جو قوم نوح - قوم عاد قوم ثمود اور قوم لوط کے بعد طاقتور قوم تھی۔ لوگوں کو ڈرانے دھمکانے اور زمین اور زمین کی پیداواروں کی تقسیم اور ناپ اور تول میں ناجائز دست و برد کرنیکی عادی تھی۔ جب انہی میں سے ایک انسان حضرت شعیبؑ نے اِن کو روکا اور ہدایت کی کہ میں ڈرتا ہوں۔ کہیں گذشتہ تباہ و برباد شدہ قوموں جیسی مصیبت تم پر نہ آجائے۔ تو قوم نے آپ کی ہدایات کو ماننے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ اگر تو سچا ہے۔ تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دے۔ جس پر اللہ تعالےٰ نے ان کو مردہ کر دیا۔

۵- قوم لوط } آپ کی قوم فسق و فجور میں اپنی طاقتیں ضایع کرنے میں مصروف تھی۔ جن سے آپ نے اپنی قوم کو روکا کہ مردوں سے شہوت رانی آئین قدرت کے منافی اور نتیجہ خیز ہونیکی بجائے جہالت اور ظلمت پر غالب کرنے والی ہے۔ مگر قوم اِن بدعادتوں کو چھوڑنے پر آمادہ نہ تھی۔ بلکہ ایک موقع پر معزز مہمان جب آپ کے پاس آئے۔ تو آپ ناخوش اور دل تنگ ہوئے۔ اور کہا یہ بڑا سخت دن ہے۔ کیونکہ آپ کی قوم کے لوگ آپ کے پاس دوڑے آئے اور جو بُرے کام وہ پہلے سے کیا کرتے تھے۔ اُس فعل بد کے لئے معزز مہمانوں کا آپ سے مطالبہ کیا۔ جس پر آپ نے کہا۔ یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں۔ وہ تمہارے لئے زیادہ پاک ہیں۔ اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی شائستہ آدمی نہیں۔ گویا ایک پاک نفس انسان کی طرف سے بُرے فعل کرنے والوں کو بدیوں سے روکنے کی انتہائی تدبیر تھی۔ جس پر اس کی قوم کے بداعمال انسانوں کا جواب کہ تیری بیٹیوں میں ہمارا کچھ حق نہیں۔ جو ہم چاہتے ہیں تو جانتا ہے۔ تو آپ کی یہ معذوری کہ کاش تمہارے مقابلہ میں مجھے قوت ہوتی۔ یا میں کسی محکم آسرے میں جا بیٹھتا۔ گویا بداعمال لوگوں کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے غائبانہ امداد حاصل کرنیکی دعوت تھی۔ جس پر تیز ہوا اور کھنگروں کی بارش سے یہ قوم تباہ ہوئی۔

۶- قوم ابراہیم } آپ کی قوم ایک ایسے حاکم کی حکومت میں بستی تھی۔ جہاں بجز خدا بتوں کو خالق تصور کر کے ہر ایک فرقہ اپنے اپنے خاندانی بُت سے اپنی اپنی حاجات پوری کرانیکی عبادتوں میں مصروف تھا۔ تو آپ نے خود ساختہ بتوں کی مذمت اور نشانات زمین و آسمان سے اِن کے بنانے والوں اور اس نظام کے چلانے والے کی حکمت معلوم کر کے اپنی قوم اور حاکم وقت کو دینِ خدا پر لانے کی تلقین شروع کی اور خود ساختہ بتوں اور خود غرضیوں کو اللہ تعالیٰ کی صفت رحمان کے سامانوں سے خارج قرار دیکر اُن کی پرستش سے روکا۔ اور دل کو پاکیزہ اور بے عیب رکھنے کی اپنی قوم اور باپ کو تلقین کر کے پاک اور ناپاک اعمال کی جزاء و سزا پر وضاحت فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رزق رساں صفت اور گذشتہ اُمتوں کے تباہی آور خیالات اور اعمال اور موجودہ زمانہ کے خیالات و حالات کو غور اور فکر میں لا کر ایک ہی معبود حقیقی کے آئین کی پیروی پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے اپنی احسن ترین تدبیر سے بتوں کو توڑ کر واضح کیا۔ کہ جو اپنی حفاظت خود نہیں کر سکتے۔ دوسروں کی کیا مدد کریں گے۔ جس پر کافروں نے آپ کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالکر آپ کے خدا کو امتحان میں لیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی ذات نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ اور اس استقلال کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات نے آپ کو نیک بیٹا (اسمعیلؑ) عطاء کیا۔ آپ علوم غیب سے مرکزِ اتحاد (خانہ کعبہ) کی عظمت اور موقعہ معلوم کر کے اپنی بیوی اور نوزائیدہ بچہ کو بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آئے اور یہ بنیاد قائم کی۔

کہ جنگلوں اور بیابانوں کو پُرمنفعت بنانے کی تنظیم ہی نسلِ انسانی کو پُرامن زندگی قایم کرنے کا موجب ہوگی۔ جہاں دنیا کے ہر حصہ میں بسنے والے ایک ہی آئین کی بندش میں آکر ہر ایک دشمنی پیدا کرنے والی روش کو خیرباد کہہ سکیں گے۔

آپ کی تعلیم کہ دل کی خودغرضانہ خواہشات سے پاکیزگی خدا کی راہ میں ہر امتحان سے کامیاب کردکھاتی ہے اور خواب میں بشارت کا کام دیتی ہے۔ آپ نے جب خواب میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا۔ تو بیٹے کو کہا کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں۔ کہ تجھے ذبح کررہا ہوں۔ پس غور کر تیری کیا رائے ہے۔ کہا اے باپ جو تجھے حکم کیا جاتا ہے تو اُسے کرگذر۔ انشاءاللہ تو مجھے صابروں میں پائے گا۔ پھر جب دونوں نے حکم مانا۔ اور اس کو ماتھے کے بل گرادیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی ذات نے پکارا۔ کہ اے ابراہیم تونے خواب سچ کردکھایا۔ بیشک یہی صریح آزمایش ہے اور یوں نیکوں کو بدلہ مل جاتا ہے۔ جس پر اللہ تعالےٰ کی ذات نے ایک بڑی قربانی کے ساتھ اس کا فدیہ دیا۔ جو خانۂ خدا یا مرکزِ اتحاد پر ہر حصۂ دنیا کے مسلمانوں کو گفتار۔ رفتار۔ حرکات۔ سکنات اور جذبات کے ایک ہی آئین پر لائے جانے کی تعلیم حاصل کرنے کا مرکز قرار دیا جانے کی ایک تدبیر تھی۔ آپ نے تعلیم کیا کہ منکرانِ دینِ خدا سے قطع تعلق ہی باعثِ نجات رہتا ہے۔ اور مشرکوں یا دینِ خدا کے دشمنوں سے قطعاً پرہیز رکھا جاوے۔ جنبی مہمانوں کو سامانِ ضیافت پیش کئے جانیکی تعلیم جاری فرمائی۔ اور خانہ کعبہ کی تعمیر سے جملہ بنی نوع انسانی کو ایک اخوت اور یکجہتی میں لانے کا سامان تیار کیا۔ جس پر آپ کو کل جہان کے لوگوں کے لئے پیشوا قرار دیا گیا۔

نماز باجماعت بندیوں کو حصولِ رحمت وفضل کا وسیلہ قرار دیکر جمیع نسلِ انسانی کو علم وعمل میں یکجہت رہنے اور ایک سایہ میں جمع رکھنے کی تعلیم کو جاری کیا۔ چارپایوں میں سے بعض کو حیثیت میں لانا اور خدا کی نشانیوں پر متوجہ رہکر دلی پاکیزگی کا حاصل کرنا لازم قرار دیا۔

۷۔ قوم ابراہیم کے باقی حالات } جو حضرت اسماعیلؑ۔ حضرت اسحاقؑ۔ حضرت یعقوبؑ۔ حضرت یوسفؑ۔ اور آپ کے گیاراں بھائیوں۔ حضرت ذوالقرنینؑ۔ حضرت الیاسؑ۔ حضرت ایوبؑ۔ حضرت لقمانؑ۔ حضرت یونسؑ۔ حضرت ادریسؑ۔ حضرت الیسعؑ۔ حضرت ذوالکفلؑ۔ حضرت داؤدؑ۔ حضرت سلیمانؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت ہارونؑ۔ حضرت ذکریاؑ۔ حضرت یحییٰؑ۔ حضرت مریم صدیقہؑ۔ اور حضرت عیسیٰؑ۔ اور ختم المرسلین وختم الانبیاء حضرت محمدؐ کے زیرِ عنوان دیباچہ کے طور پر رسولوں کے بیان میں درج ہیں۔ مطالعہ میں لاویں۔ تو ہر ایک حقیقت واضح ہوجاتی ہے۔ کہ حاکم اور محکوم اور ظالم اور مظلوم کو یکجہت رکھنے کے جس قدر آئین وقوانین وضع شدہ ہیں۔ ان سب کا دارومدار زمین کی نشانیوں اور انسانی جان کے پردوں میں اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی کا جو نظام موجود چلا آرہا ہے۔ انہی کی وضاحت پر مبنی ہے۔ اور جہاں جہاں بھی تعلیم القرآن سے انحراف کیا جارہا ہے۔ وعدہ شدہ وقت پر گمراہ قوموں کا اپنی ہی پیدا کردہ آگ میں تباہ وبرباد ہونا بھی یقینی ہے۔ اور اب تو یہی منزل یقین مناظرِ جنگ ۱۹۱۴-۱۸ء اور ۱۹۳۹-۴۵ء کی نشانیوں کی رو سے تعلیم القرآن کی صداقت پر بھی بنی آچکی ہے۔ تو ان ظاہر نشانیوں کو نہ سمجھتے ہوئے اور قرآن کریم کے واضح قصوں پر عمل نہ کرنے ہوئے جس خطۂ ارض والے بھی لوٹ کھسوٹ کو خودساختہ آئین کے ذریعہ جاری رکھیں گے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے ذلت اور خواریوں میں مبتلا رہیں گے۔

آئینِ خدا کھلے ہوئے اور کشادہ ورقوں میں

اسی لئے ہر انسان کی راہنمائی کے لئے کھلے ہوئے اور کشادہ اوراق کو مطالعہ میں لاکر دینِ خدا کی پیروی پر قایم ہونیکی طرف رجوع دلایا جا رہا ہے۔ جن سے دنیا اور آخرت یا بہشت اور دوزخ کے معانی کو سمجھنا نہایت آسان ہو جاتا ہے کیونکہ دشمنی پیدا کرنیوالی خرابیوں کے موجود رہنے سے جب امن وچین قایم رہ ہی نہیں سکتا۔ بلکہ حسد۔ کینہ اور ہوس وطمع ایک دوسرے کی نقصان رسانی پر توجہ قایم رکھنے کا مستقل شیوہ اختیار کر کے انسانی روحوں کو بھی یہی جرایم اس قدر ناپاک کئے رہتے ہیں۔

علم الارواح کہ بعد از مرگ بھی ایسی روحیں اپنی ہوس رانی کی تکمیل میں بھٹکتی رہتی ہیں۔ اور انہیں کبھی سکون حاصل نہیں ہوتا۔ جسکو فی زمانہ علم الارواح یا مسمریزم کے جاننے والوں نے ثابت کر لیا ہے کہ ہر عامل کے لئے اشد ضروری ہے۔ کہ جب بھی مردہ انسانوں کی روحوں سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کا انتظام کیا جاوے۔ تو مکان کے ہر ایک طرف اور ہر ایک چیز کو ڈھانپ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ کھانے پینے کی چیزوں کے کھلا رکھنے سے بد روحیں اپنا اثر ان میں چھوڑ جاتی ہیں۔ جو ایسی روحوں کے تکالیف میں مبتلا رہنے کی شہادت ہے۔ اور مسلمانوں کے عام رواج یا معمول کے اندر ہر جمعرات کو اپنے مرے ہوئے بزرگوں کے نام پر کھانا اور کپڑے غریبوں اور مساکین میں تقسیم کرنا اور جلانے کا تیل مسجدوں کے لئے بہم پہنچانا جاری چلا آرہا ہے۔ یہ بھی اسی غرض کے لئے ہے۔ کہ مقررہ یوم پر مرے ہوئے بزرگوں کی روحوں کو اپنی نسل کے ایسے افعال سے سکون واطمینان یا امن وچین حاصل ہوتا ہے۔ جو بزرگوں کی خدمت قرار دیا جاکر موجودہ نسلوں کو نیک روی اختیار کرنے کا گویا ایک سامان ہے۔ جن سے روحوں میں پاکیزگی حاصل آتی ہے۔ یا ایک محاسبہ کی تفسیر ہے۔ جس کے ذریعہ نسلِ انسانی کو آسودہ حال اور پُر امن زندگی قایم کر کے مردہ روحوں اور زندہ انسانوں میں رابطۂ اتحاد قایم رکھنے کی تنظیم قایم کی گئی ہے۔ اور یہ وہی تعلیم ہے۔ جو حضرت نوحؑ کی دعاؤں میں بھی موجود ہے۔ اور حضرتِ ابراہیمؑ۔ حضرتِ موسیٰؑ اور حضرتِ عیسیٰؑ کے عقاید اور عملی زندگی میں بھی۔ اور تعلیم القرآن میں بھی۔ جو کہ دعاؤں کی تنظیم درحقیقت نسلِ انسانی کو متحد الخیال اور متحد العمل کرنیکی تعلیم ہے۔ اور (یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں اور تمہاری جانوں میں بھی۔ پھر کیا تم کو سوجھ نہیں؟) قانونِ قدرت کی پیروی (عبادت) بھی سکھلاتی ہے۔ ہر دو مثالیں زمین کی نشانیوں اور انسانی جان کے نظریوں کے اندر پائی کو ایسی تنظیم میں لانے کا سبق بھی موجود رکھتی ہیں جس سے ہر چیز یا ہر عضو انسانی زندگی اور تربیت کے سامان حاصل کر کے پُر منفعت منزل حاصل کرتی ہے۔ اور اس پُر منفعت منزل تک پہنچانے میں۔ حرارت۔ ہوا۔ اور مٹی کے عناصر کی ہم آہنگی جس نہج پر کارفرما ہے۔ اسی نہج پر متوجہ ہو کر نسلِ انسانی کی اتحادی زندگی کا قیام لازم آتا ہے۔ اس لئے نسلِ انسانی کو دعاؤں یا تدبیروں کے ذریعہ ہم خیال کر کے ہم عہد رہنے کے وہ اصول وضع ہوئے۔ جن پر حکومتی نظام عمل میں لایا گیا۔ تاکہ باسمجھ انسانوں کے ذریعہ ایسی حکمتوں کو اختیار کیا جاوے۔ جو بے سمجھ انسانوں کی جماعتوں کو اسی طرح مصروفِ کار رکھکر یکجہت اور یکجان ہونے پر لے آویں۔ جنکی مثال زمین کی نشانیوں اور انسانی جان کی تنظیم میں بظاہر اور بباطن

کارفرما ہے۔ تاکہ آقا اور غلام - حاکم اور محکوم - اخوت اور یگانگت کا ایک ہی پردہ اوڑھ کر ہر ایک چیز کی تکمیل اور ہر چیز کو پُرمنفعت بنانے میں متحد رہیں - اور کفایت شعاری کی تعلیم جاری کرنے کا ایسا نظام قائم ہو۔ جو ہر ایک انسان کے روزانہ مصارف کی پوری طرح حفاظت کرکے کسی ایک کو بھی فضول خرچی کی طرف راغب نہ ہونے دے۔ اور جو کوئی بھی اپنی کمائی پر آپ قادر آکر دوسروں کی امداد دہی میں جماعت کے احترام کو قائم رکھے اُن میں اور ایسے انسانوں میں جو اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کاروباری زندگی سے گریزاں رہکر دوسروں کی کمائی پر غاصبانہ حملہ کریں - اور آئین جماعت کے برخلاف عمل پیرا ہوں۔ حضرت سلیمانؑ کے نظام کی پیروی میں اُن کو زنجیروں میں جکڑ کر اور امن پسند دنیا سے علیحدہ رکھکر بجبر کام لیا جاوے - تاآنکہ وہ بھی امن پسند انسان بن جاویں۔ اسبارہ میں کہ ظالمانہ طرزِ عمل رکھنے والوں کی جانچ پڑتال کسطرح ہو۔ ہر بستی والے جس کسی کو بھی امن پسند زندگی سے گریز کرتے معلوم کریں - بستی والوں کی رائے کی طرح عزت و توقیر کی جاوے - اور ایسی عدالتوں تک جانے ہی نہ دیا جاوے - جہاں سالہائے سال کی مقدمہ بازیاں وہ نتیجہ پیدا نہیں کرسکتیں جن پر دیہاتی پنچائتیں آناً فاناً پہنچ جاتی ہیں - اور جہاں کا حسابی ریکارڈ بھی کہ ہر فرد کی ذمہ واریاں اور آمدنی و خرچ کے ذرائع کیا کیا ہیں - دیہاتی زندگی کے سدھار کا ضامن ہو سکتا ہے - اور ہر مذہب کے علمایانِ دین اور مشائخ عظام کی ذمہ داریاں بھی ہر مذہبی آئین و قوانین کی حفاظت کرتی ہوئیں اپنے اپنے پیروانِ مذہب کے وسائل معاشرت کے بہم پونچانے اور ہر بشر کو مجالسِ رزم و بزم کا ماہر کرکے مرکزی حکومت کے ذریعہ بڑھتی ہوئی نسل انسانی کو مصروف بکار رکھنے کی ضروریات بہم پہنچانے پر بھی قادر رہیں گی - اور اس طرح سے وہ سرمایہ جو ظالموں کے تدارک پر خرچ کرنے کی بنا، اور پُرامن نظام زندگی قایم کرنے سے محروم چلا آرہا ہے - اور پختہ مغز انسانوں کی بجائے بداندیش ارکانِ حکومت کو ظلمت اور جہالت میں بھی مبتلا کرتا چلا آرہا ہے - اتحاد اور ترقی حاصل کرنے والے کاموں میں صرف ہوگا - اور چوری - مکاری وغیرہ وغیرہ کی تمام بدعادتیں بند ہوجاوینگی جبکہ ہر ایک بستی اور ہر حکومت کے نظام کی نگرانی قوانین قدرت کے بیان کردہ کھلے اوراق کی روشنی سے ذریعہ ہوتی رہیگی - اور پھر تعلیم القرآن اور دین اسلام کی ہدایات بھی شامل حال رہیں گی - اور یہ بھی کہ ابتداء عہد اسلام میں جب تک ہر ایک سرمایہ داری اور معاشرتی کاروبار اور ضروریات کی تقسیم میں حاکم اور محکوم ایک اخوت میں مربوط رہے - اور ایک تنِ واحد یا کباز کی تعلیم نے جو ان پڑھ اور یتیم ہونے کے اوصاف سے بھی متصف تھا - کابل سے لیکر لغزلیہ کی مغربی حدود تک چند ہی سالوں میں جاہل انسانوں کی ہی امداد سے وہ کچھ کر دکھایا - جس سے تمام دنیا کی یکجہتی قریب تر ہوگئی - مگر جب بھی نظام حکومت نے سرمایہ داروں کے آغوش میں پناہ لی - تو اس امتیاز نے جو سرمایہ داروں اور حاکموں نے دیگر مخلوق سے تفریق پیدا کرکے باہمی نفرت انگیزیوں سے اتحاد کو نفاق میں تبدیل کرکے دین اسلام کو اس نتیجہ پر پہنچا دیا - کہ آج ہر طرف اسلام کے نام لیواؤں کو ایک کمزور قوم کے افراد میں شمار کیا جارہا ہے - جو دینِ اسلام سے ناواقفیت اور صلاحیت کی منازل سے دوری حاصل کرنے کی وجوہات کی بناء پر ہے - نظام نو کی بنیاد انہی سامانوں پر رکھی جاوے - جس سے قوم کا ہر جھگڑا قومی عدالتوں ہی میں طے ہو - اور ہر ضرورت قوم ہی کی مجالسِ منتظمہ کے وساطت سے طے کی جاوے - اور کوئی فرد قوم

بیکار نہ رہ سکے۔ اور نہ ہی قوم کے کسی ایک فرد کی جہالت قوم کی منزلت کو گزند پہنچا سکے۔ اور بڑھتی ہوئی نسلوں کے واسطے ذرایع معاش تلاش کرنے میں حکومت سے امداد حاصل کرنا آسان ہو جاوے جو ہر مال اور ہر جان کو صف بندیوں میں لا کر نظام حکومت کے ہر ایک آئین کی پابندی میں لانے سے حاصل آتا ہے۔ اسواسطے دیہاتی نظام کو ایک آئین کا پابند رکھنے کے واسطے ایسی مجلسی تنظیم قایم کیجاوے جو اپنی ضروریات کی بہم رسانی جن کا حکومت کی وساطت سے حاصل کرنا یا فالتو اشیار کی فرد خت کا نظام اپنی نگرانی میں لیکر اپنی ہر ایک ضرورت کے سمجھنے اور اس کے پورا کرنے پر قادر رہے۔ اور ہر آن ملحوظ خاطر رہے۔ کہ آخرت یا انجام کو کسطرح بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اور قوم کو زندہ رکھنے کے کن کن سامانوں کا قومی اقتدار میں رکھنا ضروری ہے۔

اگر موجودہ زمانہ کی تمام خرابیاں سرمایہ دارانہ بخل رسرمایہ دارانہ تکبر رسرمایہ دارانہ رعونت رسرمایہ دارانہ مکر و فریب سے خدمت خلق یا اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور کار آمد کر کے پُر منفعت منازل تک پہنچانے کی حقیقتوں سے قاصر ہیں۔ تو عقل اور حوصلہ میں فراوانی پیدا کر کے ہر فرد قوم کو اس طرح بیدار کر دیا جاوے۔ جس سے ہر ایک انسان ہر ایک زمین۔ ہر ایک مویشی۔ ہر ایک مکان۔ ہر ایک زراعت رہر ایک تجارت۔ ہر ایک تعلیم اقتدار قومی میں کر لی جاوے۔ جو پُر منفعت منزل تک پہنچکر خدمت خلق میں مصروف رہے۔ اور کوئی چیز نہ تو رائیگاں جاوے اور نہ فضول تصور کی جاوے۔ بلکہ ہر چیز کو کار آمد بنانے کا ہر سامان موجود رہے۔

انسانوں اور اشیار کی پُر عظمت طاقتیں

انسان کی پُر عظمت زندگی کا راز جس قدر عقل اور حوصلہ کی ایسی فراوانی میں ہے۔ جو کائنات عالم کی ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل پر پہنچا کر اس طرح پُر منفعت بنا دے۔ جن کی بنا پر ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے وسیع وسایل ہمیشہ کار آمد آتے رہیں۔ اور ہر ایک مخلوق فیض یاب رہے۔ وہ دولت اور اولاد کی ایسی فراوانی میں نہیں۔ جن سے دیگر مخلوق کی پُر منفعت طاقتیں معطل ہو جاویں۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم القرآن ہر ایک سرمایہ کو ملکیت خدا قرار دیکر انسانی جدوجہد میں عقل اور حوصلہ کی یکجہتی سے ایسی فراوانی پیدا کرنے کی تلقین فرما رہی ہے۔ جو مغائرت پیدا کرنے والے ہر ایک انسان کو ملیا میٹ کر دے۔ اور ہر ایک چیز کو پُر منفعت بنانے پر اس طرح مائل رکھے کہ ہر ایک انسان کو وافر سے وافر سامان زندگی میسر ہوتے رہیں۔ اور دشمنی پیدا کرنے والا کوئی سامان موجود ہی نہ رہے اس نقطہ کا صحیح حل تاریخ عالم کے مطالعہ سے جو نتایج پیدا کرتا ہے۔ وہ یہی ہیں۔ کہ پیشتر ازیں وہی کامیاب رہے ہیں۔ جنہوں نے زمین کی نشانیوں اور ان کی وجود کی جملہ طاقتوں میں یکجہتی قایم رکھنے والے سامانوں سے سبق آموز ہو کر اللہ تعالے کی صفت رب کو کبھی ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے ساتھ یکجہت رہنا ذہن نشین کر کے اپنے آپ کو مخلوق خدا کی دل آزاری سے الگ رکھا۔ اور اپنی کمائی سے ہی اپنے وجود کی پرورش جاری رکھی۔ اور حتی الامکان دیگر مخلوق کی خدمت سے گریز نہیں کیا گو رسولوں کی عملی زندگی میں ہر ایک ایسی شہادت

موجود ہے۔ جو قوانین قدرت کی روانی پر آنیوالے زمانہ کے حالات سے باخبر رکھنے کی حقیقتیں آشکارہ فرما رہی ہے
مگر ان حقائق کی بجائے ہندوستان کے ہر حصہ میں ایسی ایسی یادگاریں اور کہاوتیں موجود چلی آرہی ہیں۔ جن سے
ہر مذہب و ملت میں نہایت آسانی سے اطمینان ہو جاتا ہے۔ کہ جو کوئی بھی اپنے آپ کو خدمتِ خلق کے لئے
وقف کرکے ہر ایک مغائرت کو رفع کردے۔ دوامی زندگی حاصل کرنے والے انسانوں کی صف میں جا شامل
ہوتا ہے۔ اور کوئی لغزش اس صف میں جانے سے انہیں روک بھی نہیں سکتی اور دولت کی
حرص و ہوا کے اسیروں کو بھی اُن کا لوہا ماننا پڑتا ہے۔ جوکہ ہر مذہب اور ملت کے راہنماؤں نے اپنے
پیروں کو پابند کیا ہے۔ کہ ایک خاص غرض کو ملحوظ رکھکر یا اپنے فرائض منصبی میں شامل کرکے خدمتِ خلق
کے سلسلہ میں منہمک ہوں۔ جبکہ انبیاء کی عملی زندگی۔ مظاہرات عالم اور انسان کی ظاہری اور باطنی
طاقتوں کو بطور مثال پیش کرکے تعلیم القرآن کے ذریعہ واضح کیا جا رہا ہے۔ اور مشترکہ غرض ہوا۔ حرارت۔
مٹی اور پانی کو متحد رکھکر ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل تک پہنچا لنے اور پُر منفعت بنانے میں مرکوز ہے۔ جن
سے تقدیر کی امداد کو یقینی کرلیا جاتا ہے۔ اور تقدیر کی امداد کا حصول اللہ تعالیٰ کی صفت ربّ کی ذمہ داریوں کی
تکمیل ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اور اسی صفتِ رب کے ماتحت انسان اللہ تعالیٰ کے نائب کے مرتبہ پر مامور
ہے۔ تو اس بات کا فیصلہ کہ فی الواقع طور پر نسل انسانی میں سے جو جماعت ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کو حدِ اعتدال
تک ہر ایک چیز کی پرورش میں سمجھتی ہوئی استعمال کرتی چلی آرہی ہے۔ وہی نائب خدا کہلانے کی مستحق ہے۔
اور باقی جماعتیں جو اس منصب نیابت پر سرفراز قوم کی اعانت اور امداد فرما رہی ہیں۔ بحیثیت عناصر کے ہیں
جن میں سورج۔ چاند۔ سیاروں اور ستاروں جیسے درختاں حیثیت رکھنے والے ارکان حکومت بھی ہیں
جو اپنی بدلتی رہنے والی رفتاروں کی طرح ہمیشہ بدلتے چلے آرہے ہیں۔ کیونکہ جب سورج اپنی آتشی علاوہ
میں خود غرض نہیں۔ بلکہ پانی کو بخارات کی صورت میں بلندیوں پر لیجانے کا اس کا فعل ہر ایک زندگی کی نشو ونما
کا ذریعہ بنکر دکھا رہا ہے۔ اور چاند سیارے اور ستارے اپنی پانیوں کو جو سورج بخارات کی صورت میں
بلندیوں پر لیجاتا ہے۔ منجمد کرکے ہر ایک زندگی کی نشو ونما کے لئے واپس پہنچا کر ہر ایک زندگی کو ٹھوس
بھی بناتے چلے آرہے ہیں۔ تو جس نظام حکومت میں یہ احسنت قائم ہی نہ کی جاوے۔ اس کا تباہ و برباد
ہونا بھی غیر یقینی نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ حکومتیں عناصر میں بوسیدگی کی طرح بوسیدہ ہو کر ختم ہوتی چلی آرہی
ہیں۔ مگر جس فرقہ نے امر ربی (روح) کی خدمت اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ موجود چلا آرہا ہے۔ اور بادشاہ کے
نام سے پکارا بھی جاتا ہے۔ ہوا کا عنصر جو پانی کو دور و نزدیک تک پہنچا کر ہر ایک زندگی تک روزانہ رسائی
حاصل کرتا ہے۔ درحقیقت تجارتی تعلیم کی راہنمائی کا منبع ہے۔ جو بے غرض اپنی خدمات بجا لاتا چلا آرہا ہے
اور شاہد ہے کہ جب بغیر پانی اور ہوا کسی زندگی کا وجود زندگی قائم رکھ ہی نہیں سکتا۔ اور ہر زندگی تک پانی اور
ہوا کا پہنچانا بھی سورج۔ چاند۔ سیاروں اور ستاروں کی گردش اور اُن کے سرد و گرم تاثرات کی وجہ سے ہے۔ تو
جو حکومت ہر ایک زندگی تک تجارتی وسائل کے ذریعہ زندہ رکھنے والے سامان پہنچانے تک سے عاری ہے۔
بہرحال اپنے فرائض کی تکمیل سے بھی عاری ہے۔ اس لئے جو جماعت بادشاہ کے نام سے مشرف اور تباہی خیز

عناصر کے حملوں کی موجودگی میں موجود چلی آرہی ہے۔ تجارتی سامانوں کو اپنی تحویل میں لیکر نظام حکومت کی بھی
ایسی اصلاح کر سکتی ہے۔ جس سے ہر ایک انسان کی نگہداشت کے سامان موجود کر کے جہاں کہیں بھی کوئی
انسان کسی نہ کسی چیز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پُر منفعت بنانے میں مصروف ہے۔ پہنچایا جاوے۔
مٹی کا عنصر جو زمین کے نام سے موسوم ہے۔ ہوا۔ حرارت اور پانی کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ہر ایک زندگی
کی تخلیق کا ٹھکانا ہے۔ جو چاروں عناصر کی ہم آہنگی اور امر ربی یعنی روح کی قیادت میں آکر ہر ایک چیز کی
نشو و نما اور تکمیل میں ایسی ایسی صنعتیں دکھاتا چلا آرہا ہے۔ کہ ہر ایک چیز اپنے اپنے جدا جدا ناموں سے
موسوم اور جدا جدا طاقتوں اور خواصوں کا اظہار کرتی ہوئی نسل انسانی کو ہدایات فرماتی چلی آرہی ہیں۔ کہ
جب نسل انسانی کو بھی عقل اور حوصلہ کی وہی فراوانیاں حاصل ہو گئیں۔ جو زمین کے ظاہری اور باطنی
نظام میں موجود ہیں۔ یا جمیع نسل انسانی کے نظام وحدت نے اپنے آپ کو ہوا۔ حرارت۔ مٹی اور پانی کے
عناصر کی طرح مختلف ذمہ داریوں کی تقسیم کے ہوتے ہوئے بھی یکجہتی کو اس منزل تک پہنچا دیا۔ جو امر ربی
کی موجودگی ہر ایک چیز کو اپنے نظام ترکیبی میں موجود رکھے چلی آرہی ہے۔ تو حضرت یوسفؑ کے دس
بھائیوں کا قصہ کہ اپنی غلطیوں کو ایسی راز داری میں رکھا۔ جو انہوں نے حضرت یوسفؑ سے بوجہ حسد روا رکھی
تھیں۔ چالیس سال گذار کر اگر انکشاف کیا تو وہ بھی اپنے مظلوم بھائی حضرت یوسفؑ کے کردانے رہے ہی
کیا۔ جس نے بھی کمال دریا دلی سے اُن کے اس فعل کو اپنی ترقیات کے سلسلہ میں حکمت ربانی قرار دیکر
معاف کر دیا۔ تو اللہ العالمین نے ان سبکو اپنے برگزیدہ انسانوں میں جگہ عطا فرمائی۔ آج بھی یہی زمین
شاہد حال ہے۔ کہ جو کوئی بھی تقدیر کی امداد کے حصول کے لئے عناصر کی ہم آہنگیوں کو اپنے فرائض میں
داخل کر لے۔ زمین کی وسعت ہر ایک انسان کی آسائش کے بے انتہا سامان اپنے اندر محفوظ رکھے
چلی آرہی ہے۔ مگر از حد ظلمت اور از حد جہالت کے جس پردہ نے حکومت اور ارکان حکومت کے ساتھ
ہی تجارت اور صنعت میں اب بخل موجود کر رکھا ہے۔ جو تقدیر کی امداد کو یقین کر لینے والے انسانوں
کی جماعت کو کچل دینا یا ختم کر دینا ہی اپنی شان قرار دیئے ہوئے ہیں۔ تو ان آگ کے شعلوں نے جو اللہ تعالے
کے نظام حکمرانی میں مزاحمت کا باعث بنکر خدا کی عبادت کو بھی تباہ و برباد کرتے نظر آرہے ہیں۔ اب اس
آگ کو مشتعل کرنے والوں کو بھی تباہ و برباد کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو تعلیم القرآن کی پیشینگوئیوں کی زبردست
سے زبردست تصدیق اور ان حکمرانوں کے اپنے نظام حکومت کے ثمرات ہیں۔ جو اپنے تموّل کے زعم باطل میں
اپنی دولت کے ڈھیروں کو بھی ختم کرتے چلے آرہے ہیں۔ اپنی عالیشان عمارتوں۔ زرخیز زمینوں۔ باغات
اور نسل انسانی کو تباہ و برباد کرنے کرتے ابھی سیر نہیں ہوئے۔ اور ایسے ایسے تباہی کے سامان تیار کرنے میں
دن رات مصروف ہیں۔ جو حضرت ذوالقرنین کے قصہ میں مغربی اور شمالی حصۂ دنیا میں بسنے والی قوموں
کے لئے ظالم ہونا تعلیم القرآن میں مذکور ہے۔ اور ان کی یہی آگ زمین کے بسنے والوں کو آگ میں دھکیلتی
چلی جا رہی ہے۔ مگر مشرق اور مغرب کی حدود معین ہو کر مشرق والوں کے لئے پُر امن زندگی کے وسائل
کا قایم کرنا۔ اور مغرب والوں کا آگ میں گرفتار رہنا جو ابھی باقی ہے۔ اس کے لئے بھی اب تو وہ تمام

ساماں فراہم ہوتے چلے آرہے ہیں۔ جو ان حدود کو بھی معین کر لیں گے۔ جبکہ ایک طرف ظالم حکومتیں دنیا کے ہر ایک حصہ میں اپنی ظلمت اور جہالت کے اظہار سے مخلوق خدا کو تباہ و برباد کرنے سے باز نہیں آرہیں اور دوسری طرف مظلوم رعایا بھی ظالموں سے نجات حاصل کرنے میں کوشاں ہے۔ تاہم بھی جب تک ظالم اور مظلوم ایک رشتۂ اتحاد میں منسلک نہ ہوں۔ حقیقی نجات کا قیام اور امن و چین کا دور دورہ جاری ہو ہی نہیں سکتا۔ اور نہ ہی ظالم اپنی ظلمت اور جہالت کو سمجھیں گے۔ جس کے لئے بھی زمین کی نشانیوں اور انسانی جان کی روشنی میں اگر ایسے وسائل کی تلاش شروع کی جاوے۔ تو جب تک ہر ملک اپنی ضروریات کو اپنے اقتدار میں نہ کرلے۔ اور غیر کی محتاجی سے تائب نہ ہو جاوے۔ قانونِ قدرت سے انحراف بھی لازم آتا ہے اور بجز انسان جس طرح دیگر ہر ایک مخلوق اپنی ضروریات زندگی کے سامان اپنے ہی اردگرد سے میسر کرتی ہے اس عام قاعدہ سے بھی انحراف ہوتا ہے۔ اور جب ہر حکم الٰہی سے منحرف ہونے والوں کو سزا یا عذاب میں گرفتار رانا بھی مقرر شدہ ہے۔ تو تقدیر کی امداد کے حصول کو ممکن بنا ما جن جن ذرائع سے تعلیم القرآن میں موجود کیا گیا ہے۔ اُن کو عملی جامہ پہنایا جاوے۔ اور ہر ممکن صورت میں وہی وسائل اختیار کئے جاویں۔ جو معرفت کے علوم سے ماہرانسانوں نے استعمال کئے۔ اور جبر و تشدد کا نام تک نزدیک نہ آنے دیا یا رحمانی اور شیطانی طاقتوں کو مقابلہ میں لاکر دکھا دیا۔ کہ مرض کا علاج جس حکمت کا محتاج ہے۔ اُسی طرح ہر سیاسی خرابی کا علاج حکمت عملی سے کیا جاوے۔ اس موقعہ پر چند ایک مثالوں کو پیش کرنا بھی مناسب حال ہوگا۔ کہ انسان اپنی باطنی طاقتوں کو پاکیزہ رکھکر کسطرح ظلمت پر قادر آسکتا ہے

پہلی مثال:۔ روایت ہے کہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کے ایک گاؤں موسومہ بہ چھینے تھہہ والے میں دو سگے بھائی آباد تھے۔ جن کا جدی پیشہ زراعت کاری تھا۔ بڑا بھائی جس کا ایک بیٹا تھا۔ وہ تو زمینداری میں مختار کل تھا۔ اور اس کا چھوٹا بھائی ہر طرح سے اُس کا تابعدار اور معین و مددگار۔ بڑے بھائی کی بیوی خانگی امورات میں مختار کل اور چھوٹے کی بیوی اس کی معین و مددگار۔ گھر سے باہر اور گھر کے اندر کبھی جھگڑا تنازع تک پیدا ہی نہ ہوا۔ مگر جب بڑا بھائی مرگیا۔ اور زمینداری کاروبار کی ذمہ واری چھوٹے بھائی پر آپڑی تو خانگی انتظام بھی چھوٹے ہی کی بیوی کی تحویل میں آگیا۔ جس کے تین بچے تھے۔ گھر میں سب کچھ موجود تھا مگر ایک دن مرحوم بڑے کی بیوی نے جو آٹا پیس رہی تھی۔ جب دیکھا۔ کہ اس کا اکلوتا بیٹا روٹی کا ایک ٹکڑا ہاتھ میں لئے کھا رہا ہے۔ جس کے اندر بھینس کا گوبر اور روپر گنک کے آٹے کا بردہ ہے۔ جس سے وہ بچہ اسکو کھانے سے معذوری بیان کرنے کو اپنی ماں کے پاس آیا ہے اور دوسرے بچے روغنی روٹیاں کھا رہے ہیں۔ تو اس بیوہ کی یہ آہ! کہ اے باری تعالیٰ اگر تو نے مجھے نمانی بنا دیا ہے۔ جس سے میں بے بس ہوں۔ تو تو نمانا نہیں ہے۔ گھر میں سب کچھ ہوتے ہوئے جب میرے بچے کو ایسی غذا دی جاتی ہے۔ حالانکہ غذا کی تقسیم جس کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بچے روغنی روٹیاں کھا رہے ہیں۔ تو تو ہی جو انصاف کرنیوالا ہے کر۔ کہ جس پر اس عورت کے کانوں تک یہ آواز پہونچی۔ کہ تیری آواز سن لیگئی ہے۔ اپنے بچے کو لیکر گاؤں کی حدود سے نکل جا۔ وہ نکل گئی۔ تو زمین ایسی گردش میں آئی۔ جس نے اس گاؤں کو

ٹی کی صورت میں فنا کر دیا۔ جیسکو آثار قدیمہ والے کھود کر معلوم کر چکے ہیں۔ کہ ہر ایک چیز تو اپنی اصلی شکل و صورت میں موجود ہے۔ مگر حقیقتاً راکھ کا ڈھیر ہے۔

دوسری مثال:- خاص شہر امرتسر سے تعلق رکھتی ہے۔ جہاں دھڑہ بازیوں نے ایک نہایت ہی دیانتدار ملازم سرکار کے برخلاف ایسی سازباز کی جس سے ایک معزز عہدہ دار کو اپنے بچاؤ کی سبیل جب نظر نہ آئی۔ تو بالآخر اُسے مردانِ خدا کی تلاش سے اپنی راہ نجات تلاش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو یکے بعد دیگرے جس بزرگ سے امداد کو یقینی کرنے کی راہنمائی ہوئی۔ وہ اس معزز عہدہ دار کے اپنے ہی گھسیارے امام الدین نامی کی طرف رجوع دلانے پر جا ختم ہوئی۔ تو اس پاکباز عہدہ دار کو امام دین کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ اگلے دن عدالت میں مقدمہ کا فیصلہ ہونے والا تھا۔ امام دین نے اطمینان دلایا کہ میں آپ کا نمک خوردہ ہوں۔ آج رات کوشش کروں گا۔ کہ آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کی کوئی سبیل پیدا کی جاوے۔ چنانچہ امام الدین صاحب دو بجے رات کے قریب طویلہ سے باہر نکلے۔ اور باہر کا دروازہ مقفل کر دیا۔ اور شہر کے باہر چل دیئے۔ آقا نے جب آپ کو دروازہ مقفل کرکے باہر جاتے محسوس کیا تو وہ بھی اُن کے تعاقب میں چل پڑے۔ تاآنکہ ہاتھی دروازہ سے باہر نکلکر قلعہ کی گراؤنڈ میں جب امام دین صاحب کو ایک مجلس میں ممبر کے طور پر شریک ہونے محسوس کیا۔ تو ایک درخت کی اوٹ میں بیٹھکر جو کچھ کارروائی مجلس منعقدہ فرما رہی تھی۔ اسکو حرف بحرف سنا۔ اور نوٹ بھی کرتے گئے۔ اس مجلس میں آپکے مقدمہ کا ذکر جب آیا تو امام الدین صاحب نے سفارش کی۔ کہ میں اُن کا نمک خوار ہوں۔ اُن کی نجات کا انتظام فرمایا جاوے۔ تو میر مجلس صاحب کا یہ ارشاد کہ یہ تو بناوٹی مقدمہ ہے۔ جب گذشتہ اعمالنامہ صاف ہے۔ جو اُن کی نجات کا وسیلہ ہے۔ تو اِن کو گرفت ہو ہی نہیں سکتی۔ بالآخر جب صبح کچہری گئے۔ تو عہدہ دار صاحب نے اپنے آدمیوں کو تعینات کر دیا۔ کہ ہر عدالت جس جس مقدمہ کا جو جو فیصلہ کرتے۔ اُن کے حالات کو سنکر بتایا جاوے۔ کہ کیا کیا فیصلے ہوئے ہیں۔ اور آپ اپنے فیصلہ کی انتظار میں عدالت متعلقہ میں موجود رہے۔ جن سب کا وہی فیصلہ ہؤا۔ جو قلعہ کی گراونڈ میں منعقدہ مجلس نے صادر کئے تھے۔ تو مردانِ خدا کی علوم غیب سے واقفیت کا اعتراف کیا۔ اور امام الدین کی ہر عزت و توقیر کو آمادہ ہوتے۔ مگر اب حضرت امام الدین صاحب جا چکے تھے۔ جو باوجود بسیار تلاش کے بھی معدوم پتہ ہی رہے۔

تیسری مثال:- دربار دہلی سنہ ۱۹۱۲ء کے مابعد ملحقہ زمانہ کی ہے۔ جو دہلی کے دو معزز گھرانوں سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک گھرانہ میں ایک لڑکا۔ اور دوسرے میں ایک لڑکی گھر کے چشم و چراغ تھے۔ جن دونوں کے عقد میں آجانے پر جب لڑکا اپنے گھر میں ہوتا۔ تو سسرال والے روزانہ دیکھنے آتے۔ اور جب سسرال کے گھر ہوتا۔ تو باپ وہاں دیکھنے جاتا۔ دونوں گھر اپنے آسودہ اور مرفہ الحال تھے۔ لڑکا دونوں گھروں کی جایداد کا مالک ہوتے پر کسی کام کو ہاتھ تک لگانے سے عاری تھا۔ جس پر ایک دن باپ نے خفا ہو کر اتنا کہا۔ کہ جو کمائی کرے وہی مال و دولت کا قدردان رہتا ہے۔ بیٹے تجھے کیا معلوم کہ مال و دولت کی عزت کسطرح قایم ہوتی ہے۔ لڑکا غیرت مند تھا۔ جواب دیا۔ کہ اب اپنی ہی کمائی سے کھاؤں گا۔ کسی غیر کمائی کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ اور گم ہو گیا۔ تین چار دن ہر دو گھرانوں کی طرف

سے تلاش جاری رہی۔ جب کہیں پتہ نہ چلا۔ تو ہر دو گھرانوں کی جائیداد کا حق وراثت جن جن کو پہنچتا تھا۔ اُن کے برخلاف پولیس میں رپورٹ کردی۔ کہ انہوں نے قتل کردیا ہے۔ مگر تحقیقات پولیس میں جب ثابت ہی نہ ہو سکا۔ کہ واقعی قتل ہوا ہے۔ تو گم شدہ لڑکے کی تلاش میں مردانِ خدا کی تلاش ہوئی۔ اِس تلاش اور سراغ رسانی سے یہ معاملہ پہلی ہی منزل میں صاف ہو گیا۔ کہ گم شدہ کا وجود مردہ اور زندہ دونوں صورتوں میں دہلی کی حدود کے اندر نہیں ہے تو ایسے سراغ رساں نے یہ بھی آگاہ کر دیا۔ کہ میری وسعت کا دائرہ یہیں تک محدود ہے۔ اس دائرہ کے باہر اگر ضرورت تلاش ہے۔ تو ہوشیار پور کی فلاں محلہ میں بھٹیاری سے پوچھئے۔ جہاں سے یہ پتہ ملا۔ کہ لڑکے کا وجود ہندوستان کی سرزمین میں بھی نہیں۔ بلکہ بمبئی سے جہاز پر سوار ہو کر باہر جا چکا ہے۔ اور یہ کہ ہندوستان کے دائرہ سے باہر دریافت کی ضرورت ہے تو اس ہیزم فروش سے پوچھئے۔ جو جنگل سے لکڑیاں لا کر شہر دہلی میں فروخت کرتا ہے۔ اور چار آنہ یومیہ قیمت فروخت میں سے نصف اپنی معاش میں لاتا ہے۔ اور باقی نصف واقعی محتاج پر صرف کرتا رہتا ہے۔ ہر روز نو بجے دن کے قریب لال قلعہ دہلی کی دیواروں کے سایہ تلے گھاس، جنگلی اوپلے اور جنگل سے لکڑیاں لا کر فروخت کرنے والوں میں وہ سب سے پہلے آ کر دیوار کے سہارے اپنا بوجھ اتارتا ہے۔ اور پھر دوسروں کے بوجھ اتروانے میں امدادی رہتا ہے۔ اسی طرح جب سستا کر ہر ایک مزدور اپنا آوردہ فروخت کرنے کو روانہ ہوتا ہے۔ تو ہر ایک کے بوجھ اٹھانے میں امداد دیتا ہے۔ اور اخیر پر اپنا بوجھ خود اٹھا کر روانہ ہوتا ہے۔ اس طرح سے گم شدہ کے والد نے جب اس مردِ خدا کا پتہ چلا لیا۔ تو دہلی پہنچ کر پہلا دن اُس کی شناخت پر صرف کیا۔ اور دوسرے دن جب سب سے اخیر میں بوجھ اٹھایا جا رہا تھا۔ تو اس کی کمر سے لپٹ گیا۔ جس پر اُس مرد خدا نے پوچھا۔ آپ کون ہیں۔ اور ایسا کیوں کیا ہے۔ تو غرضمند نے یہی کہا۔ کہ جب آپ زمین کی وسعت کے ہر ایک راز سے آگاہ ہیں۔ تو میرے بیٹے کا پتہ کر دیں۔ اور مجھے لا دیں۔ تب مردِ خدا کا فرمان کہ آنکھیں بند کر کے صدقِ دِل سے دونوں ہاتھ اٹھا کر بآوازِ بلند اللہ تعالےٰ کی بارگاہ تک اپنی دعا، یا خواہش کو پہنچا۔ غرض جب اس طرح سے بڈھا مصروفِ بدعا ہوا۔ اور یہ کلمات زبان پر آئے۔ کہ یا الٰہی میرا بیٹا مجھ سے ملا دے۔ تو مردِ خدا نے بڈھے کے ہاتھ کو جھٹکا دیکر دعا سے الگ کیا۔ اور کہا لے یہی تیرا فرزند ہے۔ جب بڈھے نے واقعی اپنے ہاتھ میں اپنے بیٹے کا ہاتھ اور آنکھوں کے سامنے اپنا بیٹا موجود دیکھا۔ تو باپ بیٹا دھاڑیں مار مار کر رونے لگ گئے۔ تا آنکہ ہر دو دلوں کو سکون حاصل ہوا۔ تو بیٹے نے باپ سے پوچھا۔ کہ یہ آپ نے کیا کیا۔ اُدھر باپ نے بیٹے سے کہ تو نے ایسا فعل کیوں کیا۔ مگر بیٹے نے جواب دیا۔ کہ یہ تو میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے آپ بتا دیں۔ کہ میں آنکھ جھپکنے کی مہلت میں قسطنطنیہ سے دہلی کس طرح لایا گیا ہوں تب ہر دو کو اُس مردِ خدا کی تلاش ہوئی۔ مگر وہ تو غائب تھا۔ جو اس دن کے بعد کبھی لال قلعہ کی دیواروں کے سایہ میں سستانے کے لئے نہ آیا۔ اور نہ دیکھا گیا۔ اِن ہر سہ مثالوں سے صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ نسلِ انسانی بےغرض رہکر کس عظمت اور رفعت کو حاصل کر سکتی ہے۔ جو گذرے ہوئے زمانہ کی تعلیم القرآن کی روائیتوں میں بھی موجود ہے۔ اور موجودہ زمانہ بھی انہی روائیتوں کی تصدیق کرتا چلا آ رہا ہے۔ مگر خود غرضیوں نے نسلِ انسانی کو اس قدر کمزور کر دیا ہے۔ کہ اب قتل اور خونریزیاں۔ دھوکہ اور فریب ہی انسانی اوصاف میں ایسی گھر کر چکی ہیں

کہ بے لوث خدمت کرنا قریباً قریباً معدوم ہوچکا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی ذات نے ہوا حرارت۔ مٹی۔ پانی اور امرِ ربی (روح) کی اتحادی تنظیم سے جب کائنات عالم کی ہرایک چیز کی تعمیر کرکے واضح کر دکھا ہے۔ کہ جس طرح بنیادی طاقتیں بے غرض تعمیر کر رہی ہیں۔ اور بجز انسان ہرایک دیگر مخلوق بھی خدمتِ خلق کے فرائض بے غرض سرانجام دیتی چلی آرہی ہے۔ تو جب بھی نسلِ انسانی نے عقل اور حوصلہ کی پختگی سے اپنی تعمیر مکمل کرلی۔ اور ہوا۔ حرارت۔ مٹی۔ پانی اور امرِ ربی (روح) کی تنظیم کو سمجھ کر ہرایک چیز کو کارآمد اور پُرمنفعت بنانا اپنا شعار بنا لیا۔ ہرایک مغائیرت پیدا کرنے والی خرابی کا انسداد ہوکر دنیا میں امن وچین قایم ہو کر رہے گا۔

یہ امر کہ اشیاء کو پُرمنفعت بنانا بھی انسانی ذمہ واریوں میں موجود ہے۔ فی زمانہ اس پر بحث کرنے کی چنداں ضرورت ہی نہیں رہی۔ جبکہ عناصر اربعہ کو بھی ایسی تنظیم میں کر لیا گیا ہے۔ کہ بحر و بر اور فضائے آسمانی پر نسلِ انسانی قادر آچکی ہے۔ اور آواز کو بھی نزدیک تر کر لیا گیا ہے۔ رات کی تاریکیوں کو منور کرنا مشکل نہیں رہا۔ ہرایک جڑی۔ بوٹی۔ چرند پرند۔ کیڑے مکوڑوں اور رینگنے والوں کی زندگیوں سے جو جو فوائد حاصل آسکتے ہیں۔ عملی جامہ پہن چکے ہیں۔ مگر ابھی بخل کی اُن بندشوں کو توڑنا باقی ہے۔ جن کی وجہ سے سرمایہ داری نشو ونما پاکر ملک کو مفلوک الحال بناتی چلی آرہی ہے۔ اسواسطے بخل کو توڑنا بھی تعلیم القرآن کی رو سے اُسی قوم کی ذمہ داریوں میں رکھا گیا ہے۔ جو اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مصروف ہے۔ اور قریباً ہرایک چیز کو پرمنفعت بنانا بھی جانتی ہے۔ یا بنا سکتی ہے مگر ذمہ داریوں کی تقسیم جو وجودِ انسانی کے اندر موجود ہے۔ اِس کی پیروی سے منحرف ہوکر جب سے دولتمندوں نے یہ سمجھ اپنے لیئے مخصوص کرلی ہے۔ کہ دنیاوی کاروبار کو دولت کی فراوانی سے چلایا جاسکتا ہے۔ تب سے ہی نسلِ انسانی کے اِتحادی ڈھانچہ میں ایسا فتور پیدا ہوچکا ہے۔ کہ معدہ تو یہ کہتا ہے۔ کہ جو کچھ مجھ میں آموجود ہو۔ اسکو دوسروں پر کیوں تقسیم کردوں۔ بازؤں کی طاقت یہ کہتی ہے کہ تجھے کیا ضرورت ہے۔ میں آنکھوں۔ کانوں۔ سر یا پاؤں کے لئے اپنے آپ کو نڈھال کردوں۔ پاؤں کہتے ہیں ہم کیوں کانٹوں اور گرد و غبار سے اپنی حالت خراب کریں۔ غرضیکہ نسلِ انسانی کے اتحادی ڈھانچہ کی جسقدر بھی بیماریاں ہیں۔ تمام کی تمام انسان کے اپنے ہی اعضاء کی پیداکردہ ہیں۔ جن کو شفا بخشنے والی تو اللہ تعالیٰ کی ہی ذات والا صفات ہے۔ مگر دینِ اسلام کے باب شریعت میں ہرایک مرض کے رفع کرنے کا نسخہ الگ الگ درج کر دیا گیا ہے۔ جن کو عملی طور پر بجا لانیکی تدابیر باب طریقت میں درج ہیں۔ جن کے استعمال سے نسلِ انسانی جس طاقت و توانائی کو حاصل کرے گی۔ اُن کی وضاحت بھی باب حقیقت میں موجود ہے۔ تو لامحالہ ایسے معجز نماء نسخہ جات کے استعمال سے جب ہرایک پُرمنفعت منزل حاصل کی جاسکتی ہے۔ تو اُن کے استعمال سے نسلِ انسانی کو بھی اُس عظمت پر پہنچایا جانا ضروری ہے۔ جس کی فی الواقعی طور پر نسلِ انسانی مستحق ہے۔ اور جہاں تک رسائی محض اسی وجہ حاصل نہیں آرہی۔ کہ دولتمندی کے نشہ نے آنکھوں والوں کو اندھا بنا رکھا ہے۔ عقل والوں کو ظالم اور جاہل بنا رکھا ہے۔ حوصلہ والوں کو بخیل اور کنجوس بنا رکھا ہے۔ صاحب وسعت انسان خود غرضی کے محدود دائروں کے اسیر ہوچکے ہیں۔ حکومتی روح

صرف مفت خوری یا ہوائی آمدنیوں کے سہارے پر گذر کر رہی ہے۔ طاقت پر واز رکھنے والے پرواز کو خیر باد کہتے چلے آ رہے ہیں۔ تعلیم جو علوم معرفت کے اظہار کا زینہ تھی۔ اب علوم تباہی حاصل کرنیکا خزینہ بن چکی ہے۔ وہی شہرۂ آفاق ہیں جو سرمایہ داروں کے یار غار ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح سے جب تک انسانی عقل اور حوصلہ وہ وسعت اور بے غرض جذبات خدمت سے بھر پور نہ ہو لیں نسل انسانی کو از حد صبر اور استقلال سے اس وقت کا انتظار رہی لازم آتا ہے۔ تاہم ہر ایک مجلس رزم اور بزم میں ایسی اصلاح ہونی ضروری ہے۔ جس سے ہر ایک جان اور ہر ایک سرمایہ ہوا حرارت مٹی اور پانی کو متحد رکھنے اور اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پُر منفعت بنانے میں صرف آتا ہے کیونکہ تقدیر کی امداد کے حصول کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ اور بس

رواج عام اور رواج قانونی!

انگریزوں نے اپنے ملک کو جماعت بندیوں کے ذریعۂ جب مضبوط بنا لیا۔ جو قوم کے متحد الخیال اور متحد العمل کر لینے سے قوم کو اس نتیجہ پر پہنچانے کا باعث ہوا۔ کہ واقعی طور پر اتحاد قومی میں اس قدر طاقت موجود ہے۔ کہ جس کا ایک ایک فرد غیر منظم یا بد عہد اقوام کے ہزار ہزار افراد پر کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ تو انہوں نے حضرت نوح ؑ کی تعلیم کے زیر اثر سمندروں کی گہرائیوں پر عبور حاصل کرنے کے سامان پیدا کئے اور حضرت ابراہیم ؑ کی تعلیم کے زیر اثر قوانین قدرت کی کارفرمائیوں پر اقتدار حاصل کرتے ہوئے مختلف الخیال اور مختلف العمل قوموں کا جائزہ لینے کے لئے اپنے سمجھدار انسانوں کو ان تمام خوبیوں سے ملبوس کر کے جو قومی ترقی کی شاہراہوں کو کشادہ کرنے کی تعلیم سے پورے طور پر ماہر تھے۔ ہر طرف روانہ کئے۔ جو اپنی قوم کی صنعتی اشیاء کو بیرونی ممالک تک گراں نرخوں پر فروخت کرتے اور بیرونی ممالک کے غیر منظم اور کم عقل انسانوں سے اپنی ضروریات کی اشیاء ارزاں نرخوں پر خرید کر کے ملک کو مالا مال کر نیکی ضرورتیں تاحال پورا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور جن کی یکجہتیاں اس حد تک ان کو مضبوط کئے چلی آ رہی ہیں۔ کہ تمام دنیا میں ہر طرف اِن کا لوہا مان کر دیگر اقوام انہی کی زیر نگیں ہوتی چلی گئیں۔ گویا جس تعلیم نے عرب کے جاہل اور اَن پڑھ باشندوں کو متحد کر کے دنیا کے کونے کونے میں اپنا پرچم لہرایا تھا۔ اسی تعلیم نے انگریزوں کا پرچم دنیا کے کونے کونے میں لہرا کر دکھا دیا۔ کہ قومی ترقی کا راز باہمی اتحاد اور اپنی ضروریات پر خود قادر آنے اور ہر ایک فرد قوم کو با کار رکھکر اس کی حفاظت اور نگرانی کے جملہ سامانوں کا قوم ہی کی تحویل میں رکھنے سے گوہر مقصود حاصل کرنے پر مبنی ہے اور جو قوم اس راز کو سمجھنے سے عاری ہے۔ وہ اپنی عظمت اور رفعت کبھی کھو بیٹھتی ہے۔

انگریزوں نے جس طرح ہندوستان کی حکومت حاصل کی اور اپنا تسلط جمایا۔ ان تمام حالات سے گو تاریخ کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ جن میں آخری شاہانِ مغلیہ کی کمزوریاں بھی ظاہر کی گئیں ہیں۔ اور انگریزوں کے حسن انتظام کے فسانے بھی موجود ہیں۔ مگر یہ راز ابھی تک پوشیدہ ہی چلا آ رہا ہے

کہ جب ہندوستان کے بسنے والوں کی ہر عبادت میں بھی ذاتی اغراض موجود تھیں۔ اور ہر دعاء بھی ایک جماعت کے دوسری جماعت پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے آمادہ۔ اور پھر کسی عبادت یا کسی دعاء میں قوموں کی علمی اور عملی یکجہتی کا مادہ بھی موجود نہیں تھا۔ بلکہ ہر ایک انسان کی جدا جدا غرض اور جدا جدا دعاء اور پھر ایک ایک انسان کی کئی کئی اغراض اور ہر غرض کی سرانجام وہی کا وہ واحد ذمہ وار اور کسی حالت میں بھی نظام حکومت افراد کی علمی اور عملی ذمہ واریوں کا محافظ و نگہبان نہ تھا۔ تو کیا ایسی بدعملیاں جو رواج عام کی صورت اختیار کر چکی تھیں۔ اور ابھی تک موجود چلی آرہی ہیں۔ حکومتی اداروں کے تبدیل کرنے کی ذمہ دار نہیں۔ یہ ہمیشہ کے لئے یاد رکھنے کی بات ہے۔ کہ وہی قوم زندہ اور سلامت باکرامت رہ سکتی ہے۔ جس کے جملہ افراد کی اغراض و املاک مشترک ہوں۔ اور تنظیم بھی ایسی ہو جو ہر فرد کو آسودہ اور پُرامن رکھ سکے۔ اور ایک عنصر یا ایک عضو کو دوسرے عناصر یا اعضاء کے ساتھ ہم آہنگ اور یکجہت رہنے میں کسی طرح انکار بھی نہ ہو۔ بلکہ اخوت اور یگانگت کی ایسی لہریں جاری رہیں۔ جو عناصر اربعہ اور امر ربی (روح) کے اتحاد سے زمین کی نشانیوں یا انسان کے اعضاء ایک جان رہنے میں بطور شاہد دیکھ رہے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ حکومت برطانیہ نے جس جس علاقہ کو اپنے اقتدار میں لیا۔ اپنا نظام حکومت رائج یا وضع کرنے کے لئے ہر علاقہ کے باشندوں سے قدیم رواج دریافت کرنے کی پوری تحقیقات کی۔ جس کو کاغذی اور حسابی صورت میں قلمبند کر کے ہر علاقہ کے باشندوں کو انہی کے بیان کردہ آئین کے تحت رکھکر نظام حکومت قایم کیا۔ جس میں زمین کی ملکیت کا حق اوّلین علاقوں میں تو مالکان دیہات ہی کیلئے محفوظ رکھا گیا۔ مگر بعد میں بجز مزروعہ اراضیات کے وسیع جنگلوں کو سرکاری رقبہ قرار دیا گیا۔ اور جہاں جہاں عام باشندوں نے آئین برطانیہ کی خلاف ورزی کی۔ وہاں جدّی قابضان اراضی کو کمزور کرنے کے لئے ہوا خواہان حکومت کی جاگیرات قایم کر کے عام کسانوں کو حکومت کے وضع کردہ آئین یا مالگذاری کا محصول بصورت نقد کو تسلیم کر لینے کا پابند کر لیا گیا جس سے آئندہ کے لئے ایسے تمام حقوق حکومت نے اپنے قبضہ میں کر لئے۔ جو بڑھتی ہوئی نسل کے لئے کسانوں کو حقوق زراعت کاری قایم رکھنے سے محروم کرتے چلے آرہے ہیں۔ کیونکہ ہوا خواہان حکومت کی استقامت کے لئے وسیع رقبہ جات کے عطیات انکے اپنے لئے اور انہی جلیسوں کے لئے حکومت نے اپنی مرضی کے پابند کر چھوڑے ہیں۔ اگرچہ بعض دیگروں کو ایسے عطیات سے نوآبادیوں میں سرفراز کیا جانا بھی موجود ہے۔ مگر اس قانون کا کہیں پتہ بھی نہیں چلتا۔ جو ہر کسان کی حفاظت زراعت کاری کے پیشہ کو جاری رکھنے کی صورت میں کرتا چلا آرہا ہو۔

نوآبادی بہاولپور

یہی وجہ ہے کہ حکومت ریاست بہاولپور نے اپنی رعایا کی کسان جماعتوں میں جو پہلے ہی بہت ناکافی تھیں۔ جب جدید نہروں کی وسعت میں سرکاری رقبہ جات کو پُرمنفعت منزل میں لانے سے معذور دیکھا

اور سمجھ لیا - کہ جب تک بیرون ریاست سے کسانوں کے لیے موقعہ پیدا نہیں کیا جائیگا - سرکاری رقبہ جات کا آباد ہونا تو درکنار سابقہ زمینداران کی ملکیت میں جسقدر وسیع رقبہ جات موجود ہیں - وہاں بھی نہری پانی کا فراوانی سے مہیا کیا جانا رائیگاں جاویگا - تو بیرونی ریاست کے کسانوں کو حدود ریاست میں لانے کے امکان پیدا کیئے اور کثیر سے کثیر تعداد میں اُن تمام کسانوں اور غیر کسانوں کی آمد شروع ہوئی - جنہیں برطانوی آئین کی پابندیاں مالک اراضی کے حقوق سے بیکار رکھتی چلی جارہی تھیں - اور جو بڑے بڑے زمینداروں کی مزارعت میں جاکر بھی نالاں چلے آتے تھے - اور خانہ بدوشانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور تھے - نہ اُن کی کوئی ساکھ تھی - اور نہ مستقل ٹھکانہ نہ کسی حکومت اور جماعت کے اعضاء ہونے کا انہیں فخر حاصل تھا - اور نہ ہی اُن کی محافظت و نگہبانی کا کوئی ذمہ وار بلکہ اُن کی ہر کمائی کو غصب کرنے اور اُن کے مفلوک الحال رکھنے کا ہر کوئی شیدائی تھا - تاکہ سرمایہ داروں کی روزی کا وسیلہ مضبوط رہے - اور صنعت کاری اور زراعت کے علاوہ دیگر ضروریات بھی ایسے ہی انسانوں سے پوری ہوتی رہیں - جن پر حکومت یا کسی اور جماعت کا شفیق نگران فی زمانہ موجود نہیں -

اس تجربہ کی بنار پر جو پنجاب کی تمام نو آبادی ہائے میں بہ سلسلۂ ملازمت محکمہ آبپاشی حاصل شدہ ہے اور ایسے آدمیوں کی عملی زندگی کا پورا نقشہ سامنے لاکر اُن کی اُن عبادتوں کو یاد دلاتا ہے - جنمیں اُن کی دعائیں یہی ہوا کرتی تھیں - کہ اے قادر ذوالجلال والاکرام ہمارے لیئے بھی کوئی راہ نجات پیدا کر - تو اللہ تعالیٰ کی ذات والاصفات نے ایسی دعاؤں کو ریاست بہاول پور کے مسلمان والیئے ریاست تک پہنچا کر اُن کی نجات کا ذریعہ پیدا کردیا - چونکہ یہ ایک ارادی جذبہ تھا - جو بقول ایک شاعر :-
(لبان نقش پائے رہرواں کوئے تمنا میں - نہیں اٹھنے کی طاقت کیا کریں لاچار بیٹھے ہیں -)

عام جماعتوں کے یکجہت ہونے کے ارادہ کے طور پر تھا - اسواسطے ذات باری تعالیٰ نے اِن دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرماکر ایک شفیق والیئے ملک کے سایۂ عاطفت میں ہجرت کر جانے کا راستہ پیدا کردیا - حالانکہ ریاست نے ان تمام اخراجات کو قرضہ برداشت کرکے پورا کیا - مگر ان مہاجرین کی امداد عام قوانین کے علاوہ خاص قوانین وضع فرماکر - انصارِ مدینہ کی تقلید میں - ایسی ہم آہنگی کو موجود کر دکھایا - جس سے اولاً عام خرابہ کی مجرائی کے علاوہ جہاں جہاں اوسط پیداوار میں کمی معلوم کی خاص خاص اجناس کی تشخیص لگان میں معتدبہ کمی کی جاتی رہی - اور جہاں جہاں رقبہ جات زیادہ ناقص تھے - وہاں ابتداً ہی کئی سال تک رقبہ جات کو بری از لگان قرار دیکر فرمادی - اور کلر زدہ اور شور یلے رقبہ جات کو کارآمد بنانے کے لئے سجی کے پودے کاشت کرکے اور اُن پر کم سے کم شرح لگان کی منظوری عطا فرماکر مزید رعایت بھی عطا فرمادی - اور اس امر کے معلوم ہوجانے پر کہ کمی پانی اور ناقص رقبہ جات کی وجہ سے بہت سے نادار اور غیر ملکی کسان بہت زیادہ نقصان برداشت کرتے ہوئے اپنے حاصل کردہ رقبہ جات کو چھوڑ کر واپس جاچکے ہیں - اور جن کے رقبہ جات بحق سرکار ضبط کیئے جاچکے ہیں - ایکبار ایسے تمام کسانوں کو ان کی دس دس سال کی ضبط شدہ اراضیات کو بحال فرماکر عام اعلان فرمادیا کہ جو کوئی بھی ایام فیصلہ شدہ کے اندر اندر اپنے اپنے عطیات کو بحال کرالے - اُن کا خیر مقدم کرینگے

حکومت پھر تیار ہے جس سے پنجابی کسانوں نے پورا مفاد حاصل کیا - اور اس جانفشانی سے حاصل کردہ رقبوں کو سرسبز و شاداب کیا - کہ کوئی ایک شخص بھی جس نے پنجابی کسانوں کے آنے سے پہلے نوآبادی ریاست بہاولپور کو دیکھا ہو - اب حیران رہ جاتا ہے کہ کیا تھا - اور اب کیا ہو گیا - جو معجزہ سے کم نہیں - مگر اب یہی کسان اپنی قائم کردہ طاقت ارادی کو بگاڑتے نظر آرہے ہیں - کیونکہ زرعی رقبہ جات کی رقوم مالکانہ بھی قریباً قریباً ادائیگی کی آخری حدود تک پہنچ چکی ہیں - اور بالعموم قرضہ جات کا بوجھ بھی ہلکا ہو چکا ہے - اسواسطے سرمایہ کی وسعت جن جن خرابیوں کو پیدا کرنے کا ہمیشہ موجب ہوتی رہی ہے - باہمی خصومتوں - کدورتوں - نئی نئی شرارتوں کا منبع بنکر فالتو سرمایہ کو مقدمہ بازیوں رشوتوں - بیاہ شادی کے اخراجات وغیرہ وغیرہ پر ضائع جا رہی ہے - حالانکہ ان تمام مہاجرین کو گذشتہ زمانہ کی یاد سے آئیندہ نسلوں کی تعمیر باہمی اتحاد سے ایسی حوصلہ مندی - فراخدلی - عقلمندی اور غور و فکر سے کرنی چاہیئے - جس سے بڑھتی ہوئی اولادیں آئیندہ ایسی منظم ہو جاویں - جن سے پُرامن زندگی کا حاصل کرنا پائیدار شعار قایم کر لے - اور جس جس طرح سے بھی سرکاری رقبہ جات پر قبضہ اور حقوق ملکیت حاصل کئے جا سکتے ہیں - اُن سب کو عملی جامہ پہنا کر وہ وسعت اپنے اقتدار میں کر لی جاوے - جن کو تعلیم القرآن علمی اور عملی طور پر واضح فرما رہی ہے - اور ابتداء عہد اسلام میں اسی پر عامل ہو کر جاہل اور ان پڑھ عربوں نے اپنے آپ کو پُرعظمت رفعت پر جا کر کھڑا کیا - اور اسی تنظیم کے جنگ عظیم اور جنگ عالمگیر کے بعد قایم کرنیکی بشارت بھی موجود ہے - اور برگزیدہ رسولوں اور انبیاء کی عملی زندگی راہنما ہے - کہ بغیر جنگ و جدال صرف حوصلہ اور عقل کی راہنمائی سے پرعظمت زندگی کا قیام ناممکن نہیں ہے -

نسل انسانی قوت ارادی کا نمو حاصل کر کے پُرمنفعت منزل حاصل کرنا

جس طرح ہر ایک تخم زندگی کی منزل میں داخل ہو کر اور تربیت حاصل کر کے اپنے وعدہ شدہ وقت پر پہنچکر پُرمنفعت منزل حاصل کرتا ہے - نسل انسانی کی عملی زندگی کے لئے بلوغت حاصل کرنے کی عمر اللہ تعالےٰ نے $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} \times 365 \times 1000$ جو ایک کروڑ چھیالیس لاکھ دس ہزار سال ہوتے ہیں - مقرر فرما رکھی ہے - چونکہ جن قوموں کو مردہ سمجھا جا رہا ہے اللہ تعالےٰ کی ذات انہی کو زندہ کر کے اپنے انوار کی تجلیات سے فیض یاب کرنے کا وعدہ پورا کرنا چاہتی ہے اور جملہ اقوام کی راہنمائی کا ذریعہ بھی مسلمانوں کے لئے ہی وعدہ شدہ ہے - جس کی ابتداء اسلامی حدود میں داخل شدہ نوآباد مہاجرین نے قایم کر دی ہے اور جس قدر جدوجہد اور جسقدر وسائیل اتحاد عملی کی ضرورت تھی وہ حکومت ہی کی تنظیم کے تحت موجود کر لیا ہے - جو اس سے پہلے کسی نوآبادی میں کسانوں کے اپنے اختیار میں نہیں تھا اس لیئے نہ صرف مہاجرین بلکہ حکومت کے ہر شعبہ کے اراکین کے لئے غور اور فکر میں لانیکی ابھی مزید ضرورت ہے - کہ جس قدر وسیع رقبہ جات سرکاری یا زمینداری حدود ریاست میں بیکار پڑے ہیں - نہری - چاہی یا بارشی پانی کی موجودگی سے حسب حالات موقعہ ان کو کارآمد بنا کر جس قدر صاحب وسعت مگر بیکار زمینداروں نے چور - ڈاکو - راہزن وغیرہ بنا رکھے ہیں - یا گداگری اختیار کر کے کارکن مخلوق کے لئے بری مثالیں پیدا کر کے دکھا رہے ہیں - ان سب کو باکار کر کے پُرمنفعت بنایا جاوے - کیونکہ جس قدر وسیع رقبہ جات کے مالکان

اراضی بالعموم عملی زندگی کو تباہ کر رہے ہیں۔ اُن کی اپنی ذمہ داریوں میں کوئی ایسا مشغلہ موجود نہیں۔ جو انسانوں اور اشیاء کو پُر منفعت بنانے پر حاوی آتا ہو۔ اور جب تک نظامِ حکومت میں ایسی گنجائش موجود نہ ہو جو ہر فرد کی عملی زندگی کو محاسبہ میں لیکر ہر مذہب و ملت کے انسانوں کو ایک اخوت میں لانا فرائض منصبی قرار دے لے۔ پُر امن زندگی کا قیام از حد مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اس طرح سے جب بڑے بڑے سرمایہ داروں کے وجود کو پُر منفعت بناتا حکومتی آئین میں لے لیا گیا۔ تو ہر ایک سرمایہ دار کا ذاتی سرمایہ اور غور و فکر ہر انسان اور ہر ٹکڑہ اراضی ہر جنس اور ہر مویشی کو کار آمد بنانے میں ہم آہنگ ہو جائیگا کیونکہ اب تو سرمایہ داروں کے تحتی مزارعین نہ زمین کو پُر منفعت بنانے پر ہی متوجہ ہیں۔ نہ مویشیوں کی غور و پرداخت پر اور نہ ہی آئین و قوانین کی حفاظت اُن کے لئے مؤثر ہے۔ کیونکہ انہیں تو اپنے مالکِ اراضی کی رضامندی مطلوب ہے۔ خواہ انہیں چوری پر لگائے یا کسی اور طرف۔

رحمانی اور شیطانی طاقتیں

بہر حال ترقی دینے والے جملہ وسائل کا فراہم کرنا اور پھر عملی صورت میں اِن فراہم شدہ سامانوں کا استعمال جب دین خدا کی پیروی سکھلاتا ہے۔ اور خرابی پیدا کرنے والے سامانوں کا موجود ہونا۔ باہمی دشمنی اور عداوت کا منبع ہو کر شیطان کی پیروی پر انسانوں کو لاتا ہے۔ تو جو کوئی بھی اللہ تعالےٰ کی الٰہ العالمین صفت کا پیرو ہے۔ اس کی ذمہ داریاں جب ہر چیز کی اس کے ہر مرحلہ پر حفاظت کرنے کے سامان فراہم کر کے اور پایۂ تکمیل پر پہنچا کر پُر منفعت منزل پر لاکر جا ختم ہوتی ہیں۔ تو ہر صاحب وسعت انسان کی تکمیل جس کو حکومت نے زیر سایہ وسعت کے سامان حاصل ہیں۔ فرض ہے کہ اپنے حاکم اعلیٰ کے فرائض کو پورا کرنے میں اُسی قدر معین و مددگار رہے۔ جسطرح عناصر اربعہ ہر چیز کی تکمیل میں امر ربّی (روح) کے تابع فرمان اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی کے مناظر سے اپنی شہادت پیش کرتے ہیں۔ یا انسانی وجود کی ظاہری اور باطنی طاقتیں یک جان رہکر سبق آموز ہو رہی ہیں۔

مجالس رزم و بزم اور نظام حکومت

سورج۔ چاند۔ ستاروں۔ سیاروں کے وجود کو جب دیکھا جا رہا ہے۔ کہ مصروفِ جد و جہد بھی ہیں۔ جن کی گردش سے دن رات اور موسموں کا تغیر و تبدّل پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر اپنے اپنے شعارِ قومی میں ایسے محو ہیں۔ جو حرارت کے ذریعہ دن کے وقتوں میں پانی کو بخارات کی صورت میں بلندیوں پر لیجاتے ہیں اور رات کے وقتوں میں منجمد کر کے اسی پانی کو اوس شبنم یا بادلوں کی صورت میں دن اور رات کے وقتوں میں ہوا کے ذریعہ پہنچاتے چلے آرہے ہیں۔ اور انہی تاثرات سے ہر چیز نمو۔ تربیت۔ تکمیل اور پُر منفعت ہونے کی منزل حاصل کرتی ہے۔ تو نسل انسانی کو بھی اسی نظام کی پیروی پر عامل رکھنا تاکہ ہر بشر جد و جہد کی ہر مجلس کے آئین سے آگاہ رہے۔ ہر حکومت کی ذمہ داریوں میں ہے۔ اس عقیدہ کی خلاف ورزی بالعموم ہر جگہ جاری ہے۔ اسی لئے اخراجات کی زیادتی بیکاروں کے تدارک میں صرف ہو کر باکار انسانوں کو کمزور کرتی چلی آرہی ہے۔ کیونکہ بیکاروں کے تباہ و برباد کرنے والے سامان باکاروں کو

بھی بیکار اور تباہ کر کے ملک کو تباہ حال بنانے پر متوجہ ہیں۔ اور الٰہ العالمین کے نظامِ حکومت کی خلاف ورزی کرنے ہوئے حکومتوں کے تباہی و بربادی کے سامان از خود ہی پیدا کرتے چلے آرہے ہیں۔ جنکو استقامت اُسی وقت حاصل ہوگی۔ جب ہر حکومت مجالسِ رزم و بزم میں جمیع نسل انسانی کے واسطے یکسانیت پیدا کرے گی۔ ورنہ اپنے ہی پیدا کردہ سامانوں کے ذریعہ تباہ و برباد ہوتی رہیں گی۔

خود غرضیوں کا وجود اور اُن کا علاج

تعلیم القرآن کی رو سے سورۂ بقرہ رکوع ۴ کے اندر جن الفاظ میں خود غرضیوں کے وجود سے پاک رہنے کی نسل انسانی کے جدّ امجد کو اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات نے ہدایت فرمائی۔ وہ ان (ہم (اللہ) نے آدم سے کہا کہ تو اور تیری جورو جنت میں رہ۔ اور تم دونوں اس میں سے جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ۔ لیکن تم دونوں اس درخت کے پاس نہ جانا کہ تم دونوں ظالم نہ ہو جاؤ) الفاظ کے دائرہ میں محدود ہے۔ اس خود غرضی کے درخت کی ابتداء اگر ظلمت ہی کے پردہ میں پنہاں ہے۔ اور یہی ظلمت انسانوں پر حاوی آکر اپنی معنوی تشریح موجودہ زمانہ کے ضابطۂ فوجداری اور تعزیرات ہند کے قوانین میں بھی موجود نظر آتی ہے۔ اور ہر مذہب کی آئینی کتاب بھی اِن کی مظہر ہے۔ اور تعلیم القرآن کی رو سے کتاب ہذا میں بابِ شریعت میں بھی اُن کی وضاحت موجود ہے۔ تو اِن جرائم کو بند کرنے کی علمی اور عملی تعلیم کی وضاحت جہاں ضابطۂ فوجداری اور تعزیرات ہند میں موجودہ نظام حکومت کے زیر عمل ہے۔ اور اس تعلیم نے ہر ایک مذہبی ادارے کو اپنے اپنے مذہبی اصولوں کے مطابق علمایان دین اور مشائخ عظام کی ضرورتوں سے بھی محروم کر رکھا ہے کیونکہ بجز ہندوستان کی خانہ بدوش قوموں کے صاحب وسعت انسانوں کی تمام جماعتیں اپنے اپنے مذہبی جرائم کی بیخ کنی کرنے سے معطل ہو چکی ہیں۔ اور اسی سلسلۂ تعطل نے ہر مذہب کے علمایان دین اور مشائخ عظام کو بھی خود غرضیوں میں مبتلا کر کے اب تو فتنہ اور فساد میں مبتلا افراد کا ہی جانشیں بنا رکھا ہے۔ کیونکہ کوئی ایک مذہبی جماعت اپنے مذہبی آئین و قوانین کی پابند نہ رہکر نہ تو ذرائع اتحاد و ترقی کو موجود کئے ہوئے ہے۔ اور نہ ہی جرائم کی روک تھام کو مذہبی شعار تصور کرتی ہے۔ اور نہ ہی کسی ایک حکومت نے ایسا انتظام جاری اور موجود فرما رکھا ہے۔ جو فوری طور پر گمراہیوں۔ فتنہ فساد۔ قتل۔ خونریزیوں یا ظلمت اور جہالت کا انسداد کر سکے۔ حالانکہ رسولوں کی عملی زندگی شاہد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات تعلیم القرآن کے ذریعہ کسی ایک انسان کے وجود کو معطل یا بیکار رکھنے کی اجازت نہیں دیتی بلکہ ہر گمراہ سے کام لینے کی ایسی ایسی وضاحتیں فرما رہی ہے۔ جو ہر ایک انسان کو کارآمد اور پُر منفعت بنا سکیں۔ اور جماعت بندیوں کے نظام کے ذریعہ ہر شخص کی جان اور مال کو ایک ضابطہ میں لیکر نگرانی کی ایسی وضاحت بھی کر رہی ہے۔ جس سے ہر ایک جان اور ہر ایک سرمایہ کو حسابی دائروں میں جن کو نمازکی تنظیم کے ذریعہ دن میں پانچ مرتبہ حاضری کا انتظام قایم کر کے امن و چین قایم کرنے کی سبیل رکھا گیا ہے اگر علمایان دین ہر جان اور ہر سرمایہ کو اپنے ہر نماز کے وقتوں میں محاسبہ میں لے لیں تو بیکار دل اور ربا کا رزل

کی روزانہ پڑتال سے ہر فرد کے آمدنی اور اخراجات کے ذرائع پر بھی ہر جگہ جہاں بھی انسانی آبادی موجود ہے اقتدار حاصل آسکتا ہے - اور ہر جمعہ کے خطبہ میں حساب وکتاب کی رو سے اعلان بھی کیا جا سکتا ہے کہ فضول خرچ اور کفایت شعار فلاں فلاں گھروں میں موجود ہیں - اور جن کا مشغلہ ہی کوئی نہ ہو - اُن کی آمدنی اور اخراجات کے وسائل معلوم کرنے کی از خود ہی جستجو ہو جاتی ہے - اور جب ایسی تنظیم موجود کر لی جاوے - تو مشائخ عظام یا صاحب وسعت انسانوں کے پڑتال حسابات کے ذریعہ جن کا ریکارڈ ہر گاؤں میں موجود رہنا چاہیئے - اپنے اپنے حلقۂ اثر دیہات کے جانی اور مالی ذرائع کو یکجہتی پر لاکر مستقبل کی شان کو قائم رکھنے کیلئے بڑھتی ہوئی نسلوں کی حفاظت کے نظام کو بھی تاکہ ہر مزدور اور کسان کی اولادوں کی سود و بہبود حکومت کے زیر غور رہے - ملکی حفاظت میں معین و مددگار رہ سکتے ہیں جس سے ایک ایسے آئین پر کاربند رہنا بھی لازم ہو جائیگا جہاں خود غرضیوں کا نام و نشان مٹ جاوے -

الٹ دینے والا زمانہ جس میں مٹی کو سونا اور خلق خدا کی پرورش کے سامان بہم

پہنچانے والے تو بے یار و بیکس اور سونا کو مٹی بنانے والے اور جفا کار ہر قسم کی آسائشوں سے ممتاز اور نظام حکومت کے صلاح کار اور حصہ دار بنے بیٹھے ہیں

کیونکہ فی زمانہ ملک میں جن دو جماعتوں کا وجود موجود ہے - اُن میں ایک جماعت تو وہ ہے جو مٹی سے سونا پیدا کرتی ہے - اور دوسری وہ ہے - جو سونے کو مٹی بنانا صفتِ ایمان قرار دیئے ہوئے ہے - ان ہر دو جماعتوں کی عملی زندگی کی وضاحت کھلے الفاظ میں یہی ہے - کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے نسلِ انسانی کو زمین کے کاروبار کیلئے پیدا کیا - اور یہ بھی واضح کر دیا - کہ ارض و سماء کی وسعت میں پُر امن زندگی کا قائم کرنا نسل انسانی کے اپنے اختیار میں ہے - جو اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور ہر ایک چیز کو پُر منفعت بنانے سے حاصل ہوگا - تو جو جماعت اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں دن رات مصروف اور مخلوقِ خدا کی زندگی کے سامان بہم پہنچا رہی ہے - ہر نوع مٹی کو زرخیز کر کے سونا بنا رہی ہے - اور دوسری جماعت جو انسانوں اور اشیاء کو پُر منفعت بنانے کی ذمہ وار تھی - جن میں علمایانِ دین اور مشائخ عظام اور والیانِ ملک تک شامل ہیں - اور بمثلِ امر ربی یا انسانی جان ان کی ذمہ داریاں تھیں - جب انسانوں اور اشیاء کو پُر منفعت بنانے کی ذمہ واریوں سے ناآشنا یا ظلمت اور جہالت کے اسیر ہو کر مٹی کو سونا بنانے والی جماعتوں کو ہی ترقی کی راہوں پر چلانے یا سامانوں کے نزدیک تک نہیں آنے دیتے - بلکہ عیش و آرام کے لئے ہر ایک چیز اپنے لئے مخصوص رکھکر اور مٹی کو سونا بنانے والوں سے نفرت اور حقارت کا سلوک کر کے - ان کی حوصلہ افزائی اور نگرانی تک کرنے سے جی چرلتے ہیں - تو دنیا میں کونسا بشر ہے - جو یہ نہ مان لے کہ موجودہ نظام سرمایہ داری ہی ہر ایک تباہی - مفلسی - ناداری اور غلامی کا ذمہ وار ہے - جو ملک کو آسودہ حال بنانے کی ضرورت سے غافل رہکر اپنی فضول خرچیوں اور مٹی کو سونا بنانے والی جماعتوں کے ساتھ سونا کو صف بندیوں میں شامل کرنے کی بجائے بخل کو اختیار رکر کے سونا کو مٹی بنانا ہی شعار بنائے ہوئے ہے - اور اس حقیقت کو آشکارا کئے چلا آرہا ہے - کہ بھیڑیوں کی جماعتیں بھیڑوں

کے ریوڑ کے ریوڑ ختم کر رہی ہیں۔ اور سمجھنے تک سے عاری ہیں۔ کہ اگر بنیڈی بھٹیاں ضلع شیخوپورہ کے ایک قدیم زمانہ میں جب ایک بھٹی نے یہ ماجرہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ ایک بھیڑ اپنی اور اپنے دو بچوں کی حفاظت کے لئے کس طرح بھیڑیئے سے نبرد آزما ہے۔ جس پر بالآخر بھیڑیا کو ہی میدان چھوڑنا پڑا۔ تو اس بھٹی نے اپنی عالی حوصلگی اور تدبر سے شہنشاہ اکبر کے ہاں کیا کچھ عظمت اور رفعت حاصل کر لی۔ اور اسی طرح امیر تیمور نے بکریوں کی گلہ بانی کے زمانہ میں ایک چیونٹی کی جرأت اور فراست سے یہ سبق حاصل کر کے کہ وہ اپنے سے زیادہ بوجھ کو اٹھاتی ہوئی کئی دفعہ گر کر آخر کار چٹان کے اوپر چڑھنے میں کامیاب ہو گئی۔ تو جس عزم اور ارادہ کو امیر تیمور نے بنیاد قرار دیکر عقل اور حوصلہ سے کام لیا۔ کون ہے جو اس سے انکار کر سکے۔ اور کیا شہنشاہ بابر اسی تیمور کی اولاد نہیں تھا۔ جس کی عظمت کبھی تو تمام ہندوستان کی بادشاہت اس کے سپرد کر دیتی تھی۔ اور کبھی اسکو پناہ لینے کو بھی جگہ نہیں ملتی تھی۔ تو پہاڑوں کی غاروں میں چھپ چھپ کر مہینے گذار دیتا تھا۔ جس کی خودداری اور ارادت نے ایسے وقت اس کی یاوری کی جب دو تین ماہ چھپے رہنے سے اپنی حجامت نہ کرا سکا۔ تو ایک اجنبی کی حیثیت میں جب وہ ایک گاؤں میں حجامت بنوا رہا تھا۔ تو ایک ایسے نوجوان نے جو شہنشاہ بابر کی فوج میں ملازم رہا تھا۔ اپنے شہنشاہ کو شناخت کر کے مزید اطمینان کے لئے چند دیگر سپاہیوں کو بھی لا موجود کیا۔ اور جن کی اس آمد پر شہنشاہ مذکور کو دریافت کرنا پڑا۔ کہ کیوں کھڑے ہو۔ تو ان کا یہ جواب کہ ہم آپ کی فوج کے سپاہی ہیں۔ آپ کو دیکھ کر حاضر ہوئے ہیں۔ کہ اگر ہماری قربانیاں مطلوب ہیں۔ تو ہم جانثاری کے لئے حاضر ہیں۔ اور اردگرد کے دیہات سے مزید سپاہیوں کو فراہم کر کے کافی جمعیت بھی بہم پہنچا سکتے ہیں۔ یہ گویا غائبانہ امداد تھی۔ جو شہنشاہ بابر کے حوصلوں کو بلند کرنے کا باعث ہوئی۔ اور جس نے کامیابیوں کو یقینی کر دیا۔ اس طرح دیہاتی تو آج بھی اسی جان نثارانہ جذبوں سے بھرپور ہر آن ہر حکومت کے لئے جانیں قربان کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور کبھی بھی انکار نہیں۔ مگر جب سے ان جانثاروں کو بھاڑے کے ٹٹو بنا کر خریدنے کی تجارت شروع کی گئی ہے اور ان کی وہ عزت اور عظمت جو دیہاتی تنظیم میں واجب العرض کے نام سے تاحال مسلمہ چلی آرہی ہے۔ صرف کاغذ کے ردی پرزے کی وقعت سے زیادہ نہیں رہی۔ اور ان کی نسلوں کو بیکار رہنا حکومتی دستور میں موجود دیکھا جا رہا ہے۔ اور مجالس رزم و بزم یا جماعت بندیوں کے ذریعہ کوئی بھی ایسی تنظیم موجود نہیں۔ جو ہر ایک کسان اور دیگر مخلوق کی حفاظت کے ایسے سامان موجود کر دے۔ جن کا ذکر باب حقیقت میں موجود ہے۔ اور بھیڑیوں کی غور و پرداخت کو حکومت کے دستور اساسی میں تربیت کے ہر سامان سے فیضیاب ہونے کے وسائل حاصل ہو چکے ہیں۔ تو ملک کی ریڑھ کی ہڈی یا مٹی کو سونا بنانے والی جماعتوں میں بھی خود غرضی کا مادہ عود کر آیا ہے۔ جو اپنے ہی بھائی بندوں کو کمزور کر کے اور صاحب وسعت انسانوں کی صفوں میں کھڑے ہو کر اپنے ہی بھائی بندوں کو بھی بیکار رہنا تا چلا آرہا ہے۔ اور حکومت سمجھتی ہے۔ کہ ہمارے جانثاروں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ حالانکہ حقیقت بالکل برعکس ہوتی چلی جا رہی ہے۔ قرآن کریم کے قصص میں سے سلیمانی حکومت کی تنظیم بھی ہر حکومتی شان پیدا

کرنے کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ اور فرعونی حکومت بھی ان بد نتایج کا اظہار کئے موجود ہے۔ کہ ایک قوم کو
ابھارنا اور دوسری کو مظالم کا تختہ مشق بنانا۔ اور قاروں کا قصہ بھی کہ دولت کو بیکار رکھنا خدا کو
منظور نہیں۔ بلکہ خدا کو منظور ہے۔ تو یہ کہ جمیع نسل انسانی کی یکجہتی سے خطۂ ارض کو ایسا سرسبز و
شاداب کیا جاوے۔ کہ جو شخص بھی کسی چیز کا خواہش مند ہو۔ ہر ایک کو میسر آ سکے۔ تو وعدہ شدہ
وقت پر جب اس منزل پر نسل انسانی نے رسائی حاصل کرنی ہے۔ تو کیا ہندو۔ کیا مسلمان۔ کیا بدھ
اور کیا عیسائی۔ کیا موسائی اور کیا اچھوت وغیرہ وغیرہ۔ جب سب نے ملکر خطۂ ارض کے ہر حصہ میں
ملی جلی بستیاں قایم کرنی ہیں۔ تو کیوں نہ والئے ریاست بہاولپور کی عباسی حکومت میں ایسی ابتداء
کرنے کہ جو حضرت عباس رضؓ کے اس منصب کو بھی جو مسلمانوں کی عملی زندگی کے ریکارڈ کو تعلیم القرآن کی
پیروی کی مطابقت کے اظہار کے نام سے موجود چلی آ رہی ہے۔ اب پھر تعلیم القرآن کے ماتحت لانے پر
ہی رجوع دلاکر عرب خاندانوں کی خدمات سے فضیلت حاصل کرنے والے سامانوں کے حصول پر
قربان کیا جاوے۔ جبکہ بلا شک وشبہ عرب مہاجرین کی حدود ریاست میں خطۂ ارض کو سرسبز وشاداب
کرنے کی عقل اور حوصلہ مندیاں درخشاں حیثیت اور مرتبہ حاصل کر چکی ہیں۔ اور دیگر قوموں کی راہنمائی
کی بھی ضامن ہیں۔ اور اس طرح سے جب اللہ تعالے کے اسماء صفات کی تجلیات کو سمجھ میں لایا جاکر اور اشیاء
کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر تقدیر کی امداد کا حصول یقینی کر لیا جاتا ہے۔ تو نظام حکومت کے تحت صف بندیوں کے
نظام ترکیبی میں ان مہاجرین کی حفاظت کے لئے ایسے عناصر کا موجود کیا جانا بھی ضروری ہے۔ جو ہر ایک چیز کو
پُرمنفعت بنانے پر متوجہ ہو کر حکومت کی شان کو درخشاں کرنا ہؤا ریاستی باشندوں کی آئندہ نسلوں کی
حفاظت کے سامان بھی بہم پہنچانے میں مصروف رہے۔ اور ہر ایک چیز کو خواہ وہ جنگلوں اور بیابانوں میں
موجود ہے۔ اور ہر ایک جڑی بوٹی اور ایک ایک ملکی پیداوار پر ایسی حکمت عملی سے تصرف کرے۔ کہ یہی
خام پیداوار اسی نو آبادی میں پُرمنفعت منزل حاصل کر کے کوڑیوں کی اشیاء کو اشرفیوں کی صورت میں
تبدیل کر سکیں۔ مہاجرین میں بہت سے ایسے موجود ہیں۔ جو چاہتے ہیں کہ جابجا مختلف قسم کی اشیاء کو پُرمنفعت
بنانے کے لئے کارخانے قایم ہوں۔ تاکہ بیکار چیزیں اور بیکار انسان سب پُرمنفعت بن جاویں۔ مگر اتحاد عمل
کے جذبے سے تا حال محروم ہیں۔ اور یہ بھی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کے نظام کی پیروی میں امر ربی۔
(روح) اور انسانی جان کی تقلید میں حکومت کی سرپرستی حاصل نہ ہو۔ عناصر کی طاقتیں بیکار رہتی ہیں
اور عناصر بھی تبھی پُرمنفعت منزل پر ہر چیز کو پہنچانے میں کامیابی کا ذریعہ رہتے ہیں۔ جب اللہ تعالے
کے نظام کی روانی اُن کے اتحادی جذبہ کو قایم رکھنے کی ہر آن نگراں رہے۔ مگر ارکان حکومت عموماً دھڑہ
بازیوں یا آئین حکومت سے منحرف رہکر ابھی ایسی خود غرضیوں میں محو ہیں۔ کہ ہر معمولی اہلکار بھی اپنے آپ
کو صاحب وسعت انسانوں کی صف میں جا کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ مٹی کو سونا بنانے والوں کو معذور
رکھنے میں انہیں بھی وہی فضیلت حاصل ہو جاوے۔ جو ہر سرمایہ دار کی شان میں موجود ہے۔ گویا رشوت ستانی
یا وہ ذرایع جن سے اتحاد اور ترقی کن وسایل میں روکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ محض اسی لئے جاری ہیں۔

کہ نظامِ حکومت یا آئین حکومت میں کہیں بھی وہ جگہ نظر نہیں آتی - جس سے یہ سمجھا جا سکے - کہ بڑھتی ہوئی نسلوں کو بارآور رکھنے کی ذمہ واری آئین حکومت میں موجود ہے - جس پر ہر شخص کو جبراً یا قہراً ایسے وسائل کو اختیار کرنا پڑتا ہے - جن سے وہ آئیندہ نسلوں کی ممکن حفاظت کر سکے -

اِلٰہ العالمین کی حکومت

اللہ تعالیٰ کی ذات نے جس قدر مخلوقات کائنات عالم میں موجود کی ہے - اور جن میں روئیدگیاں - چرند پرند - حشرات الارض - انسان وغیرہ سب شامل ہیں - ان سب کے تعمیری سامانوں میں ہوا - حرارت مٹی اور پانی کے عناصر کو ہی استعمال کیا ہے - حرارت کا منبع سورج - چاند سیارے اور ستارے ہیں - جن کا ٹھکانا آسمان پر ہے - ہوا جو گرم اور سرد تاثرات کے وجود سے متحرک ہوتی ہے - آسمان اور زمین کے درمیانی خلا میں ٹھکانا رکھتی ہے - پانی کا وجود زمین پر محیط ہے - مگر حرارت کے تاثرات سے بخارات کی صورت میں پہلے بلندیوں پر جاتا ہے - پھر منجمد ہو کر ہر مخلوق تک جہاں کہیں بھی کوئی ہے اوس یا شبنم اور بادلوں کی صورت میں پہنچتا رہتا ہے - زمین کو اپنی ظاہری شکل میں منجمد ہے - یا حرارت - ہوا - اور پانی کی طرح کے عناصر میں ہی نہیں - مگر جب بھی کسی چیز یا کسی تخم کی روئیدگی کا وقت آموجود ہو - عین اس کی نمو حاصل کرنے کے وقت پر اور ہوا - حرارت اور پانی کی امداد میسر آنے پر اس تخم کو نمودار کر دیتی ہے - اور دیکھا جاتا ہے - کہ جن علاقوں میں بارش بہت ہی کم ہوتی ہے وہاں کئی کئی سال تک تخم کو محفوظ رکھتی ہے - موسم سے پہلے یا پیچھے خواہ کتنی ہی بارشیں کیوں نہ ہوں زمین تخم کو روئیدگی پر نہیں لاتی - اور عام قاعدہ کی رو سے دیکھا جا رہا ہے - کہ ہر ایک چیز کی پختگی اور بقاء و دوام کے لئے بھی جو اصول مقرر ہیں - انہی کے مطابق ہر ایک چیز اپنی پُر منفعت حیثیت آشکارا کرتی ہے - روئیدگیوں میں سے درخت ایک ایسی حیثیت رکھتے ہیں - جو پایۂ تکمیل تک پہنچنے سے پہلے کئی کئی سال تک بے ثمر رہتے ہیں - اور جب اُس عمر طبعی کو پہنچ جاتے ہیں - تو ہر سال اپنے اپنے خاص موسموں پر پھول اور پھل کسی ایک کی اپنی خوراک میں مستعمل نہیں ہوتے - بلکہ دیگر مخلوق کے واسطے کار آمد رہتے ہیں - اور نسل انسانی کے واسطے اپنے آپ کو بطور ایک گواہ کے پیش کرتے ہیں - اور سمجھ پیدا کرتے ہیں - کہ اے انسانو! جس قادر مطلق نے کائنات عالم کی ہر ایک چیز کو معہ اپنی صفات کے نسل انسانی کی خدمت پر مامور فرما رکھا ہے - اُن کی خدمات سے فائدہ اٹھاؤ اور فضول باتوں میں اپنے آپ کو فتنہ - فساد - قتل اور خونریزیوں میں کیوں آلودہ کرتے ہو - اپنی اجتماعی طاقت سے جس قدر وافر سے وافر سامان زندگی پیدا کرنے چاہو - پیدا کر سکتے ہو - ہوا حرارت مٹی اور پانی کو مسخر رکھنا اور صرف پانی کی تنظیم سے ہر ایک دیگر مخلوق کی پرورش کے سامان زمین کی روئیدگیوں ہی سے حاصل کر سکتے ہو - یہ ایسی تکلیف نہیں - جسکو برداشت نہ کیا جائے - بلکہ مشکل وقت وہ ہوتا ہے - جب ایک کھلے ہوئے آئین کو نہ مان کر تم بیکار بیٹھ جاتے ہو - اور وقت پر اپنی

اپنی زندگی کے سامانوں سے محروم رہکر بھوک اور پیاس کی شدت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور سمجھتے نہیں۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کی ذات ہر ایک چیز کی تربیت، تکمیل اور پُر منفعت بنانے میں ہر وقت مصروف رہتی ہے۔ اور پھر کسی چیز کو اپنے مصرف میں لاتی بھی نہیں۔ بلکہ سب کچھ نسل انسانی کی ذات کے واسطے مخصوص فرما رکھا ہے۔ تو اس عطیۂ الٰہی کو حاصل کرنے میں جب تمہیں خود ہی گریز ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھوں خوراک کے لقمے تمہارے منہ میں ڈالے۔ اگر وہ ذاتِ کریمی ایسا بھی کر دے۔ تو پھر بھی تمہیں جبڑے کو ہلانا پڑے گا۔ زبان کو کارآمد کرنا ہوگا۔ حلق سے نیچے غذا کو پہنچانا ہوگا۔ یہ تین کام کون کریگا۔ مان لیا کہ حلق سے آگے خوراک کے گذر جانے کے بعد تمہاری ذمہ داریاں ختم ہو گئیں اور پھر اللہ تعالیٰ ہی کے نظام میں باقی سب کچھ داخل ہو گیا۔ تو جن طاقتوں پر اللہ تعالیٰ نے تمہیں فعل مختار کیا ہے۔ جب تم اُن کی بجا آوری بھی نہیں کر سکتے۔ یا اپنی زندگی کے سامان خود پورا کرنے پر قادر نہیں ہو۔ تو خدمتِ خلق کا جذبہ تمہارے کس فعل سے تلاش کیا جاوے۔ اسی طرح تمام دیگر مخلوق اپنے اپنے جذبات سے شاہد آ رہی ہے۔ کہ جملہ اشیاء کو کار آمد بنانے میں جس جس چیز کو جس جس طرح انسانی دنیا کارآمد بناتی چلی آ رہی ہے کسی ایک کو بھی خدمتِ خلق سے انکار نہیں۔ اور نہ ہی بجز انسان کسی دیگر مخلوق میں وہ عناد فساد۔ جھگڑا۔ قتل اور خونریزیاں ہیں۔ جن کا اظہار نسل انسانی کرتی چلی آ رہی ہے۔

نظامِ تخلیق پر ایک نظر!

کائناتِ عالم کے اندر جسقدر چیزیں نظر آ رہی ہیں۔ اُن میں سے روئیدگیاں تو اپنے تخمی مادہ کی رو سے ایک صف میں ہیں۔ جن سب کی بنیاد ٹھوس تخم سے قایم ہوتی ہے۔ اور زمین کے پردوں میں ہر ایک تخم پنہاں ہو کر اپنی نمو، پرورش اور تکمیل کے سامان مہیا کرتا ہے۔ خواہ یہ تخم خطۂ ارض کے خشک میدانوں یا سطحِ آب کے نیچے فرشِ زمین میں موجود ہو۔ اس طرح سے روئیدگیاں اپنی اپنی جدا جدا حالتیں آشکارا کرتی ہوئیں شاہد آ رہی ہیں کہ پانی کی نباتات کو کسطرح کارآمد کیا جا سکتا ہے۔ اور خشک میدانوں کی روئیدگیوں کو کسطرح۔ چونکہ ہر ایک روئیدگی اس وقت تک اپنی تربیت اور پُر منفعت منزل پر پہنچنے سے قاصر رہتی ہے۔ جب تک عناصر کو متحد اور کارآمد بنانے میں امرِ ربی (روح) کی نگرانی امدادی نہ رہے۔ اسواسطے پانی اور خشکی کے میدانوں کو اس وقت تک پُر منفعت منزل پر لایا ہی نہیں جا سکتا۔ جب تک ان میدانوں کو کارآمد بنانے والوں پر حکومت کی نگرانی ہر آن موجود نہ رہے۔ اور پھر نگرانی کرنے والی جماعتیں اُسی لباس اور اُسی معاش کو اختیار نہ کریں جو اشیاء کی عملی زندگی اور انسانی جان کے پردے میں اپنے اندر موجود کئے ہوئے ہیں۔ اور گو اپنی اپنی صفات کے ناموں سے جدا جدا پکاری جاتی ہیں۔ مگر یکجہتی سب کی شان میں موجود رہتی ہے۔ دوسری صف میں تمام چرند، پرند، حشرات الارض اور انسان شامل ہیں۔ جو روئیدگیوں کی طرح ساکن رہنے والی منزل سے باہر اور اپنی پرورش کے سامانوں کی تلاش میں اِدھر اُدھر تگ و دو کرتے دیکھے جاتے ہیں۔ جن میں خشک میدانوں اور سطحِ آب میں بسنے والی ہر ایک مخلوق بھی شامل ہے۔ جو دو اقسام میں تقسیم شدہ ہے۔ ایک قسم وہ ہے جن کے کان اندر کو ہوتے ہیں۔ اور دوسری وہ جن کے کان باہر کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ تخمی مادہ ہر دو قسم کی

مخلوق کا منی کے قطرات یا پانی کی بوندیں ہیں۔ جو نر اور مادہ کے اندر پرورش پاکر ہر دو کے باہمی اختلاط سے وہ تاثرات پیدا کرتے ہیں۔ جن سے اُن کی آئندہ نسل کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ جن کے کان اندر ہیں۔ اُن کی تعمیر رحم مادر میں پہلے انڈے کی صورت میں شروع ہوتی ہے۔ اور جب انڈا تکمیل حاصل کر لیتا ہے۔ تو پھر رحم مادر سے باہر آکر ماں اور باپ دونوں کی نگرانی اور حفاظت میں اس میعاد کو پورا کرتا ہے۔ جو براہ راست ہوا اور حرارت سے غذا حاصل کرکے ہر ایک کے لئے مخصوص ہے۔ اس طرح سے پہلی دوسری اور تیسری منزلوں کے بعد اصل جسم اپنے اس ڈھانچہ کو جو قدرت نے ہر جنس کے واسطے مقرر فرما رکھا ہے پورا کرکے ظاہری دنیا میں چوتھی منزل پر جاکر دور زندگی شروع کرتا ہے۔ اور بتدریج جن جن اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات نے اُسے موجود رکھا ہوا ہے۔ اُس احکم الحاکمین کے احکام کی تعمیل میں مصروف رہکر اپنی زندگی کے سامان خود ہی بہم پہنچاتا ہے۔ اور جن کے کان باہر ہیں۔ اُن کی تعمیر رحم مادر میں ہی وہ تمام منزلیں طے کرتی ہے۔ اور ہر ایک جنس کی تعمیری تکمیل کے لئے جو خاص وقت مقرر ہے۔ اُن کو پورا کرکے زندگی کے نئے دور میں شامل ہوتا ہے۔

اس دوسری صف میں جس قدر بھی مخلوق ہے۔ ان سب کا ذریعہ معاش وہ تمام اشیاء ہیں۔ جن کو صف اوّل میں روئیدگیوں کے نام سے جگہ دیگئی ہے۔ اور ان دوسری صف والوں ہی کی کسی نہ کسی طرح یہ بھی ذمہ داریاں ہیں کہ اپنی نسلوں کی بقاء دوام کے لئے اس تمام جدوجہد میں شریک رہیں۔ جن سے روئیدگیوں کی فراوانی جاری رہکر ہر ایک دوسری صف میں شریک مخلوق کی تربیت کے سامان موجود ہوتے رہیں۔ یہی وہ جدوجہد ہے۔ جس کی ذمہ واری نسل انسانی نے برداشت کر رکھی ہے۔ اور وہ جب ہی پوری ہوگی جب نسل انسانی کی یکجہتی پایۂ تکمیل حاصل کرے گی۔ اور ارض و سماء کی وسعت میں جس قدر اشیاء موجود ہیں۔ اُن سب کو پُر منفعت بنانے کے لئے ایک ایک ٹکڑۂ زمین کو سرسبز و شاداب بنانے کی پُر امن تنظیم پر قادر آجاوے گی۔ اور باہمی خصومت کی ہر ایک منزل کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کردے گی۔

تیسری صف میں وہ تمام معدنیات ہیں۔ جو سطح زمین۔ پہاڑوں۔ سمندروں اور گیلی مٹی کے نیچے نشو و نما پاتی۔ اور انسانی زندگی میں کار آمد آنے والی چیزوں کے سامانوں میں ہیں۔ جنمیں وہ معدنی چیزیں بھی پائی جاتی ہیں۔ جو آگ پر جاکر بہ جانے والی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اور بتدریج بوسیدہ ہوتے ہوتے مٹی کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اور وہ بھی ہیں۔ جن پر آگ کا اثر کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتا۔ اور اسی طرح چوتھی صف میں ہوا۔ حرارت۔ مٹی۔ اور پانی کے عناصر ہیں۔ جن کو صنعتی تنظیم میں لاکر اس طرح کار آمد کیا جانا بھی نسل انسانی کی سرشت میں موجود رکھا گیا ہے۔ تو اس طرح معدنیات کو جو بھی ہوا۔ حرارت مٹی اور پانی کی یکجہتی سے مختلف رنگوں۔ مختلف طاقتوں۔ مختلف جوہروں۔ جواہرات اور موتیوں کی شکل میں تکمیل حاصل کرتے ہیں۔ روئیدگیوں میں فراوانی پیدا کرنے اور دوسری صف کی جملہ مخلوق کو پُر منفعت بنانے کی جسقدر بھی ضروریات ہیں۔ انسانوں ہی کے اقتدار میں لاکر ایک ایسا نظام قایم کرنا ہے جس سے چاروں صفوں کی ہر ایک چیز کی پُر منفعت حیثیت سے نسل انسانی کو پوری واقفیت حاصل ہو۔ اور پھر ہمیشہ سرسبز و شاداب رہنے والی روئیدگیوں اور آبی و بارانی پیداواروں کے خواص پر اور دوسری صف کی اور

تیسری صف کی ہر ایک مخلوق کے خواص پر ایسا عبور حاصل ہو۔ کہ پھولوں۔ پتوں۔ پھلوں اور رنگ و روپ اور اُن کی طولانی عمروں پر غور اور خوض کیا جا کر ایسی تمیز پیدا کر دی جاوے۔ کہ ہر ایک انسان یکساں مستفید رہے۔ اور جس پاکیزگی سے اللہ تعالےٰ کی ذات ہر ایک چیز کو اپنی صفت رب کے ذریعہ پُر منفعت بنا نیکی منزل تک پہنچا کر نسل انسانی کی راہنمائی فرما رہی ہے۔ اور ہر ایک انسانی جان کو مثال کے طور پر واضح کر کے جسم انسانی کی جملہ ظاہری اور باطنی طاقتوں کو یکجہت کئے چلی آ رہی ہے۔ تعلیم القرآن نسل انسانی کو ایسی منزل پر لانا چاہتی ہے۔ جس سے نسل انسانی ہر ایک مغائرت کو رفع کر سکے۔ جس کے سامان انسانی عقل اور حوصلہ میں مرکوز ہیں۔ اور یہی وہ جوہر ہیں۔ جو ہر ایک دیگر مخلوق سے بیش قیمت ہیں۔ اور ان بیش قیمت جواہرات کی تکمیل کے لئے جس قدر طویل عرصہ درکار ہے۔ اُن کی وضاحت بھی تعلیم القرآن میں موجود کی گئی ہے۔ اور جن سامانوں سے ہر دو جوہر پایۂ تکمیل حاصل کریں گے۔ اُن کی وضاحت بھی دین خدا اور دین اسلام کے نام پر تعلیم القرآن ہی سے جدا جدا کر دی گئی ہے۔ تاکہ ہر ایک بشر کو بھی عقل اور حوصلہ کے حصول میں امداد حاصل رہے۔ جو کہ سرمایہ دارانہ نظام ہمیشہ سے خرابیوں کا منبع ہونا ظاہر کرتا چلا آ رہا ہے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنے آخری نبی کو جو وصیت فرما رکھی ہے کہ بالآخر اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والی جماعتوں نے جب بھی اتحاد باہمی سے اپنی ضروریات پر خود قادر آنے کی سمجھ پیدا کر لی۔ دنیا میں امن و چین کا قیام از حد آسان ہو جاوے گا۔ کیونکہ شیطان کے حلفیہ قول کی رو سے کہ ہزار عالم کا گمراہ کرنا ایک ان پڑھ کی نسبت مجھ پر از حد آسان ہے۔ فی زمانہ جب تمام لکھے پڑھے خواہ وہ کسی مذہب اور ملت کے کیوں نہ ہوں۔ جب اپنی ہر تحریر اور تقریر میں نسل انسانی کی باہمی تفریق پیدا کرنے میں مشغول نظر آتے ہیں۔ اور اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والے دیہاتیوں کے نظام میں واجب العرض کی قانونی حدود کسی فرقہ۔ ملت اور مذہب میں کوئی تفریق موجود ہی نہیں رکھتی۔ ہر کسان جس کو بادشاہ صفت تک پکارا جاتا ہے۔ وہ اپنے دردگار دیگر دیہاتیوں کو بھی اچھے سے اچھے ناموں سے پکارتا ہے۔ تو لامحالہ جو تھوڑی بہت کشمکش فی زمانہ آجکل دیہاتیوں میں موجود نظر آ رہی ہے۔ اور فروعی ہے۔ وہ بھی انہی حضرات کی پیدا کردہ ہے جو شیطان کے مکر و فریب میں آ کر اتحادی نظام کی بجائے تخریب پیدا کرنے کے درپے ہیں اور امن کو موجود رکھنے کی بجائے اپنی خوش بیانیوں سے فساد اور دشمنی پیدا کرنے والے سامان پیدا کرنے میں مصروف ہیں۔

امن و چین پیدا کرنیوالی مجلسیں!

اس واسطے دیہاتیوں کے لئے لازم آتا ہے۔ کہ پانچ پانچ دس دس دیہات کو منظم کر کے آئین حکومت کے تحت ایسی پنچائتیں قایم کریں۔ جن کو ہر گاؤں کی آمدنی اور خرچ کو قلمبند رکھنے کا پورا اختیار حاصل ہو اور ہر بشر کے ذہن نشین رکھنا جو ہدایات مندرجہ ذیل میں پنہاں ہے۔ ہر دستور العمل میں موجود ہے

۱۔ اگر تم امن پسند رہ کر خدا کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا۔ اور تمہیں استقامت بخشے گا۔

۲۔ اللہ کے نزدیک یہ بات نہایت ناپسند ہے۔ کہ تم وہ بات کہو۔ جو نہ کرو۔
۳۔ کھاؤ۔ پیو اور فضول خرچ نہ کرو۔ کیونکہ فضول خرچ خدا کو پسند نہیں۔
۴۔ رزق ہر چند بیگماں برسد۔ مشرط عقل است جستن از درہا۔ گویا جن جن وسائل سے رزق حلال میسر آتا ہے۔ ان کی تلاش کی جاوے۔ اگر ان ضوابط کو نگاہ میں رکھکر ہر ایک مغائرت کو رفع کرنے اور ہر ترقی کن وسیلہ کو قبول کرنے کی اُن تمام تجاویز کو عملی جامہ پہنایا جاوے۔ جن کا اظہار کتاب ہذا میں موجود کیا گیا ہے۔ اور بالمخصوص یکجہتی اور اتحاد کے قیام کے لئے حضرت یوسف کے بھائیوں اور قوم موسیٰ کی کہانیاں کہ ہم عہد اور ہم خیال رہنے پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے انہیں کیا کچھ عطا ہؤا۔ تو ہر ایک تفریق کا مٹا دینا ممکن آتا ہے۔

اجنبی مہمانوں کی خاطر و مدارات

اور حضرت ابراہیمؑ کے بیان میں اجنبی مہمانوں کی خاطر و مدارات کو جو افضل ترین جذبہ سمجھکر اللہ تعالےٰ کی ذات نے از حد پسند فرمایا ہے۔ اسواسطے ہر مسافر اور ملازم سرکار کی جو بحیثیت مہمان ہر گاؤں اور ہر پنچائت کے دائرہ اثر میں داخل ہوں۔ ایک ہی طے شدہ اصول کے مطابق ضیافت کے سامان مہیا کئے جاویں۔

رشوت خوری کا انسداد!

اور جب ہر گاؤں اور ہر پنچائت ایک ہی اصولی تنظیم میں آکر ہر ایک ممبر کی اُن تمام تکالیف کا حل کرنا اپنے اقتدار میں کر لیگی۔ اور ہر ایک مغائرت کا رفع کرنا بھی اپنے ہی شعار میں داخل کر لیا گیا تو آئین و قوانین اسلامی کسی ایک کو دوسرے کے برخلاف رشوت پیش کر کے اپنی حدود دیہی سے باہر انصاف کی تلاش میں جانے ہی نہیں دیں گے کیونکہ ہر گاؤں اور ہر پنچائت کے دستور اساسی کی رو سے کوئی بیرونی فیصلہ جب قابل قبول ہی نہیں رہے گا۔ تو ہر ایک کو قومی توقیر میں اطمئن بھی کر دیگا۔

نظام حکومت میں دخیل ہونا

ہندوستان کے اندر صوبائی اور سنٹرل اسمبلیوں کے واسطے جو ممبر منتخب ہوتے ہیں۔ گو اُن میں قابل سے قابل ممبر منتخب ہوتے ہیں۔ مگر دیہاتی زمینداروں کی ضروریات کو سمجھنے اور پورا کرنے میں اُن سے کوئی امداد حاصل نہیں آتی۔ کیونکہ دیہات کی باہمی تنظیم قایم کرنے کا کہیں نام تک نہیں۔ ضرورت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ جب گاؤں وار۔ حلقہ وار۔ چھوٹی چھوٹی پنچائتیں تھانہ وار۔ تحصیل وار وغیرہ وغیرہ بڑے حلقے قایم کر کے مشترک اداروں کی صورت میں ہر گاؤں کی بڑھتی ہوئی نسلوں کے واسطے وسائل معاشرت میں فراوانی پیدا کرنے کے سامان موجود کرنے میں مصروف ہو جاویں گی۔ تو اس طرح سے جس گاؤں۔ جس حلقہ اور جس مرکز سے قوم کی اچھی سے اچھی نگرانی کیجا کر تعلیم۔ زراعت۔ تجارت اور صنعت کو

اپنے اقتدار میں لیا جا کر صیغۂ ملازمت وغیرہ کیلئے بھی ہونہار بچوں کو تیار کیا جاویگا۔ اور مغائیرت کو ختم کرنے میں جہاں جہاں کامیابی یقینی ہو چکی ہوگی۔ وہیں کے سمجھدار انسانوں کی موجودگی سے ہر ایک مرکزی حکومت کو بہتری پر لاکر حکومت کو پُر منفعت بنایا جا سکتا ہے۔ اور جب بڑے بڑے سرمایہ دار اپنی ہی اغراض کے لئے کمزوروں کو اور کمزور بنانے کی تجویزیں شامل کرنے میں سدِّ راہ بن جاویں۔ تو مرکزی حکومت کسطرح ہر ایک بشر کی حفاظت کرنے کی ذمہ دار رہ سکتی ہے۔

بہر حال ہر حلقۂ اثر میں جب مقابلہ کے ذریعہ انسانوں اور اشیاء کو پُر منفعت بنانے کی ابتدا کرلی جاوے۔ تو اچھے اصولوں کا اختیار کرنا اور ناقص اصولوں کا خارج کرنا از خود ہی پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔

عیسائیوں اور مسلمانوں کی ذمہ واریاں

عیسائی قوم نے عناصر کو متحد کرکے اور اشیاء کی صنعتی تنظیم سے اور سامان ہائے زندگی کی تکمیل سے عقل انسانی کو تو مکمل کر دکھایا ہے۔ مگر حوصلہ میں اس قدر پیچھے ہیں۔ کہ جن سامانوں سے تمام انسانی دنیا اور دنیا کی ہر ایک چیز کو پُر منفعت بنا کر ہر خطۂ ارض کو زرخیز اور جنت نشان بنایا جا سکتا ہے۔ از حد حریص ہونے کی وجہ سے ہر ایک چیز کو تباہ کرنا ان کے شعار قومی میں داخل ہو چکا ہے۔ اسی واسطے تعلیم القرآن کی رو سے جن پانچ انبیاء کی عملی زندگی کو بالآخر مشترک رہکر ہر ایک چیز کو کار آمد اور پُر منفعت بنانے پر متحد ہوتا ہے۔ اُن میں مسلمانوں کی ذمہ واریاں کو جو دین خدا اور دین اسلام کے نام سے کتاب ہذا میں الگ الگ دی گئی ہیں۔ تمام انسانی دنیا کو متحد کرکے ایک آئین میں لانا ہے۔ جن کا جنگ عالمگیر کے بعد شروع ہونے کا وقت مقرر اور وعدہ شدہ ہے۔ اسواسطے مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے اس کتاب آئینہ اتحاد کو نظام قدرت۔ انبیاء کی عملی زندگی اور تعلیم القرآن سے ہی ترتیب دیا گیا ہے۔ تاکہ ابتداءِ عہد اسلام میں جس ہم آہنگی سے جمیع نسلِ انسانی کو ایک آئین میں لانے کی تدابیر تعلیم القرآن اور اسلامی تواریخ میں مذکور ہیں۔ اُن کو جامۂ عمل پہنایا جاوے۔ جس پر یقین کامل بھی ہے کہ جو کوئی بھی اس تعلیم کو اپنے غور اور فکر میں لائیگا۔ مطمئن ہو جاوے گا۔ کہ واقعی نسل انسانی کی تکمیل کے جن ذرائع کو بتدریج تعلیم القرآن میں موجود کیا گیا ہے۔ وہ نسلِ انسانی کی ظلمت اور جہالت کو ختم کرکے اور اللہ تعالےٰ کے اسماء و صفات کی تجلیات سے منور کرکے اُسی ذات کے نائب کے مرتبہ کو بھی مکمل کر دکھائیں گے۔ اور جب عیسائی قوم نے عقل کی روشنی سے ہر ایک چیز کو انسانی اقتدار میں لانا پورا کر دکھایا ہے۔ تو اسلامی آئین بھی نسلِ انسانی کے اس حوصلہ کو مکمل کر دیں گے۔ جو تعلیم القرآن میں پائیں۔ الفاظ مذکور ہے کہ (ہم (اللہ) نے اپنی امانت آسمانوں زمین اور پہاڑوں پر پیش کی۔ جنہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا۔ اور ڈر گئے۔ پھر انسان نے اسکو اٹھا لیا۔ بیشک وہ بڑا ظالم اور بڑا جاہل تھا)۔ اب اس ظلمت و جہالت کا رفع کرنا آئین اسلامی با موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی ذمہ داریوں میں ہے۔ اور جب تعلیم القرآن کی رو سے ہر انسان کی فطرت دین اسلام

پر صادق آتی ہے۔ تو ہر ایک مغایرت کو رفع کرنے والے سامانوں کو جملہ دیگر مذاہب کی فطرت میں داخل کرنا بھی مشکلات کا باعث نہیں رہے گا۔ لہٰذا اس عرضداشت کے ساتھ کہ انداز بیان میں اگر کوئی لغزش یا نقص واقعہ شدہ ہے۔ تو اس پر درگذر فرما کر صاف راستہ بنا لیا جاوے۔ کیونکہ جس نقصان رساں آخرت کا ڈر تھا۔ وہ تو پوری ہو چکی۔ اب تو جو تعلیم القرآن کا عامل ہو جاوے گا۔ امن وچین کی راہوں پر چلکر اپنی آئندہ نسلوں کی حفاظت سے خود بھی سرخرو ہو سکتا ہے۔ اور جو منکر رہے گا۔ اس کے لئے آگ مقرر شدہ ہے۔ جو ٹل نہیں سکتی۔ کیونکہ جب اللہ تعالےٰ کی ذات ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق سزاء وجزاء عطا فرماتی چلی آ رہی ہے۔ اور حکومتوں اور سرمایہ داروں کا عزل ونصب اسی پائیدار نظام کے تحت جاری ہے اور ہر گراوٹ کا سامان سرمایہ داری کی دھن میں اپنی جانوں اور سرمایہ کی جدوجہد سے روکنے میں مضمر چلا آ رہا ہے۔ اور آئندہ بھی جاری رہے گا ہر جان اور ہر مال کو صف بندیوں میں لانے کے جو قواعد مندرج ہیں۔ اُن پر پوری طرح غور فرما دیں۔ اور تباہ شدہ اور تباہی میں گرفتار قوموں کی تباہی کے آئین بھی یاد رکھیں۔ تا کہ ایمان میں وسعت اور فراخدلی پیدا ہو۔ اور امن وچین کا قایم کرنا آسان تر ہو جاوے۔ والسلام

نیاز مند:- نواب الدین

فہرست مضامین (کتاب آئینۂ اتحاد)

اولین اور آخری ضروری اور قابل غور دو باتیں!

تعلیم القرآن کی رو سے خطۂ ارض کو زرخیز اور پُرامن مسکن بنانا انسانی ذمہ داریاں ہیں۔ جن کے لئے علم و عمل میں فراوانی پیدا کرنیوالی وہی باتیں ہیں جنکی تکمیل نسل انسانی میں سمجھ اور حوصلہ کی فراوانی سے ہوگی۔ وعدہ شدہ وقت پر اگر نسل انسانی نے عقل میں فراوانی پیدا کر کے کائنات عالم کی ہر ایک چیز کو کارآمد بنانا یقینی کر لیا ہے۔ تو حوصلہ کی تکمیل ہوکر خطۂ ارض کو زرخیز اور پُرامن مسکن بنانا بھی مکمل ہو کر رہے گا۔ اسی حوصلہ کی تکمیل کے لئے تعلیم القرآن راہنما ہے۔ اور ہر گاؤں کے جملہ پیشہ وروں کو خطۂ ارض کو زرخیز پرمنفعت اور پُرامن مسکن بنانے کے لئے واجب العرض کی قانونی منزلت کے اندر یکجہتی بھی موجود چلی آ رہی ہے۔ مگر سرمایہ دارانہ خواہشات نے ان دونوں تعلیمات کو پس پشت ڈالکر خطۂ ارض کو سرسبز و شاداب کرنے والے جملہ عناصر کو بیکار اور معطل بنانا ایک شعار بنا رکھا ہے۔ چونکہ گذرے ہوئے زمانہ کے حالات کی روشنی کے زیر اثر نظام سرمایہ داری نے اتحاد قایم کرنے والی سمجھ کو نفاق اور دشمنی پیدا کرنے والے سامانوں میں تبدیل کر کے حوصلہ میں فراوانی پیدا کرنے کی بجائے عقل کو تباہی خیز سامانوں کا ذریعہ بنا کر اپنی ہی تباہیوں میں استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو اس امر کی کھلی شہادت ہے۔ کہ سرمایہ داری کے شخصی نظام کو ختم کرنا ہی لازم آتا ہے۔ اس واسطے ہر صاحب وسعت۔ صاحب عقل اور صاحب حوصلہ انسان کے لیے سوچنا ضروری آتا ہے۔ کہ تعلیم القرآن اور واجب العرض کی قدیم سے قدیم روایات کی روشنی میں ملکی۔ قومی۔ مذہبی اور حکومتی سدھار پر جمیع نسل انسانی کو یکجہت رکھنے کی بنیادیں کس طرح مضبوط کری جاویں۔ جن کے ذریعہ نسل انسانی کی بڑھتی ہوئی تعداد کے ساتھ ساتھ خطۂ ارض کو کارآمد پُرمنفعت زرخیز اور پُرامن مسکن بنانا جاری رہے۔ اور ہر ایک نفاق انگیز خرابی بھی نیست و نابود ہو جاوے۔ اور جو رقم مالگذاری اور لوکل ریٹ کے نام پر وصول کی جاتی ہے۔ بنیادی طور پر حکومت نے لئے ان رقوم کا خرچ کرنا آئندہ نسلوں کی سود و بہبود سے متعلق ہے نہ کہ سرمایہ دارانہ حقوق میں۔ اور جب موجودہ نظام حکومت میں آئندہ نسلوں کی سود و بہبود کی کوئی ذمہ داری نہیں تو اس ذمہ داری کی تکمیل ضروری بھی ہے۔ یا نہیں۔ اگر ضروری ہے تو کس طرح اور کن وسائل سے انہی باتوں کو غور و فکر میں لاکر حل کرنا عقل اور حوصلہ کے ذریعہ حکومت کی ذمہ داریوں میں ہے جس کے لئے نظام حکومت میں اصلاح کی جانی ضروری ہے۔

نیازمند :- نواب الدین

ضمیمہ کتاب آئینہ اتحاد

انجمن راعیان ریاست بہاول پور کی تعلیم القرآن کے زندگی بخش آئین کو

پاکستان کے نظامِ حکومت میں موجود کرنے کی

دعوتِ سعید

نواب الدین صدر انجمن راعیان ریاست بہاول پور مقیم بہاول نگر

تعلیم انجمن سازی (از تعلیم القرآن) تاکہ نظام شمسی کی تقلید میں نظام حکومت استقامت حاصل کر سکے۔

انجمن سازی کا سلسلہ دنیا کے ہر حصہ میں گو موجود دیکھا جا رہا ہے، مگر جب گہری اور دور بین نگاہوں سے اس حقیقت کو سمجھ لیا جاوے جو فی زمانہ فلاح و بہبود کی حقیقی غرض کو ہر حصہ دنیا کی انجمنیں پوری کر رہی ہیں تو کوئی ایسا راز پنہاں نہیں رہتا جو ان انجمنوں کی باطل پرستی پر روشنی نہ ڈال دے کیونکہ موجودہ دستور کے مطابق ہر انجمن اپنے کاروباری نظام کی رو سے انسانی جماعتوں کو دو یا دو سے زیادہ جماعتوں، سرمایہ دار اور مزدور وغیرہ میں تقسیم کر کے اس قدر ذہنی اور معاشی عورتوں میں بٹی ہوئی ہے کہ ہر ایک انجمن کے دائرہ عمل میں اختلافات موجود ہو جانے سے مفلسی اور بھوک میں زندگی بسر کرنے والی مزدور وغیرہ جماعتیں سرمایہ داروں سے اظہار بیزاری کرتی دیکھی جا رہی ہیں، اور جدال و قتال بھی دیکھا جا رہا ہے جو عناصر میں ظہور ترتیب پیدا ہو کر اگر زندگی کا صحیح مفہوم قائم ہوتا ہے تو اس کے برخلاف اپنی اجزاء کے پریشان ہو جانے سے موت کا نقشہ پیش کرتے ہوئے ہر ایک انجمن کے لئے سبق آموز ہے کہ تعلیم القرآنی کی ہدایات ذیل کو ذہن نشین کر کے نظام انجمن قائم کریں۔

یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں اور تمہاری جانوں میں بھی۔ پھر کیا تم کو سوجھ نہیں۔

سورہ ذاریات ۲۰ — ۲۱

یہ ہر دو آیات اپنے اندر اس قدر وسعت پیدا کرنے والے سامان موجود رکھتی ہیں جن سے ہر عاقل اور جاہل۔ ہر سرمایہ دار اور مزدور یکساں ہدایت مند ہو کر پُرامن زندگی کا نظام قائم کرنے کے لئے مستفید ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم کے اندر پُرامن نظام زندگی قائم کرنے کے لئے جس قدر ہدایات اپنے اپنے مناسب موقعہ پر موجود کی گئی ہیں: اُن کو قوانین قدرت کی پیروی میں با ترتیب نظام حکومت قائم کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے راہنمائی کے عقل اور حوصلہ کو کام میں لا کر ہر ایک مغائرت کو رفع کر کے اتحادی زندگی قائم کرو۔ حصہ اول دین خدا کتاب آئین اتحاد کی پانچویں منزل میں باندراج حوالہ جات احکام باری تعالےٰ جو تشریحات موجود کی گئی ہیں، ان کی فہرست مضامین مندرجہ ذیل ہے۔

پہلی فصل۔ راہنما ہے کہ ہدایت کا اجراء ہر ملکی زبان میں ہی ہونا چاہیئے، تاکہ کسی کو احکام کے نہ سمجھنے کی **حجت** باقی نہ رہے، اور انسانی پیدائش کی اصل غرض جو اللہ تعالےٰ کی صفت ربّ میں امداد دہی کے اندر مرکوز ہے، پوری ہو کر نسل انسانی اپنی ہی بہتری و بہبودی میں کوشاں رہے۔

دوسری فصل راہنما ہے کہ اللہ ہی ہر ایک چیز کا مالک، پیدا کرنے والا اور روزی رساں ہے، جو سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے

جس کا نظام انسانوں نے خود قائم کرنا ہے، اس واسطے اسی کے نظام کی پیروی کرنی چاہیئے، تاکہ فلاح و بہبود حاصل ہو۔

تیسری فصل۔ راہنما ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اور جو کچھ گیلی مٹی کے نیچے ہے سب اللہ کی میراث ہے۔ موجودہ حکومتی اداروں نے ان کو انسانی وراثت قرار دے کر تفریق اور دشمنی پیدا کرنے والے جو قوانین بنا رکھے ہیں، وہی قوموں اور ملکوں کی تباہی کا باعث ہیں جو ملیا میٹ ہوں گے، اور وعدہ شدہ وقت کے بعد ہر ایک حکومت کو قوانین قدرت کا پابند ہونا پڑے گا۔

چوتھی فصل۔ راہنما ہے کہ آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے، جو جملہ اشیاء کی تکمیل میں ظاہری اور باطنی انتظامات سے عناصر اربعہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر خود بھی خدمت خلق میں مصروف ہے، اور اسی نے اشیاء کو ایک دوسرے کی خدمت پر مامور فرما رکھا ہے۔ اس لئے موجودہ حکومتیں جو اس آئین رب العالمین کی پیروی سے غافل ہیں، تباہی اور بربادی کی ذمہ دار ہیں۔ نظام حکومت کی اصلاح قوانین قدرت کے مطابق ہونی چاہیئے، جس کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات نے ایک وقت مقرر فرما رکھا ہے۔

پانچویں فصل۔ راہنما ہے کہ آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے لئے ہیں، جن کے ذریعہ وہ اپنے نیک بندوں کی اعانت فرماتا ہے، تاکہ اشیاء کی تکمیل کا سلسلہ اور نظام عالم قائم رہے۔

چھٹی فصل۔ راہنما ہے کہ آخری نتیجہ پر پہنچ کر مال و دولت انسان کے کچھ کام نہیں آتا۔ گویا نفس پرستی کے دعوے باطل ہیں۔ انسانوں اور اشیاء کو پایہ تکمیل تک پہنچانے پر جو کچھ بھی صرف کیا جائے، اسی سے انسان نجات حاصل کرتا ہے۔

ساتویں فصل۔ راہنما ہے کہ حکومت وقت کو ایسا نظام قائم کرنا چاہیئے جس سے ہر فرد کے اعمال معلوم ہوتے رہیں۔ تاکہ جہاں جہاں بھی عمال حکومت اور رعایا میں سے نکمے، مفسد، غافل، فضول خرچ، چور، راہزن، ڈاکو وغیرہ وغیرہ ہیں، ان کا تدارک ہوتا رہے، کیونکہ

۱۔ اختلافات باہمی کا مٹانا ہر حکومت کا فرض ہے۔

۲۔ بیع، دوستی اور شفاعت کا مٹا دینا ہر حکومت کا فرض ہے۔

۳۔ مال کی تقسیم کو پر امن تنظیم میں لانا ہر حکومت کا فرض ہے۔

۴۔ قومی ہوا کا قائم رکھنا تاکہ یگانگت اور یک جہتی ہویدا رہے، ہر حکومت کا فرض ہے۔

۵۔ قومی وقار کے قائم رکھنے کے لئے ہر ایک انسان کے دل میں پاکیزگی پیدا کرنا ہر حکومت کا فرض ہے۔

۶۔ اتحادی نظام میں رخنہ اندازی کرنے والوں کو راہ راست پر لانے کے لئے تدارک قائم کرنا ہر حکومت کا فرض ہے۔

۷۔ ایسے آدمیوں کی تلاش جو تھوڑی تعداد ہو کر اپنے سے سو گنی تعداد مختلف الخیال آدمیوں کے مقابلے میں کامیابی حاصل کر دکھائیں ہر حکومت کا فرض ہے۔

۸۔ ہجرت کے ذریعہ رفاقت اور یک جہتی کا قائم کرنا اور فتنہ و فساد کو روکنا ہر حکومت کا فرض ہے۔

۹۔ خواندہ اور ناخواندہ یا عاقلوں اور جاہلوں کو پر امن نظام معیشت میں لانا ہر حکومت کا فرض ہے۔

۱۰۔ ہر ایک چیز کو عقل مندوں کے ذریعہ کار آمد بنانا ہر حکومت کا فرض ہے۔

۱۱۔ معاشرت کے جملہ وسائل میں احسنت قائم کرنا ہر حکومت کا فرض ہے۔

۱۲۔ حساب و کتاب رکھنے سے نیک و بد اعمال کا ظہور از خود فیصلہ کن آتا ہے جس پر کاربند ہونا ہر حکومت کا فرض ہے۔

۱۳۔ یہ راہنمائی کہ عورتوں کی رقوم حق مہر کو زوجیت قائم ہونے سے پیشتر ادا کرو گے۔ ان رقوم کو فضیلت حاصل کرنے والے سامانوں میں شامل کرو، تاکہ ہر ایک عورت بھی نظام حکومت میں دخیل رہے، اور مقروض مرنے والے کے قرض کی ادائیگی اور اس کے بچوں کی حفاظت حکومتی ذمہ داریوں میں رہے تاکہ فساد انگیز بدیاں دفع ہوں۔

۱۴۔ یہ راہنمائی کہ ہر جان اور مال کو صف بندیوں میں لا کر پر امن نظام زندگی قائم کرنا چاہیئے، تاکہ فلاح اور بہبود حاصل ہو، ورنہ سخت سے سخت تکالیف میں مبتلا رہو گے۔

نظام حکومت قائم کرنے کے سامان۔ جو بہ تقلید دین خدا ہر مسلمان کو ہر کام کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے

معانی کو ذہن نشین رکھ کر عملی زندگی قائم کرنے پر راغب کرتے ہیں۔ ان کی تشریح حصہ اول دینِ خدا کتاب آئینہ اتحاد کے تمہیدی بیان میں ذاتِ الٰہی کی عبادت اور آئینی ذرائع جن سے تقدیر کا ظہور ہو رہا ہے، بحوالہ آیات قرآن کریم موجود کئے گئے ہیں، اور حصہ اول دین خدا کتاب آئینہ اتحاد کی چوتھی منزل میں تقدیر کی امداد کے حصول کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ عناصر اربعہ اور امر ربی (روح) کے اتحادی نظام کی تقلید میں ایسی جرأت اور فراست سے کام لیا جاوے، جس سے انسانی دنیا کی عملی زندگی یا دعاؤں میں یک جہتی قائم ہو۔ کیونکہ یہی عبادت کا صحیح مفہوم ہے جس پر بحوالہ آیات قرآن کریم عبادت کی غرض کو مندرجہ ذیل معنوں میں قرار دیا گیا ہے۔

۱۔ مشترکہ اغراض دینی وسائل معاشرت میں یک جہتی قائم کرنا ہی عبادت ہے۔

۲۔ جہاں کثرتِ پانی سے تباہی کا امکان ہو بذریعہ کشتی بچاؤ کا انتظام کرنا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۳۔ جب مختلف الخیال ہونے سے دشمنی اور عداوت پیدا ہو کر تباہی وارد ہوتی ہے تو یک جہتی کا اختیار کرنا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۴۔ جب اونٹ انسان کے وسائل ترقی کا ایک جزو ہے جس کی معاشرت میں رخنہ اندازی سے انسان خسارہ پانے والا بن جاتا ہے۔ اس لئے ایسے سامانوں کی حفاظت کرنا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۵۔ خلاف وضع فطری مردوں سے شہوت رانی ازدیاد نسل انسانی کا باعث نہیں ہو سکتی تو ایسی بدعادتوں کو چھوڑ دینا ہی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۶۔ وسائل معاشرت، تقسیم اشیاء معاشرت میں ناجائز دست دیرد سے فساد لازم آتا ہے تو ان میں خوبی پیدا کرنا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۷۔ اللہ تعالےٰ جس توجہ، تدابیر اور یک جہتی سے ہر چیز کی تکمیل فرما رہا ہے۔ سمجھدار انسانوں کے ذریعہ ہر بستی والوں کو متحد کر کے اللہ تعالےٰ نے جملہ ضروریات کی تکمیل کو سرانجام کرنا بھی عبادت قرار دیا ہے۔

۸۔ ہر بستی میں موجودہ بسنے والوں کو گذشتہ قوموں کے حالات سے عبرت حاصل کر کے سبق آموز ہونا بھی عبادت میں داخل ہے۔

۹۔ کائنات عالم کے نظام کی پیروی پر ہر کام کی تدبیر کرنا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۔ ملکی سیاحت سے تباہی خیز مناظر پر غور کر کے فلاح و بہبود کے حصول کے لئے احسن ترین تدابیر کا عمل میں لانا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۱۱۔ شیر خوار بچوں تک سے سبق آموز ہو کر اصلاح قبول کرنا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۱۲۔ ہر ایک چیز کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جد وجہد کرنا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۱۳۔ جس قدر بھی کاروبار انسانوں کی طرف سے سرانجام دیئے جا رہے ہیں، ان سب کو اتحادی نظام میں لانا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۱۴۔ خطۂ ارض کو آباد کرنے اور رزق میں فراوانی پیدا کرنے کے لئے اتحادی نظام کو قائم کرنا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۱۵۔ خود غرضی کے محدود دائرہ سے نکل کر زمین کی وسعت میں وسائل روزی کا حصول اور امن قائم کرنا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۱۶۔ جس طرح اللہ تعالےٰ کی ذات نے دانا اور پختہ کار ہوتے ہوئے اپنے ہی نفس سے کائنات عالم کی ہر ایک چیز کو پیدا کرنے، تربیت اور پُر منفعت بنانے کا نظام جاری فرما رکھا ہے، نسلِ انسانی میں سے دانا اور پختہ کار انسانوں کا فرض ہے کہ انسانوں اور ہر ایک چیز کی تربیت اور پُر منفعت بنانے کے لئے ایسی روحانیت قائم کریں جو عبادت اور تقدیر کی امداد کے صحیح مفہوم سے نسل انسانی کو اخوت، یگانگت اور یک جہتی کی ایسی روش پر لے آویں جو اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنی صفت ربّ کے پردہ میں ظاہر فرما رکھی ہے، اور اس سمجھ پر آنے کے لئے کسی ایک انسان کو بھی انکار نہیں ہو سکتا، جس کو جمیع برگزیدہ انسانوں نے عبادت قرار دیا ہے۔

یہ وہ اغراض عبادت ہیں جن پر کاربند رہ کر اور مختلف قسم کی عملی زندگی قائم کر کے ہر پیشہ کے انسانوں کو مال اور جانوں سمیت یک جہتی قائم کر کے ہر پیشہ کو مفید تر بناتے ہوئے اور اتحادی نظام قائم کر کے اخوت اور یگانگت کو اس طرح مکمل کرنا ہے جس کو حصہ دوم دین اسلام کے دوسرے اور تیسرے رکن مجالسِ مشاورت کا انتظام تاکہ ہر بستی میں ہر روزہ دشمنی پیدا کرنے والی خرابیوں کو بند کر کے امن چین قائم کرنے والے انتظامات پر غور اور فکر کرنے کی تدابیر عمل میں لائی جاویں۔ جو بھی بحوالہ احکام قرآن کریم موجود کی گئی ہیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ دل اور دماغ کی صفائی سے پہلے وضو کر کے جسم کو پاک اور صاف کرنا، تاکہ مجلسی آداب قائم ہوں۔

۲۔ ان حالتوں میں ممانعت نماز جبکہ عقل پاکیزگی قبول نہ کر سکے، تاکہ بیہودہ گوئی کا انسداد ہو۔

۳۔ نماز میں زینت اور لباس پہننے کا حکم اور فضول خرچی کی ممانعت تاکہ یگانگت اور یک جہتی قائم ہو۔

۴۔ نماز اور زکوٰۃ کی احسنت اخراجات میں یک جہتی قائم کرنا ہے تاکہ صف بندیاں استقامت حاصل کریں۔

۵۔ پیدل چلنے اور سواری میں صف بندیاں یا نماز کو قائم رکھنے کا حکم تاکہ بوجہ غفلت یا ڈر ناپاکی اثر انداز نہ ہو۔
۶۔ بحالت سفر یا خوف نماز میں تخفیف کر لینے کا حکم، تاکہ بوجہ غفلت یا ڈر ناپاکی اثر انداز نہ ہو اور حفاظت مقدم رہے اور سرمایہ قوم کی حفاظت کا انتظام بھی مدنظر رہے۔
۷۔ نماز اور زکوٰۃ کے ذریعہ پاک اور ناپاک کی تمیز تاکہ ہر فرد مال اور جان کی قربانیوں سے صف بندیوں میں شامل رہے۔
۸۔ نماز اور زکوٰۃ کی تعلیم سے مشرکوں کے پاک کرنے کا حکم، تاکہ ہر بشر یک جہتی کے دائرہ میں شامل رہے۔
۹۔ نماز اور خرچ یا مال اور جان کو صف بندیوں میں لا کر خرچ کرنے کی تلقین، تاکہ امن چین قائم ہو۔
۱۰۔ حکومتی نظام میں صرف آنے والی رقم زکوٰۃ کا صحیح بیان۔
۱۱۔ رقم زکوٰۃ سے انسانوں کے بھلے اور برے کاموں کو شترک کر کے انہیں دشمنی پیدا کرنے والی جملہ چالوں سے پاک انسان بنانا ہے۔
۱۲۔ نماز اور زکوٰۃ یا جان اور مال کو صف بندیوں میں لا کر خرچ کرنا انسانی اعمال سے نیک نتائج پیدا کرنے کے لئے ہے۔
۱۳۔ نماز اور زکوٰۃ کے ارکان یا مال اور جان کو صف بندیوں میں لانا فلاح و بہبود کے حصول کا ذریعہ ہیں اور مناظر ارض و سما کی پیروی سے دشمنی پیدا کرنے والے فتنوں کو روکنے کی راہنمائی کرتے ہیں۔
۱۴۔ مستورات کو بھی اپنے سرمایہ اور کاروبار کی حفاظت کے لئے دشمنی پیدا کرنے والے جذبات سے بچاؤ کے لئے نماز اور زکوٰۃ یا جان اور مال کو صف بندیوں میں لا کر نظام قائم کرنا چاہیئے۔
۱۵۔ جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے اور اپنے مال سے بہترین نتائج اور فلاح مخلوق کے منکر ہیں وہی مشرک ہیں۔
۱۶۔ سجدہ یا نماز کو صف بندیوں میں لا کر مناظر عالم سے سمجھ پیدا کر کے ایسی تدابیر کا عمل میں لانا واجب ہے کہ مشرک بھی اصلاح حاصل کر کے دوست اور رشتہ داروں کی مانند بن جاویں۔
۱۷۔ اللہ اور رسول کے احکام کے مطابق متفق رہ کر کام کرنے اور خرچ کرنے سے مقصود یہ ہے کہ تمہاری اتحادی طاقت قائم ہو۔ کیونکہ اتحادی طاقت قائم نہ رکھنے والی قوم باقی نہیں رہ سکتی۔
۱۸۔ چونکہ اشیاء کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا اور پر منفعت بنانا انسانی ذمہ داریوں میں ہے، اس واسطے مال اور جان کو صف بندیوں میں لا کر ہر آن ان ذمہ داریوں کے پورا کرنے کے لئے مصروف رہنا ضروری ہے۔
۱۹۔ خرچ کرنا اور سجدہ کرنا اللہ تعالے کی صفت رب (روح) کی عبادت کو سمجھ کر ایسی کوشش پر عمل پیرا ہونا ہے جس سے ہر شخص اپنا بوجھ خود اٹھا سکے، اور اس کی ہر کوشش اُسے بامراد رکھے۔
۲۰۔ ہر ایک دشمنی کو مٹا دینے کے لئے مال اور جان کے خرچ میں فراخدلی کرنے والوں اور بخیلوں کا انجام۔
۲۱۔ ہر قسم کے عبادت خانے جہاں مال اور جان کو صف بندیوں میں لا کر فلاح و بہبود کے حصول اور ہر جھگڑے اور فساد پیدا کرنے والی برائیوں کا روزانہ سدباب کیا جانا اللہ تعالے کو مطلوب ہے اس ذات پاک نے اپنی حفاظت میں لے رکھے ہیں۔
۲۲۔ قوانین قدرت کی پیروی پر صف بندیاں قائم کرنا اور مال و جان خرچ کرنا انسانوں کو دشمنی سے پاک کرتا ہے۔
۲۳۔ مظاہرات عالم کی راہنمائی میں صف بندیاں قائم کرنا ہر ایک بدی، بے حیائی اور دشمنی پیدا کرنے والے افعال سے انسانوں کو پاک کرتا ہے۔
۲۴۔ ہر نماز یا صف بندی قائم کرنے میں غور اور فکر کرو کہ وہ کس طرح مارتا اور کس طرح زندہ کرتا ہے اور آسمان و زمین کے نظاروں سے سبق حاصل کر کے نماز یا صف بندیاں قائم کرنے میں ایسا دستور العمل بناؤ جو انسانوں کی زندگی کو بھی اخوت، یگانگت اور یک جہتی پر لے آوے۔
۲۵۔ صف بندیاں یعنی نماز قائم کرنا مظاہرات عالم یا عناصر اربعہ اور امر ربی (روح) کی صفات کی تقلید میں ہے جو اس وجہ سے ہے کہ انسان بحیثیت اس کے نائب کے خطۂ ارض کے نظام میں اس کی اسماء و صفات کی تجلیات کا امین اور اس کی عظمت اور جرأت کو قائم کرنے والوں سے ہے۔ گویا نظام حکومت کے لئے ہر ایک چیز کو اس کے دائرہ کے اندر پایۂ تکمیل تک پہنچانا جس طرح ہوا، حرارت، مٹی اور پانی کی تنظیم سے امر ربی (روح) کی قیادت میں احکم الحاکمین کی حکومت میں دیکھا جا رہا ہے۔ نسل انسانی کے باہمی ارتباط کو اسی مرتبہ پر پہنچانا ہے جو احکم الحاکمین کی حکومت میں مددگار رہے۔
۲۶۔ نماز یا صف بندیوں کا قائم کرنا اس لئے ہے تاکہ ہر ایک کام اور جو خرچ کرنا مطلوب ہے مشورہ سے ہو، اور ایک دوسرے

پر اگر کوئی زیادتی ہو رہی ہو یا ہو چکی ہو تو اس کے انتقام وغیرہ کی نسبت فیصلہ کیا جاوے۔

۲۷۔ عروج اور ترقی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت بندیوں کی ترتیب ایسے سلیقہ سے کی جاوے کہ ہر منگتے اور ہارے کو بھی اس تنظیم سے بانصاف حصہ ملتا رہے ورنہ یوم وعید پر مال جمع کرنے والوں کی ہر کوشش تا ممکن ہو جاوے گی جو راحت کے سامان بہم پہنچا سکے۔

۲۸۔ جماعت بندیوں اور سادات کے قیام کے لئے ہر راہنما یا پیشوا کے لئے ضروری ہے کہ ہر معاملہ میں اور ہر جماعت کی راہنمائی کے لئے قرآن کریم کا بغور مطالعہ کرکے ہدایات حاصل کرے، جو کہ دن کا وقت مختلف مشاغل میں مصروفیت کا ہے، اس واسطے راہنما اور اس کے ان ساتھیوں کو جو مختلف جماعتوں کی راہنمائی پر مامور ہیں۔ لازم ہے کہ رات کے وقتوں میں ٹھہر ٹھہر کر ہر ایک آیت قرآن کریم سے اپنے اپنے مطالب کے موافق اسباق حاصل کریں۔

۲۹۔ راہنما قوم یا پیشوا کے لئے فرض ہے کہ وہ جماعت بندیاں قائم کرنے اور مفلوک الحال انسانوں کو آسودہ حال کرنے اور بیہودہ بکواس کرنے والوں کو روکنے اور امن وچین قائم کرنے کے لئے ہر ممکن جدوجہد عمل میں لاوے اور خود بھی دشمنی پیدا کرنے والے خیالات اور اعمال سے پاکیزگی، وسعت خیالی اور علو حوصلگی پیدا کرے اور راضی برضا الٰہی رہے، اور دوزخ کی حقیقت کو سمجھے، کیونکہ دشمنی پیدا کرنا ہی دوزخ کی راہ اختیار کرنا ہے۔

۳۰۔ اللہ تعالےٰ کی ذات نے جس قانون کو جاری فرما کر کائنات عالم کے قیام کا انتظام فرما رکھا ہے۔ جو کہ اسی میں نسل انسانی بھی اس کے قیام کے اسباب میں سے ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی ذات نماز یا جماعت بندیوں کے قیام سے کائنات عالم کے نظام میں فلاح و بہبود یا امن چین کو وعدہ شدہ وقت پر مکمل کرکے رہے گی۔

۳۱۔ اللہ تعالےٰ کی ذات چاہتی ہے کہ بے حقیقت انسان کو اپنے اسمار صفات کی تجلیات سے منور کرکے اور بخل اور دشمنی پیدا کرنے والی بندشوں سے پاک کرکے اس کی صفت رب کے اظہار میں صبح وشام اور رات کی تاریکیوں کے وقتوں میں ہر ایک سعی یا جدوجہد میں محو کرکے تازگی اور خوشحالی سے بہرہ ور کرے۔

۳۲۔ بنی اسرائیلیوں کے لئے تنبیہ کہ نفاق اور فتنہ وفساد برپا کرنے والی چالوں کو چھوڑ کر مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر حکومت امن اور چین قائم کرنے کا نظام قائم کریں جو منشار باری تعالےٰ ہے، ورنہ عذاب میں پکڑے جاوٗ گے۔

۳۳۔ آگ پر فتنہ میں پڑنے کی تصدیق۔ جس سے محفوظ رہنے کی انہی اشخاص کو اللہ تعالےٰ کی ذات بشارت فرماتی ہے جو مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر انسانوں اور اشیار کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پُر منفعت بنانے میں مصروف ہیں۔

۳۴۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر ایسے وقت سے بچنے کی تلقین کہ جب تک دن رات کی لگاتار کوششیں انسانوں اور اشیاءً کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے پر صرف نہ ہوں گی۔ آنے والے عذاب سے جو انسانوں کی اپنی ہی مشتعل کی ہوئی آگ سے ہوگا کسی طرح بھی حفاظت نہیں ہوگی، اور اس آخری عذاب سے پہلے اسی طرح کا ایک اور عذاب ہے

۳۵۔ ہر بستی، ہر قوم، ہر ملک، ہر مذہبی جماعت یا جمیع انسانی دنیا کے جو مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر قوانین قدرت کے تحت یکجہتی قائم کرکے انسانوں اور اشیار کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پُر منفعت بنانے میں ہر آن مصروف رہتے ہیں۔ وہی زمین میں اللہ تعالےٰ کے قائم مقام یا نائب کی منزلت حاصل کرتے ہیں، اور منکروں کے لئے ہی ہر ایک عذاب ہے۔

۳۶۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لانے کی غرض ناتوان مردوں، عورتوں اور بچوں کو ستم گاروں کے مظالم سے نجات دلانے اور اتحادی طاقت قائم کرکے نظام حکومت قائم کرنا بھی ہے۔

۳۷۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر عدل اور انصاف کا قائم کرنا اور صاحب اختیار انسانوں کی اطاعت کو اختیار کرنا بھی ضروری ہے، ورنہ آگ اور تباہی میں گرفتار رہنا ہے۔

۳۸۔ مال اور جان کو یکجہتی میں لانا آئین قدرت کی خلاف ورزی کرنے والوں سے دشمنی پیدا ہو کر جنگ وجدل کا بھی پیش خیمہ ہے۔ اس واسطے یکجہتی قبول کرنے والوں کے ہر جان ومال کو آئین جنگ وانصاف میں حصہ دار ہونا اور شامل جہاد رہنا بھی از بس لازم اور ضروری ہے اور خلاف ورزی کرنے والوں سے قطع تعلق لازم آتا ہے۔

۳۹۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لاکر گواہی دینے اور انصاف کے قائم کرنے میں حقیقت کو چھوڑنا شیطان کی پیروی کرنا ہے

اور اسی طرح منافقوں مشرکوں اور کافروں سے دوستی قائم کرنا مومنوں کو فریب دینا ہے، اور ہر معاملہ میں اللہ پر اور اس کے رسول پر اور قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

۴۰۔ قومیت کی بنیاد نیکی اور پرہیزگاری میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا اور گناہ اور زیادتی سے بچنا ہے اور حلال و حرام کی تمیز پیدا کرنا بھی ہے، جو امن و چین قائم ہونے کی مکمل و واضح اور آخری دلیل ہے۔

۴۱۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لا کر یک جہتی اختیار کرنے سے انحراف کی وجہ سے یہودیوں اور عیسائیوں میں قیامت تک عداوت اور کینہ کا پیدا ہونا اور ان کے ارادوں میں ظلمت اور جہالت چھا کر ہلاکت آفریں منازل تک پہنچا ان کو اسلام پر مائل کرنے کی دعوت ہے، تاکہ ان میں بھی یک جہتی قائم ہو۔

۴۲۔ ہر مال اور ہر جان کو یک جہتی پر لے آنے سے مسلمانوں، یہودیوں، ستارہ پرست وغیرہ اور نصاریٰ کو ایک آئین میں آنے، آخری دن پر ایمان لانے اور نیک کام کرنے میں خوف و ہراس وغیرہ کی کوئی رکاوٹ ہو ہی نہیں سکتی۔

۴۳۔ مال اور جان کو قوانین قدرت کی پیروی میں لانے اتحادی نظام قائم کرنے اور جمیع نسل انسانی کو اخوت، یگانگت اور یک جہتی میں لانے اور ہر ایک مغائرت کو رفع کرنے کا جو نظام تعلیم القرآن میں موجود کیا گیا ہے، اور جس پر عمل پیرا ہونا حضرت محمدؐ ختم الانبیاء نے قائم کر کے اور ایک نمونہ بین کر دکھا دیا۔ بالآخر یہی مظاہرات عالم کی تعلیم جمیع امتوں کو جمع کرنے میں مہدی کا مرتبہ حاصل کرے گی، اور وہ شخص بھی جو انبیاء کی عملی زندگی قرآن کریم اور مظاہرات عالم کی تعلیم میں یکسانیت ذہن نشین کرے گا وہ انسان بھی مہدی ہو سکتا ہے۔

۴۴۔ اللہ تعالےٰ کی ذات والاصفات کا فیصلہ کہ مال اور جان کو صف بندیوں میں لا کر پُر امن زندگی قائم کرنے کے لئے دین خدا کی تقلید میں ہر ایک مغائرت کو رفع کرنے کی جو تعلیم دین اسلام کے نام پر نسل انسانی تک پہنچائی گئی ہے، بالآخر وہی عمل پذیر ہوگی۔

۴۵۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لا کر پُر امن زندگی قائم کرنے کے لئے جنگ عالمگیر اور اس سے پہلے جنگ عظیم کے وقوع پذیر ہونے کی نشانیاں، جبکہ تعلیم القرآن پر رجوع لانا اور عامل ہونا نسل انسانی کے واسطے ضروری رہے گا۔

۴۶۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لانا اللہ تعالےٰ کے اسماء صفات کی تجلیات کے امین اور اس کے نائب ہونے کے مرتبہ پر مامور ہو کر ان تمام ذمہ واریوں کو پورا کرنا ہے جن پر اللہ تعالےٰ کی ذات خود کارفرما ہے۔

۴۷۔ ہر مال اور جان کو صف بندیوں میں لا کر جب تک ذرہ ذرہ کو کار آمد طور پر منفعت نہیں بنایا جاوے گا، اللہ ظالموں اور ستم گاروں کو ختم کرتا رہے گا۔

۴۸۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لا کر پہاڑوں، زمین، فضائے آسمانی، سمندروں، اونچے آسمان اور بخارات بن کر اڑ جانے والے پانیوں کو ایسی تنظیم میں لانا ہے جو اللہ تعالےٰ کی صفت ربّ کی ذمہ واریوں میں معاون رہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کا عذاب آنے سے ٹل نہیں سکتا۔ جو آ کر رہے گا۔

۴۹۔ ہر ایک کامیابی کا دارومدار اور منازل عروج کا حصول تب ہی ممکن آ سکتا ہے جب ستاروں کی طرح ہر شخص مصروف بکار رہے اور بیری کے درخت کی مانند ثمردار اور خدمت خلق کے لئے اپنی ہر ایک طاقت کو بھی مصروف بکار رکھے، اور ان منازل کو جو صفت ربّ سے حاصل آتی ہیں، ہر آن سمجھ میں رکھے، ورنہ تباہی میں گرفتار آنا یقینی ہے۔

۵۰۔ مال اور جان کو صف بندیوں میں لا کر یک جہتی اختیار کرنا اس وجہ سے بھی ہے، تاکہ اللہ تعالےٰ نے نسل انسانی کو زمین آسمان، پہاڑوں اور فرشتوں پر جو اقتدار عطا فرما رکھا ہے، اس اقتدار کو اللہ تعالےٰ کے نظام کی پیروی میں ہی جس سے اس نے جداگانہ صفتوں میں تقسیم ہو کر اور ہر ایک صفت کی ذمہ داری جدا جدا مخصوص فرما کر ہماری راہبری کا نظام قائم کر رکھا ہے کہ جب تک کسی چیز کی تکمیل کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں۔ ان کا استعمال ہر ایک چیز کی تکمیل میں معاون نہیں ہوتا، کوئی چیز پایۂ تکمیل حاصل نہیں کر سکتی۔ اس واسطے نسل انسانی کی جو بھی جداگانہ انجمنیں یا کاروباری جماعتیں الگ الگ موجود ہیں۔ تاوقتیکہ سب سے پہلے ان کی تکمیل میں نفرت، حقارت، ظلمت، جہالت، فساد اور خونریزیوں کو ملیامیٹ کر کے یک جہتی اختیار نہ کی جاوے۔ نسل انسانی کی تعمیر مکمل ہو ہی نہیں سکتی۔

پہلا حشر۔ جو تعلیم القرآن پر عامل نوزائیدہ مذہب اسلام کے

پیروؤں میں مدینہ منورہ کے اندر یک جہتی حاصل آجانے سے منکران
دین اسلام کے دہشت ناک ہو جانے پر وقوع میں آیا۔

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے جس نے کفار اہل کتاب کو پہلے حشر کے لئے ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔ تمہیں گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ گمان کرتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچائیں گے۔ سو اللہ ان پر ایسی جگہ سے آیا کہ جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا۔ اور ان کے دلوں میں رعب ڈالا کہ اپنے گھر اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے۔ سوائے آنکھوں والو عبرت پکڑو، اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ ان کے لئے جلاوطنی لکھ چکا تھا، تو انہیں دنیا میں عذاب دیتا، اور ان کے لئے آخرت میں آگ کا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی تھی، اور جو کوئی اللہ کی مخالفت کرے گا تو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

سورۂ حشر آیات ۱ تا ۴

اللہ اور اس کے رسول اور تعلیم القرآن کو نہ ماننے والوں کی کیفیت۔

لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ جو نئی نصیحت اُن کے رب کے پاس سے ان کے لئے آئی ہے، اُسے کھیل میں لگے ہوئے سنتے ہیں، ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں، اور ظالموں نے چپکے چپکے صلحت کی کہ یہ تو تم ہی جیسا ایک آدمی ہے، پھر تم اپنی آنکھوں دیکھتے جادو میں کیوں پڑتے ہو۔ پیغمبر نے کہا میرا رب ہر بات جو آسمان اور زمین میں ہے جانتا ہے، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ قرآن پریشان خوابوں کا مجموعہ ہے۔ بلکہ اس نے جھوٹ باندھا ہے۔ بلکہ وہ شاعر ہے، سو اس کو چاہیئے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لائے جیسے پہلے لوگ بھیجے گئے تھے۔ ان سے پہلے کوئی بستی جسے ہم نے ہلاک کیا ایمان نہیں لائی تھی، پس کیا یہ ایمان لائیں گے۔؟

سورۂ انبیاء آیات ۱ تا ۵

منکران دین خدا۔ دین اسلام اور تعلیم القرآن کے لئے اللہ
تعالیٰ کا نبی کریم کو فرمان۔

کیا انہوں نے اللہ کے سوا اور شفیع ٹھیرائے ہیں تو کہہ، اور جو وہ نہ کسی شے کے مالک ہوں اور نہ سمجھ رکھتے ہوں تو بھی؟ تو کہہ ساری شفاعت اللہ کے ہاتھ ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اُسی کی ہے، پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤگے، اور جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے نفرت کرتے ہیں، اور جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اسی وقت وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اے محمدؐ تو کہہ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کرے گا، جن میں وہ جھگڑ رہے تھے۔ اور اگر ظالموں کے پاس جتنا کچھ زمین میں ہے، وہ سب اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی ہو تو قیامت کے دن بڑے عذاب سے اپنے چھڑانے میں سب دے ڈالیں، اور اللہ کی طرف سے انہیں وہ معاملہ پیش آئے گا جس کا انہیں کبھی خیال بھی نہ تھا۔ اور جو عمل وہ کرتے تھے اس کی برائیاں ان پر ظاہر ہونگی، اور جس شے پر ٹھٹھا کرتے تھے، وہ انہیں آگھیرے گی۔

سورۂ زمر رکوع ۵ آیات ۴۴ تا ۴۹

دوسرا حشر جو مسلمانوں میں یک جہتی قائم کر کے نصاریٰ کی حریص
اور بنی اسرائیل کی گائے کی پرستش کرنے والی اقوام کے مظالم
ناروا سے پاکستان کی نوزائیدہ حکومت کے ذریعہ مسلمانوں کو
نجات دلانے میں سال ۱۹۴۷ء یا سال ۱۳۶۶ھ میں شروع ہوا۔

کافر جہنم کی طرف گروہ گروہ کر کے ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئیں گے، تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے، اور دوزخ کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے ہی درمیان سے رسول نہ آئے تھے کہ وہ تمہارے رب کی آیتیں تم پر پڑھتے اور تمہارے اس دن کی ملاقات سے تمہیں ڈراتے۔ تو کہیں گے کیوں نہیں۔ لیکن عذاب کا حکم کافروں

پر ثابت ہو گیا۔ کہا جائے گا دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ ہمیشہ وہاں رہو، غرض متکبروں کا ٹھکانا برا ہے۔ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے، وہ گروہ گروہ کرکے جنت کی طرف ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئیں گے، اور اس کے دروازے کھولے جائیں گے، اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام علیکم تم خوش حال ہوئے ہمیشہ کے لئے، اس میں داخل ہو۔ اور وہ کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا، جہاں ہم چاہیں جنت میں رہیں۔ سو کیا خوب بدلا ہے عمل کرنے والوں کا۔

سورۂ زمر رکوع ۸ آیات ۷۱ تا ۷۴

اس حشر کو موجود کرکے اللہ تعالےٰ کی ذات نے جو جذبہ کبھی
مسلمانوں میں پیدا کر دیا ہے وعدہ شدہ وقت پر ہے، جو
شیطان کی تمام فریب کاریاں ختم کرکے ایک ہی دین اسلام
پر نسلِ انسان کو لا کھڑا کرے گا۔

۱۔ دین خدا کے نزدیک اسلام ہے، اور اہل کتاب نے جو اختلاف ڈالا ہے، وہ بعد علم حاصل کرنے کے آپس کی ضد سے ڈالا ہے۔ اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہوگا تو اللہ حساب لینے والا ہے۔

سورۂ آل عمران رکوع ۲ آیت ۱۷

۲۔ جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے، وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جاوے گا۔ اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں سے ہوگا۔

سورۂ آل عمران رکوع ۹ آیت ۷۹

۳۔ جسے اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے، اس کا سینہ نہایت تنگ بھچا ہوا کر دیتا ہے، گویا وہ زور سے آسمان پر چڑھتا ہے، اسی طرح اللہ بے ایمانوں پر ناپاکی ڈالے گا۔

سورۂ انعام رکوع ۱۵ آیت ۱۲۵

۴۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا، حالانکہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنی پھونکوں سے بجھا دیں، اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ وہی جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے۔ اور اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔

سورۂ صف رکوع ۱ آیات ۷ تا ۹

تمام شد

نوابُ الدّین صدر انجمن اعیان
ریاست بہاولپور مقیم بہاولنگر

آئینہ ادراک

آئینۂ اتحاد

جس میں نسل انسانی کی عملی زندگی کے بلوغت حاصل کرنے کی طولانی اور وعدہ شدہ میعاد پر اخوت۔ یگانگت۔ یکجہتی اور پرامن نظام زندگی قائم کرنے پر رجوع لانے کی کہانی احکم الحاکمین کی اپنی زبانی واضح کی گئی ہے (از تعلیم القرآن)

حسب فرمائش اراکین انجمن راعیاں ریاست بہاول پور تاکہ شعار قومی (راعی بھی حاکم۔ حفاظت کرنے والا بیان دان یا رانی بھی ہر ظاہر اور ہر باطن کا جاننے والا اور ظاہری اور باطنی کلفتوں سے نجات دلانے والا) کو قائم کرکے تعلیم القرآن کے مطابق ملکی۔ قومی اور مذہبی سدھار میں تمام تر توجہ صرف کی جاوے

از

چوہدری نواب الدین صدر انجمن راعیاں ریاست بہاول پور ریٹائرڈ پنشنر ہیڈ منشی محکمہ انہار پنجاب مقیم بہاول نگر ریاست بہاول پور

جس کو بمنظوری حکومت ہند مجریہ چٹھی نمبری ۳۲۲ پریس برانچ ۱۴/۴۵ محکمہ انڈسٹریز اور سول سپلائی نئی دہلی مورخہ ۱۷ اپریل ۴۵ءپہلی مرتبہ دو ہزار جلد کی تعداد میں حجازی برقی پریس بمقام لاہور سے چھپوا کر دفتر انجمن مقام بہاول نگر سے صدر انجمن نے شائع کیا تاکہ تعلیم القرآن کے مطابق اقدام عمل کیا جاوے

قیمت فی جلد پانچ روپیہ — سال ۱۹۴۸ء — مجلد چھ روپیہ

پاکستان بک ایجنسی کچہری بازار اوکاڑہ ضلع منٹگمری سے بھی کتاب ہذا مل سکتی ہے

ناظرین کتاب ہذا سے التماس

ہر انسان خواہشات اور جذبات کے ایسے دائرہ میں گھرا ہوا ہے۔ جن کا پورا کرنا عملی زندگی کو اختیار کرنا قرار دیا جارہا ہے۔ اگر خواہشات اور جذبات کا پیدا کرنا آنکھوں۔ کانوں اور دل کی طاقتوں کے ذریعہ سے ہے۔ تو ہر خواہش کی تکمیل جب تک عقل کی روشنی سے اپنا راستہ معلوم نہ کرے۔ پُرامن ہو ہی نہیں سکتی۔ اس راستہ کی تلاش کو قرآن کریم مختصر سے الفاظ میں دو آیات ذیل میں تلقین فرماتا ہے۔

یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری جانوں میں بھی۔ پھر کیا تم کو سوجھ نہیں؟
سورت ذاریات۔ آیات ۲۰-۲۱

اور انہی دو آیات کے مفہوم کو ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے جواب شکوہ میں جن الفاظ میں واضح کیا ہے۔ وہ سے

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں ۔۔۔ جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

کے الفاظ میں پنہاں ہے۔ اور جن کی مختصر سی تشریح یہی ہو سکتی ہے۔ کہ ہر جان اور ہر مال کو یکجہتی میں لاکر ایسی صف بندیاں قائم کرنا جس سے ہر ایک چیز بپایۂ تکمیل حاصل کرتی ہوئی پُرمنفعت بن جائے۔ اور نسلِ انسانی کی جملہ خواہشات کی تکمیل بغیر جھگڑے اور فساد کے پوری ہوتی رہے۔ چونکہ انسانی خود غرضیوں کے خاتمہ کے لئے اللہ تعالےٰ کی ذات نے سورۃ بقر رکوع ۴ کی رو سے ایک خاص وقت مقرر فرما رکھا ہے۔ جو نسلِ انسانی کو گفتار۔ رفتار۔ کردار۔ سکنات اور جذبات میں یکجہت کر دے گا۔ جس کی تکمیل کے لئے اللہ تعالےٰ کی ذات نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ زمر رکوع ۵ آیت ۴۷ میں جو دعا القا کی ہے۔ (اے محمد۔ تو کہہ۔ اے اللہ۔ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپے اور کھلے کے جاننے والے۔ تو ہی ان باتوں میں فیصلہ کرے گا۔ جن میں وہ جھگڑ رہے تھے) اس دعا کی قبولیت اور اللہ تعالےٰ کے فیصلہ کو اسی سورت آمر رکوع ۸ کے کھلے الفاظ میں قران کریم ہی سے مطالعہ فرمادیں۔ تو از خود روشن ہوتا چلا آرہا ہے۔ کہ اب خود غرضیوں کا خاتمہ ہو کر یکجہتی قائم کرنے والے زمانہ کا آغاز ہو چکا ہے۔ جس پر یقیناً تمام خود غرض تباہ و برباد ہوں گے۔ اس لئے ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ حکومت وقت علمایان دین۔ اور مشائخ عظام کی سرپرستی میں ہر تعلیم قرآن کریم سے عملاً یکجہتی کے دائرہ میں وسعت پیدا کی جائے۔ اور ہر خود غرض کو آئین یکجہتی کے مشمول سے خارج رکھنے پر رجوع لایا جائے۔ اور زراعتی پیداواروں کو اس قدر فروغ دیا جائے۔ کہ معاشرتی اصلاح ہر کلفت کا خاتمہ کر دے۔

والسلام

نیازمند:۔ نواب الدین

عرضِ حال

ایک معمولی تعلیم یافتہ اور غیر معروف انسان سے جس نے دیہات ہی میں پرورش حاصل کی۔ اور دیہاتیوں ہی سے تعلقات زندگی وابستہ ہے۔ یہ امید کہ اقوام میں اتحادی رو پیدا کرنے پر متوجہ ہو۔ ہرگز ہرگز امید نہیں کی جا سکتی۔ مگر ابتداً سال ۱۹۰۳ء میں اس خیال نے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات نے انسان کو ہی کیوں جزا و سزا کے واسطے مخصوص فرما رکھا ہے۔ نیاز مند کو فرائض انسانی کی حقیقت معلوم کرنے پر متوجہ کیا۔ اور پھر سال ۱۹۲۳ء میں پروفیسر دائیمے طامی اٹالین محقق کے رسالہ مستقبل اسلام کے اردو ترجمہ کو مطالعہ میں لانے کا شرف حاصل ہوا۔ تو یہ معلوم کر کے کہ پروفیسر صاحب مذکور کا جملہ مذاہب عالم کی تحقیقات کے بعد اس نتیجہ پر پہنچنا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو تمام دیگر ادیان کو اپنے اندر جذب کرنے کی پوری طاقت رکھتا ہے۔ اور پھر جمیع ممالکِ اسلامیہ کی سیاحت کے بعد یہ معلوم کر کے کہ بغیر خلیفۂ اسلام اور کعبہ کے اتحادی مراکز پر یقین رکھنے کے اسلامی تعلیم کی باقی حقیقت گو ہر طرف مفقود ہو چکی ہے۔ مگر کوئی وجہ نہیں۔ کہ مسلمانانِ عالم زیادہ عرصہ تک اس حقیقت سے لاعلم رہیں۔ جب بھی مسلمانوں نے اسلام اور اس کی حقیقت کو سمجھ لیا۔ اور اس پر عمل شروع کر دیا۔ تو لازم اور ضروری ہے۔ کہ تمام انسانی دنیا، اسلامی آئین و قوانین کی پابند ہو جاوے۔ تجسس پر مزید رجوع دلایا۔ اور یہ سوچ پیدا ہوئی۔ کہ انسانی ذمہ واریوں اور حقیقت اسلام کو کس طرح سمجھا جاوے۔ نیز نیاز مند کے چھوٹے بچے عبد الحمید کے منہ سے نکلے ہوئے چند الفاظ جو سال ۱۹۳۰ء کے موسم بہار میں صبح صادق کے وقت تین بار ادا ہوئے۔ اور جن کا مفہوم یہی سمجھا گیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ذات خادم سے کوئی ایسا کام کرنا چاہتی ہے۔ جو مقبول عام ہوگا۔ کیونکہ تین سال سے کم عمر کا بچہ ایسی سمجھ سے ناآشنا ہوتا ہے۔ جو آنیوالے حالات پر روشنی ڈال سکے۔ اور اس بات کا مطالعہ میں آنا اور ابلیس کا حلفیہ قول کہ ہزار عالم کا گمراہ کرنا ایک قوی الایمان امی یا ان پڑھ سے مجھ پر زیادہ سہل ہے۔ اس لئے کہ ان پڑھ کے بہکانے میں وہ حیران رہجاتا ہے۔ بخلاف اس کے کہ عالم کو جو اُسے ابلیس کہتا ہے۔ وہ اُس علم سے مدلل ہوتا ہے۔ جس کو عالم حق خیال کرتا ہے۔ پھر عالم اس کا اتباع کر لیتا ہے۔ اور اُس میں مضبوط ہو جاتا ہے۔ نیز

موجودہ زمانہ کی ضرورت کو سمجھنا اور پورا کرنا تاکہ حالات زمانہ کے مطابق امور کی اصلاح ہو اور خلق کے حال کی ایسی تدبیر کی جائے۔ جو اُن کے حق میں اولےٰ، اصلح و انسب رہے۔ اور سب کا رجوع یکجہتی پر مبنی ہو۔

یہ وہ خیالات تھے۔ جنہوں نے متوجہ کیا۔ اخباروں۔ رسالوں۔ کتابوں اور علمایانِ دین کا جس قدر بھی مطالعہ کیا۔

اطمینان نہ ہوُا۔ سالہاسال گذر گئے۔ مگر یہ کہ تعلیم القرآن کی تعبیر ریاضی کے اصولوں پر کئے جانے سے ممکن ہے تاسانی پیدا ہو جاوے۔ تو اُردو ترجمہ قرآن کریم پر رجوع لاکر کوشش شروع کی۔ دعوتِ اتحاد۔ راہ عمل اور راہ نجات کے تین رسالہ جات چھپوا کر مفت تقسیم کئے۔ تاکہ کوئی ہادی۔ کوئی راہنما یا کوئی مدد کرنے والا مل جاوے۔ معاشرت کا سوال۔ کنبہ داری کا بوجھ اور جدّی اراضیات مواضعات کوٹ رجادہ۔ کوٹلی بردالہ اور اراضی کوٹ رجادہ۔ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کا مدیا برد ہو کر امداد سے محروم کر دینا بے بس کئے رہا اور ساتھ ہی کم علمی۔ کم لیاقتی۔ اور مذہبی تعلیم سے بہت ہی کم لگاؤ جرأت بھی نہیں دلاتے تھے۔ کہ ایسے عظیم بوجھ کو برداشت کرنے پر پیش قدمی کی جاوے۔ کہ دفعتہً ستمبر ۱۹۳۹ء میں خونی پیچش کے حملے نے چلنے پھرنے کی طاقت سلب کر لی۔ اور بعض دیگر ناگزیر حالات نے یہ خیال پیدا کر دیا۔ کہ یہ سلسلۂ تکالیف کو اللہ تعالےٰ کی جانب سے ہے۔ کیونکہ معاشرت کی ذمہ واریوں کو سرانجام کرنے کے بوجھ سے جب معذور کر دیا گیا ہوں۔ تو لازم آتا ہے۔ کہ جس طرح بھی بن پڑے حقائق متذکرہ بالا کی تحقیقات اور حل کو تلاش کیا جاوے۔ مگر مشکلات کے علاوہ یہ بھی ڈرایا جا رہا تھا۔ کہ دیکھنا کہیں علمایان دین نہ دھر رگڑیں۔ آخر خدا خدا کر کے کئی سالوں کی لگاتار کوشش اور یکے بعد دیگر چار پانچ دفعہ پانچ پانچ صد صفحوں کی ضخیم کتاب کی تیاریوں اور کتابت شدہ مسودوں کے بعد جوں جوں سمجھ پیدا ہوتی گئی۔ تبدیلی پر تبدیلی ہوتی رہی۔ تاکہ ہر ایک بیان مختصر بھی ہو۔ اور ہر حقیقت اطمینان کا باعث بھی ہے اور اعتراف لازم آوے۔ گو دین خدا اور دین اسلام کی جو تشریح کی گئی ہے۔ ہر بشر کے لئے قابلِ قبول ہے اور یہ کہ گو انسان فعل مختار ہے۔ مگر حاکم اور محکوم کے سلسلہ میں جب تک ہر انسان کے اعمال و افعال خدمتِ خلق پر مبنی نہ ہوں۔ نسلِ انسانی اپنی عظمت اور رفعت حاصل نہیں کر سکتی۔ اور یہ کہ گو خود غرضیوں نے ظلمت اور جہالت کی ازحد گہرائیوں میں لے جا کر نسلِ انسانی کو ازحد فسادی اور ایک دوسرے کی تباہی کا باعث بنا رکھا ہے۔ مگر یہی خود غرضیاں انسانی جرأت اور فہم و فراست میں فراوانی پیدا کر کے جب آئین و قوانین قدرت پر قادر کرتی ہوئیں تکمیل فرائض انسانی کے باعث ہو رہی ہیں۔ تو ایک ایسے وقت میں جب نسلِ انسانی نے اپنے فرائض کو مکمل کر لیا۔ تو ظلمت اور جہالت بھی انتہا تک پہنچ کر رک جائے گی۔ تب وہ تمام خود ساختہ آئین و قوانین بھی ملیامیٹ ہوں گے۔ جو خود غرضیوں کی پرورش فرما رہے ہیں۔ اور قوانین قدرت کی پیروی میں ایسا پُرامن نظام قائم ہوگا۔ جو ہر ایک چیز کی تکمیل اور پُرمنفعت بنانے کی ضروریات پر انسانی دنیا کو یکجہت کر کے ہر حاکم اور محکوم کے ظاہر اور باطن کو یگانگت پر لے آوے۔

ایسے دقیق مضمون کو سمجھنے اور تحریر میں لانے کے لئے جس قدر مشکلات در پیش آسکتی ہیں۔ اور قدم قدم پر ہر طرف سے طعن و تشنیع کی بھرمار ہو سکتی ہے۔ اُن سے بچاؤ حاصل کرنا انسانی قدرت کی بات نہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ جس نے تعلیم القرآن کے بحرِ بےپایاں سے ہر معترض کے اطمینان کے لئے جواہر ریزے آشکارا کر دیئے۔ جن کی منوّر شعاعیں دینِ خدا پر لانے کے لئے ہر انسان کے اطمینان کا باعث ہونگی۔ اور مصنف کتاب ہذا کو جو خطرہ ڈرا رہا تھا۔ وہ بھی باقی نہیں رہا۔ اور موجودہ وقت میں ایک دوسرے کو جھوٹا یا بُرا بنا کر تبلیغ دین کا جو نظام جاری ہے اُس میں بھی اصلاح ہو کر رہے گی۔ کیونکہ تعلیم القرآن میں ہی ایسے طریقے کو ناجائز اور غلط فہمیوں کا نتیجہ قرار دیا گیا

ہے۔ اور جو کچھ بھی قابل عمل پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں مصنّف کا اپنا کچھ بھی دخل نہیں۔ بلکہ احکم الحاکمین کے احکام ہیں۔ جن کی روشنی سے انسانی دنیا کو روشناس کیا جا رہا ہے۔ اور مظاہرات عالم کی شہادتیں ہیں۔ جن سے جھوٹ اور سچ کی فہمید سے وزن کیا جاسکتا ہے۔ کہ ہم کہاں تک راستی پر ہیں۔ اور بس

چونکہ انسان ظلمت اور جہالت کا مجسمہ اور فسادی اور خونریز خصلتوں سے مملو ہے۔ ممکن ہے۔ کہیں کوئی ایسی لغزش واقعہ ہوگئی ہو۔ جو تعلیم القرآن کے اس دعوے کو کہ

۱۔ جمیع نسل انسانی کو ایک ہی آئین میں لانا اور

۲۔ ہر ایک مغائرت کے رفع کرنے کا کلّی اہتمام اس میں موجود ہے۔

پورا نہ کر رہی ہو۔ یا تعلیم القرآن کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالنے سے قاصر ہو۔ تو جس کسی بزرگ کو کوئی امر اصلاح طلب نظر آوے۔ اطلاع بخشنے۔ تاکہ اشاعت آئندہ میں اصلاح کر دی جاوے

والسلام

نیازمند

نواب الدین

چند اصطلاحات جن کا مطالعہ کتاب سے پہلے جاننا ضروری ہے

۱۔ **دین۔ مذہب یا دھرم**:۔ زمین پر پیدا ہونے والی ہر ایک چیز کی تکمیل اور ہر پیدا شدہ چیز کو کار آمد اور پُر منفعت بنانے کے لئے انسانی دنیا کی پُرامن جدوجہد کا نام ہی دین۔ مذہب یا دھرم ہے۔

۲۔ **آئین مذہب**:۔ جس طرح ایک صاف اور شفاف شیشہ گرد و غبار سے آلودہ چہرہ کو صاف اور شفاف کرنے کی راہنمائی کر سکتا ہے۔ اسی طرح جو آئین دل اور دماغ کو پاکیزہ کر کے نسل انسانی میں اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی کی وہ روانی پیدا کر دے۔ جس سے دین۔ مذہب یا دھرم بام عروج پر پہنچ جاوے وہی آئین کہلانے کا مستحق ہے۔

۳۔ **مومن اور کافر**:۔ جو شخص مذہب کی تکمیل میں آئین مذہب پر کاربند رہکر اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی کے قیام اور فلاح وبہبود کے حصول میں پُرامن زندگی قائم کرنے پر ہمہ تن کوشاں رہے۔ مومن۔ ایماندار یا امن پسند کہلاتا ہے۔ اور جو شخص زمینی اشیا کی تکمیل میں جدوجہد اور مذہبی آئین سے منکر رہ کر اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل تک محدود رہکر مثل گندہ انڈا۔ اخوت۔ یگانگت اور یکجہت رکھنے والی روش سے نسل انسانی کو محروم رکھے فاسق یا کافر ہے۔

۴۔ **مذہبی اصل الاصول**:۔ ہر مذہب کا اصل الاصول یہی ہے۔ کہ ہر ممکن سعی اور جدوجہد سے ہر انسان کو مذہبی آئین کا پابند کر کے ایسی روش پر لایا جائے۔ جس سے ہر ایک انسان کو اپنی زندگی کی ہر منزل پر امن وچین سے زندگی بسر کرنے کی قدرت حاصل رہے۔ اور کسی غیر کا محتاج نہ رہے۔ اور جہاں خلاف ورزیاں دوسروں کے امن وچین میں رکاوٹ یا نقص پیدا کرنے کا باعث بن رہی ہوں۔ وہاں ایسی تدابیر اختیار کی جاویں جو فاسقوں۔ فاجروں یا منکروں کی عملی زندگی میں ایسی صلاحیت پیدا کر دیں۔ جو اُن کو دائرہ اخوت یگانگت یا مذہبی تکمیل میں یکجہت رہنے پر مائل کر دیں۔ تاکہ دنیا میں ہر طرف امن وچین کے قیام سے مذہبی تکمیل پایۂ ارتقام پر پہنچ جاوے۔

۵ **دین الفطرت**:۔ زمین پر پیدا ہونے والی ہر ایک چیز کی تکمیل اور ہر پیدا شدہ چیز کو کار آمد اور پُر منفعت بنانے اور ہر چیز کی اُس کی زندگی کے ہر مرحلہ پر حفاظت کرنے والے ضابطہ کا مدار رکھنا ہی دین الفطرت یا دین خدا ہے

۶۔ بعض انسانی اوصاف جو ایک کو دوسروں پر فضیلت حاصل آنکی راہنمائی فرماتے ہیں۔

مسلمان:۔ جو شخص یہی دین خدا یا دین الفطرت کا عامل یا فرمانبردار ہے مسلمان کہلاتا ہے۔

رسول:۔ اور اسی دین الفطرت کو مذہبی آئین کی بندشوں میں لانے والے پختہ مغز انسانوں کو رسول کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

نبی:۔ اور دین الفطرت کے ضابطہ پر خود چل کر دکھا دینے والے عالی حوصلہ اور پختہ مغز مدبر انسانوں کو نبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

ولی:۔ اور اخوت۔ یگانگت کے تعلقات میں نصرت یا فراوانی پیدا کرنے والے بزرگ۔ ولی کہے جاتے ہیں۔

مرتبۂ ولدیت:۔ اور اللہ تعالےٰ کا اپنے بندہ میں سمجھ پیدا کر کے خلق کے حالات کی طرف متوجہ کرنا تاکہ وہ اس زمانہ کے

حالات کے موافق اُن کے امور کی اصلاح کرے۔ اور اس امر کی طرف اُن کو کھینچے۔ جو اُن کے حق میں اولیٰ اصلح الانسب رہے۔ رتبہ ولایت پر مامور ہوتا ہے۔

اولیاء:۔ اور وہ انسان جو خلافت انسانی کی بمثل امر ربّی یا روح تکمیل کرنے والا ہو۔ اور دنیاوی جاہ وجلال سے ہمیشہ مستغنی رہے۔ اور کوئی خوف وہراس اُس کو لغزش میں نہ لائے۔ اولیاء اللہ کہلاتا ہے۔

امین۔ اور اللہ تعالےٰ کے اسماء وصفات کی تجلّیات سے فیوض اور برکتیں حاصل کرکے فرائض انسانی کو مکمل کرنیوالا امین کے مرتبہ پر جائز ہوتا ہے۔

بادشاہ۔ اور جس شے میں تصرف حاصل ہے۔ حکم اور انصاف کے ساتھ اُس کو اقتدار میں رکھنا بادشاہ کی صفت میں ہے

غوث:۔ اور ہر ممکن نصرت اور مدد دینے والا غوث
قطب:۔ اور ہر مذہبی آئین پر ثابت قدم رہنے والا قطب
بشیر:۔ اور ہر خوش کرنے والی خبر کرنے والا بشیر
بشر:۔ اور ہر خوشخبری قبول کرنے والا بشر
} کہلاتے ہیں

راعی:۔ اور ہر چرواہا۔ حفاظت کرنے والا۔ سیانندان راعی

رائی:۔ اور ہر ظاہر اور باطن کے علوم جاننے والا اور ظاہری اور باطنی کلفتوں سے شفا دینے والا رائی } کے نام سے موسوم ہے

تدبیر:۔ ہر کام کے اچھے اور بُرے انجام پر پہلے سے فکر کرنا۔

حکمت:۔ علم اور عقل سے صحیح نتیجہ تک رسائی حاصل کرنا۔

زکواۃ:۔ نمو حاصل کرنا یا کھیتی کی طرح ترقی حاصل کرنا۔ پاکیزگی حاصل کرنا۔ برکات سے نفس کو ترقی دینا۔

صلواۃ یا نماز:۔ حصول رحمت یا امن وچین کی تنظیم قائم کرنا۔

قرآن:۔ جملہ اختلافات مذہبی کے فیصلہ کرنے والی ہدایات کے مجموعہ کا نام ہے۔

منتقل نسلِ انسانی (از تعلیم القرآن)

۱۔ اے محمدؐ۔ یہ قرآن تو نادر کتاب ہے۔ اس میں جھوٹ کا دخل نہیں۔ نہ اس کے آگے سے اور نہ اس کے پیچھے سے۔ اُس کی اتاری ہوئی ہے۔ جو حکمت والا قابل تعریف ہے۔ سورۃ حم سجدہ رکوع ۵ آیت ۴۲

۲۔ اے محمدؐ۔ اس قرآن کے ذریعہ تجھ سے اسی کہا جاتا ہے۔ جو تجھ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا ہے بے شک تیرے رب کے ہاں مغفرت بھی ہے۔ اور دردناک عذاب بھی۔ سورۃ حم سجدہ رکوع ۵ آیت ۴۳

۳۔ اے محمدؐ۔ ہر کوئی اپنے طور طریقہ پر نام کرتا ہے۔ سو تیرا رب اُسے خوب جانتا ہے۔ جو خوب راہ یافتہ ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۹ آیت ۵۶

۴ - اے محمدؐ - اگر اللہ آدمیوں کو اُن کے ستم پر پکڑے - تو زمین پر کوئی جاندار باقی نہ چھوڑے - مگر وہ انہیں ایک وقت معیّنہ تک مہلت دے رہا ہے - پھر جب اُن کا وقت آئے گا - تو نہ ایک گھڑی پہلے - اور نہ ہوں گے اور نہ ایک گھڑی بعد سورۂ نحل رکوع ۸ آیت ۶۳

۵ - اے محمدؐ - انہوں نے اس قرآن کو جس کا علم انہیں حاصل نہیں ہوا - اور نہ ابھی اس کی حقیقت اُن پر کھلی جھٹلایا ہے - اسی طرح اُن سے اگلوں نے جھٹلایا تھا - سو دیکھ - ظالموں کا کیا انجام ہوا - سورۂ یونس رکوع ۴ آیت ۴۰

انسانی ذمہ واریاں از رائے تعلیم القرآن

اللہ تعالےٰ کی ذات نے نسل انسانی کو اپنی صفت رب کی فطرت پر پیدا کیا ہے - جس کے ذریعہ ہر ایک چیز اپنے دائرہ کے اندر تکمیل حاصل کر رہی ہے - اور اخوت - یگانگت اور یکجہتی کے مناظر جو ہوا - حرارت - مٹی اور پانی کو امر ربی یا روح کی تنظیم سے مختلف قسم کی کروڑہا چیزوں کو اپنی اپنی فطرت پر قائم کئے نظر آرہی ہے - ان مناظر سے سبق آموز ہونے کی تعلیم قرآن کریم کے ذریعہ انسانی دنیا کو دی جا رہی ہے - کہ جس قدر دیگر مخلوق اپنی اپنی ذمہ واریوں کو نباہتی چلی آرہی ہے - اور کسی ایک میں عناد - فساد - خود غرضی - تکبر - رعونت اور ایک دوسرے سے نفرت کا نام تک نہیں - اگر نسل انسانی بھی اخوت - یگانگت اور یکجہتی کے صحیح مفہوم پر عمل پیرا ہونا پائیدار شعار بنائے - تو ہر ایک چیز کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر اور پُر منفعت بنا لینے سے ایسا امن وچین قائم کیا جاسکتا ہے - جس سے ہر انسان کو کھانے پینے - پہننے اور رہائشی ضروریات کے لئے جو کچھ بھی کوئی چاہے - میسر آسکتا ہے - جس کی تکمیل ابھی باقی ہے - اور یہ جو اسلامی ذمہ واریوں کی تکمیل ہوگی - جن کو از رائے تعلیم القرآن وعدہ شدہ وقت پر مکمل ہونا ہے - اور یہ وہ وقت ہے - جب نسلِ انسانی کو آئین و قوانین قدرت کو سمجھ کر عمل پیرا ہونے کی طاقت بھی میسر آجاوے گی -

پاکستان بک ایجنسی

کچہری بازار اوکاڑہ ضلع منٹگمری سے بھی کتاب ہذا مل سکتی ہے -

اور خود غرضیوں کی وجہ سے نسل انسانی نے اپنے آپ کو جس ذلت میں ڈال رکھا ہے۔ اس احساس کا اثر بھی پُر امن زندگی کی تلاش پر لے آویگا۔ اور یہ تمام تر تلاش کا نتیجہ تعلیم القرآن کی پیروی پر جمیع نسل انسانی کو متحد الخیال اور متحد العمل کر دے گا۔

فی زمانہ جن دو جماعتوں میں انسانی دنیا تقسیم ہو رہی ہے۔ ان میں افضل ترین جماعت تو اللہ تعالے کی صفت رحمان کی طاقت کی پیروی میں ہے۔ جو ہر ایک چیز کے وجود میں آنے سے پیشتر ضروری سامان فراہم کرتی اور اپنے آپ کو خدمتِ خلق کے لئے وقف کئے ہوئے ہے اور یقین کامل کے ساتھ اشیا کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور پر منفعت بنانے میں مصروف ہے۔ دوسری جماعت وہ ہے جو اپنی ہی خود غرضیوں کی تکمیل کو شیوۂ ایمان بنائے ہوئے ہے۔ اگر کسی کے ساتھ ہمدردی بھی کرتی ہے تو بھی اپنی نفس پروری کیلئے۔ اگر خدمتِ خلق کا دعویٰ ہے تو بھی خود غرضیوں کی تکمیل کے لئے جبکہ درحقیقت ذمہ داریاں جو نسل انسانی کو اللہ تعالیٰ کی صفت رب کی پیروی پر عامل ہونے سے پوری ہو سکتی ہیں۔ ترک کی پڑی ہیں۔ لہذا یہی رکاوٹ ہر طرف جنگ و جدال کی صورت میں نہ صرف نسل انسانی کی

تباہی کے مناظر بلکہ ہر ایک از حد مفاد دینے والی چیز کو بھی تباہ و برباد کرتی چلی آرہی ہے۔ گویا مختلف الخیالیاں ہی تباہی کا پیش خیمہ ہیں۔ جن کا واحد علاج یہی ہے۔ کہ جسطرح عناصر اربعہ حسابی دائروں کے اندر ہر چیز کی تربیت میں مشغول ہیں۔ انسانی اعمال کو بھی حسابی دائروں میں مقید کیا جاوے۔ تاکہ جس ایک ذمہ داری پر ہر فرد تعینات ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خوش اسلوبی اور امن و چین سے پوری کر رہا ہے۔ اور ان تمام آئین و قوانین کا بھی خاتمہ کیا جاوے۔ جو انسانوں میں دشمنی۔ حسد۔ کینہ اور بغض پیدا کرنے کا باعث ہیں۔ ورنہ جدال و قتال کا سلسلہ بند ہو ہی نہیں سکتا۔ اور نہ ہی امن و چین کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہر روز نئے نئے ہٹلر دنیا میں پیدا ہونگے۔ اور انسانی دنیا ظلمت۔ جہالت۔ فساد اور خونریزیوں میں مبتلا رہیگی۔ جن کا نتیجہ سرمایہ داروں اور متکبروں کی تباہی ہوگی۔ مگر کسان اور مزدور پھر بھی موجود رہیں گے۔ جو بھی معاشرتی ذمہ داریوں کی خاطر ہو سکتے ہیں موجودہ جنگ عظیم کی فتح پر جو خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ وہ بالکل بے حقیقت ہیں کیونکہ جب خوشیاں منانے والے ہندوستانیوں کو معلوم ہی نہیں کہ ہندوستان کے کونہ کونہ میں خانہ جنگیاں کن کن نقائص کی وجہ سے ہیں۔ اور جب تک خانہ جنگی کرانے والا کوئی ایک قانون موجود ہے۔ تو ایسی خوشیاں کیا معنی رکھتی ہیں۔ مانا کہ خدا کا گلہ و شکوہ بھی کیا گیا مسلمانوں کی عملی زندگی کو مقابلہ میں گرا جانے کی کوشش بھی ہوئیں حکومت خود اختیاری حاصل کرنے کے لئے بلند بانگ دعوے بھی کئے جا رہے ہیں۔ مگر کیا یہ سب کی سب شاعرانہ تقریر و ازیاں نہیں۔ اگر ہیں۔ تو خدارا ملکی۔ قومی۔ اور مذہبی سدھار اور اخوت۔ یگانگت اور یکجہتی حاصل کرنے کے لئے قوانین رب العالمین کا مطالعہ فرما دیں۔ تو از خود روشن ہو جاویگا۔ کہ حقیقت کو کسطرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اقتباسات از تعلیم القرآن

۱۔ ارادت یا فطرت انسانی کا امر ربی یا روح کے متشکل ہونا

سورۂ روم رکوع ۴ آیات ۳۰ تا ۴۰۔ اے محمد۔ تو ایک طرف کا ہو کر اپنا منہ

دین کیلئے سیدھا کر اللہ کی فطرت جس پر اس نے آدمیوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں۔ یہ سیدھا دین ہے۔ لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے۔ سب اسی کی طرف رجوع ہو کر اور تم سب اس سے ڈرو اور نماز پڑھو۔ اور مشرکوں میں نہ ہو۔ جنہوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور گروہ گروہ ہو گئے۔ ہر فرقہ جو اس کے پاس ہے۔ خوش ہے۔ اور جب آدمیوں پر سختی آتی ہے۔ تو اپنے رب کو اس کی طرف رجوع ہو کر پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنی طرف سے انہیں رحمت چکھاتا ہے۔ تب ہی ایک فریق ان میں سے اپنے رب کا شریک ٹھیراتا ہے۔ تاکہ جو ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس کی ناشکری کریں سو فائدہ اٹھا لو۔ آگے معلوم کر لوگے۔ کیا ہم نے اُن پر کوئی سند نازل کی ہے۔ کہ جو یہ شریک کرتے ہیں۔ اسکو وہ بتلا رہی ہے اور جب ہم آدمیوں کو کچھ رحمت چکھاتے ہیں۔ تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور اگر ان کاموں کے سبب جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ اُن پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو وہ فوراً ہی ناامید ہو جاتے ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا؟ کہ اللہ جس کے لئے چاہے روزی فراخ کر دے اور جس کے لئے چاہے تنگ کرتا ہے۔ بیشک اس میں ایماندار لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ سو تو رشتہ داروں کو اس کا حق دے۔ اور محتاج اور مسافر کو بھی۔ یہ اُن کے لئے جو اللہ کی رضامندی چاہتے ہیں۔ بہتر ہے اور وہی نجات پانے والے ہیں۔ اور جو کچھ تم سود پر دیتے ہو۔ کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے۔ وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو تم خدا کی رضامندی کی طلب میں زکوٰۃ دیتے ہو۔ سو ایسے ہی لوگ ہیں جن کے دونے ہو گئے۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی۔ پھر تمہیں مارے گا پھر جلائے گا۔ تمہارے شریکوں میں کوئی ہے کہ ان کاموں سے کچھ کر سکے وہ پاک ہے۔ اور جو وہ شرک کرتے ہیں۔ اس سے بالاتر ہے۔

۲۔ حضرت محمدؐ کے ہاتھ بیعت کرنا اللہ ہی کی بیعت کرنا ہے

(سورہ فتح رکوع ۱ آیات ۸ تا ۱۰)

اے محمد۔ بیشک ہم نے تجھے گواہ اور خوشی اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس کو قوت دو۔ اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔ بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ خدا ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ ایسے سے بیعت کرتے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہے پھر جس نے عہد توڑا۔ اس نے اپنے ہی برے کے لئے توڑا۔ اور جس نے اس بات کو پورا کیا۔ جس پر اُس نے اللہ سے وعدہ کیا تھا۔ تو وہ اُسے اجر عظیم دیگا۔

۳۔ با امن کوشش جو آخرت کے سدھار کیلئے کی جائے قابل شکر گذاری ہے

(سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲ آیات ۱۹-۲۳)

اے محمد۔ جو دنیا کا طالب ہے۔ فوراً ہم اسکو اسی دنیا میں جو چاہیں دیتے ہیں۔ جس کو ہم دینا چاہیں۔ پھر ہم نے